

مُسْتَدْرَاكُ الشَّافِعِيِّ

مُسْتَدْرَاكُ الشَّافِعِيِّ

أبو عبد الله محمد بن إدريس الشافعي رحمه الله

www.KitaboSunnat.com

امام عظیم حضرت امام شافعیؒ کی روایت کردہ احادیث مبارکہ۔
ایک بیش قیمت کتاب سلیس اور خوبصورت اردو ترجمے اور تخریج احادیث
کے ساتھ پہلی بار اردو کے پیرین میں طلباء اور علماء کیلئے نادر تصنیف

اردو ترجمہ
جناب افاضیہ فیض اللہ ناصر مدنی

موضوعاتی ترتیب
امام سیدنا ابن شریک رحمہ اللہ

الاحیاء الامیاتیہ
لاہور۔ کراچی
پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی اربعہ

معدت البریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

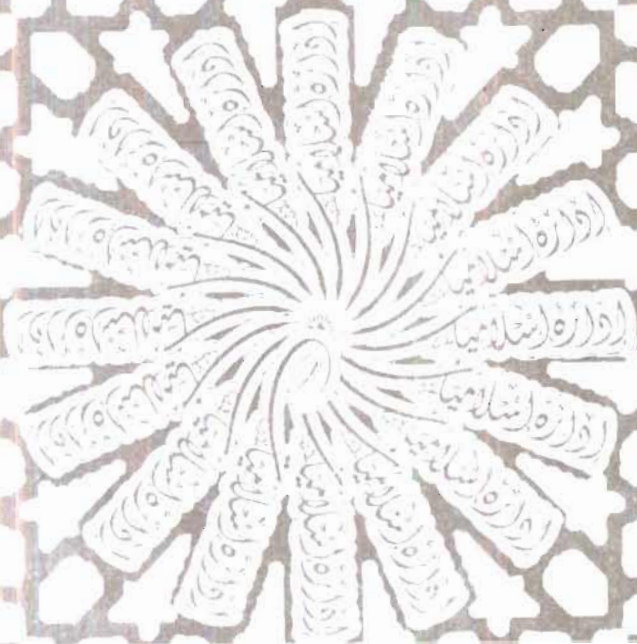
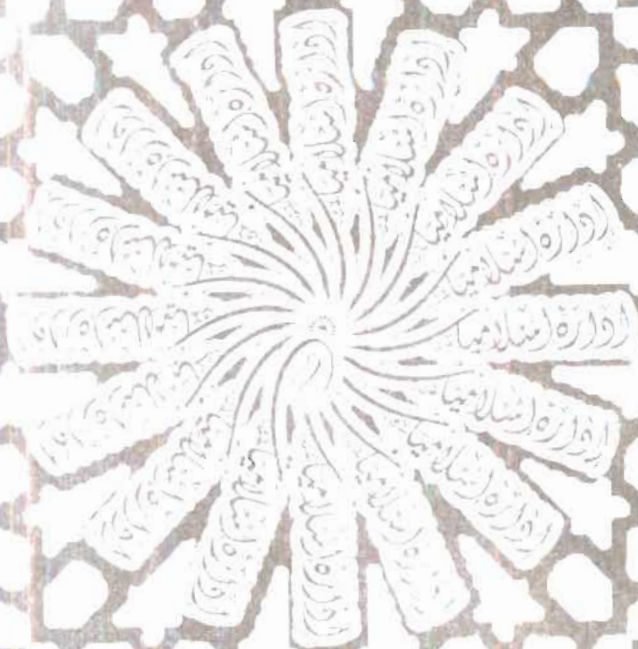
ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com



هدیه
بِارک

محمد شهاب الأبریزی

از تبرک
محمد شهاب
۲۰۱۳/۱۲/۱۸

مُسْنَدُ إمام شافعی
مُسْنَدُ الشَّافِعِيِّ

مُسْنَدُ إِمَامِ شَافِعِي

مُسْنَدُ الشَّافِعِي

أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ

امامِ معظّم حضرت امام شافعیؒ کی روایت کردہ احادیث مبارکہ۔
ایک بیش قیمت کتاب سلیس اور خوبصورت اُردو ترجمے اور تخریج احادیث
کے ساتھ پہلی بار اُردو کے پیرین میں طلباء اور علماء کیلئے نادر تحفہ

اُردو ترجمہ
جناب فاضل اللہ ناصر مدنی مدظلہ

موضوعاتی ترتیب
امام سبّحان عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

الاحادیث الامیاتیہ
پاکستان
لاہور۔ کراچی

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔



ہندوستان میں جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ کسی فرد یا ادارے کو بلا اجازت اشاعت کی اجازت نہیں۔

نام کتاب

مُنْدَام شَافِعِي

مُسْتَسْنَا الشَّافِعِي

نام مصنف

اَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَدْرِيسَ الشَّافِعِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

اشاعت اول

ذی الحجہ ۱۴۳۲ھ بمطابق نومبر ۲۰۱۳ء

ادارۃ امیتا پبلشرز، بک میلرز، کمپیوٹرز

۱۳- دینا ناٹھ مینشن، مال روڈ، لاہور فون ۳۷۳۲۳۳۱۲ فیکس ۳۷۳۳۳۷۸۵-۳۷۳۳۳۷۸۵-۳۷۳۳۳۷۸۵

۱۹۰- انارکلی، لاہور- پاکستان..... فون ۳۷۲۴۳۹۹۱-۳۷۲۴۳۹۹۱

موہن روڈ، چوک اردو بازار، کراچی- پاکستان..... فون ۳۷۷۲۲۲۰۱-۳۷۷۲۲۲۰۱

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف، جامعہ دارالعلوم، کورنگی، کراچی نمبر ۱۴

مکتبہ دارالعلوم، جامعہ دارالعلوم، کورنگی، کراچی نمبر ۱۴

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، چوک لسبیلہ، کراچی

دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی نمبر ۱

بیت القرآن، اردو بازار، کراچی نمبر ۱

بیت العلوم، ناٹھ روڈ، لاہور

فہرست

- ۳۴ ----- گدھے اور درندوں کے جھوٹے کا بیان ----- ۱۹ عرض ناشر
- ۳۵ ----- بلی کے جھوٹے کا بیان ----- ۲۱ عرض مترجم
- ۳۵ ----- کتے کے جھوٹے کا بیان ----- ۲۳ حالات زندگی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ
- ۳۶ ----- غسل اور وضوء کے مستعمل پانی کا بیان ----- ۲۳ نام و نسب
- ۳۷ ----- آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی ----- ۲۳ ولادت
- ۳۷ ----- پھوٹ پڑنے کا بیان ----- ۲۳ بچپن
- ۳۷ ----- مردار کے چمڑے کا بیان ----- ۲۴ تعلیم و تربیت
- ۳۸ ----- چاندی کے برتنوں کا بیان ----- ۲۴ اخلاق و عادات
- ۳۸ ----- مسجد سے پیشاب دھونے کا بیان ----- ۲۵ قناعت
- ۳۹ ----- کپڑوں پر لگ جانے والی منی کا بیان ----- ۲۵ سخاوت
- ۴۰ ----- حیض کے خون کا بیان ----- ۲۷ تواضع
- ۴۱ ----- راستوں کا بیان ----- ۲۷ خدمت گزاری
- بول و براز کے بعد پاک ہونے، قضائے حاجت کرتے ہوئے ----- ۲۷ اتباع سنت
- قبلہ کی طرف رُخ پاپٹھ کرنے اور جن چیزوں سے استنجاء ----- ۲۸ بزرگوں کا ادب و احترام
- کیا جائے، ان کا بیان ----- ۲۸ عبادت اور تدریس
- چار دیواری میں (قبلہ رُخ چہرہ پاپٹھ کرنے کا) جواز ----- ۲۹ قرأت قرآن
- قضائے حاجت کے وقت ذکرِ الہی ----- ۳۰ ذہانت و فہم
- کی ممانعت کا بیان ----- ۳۱ مفتی حرم
- برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے دھونے کا بیان ----- ۳۲ حلیہ مبارک
- وضوء اور طریقہ وضوء کا بیان ----- ۳۲ ازواج و اولاد
- اعضائے وضوء ایک ایک مرتبہ دھونے اور ٹھکی سے پہلے ناک میں ----- ۳۲ وفات
- پانی چڑھانے کا بیان ----- ۳۳ طہارت کے مسائل
- پیشانی اور گھڑی پر مسح کرنے کا بیان ----- ۳۳ سمندر کے پانی کا بیان
- گھڑی کو کھولنے اور سر کے اگلے حصے ----- ۳۳ کنویں کے پانی کا بیان
- پر مسح کا بیان ----- ۳۴ ٹھہرے پانی کا بیان
- کامل وضوء، انگلیوں کے درمیان خلال اور ناک میں ٹوب پانی ----- ۳۴ دو مٹکے کی مقدار پانی کا بیان

- چڑھانے کا بیان ----- ۴۷ نماز فجر میں قرأت کا بیان ----- ۴۴
- وضوء کے اجر و ثواب کا بیان ----- ۴۹ صبح کی نماز روشن کر کے پڑھنے کا بیان ----- ۴۵
- مسواک اور اس کی فضیلت کا بیان ----- ۵۰ ظہر کی نماز ٹھنڈی کر کے پڑھنے کا بیان ----- ۴۵
- جن امور سے وضوء لازم آتا ہے اور مرد و عورت کی شرمگاہ کو چھونے سے وضوء کرنے کا بیان ----- ۵۰ عصر کی نماز جلدی پڑھنے اور جس کی نماز عصر رہ جائے اس کا بیان ----- ۴۷
- آدمی کا اپنی بیوی کا بوسہ لینے اور اسے اپنے ہاتھ سے چھونے کا بیان ----- ۵۲ نماز مغرب جلدی پڑھنے کا بیان ----- ۴۷
- بے وضو ہونے کے بارے میں شک پڑنے کا بیان ----- ۵۳ نماز مغرب میں کی جانے والی قرأت کا بیان ----- ۴۸
- بیٹھ کر یا لیٹ کر سونے کا بیان ----- ۵۳ عشاء میں تاخیر اور اس کی قرأت کا بیان ----- ۴۹
- آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو لازم نہ آنے کا بیان ----- ۵۴ عشاء کا نام عتمہ رکھنے کا بیان ----- ۸۱
- نماز میں ہنسنے کا بیان ----- ۵۴ اس کا بیان کہ جس نے نماز کی ایک رکعت پالی ، اس نے نماز پالی ----- ۸۱
- موزوں پر مسح کرنے کا بیان ----- ۵۴ قضاء نماز کی ادائیگی کا بیان ----- ۸۲
- موالات کا بیان ----- ۵۴ نماز کے ممنوعہ اوقات کا بیان ----- ۸۳
- مسافر اور مقیم کے لیے مسح کی مدت کا بیان ----- ۵۸ بعد از عصر دو رکعت نماز کا بیان ----- ۸۵
- تیمم کی ابتداء اور اس کی کیفیت کا بیان ----- ۵۹ بعد از صبح فجر کی دو سنتوں کا بیان ----- ۸۷
- قریبی سفر میں تیمم کا بیان ----- ۶۰ حرم مکہ میں کسی بھی وقت طواف و نماز کی ادائیگی کا بیان ----- ۸۷
- غسل جنابت کا بیان ----- ۶۱ اذان ، اس کی کیفیت اور فرمان باری تعالیٰ : اذ ان ----- ۸۷
- گزشتہ سے پیوستہ احکام کا بیان ----- ۶۳ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا بیان ----- ۸۸
- مشرک کی میت دفنانے کے بعد ----- ۶۴ بلند آواز سے اذان کہنے کا بیان ----- ۹۰
- غسل کرنے کا بیان ----- ۶۴ مؤذن کے کلمات کے مثل ہی جواب دینے کا بیان ----- ۹۱
- غسل جنابت کے طریقہ کا بیان ----- ۶۴ بغیر اذان اقامت کے ساتھ نماز پڑھنے کا بیان ----- ۹۲
- غسل حیض کا بیان ----- ۶۵ مؤذن کی فضیلت کا بیان ----- ۹۲
- والی عورت اور اس کے حیض کے وقت کا بیان ----- ۶۶ نماز پڑھنے کے مقامات اور مساجد کا بیان ----- ۹۲
- حیض کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ مقدار کا بیان ----- ۶۸ مسجد میں مشرک کے رات گزارنے کا بیان ----- ۹۳
- حائضہ عورت کے پاک ہو جانے تک طواف و نماز کی ادائیگی نہ کرنے کا بیان ----- ۶۹ نماز میں قبلہ رخ ہونے کا بیان ----- ۹۳
- نماز کے مسائل** ----- ۷۰ کعبہ کے داخلی حصے میں نماز پڑھنے کا بیان ----- ۹۴
- نماز فرض اور اس کی تعداد کا بیان ----- ۶۹ نمازی اور قبلہ کے درمیان حائل چیز کا بیان ----- ۹۵
- اوقات نماز کی تعیین کا بیان ----- ۷۱ لباس اور ستر شرمگاہ کے ستر کا بیان ----- ۹۶
- نماز فجر اندھیرے میں پڑھنے کا بیان ----- ۷۲ نماز میں اشارہ اور گفتگو نہ کرنے کا بیان ----- ۹۷
- نماز کی تکبیر تحریمہ کا بیان ----- ۷۸ نماز کی تکبیر تحریمہ کا بیان ----- ۹۸

- ۱۲۴ ----- بعد از نماز بیٹھنے اور اٹھ کر جانے کا بیان
- ۱۲۴ ----- باجماعت نماز کی فضیلت کا بیان
- نمازِ عشاء میں باجماعت شامل نہ ہونے والے
- ۱۲۵ ----- پرختی کرنے کا بیان
- ۱۲۶ ----- بوجہ عذر باجماعت نماز ادا نہ کرنے کا بیان
- ۱۲۷ ----- امام کے ساتھ نماز دوہرانے اور نہ
- ۱۲۷ ----- دوہرانے کا بیان
- ۱۲۷ ----- امامت اور آداب امامت کا بیان
- ۱۲۸ ----- امام کے کھڑا ہونے کی جگہ کا بیان
- ۱۲۸ ----- مقتدی کے کھڑا ہونے کی جگہ کا بیان
- ۱۳۰ ----- گزشتہ سے پیوستہ احکام کا بیان
- ۱۳۱ ----- اس کا بیان کہ ائمہ ضامن ہوتے ہیں
- ۱۳۱ ----- لوگوں میں سے زیادہ لائق امامت شخص کا بیان
- ۱۳۲ ----- عجمی شخص کی امامت کا بیان
- ۱۳۲ ----- عام شخص کی امامت کا بیان
- ۱۳۳ ----- نابینا شخص کی امامت کا بیان
- ۱۳۳ ----- غلام کی امامت کا بیان
- ۱۳۴ ----- عورت عورتوں کو نبی امامت کروا سکتی ہے
- ۱۳۴ ----- امام اور مقتدی کی نیت کے اختلاف کا بیان
- ۱۳۵ ----- امام اور مقتدی کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بیان
- ۱۳۶ ----- امام کا بیٹھ کر اور مقتدی کا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا بیان
- مردوں کا سبحان اللہ کہنے اور عورتوں کے تالی
- ۱۳۹ ----- بجانے کا بیان
- ۱۴۱ ----- نماز میں چھوٹے بچے کو اٹھالینے کا بیان
- ۱۴۲ ----- بے وضوء اور پیشاب و پاخانہ روکنے
- ۱۴۲ ----- والے شخص کا بیان
- ۱۴۳ ----- نماز میں سجدہ سہو سلام پھیرنے سے
- ۱۴۳ ----- پہلے کرنے کا بیان
- نماز میں سجدہ سہو واقع ہونے پر اسے پورا کرنے اور سلام
- پھیرنے کے بعد سجدے کرنے کا بیان
- ۹۸ ----- نماز میں رفع یدین کرنے کا بیان
- ۱۰۰ ----- رکوع میں جاتے اور اٹھتے وقت اللہ اکبر کہنے کا بیان
- ۱۰۱ ----- تکبیر تحریمہ کے بعد دعائے استفتاح پڑھنے کا بیان
- ۱۰۳ ----- اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھنے کا بیان
- ۱۰۳ ----- بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کا بیان
- ۱۰۵ ----- 'سبح مثانی' کا بیان
- ۱۰۶ ----- سورۃ فاتحہ پڑھنے کا بیان
- ۱۰۶ ----- آمین کہنے کا بیان
- ۱۰۸ ----- ایک رکعت میں ایک، دو یا تین سورتوں کی قرأت کا بیان
- ۱۰۸ ----- رکوع وجود اور اطمینان سے نماز پڑھنے کا بیان
- ۱۱۰ ----- رکوع وجود میں قرأت کی ممانعت کا بیان
- ۱۱۱ ----- رکوع کی تسبیح کا بیان
- اس کا بیان کہ رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے کون سی
- ۱۱۲ ----- دعا پڑھی جائے
- ۱۱۲ ----- رکوع وجود کی تسبیح اور دو سجدوں کے درمیان کی دعاؤں کا بیان
- صبح کی نماز میں دوسری رکعت سے سر اٹھانے کے بعد قنوت
- کرنے کا بیان
- ۱۱۴ ----- قنوت کرنے کی رائے نہ رکھنے والوں کا بیان
- ۱۱۵ ----- سجدے کے اعضاء کا بیان
- ۱۱۵ ----- مریض کے سجدوں اور فضیلت وجود کا بیان
- ۱۱۶ ----- سجدوں میں بازوؤں کو پہلوؤں سے الگ رکھنے کا بیان
- ۱۱۷ ----- جلسہ استراحت اور کھڑے ہوتے ہوئے زمین کا
- سہارا لینے کا بیان
- ۱۱۷ ----- دو اور چار رکعات کے بعد بیٹھنے کا ذکر،
- ۱۱۸ ----- فضول کام کی ممانعت اور تھیلیوں
- ۱۱۸ ----- کورانوں پر رکھنے کا بیان
- ۱۱۸ ----- تشہد کا بیان
- ۱۱۹ ----- نبی ﷺ پر درود پڑھنے کا بیان
- ۱۲۰ ----- سلام پھیرنے اور نماز ختم کرنے کا بیان
- ۱۲۱ ----- بعد از نماز اذکار کا بیان
- ۱۲۳ -----

- ۲۲۰ ----- چارپائی اٹھانے کا بیان ۱۹۵ ----- عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں کی جانے والی قرأت
- ۲۲۱ ----- جنازے کے آگے چلنے کا بیان ۱۹۶ ----- دورانِ خطبہ نیزے کا سہارا لینا اور دو خطبوں کے درمیان
- ۲۲۱ ----- جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونے کا بیان ۱۹۶ ----- بیٹھ کر فصل کرنے کا بیان
- ۲۲۲ ----- نمازِ جنازہ کا بیان ۱۹۶ ----- عید اور جمعے کے اکٹھے آنے اور فتنے میں نمازِ عید پڑھنے
- ۲۲۳ ----- قبر پر نمازِ جنازہ ادا کرنے کا بیان ۱۹۶ ----- کا بیان
- ۲۲۵ ----- غائبانہ نمازِ جنازہ کا بیان ۱۹۷ ----- قربانی کا ارادہ رکھنے والے شخص اور قربانی کا بیان
- ۲۲۶ ----- ذن کرنے کا بیان ۱۹۸ ----- تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت کا بیان
- ۲۲۷ ----- تعزیت اور میت کے اہل خانہ کو کھانا دینے کا بیان ۱۹۸ ----- ممانعت کے موجب، کھانے، ذخیرہ کرنے اور صدقہ کرنے کے جواز کا بیان
- ۲۲۷ ----- کا بیان ۱۹۸ ----- بارش کی دعا کے لیے نماز گاہ کی طرف نکلنے، قبلہ رخ ہونے، چادر کو اٹلانے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا بیان
- ۲۲۹ ----- **دوڑوں کے مسائل** ۱۹۹ ----- بوقتِ بارش کی جانے والی دعا اور بجلی کی طرف اشارہ نہ کرنے کا بیان
- ۲۲۹ ----- چاند دیکھنے پر روزوں کے وجوب کا بیان ۲۰۲ ----- اس شخص کے ایمان کا بیان جو کہے کہ ہم پہ اللہ کے فضل
- اس کا بیان کہ اگر آسمان ابر آلود ہونے کے باعث چاند نظر نہ آئے تو تیس دن کی مدت پوری کرو اور ماہِ رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو۔ ۲۰۳ ----- اور رحمت سے بارش برسائی گئی
- ۲۳۰ ----- رومیٰ ہلال پر گواہی کا بیان ۲۰۳ ----- نبی ﷺ کا فرمان کہ میں از روئے بارش زمین کے بہت
- ۲۳۱ ----- اظہاری کے وقت کا بیان ۲۰۶ ----- تھوڑے حصے میں بسایا گیا ہوں اور ہوا کے ساتھ میری مدد کی گئی
- ۲۳۱ ----- سحری کے وقت کا بیان ۲۰۶ ----- نبی ﷺ کے اس فرمان کا بیان کہ ہوا کو گالی نہ دو اور اس
- ۲۳۲ ----- سفر میں روزہ نہ رکھنے کا بیان ۲۰۷ ----- کے شر سے اللہ کی پناہ پڑو۔
- ۲۳۳ ----- اس کا بیان کہ سفر میں روزہ رکھنا سبکی نہیں ہے۔ ۲۰۹ ----- **نمازِ کسوف کے مسائل**
- ۲۳۵ ----- سفر میں روزہ رکھنے اور چھوڑنے میں اختیار ۲۱۳ ----- **جنازے کے مسائل**
- ۲۳۶ ----- یومِ عاشوراء کے روزے کا بیان ۲۱۳ ----- میت کی آنکھیں بند کرنے کا بیان
- ۲۳۸ ----- نفلی روزہ توڑنے کا بیان ۲۱۳ ----- میت کی وفات کے وقت یا اس کو دفنانے سے پہلے اور بعد
- ۲۳۹ ----- کھانے کی موجودگی کے باوجود روزہ قائم رکھنے کا بیان ۲۱۳ ----- میں رونے کی ممانعت کا بیان اور اس کا ذکر کہ کافر کو اس
- نصفِ دن گزر جانے کے بعد نفلی روزے کی نیت کرنے کے جواز کا بیان ۲۱۳ ----- کے اہل خانہ کے رونے کے باعث عذاب ہوتا ہے
- ۲۴۰ ----- روزے دار کا اپنی بیوی کا بوسہ لینے کا بیان ۲۱۷ ----- میت کو غسل دینے کا بیان
- ۲۴۲ ----- روزے دار حالتِ جنابت میں صبح کرنے کا بیان ۲۱۸ ----- کفن کا بیان
- جماع کے سبب روزہ توڑنے، اس کے کفارے اور اس عورت ۲۱۸ ----- حرم کے غسل و تکفین کا بیان
- ۲۴۳ ----- روزہ چھوڑنے کا بیان جسے اپنے بچے کا خدشہ ہو ۲۱۹ ----- شہید کا بیان

- ۳۳۲----- بیت اللہ سے کرنے کا بیان ۳۰۷----- سایہ حاصل کرنے کا بیان
- ۳۳۲ بیت اللہ پر نظر پڑتے ہی دعا کرنے اور ہاتھ اٹھانے کا بیان ۳۰۷----- محرم کے تلوار لٹکانے کا بیان
- حجرِ اسود کو بوسہ دینے، استلام اور ترش کی صورت میں واپس ۳۰۷----- محرم کے سردھونے کا بیان
- ۳۳۳ آجانے کا بیان ۳۰۷----- محرم خوشبو سے سرمہ نہیں لگا سکتا اور نہ ہی نازہو، تیل اور
- ۳۳۵ طواف اور رمل کا بیان ۳۰۹----- خوشبو سونگھ سکتا ہے
- ۳۳۶ دورانِ طواف گفتگو کم کرنے کا بیان ۳۰۹----- محرم نہ خود نکاح کر سکتا ہے، نہ کسی کا کروا سکتا ہے اور نہ ہی
- دورانِ طواف ارکان کو چھونے اور دونوں رُکنوں کے ۳۱۰----- پیغامِ نکاح بھیج سکتا ہے
- ۳۳۶ درمیانِ دعائے مانگنے کا بیان ۳۱۱----- میمونہ کی شادی کا بیان
- حطیم کے پیچھے سے طواف کرنے اور حطیم کے بیت اللہ کا ۳۱۱----- فرمان باری تعالیٰ: ”تم حالتِ احرام میں شکار نہ کرو“، اس
- حصہ ہونے کا بیان ۳۱۲----- شکار جس کی محرم کو اجازت نہیں اور جو بیت اللہ کے پاس
- سواری پر طواف کرنے اور چھڑی کے ساتھ حجرِ اسود کو بوسہ ۳۱۲----- جانوروں کا کفارہ دیا جائے
- دینے کا بیان ۳۱۳----- محرم کے شکار کے فدیے کا بیان
- ۳۴۰ حجِ قرآن کرنے والے کے طواف کا بیان ۳۱۵----- بہت سے لوگوں کے شکار کرنے کا بیان
- ۳۴۱ صفا و مروہ کی سعی کا بیان ۳۱۵----- شتر مرغ کے انڈے اور بٹڈی کے فدیے اور حرم میں بٹڈی
- ۳۴۲ عورتوں پر دوڑنا لازم نہ ہونے کا بیان ۳۱۶----- کے شکار کی ممانعت کا بیان
- منیٰ کی طرف روانگی، ایک ہی دن یومِ ترویہ اور جمعہ کے ۳۱۸----- مکہ کے کبوتروں کا بیان
- ۳۴۲ آنے اور نمازِ ظہر منیٰ میں ادا کرنا ۳۱۹----- بحالتِ احرام شکار کا گوشت کھانے کا بیان
- ۳۴۲ صبح کو منیٰ سے عرفہ کی طرف روانگی کا بیان ۳۲۱----- اس کا بیان جسے محرم کا مارنا جائز ہے
- ۳۴۳ عرفہ اور قربانی کے دن غسل کا بیان ۳۲۳----- محرم کے سینگی لگانے کا بیان
- ۳۴۳ عرفہ میں ٹھہرنے کے مقام کی طرف روانگی اور خطبہ کا بیان ۳۲۳----- محرم کے آئینہ دیکھنے اور شعر پڑھنے کا بیان
- ۳۴۴ عرفہ میں ٹھہرنے کے مقام کا بیان ۳۲۳----- آدمی کا اپنے فرض حج سے پہلے نذر کے یا نفل حج کی ادائیگی
- جو حاجی قربانی کی رات پالے تو وہ طلوعِ فجر سے پہلے عرفہ ۳۲۴----- کرنے کا بیان
- ۳۴۴ کے پہاڑوں پر وقوف کرے ۳۲۵----- ناتواں شخص پر حج کی ادائیگی کا بیان
- ۳۴۶ عرفہ سے نکلنے کا بیان ۳۲۸----- خود کو کسی حاجی کا مزدور بنانے کا بیان
- ۳۴۷ مزدلفہ میں نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء اکٹھی پڑھنے کا بیان ۳۲۹----- بچے کا حج اور اسے حج کرانے والے کا اجر و ثواب
- ضعیف لوگوں کو پہلے ہی مزدلفہ سے منیٰ کی طرف بھیج دینے ۳۲۹----- غلام کے آزاد ہونے سے پہلے اور بچے کے بالغ ہونے
- ۳۴۷ کا بیان ۳۳۰----- سے پہلے کے حج کا بیان
- ۳۴۷ افاضہ میں جلدی کرنے کا بیان ۳۳۰----- احصار، بیت اللہ پہنچنے سے پہلے مرض کے باعث رکنے
- ۳۴۹ مزدلفہ سے نکلنے کا بیان ۳۳۱----- اور ناگزیر علاج و دوا کا بیان
- ۳۵۰ کنکریاں پھینکنے کے مثل رمی کرنے کا بیان ۳۳۱----- دخولِ مکہ کے وقت غسل کرنے اور ارکانِ حج کی ابتداء

- ۳۶۷ ----- عمری اور قحی کا بیان -----
- ۳۶۸ ----- آزادی، ولاء، مدبر، مکاتب اور اچھا برتاؤ -----
- ۳۶۹ ----- کرنے کے مسائل -----
- ۳۶۹ ----- اس کا بیان جو غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دے -----
- ۳۶۹ ----- مرض الموت میں غلام آزاد کرنے کا بیان -----
- ۳۷۰ ----- ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے -----
- ۳۷۳ ----- راستے میں پڑے ملنے والے بچے کی ولاء کا بیان -----
- ۳۷۴ ----- ولاء کا وارث بننے کا بیان -----
- ۳۷۵ ----- ولاء کے باعث وارث بننے کا بیان -----
- ۳۷۵ ----- ولاء کی خرید و فروخت اور ہبہ کرنے کی ممانعت -----
- ۳۷۶ ----- مدبر غلام کی خرید و فروخت کا بیان -----
- ۳۷۸ ----- مکاتب غلام کا بیان -----
- ۳۷۹ ----- اچھے برتاؤ کا بیان -----
- ۳۸۱ ----- نکاح کے مسائل -----
- ۳۸۱ ----- نبی ﷺ کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے شادی کا بیان -----
- ۳۸۱ ----- سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کا بیان -----
- ۳۸۳ ----- باری تقسیم کرنے کا بیان -----
- ۳۸۴ ----- قرعہ اندازی کا بیان -----
- ۳۸۴ ----- ازواج مطہرات کے مہر کا بیان -----
- ۳۸۴ ----- گنھلی کے وزن برابر سونا مہر پر شادی کا بیان -----
- ۳۸۶ ----- بطور مہر قرآن کی ایک سورت کے عوض شادی کرنا -----
- ۳۸۷ ----- بیماری میں نکاح کرنے اور مہر مثل کا بیان -----
- ۳۸۸ ----- نکاح کی ترغیب کا بیان -----
- ۳۸۹ ----- کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی منگیتر کو شادی کا پیغام -----
- ۳۸۹ ----- نہ بھیجے -----
- ۳۹۰ ----- پیغام شادی کا بیان -----
- ۳۹۱ ----- اس کا بیان کہ عقل مند ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر -----
- ۳۹۱ ----- نکاح نہیں ہوتا -----
- ۳۹۱ ----- اس کا بیان کہ جب دو ولی نکاح کرائیں تو پہلا زیادہ حقدار ہے -----
- ۳۹۲ ----- عورت کسی کے نکاح میں ولی نہیں بن سکتی -----
- ۳۵۰ ----- سرمنڈوانے اور بال چھوٹے کروانے کا بیان -----
- ۳۵۱ ----- جانور ذبح کرنے سے پہلے سرمنڈوانے اور رمی سے پہلے -----
- ۳۵۱ ----- قربانی کرنے کا بیان -----
- ۳۵۱ ----- رمی جمرہ کے بعد اور طواف زیارت سے پہلے احرام کھولنے -----
- ۳۵۱ ----- کے وقت خوشبو لگانے کا بیان -----
- ۳۵۳ ----- پانی پلانے والوں کا منی کی راتیں مکہ میں ہی بسر کر نیک بیان -----
- ۳۵۳ ----- اس کا بیان کہ ایام منی کھانے پینے کے دن ہیں -----
- ۳۵۴ ----- حج تمتع کرنے والے کا منی کے دنوں میں روزے رکھنا -----
- ۳۵۴ ----- کوئی حاجی تب تک واپس نہ لوٹے جب تک کہ اس کا -----
- ۳۵۴ ----- آخری کام بیت اللہ کا طواف نہ ہو جائے -----
- ۳۵۴ ----- حائضہ عورتوں کے لیے طواف و دایچھوڑنے کی رخصت -----
- ۳۵۵ ----- کا بیان -----
- ۳۵۶ ----- اس عورت کا بیان جو طواف افاضہ کے -----
- ۳۵۶ ----- بعد حائضہ ہو جائے -----
- ۳۵۸ ----- نذروں کے مسائل -----
- ۳۵۸ ----- عہد جاہلیت میں معافی ہوئی نذر پوری کرنے کا بیان -----
- ۳۵۸ ----- پیدل چل کر حج کرنے کی نذر کا بیان -----
- ۳۵۸ ----- اطاعت یا نافرمانی کی نذر کا بیان -----
- ۳۵۹ ----- اس کا بیان کہ معصیت الہی اور انسان کی غیر مملوکہ چیز میں -----
- ۳۵۹ ----- نذر نہیں ہوتی -----
- ۳۵۹ ----- گزشتہ سے پیوستہ احکام کا بیان -----
- ۳۶۲ ----- نفلی صدقہ، ہبہ، اور مشرک والداور بھائی -----
- ۳۶۲ ----- سے صلہ رحمی کے مسائل -----
- ۳۶۲ ----- صدقے کا بیان -----
- ۳۶۳ ----- ہبہ کا بیان -----
- ۳۶۴ ----- بائی بچوں کو چھوڑ کر کسی ایک کو کچھ ہبہ کرنا -----
- ۳۶۴ ----- والد کا اپنے بیٹے کو ہبہ کر کے واپس لینے کا بیان -----
- ۳۶۵ ----- مشرک والداور بھائی سے صلہ رحمی کا بیان -----
- ۳۶۶ ----- وقف، عمری اور رقبی کے مسائل -----
- ۳۶۶ ----- اصل مال بچا رکھنا اور پھل راہ خدا میں دینا -----

- ۳۱۶ ----- عورتوں کو مساجد میں جانے کی اجازت کا بیان
- ۳۱۶ ----- خرچ و اخراجات کا بیان
- ۳۱۸ ----- اقرباء پر خرچ کرنے کا بیان
- ۳۱۹ ----- خاوند کی بددماغی کا بیان
- ۳۲۰ ----- عورتوں کو مارنے کی اجازت کا بیان
- ۳۲۱ ----- دایہ گری کا بیان
- ۳۲۲ ----- ایلاء کا بیان
- ۳۲۳ ----- خلع کا بیان
- ۳۲۴ ----- گزشتہ سے پیوستہ احکام کا بیان
- ۳۲۵ ----- اسکے بیان کہ خلع لینے والی عورت خلع کی بعد طلاق نہیں لے سکتی
- ۳۲۶ ----- **طلاق کا بیان**
- ۳۲۶ ----- شرعی طلاق کا بیان
- ۳۲۸ ----- صریح طلاق کا بیان
- ۳۲۹ ----- ہم بستری سے قبل ہی تین طلاقیں دینے کا بیان
- ۳۳۲ ----- ہم بستری کے بعد تین طلاقیں دینے کا بیان
- غلام کی طلاق کا بیان اور اس کی بیوی دو طلاقوں پر ہی اس
- ۳۳۳ ----- یہ حرام ہو جائے گی
- ۳۳۵ ----- طلاق کے اشارہ کنایہ کا بیان
- ۳۳۵ ----- آزاد ہونے کے بعد لونڈی کو اختیار دینے کا بیان
- ۳۳۷ ----- جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہوتی ہے
- ۳۳۷ ----- چھونے سے پہلے ہی طلاق دینے اور
- ۳۳۷ ----- نصف مہر کا بیان
- جو شخص اپنی مطلقہ بیوی کے کسی اور سے شادی کرنے کے بعد اس
- ۳۳۹ ----- عورتوں کے ساتھ معاشرت، ایلاء اور خلع کا بیان سے شادی کر لے، تو وہ جب تک زندہ رہے گا اسی کی ہوگی۔
- ۳۴۰ ----- رجوع کے مسائل
- ۳۴۰ ----- طلاق اور رجوع کا بیان
- ۳۴۱ ----- پہلی اور دوسری طلاق میں رجوع کا بیان
- ۳۴۳ ----- رجوع پر گواہ بنانے کا بیان
- ۳۴۳ ----- عورت کو اس کے معاملے کا مالک بنانے کا بیان
- ۳۹۲ ----- ولی کے بغیر نکاح باطل اور ناقابل قبول ہونا
- خفیہ شادی کرنے والے مرد و عورت اور مصنوعی بال لگانے
- ۳۹۴ ----- اور لگوانے والی عورت کا بیان
- مطلقہ یا بیوہ عورت اپنے معاملہ میں اپنے ولی کی نسبت خود
- ۳۹۵ ----- زیادہ حق رکھتی ہے جبکہ کنواری سے اجازت لی جائے گی
- آباء کے ولی ہونے اور حقیقہ کی ناپسندیدگی پر اس کا نکاح
- ۳۹۵ ----- ختم کرنے کا بیان
- کنوارے لڑکے لڑکیوں کے نکاح کا بیان
- ۳۹۷ ----- نکاح متعہ کا بیان
- نکاح متعہ کی ممانعت کا بیان
- ۳۹۸ ----- نکاح شغار کی ممانعت کا بیان
- ۳۹۹ ----- جن غلام اور آزاد عورتوں کو آدمی نکاح میں جمع نہیں کر سکتا،
- ان کا بیان
- ۴۰۰ ----- رپیہ، رضاعت سے حرام رشتوں سے نکاح کی حرمت کا بیان
- ۴۰۲ ----- اس کا بیان کہ حرمت پانچ معلوم
- ۴۰۵ ----- رضعات سے ہوتی ہے
- ۴۰۵ ----- ایک یا دو مرتبہ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی
- ۴۰۶ ----- حرمت اسی سے ثابت ہوتی ہے جو انتزاعیوں تک پہنچ جائے
- اس کا بیان کہ مرد کی طرف سے رضاعت سے کچھ بھی
- ۴۰۷ ----- حرمت ثابت نہیں ہوتی
- ۴۰۸ ----- بڑی عمر کے شخص کی رضاعت کا بیان
- اسلام لانے پر حالتِ شرک میں کیے ہوئے نکاح کو برقرار
- رکھنا اور چار سے زائد بیویوں کو چھوڑ دینا
- ۴۱۰ ----- **عورتوں کے ساتھ معاشرت، ایلاء اور خلع کا بیان** سے شادی کر لے، تو وہ جب تک زندہ رہے گا اسی کی ہوگی۔
- ۴۱۲ ----- حاضہ عورت سے مباشرت کا بیان
- ۴۱۲ ----- عورتوں کے پاس انکی پٹھ کی طرف آنے کی ممانعت کا بیان
- ۴۱۳ ----- لونڈیوں سے عزل کا بیان
- ۴۱۳ ----- اس کا بیان کہ بچہ صاحب بستر کا ہوگا
- بچے کے رنگ کی وجہ سے اسے اپنا بچہ نہ ماننے اور شہ پر
- ۴۱۴ ----- نکاح برقرار رکھنے کا بیان

- گوشت کے بدلے جانور کی خرید و فروخت ----- ۵۰۱
- جانور کی پشت پر موجود اون اور اس کے پستانوں میں موجود ----- ۵۰۲
- دودھ کی خرید و فروخت کی کراہت ----- ۵۰۲
- خرید و فروخت میں کسی کو وکیل بنانے کا بیان ----- ۵۰۲
- شراب کی تجارت کے حرام ہونے کا بیان ----- ۵۰۳
- کتے کی قیمت، فاحشہ کی کمائی اور کاہن کے نذرانے سے ----- ۵۰۴
- ممانعت کا بیان ----- ۵۰۴
- زمین کو سونے چاندی کے عوض کرائے پر دینا ----- ۵۰۵
- مساقات کا بیان ----- ۵۰۵
- رهن، فراض، حجر، تظلیس اور لقطہ کے مسائل و ہدایات کا بیان ----- ۵۳۱
- حدود کے مسائل ----- ۵۳۲
- با اثر شخص کو حد سے مستثنیٰ نہیں کیا جائے گا ----- ۵۳۲
- حدود اور گناہوں کے کفارے کا بیان ----- ۵۳۲
- بار بار شراب پینے پر بار بار حد لگانے کا بیان ----- ۵۳۵
- حد کی مقدار کا بیان ----- ۵۳۶
- دو کناروں والے کوڑے کے ساتھ حد لگانا ----- ۵۳۶
- نشہ آور مشروب کی بڑھاپے پر حد لگانے کا بیان ----- ۵۳۷
- زنا کی حد کا بیان ----- ۵۳۸
- لونڈی کے زنا کرنے پر اسے حد میں کوڑے لگانا ----- ۵۳۳
- حد صرف اسے لگائی جائے گی جسے اس گناہ کا علم ہوگا ----- ۵۳۳
- چوری کی حد اور وہ قیمت جس میں ہاتھ کاٹا جائے گا ----- ۵۳۳
- جب حد کا کیس امام (قاضی یا حاکم) کے پاس پہنچ جائے ----- ۵۳۳
- تو بھرمعافی نہیں ہو سکتی ----- ۵۳۷
- ہاتھ کاٹنے اور عاقلہ کی چٹی کو دو گنا ----- ۵۳۷
- کرنے کا بیان ----- ۵۳۷
- ام کا اپنے مالک کی چوری کرنے پر اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا ----- ۵۳۸
- ا کا بیان جس میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا ----- ۵۳۸
- اون بھگا کر بیجانے والوں، راہزنوں اور جنگجوؤں کا بیان ----- ۵۳۹
- قتل، قصاص، دیات اور قسامت کے مسائل ----- ۱۵
- اس بیان جسے قتل کرنا حرام ہے ----- ۵۵۱

- جو خود کو کسی چیز سے قتل کر لے تو اسے روز قیامت اسی کے
 ۵۷۹----- مشاورت کا بیان
 ۵۸۰----- حاکم کے اجتہاد اور اس کے اجر و ثواب کا بیان
 ۵۸۱----- ظاہری امر پر حکم لاگو ہونے کا بیان
 ۵۸۲----- موسیٰوں کے نقصان کر دینے پر پختی کا بیان
 ۵۸۳----- دعویٰوں اور دلائل کا بیان
 ۵۸۳----- بچے کے بابت قیافہ شناسوں کی بات قبول کرنا
 ۵۸۴----- زنا پر گواہی کا بیان
 ۵۸۵----- بہتان باز کے تاب ہونے پر قبول گواہی کا بیان
 ۵۸۷----- عورتوں اور بچوں کی گواہی کا بیان
 ۵۸۷----- ایک گواہ کے ساتھ قسم لینے کا بیان
 ۵۹۰----- قسم کے مقام اور اس کے وقت کا بیان
 ۵۹۱----- لغو قسم اور پختہ قسم اٹھانے کا بیان
 ۵۹۲----- جہاد اور غلیصوں کی تقسیم کے مسائل
 ۵۹۲----- توحید کے پرچار کے لیے قتال کا بیان
 ۵۹۳----- دو کے مقابلے میں ایک میدان سے نہ بھاگے
 ۵۹۳----- فرار ہرنے والے اور پلٹ کر حملہ کرنے والے
 ۵۹۴----- وفود اور لشکر بھیجنے کا بیان
 ۵۹۵----- عورتوں اور بچوں کے قتل کی ممانعت کا بیان
 جنگ میں مارے جانے والے مشرکین کی عورتوں اور
 ۵۹۵----- بچوں کا بیان
 ۵۹۶----- محاصرے اور امام کے فیصلے کو بجالانے کا بیان
 ۵۹۷----- غزوہ خیبر کا بیان
 ۵۹۸----- غزوہ بنی مصطلق اور بنی نضیر کا بیان
 ۵۹۹----- غزوہ حنین، قاتل کو اضافی طور پر سامان مقتول دینے کا بیان
 ۶۰۱----- دوڑ رہیں پہن کر نکلنے کا بیان
 ۶۰۱----- مال غنیمت کی تقسیم کا بیان
 ۶۰۵----- کسی لشکر کو مال غنیمت سے زائد دینے کا بیان
 ۶۰۵----- مقابلے میں نرنے والوں اور ان کے بچوں میں فرق کرنا
 اس کا بیان جو اللہ تعالیٰ نے بنو نضیر کے اموال سے اپنے رسول
 کو عطا فرمایا تھا
 ۶۰۵-----
- ساتھ عذاب دیا جائے گا----- ۵۵۲
 ان امور کا بیان کہ جن سے قتل جائز ہو جاتا ہے----- ۵۵۲
 مرد سے طلب توبہ کا بیان----- ۵۵۳
 اپنے مال کی حفاظت میں قتل کر دیا جانے والا شہید ہے----- ۵۵۴
 ایک شخص کے قتل میں بہت سوں کے شریک ہونا----- ۵۵۴
 جادوگر کے قتل کا بیان----- ۵۵۴
 اچھے انداز میں قتل / ذبح کرنے کا بیان----- ۵۵۶
 اللہ کے خلاف سب سے بڑھ کر زیادتی کرنے والا شخص وہ ہے
 جو ایسے شخص کو قتل کر دے جس نے اس سے لڑائی نہ کی ہو----- ۵۵۷
 اس کا بیان کہ کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا----- ۵۵۷
 ذمیوں سے ایفائے عہد اور ان کے لیے----- ۵۵۸
 قصاص لینے کا بیان----- ۵۵۸
 کسی کافر کے بدلے میں مسلمان کو قتل نہ کیا جانا----- ۵۵۹
 ِدیت اور بدلے میں اختیار کا بیان----- ۵۶۱
 قتل عہد اور قتل خطا کی ِدیت کا بیان----- ۵۶۲
 دوران جنگ قتل خطا کا بیان----- ۵۶۶
 انسانی جان کی ِدیت کا بیان----- ۵۶۷
 ِدیت کے اوتوں کی قیمت لگانے کا بیان----- ۵۶۷
 جنین کی ِدیت کا بیان----- ۵۶۸
 غلام کے زخموں (کی ِدیت) کا بیان----- ۵۷۰
 ذمی اور مجوسی کی ِدیت کا بیان----- ۵۷۰
 اعضائے بدن کی ِدیت کا بیان----- ۵۷۱
 دماغی اور سر کی چوٹ کی ِدیت کا بیان----- ۵۷۳
 جانور کے زخمی کر دینے کا بیان----- ۵۷۴
 ایسے امور جن میں قصاص اور ِدیت نہیں ہے----- ۵۷۴
 قسم اٹھا کر حصہ لینے کا بیان----- ۵۷۶
 فیصلوں، احکام، دعویٰوں، دلائل، قسم مع گواہ، قسموں
 اور گواہیوں کے مسائل----- ۵۷۹
 آداب قاضی کا بیان----- ۵۷۹

- ۶۱۹ --- تعداد و مقدار کا بیان ۶۰۷
- ۶۲۰ --- عورتوں کی غزوہ میں شرکت اور قیمت سے انکا حصے کا بیان ۶۰۷
- ۶۲۰ --- جنگی ساز و سامان کی تقسیم کا بیان ۶۰۹
- ۶۲۱ --- قبیلہ دوس کی فضیلت کا بیان ۶۰۹
- ۶۲۱ --- قیدی۔ جزیہ کے تقرر اور اس کی وصولی عہد جاہلیت کے اچھے لوگ جب دین کو سمجھ جائیں، تو وہ
- ۶۲۱ --- کے مسائل ۲۱۰
- ۶۲۱ --- اسلام میں بھی اچھے ہوتے ہیں۔
- ۶۲۱ --- قیدی اور فدینے کا بیان ۶۱۰
- ۶۲۱ --- اس کا بیان کہ صاحبِ خضر موسیٰ بنی اسرائیل کے موسیٰ ہی تھے
- ۶۲۱ --- جزیہ کے تقرر کا بیان ۶۱۱
- ۶۲۱ --- اتباعِ سنت کے حکم کا بیان
- ۶۲۲ --- مجوسیوں سے جزیہ کی وصولی کا بیان ۶۱۲
- ۶۲۲ --- مانگنے میں اعتدال رکھنے کا بیان
- ۶۲۳ --- قریش وغیرہ کے فضائل اور منفرق موضوعات ۶۱۳
- ۶۲۳ --- کثرتِ سوال کی ممانعت کا بیان
- ۶۲۳ --- فضائل قریش کا بیان ۶۱۳
- ۶۲۳ --- خیر خواہی کا بیان
- ۶۲۵ --- فضائل ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ۶۱۶
- ۶۲۵ --- نبی ﷺ پر جھوٹ باندھنے (پروٹید) کا بیان
- ۶۲۶ --- انصار کی فضیلت کا بیان ۶۱۶
- ۶۲۶ --- صرف ثقہ رواۃ سے ہی حدیثِ روایت کرنا۔
- ۶۲۷ --- اہل بدر کی فضیلت کا بیان ۶۱۷
- ۶۲۷ --- متفرق امور کا بیان
- ۶۲۸ --- اہل حدیبیہ کی فیڈت کا بیان ۶۱۹
- ۶۲۸ --- امام شافعی رحمہ اللہ کی وفات اور ان کی عمر کا بیان

عرض ناشر

جناب فیض اللہ ناصر سے جب میری پہلی ملاقات ہوئی تو ان کی صلاحیتوں کا ٹھیک سے اندازہ نہ ہو سکا۔ یہ رفتہ رفتہ اُجاگر ہوا کہ وہ نہ صرف یہ کہ کم عمری میں ہی تحقیقی اور علمی کاموں کی بہت عمدہ استعداد رکھتے ہیں بلکہ کئی ایک علمی کام پہلے ہی انجام دے چکے ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ تحقیق اور علم و ادب سے وہ غیر مشروط وابستگی رکھتے ہیں جس کے بغیر کوئی کام بھر پور طور پر سرانجام نہیں دیا جاسکتا۔

فی زمانہ اہم عربی کتب کے بے شمار تراجم موجود ہیں اور اکثر و بیشتر ہوتا یہ ہے کہ جن کتب کے تراجم بعض اوقات ایک سے زیادہ بھی موجود ہیں انہی کا از سر نو ترجمہ شروع کر دیا جاتا ہے۔ ان کی بنیاد علمی خدمت سے زیادہ تجارتی ہوتی ہے یا پھر مترجم اور مصنف کہلانے کا شوق۔ یہ کام اس لیے بھی اختیار کر لیا جاتا ہے کہ پہلے سے موجود تراجم میں معمولی سی تبدیلی کر کے اسے اپنے نام کرنا بہت آسان کام ہے اور بالکل نئی کتاب کے ترجمے اور تحقیقی کام میں محنت زیادہ پڑتی ہے۔ اس لیے اس چلن کے باعث نہ کتاب کی خدمت ہوتی ہے اور نہ علم و ادب کے تشنگان کی پیاس بجھ پاتی ہے۔

مسند امام شافعی کا ترجمہ اور اس کی تخریج احادیث ایسا ہی ایک نیا کام تھا جس کا بیڑا جناب فیض اللہ ناصر صاحب نے اٹھایا اور اسے بھر پور طور پر انجام دیا۔ انہوں نے ترجمے اور تخریج احادیث کا کام بہت محنت سے کیا ہے اور اس کام میں عجلت نہیں کی۔ مسند امام شافعی کی علمی اور تحقیقی افادیت محتاج تعارف نہیں اور ضروری تھا کہ اس اہم کتاب کا حق ترجمہ ادا کیا جاسکے۔ یہ سعادت جناب فیض اللہ ناصر صاحب نے حاصل کی ہے جس پر وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔

اس ترجمے کی پہلی بار اشاعت کی سعادت ادارہ اسلامیات (لاہور، کراچی) کے حصے میں آ رہی ہے۔ یہ

ہمارے لیے باعث شرف و امتیاز بھی ہے اور انشاء اللہ ایک اہم علمی اور دینی خدمت بھی۔ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کام کو قبول فرمائے۔ امام معظم و مکرم امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے، مترجم اور ناشرین سمیت تمام شرکاء کے لیے دنیا اور آخرت کی فلاح کا وسیلہ بنائے۔ آمین

سعود اشرف عثمانی

عرض مترجم

اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو لوگوں تک دو طرح سے پہنچایا ہے؛ ایک قرآن کے ذریعے اور دوسرا حدیث کے ذریعے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے الفاظ و کلمات اور اعراب تک کی حفاظت فرمائی؛ اسی طرح وہ اپنے پیغمبر کی احادیث کو بھی لفظ لفظ محفوظ رکھنے کے لیے ہر دور میں اس کے محافظین پیدا فرماتا رہا، جو نہ صرف روایت و کتابت کے ذریعے اس کی تمہیبانی کرتے رہے بلکہ حفظ کے ذریعے انہوں نے اسے اپنے سینوں میں بھی محفوظ کیے رکھا اور نقل درنقل ہم تک پہنچایا۔ ان محدثین کی خدمات یقیناً امت مسلمہ پر کسی احسانِ عظیم سے کم نہیں، ان اصحابِ کرام نے اس کا رخیہ کے لیے اپنے شب و روز وقف کر رکھے تھے اور دیگر جمعِ دنیوی امور سے بے پروا ہو کر اپنی زندگیاں اسی عظیم مقصد کے حصول میں کھپا دیں۔ ان ہی کی علمی و قلمی خدمات کے ذریعے علمِ حدیث میں پیدا ہونے والے شہادت کا ازالہ ہوا، ان ہی کی تحقیق و تدقیق کے ذریعے صحیح اور ضعیف کی نشاندہی ہوئی اور نبی ﷺ کا ایک ایک قول و عمل ضعف و وضع سے ممتاز ہو کر مکمل صحت کے ساتھ ہم تک پہنچا، ہم ہمیشہ ان محسنین کے زیرِ بارِ احسان رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے حدیث اور حاملین حدیث کو بڑی عزت، فضیلت اور شرف سے نوازا ہے اور حدیثِ رسول کی خدمت اور حفاظت کے لیے اپنے انہی بندوں کا انتخاب فرمایا جو اس کے چنیدہ و برگزیدہ تھے۔ ان تمام عظیم المرتبت اور فقیہ النظر شخصیات میں بلند تر نام امامِ معظم و مجتہدِ مقدم ابو عبد اللہ محمد بن ادريس الشافعی رحمہ اللہ کا ہے۔ حضرت امام کی حدیث و فقہ پر جو خدمات ہیں وہ اہل علم سے مخفی نہیں اور نہ ہی ان کے بیان کا یہ محل ہے۔ آپ کے ہاتھوں میں موجود کتاب 'مسند الشافعی' اپنی افضلیت و فوقیت کی بناء پر جداگانہ مقام رکھتی ہے، کیونکہ اس میں امامِ شافعی رحمہ اللہ کی روایت کردہ احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ ان احادیث کا انتخاب ہی اس کی سب سے اہم خاصیت ہے۔ ایسی احادیث کو منتخب کیا گیا ہے جن میں مختصر مگر جامعیت کے ساتھ جملہ احکام شریعت کو سمو دیا گیا ہے۔

مسند شافعی کے پہلے نسخے میں احادیث کی ترتیب ایسی نہ تھی کہ جس سے موضوعاتی انداز میں فائدہ اٹھایا جاسکتا، کیونکہ اس میں ایک موضوع کی احادیث کتاب کے مختلف مقامات پر بکھری پڑی تھیں۔ چنانچہ امام سخر بن عبد اللہ ناصری رحمہ اللہ نے مختلف موضوعات و عناوین کے اعتبار سے متعدد ابواب و کتب قائم کیے اور ہر کتاب اور باب کے تحت ان احادیث کو

جمع کیا جو اس موضوع کے تحت آتی تھیں۔ ترتیب نہایت احسن اور شگفتہ انداز میں لگائی گئی ہے۔ نیز ایک خوبی یہ بھی پیدا کی گئی ہے کہ احادیث کے رقم مسلسل کے ساتھ ساتھ بین القوسین احادیث کے وہ نمبر لگائے گئے ہیں جو اصل نسخے کی ترقیم کے مطابق ہیں۔ یوں کتاب من حیث الجمع نہایت مفید اور شاندار بن گئی ہے۔

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کے اس گراں قدر علمی سرمائے کو اردو دان طبقہ کے لیے مترجم نسخہ بنانے کی ذمہ داری میرے سر تھی۔ میں اس پر بارگاہ ایزدی میں حمد و شکر کا نذرانہ پیش کرتا ہوں کہ مجھے فرامین رسول گرامی ﷺ کی ترجمانی کی سعادت نصیب ہوئی۔ میں نے جب اس کے ترجمے کا کام شروع کیا تو ابتداء میں ہی احساس ہو گیا کہ یہ کام سہل نہیں ہے، کیونکہ یہ کسی عام شخص کے کلام کو اردو قالب میں نہیں ڈھالا جا رہا تھا بلکہ فصیح العرب ﷺ کے فرامین کی ترجمانی تھی، جس کے لیے شدت احتیاط کا پہلو جس قدر بھی ملحوظ رکھا جاتا، کم ہی تھا۔ بہر صورت بندہ نے ممکنہ حد تک کوشش کی ہے کہ احادیث نبویہ کا مفہوم بھی مکمل طور پر ادا کیا جائے اور عربی متن کے بھی قریب رہنے کی کوشش کی جائے، تاکہ کوئی چیز تشنہ نہ رہے۔ باوجود اس تمام کے کوتاہی یقیناً رہ گئی ہوگی، اہل علم کے مطلع فرمانے پر شکر گزار ہوں گا۔

آخر میں اپنے ان تمام اصحاب و احباب کی خدمت میں ہدیہ تشکر پیش کرنا چاہوں گا جو کسی نہ کسی طرح اس کارِ خیر میں میرے معاون رہے۔ بعد ازیں ممنون ہوں فضیلت مآب سعود عثمانی صاحب کا؛ کہ جنہوں نے خصوصی دلچسپی لے کر اس کتاب کو جلد سے جلد منصفہ شہود پر لانے کا شوق فرمایا۔ باری تعالیٰ ان تمام محسنین کو اپنی جناب سے اجرِ عظیم سے نوازے اور خدمت حدیث کی میری اس ناتمام سعی کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے میرے، میرے والدین، بالخصوص والدہ مرحومہ اور جملہ اساتذہ کرام کے لیے ذریعہ نجات اور توشیحہ آخرت بنائے۔ آمین یا رب العالمین

”گر قبول افتد زہے عز و شرف“

حافظ فیض اللہ ناصر بن نصر اللہ خاں

(مرضی پورہ، خانیوال)

hhfnasir@yahoo.com

حالات زندگی امام شافعی رحمہ اللہ

نام و نسب:

نام: محمد۔ کنیت: ابو عبد اللہ۔ لقب: ناصر الحدیث۔ نسبت: شافعی؛ اور یہ ان کے جد اعلیٰ شافع کی جانب نسبت ہے۔
سلسلہ نسب یہ ہے: محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف القریشی البہاشمی المطلبی۔ ساتویں پشت پر جا کر سلسلہ نسب رسول اللہ ﷺ سے مل جاتا ہے۔ نسبی اعتبار سے اس سے زیادہ شرافت کیا ہو سکتی ہے۔ علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ نے آپ کی والدہ کو ہاشمیہ کہا ہے۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ آپ کی والدہ قبیلہ ازد سے تھیں جو یمن کا ایک ممتاز و مشہور قبیلہ ہے۔

ولادت:

آپ کی ولادت کے متعلق چار اقوال ہیں۔ یہ کہ آپ کی ولادت غزہ میں ہوئی یا عسقلان میں یا مدینہ میں یا یمن میں۔ صحیح یہ ہے کہ آپ بمقام غزہ رجب ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا انتقال آپ کے پیدا ہونے سے کچھ دن قبل ہو چکا تھا۔

بچپن:

چونکہ باپ کا سایہ تو پیدا ہونے سے قبل ہی اٹھ چکا تھا، اس لیے آپ کی والدہ نے مدت رضاعت ختم کر کے دو سال کے بعد اپنے قبیلہ ازد نواح یمن کا سفر کیا اور آپ نے اپنے ماموں کے پاس کامل آٹھ سال گزارے۔ وہیں آپ نے سات برس کی عمر میں قرآن حفظ کر لیا اور دس سال کی عمر میں موطا امام مالک کو حفظ کیا۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا، آپ نے مجھ سے فرمایا: اے لڑکے! تو کس خاندان سے ہے؟ میں نے عرض کیا: حضور کے خاندان سے۔ فرمایا: میرے قریب آؤ۔ جب میں آپ کے قریب آ گیا آپ نے اپنا لعاب دہن میری زبان پر، ہونٹوں پر اور منہ پر ڈال دیا، پھر فرمایا: جاؤ خدا تم پر برکت نازل فرمائے۔ آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسی عمر میں پھر رسول اللہ ﷺ کو خانہ کعبہ میں نماز پڑھاتے دیکھا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کو تعلیم دیتے رہے، پھر میں بھی آپ کے قریب آ بیٹھا اور آپ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے بھی پابہ سکھائیے۔ آپ ﷺ نے اپنی آستین سے میزان (ترازو) نکال کر دی اور فرمایا: تیرے لیے میرا یہ عطیہ ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ایک معبر سے اس کی تعبیر دریافت کی تو اس نے کہا: تم دنیا میں نبی ﷺ کی سنت مطہرہ کی نشر و اشاعت میں امام بنو گے۔

تعلیم و تربیت:

جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر دس سال کی ہوگئی تو آپ کی والدہ نے آپ کو مکہ مکرمہ میں آپ کے چچا کے پاس بھیج دیا تاکہ آپ شہر میں رہ کر علم انساب حاصل کریں۔ آپ کے چچا کی مالی حالت کمزور تھی بہ اس وجہ آپ کو علم حاصل کرنے میں دشواریاں پیش آتی رہیں۔ آپ ایک ماہر انساب کے پاس گئے، اس نے آپ کو مشورہ دیا کہ پہلے کوئی ذریعہ معاش پیدا کرو پھر علم سیکھنا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرا تو یہ حال تھا کہ تعلیم کی جانب دل مائل تھا، جب کسی عالم سے کوئی حدیث یا مسئلہ سنتا فوراً یاد کر لیتا اور ہڈیوں پر لکھ لیا کرتا اور ان ہڈیوں کو منگنے میں بڑی احتیاط سے محفوظ کر لیتا۔ بالآخر آپ کو معلوم ہوا کہ مکہ مکرمہ میں مسلم بن خالد زنجی فقہ و حدیث کے امام ہیں اور انھوں نے محمد بن شہاب زہری اور عمرو بن دینار اور ابن جریج سے استفادہ کیا ہے، آپ ان کے پاس پہنچے۔ مسلم بن خالد زنجی بڑے جوہر شناس تھے۔ امام صاحب کی ذہانت، ذکاوت اور قوتِ حفظ دیکھ کر بے حد متاثر ہوئے۔ کامل تیس برس تک ان سے فقہ و حدیث کی تکمیل کی۔ ان کی مجلس میں اکثر و بیشتر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ ہوتا رہتا تھا، اس لیے آپ کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کا شوق پیدا ہوا۔ اپنے استاذ مسلم بن خالد سے مدینہ منورہ جانے کا خیال ظاہر کیا۔ انہوں نے فوراً ایک سفارشی خط امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نام لکھ دیا کہ جس نوخیز کو میں خدمت اقدس میں بھیج رہا ہوں؛ وہ آپ کے فیوض و برکات سے مستفیض ہونے کا واقعی مستحق ہے اور اس میں غیر معمولی صلاحیتیں موجود ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس زاد راہ نہ تھا، نہ چچا کے پاس اس قدر سرمایہ تھا کہ وہ کچھ امداد کرتے۔ اس لیے آپ نے مصعب ابن الزبیر سے اپنی ضرورت کو بیان کیا، انھوں نے کسی شخص سے سفارش کر دی اور اس نے بطور امداد سو دینار پیش کر دیے۔ دینار ملتے ہی آپ نے انتظام کیا اور چند روز میں مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ وہاں پہنچتے ہی پہلے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر حاضر ہوئے۔ دستک دی، اندر سے خادمہ آئی، نام پوچھ کر گئی، پھر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور بڑے اخلاق سے گفتگو فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استاذ مکرم مسلم بن خالد زنجی کا خط پیش کیا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے خط پڑھ کر پھینک دیا اور فرمایا: سبحان اللہ! کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اب اس قابل رہ گیا ہے کہ وہ وسائل اور رسائل کے ذرائع سے حاصل کیا جائے؟ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا غصہ دیکھ کر آپ نے معذرت پیش کی، اپنی بے نوائی اور ذوقِ علمی کا اظہار کیا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ سن کر متاثر ہوئے اور سر سے پیر تک آپ پر نظر ڈال کر پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: محمد بن ادریس۔ فرمایا: اتق اللہ فیکون لک شان یعنی خدا سے ڈرتے رہنا، عنقریب تمہیں بڑی شان ملے گی۔

اخلاق و عادات:

ہر اچھے کام کرنے اور برائی سے بچنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ضمیر کا احساس بیدار ہو اور دل میں خیر و شر کی تمیز کے لیے خلش ہو، یہ تقویٰ ہی ہے، پھر اس کام کو خدائے ذوالجلال والا کرام کی رضا مندی کے سوا ہر غرض و غایت سے پاک رکھا جائے، یہ اخلاص ہے، اس کے کرنے میں صرف خدا کی نصرت و حمایت پر بھی بھروسہ رہے تو یہ توکل ہے، اس کام میں رکاوٹیں اور

دقتیں پیش آئیں یا نتیجے میں تاخیر ہو تو دل میں استقامت رکھنی چاہیے، خدا سے آس نہ ٹوٹے پائے اور اس راہ میں اپنا برا چاہنے والوں کا بھی برانہ چاہا جائے تو یہ صبر ہے، اگر کامیابی کی نعمت سے سرفرازی ہو تو اس پر مغرور ہونے کی بجائے اس و خدا کا فضل و کرم سمجھتے ہوئے اور جسم و جان اور قلب و لسان سے اس کا اقرار کیا جائے اور اس قسم کے کاموں کے کرنے میں اور بھی زیادہ انہماک ہو تو یہ شکر ہے۔

اس تمہید کے بعد یہ دیکھنا چاہیے کہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ میں یہ تمام صفات ایمانی بدرجہ اتم موجود تھیں۔

قناعت:

آپ خود ہی فرماتے ہیں کہ میں نے بیس سال سے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔ میں نے طمع و لالچ کو کبھی پاس نہیں آنے دیا۔ اس کی بدولت مجھے ہمیشہ آرام پہنچا اور اسی وجہ سے ہمیشہ میری عزت و ذلت میں بدلنے سے محفوظ رہی۔ فرمایا کرتے تھے کہ حرص و طمع وہ برائی ہے جس سے نفس کی دنائت پوری طرح ظاہر ہوتی ہے، خصوصاً ایسی حرص جس میں بخل کی آمیزش بھی ہو، اسی کو عرب شیخ کہتے ہیں، قرآن کریم میں اس کی برائی متعدد جگہ آئی ہے۔ فرماتے تھے کہ خاکی زندگی و ناگواری زیادہ تر اسی وجہ سے ہوتی ہے، گھر کا مالک زیادہ دینا نہیں چاہتا اور گھر کے لوگ زیادہ مانگتے ہیں۔ شوہروں کو مال سے محبت ہوتی ہے اور بیویاں لالچ سے زیادہ مانگتی ہیں۔ اس سے خانگی معاملات میں کشمکش ہو جاتی ہے اور گھر روحانی تکالیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ فرمایا کرتے تھے: قرآن کی اس آیت کو اچھی طرح سمجھو، جس میں مسلمانوں کا وصف یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ دوسروں کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر مقدم رکھتے ہیں۔

﴿وَيُؤْتِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقِ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَٰلِحُونَ﴾ (الحشر: ۹/۵۹)

”اور اپنے اوپر (اوروں کو) مقدم رکھتے ہیں؛ اگرچہ خود ان کو ضرورت ہو اور جو اپنے جی کی لالچ سے بچایا گیا وہی کامیاب ہیں۔“

خلیفہ ہارون رشید نے ایک مرتبہ بے حد اصرار کیا کہ آپ جس شہر کو پسند کریں میں آپ کو وہاں کا قاضی مقرر کر دوں، لیکن آپ رحمہ اللہ نے جواب دیا مجھے اس عہدے سے معاف ہی رکھیے۔

سخاوت:

آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سخاوت کے معنی یہ ہیں کہ اپنے کسی حق یا کسی شے کو خوشی کے ساتھ بغیر کسی اکراہ کے دوسرے کے حوالہ کر دیا جائے اور اس کی چند صورتیں یہ ہیں: اپنا حق کسی کو معاف کر دینا، اپنی ضرورت کو روک کر کسی اور کی ضرورت پوری کرنا، دوسرے کے لئے اپنے دماغ کو خرچ کرنا، دوسرے کی اعانت کے لئے اپنے آپ کو خطرے میں ڈال دینا اور دوسروں کو بچانے کے لئے خود کو پیش کر دینا۔ فرمایا کہ کسی شخص کو کبھی نکمی و نا کارہ چیز نہ دیا کرو؛ اس کے دینے سے نفس کی

بلندی زائل ہو کر دنائت پیدا ہونے لگتی ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا
الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغِضُوا فِيهِ﴾ (البقرة: ۲۶۷)

”اے ایمان والو! اس میں سے جو تم نے کمایا ہے اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا ہے: اچھی چیزیں خرچ کرو اور اس میں سے بری چیز کے دینے کا ارادہ نہ کرو، حالانکہ تم خود تو اسے لینا گوارا نہیں کرتے، ہاں اس صورت میں (اپنے لیے) قبول کر لو گے کہ اگر آنکھیں بند کر لو۔“

ابتداء میں آپ تنگدستی سے گزر بسر کرتے تھے، مگر تعلیم حاصل کر لینے کے بعد خدائے کریم نے ہر قسم کی نعمتوں سے آپ کو سرفراز فرما دیا تھا۔ اکثر خلیفہ وقت، امراء، وزراء اور اہل ثروت آپ کو ہدایا پیش کرتے رہتے تھے اور ہر شخص اسے قبول کرنے میں اصرار کرتا تھا۔ ایک بار خلیفہ ہارون رشید نے آپ کو پچاس ہزار درہم بھیجے، ان میں سے آپ نے چالیس ہزار غرباء، یتامی، بیوگان اور نادار علماء پر صرف کر دیے۔ ابو حسان زیادی نے ایک مرتبہ چھ ہزار دینار، جعفر بن یحییٰ برکی نے ایک ہزار دینار اور پھر ہارون رشید نے متعدد بار کئی ہزار دینار بھیجے۔ مگر آپ کا معمول یہ تھا کہ بسا اوقات صرف ایک چوتھائی اپنے لیے رکھ کر باقی رقم رات کی تاریکی میں غریب علماء و فقہاء اور نادار طلباء، بیوگان و یتامی میں تقسیم فرما دیتے اور پھر خدا تعالیٰ سے دعا کرتے کہ الہی! مجھے حرص دنیا سے ہمیشہ محفوظ رکھنا۔

امام مزنی برلنہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شافعی برلنہ سے بڑھ کر نہ کوئی کریم دیکھا اور نہ سنی۔ ایک بار عید کی رات تھی، میں ان کے ساتھ مسجد سے گھر کی طرف جا رہا تھا کہ راستے میں ایک مسئلے پر گفتگو جاری ہو گئی، ہم بات چیت کرتے کرتے گھر پہنچے تو دیکھا کہ آپ کے مکان پر ایک غلام کھڑا تھا، اس نے سلام کہا اور بولا کہ میرے آقا نے یہ روپیوں کی تھیلی بطور ہدیہ پیش کی ہے اور سلام عرض کیا ہے۔ آپ برلنہ نے فرمایا: انہیں میرا سلام کہہ دینا اور میری طرف سے ان کا شکر یہ ادا کر دینا۔ عین اسی وقت ایک شخص آیا اور کہنے لگا: حضرت! میرے ہاں ابھی بچہ پیدا ہوا ہے اور گھر میں ایک پیسہ بھی نہیں ہے۔ آپ نے وہ تھیلی فوراً اس کو دے دی اور اس نادار کی خدمت کرنے کی وجہ سے خوش ہوتے ہوئے گھر میں چلے گئے۔

ایک مرتبہ عید کے دن گھر میں کھانے پینے کا مناسب سامان نہ تھا۔ آپ کی بیوی نے کہا: آپ تو اپنی قوم کے ساتھ بڑی صلہ رحمی کرتے رہتے ہیں، آج عید ہے اور گھر میں سامان تک نہیں ہے، اس لیے کسی سے کچھ قرض ہی پکڑ لیجئے۔ چنانچہ آپ نے ایک شخص سے ستر دینار قرض لے لیا۔ قرض لے کر آ رہے تھے کہ فقراء اور مساکین نے گھیر لیا۔ پچاس دینار ان کو تقسیم کر دیے اور بیس دینار لے کر گھر میں گئے۔ ابھی وہ دینار بیوی کو دینے بھی نہ پائے تھے کہ ایک اور شخص نے صدا لگائی، آپ فوراً آئے، پوچھا: خیر تو ہے؟ اس نے رو کر اپنا حال سنایا۔ آپ نے وہ بیس دینار سامنے رکھ دیے اور فرمایا کہ بھائی اس میں سے جس قدر چاہو؛ لے لو۔ اس نے سب اٹھا لیے اور بولا: ابھی تو مجھے اور ضرورت ہے۔ آپ بیوی کے پاس گئے اور سارا

قصہ سنایا۔ بیوی نے کہا: آپ یونہی کرتے رہیے گا۔ رات ہوئی، خاموشی سے سب سو گئے۔ صبح کو جعفر بن یحییٰ برکی وزیر ہارون رشید کا ایک قاصد آیا اور آپ کو بلا کر ساتھ لے گیا۔ جعفر نے آپ کی بے حد تعظیم کی اور آپ سے کہا: آج رات کو خواب میں ہاتھ نیبی سے مجھے صدا آئی اور آپ کا واقعہ بتایا گیا ہے۔ پھر جعفر نے ایک ہزار دینار نذر کیے اور اصرار کیا کہ اس کو قبول کر لیجئے۔ چنانچہ آپ نے وہ دینار قبول فرمائے۔

تواضع:

آپ فرماتے تھے کہ تواضع کا حکم اس لیے دیا گیا ہے تاکہ کوئی شخص اپنی قوت و دولت کا بے جا استعمال نہ کر پائے، جس سے غریبوں اور غیر مستطیع کا دل دکھے۔ چونکہ نبی ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل فرمائی کہ خاکساری اختیار کرو؛ تاکہ کوئی کسی پر ظلم نہ کر سکے اور کسی کو کسی کے مقابلہ میں فخر کرنے کی جرأت نہ پیدا ہو۔ تواضع کا مقصد معاشرتی زندگی میں خوش گو اور لطافت پیدا کرنا ہے۔

خدمت گزاری:

آپ نے اپنے دوستوں اور شاگردوں کی خاطر داری کے لئے ایک کینز کو مقرر کر رکھا تھا۔ وہ حلوانے میں باکمال تھی۔ آپ اس سے حلوانے کو اکثر و بیشتر ملنے جلنے والوں کو کھلاتے اور انتہائی محبت آمیز لہجہ سے گفتگو فرماتے۔ احباب کو کھلا کر بہت خوش ہوتے تھے۔ اگر کوئی معمولی احسان بھی کرتا تو علاوہ شکر گزاری کے اس کے ساتھ اس سے زیادہ احسان فرمادیتے۔ اگر کسی شخص سے معمولی سی خدمت بھی لیتے تو اس کو دو گنا اجرت عنایت فرماتے تھے۔ باکمال اشخاص کی بڑی قدر کرتے تھے۔ ایک بار کہیں جا رہے تھے کہ دیکھا ایک شخص تیر اندازی کی مشق کر رہا ہے، آپ کے سامنے اس کا تیر صحیح نشانے پر لگا تو آپ نے اپنی جیب سے اس کو تین دینار نذر کیے اور اظہارِ افسوس کیا کہ کاش اور دینار ہوتے تو میں تمہیں اور بھی دیتا۔

اتباع سنت:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جو آپ کے شاگردِ خاص ہیں؛ فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ سے کسی نے ایک مسئلہ پوچھا۔ آپ نے جواب دے کر اس کے ثبوت میں ایک حدیث بھی بیان فرمائی۔ اس شخص نے آپ سے پوچھا کہ کیا آپ بھی اس حدیث پر عمل کرتے ہیں؟ آپ کو بے حد غصہ آیا اور فرمانے لگے: کیا تم نے مجھے بت خانے سے نکلتے دیکھا ہے یا میرے گلے میں زنا دیکھا ہے؟ جو صحیح حدیث سے ثابت ہے وہی میرا مذہب ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا اصول یہ تھا کہ اگر ان کو اپنے فتوے کے خلاف کوئی صحیح حدیث پہنچ جاتی تو فوراً اعلانِ فرمادیتے کہ میں اپنے فتوے سے رجوع کرتا ہوں۔

امام مزنی و ربیع بن سلیمان اور دوسرے شاگردوں سے ہمیشہ یہ فرماتے رہے کہ میں نے جتنی تصانیف لکھی ہیں ان میں بحد امکان احتیاط و جزم سے دلائل کو لکھ دیا ہے، تاہم میں انسان ہوں، ہو سکتا ہے کہ ان میں غلطیاں ہوئی ہوں، غلطی سے منزہ

تو فقط خدا کا کلام ہے۔ اس لئے کوئی بھی مسئلہ میری کتابوں میں اگر خلاف کتاب و سنت ہو اور تم اس کو دیکھو تو خوب سمجھ لینا کہ میں نے اس سے رجوع کر لیا ہے۔ یاد رکھو کہ اگر صحیح حدیث مجھ تک پہنچے اور پھر میں اس پر عمل نہ کروں تو میری عقل میں فتوہ آچکا ہوگا۔

آپ کو کبھی اپنی رائے یا بات پر اصرار نہیں رہتا تھا۔ اگر کسی مسئلہ میں غلطی ثابت ہو جاتی تو فوراً رجوع فرما لیتے تھے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے اکثر فرمایا کرتے تھے کہ تمہاری نظر احادیث صحیحہ پر مجھ سے زیادہ ہے، اس لئے میرے قول کے خلاف جب کسی صحیح حدیث کو دیکھو تو مجھے مطلع کر دیا کرو، تاکہ اس حدیث پر عمل کروں اور اپنی رائے کو نمایاں طور پر ترک کروں۔ آپ بے انتہا حق پسند تھے۔ آپ سے اکثر مناظرات و مباحثات ہوتے رہتے تھے، آپ فریق ثانی کو بڑی نرمی و خندہ پیشانی سے جواب دیتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے کبھی کسی شخص سے اپنی بڑائی یا اظہارِ فضیلت کی بناء پر مباحثہ نہیں کیا بلکہ ہمیشہ اعلائے کلمۃ الحق کا مقصد سامنے رہا۔

جھوٹ بولنے سے سخت نفرت تھی۔ فرماتے ہیں کہ میں نے مدتِ العمر میں نہ کبھی جھوٹی بات کہی اور نہ ہی کسی معاملے میں جھوٹی یا سچی قسم اٹھائی۔

بزرگوں کا ادب و احترام:

کسی نے آپ کے سامنے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا تذکرہ کیا تو فرمانے لگے: سنو! لوگ فقہ میں ابو حنیفہ کی اولاد ہیں۔ کسی نے امام سفیان بن عیینہ و امام مالک رحمہما اللہ کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا: اگر یہ دونوں نہ ہوتے تو حجاز سے علم حدیث ناپید ہو جاتا۔ جب امام مالک رحمہ اللہ کا کوئی قول نقل کرتے تو فرماتے: ہذا قول أستاذنا الامام مالک ”یہ ہمارے استاذ امام مالک کا قول ہے۔“ کسی نے پوچھا: کیا آپ نے امام مالک رحمہ اللہ جیسا آدمی دیکھا ہے؟ فرمایا: ہماری کیا حقیقت ہے جو علم اور عمل میں ہم سے زیادہ ہیں وہ یہی کہتے رہے ہیں کہ امام مالک جیسا آدمی ہم نے نہیں دیکھا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق فرماتے تھے: الصحابة فوقنا في كل علم واجتهاد وورع وعقل ”صحابہ علم و اجتهاد اور تقویٰ و عقل میں ہم پر فوقیت رکھتے ہیں۔“

ایک مرتبہ کسی شخص نے مسئلہ دریافت کیا کہ اگر کسی شخص نے کعبہ تک پیدل جانے کی نذر مانی اور پھر اس نذر کو پورا نہ کر سکا تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟ فرمایا: قسم کا کفارہ ادا کرے اور ہم سے بہتر شخص عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے بھی یہی فرمایا ہے۔

عبادت اور تدریس:

صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک فقہ کا درس دیتے، پھر حدیث کا درس شروع ہوتا، اس کے بعد مجلس وعظ منعقد ہوتی اور پھر علمی مذاکرات ہوتے رہتے۔ ظہر کے بعد ادب و عروض اور نحو و لغت کا سبق ہوتا، اس کے بعد عصر تک گھر پر آرام فرماتے، عصر سے لے کر مغرب تک ذکر الہی میں مصروف رہتے اور پھر رات کے تین حصے کرتے: ایک تہائی رات میں نیند

فرماتے، دوسرے تہائی میں کتابتِ حدیث و فقہ اور تیسرے تہائی حصے میں قرآن کی تلاوت اور نوافل کی ادائیگی فرماتے رہتے۔ تا آنکہ صبح ہو جاتی۔

محمد بن عبداللہ بن عبدالحکیم فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم لوگ آپس میں زاہدوں اور متقیوں کا تذکرہ کر رہے تھے، ان میں حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کا خاص طور پر تذکرہ ہوا۔ اسی دوران عمرو بن نباتہ بھی آگئے۔ انھوں نے کہا: اے احبابِ کرام! میری نظر میں تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سب سے بڑے زاہد، عابد اور متقی ہیں۔ قرآن مجید کی نشر و اشاعت میں مصروف، مکروہات سے کنارہ کش اور حکام و امراء سے بے نیاز۔ سنو! ایک مرتبہ میں اور حارث صالح مزنی کا غلام امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ صفحہ پر جا رہے تھے کہ اتفاقاً حارث نے یہ آیت پڑھ دی:

﴿ هَذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْتُمْ وَالْأَوْلَيْنَ ﴾ (المرسلات: ۳۸/۳۷)

”یہ ہے فیصلے کا دن؛ کہ جب ہم تم کو اور (تم سے) پہلے لوگوں کو اکٹھا کریں گے۔“

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کو سن کر کانپ اٹھے اور زار و قطار رونے لگے۔ ان پر خدا کا خوف ہمیشہ غالب ہی رہتا تھا۔ ربیع بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ حج کو گیا، میں نے دیکھا کہ آپ ہر نشیب و فراز پر روتے تھے اور یہ شعر نہایت پرسوز لہجے میں پڑھتے تھے:

آل النبی ذریعتی، وہم الیہ وسیلتی
أرجو بأن أعطی غداً، بیدی الیمین صحیفتی

”اہل بیتِ رسول میرا ذریعہ ہیں اور بارگاہِ خداوندی میں میرا وسیلہ ہیں۔ مجھے امید ہے کہ میرے داہنے ہاتھ میں مجھے اعمال نامہ دیا جائے گا۔“

قرأتِ قرآن:

تلاوتِ کلام اللہ کا بڑا شوق تھا۔ یوں تو معمولاً قرآن مجید روزانہ پڑھتے رہتے تھے۔ حسین بن علی کراہیسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں آپ کے پاس تین مہینے تک رہا، میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ہر رات کا تہائی حصہ نوافل اور قرآن خوانی میں صرف فرماتے ہوئے دیکھا۔

قرآن مجید ایسی خوش الحانی اور عرب کے تمام لہجوں میں پڑھتے تھے کہ جب آپ امام ہوتے تو لوگوں کے رونے کی آوازیں اس قدر بلند ہو جاتیں کہ آپ کو کوع کرنا پڑتا، اور جب کبھی آپ کسی مجلس میں قرآن پڑھتے تو لوگوں کی ہچکی بندھ جاتی اور بہت سے آدمی تو بے خود ہو کر گر جاتے۔

ابو عبید قاسم بن سلام رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی فصاحت اور طلاقتِ لسانی سے بڑے خوش ہوتے تھے۔ خود امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے قرأت کرنے والا بزاز جری اور قابل ہوتا

تھا اور آپ نے مجھے حکم دے رکھا تھا کہ تم مجھے قرآن سنایا کرو، میں کچھ دیر پڑھ کر خاموش ہو جاتا تو آپ جہلتے فرماتے: اور پڑھو۔ میرا انداز قرأت انہیں بے حد پسند تھا۔

ذہانت و فہم:

قاضی یحییٰ بن اسلم جہلتے فرماتے ہیں: میں نے امام شافعی جہلتے سے بڑھ کر کوئی عقل مند نہیں دیکھا۔ امام مزنی جہلتے کا قول ہے کہ اگر نصف اہل دنیا کی عقل کا امام شافعی جہلتے کی عقل کے ساتھ وزن کیا جائے تو امام صاحب کی عقل وزنی نکلے گی۔ محمد بن الفضل البرازی بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد فضل اور امام احمد بن حنبل جہلتے حج کو گئے اور دونوں ایک ہی جگہ ٹھہرے۔ امام احمد بن حنبل جہلتے علی الصباح خاموشی سے حرم محترم چلے گئے۔ میں نے خیال کیا کہ شاید حضرت سفیان بن عیینہ جہلتے کے حلقہ درس میں شرکت مقصود ہوگی، اس لیے اتنے سویرے چلے گئے۔ چنانچہ میں بھی اٹھا اور آپ کے پیچھے چل دیا، میں نے آپ جہلتے کو حرم میں منعقد علمی مجلسوں اور حضرت سفیان بن عیینہ جہلتے کی مجلس میں تلاش کیا، لیکن آپ نہ ملے، تلاشِ بسیار کے بعد میں نے دیکھا کہ آپ ایک قریشی نوجوان کی مجلس میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے آپ جہلتے سے کہا: اے ابو عبد اللہ! آپ نے سفیان بن عیینہ جہلتے کی مجلس چھوڑ کر یہاں کیوں نشست اختیار کی؟ حالانکہ وہ حضرت امام زہری و دیگر اکابر تابعین رضی اللہ عنہم کے ممتاز شاگرد رشید ہیں۔ امام احمد بن حنبل جہلتے نے مجھ سے فرمایا: چپ رہو، اگر حدیث عالی سند کے ساتھ نہ ملے گی تو نہ سہی، لیکن حدیث صحیح بسند نازل تو ملے گی (یعنی ایک واسطہ اور بڑھ جائے گا)۔ لیکن اگر اس عقلمند کی باتیں میں نے حاصل نہ کیں تو پھر قیامت تک ایسا انسان نہ مل سکے گا، کتاب اللہ کا سمجھنے والا اس جوان قریشی سے بڑھ کر میں نے آج تک کسی کو نہیں دیکھا۔ میں نے پوچھا: ان کا اسم گرامی کیا ہے؟ امام احمد جہلتے نے فرمایا: یہ محمد بن ادریس شافعی ہیں۔

رأس الحدیث امام بخاری جہلتے کے استاد امام حمیدی جہلتے فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ کے تمام مشائخ کو امام شافعی جہلتے کے علم و ذکاوت اور فہم و فراست کی تعریف میں رطب اللسان ہی پایا۔ امام مالک جہلتے یہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھ سے علم حاصل کرنے محمد بن ادریس شافعی قریشی سے زیادہ ذہین اور سمجھدار کوئی نہیں آیا۔

ایک بار امام احمد بن حنبل، امام اسحاق بن راہویہ اور امام یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہم مکہ مکرمہ حاضر ہوئے اور تینوں کا یہ ارادہ ہوا کہ محدث مکہ امام عبدالرزاق جہلتے کے درس میں چلیں۔ جب یہ تینوں حرم محترم میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ایک نوجوان مسند پر جلوہ افروز ہے اور اس کے آس پاس ایک ہجوم ہے، وہ نوجوان بڑی جرأت سے یہ دعویٰ کر رہا ہے کہ اے اہل شام و عراق! مجھ سے رسول اللہ ﷺ کی احادیث کے متعلق جو چاہو دریافت کرو، میں مطمئن کر سکتا ہوں۔ امام اسحاق جہلتے فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں سے پوچھا: یہ نوجوان کون ہے؟ بڑا ہی بے باک و جری ہے۔ لوگوں نے بتلایا کہ یہ محمد بن ادریس شافعی ہیں۔ امام اسحاق جہلتے نے امام احمد بن حنبل جہلتے سے کہا: چلو ذرا اس شخص سے اس حدیث کا مطلب دریافت کریں مکنوا الطیورنی اوکارہم امام احمد جہلتے نے فرمایا: اس حدیث کے معنی تو واضح ہیں، یعنی رات کے وقت پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں رہنے

دو۔ لیکن خیر میں تمہارے کہنے سے پوچھے لیتا ہوں۔ چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت امام شافعی رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ اس حدیث کا مقصد کیا ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے فوراً جواب دیا کہ جاہلیت میں یہ قاعدہ تھا کہ اگر کسی کو رات کے وقت سفر کرنا پڑ جاتا تو وہ پتھر مار کر گھونسلوں سے پرندوں کو اڑاتا، پھر اگر وہ پرندہ ذی طرف اڑا تو یہ شگون لیا جاتا کہ سفر بخیر و سلامتی ہوگا لیکن اگر بائیں طرف اڑا تو وہ شگون بد سمجھا جاتا تھا۔ پھر جب نبی ﷺ کی بعثت ہوئی اور آپ نے ان کی یہ نازیبا حرکت ملاحظہ کی تو فرمایا: پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں ہی آرام کرنے دیا کرو اور تم اللہ پر بھروسہ رکھا کرو۔ امام اسحاق رحمہ اللہ نے فوراً ہی امام احمد رحمہ اللہ سے کہا: اگر ہم عراق سے حجاز تک کا سفر صرف اس حدیث کی توضیح کے لیے ہی کرتے تو بھی ہمارا سفر مبارک و کامیاب ہی تھا۔ تینوں ائمہ نے آپ کی جلالت شان و فہم حدیث کا اعتراف کیا۔

ایک مرتبہ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھ سے جو چاہو پوچھ لو، میں قرآن ہی سے استدلال پیش کروں گا۔ ایک شخص نے پوچھا: بھلا یہ تو بتائیے کہ بحالت احرام کوئی شخص کسی بھڑ کو مار ڈالے تو قرآن میں اس کا کیا حکم ہے؟ امام صاحب نے فوراً جواب دیا:

﴿وَمَا اتَّكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ (الحشر: ۷)

”رسول ﷺ تمہیں جس بات کا حکم دیں اس کی تعمیل کرو اور جس سے وہ منع کر دیں اس سے رُک جاؤ۔“

پھر ایک حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ میرے بعد تم شیخین یعنی سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی پیروی کرتے رہنا۔ پھر دوسری روایت بیان کی کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بحالت احرام بھڑ کو مار دینے کی اجازت دی ہے۔

حنفی الفرد نے امام شافعی رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ لوگوں کا عام طور پر یہ خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا کوئی فعل بے فائدہ نہیں ہے، لیکن پھر اس حدیث کا کیا مطلب ہے کہ نبی ﷺ نے ایک بار کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ اس فعلِ نبوی سے کیا فائدہ معلوم ہوتا ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا: اس کا فائدہ یہ ہے کہ ملک عرب میں یہ تجربہ مشہور ہے کہ اگر کسی کی کمر میں درد ہو تو کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے وہ درد جاتا رہتا ہے۔ چونکہ نبی ﷺ کی کمر میں درد تھا اس لئے آپ نے عرب کے تجربے کے لحاظ سے ایسا کیا تھا، لیکن یہ فعل آپ ﷺ سے عادتاً منقول نہیں ہے۔

آپ بڑے الجھے ہوئے معاملات اور مسائل آن واحد میں سلجھا دیا کرتے تھے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے زیادہ صحیح الدماغ، سریع الفہم اور مسائل کا صحیح اور مدلل جواب دینے والا کوئی نہیں دیکھا۔ مفتی حرم:

علمائے مدینہ اور امام مالک رحمہ اللہ تو آپ رحمہ اللہ کو جوانی کی عمر میں ہی فتویٰ دینے کی اجازت دے چکے تھے۔ مدینہ سے واپسی پر مکہ میں آپ کے استاذ مسلم بن خالد زنجی رحمہ اللہ نے بھی آپ کو فتویٰ دینے کی اجازت دیدی، لیکن آپ نے بغرض احتیاط حضرت امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے استفادہ کیا۔ امام سفیان رحمہ اللہ نے کئی سال تک آپ کو حدیث و فقہ اور تفسیر کی

تعلیم دی۔ ایک بار انھوں نے آپ سے دریافت کیا: شافعی! یہ بتاؤ کہ امام زہری رحمہ اللہ کی روایت سے جو یہ حدیث مروی ہے کہ نبی ﷺ ام المؤمنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مسجد سے چلے، راستے میں آپ کو دو آدمی ملے، آپ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا: میرے ساتھ یہ میری بیوی صفیہ ہے۔ انہوں نے جواباً عرض کیا کہ حضور! بھلا ہم آپ کے بارے میں ایسا کیونکر سوچ سکتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: شیطان انسان کے رگ و پے میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ نبی ﷺ کے پیش نظر یہ تھا کہ قبل اس کے کہ ان لوگوں کے دل میں یہ خدشہ گزرے کہ ایک اولوالعزم نبی کے ساتھ یہ عورت کیسے؟! اور پھر وسوسہ شیطانی ان کے دل میں اتہام یا سوء ظن پیدا کر دیتا۔ آپ نے اس تصور سے قبل ہی اس کو واضح کر دیا تاکہ ان کا ذہن بدگمانی میں مبتلا ہی نہ ہو۔ دوسرا اس میں آپ ﷺ نے امت کو تعلیم دی ہے کہ میں باوجود اس کے کہ نبی ہوں، مگر میرے متعلق بھی لوگ غلط رائے قائم کر سکتے تھے، اس لیے تم بھی ہمیشہ اس کو پیش نظر رکھو کہ تمہمت یا افتراء و بہتان کے اسباب سے ہمیشہ خود کو محفوظ رکھو، کیونکہ شیطان انسان کے رگ و پے میں دوڑتا پھرتا ہے۔ حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے جب آپ رحمہ اللہ سے یہ توضیحات سنیں تو فرمایا: جزاک اللہ! کیا نفیس بات کہی ہے اور ایسے انداز میں کہ جی خوش ہو گیا۔ اب تم فتویٰ دیا کرو۔

حلیہ مبارک:

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آپ میانہ قد اور موزوں اندام تھے۔ آپ کے ہاتھ لمبے تھے، آپ کے تانڈہ کہتے ہیں کہ گھٹنوں تک ہاتھ پہنچتے تھے۔ کشادہ پیشانی، چہرہ زیادہ پر گوشت نہ تھا، تبسم ہمیشہ نمایاں رہتا، بھونٹیں بھری ہوئی مگر علیحدہ علیحدہ، دانت چھوٹے مگر کشادہ، ڈاڑھی متوسط، آخر عمر میں مہندی کا خضاب لگاتے تھے، ناک لمبی اور اس پر ہلکے ہلکے پیچک کے نشان اور چہرہ پر وقار نمایاں تھا۔

ازواج و اولاد:

ان کی ایک اہلیہ اور ایک جاریہ تھی۔ آپ کی اہلیہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے خاندان سے تھیں۔ ان کا نام و نسب یہ ہے حمہ بنت نافع بن عیینہ بن عمر بن عثمان بن عثمان۔ آپ کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ دو کا بچپن میں انتقال ہو گیا، صرف ابو عثمان محمد حیات رہے۔ بیٹیوں کا نام رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادیوں کی طرف نسبت سے فاطمہ و زینب رکھا۔

وفات:

آپ رحمہ اللہ ۱۹۹ھ میں مصر تشریف لے گئے اور اپنی زندگی کے آخری پانچ برس وہاں گزار کر علم و حکمت کا یہ نقاب برسوں اپنی کر نہیں بکھیرتا ہوا اور متلاشیان علم کو اپنی ضیاء پاشیوں سے بہرہ مند کرتا ہوا ۲۰۴ھ میں ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا۔

اللھم اجعل قبرہ روضة من ریاض الجنة

کتاب الطہارۃ

طہارت کے مسائل

سمندر کے پانی کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم سمندر کا سفر کرتے ہیں اور تھوڑا سا پانی بھی اپنے ساتھ رکھتے ہیں، تو اگر ہم اسی سے وضوء کر لیں تو پیاسا رہنا پڑتا ہے، کیا ہم سمندر کے پانی سے وضوء کر لیا کریں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا پانی بھی پاک ہے اور اس میں مراہو جانور بھی حلال ہے۔

باب فی ماء البحر

۱- (۱): أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْإِمَامُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ؛ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ، رَجُلٍ مِنْ آلِ ابْنِ الْأَزْرَقِ، أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بَرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ، أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا نُرَكِّبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ، فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطَشْنَا، أَفَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هُوَ الطَّهْرُ مَاؤُهُ، الْجِلُّ مِيتَتُهُ)).

کنویں کے پانی کا بیان

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ بضاعۃ کے کنویں میں (مرے ہوئے) گٹے اور حیض کے پتھروں سے پھینکے جاتے ہیں (تو کیا ہم اس سے وضوء کر لیا کریں؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ کوئی بھی چیز پانی کو ناپاک نہیں کر سکتی۔

باب فی ماء البئر

۲- (۸۲۰): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ، عَنِ الثَّقَفِيِّ، عِنْدَهُ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ أَوْ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَدَوِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّ بئرَ بضاعَةٍ تَطْرَحُ فِيهَا الْكِلَابُ وَالْحَيْضُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ

۱ | الموطأ لإمام مالك: ۱۲، سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب الوضوء بماء البحر، ح: ۸۳، سنن الترمذی، أبواب الطهارة، باب ما جاء فی ماء البحر أنه طهور، ح: ۶۹، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب الوضوء بماء البحر، ح: ۳۸۶، [۲] سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب ما جاء فی بئر بضاعه، ح: ۶۸، سنن الترمذی، أبواب الطهارة، باب ما جاء أن الماء لا ینجسه شیء، ح: ۶۶، سنن النسائی، كتاب المیاء، باب ذكر بربضاعه، ح: ۳۲۶

الْمَاءَ لَا يَنْجِسُهُ شَيْءٌ)) .

ٹھہرے پانی کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہر گز پیشاب نہ کرے (مبادا کہ) پھر وہ اسی سے غسل کرے۔

دو مٹکے کی مقدار پانی کا بیان

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب پانی دو مٹکے کی مقدار میں ہو تو ناپاکی یا گندگی کا اثر نہیں پکڑتا۔

ابن جریج روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب پانی دو مٹکوں کی مقدار میں ہو، تو ناپاکی کا اثر قبول نہیں کرتا۔

اس حدیث میں جن مٹکوں کا ذکر ہے، وہ ہجر کے مٹکے ہیں۔ ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے ہجر کے مٹکے دیکھے ہیں، وہ ایک مٹکا دو مشکیزے یا ان سے تھوڑا زیادہ مقدار جتنا ہوتا ہے۔

گدھے اور درندوں کے جھوٹے کا بیان

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

باب فی الماء الدائم

۳- (۸۲۱): أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يُولَنَ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ)).

باب فی القلتین

۴- (۲): أَخْبَرَنَا الْيَقْفَةُ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قَلْتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ نَجَسًا أَوْ خَبثًا)).

۵- (۸۲۲): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، بِإِسْنَادٍ لَا يَحْضُرُنِي ذِكْرُهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قَلْتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ نَجَسًا)).

وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ بِقِلَالٍ هَجَرَ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَدْ رَأَيْتُ قِلَالَ هَجَرَ، فَالْقَلَّةُ تَسَعُ قُرْبَتَيْنِ، أَوْ قُرْبَتَيْنِ وَشَيْئًا .

باب فی سؤر الحمر والسباع

۶- (۱۰): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ

[۳] صحيح البخاری، کتاب الوضوء، باب البول فی الماء الراكد، ح: ۲۸۲

[۴] سنن أبي داود، کتاب الطهارة، باب ما ينحس الماء، ح: ۶۳، سنن الترمذی، أبواب الطهارة، باب ما جاء أن الماء لا ينحس شء، ح: ۶۸، سنن النسائی کتاب الطهارة، باب التوقيت فی الماء، ح: ۵۲، السنن الكبرى للنسائی، کتاب الطهارة، باب التوقيت فی الماء، ح: ۵۲، سنن ابن ماجه کتاب الطهارة وسننها، باب مقدار الماء الذى لا ينحس، ح: ۵۱۸، المستدرک للحاکم: ۱/۱۳۲

[۵] صحيح مسلم، کتاب الطهارة، باب حکم ولوغ الکلب، ح: ۲۷۹

[۶] المعرفة للبيهقي: ۱/۳۱۲

سے سوال کیا گیا: کیا ہم گدھوں کے استعمال شدہ پانی سے وضوء کر لیا کریں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، بلکہ تمام ذرندوں کے استعمال شدہ پانی سے کر سکتے ہو۔

بلی کے جھوٹے کا بیان

کبشہ بنت کعب بن مالک جو ابوقادہ کے بیٹے یا ابوقادہ کے عقد میں تھیں، یہ شک ربیع کو ہوا ہے، ان سے روایت ہے کہ ابوقادہ (گھر) آئے تو انہوں نے (یعنی کبشہ نے) وضوء کے پانی کے برتن سے (انہیں وضوء کروانے کے لیے) پانی ڈالا تو ایک بلی آ کر اسی سے پینے لگی، وہ کہتی ہیں کہ انہوں نے مجھے دیکھا کہ میں بلی کو پانی پیتے دیکھ رہی ہوں، تو کہنے لگے: اے بھتیجی! کیا تو تعجب کر رہی ہے؟ بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ ناپاک نہیں ہے، یہ تو تم پر بہت چکر لگانے والوں یا چکر لگانے والیوں میں سے ہے۔

کتے کے جھوٹے کا بیان

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن سے کتا پی لے، تو اسے چاہیے کہ وہ اس (برتن) کو سات مرتبہ دھوئے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے کسی شخص کے برتن میں

أَبِي حَبِيبَةَ، أَوْ ابْنَ حَبِيبَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ سُئِلَ: ائْتَوْضَأُ بِمَا أَفْضَلَتِ الْحُمُرُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَبِمَا أَفْضَلَتِ السِّبَاعُ كُلُّهَا)).

باب فی سؤر الہرة

۷- (۱۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَتَا تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ، أَوْ أَبِي قَتَادَةَ، الشَّكُّ مِنَ الرَّبِيعِ، أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءًا، فَجَاءَتْ هَرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ، قَالَتْ: فَرَأَيْتِ أَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: اتَّعَجِبِينَ يَا بِنْتَ أُخِي؟ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجْسٍ، إِنَّهَا مِنَ الطَّوَافِينِ عَلَيْكُمْ أَوْ الطَّوَافَاتِ)).

باب فی سؤر الکلب

۸- (۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ مِنْ إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ)).

۹- (۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ

[۷] الموطأ لإمام مالك: ۱۳، سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب سؤر الہرة، ح: ۸۵، سنن الترمذی، أبواب الطهارة، باب ما جاء فی سؤر الہرة، ح: ۹۲، سنن النسائی كتاب الطهارة، باب سؤر الہرة، ح: ۶۸، سنن ابن ماجه كتاب الطهارة و سننها، باب الوضوء بسؤر الہرة والرخصة فی ذلك، المستدرک للحاکم: ۱/۱۶۰

[۸] صحیح البخاری، كتاب الوضوء، باب الماء الذی یغسل به شعر الانسان، ح: ۱۷۲، صحیح مسلم، كتاب الطهارة، باب حکم و لون

الکلب، ح: ۲۷۹، الموطأ لإمام مالك: ۳۵

[۹] صحیح البخاری، كتاب الحيض، باب غسل دم الحيض، ح: ۳۷، صحیح مسلم، كتاب الطهارة، باب نجاسة الدم و كيفية غسله، ح: ۲۹۱

کتا منہ ڈال لے تو اسے اس برتن کو سات مرتبہ دھونا چاہیے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال لے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کو سات مرتبہ دھوئے، ان (سات مرتبہ) میں سے پہلی یا آخری مرتبہ مٹی سے (دھوئے)۔

غسل اور وضوء کے مستعمل پانی کا بیان

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بڑے برتن سے غسل فرمایا کرتے تھے اور وہ برتن ”فرق“ تھا (یہ آٹھ سیر کا برتن ہوتا ہے) میں اور آپ ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور نبی ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے، کبھی کبھار تو میں کہنے لگتی کہ میرے لیے (پانی) بچائیے، میرے لیے بچائیے۔

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ وہ اور نبی ﷺ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ)).

۱۰-۶۶: أَنبَانَا ابْنُ عِيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيْمَةَ، عَنْ ابْنِ سَيْرِيْنَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ، أَوْ لَاهُنَّ أَوْ أَخْرَاهُنَّ بِالتَّرَابِ)).

باب فی فضلة الغسل والوضوء

۱۱-۱۳: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْقَدَحِ، وَهُوَ الْفَرْقُ، وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

۱۲-۱۵: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

۱۳-۱۷: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، فَرَبَّمَا قُلْتُ لَهُ: أَبْقِ لِي، أَبْقِ لِي.

۱۴-۱۶: أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ

[۱۰] صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب حكم ونوع النكب، ح: ۲۷۹، مس أبي داود، كتاب الطهارة، باب الوضوء بسور الكلب، ح: ۱۰۳، سنن الترمذی، أبواب الطهارة، باب ما جاء في سور الكلب، ح: ۹۱، سنن الدارقطني، ۶۵/۱.

[۱۱] صحيح البخاری، كتاب الغسل، باب غسل الرجل مع امرأته، ح: ۲۵۰، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة، وغسل الرجل والمرأة في اناء واحد في حالة واحدة، وغسل احدهما بفضل الآخر، ح: ۳۱۹.

[۱۲] صحيح البخاری، كتاب الغسل، باب تحليل الشعر، ح: ۲۷۳، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة وغسل الرجل والمرأة في اناء واحد، وغسل احدهما بفضل الآخر، ح: ۳۲۱.

[۱۴] صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة، ح: ۳۲۳، سنن الترمذی، أبواب الطهارة، باب ما جاء

دینار، عَنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،
عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ
وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِيْنَاءٍ وَاحِدٍ.

۱۵- (۱۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ
كَانُوا يَتَوَضَّؤُونَ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ ﷺ جَمِيعًا.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ فرمایا کرتے تھے
کہ نبی ﷺ کے زمانے میں مرد اور عورتیں اکٹھے ہی
وضوء کیا کرتے تھے۔

باب منه: في نبع الماء من

تحت أصابعه

۱۶- (۱۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ إِسْحَاقَ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنِ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ وَالْتَمَسَ النَّاسُ
الْوَضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
بِوَضُوءٍ، فَوَضَعَ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ يَدَهُ،
وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُوا مِنْهُ، قَالَ: فَرَأَيْتُ
الْمَاءَ يَنْبَعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ
النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّؤُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے
رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ عصر کا وقت ہو گیا تھا اور
لوگ وضوء کا پانی تلاش کر رہے تھے لیکن وہ نہ پاسکے
تو رسول اللہ ﷺ کے پاس پانی کا برتن لایا گیا، تو
آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس برتن میں رکھ دیا اور لوگوں
کو حکم دیا کہ وہ اس سے وضوء کریں۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں: میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کی انگلیوں کے نیچے سے
چشمے کی طرح پانی پھوٹ رہا تھا، تمام لوگوں نے وضوء کر لیا،
یہاں تک کہ ان کے آخری شخص تک نے وضوء کیا۔

باب في جلود الميتة

۱۷- (۱۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ
قَدْ كَانَ أَعْطَاهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ زَوْجِ

مردار کے چمڑے کا بیان
سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ
نبی ﷺ ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے جو انہوں
نے نبی ﷺ کی بیوی سیدہ ميمونہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی کو دی
تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کے چمڑے سے فائدہ

[۱۵] صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب وضوء الرجل مع امرأته وفضل وضوء المرأة، ح: ۱۹۳، الموطأ لإمام مالك: ۱۵

[۱۶] الموطأ لإمام مالك: ۳۲، صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب التماس الوضوء اذا حانت الصلاة، ح: ۱۶۹، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب في معجزات النبي صلى الله عليه وسلم، ح: ۲۲۷۹، سنن الترمذی، أبواب المناقب، باب في اثبات نبوة النبي صلى الله عليه وسلم، ح: ۳۶۳۱

[۱۷] الموطأ لإمام مالك: ۱۶، صحیح البخاری، کتاب الزكوة، باب الصدقة على المواشي ازواج النبي صلى الله عليه وسلم، ح: ۱۹۹۲

مسلم، کتاب الحيض، باب طهارة جلود الميتة بالدباغ، ح: ۳۶۳، سنن النسائي كتاب الفرج والعبرة، باب جلود الميتة، ح: ۴۳۹

کیوں نہیں اٹھالیتے؟ انہوں نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول! یہ تو مردار ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: صرف اسے کھانا ہی حرام قرار دیا گیا ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب چمڑا رنگ دیا جائے، تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے حکم دیا کہ چمڑے کو رنگ کر اس سے فائدہ حاصل کیا جائے۔

چاندی کے برتنوں کا بیان

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے تو اس کے پیٹ میں جہنم کی آگ ہی بھر دی جاتی ہے۔

مسجد سے پیشاب دھونے کا بیان

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اس کی طرف لپکے اور اسے اس کام سے

النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((فَهَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجَلْدِهَا؟))
قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهَا مَيْتَةٌ، قَالَ: ((إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا)).

۱۸- (۲۱۲۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ ابْنِ وَعَلَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهَّرَ)).

۱۹- (۲۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ.

باب في آنية الفضة

۲۰- (۲۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرِ الصَّدِيقِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الَّذِي يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجْرُ جُرْفُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ)).

باب غسل البول من المسجد

۲۱- (۴۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: بَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَعَجَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ

[۱۸] صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب طهارة جلود الميته بالدباغ، ح: ۳۶۳، الموطأ لإمام مالك: كتاب العيد، باب ما جاء في جلود الميته، ح: ۱۷

[۱۹] الموطأ لإمام مالك: ح: ۱۸، سنن أبي داود، كتاب الباس، باب في اهاب الميته، ح: ۴۱۲۴، سنن النسائي كتاب الفرع والعتيرة، باب

الرحصة في الاستمتاع بجلود الميته اذا دبغت، ح: ۴۲۵۲، سنن ابن ماجه كتاب اللباس، باب ليس جلود الميته اذا دبغت، ح: ۳۶۱۲

[۲۰] الموطأ لإمام مالك: كتاب صفة النبي صلى الله عليه وسلم، باب النهي عن الشراب في آنية الفضة والنفخ في الشراب، ح: ۹۲۵،

صحيح البخاري، كتاب الأشربة، باب تحريم استعمال أواني الذهب والفضة في الشرب وغيره

[۲۱] صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب ترك النبي صلى الله عليه وسلم والناس الأعرابي حتى فرغ من بوله، ح: ۲۱۹، صحيح مسلم،

كتاب الطهارة، باب وجوب غسل البول وغيره من النجاسات او حصلت في المسجد، أن الارض تطهر بالماء من غير حاجة الى حضرها،

ح: ۲۷۴، سنن ابن ماجه كتاب الطهارة، باب الأرض يصيبها البول، ح: ۵۲۸

فَنَهَاهُمْ عَنْهُ، وَقَالَ: ((صُبُّوا عَلَيْهِ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ)).
 روکنے لگے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر پانی کا ایک ڈول بہا دو۔

۴۴- (۵۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: دَخَلَ أَعْرَابِيُّ الْمَسْجِدَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَقَدْ تَحَجَّرَتْ وَاسِعًا))، قَالَ: فَمَا لَبِثَ أَنْ بَالَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَكَانَتْهُمْ عَجَلُوا عَلَيْهِ، فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ أَمَرَ بِذُنُوبٍ مِنْ مَاءٍ، أَوْ سَجَلٍ مِنْ مَاءٍ، فَأَهْرِيقَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلِّمُوا، وَيَسِّرُوا وَلَا تَعْسِرُوا)).
 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دیہاتی مسجد میں داخل ہوا اور کہا: اے اللہ! مجھ پر اور محمد ﷺ پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ فرما۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے تو (اللہ کی) وسیع و کشادہ (رحمت کو) تنگ کر دیا ہے۔ (راوی نے) کہا: وہ کچھ دیر ٹھہرا اور پھر اس نے مسجد کے کونے میں پیشاب کر دیا، لوگ گویا اس پر جلد بازی کرنے لگے (یعنی اسے ڈانٹنے ڈپٹنے لگے) تو نبی ﷺ نے انہیں روک دیا، پھر پانی کا ایک ڈول لانے کا حکم دیا یا پانی کا بڑا ڈول لانے کا (حکم دیا) تو وہ اس پر بہا دیا گیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا: (لوگوں کو جن باتوں کا علم نہیں ہے وہ انہیں) سکھلاؤ، آسانیاں پیدا کرو اور سختیاں نہ برتو۔

باب فی المنی یصیب الثوب

۴۳- (۲۸): أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.
 ۴۴- (۷۲۶۱): أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

اختلافِ رواة کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[۲۲] سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب الأرض يصبها البول، ح: ۳۸۰، سنن الترمذی، أبواب الطهارة، باب ما جاء في البول يصب الأرض، ح: ۱۴۷، سنن النسائی كتاب الوضوء، باب صب الماء على النوب في المسجد، ح: ۲۲۰
 [۲۳] المعرفة للبيهقي، ح: ۲۴۲/۲، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب حكم المنى، ح: ۲۸۸
 [۲۴] المعرفة للبيهقي، ح: ۲۴۲/۲، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب حكم المنى، ح: ۲۸۸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑوں سے منی کھر چا کرتی تھی، (پھر انہی کپڑوں میں) آپ ﷺ نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

۲۵- (۸۲۶۱): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ حَمَادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يُصَلِّي فِيهِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اس منی کے متعلق جو کپڑے کو لگی ہو، فرمایا کہ اسے لکڑی یا گھاس کے ساتھ کپڑے سے پونچھ ڈالو، کیونکہ یہ توٹھوک اور ریخت کی طرح ہے۔

۲۶- (۹۲۶۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ كِلَاهِمَا يُخْبِرُهُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ، قَالَ: أَمْطُهُ عَنْكَ بَعُودٍ أَوْ إِذْخِرَةٍ فَإِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْبُصَاقِ وَالْمَخَاطِ.

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کپڑے کو منی لگے تو اگر وہ تر ہو تو اسے پونچھ لے اور اگر خشک ہو تو اسے کھرچ کر اس میں نماز پڑھ لے۔

۲۷- (۱۰۲۶۱): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهُ الْمَنِيُّ إِنْ كَانَ رُطْبًا مَسَّحَهُ، وَإِنْ كَانَ يَابِسًا حَتَّى تَمَّ صَلَاتِي فِيهِ.

حيض کے خون کا بیان

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے کپڑوں کو لگ جانے والے حیض کے خون کے بابت پوچھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے رگڑ کر صاف کر دے، پھر پانی کے ساتھ مل لے اور پھر اسے جھاڑ کر اس میں نماز پڑھ لے۔

باب فی دم الحيض

۲۸- (۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضَةِ، يُصِيبُ الثَّوْبَ؟ فَقَالَ: ((حَتَّى تَمَّ أَقْرَصِيهِ بِالْمَاءِ، ثُمَّ رَشِيهِ، وَصَلَّى فِيهِ)).

[۲۵] سنن أبی داود، کتاب الطہارۃ، باب المنی یصیب الثواب، ح: ۳۷۲

[۲۶] المصنف لعبد الرزاق: ۱/۳۴۷، مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/۸۵، السنن الکبری: ۲/۴۱۸

[۲۷] المصنف لعبد الرزاق: ۱/۸۴

[۲۸] صحیح البخاری، کتاب الحيض، باب غسل دم الحيض، ح: ۳۸، صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب نجاسة الدم و كيفية غسله، ح: ۲۹۱

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے حیض کے خون کے بارے میں سوال کیا، تو آپ ﷺ نے اسی کے مثل حکم ذکر فرمایا۔

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے نبی ﷺ سے سوال کیا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کی کیا رائے ہے کہ جب ہم میں سے کسی عورت کے کپڑوں کو حیض کا خون لگ جائے تو وہ کیا کرے؟ تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: جب تم میں سے کسی عورت کو حیض کا خون آئے تو وہ اسے (یعنی کپڑوں کو) مل لے، پھر اس پر پانی کے چھینٹے مارے، پھر اس میں نماز پڑھ لے۔

رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے حیض کے خون لگے ہوئے کپڑے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے گھر چلے پھر اسے پانی سے دھوئے اور پھر اس میں نماز پڑھ لے۔

راستوں کا بیان

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ میرا (دامن نیچے کو) لمبا (یعنی لٹکا) رہتا ہے اور میرا گزرنا پاک جگہوں سے بھی ہوتا ہے، تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ اس

۲۹- (۸): حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ امْرَأَتَهُ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ، تَقُولُ: سَمِعْتُ جَدَّتِي أَسْمَاءَ ابْنَةَ أَبِي بَكْرٍ، تَقُولُ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضَةِ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۳۰- (۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ: سَأَلْتُ امْرَأَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ، كَيْفَ تَصْنَعُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَهَا: ((إِذَا أَصَابَ ثَوْبَ إِحْدَاكِنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ، ثُمَّ لَتَنْضَحْهُ بِالْمَاءِ، ثُمَّ تَصَلِّي فِيهِ)).

۳۱- (۸۰۵۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الثَّوْبِ يُصِيبُهُ دَمُ الْحَيْضِ، فَقَالَ: ((تَحْتَهُ ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ تَصَلِّي فِيهِ)).

باب فی الشوارع

۳۲- (۲۱۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أُمِّ وَالدِّ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ امْرَأَةً، سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ،

[۳۱] أيضاً

[۳۰] أيضاً

[۲۹] أيضاً

[۳۲] الموطأ لإمام مالك: ۱۶، سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب في الأذى يصيب الذليل، ح: ۳۸۳، سنن الترمذی، أبواب الطهارة، باب

من حاء في العوض من الريح، ح: ۷۴، الموطأ لإمام مالك: ۱۴۳

(ناپاک جگہ) کے بعد والی (زمین) اسے پاک کر دیتی ہے۔

فَقَالَتْ: إِنِّي امْرَأَةٌ أَطِيلُ ذَيْلِي، وَأَمْسِي فِي الْمَكَانِ الْقَذِيرِ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ)).

بول و براز کے بعد پاک ہونے، قضاء حاجت کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ کرنے اور

باب الاستطابة والنهي عن استقبال القبلة واستدبارها

جن چیزوں سے استنجاء کیا جائے، ان کا بیان

وما يستنجى به

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تو تمہارے لیے والد کے مثل ہی ہوں، سو جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں جائے تو وہ پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے نہ تو قبلہ کی طرف رخ کرے اور نہ ہی اس کی طرف پیٹھ کرے اور اسے تین پتھروں سے استنجاء کرنا چاہیے، آپ ﷺ نے سوکھے گوبر اور بوسیدہ ہڈی سے (استنجاء کرنے سے) منع فرمایا اور اس سے بھی کہ آدمی اپنے دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے۔

۳۳- (۸۲): أَخْبَرَنَا أَبُو عِيْنَةَ، عَنْ أَبِي عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ، فَإِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ، وَلَيْسَتْ بِلَثَاثَةِ أَحْجَارٍ))، وَنَهَى عَنِ الرَّوْثِ وَالرَّمَّةِ، وَأَنْ يَسْتَنْجِيَ الرَّجُلُ بِبَيْمِينِهِ.

عمارہ بن خزیمہ بن ثابت اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے استنجاء کے بابت فرمایا: تین پتھروں کے ساتھ کیا جائے، ان میں گوبر شامل نہیں ہے۔

۳۴- (۲۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو وَجْزَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ، عَنْ عَمَارَةَ بْنِ حُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي الْإِسْتِنْجَاءِ: ((ثَلَاثَةٌ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيْعٌ)).

سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ قبلہ رخ ہو کر پاخانہ یا پیشاب کیا جائے، البتہ مشرق و مغرب کی طرف منہ کر سکتے ہو۔ سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم شام

۳۵- (۹۰۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ تُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةُ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ، وَلَكِنْ شَرِقُوا

[۳۳] سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب كراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجة، ح: ۸، سنن النسائي كتاب الطهارة، باب النهي عن الاستطابة بالروث، ح: ۴۰

[۳۴] المعرفة لليهيقي: ۱/ ۲۰۰، سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب الاستنجاء بالحجارة، ح: ۴۱، سنن ابن ماجه كتاب الطهارة وسننها،

باب الاستنجاء بالحجارة والنهي عن الروث والرمة، ح: ۳۱۵

[۳۵] صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب لا تستقبل القبلة بغائط أو بول، ح: ۱۴۴، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب الاستطابة، ح: ۲۶۴

أَوْ عَرَبُوا، قَالَ: فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَا حِيصَ قَدْ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ، فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَعْفِرُ اللَّهَ تَعَالَى.

آئے تو (دیکھا کہ) وہاں کے بیت الخلاء قبلہ رخ بنائے گئے تھے، سو ہم وہاں سے نکل پڑے اور استغفار کرنے لگے۔

باب جوازہ فی البناء

۳۶- (۹۱۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ: إِذَا قَعَدْتَ عَلَى حَاجَتِكَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: لَقَدْ ارْتَقَيْتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِ لَنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى لَبَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ.

چار دیواری میں (قبلہ رخ) چہرہ پاپٹھ کرنے کا جواز سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ لوگ کہتے ہیں کہ جب تو قضائے حاجت کرنے بیٹھے تو نہ تو قبلہ رخ ہو کے بیٹھا کر اور نہ ہی بیت المقدس کی جانب منہ کر کے۔ (پھر) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے: میں (ایک روز) اپنے گھر کی چھت پہ چڑھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو اینٹوں پر بیٹھے قبلہ رخ ہو کر قضائے حاجت کرتے دیکھا۔

باب النهی عن ذکر الله عند

قضاء الحاجة

۳۷- (۲۰): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، فَلَمَّا جَاوَزَهُ نَادَاهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا حَمَلَنِي عَلَى الرَّدِّ عَلَيْكَ خَشْيَةً أَنْ تَذْهَبَ فَتَقُولَ: إِنِّي سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَإِذَا رَأَيْتَنِي عَلَى هَذِهِ الْحَالَةِ فَلَا تَسَلِّمْ عَلَيَّ، فَإِنَّكَ إِنْ تَفَعَّلَ لَا أَرُدُّ عَلَيْكَ)).

قضاء حاجت کے وقت ذکر الہی

کی ممانعت کا بیان

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس سے گزرا اور آپ پیشاب کر رہے تھے، اس آدمی نے آپ ﷺ کو سلام کہا تو آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دے دیا، پھر جب وہ آگے بڑھ گیا تو نبی ﷺ نے اسے آواز دی اور فرمایا: تیرے سلام کا جواب دینے میں مجھے اس خدشے نے مجبور کیا کہ کہیں تو جا کر یہ نہ کہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کہا تھا لیکن انہوں نے مجھے جواب ہی نہیں دیا۔ سو (آئندہ) جب تو مجھے اس حالت میں دیکھے تو سلام نہ کرنا اور اگر (پھر بھی) تو ایسا کرے گا تو میں تجھے جواب نہیں دوں گا۔

[۳۶] سنن النسائي كتاب الوضوء، باب من تبرر على لبنتين، ح: ۱۴۵، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب الاستطابة، ح: ۲۶۶

[۳۷] المعرفة للبيهقي ۱/۱۹۰، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب التيمم، ح: ۲۷۰

سیدنا ابن الصمۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس سے گزرا اور آپ ﷺ پیشاب کر رہے تھے، میں نے آپ ﷺ کو سلام کہا تو آپ نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ آپ ایک دیوار کے پاس جا کھڑے ہوئے، پھر جو آپ کے پاس لاٹھی تھی اس کے ساتھ (دیوار سے مٹی) کو کھرچا، پھر اپنا ہاتھ دیوار پر مارا اور اپنے چہرے اور ہتھیلیوں کا مسح کیا، پھر مجھے سلام کا جواب دیا۔

ابوالعباس کہتے ہیں کہ یہ دونوں حدیثیں کتاب الوضوء میں نہیں تھیں لیکن میں نے انہیں اس مقام پر اس لیے بیان کر دیا ہے کیونکہ ان کے بیان کرنے کا مقام ہی یہی ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن الصمۃ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیشاب کیا تو تیمم کر لیا۔ میں نے اسی وجہ سے اس حدیث کو مکمل بیان کر دیا۔

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بئر جمیل کی طرف قضائے حاجت کے لیے گئے، پھر واپس آئے تو ایک شخص نے آپ ﷺ کو سلام کیا لیکن آپ ﷺ نے اس کا جواب اس وقت تک نہ دیا جب تک اپنا ہاتھ دیوار سے صاف نہ کیا، پھر آپ ﷺ نے اسے سلام کا جواب دیا۔

برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے دھونے کا بیان سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں (کہ آپ ﷺ نے فرمایا): جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو وہ برتن میں اپنا ہاتھ نہ ڈالے یہاں تک

۳۸- (۲۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ الصِّمَّةِ، قَالَ: مَرَرْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُبُولُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتَّى قَامَ إِلَى جِدَارٍ فَحَتَّهُ بَعْضًا كَانَتْ مَعَهُ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ.

قَالَ أَبُو الْعَبَّاسِ الْأَصَمُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: هَذَانِ الْحَدِيثَانِ لَيْسَا فِي كِتَابِ الْوُضُوءِ، وَلَكِنْ أَخْرَجْتُهُمَا فِيهِ لِأَنَّهُ مَوْضِعُهُ، وَفِي هَذَا الْمَوْضِعِ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَرَوَى أَبُو الْحُوَيْرِثِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ الصِّمَّةِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَالَ فَتِيمَمَ، فَأَخْرَجْتُ الْحَدِيثَ بِتَمَامِهِ لِهَذِهِ الْعِلَّةِ.

۳۹- (۱۶۲۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَهَبَ إِلَى بئرِ جَمِيلٍ لِحَاجَةٍ ثُمَّ أَقْبَلَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى مَسَحَ يَدَهُ بِجِدَارٍ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

باب غسل اليد قبل إدخالها الاناء

۴۰- (۲۴): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اسْتَيْقِظَ أَحَدُكُمْ مِنْ

[۳۸] المعرفة للبيهقي ۱/۲۸۳، سنن النسائي، كتاب التيمم، باب التيمم في الحضراذا لم يجد الماء . ح: ۲۳۷، صحيح مسلم، كتاب

الحيض، باب التيمم، ح: ۳۶۹

[۳۹] صحيح البخاري، كتاب التيمم، باب التيمم في الصفر اذا لم يجد الماء، ح: ۲۳۷، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب التيمم، ح: ۳۶۹

[۴۰] المعرفة للبيهقي، ۱/۱۵۵، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب كرامة غمس المتوفى وغيره، ح: ۲۷۸، الموطأ لإمام مالك: ۱۱۶.

کہ وہ اسے تین مرتبہ دھوے، کیونکہ اسے نہیں معلوم کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا ہاتھ وضوء کے برتن میں داخل کرنے سے پہلے دھوے، کیونکہ یقیناً تم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی جائے نیند سے بیدار ہو تو اپنے ہاتھوں کو وضوء کے برتن میں ڈالنے سے پہلے دھوے، کیونکہ تم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں بسر کی ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی جائے نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنے ہاتھ کو برتن میں نہ ڈالے یہاں تک کہ انہیں تین مرتبہ دھوے، کیونکہ اسے چنداں معلوم نہیں کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری۔

وضوء اور طریقہ وضوء کا بیان

عمرو بن محبی المازنی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے سیدنا عبد اللہ بن زید انصاری سے کہا: کیا آپ ایسا کر سکتے ہیں کہ مجھے یہ دکھلا سکیں کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح وضوء فرمایا کرتے تھے؟ عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے

نَوْمِهِ فَلَا يَغْمَسُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ)).

۴۱- (۲۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي وَضُوئِهِ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ)).

۴۲- (۴۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يَغْمَسُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ)).

۴۳- (۴۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي وَضُوئِهِ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ)).

باب في الوضوء وصفته

۴۴- (۴۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ: هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِينِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ عَبْدُ

۴۱ | الموطأ لإمام مالك: ۲۱/۱، صحيح البخاری، کتاب الوضوء، باب الاستحمار وترأ.

۴۲ | الموطأ لإمام مالك: ۲۱/۱، صحيح البخاری، کتاب الوضوء، باب الاستحمار وترأ.

۴۳ | الموطأ لإمام مالك: ۲۱/۱، صحيح البخاری، کتاب الوضوء، باب الاستحمار وترأ.

۴۴ | الموطأ لإمام مالك: ۱۸/۱، صحيح البخاری، کتاب الوضوء، باب مسح الرأس كله، ح: ۱۸۵، صحيح مسلم، کتاب الطهارة، باب

في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم، ح: ۲۳۵.

فرمایا: جی ہاں، پھر انہوں نے پانی کا برتن منگوا لیا اور اپنے ہاتھ پر (پانی) ڈالنے لگے، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو دو مرتبہ دھویا، کھلی کی اور ناک میں تین مرتبہ پانی چڑھایا، پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دو مرتبہ دھویا، پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کا مسح کیا، آپ دونوں ہاتھوں کو آگے لائے اور پیچھے لے گئے، سر کے شروع والے حصے سے ابتدا کی، پھر انہیں گدی تک لے گئے، پھر ان دونوں (ہاتھوں) کو اسی جگہ پر واپس لے آئے جہاں سے ابتدا کی تھی، پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

سیدنا عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضوء کیا تو اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا اور اپنے ہاتھوں کو دو مرتبہ، اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا، آپ ﷺ ان کو آگے لائے اور پیچھے لے گئے، اپنے سر کے اگلے حصے سے شروع کیا، پھر ان دونوں گدی تک لے گئے پھر ان دونوں کو اسی جگہ لوٹایا جہاں سے شروع کیا تھا، پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

اعضائے وضوء ایک ایک مرتبہ دھونے اور کھلی

سے پہلے ناک میں پانی چڑھانے کا بیان

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضوء کیا تو اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا، ناک میں پانی چڑھایا اور ایک مرتبہ کھلی کی، پھر اپنا ہاتھ (برتن میں) داخل کیا اور اپنے چہرے پر ایک مرتبہ پانی بہایا اور اپنے دونوں ہاتھوں پر ایک مرتبہ پانی بہایا اور اپنے سر اور دونوں کانوں کا ایک مرتبہ مسح کیا۔

اللَّهُ بِنُ زَيْدٍ: نَعَمْ، فَدَعَا بِوَضُوءٍ، فَأَفْرَعُ عَلَى يَدَيْهِ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ، وَمَضْمَضَ، وَاسْتَشَقَّ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ، فَأَقْبَلَ بِيَمَانِهِ وَأَدْبَرَ، بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِيَمَانِهِ إِلَى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

۴۵- (۵۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَمَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ، فَأَقْبَلَ بِيَمَانِهِ وَأَدْبَرَ، بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِيَمَانِهِ إِلَى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

باب الوضوء مرة مرة وتقديم

الاستنشاق على المضمضة

۴۶- (۵۱): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، فَاسْتَشَقَّ وَمَضْمَضَ مَرَّةً وَاحِدَةً، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ، وَصَبَّ عَلَى وَجْهِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً، وَصَبَّ عَلَى يَدَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً، وَمَسَحَ رَأْسَهُ وَأُذُنَيْهِ

مَرَّةً وَاحِدَةً.

باب فی مسح الناصیة وعلی العمامة

۴۷- (۴۴): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ، وَابْنِ عَلِيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُمَرَ، وَابْنِ وَهْبٍ الثَّقَفِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ وَخُفَّيْهِ.

پیشانی اور پگڑی پر مسح کرنے کا بیان
سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ
نبی ﷺ نے وضوء کیا تو اپنی پیشانی، پگڑی اور
موزوں پر مسح فرمایا۔

باب حسر العمامة ومسح

مقدم رأسه

۴۸- (۴۵): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَحَسَرَ الْعِمَامَةَ وَمَسَحَ عَلَى مُقَدَّمِ رَأْسِهِ، أَوْ قَالَ: نَاصِيَتَهُ بِالْمَاءِ.

پگڑی کو کھولنے اور سر کے اگلے حصے

پر مسح کا بیان

عطاء روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضوء
کیا تو پگڑی کھول کر سر کے اگلے حصے پر مسح کیا، یا کہا:
اپنی پیشانی پر پانی کے ساتھ (مسح کیا)۔

۴۹- (۴۶): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ نَاصِيَتَهُ، أَوْ قَالَ: مُقَدَّمِ رَأْسِهِ بِالْمَاءِ.

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے اپنی پیشانی کا مسح کیا، یا کہا: پانی کے ساتھ
سر کے اگلے حصے کا (مسح کیا)۔

باب إسباغ الوضوء والتخليل بين

الاصابع والمبالغة في الاستنشاق

۵۰- (۴۸): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، حَدَّثَنِي أَبُو هَاشِمٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ عَاصِمِ

کامل وضوء، انگلیوں کے درمیان خلال اور ناک
میں خوب پانی چڑھانے کا بیان

عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے باپ سے روایت کرتے
ہیں، انہوں نے کہا: میں بنی منفق کے پاس پہنچا، یا (کہا)

[۴۷] المعرفة للبيهقي: ۱/۱۴، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب المسح على الناصية والعمامة، ح: ۸۱، المصنف لابن أبي شيبة، ح: ۲۵، ۱

[۴۸] المعرفة للبيهقي: ۱/۱۴، المصنف لابن أبي شيبة، ح: ۲۳/۱، المصنف لعبدالرزاق ۱۸۹/۱

[۴۹] أيضاً

[۵۰] سنن أبي داود، كتاب الصوم، باب الصائم يصب عليه الماء من العطش ويبالع في الاستنشاق، ح: ۲۳۶۵، سنن الترمذي، أبواب

الصوم، باب ما جاء في كراهية مبالغة الاستنشاق للصائم، ح: ۷۸۸، سنن النسائي كتاب الطهارة، باب المبالغة في الاستنشاق، ح: ۸۷، سنن

ابن ماجه كتاب الطهارة وسننها، باب المبالغة في الاستنشاق، ح: ۴۰۷

میں بنی متفق کے وفد میں تھا، جو رسول اللہ ﷺ کی طرف (گیا تھا)، ہم آپ ﷺ کے پاس آئے تو ہماری (ابھی) آپ ﷺ سے ملاقات نہ ہوئی تھی کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے جا ملے، تو وہ ہمارے پاس ایک اوڑھنی لے کر آئیں، اس میں کھجوریں تھیں تو ہم نے کھالیں، پھر آپ رضی اللہ عنہا نے ہمارے لیے آئے، گھی اور دودھ سے بنا طلوہ تیار کرنے کا حکم دیا، جب وہ تیار کر دیا گیا تو ہم نے (وہ بھی) کھایا۔ ہم کچھ ہی دیر ٹھہرے تھے کہ نبی ﷺ تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے کچھ کھایا ہے؟ کیا تمہارے لیے کوئی چیز تیار کرنے کو کہا گیا ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں، ابھی کچھ ہی دیر ہم ٹھہرے تھے کہ ایک چرواہا اپنی بکری لے کر جا رہا تھا، وہ بھیڑ کا چھوٹا سا بچہ تھا جو چلا رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! اسے ادھر لاؤ (پھر پوچھا) کس کا بچہ ہے؟ اس نے کہا: بھیڑ کا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی جگہ ہمارے لیے کوئی بکری ذبح کر دو۔ پھر آپ ﷺ میری طرف پلٹے اور مجھ سے فرمایا: تم ہر گز یہ نہ سمجھنا کہ ہم اسے تمہاری وجہ سے ذبح کر رہے ہیں، بلکہ (اصل وجہ یہ ہے کہ) ہمارے پاس سو بکریاں ہیں، تو ہم نہیں چاہتے کہ وہ بڑھ جائیں، اس لیے جب کوئی چرواہا کوئی بچہ پیدا ہو اپا تا ہے تو ہم اس کی جگہ ایک بکری ذبح کر دیتے ہیں۔

(پھر) میں نے (اپنا اصل مسئلہ بیان کرتے ہوئے) کہا: اے اللہ کے رسول! میری ایک بیوی ہے، اس کی زبان میں کچھ کسر ہے یعنی وہ بہت ہی بد اخلاق ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تب تو اسے طلاق دیدے۔ میں نے کہا: اس سے میرا ایک بیٹا بھی ہے اور اس سے (یعنی اپنی بیوی سے) میں نے صحبت بھی کر رکھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

بِن لَقِيْطِ بْنِ صَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ وَافِدَ بَنِي الْمُتَفِقِ، أَوْ فِي وَفْدِ بَنِي الْمُتَفِقِ، إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَتَيْنَاهُ فَلَمْ نُصَادِفْهُ وَصَادَفَنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَأَتَيْنَاهُ بِقِنَاعٍ فِيهِ تَمْرٌ، وَالْقِنَاعُ: الطَّبَقُ، فَأَكَلْنَا، وَأَمَرَتْ لَنَا بِحَرِيرَةٍ فَصَنَعَتْ، ثُمَّ أَكَلْنَا، فَلَمْ نَلْبَثْ أَنْ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: ((هَلْ أَكَلْتُمْ شَيْئًا؟ هَلْ أَمِرَ لَكُمْ بِشَيْءٍ؟))، فَقُلْنَا: نَعَمْ، فَلَمْ نَلْبَثْ أَنْ دَفَعَ الرَّاعِي غَنَمَهُ، فَإِذَا بِسَخْلَةٍ تَبَعْرُ، فَقَالَ: ((هِيَ يَا فُلَانُ، مَا وَلَدَتْ؟))، قَالَ: بِهَمَّةٍ، قَالَ: ((فَادْبَحْ لَنَا مَكَانَهَا شَاةً))، ثُمَّ انْحَرَفَ إِلَيَّ وَقَالَ لِي: ((لَا تَحْسَبَنَّ))، وَلَمْ يَقُلْ: لَا تَحْسَبَنَّ، أَنَا مِنْ أَجْلِكَ ذَبَحْنَاهَا، لَنَا غَنَمٌ مِائَةٌ لَا نُزِيدُ أَنْ نُزِيدَ، فَإِذَا وَلَدَ الرَّاعِي بِهَمَّةٍ ذَبَحْنَا مَكَانَهَا شَاةً)).

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي امْرَأَةً فِي لِسَانِهَا شَيْءٌ، يَعْنِي: الْبَدَاءُ، فَقَالَ: ((طَلِّقْهَا إِذْنًا))، قُلْتُ: إِنَّ لِي مِنْهَا وَلَدًا، وَلَهَا صُحْبَةٌ، قَالَ: ((فَمُرْهَا))، يَقُولُ: ((عِظْهَا، فَإِنَّ يَكُنْ فِيهَا خَيْرٌ فَسَتَقْبِلُ، وَلَا تَضْرِبَنَّ ظَعِيَّتَكَ ضَرْبَكَ أُمَّتِكَ)).

پھر اسے (سُدھ جانے کی) ہدایت کر، اسے نصیحت کر، اگر تو اس میں کچھ بھلائی ہوئی تو وہ قبول کرے گی اور تو اپنی بیوی کو اس طرح نہ مار جس طرح تو اپنی لونڈی کو مارتا ہے۔

(اس کے بعد) میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے وضوء کے بارے میں بتلائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کامل وضوء کر۔ انگلیوں کے درمیان خلال کر، ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کر (یعنی خوب اچھی طرح پانی چڑھا)، مگر (جب) اس کے کہ تو روزے کی حالت میں ہو (تو پھر مبالغہ مت کر)۔

سالم سلان بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہا ابی زبیر بن کواپنے ساتھ لے جایا کرتی تھیں تاکہ وہ آپ کو نماز پڑھادیا کریں۔ راوی کہتے ہیں کہ عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ وضوء کے پانی کا برتن لے کر آئے، تو نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے عبدالرحمن! وضوء کامل کیجیے، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ (خشک رہ جانے والی) ایڑھیوں کے لیے آگ کا عذاب ہو گا۔

سعید بن ابی سعید روایت کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عبدالرحمن سے فرمایا: اے عبدالرحمن! وضوء اچھے طریقے سے کیجیے، یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان سنا ہے کہ ایڑھیوں کے لیے آگ کا عذاب ہو گا۔

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ، قَالَ: ((أَسْبِغِ الْوُضُوءَ، وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ، وَبَالَغْ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا)).

۵۱- (۸۷۰): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ بَشِيرِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ سَالِمِ سَلَانَ مَوْلَى النَّصْرِيِّينَ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى مَكَّةَ، وَكَانَتْ تَخْرُجُ بِأَبِي حَتَّى يُصَلِّيَ بِهَا، قَالَ: فَاتَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بَوْضُوءًا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، أَسْبِغِ الْوُضُوءَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۵۲- (۸۷۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَسْبِغِ الْوُضُوءَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ)).

[۵۱] صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب وجوب غسل الرجلین بکمالہما، ج: ۲۴۰، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۲۴۸۱۳

[۵۲] المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۲۴۱۲۳، المسند للحمیدی: ۱۶۱، صحیح ابن حبان: ۱۰۵۹

وضوء کے اجر و ثواب کا بیان

حمران سے مروی ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے وضوء کرتے ہوئے اپنے اعضاء کو تین تین مرتبہ دھویا، پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے میرے اس وضوء کی طرح ہی وضوء کیا تو اس کے چہرے، اس کے ہاتھوں اور اس کے پاؤں سے تمام گناہ نکل جاتے ہیں۔

مسواک اور اس کی فضیلت کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ سمجھتا تو میں ان کو عشاء کی نماز لیت پڑھنے اور ہر نماز کے ساتھ مسواک (کرنے) کا ضرور حکم دیتا۔

باب فی ثواب الوضوء

۵۳- (۵۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حُمْرَانَ، أَنَّ عَثْمَانَ رضي الله عنه تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: ((مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوءِي هَذَا خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ وَجْهِهِ وَيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ)).

باب فی السواک وفضیلتہ

۵۴- (۴۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَيَّ أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ وَالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسواک منہ کی پاکیزگی کا آلہ اور پروردگار کی رضامندی کا باعث ہے۔

۵۵- (۴۱): أَخْبَرَنَا ابْنُ عَسِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((السَّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ، مَرَضَاةٌ لِلرَّبِّ)).

جن امور سے وضوء لازم آتا ہے اور مرد و عورت کی شرمگاہ کو چھٹونے سے وضوء کرنے کا بیان

عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ انہوں نے غروہ بن زبیر کو کہتے ہوئے سنا کہ میں

باب ما یكون منه الوضوء والوضوء

من مس الذکر والفرج

۵۶- (۲۲): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَكْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ، أَنَّهُ

[۵۳] صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء ثلاثاً، ح: ۱۵۹، صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء، ح: ۲۲۷

[۵۴] صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب السواک، ح: ۲۵۲، الموطأ لإمام مالک: ۱۱۶، صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب السواک یوم

الجمعة، ح: ۸۸۷

[۵۵] المعرفة للبيهقي: ۱/۱۵

[۵۶] الموطأ لإمام مالک: ۵۸، سنن أبی داود، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء من مس الذکر، ح: ۱۸۱، سنن الترمذی، أبواب الطہارۃ، باب

الوضوء من مس الذکر، ح: ۸۳، سنن النسائی، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء من مس الذکر، ح: ۱۶۳، سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ وسننہا،

باب الوضوء من مس الذکر، ح: ۱۶۳

مروان بن حکم کے پاس آیا تو ہم وضوء کے مسائل پر مذاکرہ کرنے لگے۔

مروان نے پوچھا: شرمگاہ کو چھونے سے وضوء لازم ہو جاتا ہے؟ تو عروہ نے کہا: مجھے تو اس کا علم نہیں ہے۔

پھر مروان کہنے لگے: مجھے سیدہ بسرہ بنت صفوان بنتیہا نے بتلایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم سے کوئی اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو اسے چاہیے کہ وہ وضوء کرے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنی شرمگاہ اس کیفیت میں چھوئے کہ اس کے ہاتھ اور شرمگاہ کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو تو اسے وضوء کر لینا چاہیے۔

محمد بن عبدالرحمان بن ثوبان نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنی شرمگاہ پکڑے تو اسے وضوء کرنا چاہیے۔

ابن نافع اضافہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ محمد بن عبدالرحمان بن ثوبان نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے (یہ حدیث) ایک سے زائد حفاظ کو روایت کرتے ہوئے سنی ہے لیکن

سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ: دَخَلْتُ عَلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَتَذَاكِرْنَا مَا يَكُونُ مِنَ الْوُضُوءِ .

فَقَالَ مَرْوَانُ: وَمِنْ مَسِّ الذَّكَرِ الْوُضُوءُ ، فَقَالَ عُرْوَةُ: مَا عَلِمْتُ ذَلِكَ .

فَقَالَ مَرْوَانُ: أَخْبَرْتَنِي بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ)).

۵۷- (۲۴): أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرٍو، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: ((إِذَا أَفْضَى أَحَدُكُمْ بِيَدِهِ إِلَى ذَكَرِهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَلْيَتَوَضَّأْ)).

۵۸- (۲۵): حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ، وَابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ، عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثُوبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَفْضَى أَحَدُكُمْ بِيَدِهِ إِلَى ذَكَرِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ)).

وَرَادَ ابْنُ نَافِعٍ، فَقَالَ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثُوبَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ .

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنَ الْحَفَاطِ يَرُوُونَهُ لَا يَذْكُرُونَ فِيهِ جَابِرًا .

وہ اس میں جاہر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کرتے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ جب کوئی عورت اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو وہ وضوء کرے۔

۵۹- (۲۶): أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَظْنَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِذَا مَسَّتِ الْمَرْأَةُ فَرْجَهَا تَوَضَّأَتْ.

آدمی کا اپنی بیوی کا بوسہ لینے اور اسے اپنے ہاتھ سے چھونے کا بیان

باب فی قبلة الرجل امرأته وجسها

بییدہ

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا آدمی کا اپنی بیوی کا بوسہ لینے یا اپنے ہاتھ کے ساتھ چھونے کی غرض سے اس کو ٹولنا (اس کا حکم یہ ہے کہ) جو شخص اپنی بیوی کا بوسہ لے یا اپنے ہاتھ سے اسے چھوئے تو اس پر وضوء لازم ہے۔

۶۰- (۲۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُبْلَةُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَجَسَهَا بِيَدِهِ مِنَ الْمَلَامَسَةِ، فَمَنْ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ أَوْ جَسَهَا بِيَدِهِ فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ.

سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں (حکم) پوچھیں کہ جو اپنی اہلیہ کے قریب جائے تو اس کی مذی خارج ہو جائے، تو اس پر کیا واجب ہے؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی میرے عقد میں ہے، جس وجہ سے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود پوچھنے سے شرماتا ہوں۔ مقداد کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص ایسی کیفیت پائے تو وہ اپنی شرمگاہ کو جھاڑ لے اور پھر اسے چاہیے کہ وہ نماز (جیسے وضوء) کی طرح وضوء کر لے۔

۶۱- (۳۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَرَهُ أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا دَنَا مِنْ أَهْلِهِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ، مَاذَا عَلَيْهِ؟ قَالَ عَلِيٌّ: فَإِنَّ عِنْدِي ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَهُ، قَالَ الْمُقَدَّادُ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: ((إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَتَضَحَّ فَرْجَهُ، وَلْيَتَوَضَّأْ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ)).

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی جب

۶۲- (۱۱۳۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ

[۵۹] المعرفة للبيهقي، ۱/۲۲۴، سنن الدارقطني: ۱/۱۴۷

[۶۰] الموطأ لإمام مالك: ۶۶، المعرفة للبيهقي، ۱/۲۱۳

[۶۱] الموطأ لإمام مالك: ۵۵، المعرفة للبيهقي ح: ۱/۲۰۴، صحيح البخاري، كتاب العلم، باب من استحى فامر غيره بالسؤال، ح: ۱۳۲، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب المذى، ح: ۱/۳۰۳

[۶۲] الموطأ لإمام مالك: ۱/۳۸

ابن عمر، أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَعَفَ أَنْصَرَفَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَجَعَ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ .
 نکیر پھوٹی تھی تو وہ وضوء کر کے واپس آجاتے اور (اس دوران) بات نہیں کرتے تھے۔

۶۳- (۱۱۳۹): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمُجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ أَصَابَهُ رُعَافٌ أَوْ مَنْ وَجَدَ رُعَافًا أَوْ مَذْيَا أَوْ قِيًا أَنْصَرَفَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَجَعَ فَبَنَى .
 سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: جس کی نکیر پھوٹ پڑے یا اسے مذی یا قیہ آجائے تو نماز توڑ کر وضوء کر لے اور پھر واپس آ کر وہیں سے نماز پڑھے۔

باب من شك في الحدث
 ۶۴- (۲۹): حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، أَخْبَرَنِي عَبَادُ بْنُ تَمِيمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: سُكِيَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ الرَّجُلُ يُخِيلُ إِلَيْهِ الشَّيْءُ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: ((لَا يَنْفِتِلُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا، أَوْ يَجِدَ رِيحًا)).
 بے وضوء ہونے کے بارے میں شک پڑنے کا بیان
 عباد بن تمیم اپنے چچا عبد اللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ کو ایسے شخص کے بارے میں شکایت کی گئی جسے نماز میں کوئی چیز خلل ڈالتی ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تب تک (نماز سے) نہ پھرے جب تک آواز نہ سن لے یا بو نہ پالے۔

باب في النوم قاعداً أو مضطجعاً
 ۶۵- (۲۶): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ فَيَنَامُونَ - أَحْسَبُهُ قَالَ -: فَعُودًا حَتَّى تَخْفِقَ رُءُوسُهُمْ ثُمَّ يَصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّؤُونَ .
 بیٹھ کر یا لیٹ کر سونے کا بیان
 سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ عشاء کا انتظار کیا کرتے تھے تو وہ انتظار میں سو جاتے تھے، میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا: بیٹھے بیٹھے (سو جاتے تھے) حتیٰ کہ ان کے سر جھک جاتے، پھر وہ نماز پڑھ لیتے اور (دوبارہ) وضوء نہیں کرتے تھے۔

۶۶- (۲۷): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ قَاعِدًا، ثُمَّ يَصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ .
 سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ وہ بیٹھے بیٹھے سو جاتے تھے اور پھر وضوء کیے بغیر نماز پڑھ لیتے تھے۔

[۶۳] المصنف لعبد الرزاق: ۲/۳۴۰

[۶۴] صحيح البخارى، كتاب الوضوء، باب لا يتوضأ من الشك حتى يستيقن، ح: ۱۳۷، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب المدلل عنى أن من يقن الطهارة، ح: ۳۶۱

[۶۵] المعرفة للبيهقي: ۱/۲۰۵، سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب في الوضوء من النوم، ح: ۲۰۰، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب الدليل على أن نوم الحائس لا ينقض الوضوء، ح: ۳۷۶

[۶۶] الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۲

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو شخص چٹ لیٹ کر سوئے، اس پر وضوء واجب ہے، لیکن جو بیٹھا بیٹھا سوجائے اس پر وضوء واجب نہیں۔

۶۷- (۱۱۴۸): أَخْبَرَنَا يَتَّقَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ قَالَ: مَنْ نَامَ مُصْطَجِعًا وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ، وَمَنْ نَامَ جَالِسًا فَلَا وَضُوءَ عَلَيْهِ.

آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو لازم نہ آنے کا بیان عمرو بن امیہ ضمری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا (بھنا ہوا) کندھا کھایا، پھر نماز پڑھی اور وضوء نہیں کیا۔

باب لا يتوضأ من أكل مامسته النار
۶۸- (۲۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَجُلَيْنِ، أَحَدُهُمَا جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو وَبْنُ أُمَيَّةِ الضَّمْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَكَلَ كَيْفَ شَاءَ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

نماز میں ہنسنے کا بیان

ابن شہاب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کو وضوء اور نماز (دونوں) کے اعادہ کا حکم فرمایا جو نماز میں ہنس پڑا تھا۔ (راوی کہتے ہیں) مرسل ہونے کی بناء پر ہم اس روایت کو قبول نہیں کرتے۔ اختلاف رواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

باب الضحك في الصلاة
۶۹- (۱۲۳۳): أَخْبَرَنَا يَتَّقَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَمَرَ رَجُلًا ضَحَكَ فِي الصَّلَاةِ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ فَلَمْ يَقْبَلْ هَذَا لِأَنَّهُ مُرْسَلٌ.
۷۰- (۱۲۳۴): أَخْبَرَنَا يَتَّقَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، بِهَذَا الْحَدِيثِ.

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بلال رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے جانے لگے تو دونوں ہی نکل گئے، اسامہ کہتے ہیں:

باب في المسح على الخفين
۷۱- (۵۴): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ:

۶۷ | المصنف لعبد الرزاق: ۱/۱۳۰، المصنف لابن أبي شيبة: ۱/۱۵۶

۶۸ | صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب من لم يتوضأ من لحم الشاة والسويق، ح: ۲۰۸، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب نسخ الوضوء مما مست النار، ح: ۳۵۵

۶۹ | سنن الدارقطني: ۱/۱۶۶

۷۰ | سنن الدارقطني: ۱/۱۶۶

۷۱ | المعرفة للبيهقي، ۱/۳۳۵، السنن الكبرى للنسائي: ۱/۹۱، صحيح ابن خزيمة، ۱/۹۳، صحيح ابن حبان، ۱/۱۵۲، المستدرک

کہ میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا کیا تھا؟ تو بلال رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے گئے تھے، پھر آپ ﷺ نے وضوء کیا، تو اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَيَلَالٌ، فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ، ثُمَّ خَرَجَا، قَالَ أَسَامَةُ: فَسَأَلْتُ بِلَالَ: مَاذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ بِلَالٌ: ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَمَسَحَ عَلَى الْخَفَيْنِ.

عباد بن زیاد سے روایت ہے کہ عروہ بن مغیرہ نے انہیں بتلایا کہ (ابن کے باپ) سیدنا مغیرہ بن شعبہ نے انہیں خبر دی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں شریک تھے، مغیرہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کھلی نشیبی جگہ کی طرف پاخانہ کے لیے تشریف لے گئے، میں فجر سے پہلے پانی کا برتن اٹھائے آپ کے ساتھ تھا، جب رسول اللہ ﷺ لوٹے تو میں نے برتن پکڑا اور آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالنے لگا، آپ اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ دھورہے تھے، پھر اپنے چہرے کو دھویا، پھر آپ ﷺ اپنے بازوؤں سے اپنا جبہ اوپر کرنے لگے، لیکن جُے کی آستینیں تنگ ہونے کی وجہ سے اوپر نہ کر پائے تو آپ ﷺ نے اپنے بازوؤں کو جُے کے اندر ڈالا اور اس کے نیچے سے (باہر) نکال لیا، پھر آپ ﷺ نے کہنیوں تک اپنے بازو دھوئے، پھر آپ ﷺ نے وضوء کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا، پھر آپ تشریف لائے۔

۷۲- (۵۵): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، وَعَبْدُ الْمَعْجِدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ بْنِ زِيَادٍ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ، قَالَ الْمُغِيرَةُ: فَتَبَرَّزَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ الْغَائِطِ، فَحَمَلْتُ مَعَهُ إِدَاوَةَ قَبْلِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخَذْتُ أَهْرِيْقَ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ وَهُوَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ ذَهَبَ يَحْسِرُ جُبَّتَهُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَصَاقَ كَمَا جُبَّتَهُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ، فَادْخَلَ يَدَيْهِ فِي الْجُبَّةِ حَتَّى أَخْرَجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ، وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ، ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خَفَيْهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ.

مغیرہ کہتے ہیں کہ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ آیا اور ہم کچھ لوگوں کے پاس پہنچ گئے، جنہوں نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے کیا ہوا تھا اور وہ انہیں نماز پڑھا رہے تھے، نبی ﷺ نے دو رکعتوں میں سے ایک رکعت جماعت کے ساتھ پالی اور آخری رکعت لوگوں کے ساتھ

قَالَ الْمُغِيرَةُ: فَأَقْبَلْتُ مَعَهُ حَتَّى نَجِدَ النَّاسَ قَدْ قَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ يُصَلِّي لَهُمْ، فَأَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ مَعَهُ، وَصَلَّى مَعَ النَّاسِ الرَّكْعَةَ الْآخِرَةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، قَامَ رَسُولُ

[۷۲] المعرفة للبيهقي، ۱/۳۳۶، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تقديم الجمعة من يصلي بهم اذا تآخر الامام، صحيح البخاري، كتاب

اللہ ﷺ وَآتَمَّ صَلَاتَهُ، فَأَفْرَعَ ذَلِكَ الْمُسْلِمِينَ وَأَكْثَرُوا التَّسْبِيحَ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ، أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قَالَ: ((أَحْسَنْتُمْ))، أَوْ قَالَ: ((أَصَبْتُمْ، يَغْبِطُهُمْ أَنْ صَلُّوا الصَّلَاةَ لَوْ قَتَيْهَا)).

ادفرمائی۔ پھر جب عبدالرحمن نے سلام پھیرا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور اپنی نماز پوری کی، وہ مسلمان (جو نماز میں شریک تھے، نبی ﷺ کو دیکھ کر) گھبرا گئے اور سبحان اللہ کی بہت سی آوازیں آنے لگیں، پھر جب نبی ﷺ نے اپنی نماز پوری کی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور اظہارِ مسرت سے انہیں فرمایا: تم نے اچھا کیا ہے کہ تم نے بروقت نماز ادا کی ہے۔

۷۳- (۵۶): قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ حَمْرَةَ بْنِ الْمُغِيرَةَ، بَنَحُو حَدِيثَ عَبَّادٍ، قَالَ الْمُغِيرَةُ: فَارَدْتُ تَأْخِيرَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: ((دَعَهُ)).

حمزہ بن مغیرہ سے عباد کی حدیث کی مثل ہی مروی ہے، مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ میں عبدالرحمان کو پیچھے کرنا چاہ رہا تھا تو نبی ﷺ نے مجھے فرمایا: رہنے دو۔

۷۴- (۵۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُصَيْنِ، وَزَكَرِيَّا، وَيُونُسَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، إِذَا أَدَخَلْتَهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ)).

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں موزوں پر مسح کر لیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، جب تو نے وہ پاکیزہ حالت میں پہنے ہوں۔

۷۵- (۱۱۱۱): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ هُوَ مِنْ وَلَدِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَصَلَّى.

سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک میں قضائے حاجت کے لیے گئے، پھر آپ ﷺ نے وضوء کیا اور موزوں پر مسح کر کے نماز پڑھی۔

۷۶- (۱۱۱۲): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ نَافِعِ وَعَبْدِ

[۷۳] أيضاً

[۷۴] صحيح البخارى، كتاب الوضوء، باب اذا ادخل رجله وهما طاهرتان، ح: ۱۰۶، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب المسح على

الخفين، ح: ۲۷۴

[۷۶] الموطأ لإمام مالك: ۳۶/۱، المصنف لعبد الرزاق: ۱۹۶/۱

[۷۵] الموطأ لإمام مالك: ۳۵/۱

اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کوفہ میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے آپ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا تو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کے اس فعل کا انکار کیا تو سعد رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: اپنے والد سے پوچھیے، انہوں نے ان سے پوچھا تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: جب تُو نے اپنے پاؤں پاکیزہ حالت میں موزوں میں ڈالے ہوں تو ان پر مسح کر لیا کرو۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اگر ہم میں سے کوئی بول و براز کر کے آئے تب بھی؟ انہوں نے فرمایا: (ہاں) اگرچہ تم میں سے کوئی بول و براز کر کے ہی آئے۔

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بازار میں پیشاب کیا، پھر وضوء کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا، پھر نماز پڑھ لی۔

سعید بن عبد الرحمن بن رقیش بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ مسجد قبا میں آئے، پیشاب کیا اور وضوء کیا اور موزوں پر مسح کر کے نماز پڑھ لی۔

عبد خیر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے وضوء کیا، پھر اپنے پاؤں کے بالائی حصوں کو دھویا اور کہا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو پاؤں کے بالائی حصے کا مسح کرتے نہ دیکھا ہوتا تو میں سمجھتا کہ پاؤں کے تلوے مسح کے زیادہ مستحب ہیں۔

موالات کا بیان

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بازار میں وضوء کیا، اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا اور اپنے سر

اللہ بن دینار، انہما أخبراهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَدِمَ الْكُوفَةَ عَلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ وَهُوَ أَمِيرُهَا، فَرَأَاهُ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَانْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: سَلْ أَبَاكَ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا أَدَخَلْتَ رَجُلِيكَ فِي الْخُفَّيْنِ وَهَمَّا طَاهِرَتَانِ فَاْمَسَحْ عَلَيْهِمَا.

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَإِنْ جَاءَ أَحَدُنَا مِنَ الْغَائِطِ؟ فَقَالَ: وَإِنْ جَاءَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْغَائِطِ.

۷۷- (۱۱۱۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بَالَ بِالسُّوقِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، ثُمَّ صَلَّى.

۷۸- (۱۱۱۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رُقَيْشٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَتَى قَبَاءَ فَبَالَ وَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ صَلَّى.

۷۹- (۱۸۰۳): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي السُّودَاءِ، عَنْ ابْنِ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: تَوَضَّأَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَعَسَلَ ظَهْرَ قَدَمَيْهِ، وَقَالَ: لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى ظَهْرِ قَدَمَيْهِ لَطَنَنْتُ أَنْ بَاطِنَهَا أَحَقُّ.

باب منه: في الموالات

۸۰- (۵۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ بِالسُّوقِ فَعَسَلَ وَجْهَهُ

کا مسح کیا، پھر آپ کو جنازہ (پڑھانے) کے لیے بلایا گیا تو آپ مسجد میں داخل ہوئے تاکہ نماز جنازہ ادا کریں تو آپ نے اپنے موزوں پر مسح کیا اور پھر نماز جنازہ پڑھی۔

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بازار میں پیشاب کیا، پھر وضوء کیا اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھونے کے بعد اپنے سر کا مسح کیا، پھر مسجد میں آئے، پھر ایک جنازہ لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے موزوں پر مسح کیا، پھر نماز جنازہ پڑھائی۔

مسافر اور مقیم کے لیے مسح کی مدت کا بیان

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مسافر کو موزوں پر مسح کرنے کی تین دن اور تین راتوں کی رخصت دی اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات کی۔

زربیان کرتے ہیں کہ میں صفوان بن عمال کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا: تجھے کیا چیز لائی ہے؟ (یعنی کس مقصد سے آیا ہے؟) میں نے کہا: حصول علم کے لیے، انہوں نے فرمایا: یقیناً فرشتے طالب علم کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں اس چیز سے خوش ہو کر جسے وہ حاصل کرتا ہے۔ میں نے کہا: میرے دل میں بول و براز کے بعد موزوں پر مسح کرنے کا مسئلہ کھٹک رہا ہے، چونکہ آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ہیں؛ اس لیے میں آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ سے پوچھ سکوں، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ

وَيَدْيِهِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ دُعِيَ لِحِجَازَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا، فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا.

۸۱- (۹۴۱۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ بَالَ فِي السُّوقِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ فَعَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدْيَهُ وَمَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدُعِيَ لِحِجَازَةَ، فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلَّى.

باب في مدة المسح للمسافر و المقيم

۸۲- (۵۸): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنِي الْمُهَاجِرُ أَبُو مَخْلَدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَرْخَصَ لِلْمَسَافِرِ أَنْ يَمْسَحَ عَلَى الْخُفَيْنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً.

۸۳- (۵۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ زُرِّ، قَالَ: أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ، فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ؟ قُلْتُ: ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ، قَالَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ، قُلْتُ: إِنَّهُ حَاكٌ فِي نَفْسِي الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ، وَكُنْتُ أَمْرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاتَيْتُكَ أَسْأَلُكَ: هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ شَيْئًا؟ قَالَ:

[۸۱] | الموطأ لإمام مالك: ۳۷/۱

[۸۲] | المعرفة للبيهقي، ۳۴۱/۱، سنن ابن ماجه كتاب الطهارة، باب ما جاء في التوقيت في المسح للمقيم والمسافر، ح: ۵۵۲

[۸۳] | سنن الترمذی، أبواب الطهارة، باب المسح على خفين للمسافر والمقيم، ح: ۹۶، سنن النسائي كتاب الطهارة، باب التوقيت في

المسح على الخفين للمسافر، ح: ۱۲۶، صحيح ابن خزيمة، ح: ۱۹۳

سے اس بارے میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ جب ہم سفر میں ہوں تو اپنے موزوں کو تین دن اور تین راتوں تک نہ اتاریں سوائے جنابت کے، لیکن بول و براز اور سونے سے (نہ اتاریں)۔

باب فی إبتداء التیمم وکیفیتہ

تیمم کی ابتداء اور اس کی کیفیت کا بیان سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں شریک تھے کہ میرا ہارٹوٹ کر گر گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی تلاش کے لیے (لوگوں کو وہیں) ٹھہرایا اور ان کے پاس پانی دستیاب نہ تھا، تو تیمم کی آیت نازل ہو گئی۔

۸۴- (۷۹۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَانْقَطَعَ عِقْدٌ لِي، فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ التَّمَاثِيحَ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَزَلَّتْ آيَةُ التَّيْمُمِ.

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبی ﷺ کی معیت میں کندھوں تک تیمم کیا۔

۸۵- (۷۹۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمَنَاجِبِ.

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ تیمم کی آیت نازل ہوئی، تو ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ کندھوں تک تیمم کیا۔

۸۶- (۷۹۶): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَزَلَّتْ آيَةُ التَّيْمُمِ، فَتَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمَنَاجِبِ.

سیدنا ابن الصمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس سے گزرا اور آپ ﷺ پیشاب کر رہے تھے،

۸۷- (۷۹۷): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

[۸۴] الموطأ لإمام مالك: ۵۳/۱، صحيح البخاري، كتاب التيمم، باب قول الله تعالى: فلم تجدوا ماءً تيمموا صعيداً طيباً، ج: ۳۳۴، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب التيمم، ج: ۳۶۸

[۸۵] المسند للحميدي: ۷۸/۱، سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب التيمم، ۳۲۲، سنن الترمذي، أبواب الطهارة، باب ما جاء في التيمم، ج: ۱۴۵

[۸۶] أيضاً

[۸۷] المعرفة للبيهقي، ۲۸۲/۱، صحيح البخاري، كتاب التيمم، باب التيمم في السفر، ج: ۳۳۷، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب التيمم، ۳۶۹

مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ الصَّمَةِ، قَالَ: مَرَرْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ، فَتَمَسَّحَ بِجِدَارِ ثَمِّ تَيْمَمَ وَجْهَهُ وَذَرَاعِيَهُ.

(فراغت کے بعد) آپ ﷺ نے دیوار پر ہاتھ پھیرا، پھر اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں (بازوؤں) پر تیمم کیا۔

۸۸- (۷۴): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ الصَّمَةِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَيْمَمَ فَمَسَّحَ وَجْهَهُ وَذَرَاعِيَهُ.

سیدنا ابن الصمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تیمم کیا تو اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر مسح فرمایا۔

قریبی سفر میں تیمم کا بیان

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ جُرفِ وادی سے چلے یہاں تک کہ اونٹوں کے بازار میں پہنچے، آپ نے تیمم کیا تو اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کا مسح کیا اور عصر کی نماز پڑھی، پھر آپ مدینہ میں داخل ہوئے تو سورج بلند تھا، سو آپ نے نماز نہیں دوہرائی۔

باب التیمم فی السفر القریب

۸۹- (۷۱): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ أَقْبَلَ مِنَ الْجُرْفِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمُرْبِدِ تَيْمَمَ فَمَسَّحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِينَةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يُعِدِ الصَّلَاةَ.

عجلان، عن نافع، عن ابن عمر، رضي الله عنهما، انه اقبل من الجرف حتى اذا كان بالمربد تيمم فمسح وجهه ويديه وصلى العصر ثم دخل المدينة والشمس مرتفعة فلم يعد الصلاة.

امام شافعی فرماتے ہیں کہ وادءِ جُرفِ مدینہ کے قریب ہی تھی۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَالْجُرْفُ قَرِيبٌ مِنَ الْمَدِينَةِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اونٹوں کے باڑے میں تیمم کیا اور عصر کی نماز پڑھی، پھر آپ مدینہ آئے تو سورج ابھی بلند تھا، لیکن آپ نے نماز کو نہیں دوہرایا۔

۹۰- (۱۱۶۰): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ تَيْمَمَ بِمُرْبِدِ النَّعْمِ، وَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِينَةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، فَلَمْ يُعِدِ الصَّلَاةَ.

عجلان، عن نافع، عن ابن عمر، انه تيمم بمربد النعم، وصلى العصر، ثم دخل المدينة والشمس مرتفعة، فلم يعد الصلاة.

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا جو جنبی تھا کہ وہ تیمم

۹۱- (۶۹): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ بْنِ مَبْصُورٍ، عَنْ أَبِي رَجَاءِ الْعُطَارِدِيِّ،

[۸۸] المعرفة للبيهقي، ۲۸۲/۱، صحيح البخاري، كتاب التيمم، باب التيمم في السفر، ح: ۳۳۷، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب التيمم، ۳۶۹

[۸۹] صحيح البخاري، كتاب التيمم، باب التيمم في الحضرة اذا لم يجد الماء، ح: ۳۳۷، الموطأ لإمام مالك، ۵۶/۱، سنن الدار قطنی، ۱۸۶/۱

[۹۰] المصنف لعبد الرزاق، ۲۲۹/۱، سنن الدار قطنی، ۱۸۵/۱، المستدرک للحاکم، ۱۸۰/۱

[۹۱] صحيح البخاري، كتاب التيمم، باب التيمم ضربة، ح: ۳۴۸، صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب قضاء الفاتنة

واستحباب تحجيل قضائها، ح: ۶۸۲، سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب الحنب يتيم، ح: سنن الترمذی، أبواب الطهارة، باب ما جاء في

التيمم لجنب اذا لم يجد الماء، ح: ۱۲۴، سنن النسائي كتاب الطهارة، باب الصلوة بتيمم واحد، ح: ۳۲۲

عَنْ عَمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا كَانَ جُنُبًا أَنْ يَتِمَّمَ ثُمَّ يُصَلِّيَ، فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ اغْتَسَلَ .

کرے پھر نماز پڑھ لے، ہر جب اس نے پانی پایا تو غسل کر لیا۔

يَعْنِي: وَذَكَرَ حَدِيثَ أَبِي ذَرٍّ: إِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمْسَهُ جِلْدَكَ .

یعنی انہوں نے ابو ذر کی حدیث ذکر کی: جب تو پانی پائے تو اسے اپنے جسم کو پہنچا۔

غسل جنابت کا بیان

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابو طلحہ کی بیوی ام سلیم نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول ﷺ! یقیناً اللہ تعالیٰ حق سے نہیں شرماتا، کیا عورت پر بھی غسل واجب ہے، جب وہ احتلام کی حالت میں ہو جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، جب وہ پانی دیکھے۔

باب الغسل من الاحتلام

۹۲- (۶۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ امْرَأَةً أَبِي طَلْحَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلِ إِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ)).

زبید بن صلت بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک وادی کی طرف نکلا تو آپ نے دیکھا کہ انہیں تو احتلام ہوا ہے اور آپ غسل کیے بغیر ہی نماز پڑھ چکے تھے، آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں دیکھ رہا ہوں کہ مجھے تو احتلام ہوا ہے اور مجھے پتہ ہی نہیں چلا کہ میں نے نماز پڑھ لی اور غسل کیا ہی نہیں، پھر انہوں نے کپڑوں پر جو اثرات دیکھے، انہیں دھویا اور جو نظر نہ آئے ان پر چھینٹے مار لیے، پھر اذان کہی، اقامت پڑھی اور نماز ادا کی، چاشت کا وقت اپنی جگہ سے بلند ہونے کے بعد۔

۹۳- (۶۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى الْجُرْفِ فَنَظَرْتُ، فَإِذَا هُوَ قَدْ احْتَلَمَ وَصَلَّى وَلَمْ يَغْتَسِلْ، فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا أَرَانِي إِلَّا قَدْ احْتَلَمْتُ وَمَا شَعَرْتُ وَصَلَّيْتُ وَمَا اغْتَسَلْتُ. فَأَغْتَسَلَ وَعَسَلَ مَا رَأَى فِي تَوْبِهِ وَنَضَحَ مَا لَمْ يَرِ، وَأَذَّنَ وَأَقَامَ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ارْتِفَاعِ الضُّحَى مُتَمَكِّنًا .

سعید بن مسیب روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور

۹۴- (۷۸۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّ أَبَا مُوسَى

[۹۲] صحيح البخارى، كتاب الغسل، باب اذا احتلمت المرأة، ح: ۲۸۲، الموطأ لإمام مالك: ۵۱/۱، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب

وجوب الغسل على المرأة بخروج المني منها، ح: ۳۱۳

[۹۳] الموطأ لإمام مالك: ۴۹/۱، المصنف لعبد الرزاق: ۳۴۷/۲

[۹۴] الموطأ لإمام مالك: ۴۶/۱، صحيح مسلم، كتاب الحيض، نسخ الماء ووجوب الغسل بالنقاء الختانين، ح: ۳۴۹

کہا: محمد ﷺ کے صحابہ کا ایک مسئلہ میں اختلاف مجھ پر بہت شاق ہو گیا ہے اور اسے آپ کے سامنے بیان کرنا بھی مجھے بہت گراں لگ رہا ہے۔ انہوں نے فرمایا: وہ کونسا مسئلہ ہے؟ اس کے بارے میں اگر تم اپنی ماں سے سوال کر لو گے تو مجھ سے بھی پوچھ لو۔ انہوں نے کہا: آدمی جب اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے اور انزال کے بغیر ہی وہ ست پڑ جاتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب ایک شرمگاہ دوسری شرمگاہ سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کے بعد کسی سے بھی کبھی یہ سوال نہیں کروں گا۔

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے التقاء ختائین (مرد و عورت کی شرمگاہیں کے ملنے) کے بارے میں سوال کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: جب دو شرمگاہیں مل جائیں یا ایک شرمگاہ دوسری کو چھو لے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب کوئی چار شاخوں کے درمیان بیٹھے، پھر ایک شرمگاہ دوسری سے چمٹ جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب دو شرمگاہیں (آپس

الْأَشْعَرِيُّ أَتَى عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ: لَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ اخْتِلَافَ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي أَمْرِ إِيَّيْ لَأَعْظَمُ أَنْ أَسْتَقْبَلَكَ بِهِ، فَقَالَتْ: مَا هُوَ؟ مَا كُنْتَ سَائِلًا عَنْهُ أُمَّكَ فَسَلْنِي عَنْهُ! فَقَالَ لَهَا: الرَّجُلُ يُصِيبُ أَهْلَهُ ثُمَّ يَكْسَلُ وَلَا يُنْزِلُ، قَالَتْ: إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانَ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ فَقَالَ أَبُو مُوسَى: لَا أَسْأَلُ عَنْ هَذَا أَحَدًا بَعْدَكَ أَبَدًا.

۹۵- (۷۹۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ التَّقَاءِ الْخِتَانَيْنِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا التَّقَى الْخِتَانَانِ، أَوْ مَسَّ الْخِتَانَ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ)).

۹۶- (۷۹۲): أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا قَعَدَ بَيْنَ الشَّعْبِ الْأَرْبَعِ ثُمَّ الرِّقِّ الْخِتَانَ بِالْخِتَانِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ)).

۹۷- (۷۹۳): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ،

[۹۵] صحيح البخاری، کتاب الغسل، باب اذا التقى الختانان، ح: ۲۹۱، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب نسخ الماء من الماء ووجوب

الغسل بالتقاء الختائین، ح: ۳۴۸

[۹۶] سنن الترمذی، أبواب الطهارة، باب ما جاء اذا التقى الختانان وجب الغسل، ح: ۱۰۷، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۲۵۰/۴۰

[۹۷] سنن الترمذی، أبواب الطهارة، باب ما جاء اذا التقى الختانان وجب الغسل، ح: ۱۰۸، السنن الكبرى للسنائی، ۱۰۸/۱، صحيح ابن حبان،

۴۵۱، سنن ابن ماجه كتاب الطهارة، باب ما جاء في وجوب الغسل اذا التقى الختانان، ح: ۶۰۸، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۱۶۷/۴۲

(میں) ٹکرائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں اور نبی ﷺ ایسا کرتے تو ہم غسل کرتے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، أَوْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِذَا التَّقَى الْخَتَانَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَعَلْتُهُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ فَأَعْتَسَلْنَا.

گزشتہ سے پیوستہ احکام کا بیان

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! جب ہم میں سے کوئی جماع کرے اور وہ (انزال سے پہلے ہی) ست پڑ جائے تو (کیا حکم ہے)؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: وہ اس حصے کو دھولے جس نے عورت کو چھوا ہو اور وضوء کر کے نماز پڑھ لے۔

زید روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: اس شخص پر غسل واجب نہیں ہے جس کا انزال نہ ہو ہو۔ پھر ابی رضی اللہ عنہ نے قبل از وفات اپنے اس موقف سے رجوع کر لیا تھا۔

بعض اس روایت کو سیدنا ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے اور بعض نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ پر موقوف کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: شروع اسلام میں پانی، پانی سے تھا (یعنی انزال پر ہی غسل واجب ہوتا تھا) پھر بعد میں یہ حکم متروک ہو گیا اور لوگوں کو یہ حکم دیا گیا کہ جب (ایک) شرمگاہ (دوسری) شرمگاہ کو چھولے، تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

باب منہ

۹۸- (۷۸۷): أَخْبَرَنَا غَيْرٌ وَاحِدٍ مِنْ ثِقَاتِ أَهْلِ الْعِلْمِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِذَا جَامَعَ أَحَدُنَا فَكَسَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَغْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْأَةَ مِنْهُ، وَلِيَتَوَضَّأَ، ثُمَّ لِيُصَلِّيَ)).

۹۹- (۷۸۹): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَيْسَ عَلَيَّ مِنْ لَمْ يَنْزَلَ غُسْلٌ ثُمَّ نَزَعَ عَنْ ذَلِكَ أَبِي قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ.

۱۰۰- (۷۹۰): أَخْبَرَنَا الثَّقَةُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعِيدِ السَّاعِدِيِّ، قَالَ بَعْضُهُمْ: عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَلَى سَهْلِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ، ثُمَّ تَرَكَ ذَلِكَ بَعْدُ، وَأَمَرُوا بِالْغُسْلِ إِذَا مَسَّ

[۹۸] صحيح البخارى، كتاب الغسل، باب غسل ما يصيب من فرج المرأة، ح: ۲۹۳، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب انسا الماء من

نساء، ح: ۳۴۶.

[۹۹] سنن أبى داود، كتاب الطهارة، باب فى الاكسال، ح: ۲۱۶، سنن الترمذى، أبواب الطهارة، باب ما جاء أن الماء من الماء، ح: ۱۱۰.

[۱۰۰] أيضاً

الْخِتَانُ الْخِتَانُ .

مشرک کی میت دفنانے کے بعد غسل کرنے کا بیان

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میرا باپ فوت ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جا کر اسے مٹی میں دبا دے۔ میں نے عرض کیا: وہ حالت شرک میں مرا ہے۔ آپ نے فرمایا: جا اسے مٹی میں چھپا آ۔ پھر میں اسے مٹی میں دفن کر کے آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جا کے غسل کر۔

غسل جنابت کے طریقہ کا بیان

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت کرتے تو (ایسے) شروع کرتے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے، پھر نماز کے وضوء کی طرح وضوء کرتے، پھر اپنی انگلیوں کو پانی میں ڈالتے اور ان کے ساتھ بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے، پھر دونوں ہاتھوں سے سر پر تین چلو پانی ڈالتے اور پھر اپنے سارے جسم پر پانی بہا لیتے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جنابت کا غسل کرنا چاہتے تو (یوں) ابتدا کرتے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو برتن میں داخل کرنے سے پہلے دھوتے، پھر اپنی شرمگاہ کو دھوتے، پھر وضوء کرتے جیسا کہ آپ کا نماز کے لیے وضوء ہوتا، پھر اپنے بالوں کو پانی

باب الغسل من مواراة

المیت المشرك

۱۰۱ (۱۸۰۳): قَالَ الشَّافِعِيُّ: عَنْ عَمْرِو بْنِ الْهَيْثَمِ الثَّقَفِيِّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، إِنَّ أَبِي قَدْ مَاتَ، قَالَ: ((أَذْهَبُ فَوَارِهِ)) قُلْتُ: إِنَّهُ مَاتَ مُشْرِكًا، قَالَ: ((أَذْهَبُ فَوَارِهِ)) فَوَارِيتهُ ثُمَّ آتِيتهُ، قَالَ: ((أَذْهَبُ فَاغْتَسِلُ)).

باب في كيفية الغسل من الجنابة

۱۰۲ (۶۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يَدْخُلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُحَلِّلُ بِهَا أُصُولَ شَعْرِهِ، ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غُرْفٍ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى جِلْدِهِ كُلِّهِ.

۱۰۳ (۶۶): أَخْبَرَنَا أَبُو عِيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فغَسَلَ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهُمَا فِي الْإِنَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَضُوءَ

۱۰۱ | المصنف لعبد الرزاق: ۱/۱۹ المصنف لابن أبي شيبة: ۱/۳۰

۱۰۲ | الموطأ لإمام مالك: ۱/۴۴، صحيح البخاري، كتاب الغسل، باب الوضوء قبل الغسل، ح: ۲۴۸، صحيح مسلم، كتاب الحيض،

باب صفة غسل الجنابة، ح: ۳۱۶

۱۰۳ | صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب صفة غسل الجنابة، ح: ۳۱۶، صحيح البخاري، كتاب الغسل، باب تحليل الشعر، ح: ۲۷۲

هَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُشْرِبُ شَعْرَهُ الْمَاءَ، ثُمَّ يَحْتَمِي عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَثِيَّاتٍ.

۱۰۴- (۶۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَغْرِفُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا وَهُوَ جُنُبٌ.

۱۰۵+ (۶۵): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي امْرَأَةٌ أَشَدُّ ضَفْرَ رَأْسِي، أَفَأَنْقِضُهُ لِغَسْلِ الْجَنَابَةِ؟ قَالَ: ((لَا، إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَحْتَمِي عَلَيْهِ ثَلَاثَ حَثِيَّاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكَ الْمَاءَ فَتَطْهَرِينَ))، أَوْ قَالَ: ((فَإِذَا أَنْتِ قَدْ طَهَرْتِ)).

سیدہ ام سلمہ رضي الله عنها بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلى الله عليه وسلم سے سوال کیا، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں ایسی عورت ہوں جو کہ اپنے سر کے بالوں کی بہت سخت چوٹیاں بناتی ہوں تو کیا میں غسل جنابت کے وقت انہیں کھول دیا کروں؟ آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: نہیں، تیرے لیے صرف یہی کافی ہے کہ تو اس پر تین چلو پانی کے بھر کر ڈال لے اور پھر خود پر پانی بہالے تو تو پاک ہو جائیگی، یا فرمایا: پس تب تو پاک ہو گئی ہے۔

غسل حیض کا بیان

سیدہ عائشہ رضي الله عنها بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نبی صلى الله عليه وسلم کے پاس آئی اور آپ سے حیض کے غسل کے بارے میں پوچھنے لگی، تو آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: کستوری کی ایک چمکی لے کر اس سے پاک کر، اس نے کہا: میں اس کے ذریعے کیسے پاکی اختیار کروں؟ آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: اس کے ذریعے ہی پاک ہو، اس نے کہا: میں کیسے اس کے ساتھ پاک ہوؤں؟ نبی صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ، سبحان اللہ، آپ نے اپنے کپڑے کو جھاڑا (پھر فرمایا): اس کے

باب فی الغسل من المحيض

۱۰۶- (۶۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَجَبِيِّ، عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم تَسْأَلُهُ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْمَحِيضِ، فَقَالَ: ((حُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكِ فَتَطْهَرِي بِهَا))، فَقَالَتْ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ قَالَ: ((تَطْهَرِي بِهَا))، قَالَتْ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: ((سُبْحَانَ اللَّهِ، سُبْحَانَ

[۱۰۴] صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب استحباب افاضة الماء على الرأس وغيره ثلاثاً، ح: ۳۲۹ صحیح البخاری، کتاب الغسل، باب

من أفاض على رأسه ثلاثاً، ح: ۲۵۶

[۱۰۵] صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب حكم ضفائر المغتسلة، ح: ۳۳۰

[۱۰۶] صحیح البخاری، کتاب الحيض، باب ذلك المرأة نفسها اذا تطهرت من الحيض، ح: ۳۱۴، صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب

ستحباب استعمال المغتسلة من الحيض فرصة من مسك في موضع الدم، ح: ۳۳۲

اللہ!، وَاسْتَرَّ بِثَوْبِهِ: تَطَهَّرَ بِهَا))،
فَاجْتَذَبْتُهَا وَعَرَفْتُ الَّذِي أَرَادَ، فَقُلْتُ لَهَا:
تَبَّعِي بِهَا آثَارَ الدَّمِّ، يَعْنِي: الْفَرْجَ .
ذریعے ہی پاک کر۔ (سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ) میں نے
اس کو کھینچ لیا اور میں جانتی تھی جو آپ کہنا چاہ رہے تھے،
لہذا میں نے اس سے کہا کہ تو اس (کستوری) کو خون
کی جگہ پر لگا یعنی شرمگاہ پر۔

باب فی المستحاضة ومیقات حیضها

۱۰۷-۱۰۷۲: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ
النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ عَلَيَّ
عَهْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَاسْتَفْتَيْتُ لَهَا أَمِ
سَلَمَةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: ((لَتَنْظُرَ عَدَدَ
الْأَيَّامِ وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُهُنَّ مِنْ
الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي أَصَابَهَا، فَلْتَتْرِكِ
الصَّلَاةَ قَدْرَ ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ، فَإِذَا خَلَفَتْ
ذَلِكَ فَلْتَعْتَسِلْ ثُمَّ لَتَسْتَفْرِ بِثَوْبٍ ثُمَّ لَتُصَلِّ)).

۱۰۸-۱۰۵۳: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ
عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ:
قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ:
إِنِّي لَا أَطْهَرُ، أَفَادَعُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ،
فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ فَاتْرِكِي الصَّلَاةَ، فَإِذَا ذَهَبَ
قَدْرُهَا فَاغْسِلِي عَنكَ الدَّمَ وَصَلِّي)).

۱۰۹-۱۰۵۴: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ،

والی عورت اور اس کے حیض کے وقت کا بیان
نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت
کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانے میں ایک عورت تھی
جسے بہت زیادہ خون آیا کرتا تھا، تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول
اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں فتویٰ طلب کیا تو آپ
ﷺ نے فرمایا: وہ اُن راتوں اور دنوں کی گنتی کا حساب
لگالے جن میں اس سے پہلے مہینے میں اسے حیض آیا تھا تو
مہینے کی اس مقدار کے مطابق نمازیں چھوڑ دے، پھر جب
وہ ختم ہو جائے تو وہ غسل کرے، پھر وہ کپڑے کا لنگوٹ
باندھ لے اور نماز پڑھ لے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش
نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: میں پاک نہیں ہوتی ہوں،
تو کیا میں نماز چھوڑ دیا کروں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: یہ تو رگ ہے، حیض نہیں ہے۔ جب حیض شروع
ہو تو نماز چھوڑ دو (لیکن) جب حیض کے مقررہ ایام چلے
جائیں تو اپنے سے خون دھولو اور نماز پڑھو۔

سیدہ حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے بہت

[۱۰۷] [الموطأ] لإمام مالك: ۶۲۱، سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب في المرأة تستحاض، ح: ۲۷۴، سنن النسائي كتاب الحيض، باب
المرأة يكون لها أيام معلومة تحيضها كل شهر، ح: ۳۵۲، سنن ابن ماجه كتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء في المستحاضة التي قد عدت
أيام أفرانها قبل ان يستمر بها الدم، ح: ۶۲۳

[۱۰۸] [الموطأ] لإمام مالك: ۴۱/۱، صحيح البخاري، كتاب الحيض، باب الاستحاضة، ح: ۳۰۶، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب
المستحاضة وغسلها وسلاتها، ح: ۳۳۳

[۱۰۹] [سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب من قال: إذا أقبلت الحيضة تدع الصلاة، ح: ۲۸۷، سنن الترمذي، أبواب الطهارة، باب ما جاء
في المستحاضة أنها تجمع بين الصلاتين بغسل واحد، ح: ۱۲۸، المستدرک للحاکم: ۱۷۲/۱

زیادہ اور شدید استحاضہ آتا تھا، میں فتویٰ پوچھنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی آپ ﷺ مجھے میری بہن زینب کے گھر ملے، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے آپ سے کام ہے، کام بھی ایسا ہے کہ جس کے بغیر کوئی چارہ بھی نہیں اور مجھے وہ بیان کرتے ہوئے شرم بھی آتی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے شرمیلی! وہ کیا (کام) ہے (جو تجھے بتاتے ہوئے شرم آتی ہے)؟ کہتی ہیں: مجھے استحاضہ بہت سخت اور بہت زیادہ آتا ہے۔ آپ کی اس بارے میں کیارائے ہے؟ اس نے تو مجھے نماز، روزے سے بھی روک دیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم کو روئی کا استعمال بتلایا تھا وہ خون کو جذب کر لیتا ہے، انہوں نے کہا: وہ تو اس سے (بھی کہیں) زیادہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لگام لگالو، کہا: وہ اس سے بھی زیادہ ہے، فرمایا: لنگوٹ پہن لو، کہا: وہ اس سے بھی زیادہ ہے، وہ تو مسلسل بہتا رہتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں دو کام بتلاتا ہوں ان میں سے جو تمہارے لیے ممکن ہو وہ کر لینا، ایک کام دوسرے سے کفایت کر جائے گا۔ اگر دونوں کی طاقت رکھتی ہو تو تم بہتر جانتی ہو۔ فرمایا: یہ شیطان کی طرف سے چو کہ ہے، اللہ کے علم میں تیرا حیض چھہ یا سات دن ہے، پھر تو خون دھولے، حتیٰ کہ جب تو دیکھے کہ تو پاک صاف ہو گئی ہے تو چوبیس یا تیس دن رات نماز پڑھ اور روزہ رکھ، یہ تم کو کفایت کر جائے گا، ہر مہینے میں تو اسی طرح کر جیسے دوسری تمام عورتیں اپنے حیض اور باقی کے ایام میں کرتی ہیں۔

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ، قَالَتْ: كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَبِيرَةً شَدِيدَةً، فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَسْتَعِينِيهِ، فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً، وَإِنَّهُ لَحَيْضٌ مَا مِنْهُ بُدٌّ، وَإِنِّي لَأَسْتَحِي مِنْهُ، قَالَ: ((فَمَا هُوَ يَا هُنْتَاهُ؟)) قَالَتْ: إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَبِيرَةً شَدِيدَةً، فَمَا تَرَى فِيهَا؟ فَقَدْ مَنَعْتَنِي الصَّلَاةَ وَالصَّوْمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنِّي أَنْعَمْتُ لَكَ الْكُرْسُفَ، فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ))، قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَتَلَجَّجِي))، قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: ((فَاتَّخِذِي ثَوْبًا))، قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ، إِنَّمَا أَتَّجُّ ثَجًّا، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((سَامُرُ بِأَمْرَيْنِ أَيُّهُمَا فَعَلْتِ أَجْزَاكَ مِنَ الْآخِرِ، فَإِنْ قَوِيَتْ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ))، قَالَ لَهَا: ((إِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنْ رَكْضَاتِ الشَّيْطَانِ، فَتَحِيضِي سِتَّةَ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللَّهِ ثُمَّ اغْتَسِلِي حَتَّى إِذَا رَأَيْتِ أَنَّكَ قَدْ طَهَرْتِ وَاسْتَيْقِنْتَ فَصَلِّي أَرْبَعًا وَعَشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا، أَوْ ثَلَاثًا وَعَشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا وَصُومِي، فَإِنَّهُ يُجْزِئُكَ، وَكَذَلِكَ أَفْعَلِي فِي كُلِّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهَرْنَ مِيقَاتَ حَيْضِهِنَّ وَطَهْرِهِنَّ)).

۱۱۰- (۱۵.۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلِي أَبِي عُمَرَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَهْرَاقُ الدَّمَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: ((لَتَنْظُرُ عَدَدَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُهُنَّ مِنْ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي أَصَابَهَا، فَلَتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدَرُ ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ، فَإِذَا خَلَفْتَ ذَلِكَ فَلَتَغْتَسِلِ وَلَتَسْتَفْرِ بِثَوْبٍ ثُمَّ لَتَتَّصِلِ)).

سليمان بن یسار رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں خون آتا تھا، ام سلمہ نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: موجودہ حالت سے پہلے جو اسے ہر مہینے حیض آتا تھا، ہر مہینے شمس اتنے ہی دن رات شمار کر کے ان میں نماز چھوڑ دیا کرے (لیکن) جب اتنے دن گزر جائیں تو غسل کرے، لنگوٹ پہنے اور نماز پڑھ لے۔

۱۱۱- (۱۵.۶): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتَحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ، فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، وَأَمْرُهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ، فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، وَتَجْلِسُ فِي الْمُرْكَانِ فَيَعْلُو الدَّمَ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش کو سات سال استحاضہ آتا رہا، اس نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ رگ ہے حیض نہیں اور آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ غسل کرے اور نماز پڑھے۔ وہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھی اور جب وہ پانی کے ٹب میں بیٹھتی تو خون اوپر تیرنے لگتا۔

باب فی أقلّ الحيض وأكثره

۱۱۲- (۱۵.۷): أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْجَلْدِيِّ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: قُرءُ الْمَرْأَةِ - أَوْ حَيْضُ

حيض کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ مقدار کا بیان سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت کا وقت، یا (فرمایا:) عورت کے حیض کا وقت تین یا چار ماہ ہے، حتیٰ کہ دس تک پہنچ گئے۔

[۱۱۰] الموطأ لإمام مالك: ۱/۶۲، سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب في المرأة تستحاض ومن قال تدع أيام التي كانت تحيض، ح: ۲۷۴، سنن النسائي كتاب الحيض، باب المرأة يكون لها أيام معلومة تحيضها كل شهر، ح: ۳۵۳، سنن ابن ماجه كتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء في المستحاضة التي قد عدت أيام أقرانها قبل أن يستمر بها الدم، ح: ۲۲۳

[۱۱۱] صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب المستحاضة وغسلها وصلاتها، ح: ۳۳۴، صحيح البخاري، كتاب الحيض، باب عرق الاستحاضة، ح: ۳۲۷

الْمَرَأَةِ - ثَلَاثُ أَرْبَعٍ حَتَّىٰ أَنْتَهَىٰ إِلَىٰ عَشْرَةٍ .
قَالَ الشَّافِعِيُّ: قَالَ لِي ابْنُ عَلِيَّةَ: الْجَلْدُ
أَعْرَابِيٌّ لَا يَعْرِفُ الْحَدِيثَ .

باب في الحائض لا تطوف في البيت ولا تصلّي حتى تطهر

۱۱۳- (۱۸۸۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَذَكَرَتْ إِحْرَامَهَا مَعَ
النَّبِيِّ ﷺ، وَ أَنَّهَا حَاضَتْ، فَأَمَرَهَا أَنْ
تَقْضِيَ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفَ
بِالْبَيْتِ وَلَا تُصَلِّيَ حَتَّىٰ تَطْهَرَ .

۱۱۴- (۱۵۰۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا
حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ، فَشَكَّوْتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ،
فَقَالَ: ((أَفْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا
تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّىٰ تَطْهَرِي)).

امام شافعی فرماتے ہیں: ابن علیہ کا کہنا ہے کہ جلد
راوی تو دیہاتی ہے، وہ حدیث کو جانتا ہی نہیں۔

حائضہ عورت کے پاک ہو جانے تک طواف
ونماز کی ادائیگی نہ کرنے کا بیان

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ
حائضہ ہو گئیں، تو نبی ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ بیت
اللہ کا طواف کرنے کے سوا باقی وہ تمام کچھ کریں
جو ہر حاجی کرتا ہے اور وہ پاک ہونے تک نماز بھی ادا نہ
کریں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ میں حیض کی
حالت میں مکہ آئی، تو میں نے بیت اللہ کا طواف اور
صفامروہ کی سعی نہیں کی، میں نے رسول اللہ ﷺ سے
اس کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم وہی کرو جو
حاجی کریں، مگر تم (اس وقت تک) بیت اللہ کا طواف نہ
کرنا جب تک کہ تم حیض سے پاک نہیں ہو جاتی۔

[۱۱۳] الموطأ لإمام مالك: ۱/۴۱۱، صحيح البخارى، كتاب الحوض، باب تقضى الحائض المناسك كلها الا الطواف بالبيت، ح: صحيح

مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، ح: ۱۲۱۱

[۱۱۴] الموطأ لإمام مالك: ۱/۴۱۱، صحيح البخارى، كتاب الحج، باب تقضى الحائض المناسك كلها الا الطواف بالبيت، ح: ۱۶۵،

صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، ح: ۱۲۱۱

کتاب الصلاة

نماز کے مسائل

نماز فرض اور اس کی تعداد کا بیان

سہیل بن مالک اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما کو بیان کرتے سنا کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اسلام کے بارے میں سوال کرنے لگا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روز و شب میں پانچ نمازیں ہیں۔ اس نے کہا: کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، سوائے اس کے جو تو نفلی طور پر پڑھے۔

طلحہ بن عبید اللہ بیان کرتے ہیں کہ پراگندہ بالوں والا ایک نجدی دیہاتی آیا، جس کی آواز کی صرف بھنبھناہٹ سنائی دیتی تھی مگر جودہ کہہ رہا تھا وہ سنائی نہیں دے رہا تھا، وہ آپ ﷺ کے قریب ہو کر بیٹھ گیا اور اسلام کے متعلق سوال کرنے لگا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: شب و روز میں پانچ نمازیں ہیں۔ اس نے کہا: کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی نماز فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، ہاں جو تم نفلی طور پر پڑھو (تو وہ اپنی خوشی سے ہے) اور نبی ﷺ نے اس سے ماہ رمضان کے روزوں کا ذکر فرمایا، تو اس نے کہا: کیا اس کے سوا بھی مجھ پر کچھ (روزے) واجب ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، سوائے

باب فرض الصلاة وکمیّتها

۱۱۵- (۹۱): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي سَهْلٍ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ))، فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: ((لَا، إِلَّا أَنْ تَطَّوَعَ)).

۱۱۶- (۱۱۸۲): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي سَهْلٍ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ نَائِرُ الرَّأْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا، فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ))، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: ((لَا، إِلَّا أَنْ تَطَّوَعَ))، وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: ((لَا، إِلَّا أَنْ تَطَّوَعَ))، فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ:

[۱۱۵] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۷۵، صحيح البخاري، كتاب الايمان، باب الزكاة من الاسلام، ح: ۴۶، صحيح مسلم، كتاب الايمان،

باب بيان الصلوات التي أحد أركان الاسلام، ح: ۱۱

[۱۱۶] الموطأ لإمام مالك: ۱/۷۵، صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب وجوب صوم رمضان، ۱۸۹۱، صحيح مسلم، كتاب الايمان،

باب بيان الصلوات التي هي أحد أركان الاسلام، ح: ۱۱

وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ)).

اس کے جو تو نقلی طور پر رکھے۔ پھر وہ آدمی یہ کہتا ہو او ایس مڑا کہ قسم بخدا! میں اس عمل پہ نہ کوئی اضافہ کروں گا اور نہ ہی کمی کروں گا۔ (اس کی یہ بات سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اس نے سچ کہا ہے تو یہ فلاح پا گیا۔

اوقاتِ نماز کی تعیین کا بیان

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے بیت اللہ کے دروازے کے پاس مجھے دوسرے دروازے کی طرف اشارت کر دئی، آپ نے ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سایہ تسمے کی مثل تھا، پھر عصر کی نماز اس وقت جب ہر چیز اپنے سائے کے برابر تھی، مغرب اس وقت جب روزہ دار افطاری کرتا ہے، پھر عشاء کی نماز اس وقت پڑھی جب سرخی غائب ہو گئی اور صبح کی نماز اس وقت جب روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔ پھر دوسری مرتبہ ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے مثل تھا جو کہ گزشتہ مرتبہ عصر کا وقت تھا، پھر عصر کی نماز اس وقت جب ہر چیز کا سایہ دو گنا ہو گیا تھا، پھر مغرب کی نماز پہلے وقت کے مطابق ہی پڑھی اسے لیٹ نہیں کیا پھر عشاء کی نماز اس وقت پڑھی جب رات کا تیسرا حصہ بیت چکا تھا اور صبح کی نماز اس وقت پڑھی جب صبح روشن ہو گئی۔ پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا: اے محمد! آپ سے قبل انبیاء کا یہی وقت تھا اور وہ وقت جو ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔

باب تعیین اوقات الصلاة

۱۱۷- (۱۰۵): أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيِّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَمَّنِي جِبْرِيلُ عِنْدَ بَابِ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ، فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ كَانَ الْفَيْءُ مُفْتَلًا الشَّرَاكِ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدْرِ ظِلِّهِ، وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ حَرَّمَ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ عَلَى الصَّائِمِ، ثُمَّ صَلَّى الْمَرَّةَ الْأُخْرَى الظُّهْرَ حِينَ كَانَ كُلُّ شَيْءٍ قَدْرَ ظِلِّهِ قَدْرَ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلِيهِ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِقَدْرِ الْوَقْتِ الْأَوَّلِ لَمْ يُؤَخِّرْهَا، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ الْأَخْرَى حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ أَسْفَرَ، ثُمَّ انْتَفَتَتْ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، هَذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ، وَالْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ)).

[۱۱۷] سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب ما جاء في المواقيت، ح: ۳۹۳، سنن الترمذی، أبواب الصلاة، باب ما جاء في مواقيت الصلاة.

ح: ۱۴۹، صحيح ابن حبان ۱/۱۶۸، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۲۰۲/۵، المستدرک للحاکم: ۱/۱۹۳

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهَذِهِ الْمَوَاقِيتُ فِي الْحَضَرِ.

امام شافعی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: انہی اوقات پر ہم عمل پیرا ہیں اور موجودہ اوقات یہی ہیں۔

۱۱۸- (۱۰۴): حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْرَعَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الصَّلَاةَ، فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ نَزَلَ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ نَزَلَ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ نَزَلَ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ، حَتَّى عَدَّ الصَّلَوَاتِ الْخُمْسَ)).

زہری بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے نماز کو مؤخر کیا، تو عروہ نے انہیں کہا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جبرائیل آئے اور انہوں نے مجھے امامت کروائی تو میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر وہ (آسمان سے) اترے اور انہوں نے مجھے امامت کروائی تو میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر وہ نازل ہوئے اور انہوں نے مجھے امامت کروائی تو میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر وہ تشریف لائے اور انہوں نے مجھے امامت کروائی تو میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے پانچ نمازیں شمار کیں۔

فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: اتَّقِ اللَّهَ يَا عُرْوَةُ، انْظُرْ مَا تَقُولُ، فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ: أَخْبَرَنِيهِ بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: اے عروہ! اللہ سے ڈر، دیکھ تو کیا کہہ رہا ہے۔ عروہ نے انہیں کہا کہ مجھے بشیر بن ابی مسعود نے بتلایا، انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا۔

نماز فجر اندھیرے میں پڑھنے کا بیان

سیدہ عائشہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھتے تھے تو عورتیں جب واپس ہوتیں تو چادروں میں لپیٹی ہوتیں اور اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

سیدہ عائشہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ہی بیان کرتی ہیں کہ مسلمان عورتیں

باب صلاة الصبح في الغلس

۱۱۹- (۱۱۶): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءَ مُتَلَفَعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ، مَا يَعْرِفَنَّ مِنَ الْعَلَسِ.

۱۲۰- (۸۷۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

[۱۱۸] الموطأ لإمام مالك: ۳/۱، صحيح البخاری، كتاب مواقيت الصلاة، باب مواقيت الصلاة وفضلها، ج: ۵۲۱، صحيح مسلم، كتاب

المساجد و مواضع الصلاة، باب اوقات الصلوات الخمس، ج: ۲۶۱۰

[۱۱۹] صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب انتظار الناس قيام الامام العالم، ج: ۸۶۷، صحيح مسلم، كتاب المساجد و مواضع الصلاة،

باب استحباب التكبير بالصبح في اول وقتها، ج: ۶۴۵

[۱۲۰] أيضاً

عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنَّ نِسَاءً مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ يُصَلِينَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُنَّ مُتَلَفِعَاتٌ بِمُرُوطِهِنَّ ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَى أَهْلِهِنَّ مَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْعَلَسِ.

نبی ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کیا کرتی تھیں اور وہ چادروں میں لپٹی ہوتی تھیں، پھر جب وہ اپنے گھروں کو واپس جاتیں تو اندھیرے کے باعث پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

۱۲۴۱- (۱۸۱۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَتَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يَعْرِفْنَ مِنَ الْعَلَسِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر پڑھاتے، پھر عورتیں چادروں میں لپٹی واپس جاتیں تو وہ اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتی تھیں۔

۱۲۴۲- (۱۸۱۵): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ، مِثْلَهُ.

عمرہ نے بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی حدیث کے مثل روایت کیا ہے۔

۱۲۴۳- (۱۸۰۴): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا شَيْبُ بْنُ عَرْقَدَةَ، عَنْ جَبَّانِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: آتَيْتُ عَلِيًّا وَهُوَ مُعْسِكِرٌ بِدَيْرِ أَبِي مُوسَى، فَوَجَدْتُهُ يَطْعَمُ فَقَالَ: ادْنُ فَكُلْ. فَقُلْتُ: إِنِّي أُرِيدُ الصَّوْمَ، قَالَ: وَأَنَا أُرِيدُهُ، فَذَنُوتُ فَأَكَلْتُ، فَلَمَّا فَرَغَ، قَالَ: يَا ابْنَ النَّيَّاحِ أَقِمِ الصَّلَاةَ.

حبان بن حارث بیان کرتے ہیں میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جب کہ وہ ابو موسیٰ کے گھر میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے اور میں نے انہیں کھانا تناول کرتے پایا تو انہوں نے کہا: آؤ کھانا کھاؤ، میں نے عرض کیا: میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں، انہوں نے کہا: میں بھی روزے کا ارادہ مند ہوں۔ پھر میں نے قریب ہو کر کھانا کھایا اور جب وہ فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا: اے ابن النیاح! نماز کا اہتمام کیجیے۔

۱۲۴۴- (۱۸۱۶): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ أَبِي الْمُنْهَالِ، عَنْ أَبِي بَرزَةَ الْأَسْلَمِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَصِفُ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَمَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ مِنَ الْجَلِيسَةِ،

سیدنا ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کا طریقہ نماز بیان کرتے ہیں کہ آپ صبح کی نماز پڑھتے، پھر سلام پھیرتے تو ہم اپنے ساتھی کو نہ پہچانتے تھے اور آپ ساٹھ سے سو تک آیات تلاوت کرتے تھے۔

[۱۲۱] المسند للحمیدی ۳۵۵/۲، المسند، ۴۶۳/۲، صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب بیع العبد الزانی، ح: ۲۱۵۴، صحیح مسلم،

کتاب الحدود، باب رجم اليهود أهل الذمة فی الزنی، ح: ۱۶۹۹

[۱۲۲] صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب انتظار الناس، ح: ۸۶۷، صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب

التبکیر بالصبح فی اول وقتها، ح: ۶۴۵

[۱۲۳] المسند لإمام أحمد بن حنبل ۱۵۳/۲، سنن أبی داود، کتاب الجنائز، باب الرجل يموت له القرابة المشرك، ح: ۳۲۰۶

[۱۲۴] صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب انتظار الناس قیام الامام العام، ح: ۸۶۷، صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب

استحباب التبکیر بالصبح فی اول وقتها، ح: ۶۴۵

وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسِّتِينَ إِلَى الْمِائَةِ .

باب ما قرء في صلاة الصبح

۱۲۵- (۷۷۰): أَخْبَرَنَا أَبُو عِيْنَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ: ﴿وَالنُّخْلَ بَاسِقَاتٍ﴾ .
قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَعْنِي بِـ ﴿ق﴾ .

۱۲۶- (۷۷۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سَرِيحٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ: ﴿وَاللَّيْلَ إِذَا عَسَعَسَ﴾ .
قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَعْنِي قَرَأَ فِي الصُّبْحِ: ﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾ .

۱۲۷- (۷۷۲): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ سُفْيَانَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، وَالْعَائِدِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ، فَاسْتَفْتَحَ بِسُورَةِ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى، وَهَارُونَ، أَوْ ذِكْرُ عِيسَى أَخَذَتِ النَّبِيَّ ﷺ سَعْلَةً فَحَذَفَ فَرَكَعَ .

قَالَ: وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّائِبِ حَاضِرٌ ذَلِكَ .

نماز فجر میں قرأت کا بیان

زیاد بن علاقہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو فجر کی نماز میں وَالنُّخْلَ بَاسِقَاتٍ پڑھتے سنا۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کی مراد سورۃ ق ہے۔

سیدنا عمرو بن حریث بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو صبح کی نماز میں وَاللَّيْلَ إِذَا عَسَعَسَ کی قرأت کرتے سنا۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان کی مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ نے سورۃ تکویر کی قرأت کی۔

سیدنا عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مکہ میں صبح کی نماز پڑھائی تو آپ نے سورۃ مؤمنین کی قرأت شروع کر لی، حتیٰ کہ جب آپ ﷺ موسیٰ و ہارون علیہما السلام یا عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر (کی آیات) پر پہنچے تو آپ ﷺ کو کھانسی آنا شروع ہو گئی، سو آپ ﷺ نے قرأت ختم کر دی اور رکوع کر دیا۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ

وہاں موجود تھے۔

۱۲۵ | صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب القراءة في الصبح، ج: ۵۷

۱۲۶ | أيضاً

۱۲۷ | صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب القراءة في الصبح، ج: ۵۵

ہشام اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز پڑھی اور اس کی دونوں رکعتوں میں سورۃ بقرۃ کی تلاوت فرمائی۔

۱۲۸- (۱.۶۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى الصُّبْحَ، فَقَرَأَ فِيهَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فِي الرَّكَعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا.

عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں سورۃ یوسف اور سورۃ حج پڑھی اور آپ رضی اللہ عنہ نے آہستہ آہستہ قرأت کی، میں نے کہا: اللہ کی قسم! تب تو آپ اسی وقت (نماز کے لیے) کھڑے ہو گئے ہوں گے جب فجر طلوع ہوئی ہو گی؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

۱۲۹- (۱.۷۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ يَقُولُ: صَلَّيْنَا وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الصُّبْحَ، فَقَرَأَ فِيهَا سُورَةَ يُوسُفَ وَسُورَةَ الْحَجِّ، فَقَرَأَ قِرَاءَةً بَطِيئَةً، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ كَانَ إِذَا يَقُومُ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ؟ قَالَ: أَجَلٌ.

فراسہ بن عمیر حنفی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سورۃ یوسف سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے کثرت سے پڑھنے سے یاد کی ہے، آپ رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں اس کی بہت زیادہ قرأت کیا کرتے تھے۔

۱۳۰- (۱.۷۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَرَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، الْفَرَاغِيَّ عَنْ عُمَيْرِ الْحَنْفِيِّ أَنَّهُ قَالَ: مَا أَخَذْتُ سُورَةَ يُوسُفَ إِلَّا مِنْ قِرَاءَةِ عُثْمَانَ إِيَّاهَا فِي الصُّبْحِ مِنْ كَثْرَةِ مَا كَانَ يُرَدِّدُهَا.

صبح کی نماز روشن کر کے پڑھنے کا بیان

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح کو روشن کر لیا کرو، کیونکہ یہ تمہارے لیے بہت بڑے اجر و ثواب کا باعث ہے۔

باب الاسفار بالصبح

۱۳۱- (۸۷۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانٌ، عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((اسْفِرُوا بِالصُّبْحِ، فَإِنَّ ذَلِكَ أَعْظَمُ لِأَجُورِكُمْ))، أَوْ قَالَ: ((لِلْأَجْرِ)).

[۱۲۸] الموطأ لإمام مالك: ۸۲/۱، المصنف لعبد الرزاق: ۴۱۱/۲ [۱۲۹] ایضاً.

[۱۳۰] الموطأ لإمام مالك: ۸۲/۱

[۱۳۱] سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب في وقت الصبح، ح: ۴۲۴، سنن الترمذی، أبواب الصلاة، باب ما جاء في الإسفار بالفجر، ح: ۱۵۴، سنن النسائي، كتاب المواقيت، باب الإسفار، ح: ۵۴۸، سنن ابن ماجه، كتاب الصلاة، أبواب المواقيت، ح: ۴۷۲، صحيح ابن حبان: ۴/۳۵۸

باب الابراد بالظھر

۱۳۲- (۱۰۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ))، وَقَالَ: ((اشْتَكَّتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا، فَقَالَتْ: رَبِّ، أَكَلْتُ بَعْضِي بَعْضًا، فَأَذِنَ لَهَا بِنَفْسَيْنِ: نَفْسٌ فِي الشِّتَاءِ، وَنَفْسٌ فِي الصَّيْفِ، فَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ فَمِنْ حَرِّهَا، وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْبُرْدِ فَمِنْ زَمْهِرِ يَرِهَا)).

۱۳۳- (۱۰۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ)).

۱۳۴- (۱۰۸): أَخْبَرَنَا الْيَقِينُ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

۱۳۵- (۱۰۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ

ظہر کی نماز ٹھنڈی کر کے پڑھنے کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب گرمی سخت ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈا کر لیا کرو، کیونکہ بلاشبہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے ہے، فرمایا: آگ نے اپنے پروردگار سے شکایت کی اور کہا: اے میرے رب! میرے ایک حصے نے دوسرے کو (گرمی کی وجہ سے) کھالیا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانس لینے کی اجازت دے دی، ایک سانس سردی کے موسم میں اور ایک سانس گرمی کے موسم میں، چنانچہ جب تم گرمی کی بہت زیادہ سختی پاتے ہو تو یہ جہنم کی گرم سانس کے باعث ہے اور جب تم بہت سخت سردی محسوس کرتے ہو تو یہ اس کے سرد سانس کے باعث ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب گرمی سخت ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈا کر لیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے ہوتی ہے۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے بھی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب گرمی بہت سخت ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈا کر

[۱۳۲] صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاة، باب الابراد بالظھر من شدة الحر، ح: ۵۳۷، صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع

الصلاة، باب استحباب الابراد بالظھر فی شدة الحر، ح: ۶۱۵

[۱۳۳] الموطأ لإمام مالك/ ۱/ ۱۴، صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاة، باب الابراد بالظھر فی شدة الحر، ح: ۵۳۴

[۱۳۴] أيضاً

[۱۳۵] أيضاً

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ)).

لیا کرو، کیونکہ یقیناً گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے ہے۔

باب فی تقدیم العصر ومن فاتته

صلاة العصر

۱۳۶- (۱۱۰): أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ، قَالَ: وَإِنَّمَا أَحْبَبْتُ تَقْدِيمَ الْعَصْرِ لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ بْنَ أَبِي فَدْيِكٍ أَخْبَرَنَا، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيضاءُ حَيَّةً، ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيهَا وَالشَّمْسُ مُرْتَفَعَةً.

عصر کی نماز جلدی پڑھنے اور جس کی نماز عصر رہ جائے اس کا بیان

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھایا کرتے تھے اور سورج سفید سلامت کھڑا ہوتا، پھر جانے والا دینے کی باہر والی جانب جاتا اور پھر جب وہ (واپس) آتا تو سورج ابھی بلند ہی ہوتا۔

۱۳۷- (۱۱۱): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فَدْيِكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنِ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الدِّيلِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ فَاتَتْهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَانَ مِثْرَ أَهْلِهِ وَمَالِهِ)).

سیدنا نوفل بن معاویہ دیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی نماز عصر چھوٹ گئی، اس کے گویا اہل و مال تباہ کر دیے گئے۔

باب تقدیم صلاة المغرب

۱۳۸- (۱۱۲): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنِ أَبِي نُعَيْمٍ، عَنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي

نماز مغرب جلدی پڑھنے کا بیان

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مغرب کی نماز نبی ﷺ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے، پھر ہم نکلتے تو تیر اندازی کا مقابلہ کرتے جاتے یہاں تک کہ ہم بنی سلمہ

[۱۳۶] صحیح البخاری، کتاب مواقیب الصلاة، باب وقت العصر، ح: ۵۵۰، صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب

التیکید بالعصر، ح: ۶۲۱

[۱۳۷] [المعرفة للبيهقي ۱/ ۴۶۰، صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوة، ح: ۳۶۰۲، صحیح مسلم، کتاب الفتن و أشراط

الساعة، باب نزول الفتن كمواقع القطر، ح: ۲۸۸۶، سنن النسائی کتاب الصلاة، باب صلاة العصر فی السفر، ح: ۴۷۸

[۱۳۸] أيضاً

الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ نَخْرُجُ تَنَاضُلًا حَتَّى نَدْخُلَ بُيُوتَ بَنِي سَلَمَةَ نَنْظُرُ إِلَى مَوَاقِعِ النَّبْلِ مِنَ الْإِسْفَارِ.

کے گھروں تک پہنچ جاتے اور ہم سفیدی کی وجہ سے تیر کے گرنے کی جگہ کو دیکھ لیا کرتے۔

۱۳۹- (۱۱۴): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ، عَنْ صَالِحِ مَوْلَى التَّوَّامَةِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ نَنْصَرِفُ فَنَاتِي السُّوقَ، وَلَوْ رُمِيَ بِنَبْلِ لَرَوَى مَوَاقِعَهَا.

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھا کرتے تھے، پھر ہم واپس جاتے تو ہم بازار میں آتے، اگر تیر پھینکا جاتا تو اس کے گرنے کی جگہ دیکھ لی جاتی تھی۔

۱۴۰+ (۱۱۳): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَقَالَ جَابِرٌ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ نَنْصَرِفُ فَنَاتِي بَنِي سَلَمَةَ، فَنَبْصُرُ مَوَاقِعَ النَّبْلِ.

قعقاع بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے، پھر ہم واپس جاتے تو (جب) ہم بنو سلمہ کے پاس آتے تو ہم تیرے کے گرنے کے جگہ کو دیکھ سکتے ہوتے تھے۔

باب ما قرء في صلاة المغرب

۱۴۱- (۱۰۶۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ بِالطُّورِ فِي الْمَغْرِبِ.

نماز مغرب میں کی جانے والی قرأت کا بیان

سیدنا مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب کی نماز میں سورۃ طور کی قرأت کرتے ہوئے سنا۔

۱۴۲- (۱۰۶۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ

سیدہ اُمّ فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو سورۃ مرسلات پڑھتے ہوئے سنا، پھر

[۱۳۹] المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۲۸/۲۵۵

[۱۴۰] مسند احمد حنبل ۲۲/۱۴۱۲، صحيح ابن خزيمة ۱/۱۷۳، صحيح مسلم، كتاب المساجد مواضع الصلاة، باب ما جاء أن أول

وقت المغرب عند غروب الشمس، ح: ۶۳۶، صحيح البخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب وقت المغرب، ح: ۵۵۹

[۱۴۱] الموطأ لإمام مالك: ۱/۷۸، صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب الجهر في المغرب، ح: ۷۶۵، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب

القرأة في الصبح، ح: ۴۶۳

[۱۴۲] أيضاً

انہوں نے کہا: اے میرے بیٹے! تو نے یہ سورت پڑھ کے مجھے یاد دلادیا ہے کہ یہی میں نے آخری مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو نمازِ مغرب میں پڑھتے ہوئے سنا تھا۔

ابن عباس، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ، سَمِعَتْهُ يَقْرَأُ: ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾، فَقَالَتْ: يَا بَنِي، لَقَدْ ذَكَرْتَنِي بِقِرَاءِ تِكَ هَذِهِ السُّورَةِ، إِنَّهَا لِأَخْرُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ.

قیس بن حارث کہتے ہیں کہ ابو عبد اللہ صائغی جب خلافتِ صدیقی میں مدینہ میں آئے تو انہوں نے مجھے بتلایا کہ وہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے، تو آپ رضی اللہ عنہ پہلی دو رکعات میں سورۃ فاتحہ اور قصارِ مفصل میں سے فلاں فلاں سورۃ پڑھتے، پھر جب تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو میں قریب ہو کر سنتا یہاں تک کہ میرے کپڑے آپ رضی اللہ عنہ کے کپڑوں کو چھونے کے قریب ہوتے، تو میں سنتا کہ آپ رضی اللہ عنہ سورۃ فاتحہ پڑھتے اور یہ آیت پڑھتے: رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا... الخ ہمارے پروردگار ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ فرما بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی ہے اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما، یقیناً تو ہی بہتر عطا کرنے والا ہے۔“

۱۴۳- (۱۰۶۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ نُسَيْبٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ قَيْسَ بْنَ الْحَارِثِ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الصَّنَابِجِيُّ أَنَّهُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَصَلَّى وَرَاءَ أَبِي بَكْرٍ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَةِ سُورَةِ مَنْ قِصَارِ الْمَفْصَلِ، ثُمَّ قَامَ فِي الرَّكَعَةِ الثَّلَاثَةِ - قَالَ - فَذَنُوتُ مِنْهُ حَتَّى إِنَّ ثِيَابِي لَتَكَادُ أَنْ تَمَسَّ ثِيَابَهُ، فَسَمِعْتُهُ قَرَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ، وَهَذِهِ الْآيَةُ: ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ﴾.

عشاء میں تاخیر اور اس کی قرأت کا بیان

باب تأخير العشاء وما يقرأ فيها

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھا کرتے تھے، پھر وہ بنو سلمہ میں واپس جا کر اپنی قوم کو بھی وہی نماز پڑھاتے۔ ایک رات نبی ﷺ نے عشاء کی نماز لیٹ کر دی اور معاذ رضی اللہ عنہ جب آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھا

۱۴۴- (۲۴۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَوَ بْنَ دِينَارَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعِشَاءَ أَوْ الْعَتَمَةَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي بِقَوْمِهِ فِي بَنِي سَلَمَةَ، قَالَ:

[۱۴۳] الموطأ لإمام مالك: ۷۹/۱، المصنف لعبد الرزاق: ۱۰۹/۲

[۱۴۴] صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب إذا طول الإمام، ج: ۸۰، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب القراءة في العشاء، ج: ۶۵

کرواپس لوٹے تو انہوں نے اپنی قوم کو امامت کرواتے ہوئے سورۃ بقرہ کی قرأت شروع کر دی، ایک آدمی آپ کے پیچھے سے الگ ہو گیا اور اپنی علیحدہ نماز پڑھنے لگا، تو لوگوں نے اس سے کہا: کیا تو منافق ہو گیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، لیکن میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آؤں گا (اور انہیں بتاؤں گا)، چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھائی اور معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی، پھر انہوں نے واپس آ کر ہمیں نماز پڑھائی اور سورۃ بقرہ شروع کر دی، لیکن جب میں نے یہ دیکھا تو میں پیچھے ہٹ گیا اور اپنی الگ نماز پڑھ لی، دراصل ہم آپاشی کرنے والے لوگ ہیں اور اپنے ہاتھوں سے کام کرتے ہیں (اس لیے بہت تھکے ہوئے ہوتے ہیں) نبی ﷺ معاذ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے معاذ! کیا توفیقہ باز ہے؟ اے معاذ! کیا توفیقہ ڈالنے والا ہے؟ تو فلاں فلاں سورت پڑھ لیا کر۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے بھی گزشتہ روایت کے مثل ہی مروی ہے لیکن انہوں نے یہ اضافہ کیا ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الغاشیہ، سورۃ الطارق اور اس جیسی سورتوں کی قرأت کیا کرو۔ سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمرو سے کہا: ابن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے انہیں سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الغاشیہ اور سورۃ الطارق کی قرأت کا حکم فرمایا۔ عمرو نے جواب دیا کہ (جن سورتوں کا نبی ﷺ نے حکم فرمایا تھا) وہ یہی سورتیں ہیں یا وہ انہی کے مثل تھیں۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع بیان کرتے ہیں کہ ابن

فَأَخَّرَ النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى مُعَاذًا مَعَهُ ثُمَّ رَجَعَ، فَمَمَّ قَوْمَهُ فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَتَنَحَّى رَجُلٌ مِنْ خَلْفِهِ فَصَلَّى وَحَدَهُ، فَقَالُوا لَهُ: أَنَا فَعَلْتُمْ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنِّي آتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَأَتَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ أَخَّرْتَ الْعِشَاءَ، وَإِنَّ مُعَاذًا صَلَّى مَعَكَ ثُمَّ رَجَعَ فَأَمَّنَا فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ تَأَخَّرْتُ فَصَلَّيْتُ، وَإِنَّمَا نَحْنُ أَصْحَابُ نَوَاضِحٍ نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا، فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ مُعَاذٍ فَقَالَ: ((أَفْتَانُ أَنْتَ يَا مُعَاذُ، أَفْتَانُ أَنْتَ يَا مُعَاذُ؟ أَقْرَأَ بِسُورَةِ كَذَا وَسُورَةِ كَذَا)).

۱۴۵- (۲۴۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهُ، وَزَادَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: أَقْرَأِ بِ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى﴾ وَ﴿وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ﴾ وَنَحْوَهَا قَالَ سُفْيَانُ: فَقُلْتُ لِعَمْرٍو: إِنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ يَقُولُ: قَالَ لَهُ: أَقْرَأِ بِ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى﴾ وَ﴿وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ﴾ قَالَ عَمْرٍو: هُوَ هَذَا، أَوْ هُوَ نَحْوَهُ.

۱۴۶- (۲۱۹): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ

عمرؓ سفر میں، میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہارات (کی نماز) میں سورہ زلزال پڑھا کرتے تھے، انہوں نے (ایک مرتبہ) سورہ فاتحہ پڑھی، پھر جب یہ سورت پڑھنے لگے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بار بار تین مرتبہ پڑھا (یعنی آپ سورت بھول گئے تھے) راوی کہتے ہیں کہ میں نے إِذَا زُلْزِلَتْ پڑھا (یعنی لقمہ دیا) تو آپ سورہ زلزال پڑھنے لگے۔

الْمَجِيدِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ نَافِعِ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْرَأُ فِي السَّفَرِ، أَحْسَبُهُ قَالَ فِي الْعَتَمَةِ: ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ﴾، فَقَرَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ، فَلَمَّا آتَى عَلَيْهَا قَالَ: ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾، ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾، ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾، قَالَ: فَقُلْتُ: إِذَا زُلْزِلَتْ، فَقَالَ: إِذَا زُلْزِلَتْ.

عشاء کا نام 'عتمہ' رکھنے کا بیان

سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم پر دیہاتی لوگ تمہاری نماز کے نام پر ہرگز غالب نہ آجائیں، بلکہ وہ عشاء ہے (کیونکہ عرب بدوی لوگ عشاء کو عتمہ کہتے تھے)، سنو! وہ رات کو تاخیر سے اونٹ لاتے ہیں (اس لیے اسے عتمہ بولتے ہیں، کیونکہ عتمہ کا مطلب ہے رات گئے کا وقت)۔

باب تسمية العشاء بالعتمة
۱۴۷-۱۱۵: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْبِدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَلَا تَغْلِبُنْكُمْ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ، هِيَ الْعِشَاءُ، أَلَا إِنَّهُمْ يُعْتَمُونَ بِالْأَيْلِ)).

اس کا بیان کہ جس نے نماز کی ایک رکعت

باب من أدرك ركعة من الصلاة فقد

پالی، اس نے نماز پالی

أدرك الصلاة

سیدنا ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سورج طلوع ہونے سے پہلے صبح کی نماز کی ایک رکعت پالی تو اس نے صبح کی نماز پالی اور جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی اس نے عصر کی نماز پالی۔

۱۴۸-۱۰۹: أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ، أَنَّ مَالِكَاً أَخْبَرَهُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ، وَعَنْ بُسَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ، وَعَنْ الْأَعْرَجِ، يُحَدِّثُونَهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ رُكُوعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ، وَمَنْ أَدْرَكَ رُكُوعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ

۱۴۷ | صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب وقت العشاء و تاخيرها، ح: ۶۳۸

۱۴۸ | الموطأ لإمام مالك: ۴/۱، صحيح البخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب من أدرك من الفجر ركعة، ح: ۵۷۹، صحيح مسلم، كتاب

المساجد ومواضع الصلاة، باب من أدرك ركعة من الصلاة فقد أدرك تلك الصلاة، ح: ۶۰۷

أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ)).

۱۴۹- (۳۰۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی تو اس نے نماز پالی۔

باب فی قضاء الصلاة

قضاء نماز کی ادائیگی کا بیان

۱۵۰- (۸۲۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَامَ عَنِ الصُّبْحِ فَصَلَّاهَا بَعْدَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، يَقُولُ: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي﴾.

ابن مسیب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کے وقت سوئے رہ گئے تو آپ ﷺ نے فجر کی نماز طلوع آفتاب کے بعد ادا فرمائی، پھر فرمایا: جو شخص نماز (پڑھنا) بھول جائے تو اسے جب بھی یاد آئے تو اسے پڑھ لینی چاہیے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي ”میری یاد کے لئے نماز قائم کیجیے۔“

۱۵۱- (۸۲۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَعَرَسَ، فَقَالَ: ((أَلَا رَجُلٌ صَالِحٌ يَكُلُونَا اللَّيْلَةَ، لَا نَرْقُدُ عَنِ الصَّلَاةِ))، فَقَالَ بِلَالٌ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَاسْتَنَدَ بِلَالٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ وَاسْتَقْبَلَ الْفَجْرَ فَلَمْ يَفْزَعُوا إِلَّا بِحُرِّ الشَّمْسِ فِي وُجُوهِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا بِلَالُ، أَيْنَ مَا قُلْتَ؟)) فَقَالَ

نافع بن جبیر نبی ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جو سفر تھے کہ آپ ﷺ نے (ایک جگہ) قیام کیا تو فرمایا: کیا کوئی ایسا نیک آدمی ہے جو ہمارے لیے شب بھر بیدار رہے، تاکہ ہم صبح کی نماز سے سوئے ہی نہ رہ جائیں۔ تو بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں، چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ نے اپنی سواری کے ساتھ ٹیک لگائی اور صبح کا انتظار کرنے لگے (اور اسی اثنا میں انہیں بھی نیند آگئی)، تو انہیں چہروں پر سورج کی شعائیں پڑنے سے ہی جاگ آئی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! تم نے جو کہا تھا، وہ کہاں گیا؟ تو بلال رضی اللہ عنہ

[۱۴۹] صحیح البخاری، مواقت الصلاة، باب من أدرك من الصلاة ركعة، ح: ۵۸۰، صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة.

باب من أدرك ركعة من الصلاة فقد أدرك الصلاة، ح: ۴۰۷، الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۰.

[۱۵۰] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۳، صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب قضاء صلاة الفائتة، ح: ۶۸۰، سنن أبي داود،

کتاب الصلاة، باب فیمن نام عن صلاة ونسيها، ح: ۴۴۱.

[۱۵۱] صحیح البخاری، کتاب مواقت الصلاة، باب من نسي صلاة فليصل اذا ذكرها، ح: ۵۹۷، صحیح مسلم، کتاب المساجد و

مواضع الصلاة، باب قضاء الصلاة الفائتة، ح: ۶۸۴.

نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول مجھے بھی اسی چیز نے پکڑ لیا، جس نے آپکو پکڑا تھا (یعنی نیند نے) راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضوء کیا، پھر فجر کی دو سنتیں ادا فرمائیں، پھر کچھ دیر لوگ ٹھہرے رہے، پھر آپ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خندق کے دن ہم نماز سے روک دیے گئے (یعنی جنگ کے باعث نماز نہ پڑھ سکے) حتیٰ کہ مغرب کے بعد رات چھانے لگی، یہاں تک کہ ہم کافی کر دیے گئے (یعنی ہمیں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل ہو گئی)، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ... الخ** ”اللہ تعالیٰ قال میں مومنوں کو کافی ہو گیا اور اللہ تعالیٰ بہت طاقتور اور غلبے والا ہے۔“ تو رسول اللہ نے بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں (اذان کا) حکم دیا، پھر انہوں نے ظہر کی اقامت کہی اور آپ ﷺ نے اس طرح اچھے طریقے سے لوگوں کو نماز پڑھائی جیسا کہ نماز کے وقت میں آپ ﷺ پڑھاتے تھے، پھر (بلال رضی اللہ عنہ نے) عصر کی اقامت کہی اور آپ ﷺ نے اسی طرح لوگوں کو نماز پڑھائی، پھر مغرب کی اقامت کہی تو آپ ﷺ نے اسی طرح نماز پڑھائی، پھر عشاء کی اقامت کہی تو آپ ﷺ نے ویسے ہی لوگوں کو نماز پڑھائی۔ (ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ واقعہ نماز خوف پیدل یا سوار پڑھنے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔

نماز کے ممنوعہ اوقات کا بیان

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول

بَلَالُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِنَفْسِكَ، قَالَ: فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ اقْتَادُوا شَيْئًا، ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ.

۱۵۲- (۱۲۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حُسْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ بِهَيْوَى مِنْ اللَّيْلِ حَتَّى كُنْفِينَا، وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا﴾، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلَالًا، فَأَمَرَهُ، فَأَقَامَ الظُّهْرَ، فَصَلَّاهَا فَأَحْسَنَ صَلَاتَهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا فِي وَقْتِهَا، ثُمَّ أَقَامَ الْعَصْرَ فَصَلَّاهَا كَذَلِكَ، ثُمَّ أَقَامَ الْمَغْرِبَ فَصَلَّاهَا كَذَلِكَ، ثُمَّ أَقَامَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا كَذَلِكَ أَيْضًا، قَالَ: وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْزَلَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ فَرَجَالًا أَوْ رُكْبَانًا.

باب الاوقات المنهى عن الصلاة فيها

۱۵۳- (۲۲۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

۱۵۲ | سنن النسائي كتاب الاذان باب الاذان للفائت من الصلوات، ج: ۶۲۱، السنن الكبرى للنسائي، ۱/ ۵۰۵، صحيح ابن خزيمة

۹۸۱ | المسند لإمام أحمد بن حنبل، ۱۷/ ۲۹۳

۱۵۳ | الموطأ لإمام مالك، ۱/ ۲۲۱، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الاوقات التي نهى عن الصلاة فيها، ج: ۸۲۵

اللہ ﷺ نے عصر کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے تک اور صبح کے بعد سے لے کر سورج طلوع ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت اردنا نماز نہ پڑھے۔

سیدنا عبد اللہ صناحی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کا سینگ ہوتا ہے، پھر جب سورج بلند ہو جاتا ہے تو وہ سینگ اس سے جدا ہو جاتا ہے، پھر جب سورج سر پہ آ جاتا ہے تو وہ (سینگ) اس کے ساتھ مل جاتا ہے، جب ہو تھوڑا جھک جاتا ہے تو وہ اس سے جدا ہو جاتا ہے، پھر جب سورج غروب ہونے کے قریب ہوتا ہے تو وہ (شیطانی سینگ) پھر اس کے قریب آ جاتا ہے اور جب وہ غروب ہو جاتا ہے، وہ بھی اس سے جدا ہو جاتا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آدھے دن کے وقت (یعنی جب سورج عین درمیان میں ہو) نماز پڑھنے سے روکا ہے، یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے، جمعہ کا دن اس ممانعت سے مستثنیٰ ہے۔

يَحْيَىٰ بِنَ حَبَّانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَىٰ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّىٰ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّىٰ تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

۱۵۴- (۴۲۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((لَا يَتَحَرَّىٰ أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا)).

۱۵۵- (۵۲۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ الصُّنَابِحِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا ارْتَفَعَتْ فَارْقَهَا، فَإِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا، فَإِذَا زَالَتْ فَارْقَهَا، فَإِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوبِ قَارَنَهَا، فَإِذَا غَرَبَتْ فَارْقَهَا))، وَنَهَىٰ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِي تِلْكَ السَّاعَاتِ.

۱۵۶- (۶۷۲): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَىٰ عَنِ الصَّلَاةِ نِصْفَ

[۱۵۴] الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۲۰، صحيح البخاری، كتاب موفيت الصلاة، باب لا يتحرى الصلاة قبل غروب الشمس، ح: ۵۷۵.

صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الاوقات التي نهى عن الصلاة فيها، ح: ۸۲۸.

[۱۵۵] الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۱۹، سنن النسائي كتاب مواقيت، باب الساعات التي نهى عن الصلاة فيها، ح: ۵۵۹، سنن ابن ماجه

كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الساعات التي تكره فيها الصلاة، ح: ۱۲۵۳.

[۱۵۶] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۳، صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب قضاء صلاة الفائتة، واستحباب تعجيل قضائها،

ح: ۶۸۱، سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب فيمن نام عن صلاة أو نسيها، ح: ۴۴۱.

طاؤس نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عصر کے بعد والی دور کعتوں کے بابت پوچھا، تو انہوں نے ان سے روک دیا۔ طاؤس کہتے ہیں کہ میں نے کہا: میں تو انہیں نہیں چھوڑوں گا، تو ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمانے لگے: مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ... الخ ”کسی مسلمان مرد و عورت کے یہ لائق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا فیصلہ فرمادیں تو وہ اپنے معاملات میں اختیار لیے پھریں۔“

بعد از عصر دو رکعت نماز کا بیان

ابو سلمہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ مدینہ آئے، اس دوران کہ وہ منبر پر تشریف فرماتھے کہ انہوں نے کہا: اے کثیر بن صلت! عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے رسول اللہ ﷺ کی عصر کے بعد والی نماز کے بارے میں پوچھ کر آؤ۔ ابو سلمہ کہتے ہیں کہ میں بھی ان کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس چل پڑا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ہمارے ساتھ عبد اللہ بن حارث بن نوفل کو بھی بھیج دیا، چنانچہ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو انہوں نے اس بارے میں اس سے فرمایا کہ جاؤ ام سلمہ سے پوچھو۔ سو میں بھی ان کے ساتھ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف گیا اور ان سے اس مسئلہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ایک دن عصر کے بعد رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو آپ نے میرے پاس دو رکعت نماز پڑھی جسے میں نے (اس سے پہلے) آپ ﷺ کو پڑھتے نہیں دیکھا تھا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول!

النَّهَارِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ .
۱۵۷- (۱۲۳۸): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ صَعْبٍ، أَنَّ طَاوُوسًا أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَنَهَاهُ عَنْهُمَا، قَالَ طَاوُوسٌ: فَقُلْتُ: مَا أَدْعُهُمَا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ﴾ الْآيَةَ .

باب صلاة الركعتين بعد العصر

۱۵۸- (۲۹۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْبِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، يَقُولُ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، الْمَدِينَةَ فَبَيْنَا هُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذْ قَالَ: يَا كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ، أَذْهَبَ إِلَى عَائِشَةَ فَسَلَّهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ الْعَصْرِ، قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: فَذَهَبْتُ مَعَهُ إِلَى عَائِشَةَ، وَبَعَثَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ مَعَنَا، فَقَالَ: أَذْهَبَ وَاسْمَعْ مَا تَقُولُهُ أَمْ الْمُؤْمِنِينَ، فَاتَى عَائِشَةَ فَسُئِلَتْ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ لَهُ: أَذْهَبَ فَسَلَّ أُمَّ سَلَمَةَ، فَذَهَبْتُ مَعَهُ إِلَى أُمَّ سَلَمَةَ فَسَأَلَهَا، فَقَالَتْ أُمَّ سَلَمَةَ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَصَلَّى عِنْدِي رَكَعَتَيْنِ لَمْ أَكُنْ أَرَاهُ يُصَلِّيهِمَا، قَالَتْ أُمَّ سَلَمَةَ:

۱۵۷ | المصنف لعبد الرزاق: ۴۳۳/۲، السنن الكبرى للسنائي، ۵۳/۲،

۱۵۸ | المسند للحميدي: ۴۴۱/۱، صحيح البخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب ما يصلي بعد العصر، ح: ۵۹۰، صحيح مسلم، كتاب

صلاة المسافرين وقصرها، باب معرفة الركعتين، ح: ۸۳۵

آپ نے یہ جو نماز پڑھی ہے، میں نے (اس سے پہلے) کبھی آپ کو یہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میں نے ظہر کے بعد والی دور کعتیں پڑھی ہیں کیونکہ (ظہر کے بعد) میرے پاس بنو تمیم کا وفد آ گیا تھا یا (فرمایا) صدقہ (آ گیا تھا) تو انہوں نے مجھے ان سے مشغول کر دیا تو یہ وہی دور کعتیں ہیں۔

ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہ معاویہ مدینے آئے تو منبر پر تشریف فرما ہو کر انہوں نے فرمایا: اے کثیر بن صلت! ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے نبی ﷺ کی عصر کے بعد کی دور کعت نماز کے بارے میں پوچھ کر آؤ۔ ابو سلمہ کہتے ہیں کہ میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن حارث بن نوفل کو بھی ہمارے ساتھ بھیج دیا اور فرمایا: جا اور سننا کہ ام المؤمنین کیا فرماتی ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ آپ کے پاس آئے اور پوچھا، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا مجھے تو علم نہیں ہے، البتہ تم ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر ان سے پوچھو۔ کہتے ہیں کہ میں بھی ان کے ساتھ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلا گیا، تو وہ فرمانے لگیں: ایک روز عصر کے بعد رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور دور کعت نماز ادا فرمائی، جو میں نے پہلے کبھی آپ ﷺ کو پڑھتے نہیں دیکھا تھا۔ سو میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے جو آج نماز پڑھی ہے، یہ پہلے میں نے کبھی آپ ﷺ کو پڑھتے نہیں دیکھا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ظہر کے بعد کی دور کعتیں پڑھی ہیں، میرے پاس بنو تمیم کا وفد آ گیا تھا، یا (فرمایا:) صدقہ آ گیا تھا، تو انہوں نے مجھے مصروف کر دیا، تو یہ وہی دور کعتیں ہیں۔

فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَقَدْ صَلَّيْتُ صَلَاةَ لَمْ أَكُنْ أَرَاكَ تُصَلِّيهَا، قَالَ: ((إِنِّي كُنْتُ أَصَلِّي رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، وَإِنَّهُ قَدِمَ عَلَيَّ وَفَدُّ بَنِي تَمِيمٍ، أَوْ صَدَقَةٌ فَشَغَلُونِي عَنْهُمَا، فَهَمَا هَاتَانِ الرَّكَعَتَانِ)).

۱۵۹- (۸۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَبِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ، فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذْ قَالَ: يَا كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ، اذْهَبْ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَسَلِّهَا عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ الْعَصْرِ، قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: فَذَهَبْتُ مَعَهُ، وَبَعَثَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ نُوْفَلٍ، فَقَالَ: اذْهَبْ فَاسْمَعْ مَا تَقُولُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: فَجَاءَهَا فَسَأَلَهَا، فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: لَا عَلِمَ لِي، وَلَكِنْ اذْهَبْ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَلِّهَا، قَالَ: فَذَهَبْتُ مَعَهُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَصَلَّى عِنْدِي رَكَعَتَيْنِ لَمْ أَكُنْ أَرَاهُ يُصَلِّيهِمَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَقَدْ صَلَّيْتُ صَلَاةَ لَمْ أَكُنْ أَرَاكَ تُصَلِّيهَا، فَقَالَ: ((إِنِّي كُنْتُ أَصَلِّي الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، وَإِنَّهُ قَدِمَ عَلَيَّ وَفَدُّ بَنِي تَمِيمٍ، أَوْ صَدَقَةٌ، فَشَغَلُونِي عَنْهُمَا، فَهَمَا هَاتَانِ الرَّكَعَتَانِ)).

بعد از صبح فجر کی دو سنتوں کا بیان

سیدنا قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا کہ میں صبح کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھ رہا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے قیس! یہ کونسی دو رکعات ہیں؟ میں نے کہا: میں نے فجر کی دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں (وہ اب پڑھ رہا ہوں) تو رسول اللہ ﷺ اس بات پر خاموش ہو گئے۔

حرمِ مکہ میں کسی بھی وقت طواف و نماز کی ادائیگی کا بیان

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبد مناف! تم میں سے جو بھی شخص لوگوں کے کسی بھی معاملے کا نگران بنے تو وہ کسی کو بھی اس گھر (یعنی بیت اللہ) کا طواف کرنے اور شب و روز کسی بھی وقت نماز پڑھنے سے ہرگز منع نہ کرے۔

اختلافِ رواۃ کے ساتھ سابقہ حدیث ہی ہے۔

عطاء نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: اے بنی عبدالمطلب، یا اے بنی ہاشم، یا اے بنی عبد مناف۔

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں کہ میں نے اور عطاء بن

باب فی رکعتی الفجر بعد صلاة الصبح

۱۶۰- (۸۲۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ قَيْسٍ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ، عَنِ جَدِّهِ، قَيْسٍ، قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَصَلِي رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الصُّبْحِ، فَقَالَ: ((مَا هَاتَانِ يَا قَيْسُ؟)) فَقُلْتُ: إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ، فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

باب جواز الطواف والصلاة بمكة أي

ساعة شاء

۱۶۱- (۸۲۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ، عَنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((يَا بَنِي عَبْدِ مَنْفٍ! مَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا فَلَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ)).

۱۶۲- (۸۲۹): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ عَطَاءٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، أَوْ مِثْلَ مَعْنَاهُ لَا يَخَالِفُهُ. وَزَادَ عَطَاءٌ: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَلِّبِ، أَوْ يَا بَنِي هَاشِمٍ، أَوْ يَا بَنِي عَبْدِ مَنْفٍ.

۱۶۳- (۱۲۱۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ

[۱۶۰ | المسند للحمیدی ۳۸۳/۲، سنن أبی داود، کتاب الصلاة، باب من فاتته (أى ركعتی الفجر) متى يقضيها، ح: ۱۲۶۲، سنن الترمذی، أبواب الصلاة، باب ما جاء فيمن تقوته الركعتان قبل الفجر يصليهما بعد صلاة الصبح، ح: ۴۲۲، صحيح ابن حبان ۶/۲۲۲.

المستدرک للحاکم: ۲۷۴/۱

[۱۶۱ | سنن أبی داود، کتاب المناسک، باب الطواف بعد العصر، ح: ۱۸۸۹، سنن الترمذی، أبواب الحج، باب ما جاء في صلاة بعد العصر

وبعد الصبح لمن يطوف، ح: ۸۶۸، صحيح ابن خزيمة، ۲/۲۶۳، صحيح ابن حبان، ۴/۴۲۰، المستدرک للحاکم: ۱/۴۴۸

[۱۶۲ | المصنف لعبد الرزاق: ۵/۶۱

[۱۶۳ | السنن الكبرى للسنائي، ۲/۴۶۲

ابی رباح نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو صبح کے بعد طواف کرتے اور سورج طلوع ہونے سے قبل نماز پڑھتے دیکھا۔

عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَا وَعَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاحٍ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما طَافَ بَعْدَ الصُّبْحِ، وَصَلَّى قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

اذان، اس کی کیفیت اور فرمان باری تعالیٰ:

باب فی الاذان وکیفیتہ وقولہ تعالیٰ:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ كَابِيَان

﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ مجھے عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابی محذورہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن محیرز نے انہیں بتلایا، اور یہ ابو محذورہ کی گود میں ہی یتیم ہو گئے تھے جب انہوں نے شام کی طرف جانے کے لیے انہیں تیار کیا، تو (کہتے ہیں کہ) میں نے ابو محذورہ سے کہا: اے چچا جان! میں شام کی طرف جانے والا ہوں اور میں آپ ﷺ کی اذان کے بابت سوال کرنے سے ڈر رہا ہوں، تو اے ابو محذورہ! مجھے بتلایئے، انہوں نے جواب دیا: ہاں (بتلاتا ہوں) میں ایک جماعت میں نکلا اور ہم حنین کے کسی راستے میں تھے، کہ رسول اللہ ﷺ حنین سے لوٹ کے آرہے تھے تو کسی راستے میں ہی ہماری رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہو گئی، تو رسول اللہ ﷺ کے موذن نے نماز کے لیے اذان کہی، جب ہم نے موذن کی آواز سنی تو ایک طرف کوچلے گئے اور اس پر باتیں بناتے ہوئے اور اس کا مذاق اڑاتے ہوئے زور زور سے ہنسنے لگے، نبی ﷺ نے ہمازی آواز سن لی، آپ نے ہماری طرف (پیغام) بھیجا تو ہم آپ کے سامنے پیش ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کس کی آواز میں نے سنی تھی جو اونچی تھی؟ سب لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا اور انہوں نے سچ بول دیا، آپ ﷺ نے سب کو بھیج دیا

۱۶۴- (۱۲۵): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَيْرِيزٍ أَخْبَرَهُ، وَكَانَ يَتِيمًا فِي حِجْرِ أَبِي مَحْذُورَةَ حِينَ جَهَّزَهُ إِلَى الشَّامِ . فَقُلْتُ لِأَبِي مَحْذُورَةَ: أَيَّ عَمٍّ، إِنِّي خَارِجٌ إِلَى الشَّامِ، وَإِنِّي أَحْشَى أَنْ أَسْأَلَ عَنْ تَأْذِينِكَ، فَأَخْبَرَنِي أَبُو مَحْذُورَةَ، قَالَ: نَعَمْ، خَرَجْتُ فِي نَفْرٍ وَكُنَّا بَعْضُ طَرِيقِ حُنَيْنٍ، فَقَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ حُنَيْنٍ، فَلَقِينَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ، فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَسَمِعْنَا صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ وَنَحْنُ مُتَنَكِّبُونَ، فَصَرَخْنَا نَحْكِيهِ وَنَسْتَهْزِءُ بِهِ، فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا إِلَى أَنْ وَقَفْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَيُّكُمْ الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ قَدْ ارْتَفَعَ؟)) فَأَشَارَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ إِلَيَّ وَصَدَّقُوا، فَأَرْسَلْتُهُمْ كُلَّهُمْ وَحَبَسَنِي، قَالَ: ((قُمْ فَأَذِّنْ بِالصَّلَاةِ)) فَقَمْتُ وَلَا شَيْءَ أَكْرَهُ إِلَيَّ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا

[۱۶۴] صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب صفة الأذان، ۳۷۹، سنن الترمذی، أبواب الصلاة، باب ما جاء فی الترجیع فی الأذان، ح: ۱۹۱.

سنن ابن ماجه، کتاب الاذان و السنة فیها، باب الترجیع فی الأذان، ۷۰۸، صحیح ابن حزم، ۱۹۶/۱، صحیح ابن حبان، ۵۷۴/۴.

اللَّهُ تَعَالَى، فَقَدِمْتُ عَلَى عَتَابِ بْنِ أَبِي سَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَأَذَنْتُ بِالصَّلَاةِ عَنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

تھی اور اس کی جگہ سب کی سب رسول اللہ ﷺ کی محبت پیدا ہو گئی تھی۔ پھر میں سیدنا عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ ﷺ کے عامل تھے، کے پاس آیا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق نماز کی اذان دی۔

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَخْبَرَنِي بِذَلِكَ مَنْ أَدْرَكْتُ مِنْ آلِ أَبِي مَحْذُورَةَ عَلَى نَحْوِ مَا أَخْبَرَنِي ابْنُ مُحَيْرِيزٍ.

ابن جریج فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات کی خبر اسی طرح ابو محذورہ کے خاندان کے ایک آدمی نے دی جس طرح مجھے ابن محیریز نے دی تھی۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَأَدْرَكْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ يُؤَدِّنُ كَمَا حَكَى ابْنُ مُحَيْرِيزٍ، وَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْنَى مَا حَكَى ابْنُ جُرَيْجٍ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں ابراہیم بن عبد العزیز بن عبد الملک بن ابی محذورہ کی اسی طرح اذان دیتے ہوئے پایا جس طرح ابن محیریز سے، انہوں نے ابو محذورہ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے اسی معنی میں روایت کیا ہے جیسے ابن جریج نے روایت کیا ہے۔

١٦٥- (١١٧٧): أَخْبَرَنَا ابْنُ عَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ لَا أَذْكَرُ إِلَّا ذُكِرْتَ مَعِيَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ.

مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ (اللہ تعالیٰ کی اس آیت سے مراد یہ ہے کہ) جب بھی میرا ذکر ہو گا، تو میرے ساتھ آپ کا بھی ذکر ہو گا، (مثلاً) أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ (یعنی اللہ تعالیٰ کی الوہیت اور محمد ﷺ کی رسالت کی شہادت ایک ساتھ ہو گی)۔

باب رفع الصوت بالاذان

١٦٦- (١٣٢): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، قَالَ لَهُ أَرَأَيْكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ، فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَنْتَ بِالصَّلَاةِ فَرَفَعُ صَوْتِكَ، فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ صَدَى صَوْتِكَ جِنًّا وَلَا إِنْسًا.

بلند آواز سے اذان کہنے کا بیان ابو صعصعہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: میرا خیال ہے کہ آپ کو بکریاں (چرانا) اور کھیت کھلیان (میں کام کرنا) بہت پسند ہے، سو جب آپ اپنی بکریوں یا کھیتوں میں ہو تو بلند آواز سے نماز کی اذان کہو، کیونکہ جن وانس اور جو کوئی بھی چیز تمہاری آواز کی گونج کو سنے گا وہ روز قیامت تمہاری

گواہی دے گی۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

باب القول مثل ما يقول المؤذن

مؤذن کے کلمات کے مثل ہی جواب دینے کا بیان سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم (مؤذن کی) آواز سنو تو تم بھی اسی طرح کہو جس طرح مؤذن کہتا ہے۔

۱۶۷- (۱۳۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ)).

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (اذان کے جواب میں یہ) فرماتے ہوئے سنا، جب مؤذن نے کہا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور جب کہا: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ تُوَ آپ نے فرمایا: وَأَنَا أَشْهَدُ ”اور میں بھی گواہی دیتا ہوں“ پھر آپ خاموش ہو گئے۔

۱۶۸- (۱۳۵): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى، أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَإِذَا قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ: ((وَأَنَا أَشْهَدُ))، ثُمَّ سَكَتَ.

عیسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ سے اسی کے مثل بیان کرتے سنا۔

۱۶۹- (۱۳۶): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَمِّهِ عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يُحَدِّثُ مِثْلَهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

عبد اللہ بن نلقمہ بن وقاص بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ان کے مؤذن نے اذان دی تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کہا جس طرح ان کے مؤذن نے کہا، یہاں تک کہ اس نے کہا: حی علی الصلاة تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: لا حول ولا قوة إلا بالله اور جب مؤذن نے کہا: حی علی الفلاح تو معاویہ نے

۱۷۰- (۱۳۷): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ، أَنَّ عَيْسَى بْنَ عَمْرٍو أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَاصٍ، قَالَ: إِنِّي لَعِنْدَ مُعَاوِيَةَ إِذْ أَدَّنَ مُؤَذِّنُهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ مُؤَذِّنُهُ، حَتَّى

۱۶۷ | الموطأ لإمام مالك: ۱/۶۸، صحيح البخاري، كتاب الاذان باب ما يقول اذا سمع استنادي، ج: ۱/۱، صحيح مسلم، كتاب

الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه، ج: ۳۸۳

۱۶۸ | المعرفة للبيهقي، ۱/۴۳۵، المسند للحميدي: ۲/۲۷۵

۱۶۹ | أيضاً

۱۷۰ | سنن نسائي، كتاب الاذان، باب القول اذا قال المؤذن: حي على الصلاة، حي على الفلاح، ج: ۶۷۷، السنن الكبرى

لنسائي: ۱/۵۰۹، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۲۸/۱۰۵، صحيح ابن خزيمة، ۱/۲۱۶، صحيح ابن حبان، ۴/۵۸۴

کہا: لاحول ولا قوۃ الا باللہ پھر اس کے بعد ویسے ہی کہا جیسے مؤذن نے کہا، پھر کہنے لگے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا۔

إِذَا قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، وَلَمَّا قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ.

بغیر اذان اقامت کے ساتھ نماز پڑھنے کا بیان حفص بن عاصم بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو مغرب کی اذان دیتے سنا، تو نبی ﷺ نے اسی طرح کہا جیسے وہ کہہ رہا تھا (یعنی اذان کا جواب دیا) جب آپ اس شخص کے پاس گئے تو نماز کھڑی ہونے کو تھی، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ٹھہرو، مغرب کی نماز اس حبشی غلام (یعنی بلال بن النبی) کی اقامت کے ساتھ پڑھو۔

باب منه: والصلاة بإقامة من لم يؤذن ۱۷۱- (۱۲۹): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يُؤَذِّنُ لِلْمَغْرِبِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَ مَا قَالَ، فَانْتَهَى النَّبِيُّ ﷺ إِلَى رَجُلٍ وَقَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((انزلوا فصلوا المغرب بإقامة ذلك العبد! (لأسود)).

مؤذن کی فضیلت کا بیان

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مؤذنین لوگوں کی نمازوں پر ان کے امین ہوتے ہیں۔ اور انہوں نے اس کے ساتھ کچھ اور بھی ذکر فرمایا۔

باب فضيلة المؤذن ۱۷۲- (۱۳۰): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((الْمُؤَذِّنُونَ أَمْنَاءُ النَّاسِ عَلَى صَلَاتِهِمْ))، وَذَكَرَ مَعَهَا غَيْرَهَا.

نماز پڑھنے کے مقامات اور مساجد کا بیان

مکھی مازنی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین ساری ہی جائے سجدہ ہے سوائے قبرستان اور غسل خانے کے۔

باب أمكنة الصلاة والمساجد ۱۷۳- (۷۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ

[۱۷۱] السنن الكبرى للبيهقي: ۱/۴۰۷

[۱۷۲] المعرفة للبيهقي، ۱/۴۴۹

[۱۷۳] سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب في المواضع التي لا تحوز فيها الصلاة، ح: ۴۹۲، سنن الترمذی، أبواب الصلاة، باب ما جاء ان الارض كلها مسجد الا المقبرة والحمام، ح: ۳۱۷، سنن ابن ماجه كتاب المساجد والجماعات، باب المواضع التي تكره فيها الصلاة، ح: ۷۴۵، صحيح ابن خزيمة، ۲/۷ صحيح ابن حبان، ۴/۵۹۸

إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَامَ)).

قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَجَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي كِتَابِي فِي مَوْضِعَيْنِ: أَحَدُهُمَا مُتَّقِعٌ، وَالْآخَرُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث اپنی کتاب میں دو جگہوں پر پائی ہے: ان میں سے ایک تو منقطع ہے جبکہ دوسری سیدنا ابوسعید خدری سے مروی ہے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن معقل یا عبداللہ مغفل رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز کا وقت پاؤ اور تم بکریوں کے ریوڑ میں ہو تو (وہیں) نماز پڑھ لو کیونکہ وہ سکینت اور برکت کا باعث ہیں اور جب تم نماز (کا وقت) پاؤ اور تم اونٹوں کے باڑے میں ہو تو (وہاں سے) نکل پڑو پھر نماز پڑھو، کیونکہ وہ جنوں میں سے ایک جناتی مخلوق ہیں، کیا تم دیکھتے نہیں کہ جب وہ غصہ کھاتا ہے تو کیسے اپنی ناک چڑھاتا ہے۔

۱۷۴- (۷۷): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ كَرِيزٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ أَوْ مَغْفَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا أَدْرَكْتُمُ الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ فِي مَرَايحِ الْغَنَمِ فَصَلُّوا فِيهَا فَإِنَّهَا سَكِينَةٌ وَبَرَكَةٌ، وَإِذَا أَدْرَكْتُمُ الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ فَأَخْرُجُوا مِنْهَا فَصَلُّوا، فَإِنَّهَا جَنٌّ مِنْ جِنِّ خَلِقَتْ، أَلَا تَرَوْنَهَا إِذَا نَفَرَتْ كَيْفَ تَشْمَخُ بِأَنْفِهَا)).

باب مبيت المشرك في المسجد

۱۷۵- (۷۶): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، أَنَّ مُشْرِكِي قُرَيْشٍ حِينَ اتَّوَا الْمَدِينَةَ فِي فِدَاءِ أَسْرَاهُمْ كَانُوا يَبْتَئُونَ فِي الْمَسْجِدِ، مِنْهُمْ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ، قَالَ جُبَيْرٌ فَكُنْتُ أَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ ﷺ.

مسجد میں مشرک کے رات گزارنے کا بیان
عثمان بن ابی سلیمان روایت کرتے ہیں کہ مشرکین قریش جب اپنے قیدیوں کے فدیہ میں مدینہ آتے تو رات مسجد میں گزارا کرتے تھے، ان میں سے جبیر بن مطعم بھی تھے، جبیر کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی قراءت سنا کرتا تھا۔

باب استقبال الكعبة في الصلاة

۱۷۶- (۸۴): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،

نماز میں قبلہ رخ ہونے کا بیان
سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز میں مشغول تھے کہ اسی دوران

[۱۷۴] سنن النسائي كتاب المساجد، باب ذكر نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن الصلاة في أعطان الإبل، السنن الكبرى للنسائي.

۲۶۷/۱، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۳۴۳

۱۷۵ | المعرفة للبيهقي، ۲/۲۵۷

۱۷۶ | الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۹۵، صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب ماجاء في القبلة، ح: ۴۰۳، صحيح مسند، كتاب المساجد

ومواضع الصلاة، باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة، ح: ۵۲۶

ایک آنے والا آیا اور بولنا یقیناً رسول اللہ ﷺ پر رات کو قرآن نازل ہوا ہے اور آپ کو حکم دیا گیا ہے کہ قبلہ کی طرف رخ کریں، لہذا تم بھی اس طرف رخ کر لو، اس وقت لوگوں کے منہ شام کی طرف تھے تو وہ کعبہ کی طرف پھر گئے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگ مسجد قباء میں نماز فجر کی ادائیگی میں مشغول تھے کہ اسی دوران ایک آنے والے نے آ کر کہا: رات کو نبی ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ ﷺ کو کعبہ کی طرف رخ کر لینے کا حکم دیا گیا ہے، لہذا تم بھی اس طرف اپنا رخ کر لو۔ لوگوں کے منہ شام کی طرف تھے، تو وہ کعبہ کی طرف گھوم گئے۔

سعید بن مسیب بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ آمد سے سولہ (۱۶) ماہ بعد تک بیت المقدس کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھائی، پھر غزوة بدر سے دو ماہ قبل قبلہ تبدیل کر دیا گیا۔

کعبہ کے داخلی حصے میں نماز پڑھنے کا بیان

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ بلال، اسامہ اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم بھی تھے، ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے کیا کیا ہے؟

قَالَ: بَيْنَمَا النَّاسُ بِقَبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، إِذْ أَتَاهُمْ آيَةٌ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنًا، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكُعْبَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا، وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكُعْبَةِ.

۱۷۷- (۱۱۸۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: بَيْنَمَا النَّاسُ بِقَبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آيَةٌ، فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ نَزَلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنًا، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكُعْبَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا، وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكُعْبَةِ.

۱۷۸- (۱۱۸۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ أَنْ قَدِمَ الْمَدِينَةَ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ حَوَّلَتِ الْقِبْلَةَ قَبْلَ بَدْرِ بِشَهْرَيْنِ.

باب الصلاة داخل الكعبة

۱۷۹- (۷۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ الْكُعْبَةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ، وَأَسَامَةُ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَسَأَلْتُ بِلَالَ: مَا

۱۷۷ | الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۹۵، صحيح البخاری، كتاب التفسير، باب ومن حيث خرجت فون وجهت شطر المسجد الحرام.

ح: ۱۵۰، ج: ۴۹۴، صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة، ح: ۵۲۶

۱۷۸ | الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۹۶، صحيح البخاری، كتاب التفسير، باب (سيقول السفهاء من الناس ما أوهم عن قننتهم التي كانوا

عنيها) ح: ۴۸۶، صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة، ح: ۵۲۵

۱۷۹ | الموطأ لإمام مالك: ۱/۳۹۸، صحيح البخاری، كتاب الصلاة، باب الصلاة بين السوراء في غير جماعة، ح: ۵۰۵، صحيح مسلم،

كتاب الحج، باب استحباب دخول الكعبة للحاض وغيره والصلاة فيها، ح: ۱۳۲۹

انہوں نے جواب دیا: آپ نے ایک ستون کو اپنی بائیں جانب کیا اور ایک دائیں جانب اور تین ستونوں کو اپنے پیچھے کیا، پھر نماز پڑھی، فرماتے ہیں کہ اس وقت بیت اللہ چھ ستونوں پر تھا۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بلال بن النضر، عثمان بن طلحة رضی اللہ عنہما اور میرے خیال میں اسامہ بن زید کعبہ میں داخل ہوئے اور جب آپ باہر آئے تو میں نے بلال سے پوچھا: (کعبہ کے اندر) رسول اللہ ﷺ نے کیا عمل کیا؟ تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے ایک ستون دائیں جانب، دو بائیں جانب اور تین پیچھے کیے، پھر نماز ادا کی، اور بیت اللہ ان دنوں چھ ستونوں پر استوار تھا۔

نمازی اور قبلہ کے درمیان حائل چیز کا بیان

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز پڑھا کرتے تھے اور میں آپ ﷺ کے اور قبلہ کے درمیان اس طرح پڑی ہوتی جیسے جنازہ پڑا ہوتا ہے۔

سیدنا ابو جہم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مقام اطح پہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ تشریف لائے اور بلال رضی اللہ عنہ بھی نیزہ پکڑے آئے جو انہوں نے (آپ ﷺ کے سامنے) گاڑ دیا تو آپ ﷺ اس کی طرف نماز پڑھانے لگے اور کتا، عورت اور گدھا آپ کے سامنے سے گزر رہے تھے۔

صَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ، وَعَمُودًا عَنْ يَمِينِهِ، وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى، قَالَ: وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ.

۱۸۰- (۱۷۲۷): حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكَعْبَةَ هُوَ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَأَسَامَةُ، فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُ بِلَالَ: كَيْفَ صَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَمِينِهِ وَعَمُودَيْنِ عَنْ يَسَارِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى، وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ.

باب ما يحول بين المصلّي وبين القبلة

۱۸۱- (۶۵۲): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ.

۱۸۲- (۷۵۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالْأَبْطَحِ وَخَرَجَ، فَخَرَجَ بِلَالٌ بِالْعِزَّةِ فَرَكَّزَهَا فَصَلَّى إِلَيْهَا، وَالْكَئْبُ وَالْمَرَأَةُ وَالْحِمَارُ يَمُرُونَ بَيْنَ يَدَيْهِ.

[۱۸۰] | المصنف لعبد الرزاق: ۳۷/۵، المستدرک للحاکم: ۴۵۵/۱، اخبار مكة للأزرقي: ۱/۲۳۳

[۱۸۱] | صحيح البخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة على الفرائض، ح: ۳۸۳، صحيح مسلم، کتاب الصلاة، باب الاعتراض بين يدي

المصلّي، ح: ۵۱۲

[۱۸۲] | صحيح البخاری، کتاب الاذان، باب الاذان للمسافرين، ح: ۶۳۳، صحيح مسلم، کتاب الصلاة، باب ستره المصلّي، ح: ۵۰۳

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ میں گدھی پر سوار آیا، اس وقت میں قریب البلوغ ہی تھا، میں صف کے آگے سے گزر گیا اور (پھر) نیچے اتر کر گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور خود صف میں شامل ہو گیا، لیکن کسی نے بھی میرے اس فعل پر مجھے روکا تو کانٹا نہیں۔

۱۸۳- (۸۴۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ، قَدْ رَاهَقْتُ الْإِحْتِلَامَ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ الصَّفِّ وَنَزَلْتُ، فَأَرَسَلْتُ حِمَارِي يَرْتَعُ وَدَخَلْتُ الصَّفَّ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ.

لباس اور ستر شرمگاہ کے ستر کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص ایک کپڑے میں ہر گز نماز نہ پڑھے، کہ اس کے کندھوں پر کوئی چیز ہی نہ ہو۔

باب فی اللباس وستر العورة

۱۸۴- (۸۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَيَّ عَاتِقُهُ مِنْهُ شَيْءٌ)).

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم شکار میں ہوتے ہیں تو کیا ہم میں کوئی شخص ایک قمیض میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (پڑھ لے) البتہ وہ اسے بٹن لگا لیا کرے، لیکن اگر وہ بٹن بھی نہ پائے تو کانٹا ہی لگا لے۔

۱۸۵- (۸۲): أَخْبَرَنَا عَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ الدَّرَّاورِدِيُّ، عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا نَكُونُ فِي الصَّيْدِ، أَفِيصَلِّي أَحَدُنَا فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَلِيَزِرَهُ وَلَوْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا أَنْ يَخْلَهُ بِشَوْكَةٍ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کوئی بھی شخص ایک کپڑے میں

۱۸۶- (۹۱۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ،

[۱۸۳] صحيح البخارى، كتاب الصلاة، باب ستر الامام ستره من خلفه، ح: ۴۹۳، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ستره المصلى، ح: ۵۰۴
 [۱۸۴] صحيح البخارى، كتاب الصلاة، باب اذا صلى في الثوب الواحد فليجعل، ح: 359، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الصلاة في ثوب واحد، وصفه بسه، ح: ۵۱۶، الموطأ لإمام مالك: ۲/۹۱۷
 [۱۸۵] سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب في الرجل يصلى في قميص واحد، ح: ۶۳۲، سنن النسائي كتاب القبلة باب الصلاة في القميص الواحد، ح: ۷۶۵، السنن الكبرى للنسائي، ۱/۲۷۵، صحيح ابن خزيمة، ۱/۳۸۱، صحيح ابن حبان، ۶/۷۱، شرح معاني الآثار، ۱/۳۸۰، المستدرک للحاکم: ۱/۲۵۰
 [۱۸۶] صحيح البخارى، كتاب الصلاة، باب اذا صلى في الثوب الواحد فليجعل على عاتقيه، ح: ۳۵۹، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الصلاة في ثوب واحد وصفه لبسه، ح: ۵۱۶

قطعاً نماز نہ پڑھے کہ اس کے کندھوں پہ کوئی کپڑا ہی نہ ہو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ)).

نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک ایسی چادر میں نماز پڑھا کرتے تھے کہ جس کا کچھ حصہ میرے اوپر اور کچھ حصہ آپ پر ہوتا تھا، حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

۱۸۷- (۹۱۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي مِرْطٍ بَعْضُهُ عَلَى وَبَعْضُهُ عَلَيْهِ وَأَنَا حَائِضٌ.

نماز میں اشارہ اور گفتگو نہ کرنے کا بیان

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنی عمرو بن عوف کی مسجد میں تشریف لائے تو آپ نماز پڑھ رہے تھے کہ انصار کے کچھ لوگ آئے اور آپ پر سلام کرنے لگے، میں نے صحیب بن التبیان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ ان کے سلام کا جواب دیتے تھے؟ انہوں نے کہا: ان کی طرف اشارہ کر دیا کرتے تھے۔

باب الاشارة وترك الكلام في الصلاة

۱۸۸- (۲۰۹): حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَسْجِدَ بَنِي عَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ فَكَانَ يُصَلِّي، وَدَخَلَ عَلَيْهِ رِجَالٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ، فَسَأَلْتُ صُهَيْبًا: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ: كَانَ يُشِيرُ إِلَيْهِمْ.

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبشہ آنے سے پہلے ہم رسول اللہ ﷺ کو سلام کہتے اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے تو بھی ہمیں جواب دے دیتے تھے۔ جب ہم جبشہ سے واپس آئے تو میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے تو میں نے سلام کہا، لیکن آپ نے مجھے

۱۸۹- (۹۱۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ نَأْتِيَ أَرْضَ الْحَبَشَةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا رَجَعْنَا

[۱۸۷] سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب في الرخصة في الصلاة في شعر النساء، ح: ۳۶۹، سنن ابن ماجه كتاب الصلاة، باب في

الصلاة من ثوب الحائض، ح: ۶۵۳، صحيح ابن خزيمة، ۱/۳۷۷، صحيح ابن حبان ۹۹/۴

[۱۸۸] سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب رد السلام في الصلاة، ح: ۹۲۵، سنن الترمذی، أبواب الصلاة، باب ما جاء في الاشارة في

الصلاة، ح: ۳۶۷، سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب المصلي يسلم عليه كيف يرد، ح: ۱۰۱۸، صحيح ابن حبان ۳۳/۶

صحيح ابن خزيمة، ۲/۴۹

[۱۸۹] الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۴، سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب في الأذى بصيب الذيل، ح: ۳۸۳، سنن الترمذی، أبواب الطهارة،

باب ما جاء في الوضوء، ح: ۱۴۳

جواب نہ دیا۔ میرے قریب و بعید کھڑے شخص نے بھی مجھے پکڑا تو میں بیٹھ گیا۔ یہاں تک کہ آپ نے نماز مکمل کر لی، پھر میں آپ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ سبحانہ و تعالیٰ جو چاہتا ہے حکم نازل فرمادیتا ہے اور ابھی جو اللہ نے حکم دیا ہے وہ یہ ہے کہ نماز میں باتیں نہ کرو۔

نماز کی تکبیر تحریمہ کا بیان

علی بن حنفیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کی تکبیر وضوء ہے، اس کی تحریم (یعنی ہر چیز کو حرام کر دینے والی چیز) تکبیر ہے اور اس کی تحلیل (یعنی حلال کرنے والی) سلام پھیرنا ہے۔

نماز میں رفع یدین کرنے کا بیان

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ وہ کندھوں کے برابر ہو جاتے اور جب آپ رکوع کرنا چاہتے اور جب (رکوع سے) کھڑے ہوتے (تو تب بھی رفع یدین فرماتے) اور آپ دو سجدوں کے درمیان ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے

مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ آتِيَهُ لِأَسْلَمَ عَلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَأَخَذَنِي مَا قُرْبَ وَمَا بَعْدَ، فَجَلَسْتُ حَتَّى إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ آتِيَهُ، فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ يُحَدِّثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ، وَإِنَّ مِمَّا أَحَدَّثَ اللَّهُ أَنْ لَا تَكَلَّمُوا فِي الصَّلَاةِ)).

باب تحريم الصلاة التكبير

۱۹۰- (۱۳۸): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ الْحَنْفِيَّةِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الْوُضُوءُ، وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ، وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ)).

باب رفع اليدين في الصلاة

۱۹۱- (۱۴۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

۱۹۲- (۱۰۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ

[۱۹۰ | سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب فرض الوضوء، ح: ۶۱، سنن الترمذی، أبا ب الصفاة، باب ما جاء ان مفتاح الصلاة الظهور، ح: ۳ | ۱۹۱ | صحيح البخاری، كتاب الأذان، باب رفع اليدين اذا كبر واذا ركع واذا رفع، ح: ۷۳۶، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع الركعة، ولا حرام والركوع وفي الرفع من الركوع، ح: ۳۹۰ | ۱۹۲ | الموطأ لإمام مالك: ۷۵/۱، صحيح البخاری، كتاب الأذان، باب رفع يدين في التكبير الأولى مع الانفتاح، ح: ۷۳۵، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين، ح: ۳۹۰]

کندھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی رفع یدین فرماتے، اور سجدوں میں آپ ایسا نہیں کیا کرتے تھے۔

اللَّهُ تَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا فَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ، وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ.

ابو عباس فرماتے ہیں: ہم نے اس سے پہلے اسی کی مثل زہری سے سفیان کی حدیث لکھی ہے۔

قَالَ أَبُو الْعَبَّاسِ: كَتَبْنَا حَدِيثَ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِهِ قَبْلَ هَذَا.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو تب بھی اپنے ہاتھ اٹھاتے، سوائے سجدے کے۔

۱۹۳- (۱۰۴۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ إِذَا ابْتَدَأَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا دُونَ ذَلِكَ.

اسی اسناد کے ساتھ روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع سے اٹھتے تو تب بھی اسی طرح کرتے۔

۱۹۴- (۱۰۴۸): وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا ابْتَدَأَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ.

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نماز شروع فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع کے لیے جھکتے (تب بھی) اور اٹھتے وقت بھی ایسا ہی کرتے، لیکن دو سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں فرماتے تھے۔

۱۹۵- (۸۷۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ سَالِمٍ، عَنِ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَازِيَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرُكِعَ، وَبَعْدَمَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نماز شروع کرتے، جب رکوع میں جاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے

۱۹۶- (۸۷۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، يَقُولُ: حَدَّثَنِي وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ

[۱۹۳] صحيح البخارى، كتاب الأذان، باب رفع اليدين اذا قام عن الركعتين، ح: ۷۳۹

[۱۹۴] أيضاً

[۱۹۵] صحيح البخارى، كتاب الأذان، باب رفع اليدين اذا كبر وادار كعبه وادار رفع، ح: ۷۳۶، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب

رفع اليدين حذو منكبين، ح: ۳۹

[۱۹۶] المسند للحميدى ۲/۳۹۲، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب وضع يده اليمنى على اليسرى بعد تكبيرة الاحرام، ح: ۵۰۱، سنن

أبي داود، كتاب الصلاة، باب أبواب تفرع افتتاح الصلاة، باب رفع اليدين فى الصلاة، ح: ۷۲۷

تو کند ہوں کے برابر رفع یدین فرماتے۔

اللَّهُ تَبَّٰرَكَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ، وَبَعْدَمَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ، قَالَ وَائِلٌ: ثُمَّ أَيْتَهُمْ فِي الشِّتَاءِ فَرَأَيْتَهُمْ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي الْبَرَانِسِ.

وائل بن یزید فرماتے ہیں کہ پھر میں سر دیوں میں ان کے پاس (یعنی صحابہ کے پاس) آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ چادروں سے ہاتھ نکال کر رفع یدین کرتے تھے۔

۱۹۷- (۸۷۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ.

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو افتتاح نماز میں رفع یدین کرتے دیکھا۔

قَالَ سُفْيَانُ: ثُمَّ قَدِمْتُ الْكُوفَةَ فَلَقِيتُ يَزِيدَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ بِهَا . وَزَادَ فِيهِ: ثُمَّ لَا يَعُودُ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ لَقَنُوهُ .

سفیان کہتے ہیں کہ پھر میں کوفہ آ کر یزید سے ملا تو انہیں بھی یہی حدیث بیان کرتے سنا اور انہوں نے اس میں: ثُمَّ لَا يَعُودُ (یعنی ابتدائے نماز کے بعد آپ ﷺ دوبارہ رفع یدین نہیں کرتے تھے) کا اضافہ کیا، تو میں سمجھ گیا کہ اہل کوفہ نے انہیں ایسا کہنے کو کہا ہو گا۔

قَالَ سُفْيَانُ: هَكَذَا سَمِعْتُ يَزِيدَ يُحَدِّثُهُ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ بَعْدَ يُحَدِّثُهُ هَكَذَا وَيَزِيدُ فِيهِ: ثُمَّ لَا يَعُودُ .

سفیان فرماتے ہیں کہ میں نے یزید کو اسی طرح بیان کرتے سنا، پھر اس کے بعد میں نے انہیں یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا تو وہ اس میں یہ اضافہ کرتے تھے: ثُمَّ لَا يَعُودُ۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَذَهَبَ سُفْيَانُ إِلَى أَنْ يُغْلَطَ يَزِيدُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ، وَيَقُولُ: كَأَنَّهُ لَقِنَ هَذَا الْحَرْفَ الْآخَرَ فَلَقَنَهُ، وَلَمْ يَكُنْ سُفْيَانُ يَرَى يَزِيدَ بِالْحِفْظِ كَذَلِكَ .

امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سفیان اس حدیث کے بارے میں یزید کو غلط قرار دیتے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ انہیں یہ (اہل کوفہ کی جانب سے) آخری حرف حدیث میں شامل کر دینے کو کہا گیا تو انہوں نے کر دیا۔

باب التكبیر كلّمًا خفض ورفع

۱۹۸- (۱۵۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ

ر کوع میں جاتے اور اٹھتے وقت اللہ اکبر کہنے کا بیان سیدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی (ر کوع یا سجدے کے لیے) جھکتے اور

۱۹۷ | المسند للحمیدی، ۳۱۶، سنن أبی داود، کتاب الصلاة، باب من لا یذکر الرفع عند الرفع، ج: ۷۴۹

۱۹۸ | الموطأ لإمام مالک، ۷۶/۱، صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب التکبیر اذا قام من السجود، ج: ۷۸۹، صحیح مسلم، کتاب

الصلاة، باب اثبات التکبیر فی کل خفض ورفع فی الصلاة الا رفعه من الرکوع فيقول فيه: سمع الله لمن حمده، ج: ۳۹۲

اٹھتے تو تکبیر کہا کرتے، آپ کی نماز ہمیشہ اسی طرح رہی، یہاں تک کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

ابو سلمہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ انہیں نماز پڑھایا کرتے تھے، تو وہ جب بھی (رکوع و سجدہ کے لیے) جھکتے اور اٹھتے تو تکبیر کہتے، پھر جب سلام پھیرا تو فرمایا: یقیناً میں تم میں سے سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز سے مشابہت رکھتا ہوں۔

تکبیر تحریمہ کے بعد دعائے استفتاح پڑھنے کا بیان
سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کی ابتداء کرتے (بعض نے کہا:) جب نماز شروع کرتے تو فرماتے: **وَجْهْتُ وَجْهِي لِلذِّی... الخ** ”میں نے یکسو ہو کر اپنے چہرے کو اس ذات کی طرف متوجہ کر دیا ہے جس نے آسمان و زمین کو ابتداء نہیں ہوں، یقیناً میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اس اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور اسی (بات) کا مجھے حکم دیا گیا ہے۔“ آپ ﷺ اکثر یہ فرماتے: **وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ** ”اور میں تابعرمان لوگوں میں سب سے پہلا (تابعرمان شخص) ہوں۔“ مجھے حتمی نہیں ہے کہ کسی نے یہ بھی کہا تھا (کہ آپ ﷺ فرماتے:) **وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ... الخ** ”اور میں تابعرمان لوگوں میں سے ہوں، اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، تو میرا

اللَّهُ تَبَّيْهُمُ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ، فَمَا زَالَتْ تِلْكَ صَلَاتُهُ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ.

۱۹۹ - (۱۵۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ، فَإِذَا انْصَرَفَ، قَالَ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

باب دعه الاستفتاح بعد تكبيرة الاحرام
۲۰۰ + (۱۵۲): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ خَالِدٍ، وَعَبْدُ الْمُجِيدِ وَغَيْرُهُمَا، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ بَعْضُهُمْ: كَانَ إِذَا ابْتَدَأَ، وَقَالَ غَيْرُهُ مِنْهُمْ: كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، قَالَ: ((وَجْهْتُ وَجْهِي لِلذِّی فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ)). قَالَ أَكْثَرُهُمْ: ((وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ))، وَشَكَكْتُ أَنْ يَكُونَ قَالَ أَحَدُهُمْ: وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، ((اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ

[۱۹۹] الموطأ لإمام مالك: ۸۶/۱، صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب اتمام التكبير في الركوع، ح: ۷۸۵، صحيح مسلم، كتاب الصلاة،

باب باب اثبات التكبير في كل خفض ورفع، ح: ۳۹۲

[۲۰۰] صحيح مسلم، كتاب المسافرين وقصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، ح: ۷۷۱، سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب ما

يستفتح به الصلاة من الدعاء، ح: ۷۶۰

پروردگار ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اور میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، سو تو میرے سارے گناہوں کو بخش دے، کیونکہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا ہے ہی نہیں، اچھے اخلاق (کو اختیار کرنے) کے لیے میری راہنمائی فرمائی، کیونکہ اچھے اخلاق کی تیرے سوا کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، اور مجھ سے برے اخلاق کو پھیرے دے (یعنی دور کر دے) اور تیرے سوا کوئی بھی برے اخلاق کو پھیر نہیں سکتا، اے اللہ میں تیرے سامنے حاضر ہوں اور تیرے (کرم کے) باعث میں خوش بخت ہوں، بھلائی تیرے ہاتھ میں اور برائی کی نسبت تیری طرف نہیں کی جاسکتی، وہ شخص بدایت پا جاتا ہے جسے تو ہدایت سے نواز دے، میں (جو بھی ہوں) تیری عنایت سے ہوں اور تیرا ہی محتاج ہوں، تیرے سوا کوئی نجات کی جگہ بھی نہیں ہے، تو بابرکت اور بلند مقام والا ہے، میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں۔“

نَفْسِي، وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي، فَأَغْفِرْ لِي
ذُنُوبِي جَمِيعًا، لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ،
وَأَهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ، لَا يَهْدِي
لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرَفْ عَنِّي سَيِّئَهَا،
لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، كَلِّبْكَ
وَسَعِدْكَ، وَالْخَيْرُ بِيَدِكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ
إِلَيْكَ، وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ، أَنَا بِكَ
وَإِلَيْكَ، لَا مَنَجًا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ،
تَبَارَكَتَ وَتَعَالَيْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ
إِلَيْكَ)).

عبد اللہ بن ابی رافع سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، ان (دونوں راویوں) میں سے ایک بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز کی ابتداء کرتے تھے، اور دوسرے نے کہا: جب نماز شروع کرتے تھے، تو فرماتے: وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي... الخ ”میں نے اپنا چہرہ یکسو ہو کر اس ذات کے لیے مطیع کر دیا جس نے آسمانوں اور زمین کو نئے سرے سے پیدا فرمایا اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں یقیناً میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ پروردگار عالم کے لیے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں اسی حکم کا پابند کیا

۲۰۱ (۱۹۷): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، وَعَبْدُ
الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ،
عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي
طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ
أَحَدُهُمَا: كَانَ إِذَا ابْتَدَأَ الصَّلَاةَ، وَقَالَ
الْآخَرَ: كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، قَالَ:
(«وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ

گیا ہوں۔“ ان میں سے ایک نے کہا (کہ آخر میں یہ الفاظ تھے:) **وَأَنَا أَوْلُ الْمُسْلِمِينَ** ”اور میں تابع فرمان لوگوں میں سب سے پہلا ہوں“ اور دوسرے نے کہا (کہ یہ تھے:) **وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ** ”اور میں تابع فرمان لوگوں میں سے ہوں۔“

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پھر آپ **أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ** پڑھنے کے بعد **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** پڑھ کر قرآن کی قراءت کرتے اور جب اس آیت (ولا الهالین) پر پہنچتے تو آمین کہتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے کھڑے لوگ بھی آمین کہتے، اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ امامت کرواتے ہوئے جبری قراءت کر رہے ہوتے تھے تو (آمین کہتے ہوئے) اپنی آواز کو اس قدر بلند کرتے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر اس شخص کو سنا دیتے جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے کھڑا ہوتا۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھنے کا بیان صالح بن ابی صالح سے مروی ہے کہ انہوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، جبکہ وہ لوگوں کو امامت کروا رہے تھے اور اپنی آواز کو بلند کرتے ہوئے (پڑھ رہے تھے:) **رَبَّنَا إِنَّا نَعُوذُ بِكَ... الخ** ”اے ہمارے پروردگار! یقیناً ہم شیطان مردود سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔“ (صالح کہتے ہیں کہ آپ یہ) فرض نماز میں جب سورہ فاتحہ پڑھ کر فارغ ہوئے (تب پڑھ رہے تھے)۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کا بیان صالح بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** سے نماز شروع کیا کرتے تھے۔

صَلَاتِي، وَنُسُكِي، وَمَحْيَايَ، وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ، قَالَ أَحَدُهُمَا: وَأَنَا أَوْلُ الْمُسْلِمِينَ، وَقَالَ الْآخَرُ: وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ)).

قَالَ الشَّافِعِيُّ رحمۃ اللہ علیہ: ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ بِالتَّعْوِذِ ثُمَّ **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ**، فَإِذَا أَتَى عَلَيْهَا قَالَ: آمِينَ وَيَقُولُ مَنْ خَلْفَهُ، إِنْ كَانَ إِمَامًا يَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى يُسْمِعَ مَنْ خَلْفَهُ إِذَا كَانَ يَجْهَرُ بِالقِرَاءَةِ.

باب الاستعاذة

۴۰۴- (۱۴۲): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَثْمَانَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ وَهُوَ يَوْمَ النَّاسِ رَافِعًا صَوْتَهُ: رَبَّنَا إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. فِي الْمَكْتُوبَةِ، وَإِذَا فَرَغَ مِنْ أَمِّ الْقُرْآنِ.

باب في البسمة

۴۰۳- (۱۴۸): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي صَالِحٌ مَوْلَى التَّوَامَةِ، أَنَّ أَبَا

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَفْتَحُ الصَّلَاةَ بِبِسْمِ اللَّهِ
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

۲۰۴ - (۱۴۹): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خَثِيمٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنَ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّى مُعَاوِيَةُ بِالْمَدِينَةِ صَلَاةً فَجَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَرَأَ: ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ لَامَ الْقُرْآنِ، وَلَمْ يَقْرَأْ بِهَا لِلسُّورَةِ الَّتِي بَعْدَهَا حَتَّى قَضَى تِلْكَ الْقِرَاءَةَ، وَلَمْ يُكَبِّرْ حِينَ يَهْوِي حَتَّى قَضَى تِلْكَ الصَّلَاةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ مَنْ شَهِدَ ذَلِكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ: يَا مُعَاوِيَةُ أَسْرَقْتَ الصَّلَاةَ أَمْ نَسِيتَ؟ فَلَمَّا صَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ قَرَأَ: ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ لِلسُّورَةِ الَّتِي بَعْدَ أَمِّ الْقُرْآنِ وَكَبَّرَ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا.

۲۰۵ - (۱۵۰): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خَثِيمٍ، عَنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَصَلَّى بِهِمْ وَلَمْ يَقْرَأْ: ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾، وَلَمْ يُكَبِّرْ إِذَا خَفَضَ وَإِذَا رَفَعَ، فَنَادَاهُ الْمُهَاجِرُونَ حِينَ سَلَّمَ وَآلِ أَنْصَارٍ: أَيُّ مُعَاوِيَةُ سَرَقَتْ صَلَاتَكَ، أَيْنَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ؟ وَأَيْنَ التَّكْبِيرُ إِذَا خَفَضْتَ وَإِذَا رَفَعْتَ؟ فَصَلَّى بِهِمْ صَلَاةً أُخْرَى،

سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ معاویہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے مدینہ میں نماز پڑھائی تو جبری قرأت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھی اور اس کے بعد اور اس کے بعد والی سورت کے ساتھ نہ پڑھی، یہاں تک کہ جب وہ قراءت سے فارغ ہوئے اور اسی طرح جب آپ (سجدے کے لیے) جھکے تو اللہ اکبر نہ کہا، جب آپ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نماز سے فارغ ہوئے اور سلام پھیرا تو مہاجرین میں سے جس نے بھی یہ سنا تھا وہ اپنی جگہ سے ہی بولنے لگا: اے معاویہ! کیا تو نے نماز میں کوتاہی کی ہے یا بھول گیا ہے؟ پھر اس کے بعد معاویہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جب بھی نماز پڑھاتے تو سورہ فاتحہ کے بعد والی سورت کے ساتھ بھی بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھتے اور سجدہ کرتے ہوئے جب جھکتے تو اللہ اکبر کہتے۔

عبید بن رفاعہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جب مدینہ آئے تو لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نہ پڑھتے اور جب (سجدے کے لیے) جھکتے اور سجدے سے اٹھتے تو تکبیر نہ کہتے، جب انہوں نے سلام پھیرا تو مہاجرین اور انصار کہنے لگے: اے معاویہ! تو نے نماز پوری کی ہے، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کہاں ہے؟ اور جھکتے اور اٹھتے ہوئے کی تکبیر کہاں ہے؟ پھر اس نے (یعنی رفاعہ نے) لوگوں کو (اسی طرح) دوسری نماز پڑھا کر بتلایا کہ یہ وہ نماز تھی جس میں وہ معاویہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کا عیب نکالتے تھے۔

فَقَالَ: ذَلِكَ فِيهَا الَّذِي عَابُوا عَلَيْهِ .

دوسری سند کے ساتھ وہی حدیث ہے۔ (امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) میرے خیال میں یہ اسناد پہلی اسناد سے زیادہ منضبط ہے۔

۲۰۶- (۱۵۱): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ، عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَثْمَانَ بْنُ حُسَيْمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ مِثْلَهُ، أَوْ مِثْلَ مَعْنَاهُ، لَا يُخَالِفُهُ. وَأَحْسَبُ هَذَا الْإِسْنَادَ أَحْفَظَ مِنَ الْإِسْنَادِ الْأَوَّلِ.

نافع سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سورہ فاتحہ کے ساتھ اور اس کے بعد والی سورت کے ساتھ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا نہیں چھوڑتے تھے۔

۲۰۷- (۱۵۲): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ كَانَ لَا يَدْعُ ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ لِأَمِّ الْقُرْآنِ وَالسُّورَةِ الَّتِي بَعْدَهَا.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ، ابو بکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم الحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے قراءت شروع کیا کرتے تھے۔

۲۰۸- (۱۵۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَن قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾.

‘سبع مثانی’ کا بیان

سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (اللہ کے فرمان) وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا... الخ ” اور ہم نے آپ کو سات دوہرائی جانے والی آیات اور قرآن عظیم دیا ہے ” اس سے مراد سورہ فاتحہ ہے۔ (ابن جریر) کہتے ہیں: میرے باپ نے کہا: سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ان آیات کو پڑھا یہاں تک کہ انہیں ختم کیا (یعنی مکمل سورۃ فاتحہ پڑھی) سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اسی طرح پڑھ

باب السبع المثانی

۲۰۹- (۱۵۷): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمِ﴾، قَالَ: هِيَ أَمُّ الْقُرْآنِ، قَالَ أَبِي: وَقَرَأَ عَلَيَّ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ حَتَّى خَتَمَهَا، ثُمَّ قَالَ: ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ الْآيَةَ السَّابِعَةَ، قَالَ سَعِيدٌ: قَرَأَهَا

۲۰۶ | اِنضًا

۲۰۷ | المصنف عبد الرزاق: ۲/۱۳۰، المعرفة للبيهقي: ۲/۵۶۰، مصنف ابن شيبة: ۱/۴۱۲

۲۰۸ | المسند للحميدي: ۲/۵۵، صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب ما يقول بعد التكبير، ج: ۷، ۷۴۳، صحيح مسند، كتاب الصلاة، باب

حج من قال: لا يحجر بالبسملة، ج: ۳، ۳۹۹

۲۰۹ | المصنف لعبد الرزاق: ۲/۹۰، المستدرک للحاکم: ۱/۵۵۰

کر سنا جس طرح میں نے تجھ پر پڑھا ہے، فرمایا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ساتویں آیت ہے۔
سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) یہ تمہارے لیے ذخیرہ کر رکھی تھیں اور تم سے پہلے کسی کو یہ نہیں دی تھیں۔

سورۃ فاتحہ پڑھنے کا بیان

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نماز ہی نہیں ہوتی جو نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ نماز جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے، وہ نامکمل ہے۔

آمین کہنے کا بیان

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، کیونکہ یقیناً جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے سے موافقت اختیار کر گیا، اس کے پہلے سارے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ آمین کہنا

عَلَىٰ ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا قَرَأْتَهَا عَلَيْكَ، ثُمَّ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿الْآیَةُ السَّابِعَةُ﴾.
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَذَخَّرَهَا اللّٰهُ لَكُمْ فَمَا أَخْرَجَهَا لِأَحَدٍ قَبْلَكُمْ.

باب قراءة الفاتحة

۲۱۰- (۱۴۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)).

۲۱۱- (۱۴۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((كُلُّ صَلَاةٍ لَمْ يُقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ، فَهِيَ خِدَاجٌ)).

باب في التأمین

۲۱۲- (۱۵۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمَّنُوا، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينَهُ تَأْمِينُ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

۲۱۳- (۱۵۴): قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ

[۲۱۰] صحيح البخاری، کتاب الأذان، باب وجوب القراءة للامام والمأموم في الصلوات كلها ج: ۷۵۶، صحيح مسلم، کتاب الصلاة، باب

بابس باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة، ج: ۳۹۴

[۲۱۱] أيضاً

[۲۱۲] الموطأ لإمام مالك: ۸۷/۱، صحيح البخاری، کتاب الأذان، باب جهر الامام بالتأمین، ج: ۷۸۰، صحيح مسلم، کتاب الصلاة، باب

التسميع والتحميد والتأمین، ج: ۴۱۰

[۲۱۳] سنن الدار قطنی: ۳۳۵/۱، صحيح ابن حبان: ۱۱۱/۱، المستدرک للحاکم: ۳۲۳/۱، سنن أبی داود، کتاب الصلاة، باب التأمین

راء الامام، ج: ۹۳۲، سنن الترمذی، أبواب الصلاة، باب ما جاء في التأمین، ج: ۲۴۸

کرتے تھے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو، کیونکہ بلا شک جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو گیا اس کے پچھلے سارے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے اور فرشتے آسمانوں میں آمین کہتے ہیں، تو ان دونوں میں سے جس کی بھی دوسرے کے ساتھ موافقت ہو گئی تو اس کے پچھلے سب گناہ بخش دیے جائیں گے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، کیونکہ یقیناً جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ مل گیا، تو اس کے پچھلے سارے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

ابن شہاب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہا کرتے تھے۔

عطاء بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ

[۲۱۴] الموطأ لإمام مالك، ۱/۸۷، صحيح البخارى. كتاب الأذان، باب جهر المأموم بالتأمين، ح: ۴۴۷۵، صحيح مسلم، كتاب الصلاة،

باب اسمع والتحميد والتأمين، ح: ۴۰۹

[۲۱۵] الموطأ لإمام مالك، ۱/۸۸، صحيح البخارى، كتاب الأذان، باب فضل التأمين، ح: ۷۸۱، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب

السمع والتحميد والتأمين، ح: ۴۱۰

[۲۱۶] أيضاً

[۲۱۷] الموطأ لإمام مالك، ۱/۲۰۵، صحيح البخارى، سجود القرآن، باب سجدة اذا السماء انشقت، ح: ۱۰۷۶، صحيح مسلم، كتاب

المساجد ومواضع الصلاة، باب سجود التلاوة، ح: ۵۷۸

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: آمِينَ.

۲۱۴- (۱۵۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي سُمَيُّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾، فَقُولُوا: آمِينَ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

۲۱۵- (۱۵۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ: آمِينَ، وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ: آمِينَ، فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۲۱۶- (۱۵۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((إِذَا آمَنَ الْإِمَامُ فَأَمِينُوا، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينَهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: آمِينَ.

۲۱۷- (۱۵۰): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَالِدٍ عَنِ

ابن جریج عن عطاء قال: كُنْتُ أَسْمَعُ الْأَيْمَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَمَنْ بَعْدَهُ، يَقُولُونَ: آمِينَ، وَمَنْ خَلْفَهُمْ: آمِينَ، حَتَّىٰ إِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلْحَجَّةَ.

اور ان کے بعد کے سب اماموں کو آمین کہتے اور ان کے پیچھے کھڑے لوگوں کو بھی آمین کہتے ہوئے سنا ہے، یہاں تک کہ مسجد گونج پڑتی۔

۲۱۸- (۲۱۸): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كُنْتُ أَسْمَعُ الْأَيْمَةَ، وَذَكَرَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَمَنْ بَعْدَهُ، يَقُولُونَ: آمِينَ، وَيَقُولُ مَنْ خَلْفَهُمْ: آمِينَ، حَتَّىٰ إِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلْحَجَّةَ.

عطاء، سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہما اور ان کے بعد کے اماموں کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ میں (ان) ائمہ و (آمین کہتے) سنا کرتا تھا، وہ اور ان کے پیچھے کھڑے لوگ (اسقدر اونچی آواز سے) آمین کہتے کہ مسجد گونج پڑتی۔

ایک رکعت میں ایک، دو یا تین سورتوں کی

باب قراءة السورة والسورتين

قرأت كإعلان

والثلاثة في الركعة الواحدة

نافع روايت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جب اکیلے نماز پڑھتے تو چار رکعات میں سے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور قرآن کی کوئی سی سورۃ پڑھتے، راوی بیان کرتے ہیں کہ کبھی کبھی آپ رضی اللہ عنہما فرض نماز میں ایک رکعت میں دو یا تین سورتیں بھی پڑھ لیا کرتے تھے۔

۲۱۹- (۱۰۶۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى وَحَدَّهُ يَقْرَأُ فِي الْأَرْبَعِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ، قَالَ: وَكَانَ يَقْرَأُ أَحْيَانًا بِالسُّورَتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فِي الرُّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ فِي صَلَاةِ الْفَرِيضَةِ.

رکوع و سجود اور اطمینان سے نماز پڑھنے کا بیان

باب في الركوع والسجود والطمأنية

رفاعة بن مالك سے مروی ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جب تمہارا کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ وضوء ویسے ہی کرے جیسے اسے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، پھر وہ اللہ اکبر کہے اور اگر اسے قرآن میں سے کچھ یاد ہے تو وہ پڑھے اور اگر اسے

۲۲۰- (۱۳۹): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَىٰ بْنِ خَلَادٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلْيَتَوَضَّأْ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ، ثُمَّ لِيَكْبِرْ،

۲۱۸ | المصنف لعبد الرزاق: ۹۶/۲

۲۰۹ | السوطاً لإمام مالك: ۷۹/۱

۲۲۰ | المعرفة للبيهقي: ۲/۲۰۲، سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب من لا يقيم صلبه في الركوع والسجود، ح: ۸۵۷، سنن الترمذی،

أبواب الصلاة، باب ما جاء في وصف الصلاة، ح: ۳۰۲، صحيح ابن خزيمة: ۱/۲۷۴، المستدرک للحاکم: ۱/۲۴۳

کچھ یاد نہیں تو وہ اللہ کی حمد بیان کرے (یعنی سورۃ الفاتحہ پڑھے) اور اللہ اکبر کہہ دے، پھر وہ رکوع کرے۔ یہاں تک کہ وہ اطمینان سے رکوع کرے، پھر وہ کھڑا ہو، یہاں تک کہ اچھی طرح کھڑا ہو جائے، پھر وہ سجدہ کرے، حتیٰ کہ سجدہ میں اطمینان حاصل کرے، پھر وہ اپنا سر اٹھائے اور بیٹھ جائے، یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جائے۔ سو جس نے اس میں کوتاہی کی تو وہ اپنی نماز کو ناقص ادا کرتا ہے۔

رفاع بن رافع بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور رسول اللہ ﷺ کے قریب نماز پڑھنے لگا، پھر وہ (نماز مکمل کر کے) آیا اور نبی ﷺ کو سلام کیا تو نبی ﷺ نے اسے فرمایا: اپنی نماز دوبارہ پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ کھڑا ہوا اور اس نے ویسے ہی نماز پڑھی جیسے (پہلے) پڑھی تھی، تو نبی ﷺ نے پھر اسے فرمایا: اپنی نماز دوبارہ پڑھ کیونکہ تو نے (صحیح طریقے کے مطابق) نماز نہیں پڑھی۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے بتائیے کہ میں کس طرح نماز پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو قبلہ رخ ہو جائے تو اللہ اکبر کہہ، پھر اُمّ القرآن (یعنی سورۃ فاتحہ) پڑھ اور جو اللہ تعالیٰ چاہے کہ تو پڑھے (یعنی جو بھی سورت یا کچھ آیات اللہ کی توفیق سے تجھے یاد ہے، وہ پڑھ) پھر جب تو رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ، اپنے رکوع کو مضبوط کر اور اپنی پشت کو پھیلا دے (یعنی بالکل سیدھا بچھا دے) اور جب تو (رکوع سے) اٹھے تو اپنی کمر کو سیدھا کھڑا کر اور اپنے سر کو اٹھا، یہاں تک کہ سب ہڈیاں اپنے جوڑوں پر لوت آئیں، پھر جب تو سجدہ کرے تو مضبوطی سے سجدہ کر، جب تو

فَإِنْ كَانَ مَعَهُ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ قَرَأَ بِهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ وَالْيَكْبَرِ، ثُمَّ لِيَرْكَعِ حَتَّى يَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ لِيَقُمَ حَتَّى يَطْمَئِنَّ قَائِمًا، ثُمَّ لِيَسْجُدَ حَتَّى يَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ لِيَرْفَعَ رَأْسَهُ فَلْيَجْلِسَ حَتَّى يَطْمَئِنَّ جَالِسًا، فَمَنْ نَقَصَ مِنْ هَذَا فَإِنَّمَا يَنْقُصُ مِنْ صَلَاتِهِ)).

۲۴۱- (۱۶۰): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَادٍ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ قَرِيبًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيَّ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَعِدَّ صَلَاتَكَ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ))، فَقَامَ فَصَلَّى كَنَحْوِ مَا صَلَّيْتُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَعِدَّ صَلَاتَكَ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ))، فَقَالَ: عَلِمْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصَلِّي، قَالَ: ((إِذَا تَوَجَّهْتَ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَمَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَقْرَأَ، فَإِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ، وَمَمَّكِن رُكُوعَكَ وَأَمْدُدْ ظَهْرَكَ، وَإِذَا رَفَعْتَ فَأَقِمْ صُلْبَكَ وَارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَرَجِعَ الْعِظَامَ إِلَى مَفَاصِلِهَا، فَإِذَا سَجَدْتَ فَمَمَّكِن السُّجُودَ، فَإِذَا رَفَعْتَ فَاجْلِسْ عَلَيَّ فَيَخِذْكَ لَيْسْرَى، ثُمَّ اصْنَعْ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ

وَسَجْدَةً حَتَّى تَطْمَئِنَّ)).

اٹھے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ، پھر اسی طرح ہر رکعت اور سجدہ میں کریں تک کہ تو اطمینان حاصل کر لے۔

۲۴۲- (۱۶۴): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ لِرَجُلٍ: ((إِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَأْسَكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ، وَمَكِّنْ لِرُكُوعِكَ، فَإِذَا رَفَعْتَ فَأَقِمْ صُلْبَكَ وَارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَرْجِعَ الْعِظَامَ إِلَى مَفَاصِلِهَا)).

سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: جب تو رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ اور اپنے رکوع کو مضبوط بنا، پھر جب تو (رکوع سے) اٹھے تو اپنی کمر کو سیدھا کر اور اپنے سر کو اٹھایاں تک کہ ہڈیاں اپنے جوڑوں پر لوٹ آئیں (یعنی ہر عضو اپنی اصلی حالت میں آجائے)۔

۲۴۳- (۸۱۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ مُرَّةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((مَا تَقُولُونَ فِي الشَّارِبِ وَالزَّانِي وَالسَّارِقِ؟))، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحُدُودُ، فَقَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هُنَّ فَوَاحِشُ، وَفِيهِنَّ عُقُوبَةٌ، وَأَسْوَأُ السَّرِقَةِ الَّذِي يَسْرِقُ صَلَاتَهُ))، ثُمَّ سَأَقَ الْحَدِيثَ.

نعمان بن مرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شرابی، زانی اور چور کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ یہ واقعہ حدود نازل ہونے سے قبل کا ہے۔ لوگوں نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ بے حیائی کے کام اور قابل سزا جرم ہیں اور دیگر تمام چوری کے کاموں سے بڑھ کر بدترین چوری یہ ہے کہ بندہ اپنی نماز چوری کرے۔ پھر ساری حدیث بیان کی۔

رکوع و سجدہ میں قرأت کی ممانعت کا بیان

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً مجھے رکوع اور سجدہ کی حالت میں (قرآن کی) تلاوت کرنے سے روکا گیا ہے، پس جو رکوع ہے تو اس میں پروردگار کی عظمت بیان کرو اور جو سجدے ہیں تو اس میں دعا کے ذریعے خوب جہد و محنت کرو کیونکہ قریب ہے کہ تمہاری دعا کو قبول

باب النهی عن القراءة في الركوع والسجود

۲۴۴- (۱۷۰): أَخْبَرَنَا أَبُو عِيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَحِيمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((إِنِّي نَهَيْتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا وَسَاجِدًا، فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعِظَّمُوا فِيهِ الرَّبَّ، وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِيهِ مِنْ

۱۲۲۲ | الأم للنشافعی: ۱۹۷ |

۱۲۲۳ | البوطاً لإمام مالك: ۱/۱۶۷، مسند الطيباسی، ۳/۶۶۹، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۱۸/۹۰، صحيح ابن حبان: ۵/۳۰۹ |

— مسند بن محاکم: ۱/۲۲۹ |

۲۲۴۰ | صحيح مسنم، كتاب الصلاة، باب النهی عن قراءة القرآن في الركوع والسجود، ح: ۴۷۹ |

کر لیا جائے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو! یقیناً مجھے رکوع اور سجدہ کی حالت میں (قرآن) پڑھنے سے روکا گیا ہے، سو جو رکوع ہے تو تم اس میں رب کی عظمت بیان کرو اور جو سجدے ہیں تو تم ان میں (رب کو راضی کرنے کی) خوب کوشش کرو۔ ان (یعنی راویوں) سے ایک نے کہا: دعا سے (یعنی سجدے میں دعا کر کے رب کو منانے کی کوشش کرو) اور دو نمرے نے کہا: تم کوشش کرو، کیونکہ قریب ہے کہ تمہیں قبولیت سے نوازا جائے۔

رکوع کی تسبیح کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تھے تو فرماتے: اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ... الخ اے اللہ! تیرے لیے ہی میں نے رکوع کیا، تیرے لیے ہی میں فرمانبردار ہوا اور تجھ ہی پر میں ایمان لایا، تو میرا پروردگار ہے، تیرے لیے میرے کانوں نے میری آنکھوں نے، میری ہڈیوں نے، میری جلد نے اور جسے بھی میرے پاؤں لے چلے، نے خشوع و عاجزی اختیار کی، اللہ پروردگارِ عالم کے لیے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو پڑھتے: اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ... الخ اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا، تجھ ہی پر ایمان لایا اور تیرے ہی تابع فرمان ہوا، تو میرا پروردگار ہے، میرے کان، میری

الدُّعَاءِ، فَمِمَّنْ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ)).
 ۲۲۵- (۱۶۱): حَدَّثَنَا الْأَصْمُ، أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ، أَخْبَرَنَا الْبُؤَيْطِيُّ، أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، وَابْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُهَيْمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((الْأَلَا إِنِّي نَهَيْتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا، فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظُمُوا فِيهِ الرَّبُّ، وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِيهِ))، قَالَ أَحَدُهُمَا: ((مِنْ الدُّعَاءِ))، وَقَالَ الْآخَرُ: ((فَاجْتَهِدُوا، فَإِنَّهُ قَوْمٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ)).

باب تسبیح الركوع

۲۲۶- (۱۵۹): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَكَعَ، قَالَ: ((اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، أَنْتَ رَبِّي، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي، وَبَصَرِي، وَعَظْمِي، وَشَعْرِي، وَبَشْرِي، وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ قَلْمِي، لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)).

۲۲۷- (۱۶۰): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، قَالَ الرَّبِيعُ: أَحْسِبُهُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ

۲۲۵ | أيضاً

۲۲۶ | تفرد به الشافعی

۲۲۷ | صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب المسافرين وقصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، ح: ۷۷۱، سنن أبي داود، كتاب الصلاة.

باب من ذكر أنه يرفع يديه إذا قام من المناسبات، ح: ۷۴۴

آنکھیں، میرا گودا، میری ہڈیاں اور میرے پاؤں سے سر زد ہونے والا ہر کام تیرے لیے ہی عاجز ہے (یعنی) اللہ تعالیٰ کے لیے جو تمام جہانوں کا پالنا ہے۔

عَلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَكَعَ، قَالَ: ((اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، وَأَنْتَ رَبِّي، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي، وَبَصْرِي، وَمَعْيَى، وَعَظْمِي، وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٍ قَدَمِي، لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)).

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تور کوع کرے اور یہ کلمات کہے: اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ... الخ اے اللہ! میں تیرے لیے جھکا، تیرے لیے ہی خشوع اختیار کیا، تیرے لیے ہی مطیع ہوا، تجھ ہی پر ایمان لایا اور تجھ ہی پر توکل کیا۔ تو یقیناً تیرا کوع مکمل ہو گیا۔

۲۲۸- (۱۸۰۵): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُثَيْبَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: إِذَا رَكَعْتَ فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَلَكَ خَشَعْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، فَقَدْتَمَّ رُكُوعَكَ.

اس کا بیان کہ ر کوع سے سر اٹھاتے ہوئے

باب ما يقال إذا رفع رأسه من

کون سی دُعا پڑھی جائے

الركوع

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب فرض نماز میں ر کوع سے سر اٹھاتے تھے تو فرماتے: اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ... الخ "اے اللہ! ہمارے پروردگار! آسمان وزمین بھر کے اور ان کے بعد جس چیز کو تو چاہے، وہ بھی بھر کے تمام تعریفات تیرے لیے ہی ہیں۔"

۲۲۹- (۱۶۳): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ، قَالَ: ((اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ، وَمِلْءَ الْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ)).

ر کوع و سجود کی تسبیح اور دو سجدوں کے درمیان

باب جامع لتسبيح الركوع والسجود

کی دعاؤں کا بیان

والدعاء بين السجدين

عون بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے مروی ہے کہ

۲۳۰- (۱۶۳): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ

۲۲۸ | المصنف بعد الرزاق: ۲۳۱/۵، مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۴۲۷

۲۲۹ | صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب المسافر بين وقصرها، باب الدعاء، ح: ۷۷۱، سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب ما يستفتح به

الصلاة من الدعاء، ح: ۷۶۱، سنن الترمذی، أبواب الصلاة، باب ما يقول الرجل إذا رفع رأسه من الركوع، ح: ۲۶۶

۲۳۰ | سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل إذا رفع رأسه من الركوع، ح: ۸۸۵، سنن الترمذی، أبواب الصلاة، باب ما جاء في التسبيح

في الركوع والسجود، ۲۶۱، مصنف ابن ابی شیبہ، ۱/۲۵۰

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہے، تو بلاشبہ اس کا رکوع پورا ہو گیا اور یہ اس کا ادنیٰ ذکر ہے، اور جب وہ سجدہ کرے تو تین مرتبہ ہی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہے، تو اس کے سجدے بھی پورے ہو گئے اور یہ بھی اس کا ادنیٰ ذکر ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو فرماتے: اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ... الخ ”اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا، تجھ پر ہی ایمان لایا، تو میرا پروردگار ہے، میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا فرمایا اور پھر اسے سماعت و بصارت سے نوازا، اللہ تعالیٰ بہت برکت والا ہے (اور) سب سے بہتر پیدا کرنے والا ہے۔“

محمد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لکڑہارے آئے اور انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم تو ہمیشہ سفر میں ہی رہتے ہیں، تو ہم نماز (کی ادائیگی) کیسے کریں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین تسبیحات رکوع میں اور تین تسبیحات سجدوں میں (پڑھ لیا کرو)۔

عون بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رکوع کرے، پھر تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہے تو اس کا رکوع پورا ہو گیا ہے اور یہ ادنیٰ تعداد ہے، اور جب سجدہ کرے اور تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہے تو یقیناً اس کا سجدہ پورا ہو گیا اور یہ ادنیٰ ہے۔

ابن ابی ذئب، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ الْهَدَلِيِّ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ، فَقَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ، وَذَلِكَ أَذْنَاهُ، وَإِذَا سَجَدَ، فَقَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ، وَذَلِكَ أَذْنَاهُ)).

۲۳۱- (۱۶۹): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ، قَالَ: ((اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَأَنْتَ رَبِّي، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ)).

۲۳۲- (۱۹۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَاءَتِ الْحَطَّابَةُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا لَا نَزَالُ سَفْرًا، كَيْفَ نَصْنَعُ بِالصَّلَاةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ثَلَاثُ تَسْبِيحَاتٍ رُكُوعًا، وَثَلَاثُ تَسْبِيحَاتٍ سُجُودًا)).

۲۳۳- (۱۹۹): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ ابْنِ أَبِي ذئبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ الْهَدَلِيِّ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ، وَذَلِكَ أَذْنَاهُ،

وَإِذَا سَجَدَ فَقَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ، وَذَلِكَ أَذْنَاهُ)).

۲۳۴- (۱۸۰۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْحَارِثِ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَاجْبُرْنِي.

حارث ہمدانی سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ دو سجدوں کے درمیان یہ کلمات کہا کرتے تھے: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي... الخ ”اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے اور میرا نقصان پورا کر دے۔“

صبح کی نماز میں دوسری رکعت سے سر اٹھانے کے بعد قنوت کرنے کا بیان

باب القنوت في الصبح بعد رفع

الرأس من الركعة الثانية

محمد بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو بئر معونہ کے مقتولین کی خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے مسلسل پندرہ راتوں تک قیام کروایا اور جب بھی آپ فجر کی نماز کی آخری رکعت کے رکوع سے سر اٹھاتے تو سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہہ کے بد دعا فرماتے کہ اے اللہ! تو اس طرح کر، پھر لمبی دعا کرواتے اور پھر تکبیر کہہ کے سجدے میں چلے جاتے۔

۲۳۵- (۹۱۷): أَخْبَرَنِي بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا انْتَهَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَتْلُ أَهْلِ بَيْتِ مَعُونَةَ أَقَامَ خَمْسَ عَشْرَةَ لَيْلَةً كُلَّمَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الصُّبْحِ، قَالَ: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، اللَّهُمَّ افْعَلْ))، فَذَكَرَ دُعَاءَ طَوِيلًا، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب صبح کی نماز میں دوسری رکعت سے سر اٹھاتے (تو یہ دعا فرماتے) اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور مکہ کے دوسرے کمزور لوگوں کو نجات عطا فرما، اے اللہ! مضر پر اپنی پکڑ کو سخت کر دے اور ان پہ زمانہ یوسف کے (قحط والے) سالوں جیسے سال مسلط فرما۔

۲۳۶- (۹۱۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الصُّبْحِ، قَالَ: ((اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلْمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، وَالْمُسْتَضْعَفِينَ بِمَكَّةَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطَأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ

[۲۳۴] | المصنف لعبد الرزاق: ۱۶۳/۲

[۲۳۵] | السنن الكبرى للبيهقي: ۳۰۹۶

[۲۳۶] | صحيح البخاري، كتاب الاستسقاء، باب دعاء النبي صلى الله عليه وسلم اجعلها عليهم سنين كسنى يوسف، ج: ۱، ۱۰۰۴، صحيح

مسلم، كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب القنوت في جميع الصلاة اذا نزلت بالمسلمين نازلة، ج: ۲، ۶۷۵

كَسِبَتِي يُوسُفَ)).

۲۳۷- (۱۸۰۸): أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَتَتْ فِي الصُّبْحِ، قَالَ: ((اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلْمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر میں قنوت کی اور یہ کلمات کہے: اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عباس بن ابی ربیعہ کو نجات دے۔

باب من لا يرى القنوت

قنوت کرنے کی رائے نہ رکھنے والوں کا بیان نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کسی بھی نماز میں قنوت نہیں کیا کرتے تھے۔

۲۳۸- (۱۱۴۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ.

باب أعضاء السجود

سجدے کے اعضاء کا بیان سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو سات چیزوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا: (وہ یہ ہیں): دو ہاتھ، دو گھٹنے، انگلیوں کے کنارے (یعنی دونوں ہاتھ) اور پیشانی، اور (دوران نماز) بالوں اور کپڑوں کو چھیرنے سے منع کیا گیا۔

۲۳۹- (۱۶۵): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ مِنْهُ عَلَى سَبْعَةِ: يَدَيْهِ، وَرُكْبَتَيْهِ، وَأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ، وَجَبْهَتِهِ، وَنُهْيَ أَنْ يَكْفِتَ مِنْهُ الشَّعْرَ وَالشِّيَابَ.

ابن طاؤس نے یہ اضافہ کیا: پھر آپ نے اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھا اور اسے اپنے ناک کے کنارے تک سر کا کر لے آئے، اور میرے والد اس کو ایک مرتبہ شمار کرتے تھے۔

وَرَادَ ابْنُ طَاوُوسٍ: فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ ثُمَّ أَمَرَهَا عَلَى أَنْفِهِ حَتَّى بَلَغَ طَرْفَ أَنْفِهِ، وَكَانَ أَبِي يُعَدُّ هَذَا وَاحِدًا.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو حکم دیا گیا کہ وہ سات اعضاء پر سجدہ کریں اور انہیں اس سے روکا گیا کہ وہ اپنے بالوں اور کپڑوں کو سنواریں۔

۲۴۰- (۱۶۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، سَمِعَ طَاوُوسًا يَحَدِّثُ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ أَنْ يَسْجُدَ مِنْهُ

[۲۳۷] المصنف لعبد الرزاق: ۱۸۷/۲، سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب الدعاء بين السجدين، ح: ۸۵۰، سنن الترمذی، أبواب الصلاة، باب ما يقول بين السجدين، ح: ۲۶۲

[۲۳۸] الموطأ لإمام مالك: ۱۵۹/۱

[۲۳۹] صحيح البخاری، كتاب الأذان، باب السجود على الأنف، ح: ۸۱۲، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب أعضاء السجود، ح: ۴۹۰، المسند للحميدي: ۲۳۰/۱

[۲۴۰] صحيح البخاری، كتاب الأذان، باب السجود على سبعة أعظم، ح: ۸۰۹، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب أعضاء السجود، ح: ۴۹۰، المسند للحميدي: ۲۳۰/۱

عَلَى سَبْعٍ، وَنَهَى أَنْ يَكْفَ شَعْرَهُ وَثِيَابَهُ.

۲۴۱- (۱۶۷): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ((إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةٌ أَرَابٍ: وَجْهُهُ، وَكَفَّاهُ، وَرُكْبَتَاهُ، وَقَدَمَاهُ)).

۲۴۲- (۱۱۵۳): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ، فَذَكَرَ مِنْهَا كَفْيَهُ وَرُكْبَتَيْهِ.

۲۴۳- (۱۱۵۲): وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ كَفْيَهُ عَلَى الذِّي يَضَعُ عَلَيْهِ وَجْهُهُ. قَالَ: وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْبُرْدِ وَإِنَّهُ لِيُخْرِجُ كَفْيَهُ مِنْ تَحْتِ بُرْنَسٍ لَهُ.

باب سجود المريض وفضيلة السجود

۲۴۴- (۱۲۲): أَخْبَرَنَا الثَّقَمَةُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: رَأَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْجُدُ عَلَى وَسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ مِنْ رَمَدٍ بِهَا.

۲۴۵- (۱۷۱): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي

سیدنا عباس بن عبدالمطلب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سنا: جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اعضاء بھی سجدہ کرتے ہیں: اس کا چہرہ، اس کی دونوں ہتھیلیاں، اس کے دونوں گھٹنے اور اس کے دونوں پاؤں۔

سیدنا ابن عباس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بیان کرتے ہیں کہ نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو یہ حکم دیا گیا کہ آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سات اعضاء پر سجدہ کریں، پھر انہوں نے دو ہتھیلیوں اور دو گھٹنوں کا ذکر کیا۔

اسی اسناد سے ہے کہ سیدنا ابن عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا جب سجدہ کرتے تو اپنی ہتھیلیاں اسی جگہ پر رکھتے جہاں آپ اپنی پیشانی رکھتے تھے، نافع کہتے ہیں کہ میں نے انہیں سخت سردی کے دن اپنے کوٹ کے نیچے سے ہاتھ نکالتے دیکھا۔

مریض کے سجدوں اور فضیلتِ سجود کا بیان

حسن اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی بیوی سیدہ ام سلمہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا کو آشوبِ چشم کی بیماری کی وجہ سے تکیے پر سجدہ کرتے دیکھا۔

مجاہد سے روایت ہے، فرمایا: بندہ اپنے رب کے ساتھ

۲۴۱ | صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب أعضاء السجود، ۴۹۱

۲۴۲ | صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب السجود على سبعة أعظم، ح: ۸۰۹، صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب أعضاء السجود،

وانهى عن كف الشعر والثوب، ح: ۴۹۰

۲۴۳ | الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۶۳

۲۴۴ | المصنف لعبد الرزاق: ۱/۴۷۷، المصنف لابن أبي شيبة: ۲/۱۴۳

۲۴۵ | تفسير سفيان، ص: ۲۴۷، المصنف لعبد الرزاق: ۲/۳۸۵، صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب ما يقال في الركوع والسجود، ح: ۲۱۵

سب سے زیادہ قریب تب ہوتا ہے جب وہ سجدے کی حالت میں ہوتا ہے، کیا تم نے اللہ کا یہ فرمان نہیں پڑھا **وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ** ”سجدہ کیجئے اور قریب ہو جائیے۔“

سجدوں میں بازوؤں کو پہلوؤں سے الگ رکھنے کا بیان سیدنا عبد اللہ بن اقرم خراعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نمرہ کے چٹیل میدان میں یا نمرہ میں (یہ ربیع کو شک ہوا ہے) سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

سیدنا اقرم خراعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو مسجد نمرہ کے صحن میں حالت سجدہ میں دیکھا اور میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی ﷺ سجدہ کرتے تو (سجدے میں) بازوؤں کی کشادگی کی وجہ سے اگر بکری کا بچہ آپ کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا تھا۔

جلسہ استراحت اور کھڑے ہوتے ہوئے زمین

کا سہارا لینے کا بیان

ابوقلابہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے ہماری مسجد میں نماز

نَجِيحٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ إِذَا كَانَ سَاجِدًا، أَلَمْ تَرَ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ﴾.

باب التجافی فی السجود

۲۴۶- (۱۶۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسِ الْفَرَّاءِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَقْرَمِ الْخَزَاعِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالْقَاعِ مِنْ نَمْرَةَ، أَوْ النَّمْرَةَ شَكَّ الرَّبِيعُ سَاجِدًا، فَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِيهِ.

۲۴۷- (۱۸۳۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَقْرَمِ الْخَزَاعِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالْقَاعِ مِنْ نَمْرَةَ سَاجِدًا، فَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِيهِ.

۲۴۸- (۴۲۸۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُخِيٍّ يَزِيدُ الْأَصَمِّ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ مَيْمُونَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ لَوْ أَرَادَتْ بِهِيْمَةٌ أَنْ تَمُرَّ مِنْ تَحْتِهِ لَمَرَّتْ مِمَّا يُجَافِي.

باب جلسة الاستراحة والاعتماد على

الارض عند القيام

۲۴۹- (۱۷۴): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، قَالَ: جَاءَنَا

۲۴۶ | سنن الترمذی، أبواب الصلاة، باب ما جاء في التجافی فی السجود، ج: ۲۷۴، المسند للحمیدی: ۲/۴۱۲، المسند لإمام أحمد: ۱۱۳۷/۲۶، المستدرک للحاکم: ۲۲۷/۱

۲۴۷ | الموطأ لإمام مالک: ۱/۱۲۳، صحیح البخاری، کتاب التهجید، باب کیف صلاة النبي صلى الله عليه وسلم، ج: ۱۱۳۷، صحیح مسلم: ۲۸۲/۲، المسند للحمیدی: ۲/۴۱۲

۲۴۸ | سنن الترمذی، أبواب الصلاة، باب ما جاء في التجافی فی السجود، ج: ۲۷۴، المسند للحمیدی: ۲/۴۱۲، المسند لأحمد: ۱۱۳۷/۲۶، المستدرک للحاکم: ۲۲۷/۱

۲۴۹ | سنن الترمذی، أبواب الصلاة، باب ما جاء في التجافی فی السجود، ج: ۲۷۴، المسند للحمیدی: ۲/۴۱۲، المسند لأحمد: ۱۱۳۷/۲۶، المستدرک للحاکم: ۲۲۷/۱

پڑھی اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے نماز پڑھی ہے حالانکہ نماز پڑھنے کا ارادہ نہیں تھا، لیکن میں نے چاہا کہ آپ لوگوں کو دکھاؤں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کیسے نماز پڑھتے دیکھا ہے، پھر انہوں نے ذکر کیا کہ آپ پہلی رکعت سے کھڑے ہوتے اور جب آپ جھکنے کا ارادہ فرماتے، میں نے کہا: کیسے؟ انہوں نے فرمایا: میری اس نماز کی طرح۔

ابو قلابہ اسی کے مثل روایت کرتے ہیں، (ان الفاظ کے) علاوہ کہ انہوں نے کہا: مالک رحمہ اللہ جب پہلی رکعت میں سجدہ اخیرہ سے سر اٹھاتے تو برابر ہو کر بیٹھ جاتے، جب (خود کو) کھڑا کرتے تو زمین پر (ہاتھوں سے) سہارا لیتے۔

دو اور چار رکعات کے بعد بیٹھنے کا ذکر،
فضول کام کی ممانعت اور ہتھیلیوں
کو رانوں پر رکھنے کا بیان

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو رکعات (کے بعد) میں گویا شش و پنج میں مبتلا تھے (یعنی کھڑے ہونا ہے یا بیٹھنا ہے؟) میں نے کہا: یہاں تک کہ کھڑے ہو گئے؟ انہوں نے فرمایا: اسی کا ارادہ فرما رہے تھے۔

سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب دو سجدوں کے درمیان بیٹھے تو اپنا بائیں پاؤں بچھاتے اور اس پر بیٹھ جاتے اور اپنا دایاں پاؤں کھڑا کر

مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فَصَلَّى فِي مَسْجِدِنَا، قَالَ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأَصَلِّي وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ، وَلَكِنْ أُرِيدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي، فَذَكَرَ أَنَّهُ يَقُومُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْهَضَ، قُلْتُ: كَيْفَ؟ قَالَ: مِثْلَ صَلَاتِي هَذِهِ.

۲۵۰- (۱۷۵): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ خَالِدِ الْحَزْرَاعِيِّ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَكَانَ مَالِكٌ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْأَخِيرَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى فَاسْتَوَى قَاعِدًا أَقَامَ وَعَاطَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ.

باب الجلوس في الركعتين والاربع
والنهي عن العبث ووضع الكفين
على الفخذين

۲۵۱- (۱۸۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ قُلْتُ: حَتَّى يَقُومَ؟ قَالَ: ذَلِكَ يُرِيدُ.

۲۵۲- (۱۷۲): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَلْحَلَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّاسَ بْنَ سَهْلٍ يُخْبِرُ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ

[۲۴۹] صحيح البخاری، کتاب الأذان، باب كيف يعتمد على الأرض اذا قام من الركعة، ح: ۸۲۴

[۲۵۰] أيضاً

[۲۵۱] سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب ما جاء في تخفيف القعود، ح: ۹۹۵، سنن الترمذی، أبواب الصلاة، باب ما جاء في مفرد القعود في الركعتين الاولين، ح: ۳۶۶

[۲۵۲] صحيح البخاری، كتاب الأذان، باب سنة الجلوس في التشهد، ح: ۸۲۸

لیتے، پھر جب چار (رکعت پڑھ کر قعدہ اخیرہ) میں بیٹھتے تو اپنے دونوں پاؤں اپنی سرین سے دور ہٹالیتے اور اپنی پیٹھ کو زمین پر رکھ لیتے اور اپنی دائیں سرین کو کھڑا کر لیتے۔

علی بن عبد الرحمن المعافری بیان کرتے ہیں کہ مجھے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے (سجدہ کی جگہ پر پڑھی ہوئی) کنکریاں ہٹاتے ہوئے دیکھ لیا، جب سلام پھیرا تو انہوں نے مجھے روکا اور فرمایا: ویسے ہی کر جیسے رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے، میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کیسے کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب آپ ﷺ نماز میں بیٹھتے تو اپنی دائیں ہتھیلی کو اپنی دائیں ران پر رکھتے اور اپنی ساری انگلیاں بند کر لیتے اور انگوٹھے کے ساتھ والی (یعنی شہادت کی) انگلی سے اشارہ فرماتے اور اپنی بائیں ہتھیلی کو اپنی بائیں ران پر رکھ لیتے۔

تشہد کا بیان

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہمیں تشہد اس طرح سکھایا کرتے تھے جیسے آپ ہمیں قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے، آپ ﷺ فرماتے: التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ... الخ ”تمام بابرکت بدنی عبادتیں اور تمام پاکیزہ قولی عبادتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔“

السَّاعِدِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ فِي السَّجْدَتَيْنِ ثَنَى رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَنَصَبَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى ، فَإِذَا جَلَسَ فِي الْأَرْبَعِ أَمَاطَ رِجْلَيْهِ عَنِ وِرْكِهِ وَأَفْضَى بِمَقْعَدَيْهِ الْأَرْضَ وَنَصَبَ وِرْكَهُ الْيُمْنَى .

۲۵۳- (۱۷۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرِيَمَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعَاوِرِيِّ ، قَالَ: رَأَى ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أُعْبَثُ بِالْحَصَى ، فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي ، وَقَالَ: اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ ، فَقُلْتُ: وَكَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى فِخْذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِأَصْبُعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فِخْذِهِ الْيُسْرَى .

باب التشهد

۲۵۴- (۱۷۶): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَطَاوُسَ ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشْهَدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ ، فَكَانَ يَقُولُ: ((التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ ، الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ ، سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ، سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ

إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ)).

۲۵۵- (۱۲۰۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ

شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ

الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَعْلَمُ النَّاسَ

التَّشَهُدَ، يَقُولُ: قَوْلُوا: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ،

الزَّكَايَاتُ الطَّيِّبَاتُ، الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ، السَّلَامُ

عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْنَا

وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ

إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

۲۵۶- (۲۰۶): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ خَالِدٍ وَعَبْدُ

الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَادٍ، عَنِ ابْنِ

جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ

عَبَّاسٍ، وَابْنَ الزُّبَيْرِ لَا يَخْتَلِفَانِ فِي التَّشَهُدِ.

باب في الصلاة على النبي

۲۵۷- (۱۷۷): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ،

أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ

قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ نَصَلِّي عَلَيْكَ؟ يَعْنِي:

فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: تَقُولُونَ: ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ

مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَيَّ إِبْرَاهِيمَ،

وَبَارِكْ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ

عَلَيَّ إِبْرَاهِيمَ، ثُمَّ تَسَلَّمُونَ عَلَيَّ)).

۲۵۸- (۱۷۸): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ،

۲۵۵ | الموطأ لإمام مالك: ۹۰/۱، المصنف لعبد الرزاق: ۲۰۲/۲

۲۵۶ | المصنف لعبد الرزاق: ۲۰۳/۲، شرح معاني الآثار، ۱/۲۶۳

۲۵۷ | المعرفة للبيهقي: ۴۱/۲

۲۵۸ | صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، ح: ۴۰۶

عبدالرحمان بن عبدالقاری روایت کرتے ہیں کہ

انہوں نے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کو منبر پر لوگوں کو تشہد

سکھاتے ہوئے یہ فرماتے سنا کہ پڑھو: التَّحِيَّاتُ

لِلَّهِ... الخ ”تمام قولی عبادات، تمام پاکیزہ کلمات، تمام مالی

عبادات اور تمام بدنی عبادات اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں،

اے پیغمبر! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو، ہم پر اور اللہ

کے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو، میں اس بات کی گواہی

دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد

(ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

عطاء بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ سیدنا ابن

عباس رضی اللہ عنہما اور سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہما تشہد میں اختلاف نہیں

کرتے تھے۔

نبی ﷺ پر درود پڑھنے کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اے اللہ کے

رسول! ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ یعنی نماز میں، تو

آپ ﷺ نے فرمایا: تم کہا کرو: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ

مُحَمَّدٍ... الخ ”اے اللہ! محمد ﷺ پر اور آل محمد پر رحمت

فرما، جس طرح تو نے ابراہیم پر رحمت فرمائی ہے او

محمد ﷺ اور آل محمد پر برکت نازل فرما، جس طرح

تو نے ابراہیم پر برکت فرمائی ہے۔“ پھر تم مجھ پر سلام

بھیجا کرو۔

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے

ہیں کہ آپ نماز میں پڑھا کرتے تھے: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي مُحَمَّدٍ... الخ ”اے اللہ! محمد (ﷺ) پر اور آل محمد پر رحمتیں نازل فرما، جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی ہے، اور محمد (ﷺ) پر اور آل محمد پر برکت نازل فرما، جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت فرمائی ہے، یتیمنا تو بنی قابل تعریف اور لائق بزرگی ہے۔“

حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الصَّلَاةِ: ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي مُحَمَّدٍ وَعَلَي آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَي إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَي مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَي إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ)).

سلام پھیرنے اور نماز ختم کرنے کا بیان

سیدنا سعد بن زید، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو اپنے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا کرتے تھے۔

باب السلام والخروج من الصلاة

۲۵۹- (۱۸۲): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ إِذَا فَرَغَ مِنْهَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ.

اختلاف روایت کے ساتھ اس کی مثل حدیث ہے۔

۲۶۰- (۱۸۳): أَخْبَرَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

سیدنا واثلہ بن اسقع بن زید روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنی دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا کرتے تھے، یہاں تک کہ آپ کے رخسار دیکھ لیے جاتے۔

۲۶۱- (۱۸۴): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بُحْتِ، عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يَرَى خَدَاهُ.

سیدنا سعد بن زید بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو اپنے دائیں اور بائیں طرف سلام

۲۶۲- (۱۸۵): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي أَبُو عَلِيٍّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّاسَ بْنَ سَهْلٍ

۲۵۹ | صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب السلام للتحليل من الصلاة عند فرغها وكنيتها، ج: ۵، ص: ۵۸۱

۲۶۰ | أيضا

۲۶۱ | تفرد به الشافعي

۲۶۲ | المسند لإمام أحمد بن حنبل، ۵/۳۳۸

بن سَعْدٍ يُخْبِرُ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ.

۲۶۳ - (۱۸۶): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ اپنی دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا کرتے تھے۔

۲۶۴ - (۱۸۷): أَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، قَالَ مَرَّةً عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَمَرَّةً، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ.

واسع بن حبان نے ایک مرتبہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور ایک مرتبہ سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ اپنے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا کرتے تھے۔

۲۶۵ - (۱۸۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ ابْنِ الْقُبَيْطِيَّةِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَإِذَا سَلَّمَ، قَالَ أَحَدُنَا بِيَدِهِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا بِالْكُمْ تُومِئُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهُمْ أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ، أَوْ لَا يَكْفِي أَحَدُكُمْ))، أَوْ: ((إِنَّمَا يَكْفِي أَحَدُكُمْ، أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فِخْذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ)).

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (نماز پڑھ رہے) تھے کہ جب آپ نے سلام پھیرا، ہم میں سے کسی نے اپنے ہاتھ کے ساتھ (اشارہ کرتے ہوئے) اپنی دائیں جانب اور اپنی بائیں جانب کہا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اور اس نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کیا اپنی دائیں طرف اور اپنی بائیں طرف، تو نبی ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اپنے ہاتھوں سے یوں اشارے کرتے ہو جیسے وہ سرکش گھوڑوں کی ڈنوں ہوں، کیا تمہیں یہی کافی نہیں ہے؟ یا فرمایا: تمہارے کسی کو بھی صرف یہی کافی ہے کہ وہ اپنے ہاتھ کو اپنی ران پر ہی رکھے اور پھر اپنی دائیں اور

۲۶۳ | المعرفة للبيهقي: ۲/۶۱، السنن الكبرى للبيهقي، ۲/۱۷۸، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۸/۲۹۸، صحيح ابن خزيمة: ۱/۲۸۹

۲۶۴ | أيضاً

۲۶۵ | صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الأمر بالسكون في الصلاة والنهي عن الإشارة باليد و رفعها عند السلام، ج: ۴۳۱

بائیں جانب سلام پھیر دے (اور کہے) السَّلَامُ عَلَیْكُمْ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ.

بعد از نماز اذکار کا بیان

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول
اللہ ﷺ کی نماز کے پورا ہونے کو اللہ اکبر کی آواز
(جو سلام پھیرنے کے بعد کہا جاتا تھا) سے پہچان
لیا کرتا تھا۔

عمر بن دینار کہتے ہیں کہ پھر میں نے ابو معبد کے پاس
یہ روایت ذکر کی تو انہوں نے کہا: میں نے آپ سے یہ
بیان نہیں کی۔ جبکہ عمر کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے بیان
کی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلاموں
میں سے سب سے زیادہ سچے شخص تھے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شاید وہ انہیں بیان
کرنے کے بعد بھول گئے ہوں گے۔

سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے سلام پھیرتے تو بہت بلند آواز
سے فرماتے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ... الخ "اس ایک اللہ
کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی
کے لیے بادشاہت اور اسی کے لائق تمام تر تعریفات ہیں،
اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، اور اللہ کی توفیق
کے بغیر نہ گناہ سے بچنے کی کوئی طاقت ہے اور نہ ہی نیکی
کرنے کی کچھ قوت ہے، ہم خالصتاً اسی کی عبادت کرتے
ہیں، اسی کے لیے صفت، اسی کے لیے فضیلت اور اسی کے
لیے اچھی تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں
ہے، (ہم) اسی کے لیے (اپنے) دین کو خالص کرنے

باب فی الذکر بعد الصلاة

۲۶۶ - (۱۹۰): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ
عَمْرٍو، عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ، عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ
صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ.

قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: ثُمَّ ذَكَرْتُهُ لِأَبِي مَعْبُدٍ
بَعْدُ، فَقَالَ: لَمْ أَحَدِّثْكَ. قَالَ عَمْرٌو: وَقَدْ
حَدَّثْتَنِي، قَالَ: وَكَانَ مِنْ أَصْدَقِ مَوَالِي ابْنِ
عَبَّاسٍ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَأَنَّهُ نَسِيَهُ بَعْدَ مَا حَدَّثَهُ
إِيَّاهُ.

۲۶۷ - (۱۹۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ،
حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ،
أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ يَقُولُ
بِصَوْتِهِ الْأَعْلَى: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا
شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا
بِاللَّهِ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ، وَلَهُ
الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ، مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ
الْكَافِرُونَ)).

[۲۶۶] صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب الذکر بعد الصلاة، ح: ۸۴۱، صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواقع الصلاة، باب الذکر

بعد الصلاة، ح: ۵۸۳

[۲۶۷] صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواقع الصلاة، باب استحباب الذکر بعد الصلاة وبيان صفة، ح: ۵۸۳

والے ہیں، اگرچہ کافروں کو ناگواری گزرے۔“

بعد از نماز بیٹھنے اور اٹھ کر جانے کا بیان

نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے سلام پھیرتے تو جب آپ سلام پورا کر لیتے تو عورتیں (گھروں کو جانے کے لیے) کھڑی ہو جاتیں تو نبی ﷺ اپنی جگہ پر ہی تھوڑی دیر ٹھہرے رہتے۔

ابن شہاب فرماتے ہیں کہ ہماری رائے میں آپ ﷺ کا یہ کچھ دیر ٹھہرنا اس لیے ہوتا تھا تا کہ عورتیں وہاں سے نکل جائیں اور لوگوں میں سے کوئی بھی نماز سے فارغ ہو کر جانے والا ان تک نہ پہنچ سکے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز سے اپنی دائیں اور بائیں جانب پھرا کرتے تھے۔

اسود، عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اپنی نماز میں سے کچھ حصہ شیطان کے لیے ہرگز نہ بنائے (وہ اس طرح کہ آدمی سمجھے کہ اس پر یہ لازم ہے کہ وہ (نماز سے سلام پھیرنے کے بعد) اپنی دائیں طرف ہی مڑ کر بیٹھے، حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ اکثر اپنی بائیں طرف ہی پھرا کرتے تھے۔

باب الجلوس بعد الصلاة والانصراف منها

۲۶۸- (۹۸۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْضَى تَسْلِيمَهُ، وَمَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مَكَانِهِ يَسِيرًا.

قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: فَزَرَى مُكْنَهُ ذَلِكَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ لِكَيْ يَنْفِذَ النِّسَاءَ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُنَّ مِمَّنْ أَنْصَرَفَ مِنَ الْقَوْمِ.

۲۶۹- (۱۹۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي الْأَوْبَرِ الْحَارِثِيِّ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْحَرِفُ مِنَ الصَّلَاةِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ.

۲۷۰- (۱۹۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: لَا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ صَلَاتِهِ جُزْءًا، يَرَى أَنْ حَتَمًا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْفَتِلَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ.

[۲۶۸] صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب مکث الإمام فی مصلاة بعد السلام، ح: ۸۹۹

[۲۶۹] السنن الكبرى للبيهقي، ۲/۲۹۵، المسند للحميدي، ۲/۴۳۸، المسند لإمام أحمد بن حنبل، ۱۲/۳۴۰

[۲۷۰] صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب الانفال والانصراف عن اليمين والشمال، ح: ۸۵۲، صحیح مسلم، کتاب الصلاة المسافرین

وقصرها، باب جواز الانصراف من الصلاة عن اليمين والشمال، ح: ۷۰۷

باب فضل صلاة الجماعة

۲۷۱- (۲۲۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلٌ عَلَى صَلَاةِ الْفِدَى سَبْعٌ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً)).

۲۷۲- (۲۲۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسَةِ وَعِشْرِينَ جُزْءًا)).

۲۷۳- (۱۱۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ الْإِقَامَةَ وَهُوَ بِالْبَقِيعِ فَاسْرَعَ الْمَشَى إِلَى الْمَسْجِدِ.

باب التشديد على من لم يحضر صلاة العشاء جماعةً

۲۷۴- (۲۲۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَّ بِحَطَبٍ فَيَحْتَطَبُ، ثُمَّ أَمُرَّ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَدِّنَ بِهَا، ثُمَّ أَمُرَّ رَجُلًا فَيُؤَمِّمَ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رَجَالٍ فَأُحْرِقَ

باجماعت نماز کی فضیلت کا بیان

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت کی نماز، الگ نماز پڑھنے پر ستائیس درجے فضیلت رکھتی ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باجماعت نماز تمہارے کسی اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس حصے زیادہ فضیلت والی ہے۔

نافع سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بقیع میں تھے کہ انہوں نے اقامت سنی تو وہ جلدی سے چلتے ہوئے مسجد میں آئے۔

نمازِ عشاء میں باجماعت شامل نہ ہونے والے پر سختی کرنے کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میرا جی کرتا ہے کہ میں لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں، پھر جب وہ جمع کر دی جائیں تو میں نماز کا حکم دوں، سو اس کی اذان کہی جائے، پھر میں کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرائے اور میں

۲۷۱ | الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۲۹، صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة، ج: ۶، ۵۷۳، صحيح مسلم، كتاب...

ومواضع الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة والتشديد في التحلف عنها، ج: ۲، ۴۹

۲۷۲ | الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۲۹، صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب فضل صلاة الفجر في جماعة، ج: ۵، ۷۳، صحيح مسلم، كتاب...

المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة، ج: ۶، ۴۹

۲۷۳ | الموطأ لإمام مالك: ۱/۷۲

۲۷۴ | صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب وجوب صلاة الجماعة، ج: ۶، ۴۴، صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، ج: ۶، ۵۱

صلاة الجماعة، ج: ۶، ۵۱

ان لوگوں کے پیچھے نکلوں (جو نماز کے لیے نہیں آتے) اور میں ان کے گھروں کو جلا دوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی یہ جان لے کہ وہ (نماز پڑھنے کے عوض میں) موٹی تازی ہڈی اور دو بہت اچھے کھرپائے گا تو وہ عشاء میں ضرور حاضر ہو گا۔

عبدالرحمان بن حرمہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور منافقین کے درمیان (فرق) عشاء اور فجر کی نماز میں حاضر ہونا ہے، وہ ان دونوں کی استطاعت نہیں رکھتے، یا اسی جیسا (فرمایا)۔

بوجہ عذر باجماعت نماز ادا نہ کرنے کا بیان

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب بہت طوفانی اور سردی والی رات ہوتی تو رسول اللہ ﷺ مؤذن کو حکم فرمایا کرتے کہ وہ (اذان میں یہ بھی) کہے: أَلَا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ "سنو! (اپنے) گھروں میں ہی نماز پڑھ لو۔"

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے بہت سرد اور طوفانی رات میں اذان کہی تو فرمایا: أَلَا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب بہت سردی اور بارش والی رات ہوتی تو مؤذن کو حکم دیا کرتے تھے کہ وہ کہے: أَلَا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ "سنو! (اپنی) رہائشوں میں ہی نماز پڑھ لو۔"

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بارش والی رات اور ٹھنڈی طوفانی رات میں اذان دینے

عَلَيْهِمْ بِيوتِهِمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَظْمًا سَمِينًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ)).

۲۷۵- (۲۲۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِينَ شُهُودُ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ، لَا يَسْتَطِيعُونَهُمَا))، أَوْ نَحْوَ هَذَا.

باب في ترك صلاة الجماعة للعدر

۲۷۶- (۱۳۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ الْمُؤَدِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ رِيحٍ، يَقُولُ: أَلَا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ.

۲۷۷- (۲۲۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَذَّنَ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ، فَقَالَ: أَلَا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَدِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ مَطَرٍ، يَقُولُ: أَلَا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ.

۲۷۸- (۲۲۵): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ

۲۷۵ | الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۳۰، صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب فضل العشاء في جماعة، ح: ۶۵۷، صحيح مسلم، كتاب

المساجد، باب فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد في التخلف عنها، ح: ۶۵۱۰

۲۷۶ | الموطأ لإمام مالك: ۱/۷۳، صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب الرخصة في المطر والعلة ان يصلي في رحله، ح: ۶۶۶، صحيح

مسلم، كتاب الصلاة المسافرين وقصرها، باب الصلاة في الرجال في السفر، ح: ۶۹۷

أيضاً ۲۷۷.

۲۷۸ | المعرفة للبيهقي: ۱/۴۳۵، المسند للحميدي: ۲/۲۷۵، صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب ما يقول اذا سمع المنادى، ح: ۱۳۳

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ مُنَادِيَهُ فِي اللَّيْلَةِ
الْمَطِيرَةِ وَاللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ ذَاتِ رِيحٍ: أَلَا صَلُّوا
فِي رِحَالِكُمْ. والے کو حکم فرماتے (کہ وہ کہے) أَلَا صَلُّوا فِي
رِحَالِكُمْ.

امام کے ساتھ نماز دوہرانے اور نہ

باب في إعادة الصلاة مع الامام

دوہرانے کا بیان

وما لا يعيده

بخن روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی
مجلس میں شریک تھے کہ نماز کے لیے اذان دی تو رسول
اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی، بخن آپ
ﷺ کے قریب ہی بیٹھے رہے، تو رسول اللہ ﷺ نے
انہیں فرمایا: لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے تجھے
کیا چیز مانع تھی؟ کیا تو مسلمان شخص نہیں ہے؟ تو انہوں نے
کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! لیکن میں اپنے
گھر میں ہی نماز پڑھ آیا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جب تو آئے تو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ اگرچہ تو نے نماز
پڑھی ہی ہو۔

۲۷۹- (۱.۶۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ
أَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِي الدَّيْلِيِّ يُقَالُ لَهُ
بُسْرُ بْنُ مِحْجَنٍ، عَنْ أَبِيهِ مِحْجَنٍ، أَنَّهُ كَانَ
فِي مَجْلِسٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَذَّنَ
بِالصَّلَاةِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى
وَمِحْجَنٌ فِي مَجْلِسِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: ((مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ؟
أَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ؟)) قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ
اللَّهِ، وَلَكِنْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي أَهْلِي،
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَلَّمَ: ((إِذَا جِئْتَ
فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ)).

نافع سے روایت ہے، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے
کہ جو شخص مغرب یا صبح کی نماز پڑھ چکا ہو پھر وہ انہیں امام
کے ساتھ بھی پالے تو وہ انہیں دوبارہ نہ پڑھے۔

۲۸۰- (۱.۶۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعِ بْنِ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ أَوْ
الصُّبْحَ ثُمَّ أَدْرَكَهُمَا مَعَ الْإِمَامِ فَلَا يَعْدُ لَهُمَا.

امامت اور آدابِ امامت کا بیان

باب في الامامة وآدابها

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ معاذ
رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کو رات کی تاریکی میں (نماز کی) امامت
کروائی، تو انہوں نے سورہ بقرہ شروع کر دی، ایک آدمی

۲۸۱- (۲۱۵): وَأَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ
عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ
مُعَاذًا أَمَّ قَوْمَهُ فِي الْعَتَمَةِ، فَافْتَتَحَ سُورَةَ

۲۷۹ | الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۳۲، سنن النسائي، كتاب الإمامة، باب إعادة الصلاة مع الجماعة بعد صلاة الرجل لنفسه، ج: ۸۵۷.

صحيح ابن حبان ۱/۱۶۴، المستدرک للحاکم: ۱/۲۴۴

۲۸۰ | الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۳۳

۲۸۱ | صحيح البخاری، كتاب الأذان، باب إذا طول الإمام، ج: ۷۰۱، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب القراءة في العشاء، ج: ۶۰۵

نے ان کے پیچھے سے نماز توڑ دی اور الگ نماز پڑھ لی، اس نے نبی ﷺ کے پاس اس بات کا ذکر کیا تو نبی ﷺ نے معاذ بن جبل سے فرمایا: کیا تو قتنہ پیدا کرنا چاہتا ہے؟ اس طرح اس طرح کی (یعنی فلاں فلاں) سورت پڑھ لیا کر۔

ابوزبیر، سیدنا جابر بن عبد اللہ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں، اور دوسری حدیث میں کہا: سفیان ثوری بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمرو سے یہ حدیث ذکر کی تو انہوں نے کہا: وہ اسی جیسی ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی لوگوں کی نماز پڑھا رہا ہوتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ ہلکی پڑھائے، کیونکہ یقیناً ان میں بیمار بھی ہوتے ہیں اور کمزور بھی، اور جب وہ اپنی ذات کے لیے (یعنی انفرادی طور پر، اکیلے) نماز پڑھ رہا ہو تو جتنا چاہے لمبی کر لے۔

امام کے کھڑا ہونے کی جگہ کا بیان

ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں کہ ہمیں سیدنا حذیفہ بن یمان نے بلند چبوترے پر نماز پڑھائی، انہوں نے اس پر سجدہ کیا تو ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ نے انہیں کھینچ لیا اور حذیفہ بن یمان نے بھی ان کی بات مان لی (یعنی پیچھے ہٹ گئے)، پھر جب نماز مکمل ہوئی تو ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: کیا اس سے منع نہیں کیا گیا؟ تو حذیفہ بن یمان نے انہیں جواب دیا کہ کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ میں نے آپ کی بات مان لی تھی؟۔

الْبَقْرَةَ، فَتَنَحَّى رَجُلٌ مِنْ خَلْفِهِ فَصَلَّى، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِمُعَاذٍ: ((أَفْتَانٌ لَأَنْتَ؟ اِقْرَأْ سُورَةَ كَذَا وَسُورَةَ كَذَا)).

۲۸۲- (۲۱۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، وَقَالَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ: قَالَ سُفْيَانُ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرٍو، فَقَالَ: هُوَ نَحْوُ هَذَا.

۲۸۳- (۲۱۷): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمَ وَالضَّعِيفَ، وَإِذَا كَانَ يُصَلِّي لِنَفْسِهِ فَلْيُطِلْ مَا شَاءَ)).

باب موقف الامام

۲۸۴- (۲۵۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: صَلَّى بِنَا حُدَيْفَةَ عَلَى دُكَّانٍ مُرْتَفِعٍ، فَسَجَدَ عَلَيْهِ، فَجَبَدَهُ أَبُو مَسْعُودٍ الْبَدْرِيُّ، فَتَابَعَهُ حُدَيْفَةُ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: أَلَيْسَ قَدْ نَهَى عَنْ هَذَا؟ فَقَالَ لَهُ حُدَيْفَةُ: أَلَمْ تَرِنِي قَدْ تَابَعْتُكَ؟.

مقتدی کے کھڑا ہونے کی جگہ کا بیان

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان کی دادی ملیکہ نے کھانا تیار کیا اور رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی، آپ ﷺ نے کھانا کھایا اور پھر فرمایا: اٹھو میں تمہیں نماز پڑھاؤں، انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اٹھ کر ایک چٹائی پکڑی جو کثرت استعمال کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی، سو میں نے (اسے نرم کرنے کے لیے) اس پہ پانی کے چھینٹے مارے، پھر رسول اللہ ﷺ اس پر کھڑے ہو گئے، میں نے اور ایک بچے نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بنائی اور بڑھیا ہمارے پیچھے کھڑی ہو گئی۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اور ایک بچے نے ہمارے گھر میں نبی ﷺ کے پیچھے صف بنائی اور ام سلیم ہم سے بھی پیچھے کھڑی تھی۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ملیکہ نے کہانا تیار کر کے نبی ﷺ کی دعوت کی، آپ ﷺ نے کھانا تناول فرمانے کے بعد فرمایا: اٹھو میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اٹھا اور چٹائی پکڑی جو کثرت استعمال کی وجہ سے میلی ہو چکی تھی (اور اسے بچھا دیا) تو رسول اللہ ﷺ کہہ رہے ہوئے، میں اور ایک بچہ آپ ﷺ کے پیچھے صف بنا کر کہہ رہے ہو گئے اور بڑھیا نے ہمارے پیچھے صف بنالی، تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دور رکھ کر نماز پڑھائی، پھر سلام پھیر دیا۔

باب موقف المأموم

۲۸۵- (۲۵۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِبَطْنِهَا لِيَأْكُلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ: ((قَوْمُوا فَلَا صَلِّ لَكُمْ))، قَالَ أَنَسُ: فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدْ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ، فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ، فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ خَلْفَهُ وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا.

۲۸۶- (۲۵۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْتُ أَنَا وَيَتِيمٌ لَنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِنَا وَآمُ سَلِيمٍ خَلْفَنَا.

۲۸۷- (۸۷۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ النَّبِيَّ ﷺ إِلَى طَعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ: ((قَوْمُوا فَلَا صَلِّ بِكُمْ))، قَالَ أَنَسُ: فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدْ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ، وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا، فَصَلَّى لَنَا رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ.

[۲۸۵] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۵۳، صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب وضوء الصبيان وفي يجب عليهم الغسل والوضوء وحضورهما الجماعة، ح: ۸۶۰، صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب جواز الجماعة في النافلة والصلاة على حصير، ح: ۶۵۸.

[۲۸۶] أيضاً

[۲۸۷] أيضاً

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اور ہمارے ایک بچے نے ہمارے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور اُمّ سلیم ہمارے پیچھے کھڑی تھیں۔

ہلال بن سیاف بیان کرتے ہیں کہ زیاد بن ابی جعد میرا ہاتھ پکڑ کر لے گئے اور رقد مقام پہ واپسہ بن معبد نامی ایک بزرگ صحابی رسول کے پاس ٹھہرے، تو انہوں نے مجھے یہ حدیث بتلائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم فرمایا۔

۴۸۸- (۸۷۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ، أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: صَلَّيْتُ أَنَا وَبَيْتِي لَنَا فِي بَيْتِنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأُمُّ سَلِيمٍ خَلْفَنَا.

۴۸۹- (۸۷۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُصَيْنِ، أَظْنُهُ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، قَالَ: أَخَذَ بِيَدِي زِيَادُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ فَوَقَّفَ بِي عَلَى شَيْخٍ بِالرَّقَّةِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبِدٍ، فَقَالَ: أَخْبَرَنِي هَذَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ.

گزشتہ سے پیوستہ احکام کا بیان

صالح بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو امام کی اقتداء میں مسجد کی چھپ پر اکیلے نماز پڑھتے دیکھا۔

صالح بن ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو مسجد میں امام کی اقتداء میں حمید بن عبدالرحمن کے گھروں میں جمعہ کی نماز پڑھتے دیکھا، حالانکہ حمید کے گھروں اور مسجد کے درمیان راستے کا فاصلہ تھا۔

باب منه

۴۹۰- (۲۱۲): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ صَالِحِ مَوْلَى التَّوَّامَةِ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُصَلِّي فَوْقَ ظَهْرِ الْمَسْجِدِ وَحْدَهُ بِصَلَاةِ الْإِمَامِ.

۴۹۱- (۲۴۹): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى الْجُمُعَةَ فِي بُيُوتِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَصَلَّى بِصَلَاةِ الْإِمَامِ فِي الْمَسْجِدِ

[۲۸۸] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۵۳، صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب وضوء الصبيان وحتى يجب عليهم الغسل والظهور حضورهم

الجماعة، ج: ۸۶۰، صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب جواز الجماعة في النافلة، ۶۵۸/۷

[۲۸۹] سنن الترمذی، أبواب الصلاة، باب ما جاء في الصلاة خلف الصف وحده، ج: ۲۳۰، سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب الرجل

يصلی وحده خلف الصف، ج: ۶۸۲، المسند للحمیدی: ۲/۳۹۲، صحيح ابن حبان: ۵۸۶/۵

[۲۹۰] المصنف لابن أبي شيبة: ۲/۲۲۳، المصنف لعبد الرزاق: ۳/۸۳

[۲۹۱] المصنف لابن أبي شيبة: ۲/۲۲۳، المصنف لعبد الرزاق: ۳/۲۳۱

وَبَيْنَ بُيُوتِ حُمَيْدٍ وَالْمَسْجِدِ الطَّرِيقُ .

باب الاثمة ضمنا

۲۹۲- (۱۳۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((الْأَثْمَةُ ضَمْنَا، وَالْمُؤَدِّنُونَ أَمْنَا، فَأَرَشَدَ اللَّهُ الْأَثْمَةَ، وَغَفَرَ لِلْمُؤَدِّنِينَ)).

اس کا بیان کہ ائمہ ضامن ہوتے ہیں

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام (لوگوں کے) ضامن اور مؤذن (لوگوں کے) امین ہوتے ہیں، پس اللہ تعالیٰ اماموں کو ہدایت عطا فرمائے اور مؤذنین کی مغفرت فرمائے۔

۲۹۳- (۲۴۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: ((الْإِمَامُ ضَامِنٌ، وَالْمُؤَدِّنُ مُؤْتَمَنٌ، اللَّهُمَّ فَارْشِدِ الْأَثْمَةَ، وَاعْفِرْ لِلْمُؤَدِّنِينَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: امام ضامن اور مؤذن امین ہوتا ہے، اے اللہ! اماموں کی راہنمائی اور مؤذنین کی مغفرت فرما۔

باب أولى الناس بالامامة

۲۹۴- (۲۳۵): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلِيمَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَدِّنْ لَكُمْ أَحَدَكُمْ وَلْيُؤَمِّمْكُمْ أَكْبَرَكُمْ)).

لوگوں میں سے زیادہ لائق امامت شخص کا بیان

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح نماز پڑھو جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو، سو جب نماز کا وقت ہو جائے تو تمہارا کوئی ایک شخص اذان کہے اور تم میں سے جو بڑا ہے، وہ تمہیں امامت کروائے۔

۲۹۵- (۲۳۴): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سنت یہی ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے والوں کو گھر کا مالک ہی امامت کروائے۔

[۲۹۲] سنن الترمذی، أبواب الصلاة، باب ما جاء ان الامام ضامن والمؤذن مؤتمن، ح: ۱۹۶۸، صحیح ابن خزیمہ: ۱۵۳/۳، صحیح ابن حبان: ۵۵۹/۴

[۲۹۳] سنن الترمذی، أبواب الصلاة، باب ما جاء ان الامام ضامن، ح: ۱۹۶۸، صحیح ابن خزیمہ: ۱۶۳/۳، صحیح ابن حبان: ۵۵۹/۴

[۲۹۴] صحیح البخاری، كتاب الأذان، باب الاذان للمسافر اذا كانوا اجماعا والاقامة، ح: ۶۳۱، صحیح مسلم، كتاب المساجد و مواضع

الصلوة، باب من احق بالاقامة، ح: ۶۷۴

[۲۹۵] المعرفة للبيهقي: ۴۰۱/۲

الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: مِنَ السَّنَةِ أَنْ لَا يُؤْمَهُمْ إِلَّا صَاحِبُ الْبَيْتِ .

باب فی إمامة الأعجمی

۲۹۶- (۲۳۲): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: اجْتَمَعَتْ جَمَاعَةٌ فِيمَا حَوْلَ مَكَّةَ قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ فِي أَعْلَى الْوَادِي هَا هُنَا، وَفِي الْحَجِّ قَالَ: فَحَانَتْ الصَّلَاةُ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنْ آلِ أَبِي السَّائِبِ أَعْجَمِيُّ اللِّسَانَ قَالَ: فَأَخْرَهُ الْمُسَوِّرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، وَقَدَّمَ غَيْرَهُ، فَبَلَغَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه فَلَمْ يَعْرِفْهُ بِشَيْءٍ حَتَّى جَاءَ الْمَدِينَةَ. فَلَمَّا جَاءَ الْمَدِينَةَ عَرَفَهُ بِذَلِكَ. فَقَالَ الْمُسَوِّرُ بْنُ مَخْرَمَةَ: أَنْظِرْنِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ الرَّجُلَ كَانَ أَعْجَمِيُّ اللِّسَانَ، وَكَانَ فِي الْحَجِّ فَخَشِيتُ أَنْ يَسْمَعَ بَعْضُ الْحَاجِّ قِرَاءَتَهُ فَيَأْخُذَ بِعُجْمَتِهِ. فَقَالَ هُنَالِكَ: ذَهَبَتْ بِهَا. فَقَالَ: نَعَمْ فَقَالَ: قَدْ أَصَبْتَ .

باب إمامة المفضول

۲۹۷- (۲۳۷): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنه اعْتَزَلَ بِمِنَى فِي قِتَالِ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَالْحَجَّاجِ بِمِنَى فَصَلَّى مَعَ الْحَجَّاجِ .

۲۹۸- (۲۳۸): أَخْبَرَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ،

عجمی شخص کی امامت کا بیان

عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ مکہ کے گرد ایک جماعت اکٹھی ہوئی، عطاء کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ وادی کے بلند مقام پہ، اور یہ حج کے موقع کی بات ہے، کہتے ہیں کہ نماز کا وقت ہوا تو آل ابی سائب کا ایک شخص جو کہ عجمی تھا، وہ (نماز پڑھانے کے لیے) آگے بڑھا تو مسور بن مخرمہ نے اسے پیچھے کر دیا اور کسی اور کو آگے کر دیا۔ اس بات کا جب سیدنا عمر بن الخطاب رضي الله عنه کو پتہ چلا تو انہوں نے تب تو انہیں کچھ نہ کہا لیکن جب مدینے تشریف لے آئے تو انہوں نے اس بابت مسور سے پوچھا، تو مسور نے جواب دیا: اے امیر المؤمنین! دیکھیے یہ حج کا موقع تھا اور مجھے یہ خدشہ لاحق ہوا کہ اگر ایک عجمی شخص امامت کروائے گا تو بعض حجاج اس کی قرأت سن کر اس کے عجمی انداز کو ہی نہ اپنائیں، تو سیدنا عمر بن الخطاب رضي الله عنه نے استفسار فرمایا: تو نے اس وجہ سے اسے پیچھے ہٹا دیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں، تو عمر بن الخطاب رضي الله عنه نے فرمایا: تو نے ٹھیک کیا ہے۔

عام شخص کی امامت کا بیان

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضي الله عنهما ابن زبیر رضي الله عنه کی لڑائی کے معاملہ میں منیٰ میں ہی کنارہ کش ہو گئے تھے اور حج کے لیے آنے والے لوگ منیٰ میں ہی موجود تھے، تو آپ نے حجاج کے ساتھ ہی نماز پڑھی۔

محمد بیان کرتے ہیں کہ سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضي الله عنهما

[۲۹۶] المصنف لعبد الرزاق: ۲/۴۰۰

[۲۹۷] المعرفة للبيهقي: ۲/۳۹۹، المصنف لعبد الرزاق: ۲/۳۸۶

[۲۹۸] أيضاً

مروان کی اقتداء میں نماز پڑھا کرتے تھے، راوی (محمد) بیان کرتے ہیں کہ (مجھ سے) کسی شخص نے کہا: جب وہ دونوں اپنے گھروں کو واپس جاتے تو (دوبارہ) نماز پڑھا کرتے تھے؟ تو محمد نے جواب دیا: نہیں، اللہ کی قسم! وہ امام کی نماز سے زیادہ کچھ نہیں پڑھا کرتے تھے۔

ناپینا شخص کی امامت کا بیان

محمود بن ربیع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے لوگوں کی امامت کروایا کرتے تھے اور وہ ناپینا شخص تھے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! بسا اوقات رات بہت اندھیری، برساتی اور طوفانی ہوتی ہے، جبکہ میں بصارت سے محروم شخص ہوں، لہذا آپ ﷺ میرے گھر میں کسی جگہ نماز پڑھ دیں جسے میں جائے نماز بنا سکوں۔ تو رسول اللہ ﷺ ان کے گھر تشریف لائے اور فرمایا: تم کس جگہ چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟ تو انہوں نے گھر کی ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے وہاں نماز پڑھی۔

محمود بن ربیع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے لوگوں کی امامت کروایا کرتے تھے اور وہ ناپینا شخص تھے۔

غلام کی امامت کا بیان

عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ وہ، عبید بن عمیر، مسور بن مخرمہ اور بہت سے لوگ وادی کے بالائی مقام پر ام

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رضي الله عنهما كَانَا يُصَلِّيَانِ خَلْفَ مَرْوَانَ، قَالَ: فَقَالَ: مَا كَانَا يُصَلِّيَانِ إِذَا رَجَعَا إِلَى مَنَازِلِهِمَا؟ فَقَالَ: لَا، وَاللَّهِ مَا كَانَا يَزِيدَانِ عَلَى صَلَاةِ الْأَيَّمَةِ.

باب إمامة الأعمى

۲۹۹- (۲۲۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، أَنَّ عِثْبَانَ بْنَ مَالِكٍ، كَانَ يَوْمَ قَوْمِهِ وَهُوَ أَعْمَى، وَأَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: إِنَّهَا تَكُونُ الظُّلْمَةُ وَالْمَطَرُ وَالسَّيْلُ وَأَنَا رَجُلٌ ضَرِيرٌ الْبَصَرِ، فَصَلِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي بَيْتِي مَكَانًا اتَّخِذْهُ مُصَلًى، فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ تُصَلِّيَ؟)) فَأَشَارَ إِلَى مَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ، فَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۳۰۰- (۲۲۹): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ عِثْبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَوْمَ قَوْمِهِ وَهُوَ أَعْمَى.

باب إمامة المولى

۳۰۱- (۲۲۱): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ

[۲۹۹] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۷۲، صحيح البخاری، كتاب الأذان، باب الرخصة في المطر والعلّة ان صلي في رحله، ح: ۴۴۷، صحیح

مسلم، كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب تحضه في التخلف عن الجماعة، ح: ۳۳

۳۰۰ | أيضاً

۳۰۱ | المصنف لعبد الرزاق: ۲/۳۹۳ المصنف لابن أبي شيبة: ۲/۸۸، سنن الدار قطنی: ۱/۴۰۵

المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ بنتیہا کے پاس آیا کرتے تھے، تو انہیں سیدہ عائشہ بنتیہا کے غلام ابو عمرو امانت کرواتے تھے۔ ابو عمرو سیدہ عائشہ کے غلام تھے اور اس وقت آزاد نہیں ہوئے تھے، اور وہ بنو محمد بن ابی بکر اور بنی عروہ کے امام تھے۔

بُنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَأْتُونَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِأَعْلَى الْوَادِي، هُوَ وَعُبَيْدُ بْنُ عَمِيرٍ وَالْمَسُورُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَنَاسٌ كَثِيرٌ، فَيَوْمُهُمْ أَبُو عَمْرٍو مَوْلَى عَائِشَةَ. وَأَبُو عَمْرٍو غُلَامُهَا حِينَئِذٍ لَمْ يُعْتَقْ، وَكَانَ إِمَامٌ بَنِي مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَعُرْوَةَ.

نافع بیان کرتے ہیں کہ مدینے کی ہی ایک جماعت کی مسجد میں اقامت کہی گئی اور اس مسجد کے قریب ہی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی زمین تھی، جہاں آپ کام کرتے تھے، اس مسجد کا امام آپ کا غلام تھا اور اس غلام اور اس کے ساتھیوں کی رہائش بھی وہیں تھی، سو جب عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے انہیں سنا تو آپ (مسجد میں) تشریف لائے تاکہ ان کے ساتھ نماز میں شریک ہو سکیں، تو آپ کا غلام جو مسجد کا امام تھا، اس نے آپ سے کہا کہ آگے آئیے اور نماز پڑھائیے، تو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی مسجد میں نماز پڑھانے کا مجھ سے زیادہ تو حق رکھتا ہے، چنانچہ غلام نے ہی نماز پڑھائی۔

۳۰۴- (۲۳۶): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ: أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِ بَطَائِفَةَ الْمَدِينَةِ، وَلَا يُنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَرِيبٌ مِنْ ذَلِكَ الْمَسْجِدِ أَرْضٌ يَعْمَلُهَا، وَإِمَامٌ ذَلِكَ الْمَسْجِدِ مَوْلَى لَهُ وَمَسْكَنُ ذَلِكَ الْمَوْلَى وَأَصْحَابِهِ ثَمَّةٌ، فَلَمَّا سَمِعَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ جَاءَ لِيَشْهَدَ مَعَهُمُ الصَّلَاةَ. فَقَالَ لَهُ الْمَوْلَى صَاحِبُ الْمَسْجِدِ: تَقَدَّمَ فَصَلِّ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ تُصَلِّيَ فِي مَسْجِدِكَ مِنِّي فَصَلَّى الْمَوْلَى.

عورت عورتوں کو ہی امامت کروا سکتی ہے

باب المرأة تؤم النساء

ججیرہ سے مروی ہے کہ سیدہ ام سلمہ بنتیہا عورتوں کو امامت کرواتی تھیں اور ان کے درمیان میں کھڑی ہوتی تھیں۔

۳۰۳- (۲۳۰): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمَّارِ الدُّهْنِيِّ، عَنْ امْرَأَةٍ مِنْ قَوْمِهِ يُقَالُ لَهَا حُجْبِرَةٌ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا أُمَّتُهُنَّ فَقَامَتْ وَسَطًا.

امام اور مقتدی کی نیت کے اختلاف کا بیان

باب اختلاف نية الامام والمأموم

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ معاذ رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے، پھر اپنی قوم کے

۳۰۴- (۲۴۴): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ الرَّبِيعُ: قِيلَ لِي هُوَ، عَنِ ابْنِ

۱۳۰۲ | ایضاً

۱۳۰۳ | ایضاً

پاس جا کر انہیں بھی یہی نماز پڑھاتے، وہ معاذ کی نفل اور لوگوں کی عشاء کی فرض نماز ہوتی۔

جَرِيحٌ وَلَمْ يَكُنْ عِنْدِي ابْنُ جَرِيحٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعِشَاءَ، ثُمَّ يَنْطَلِقُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّيهِمْ، هِيَ لَهُ تَطَوُّعٌ، وَهِيَ لَهُمْ مَكْتُوبَةٌ الْعِشَاءَ.

جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھا کرتے تھے، پھر اپنی قوم کے پاس واپس جاتے اور انہیں بھی عشاء کی نماز پڑھاتے، وہ ان کے لیے نفل نماز بن جاتی۔

۳۰۵- (۲۴۶): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعِشَاءَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمُ الْعِشَاءَ، وَهِيَ لَهُ نَافِلَةٌ.

امام اور مقتدی کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بیان

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے گر پڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم (کے جسم) کی داہنی جانب میں خراشیں آ گئیں، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھ کر ہی پڑھی، پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام تو بنایا ہی اس لیے گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے، سو جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو، جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب وہ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

باب صلاة الامام والمأموم جلوساً

۳۰۶- (۲۵۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ، فَصَلَّى صَلَاةَ مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُودًا، فَلَمَّا أَنْصَرَفَ، قَالَ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، أَوْ إِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ)).

۳۰۵ | أيضاً

۳۰۶ | الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۳۵، صحيح البخاری، كتاب الأذان، باب انما الامام ليؤتم به، ح: ۶۸۹، صحيح مسلم، كتاب الصلاة،

باب اتتمام المأموم بالامام، ح: ۴۱۱

اختلافِ رواة کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بھی اسی کی مثل مروی ہے۔

۳۰۷- (۲۵۲): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، يَعْنِي بِمِثْلِهِ.

۳۰۸- (۱۰۴۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِي وَهُوَ شَاكٍ فَصَلَّى جَالِسًا وَصَلَّى خَلْفَهُ قَوْمٌ قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ اجْلِسُوا، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، أَوْ إِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، أَوْ إِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا)).

۳۰۹- (۸۰۰): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّهُمْ خَرَجُوا يُشِيعُونَهُ، وَهُوَ مَرِيضٌ، فَصَلَّى جَالِسًا، فَصَلُّوا خَلْفَهُ جُلُوسًا.

باب صلاة الامام قاعداً والمأموم

قائماً

۳۱۰- (۱۲۰): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَوَجَدَ النَّبِيَّ ﷺ خِفَّةً، فَجَاءَ فَقَعَدَ إِلَى جَنْبِ أَبِي

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر میں نماز پڑھائی اور آپ ﷺ کو شک ہو گیا تو آپ ﷺ نماز میں بیٹھ گئے اور آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے والے لوگ کھڑے ہو گئے۔ تو آپ ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ، جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو فرمایا: امام تو بنایا ہی صرف اس لیے جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، پس جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو یا جب وہ اٹھے تو تم بھی اٹھ جاؤ، یا جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے بابت مروی ہے کہ کچھ لوگ انہیں رخصت کرنے کے لئے ان کے مکان تک آئے اور آپ بیمار تھے، لہذا آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھی تو انہوں نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر ہی نماز پڑھی۔

امام کا بیٹھ کر اور مقتدی کا کھڑے ہو کر نماز

پڑھنے کا بیان

سیدہ عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (مرض الموت میں) ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، پھر جب نبی ﷺ نے (طبیعت میں) خفت محسوس کی تو آپ مسجد میں تشریف لائے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ

[۳۰۷] صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب انما الامام لیؤتم بہ، ح: ۶۸۸، صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب اتمام المأموم بالامام، ح: ۴۱۲

[۳۰۸] أيضاً

[۳۰۹] المصنف لابن ابی شیبہ: ۲/۲۲۴

[۳۱۰] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۳۶، صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب من قام الی جنب الامام وهو جالس، ح: ۶۸۳، صحیح مسلم،

کتاب الصلاة، باب استحباب الام اذا عرض له عذر من مرض وسفر وغيرهما عن یصلی بالناس، ح: ۴۱۸

نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو امامت کروائی درآں حالیکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو امامت کروائی اور آپ کھڑے ہوئے تھے۔

عبید بن عمیر لیشی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائیں، تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی (یعنی نماز پڑھانے لگے) پس جب نبی ﷺ نے طبیعت کو کچھ ہلکا محسوس کیا تو آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور صفوں کو چیرتے ہوئے (آگے جانچے) اور ابو بکر رضی اللہ عنہ جب نماز پڑھتے تھے تو ادھر ادھر نہیں دیکھتے تھے لیکن جب انہوں نے نبی ﷺ کو اپنے پیچھے آتے ہوئے محسوس کیا تو جان گئے کہ اس جگہ تو رسول اللہ ﷺ آسکتے ہیں، تو وہ اپنی کچھل صف میں کھسنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں ان کی جگہ پر ہی لوٹا دیا، پھر رسول اللہ ﷺ ان کے پہلو میں بیٹھ گئے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے نماز پڑھاتے رہے، یہاں تک جب ابو بکر رضی اللہ عنہ (نماز سے) فارغ ہوئے تو کہا: اے اللہ کے رسول! میرا خیال ہے کہ آپ تندرست ہو گئے ہیں۔ اور یہ خارجہ کی بیٹی (یعنی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) کی باری کادن تھا، تو ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے گھروالوں کی طرف لوٹ گئے تو رسول اللہ ﷺ ان کی جگہ آگئے اور پتھر سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے اور (لوگوں کو) فتنوں سے ڈرانے لگے، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یقیناً لوگ کسی معاملہ میں میری پکڑ نہیں کر سکتے، کیونکہ میں صرف اسی چیز کو حلال قرار دیتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے اور میں صرف اسی چیز کو حرام ٹھہراتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام ٹھہرایا ہے۔ اے فاطمہ بنت رسول ﷺ! اے صفیہ

بکر، فَاَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَا بَكْرٍ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَاُمُّ اَبُو بَكْرٍ النَّاسُ وَهُوَ قَائِمٌ.

۳۱۱-۱۳۱): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، سَمِعْتُ يَحْيَىٰ بَنَ سَعِيدٍ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي مَلِيكَةَ، اَنَّ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيَّ، حَدَّثَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ الصُّبْحَ، وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَبَّرَ، فَوَجَدَ النَّبِيَّ ﷺ بَعْضَ الْخَفَةِ، فَقَامَ يَفْرُجُ الصُّفُوْفَ، قَالَ: وَكَانَ اَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ اِذَا صَلَّى، فَلَمَّا سَمِعَ اَبُو بَكْرٍ الْحَسَّ مِنْ وِرَائِهِ عَرَفَ اَنَّهُ لَا يَتَقَدَّمُ اِلَىٰ ذٰلِكَ الْمَقْعَدِ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَخَسَّ وَرَاءَ هٗ اِلَى الصَّفِّ، فَرَدَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَكَانَهُ، فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَىٰ جَنْبِهِ وَاَبُو بَكْرٍ قَائِمٌ يُصَلِّي، حَتَّىٰ اِذَا فَرَغَ اَبُو بَكْرٍ، قَالَ: اَيُّ رَسُوْلٍ اللّٰهِ، اَرَاكَ اَصْبَحْتَ صَالِحًا، وَهٰذَا يَوْمٌ بِنْتِ خَارِجَةَ، فَرَجَعَ اَبُو بَكْرٍ اِلَىٰ اَهْلِيْهِ، فَمَكَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَكَانَهُ وَجَلَسَ اِلَىٰ جَنْبِ الْحَجْرِ يُحَدِّثُ الْفِتْنَ، قَالَ: ((اِنِّي وَاللّٰهِ لَا يُمْسِكُ النَّاسُ عَلَيَّ شَيْئًا اِلَّا اَنِّي لَا اَجِلُّ اِلَّا مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ، وَلَا اَحْرَمُ اِلَّا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ، يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ، يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَعْمَلَا لِمَا عِنْدَ اللّٰهِ فَاِنِّي لَا اُغْنِي عَنْكُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا)).

ﷺ، رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی! تم اللہ کے ہاں (جواب دینے) کے لیے (نیک) عمل کر لو، کیونکہ میں اللہ تعالیٰ سے بچانے میں تمہارے کسی کام نہ آؤں گا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تکلیف میں مبتلا تھے تو آپ ﷺ نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، پھر نبی ﷺ نے کچھ خفت محسوس کی تو آپ ﷺ (مسجد میں) تشریف لائے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ سونبی رضی اللہ عنہ نے بیٹھے بیٹھے ہی ابو بکر رضی اللہ عنہ کو امامت کروائی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو امامت کروائی۔

اختلاف رواۃ کے ساتھ اسی معنی کے مثل ہے، اس کی مخالف نہیں۔

ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیماری کی حالت میں نکلے، آپ ﷺ نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو وہ لوگوں کو کھڑے ہو کر نماز پڑھا رہے تھے، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پیچھے ہٹنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ تم اپنی جگہ پر ہی کھڑے رہو، پھر رسول اللہ ﷺ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے، تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی نماز کے پیچھے نماز پڑھتے جا رہے تھے اور لوگ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے۔

۳۱۲- (۷۹۸): أَخْبَرَنَا الْيَقْفَةُ يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، أَبَانَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ وَجِعًا فَأَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَوَجَدَ النَّبِيَّ ﷺ خَفَةً، فَجَاءَ فَقَعَدَ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ، فَأَمَّ النَّبِيُّ ﷺ أَبَا بَكْرٍ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَأَمَّ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ وَهُوَ قَائِمٌ.

۳۱۳- (۷۹۹): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَ مَعْنَاهُ لَا يَخَالِفُهُ.

۳۱۴- (۱۰۴۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ فِي مَرَضِهِ فَاتَى أَبَا بَكْرٍ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَاسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ كَمَا أَنْتَ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

حماد بن سلمہ نے ہشام بن عروہ سے، انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی معنی کی مثل روایت کیا ہے اور اس کی مخالفت نہیں کی۔ بلکہ اس سے زیادہ واضح ہے، اور انہوں نے کہا کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ایک طرف کھڑے ہوئے تھے۔

عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ مجھے ثقہ صحابیہ نے بتلایا، گویا ان کی مراد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں، پھر انہوں نے نبی ﷺ کی نماز کا ذکر کیا، جس میں ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے پہلو میں کھڑے تھے، ہشام بن عروہ کی اپنے باپ سے روایت کی ہوئی حدیث کے معنی کے مثل ہی۔

مردوں کا سبحان اللہ کہنے اور عورتوں کے تالی بجانے کا بیان

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنو عمرو بن عوف کی طرف گئے تاکہ ان کے درمیان صلح کرادیں، تو عصر کی نماز کا وقت ہو گیا، مؤذن ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس (نماز پڑھانے کا کہنے کے لیے) آیا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ آگے ہو گئے، (پھر جب) رسول اللہ ﷺ آئے تو لوگ ہاتھوں پر ہاتھ مار کر (اشارہ کرنے لگے) ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز میں ادھر ادھر نہیں دیکھا کرتے تھے، لیکن جب لوگ بہت زیادہ ہاتھوں پہ ہاتھ مارنے لگے تو انہوں نے ادھر دھیان دیا اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھا (اور پیچھے ہٹنا چاہا) تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہ

۳۱۵- (۱۰۴۵): أَخْبَرَنَا الثَّقَةُ يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِمِثْلِ مَعْنَاهُ لَا يُخَالِفُهُ، وَأَوْضَحَ مِنْهُ، وَقَالَ: صَلَّى أَبُو بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ قَائِمًا.

۳۱۶- (۱۰۴۶): أَخْبَرَنَا الثَّقَةُ، وَفِي سَائِرِ الْأُصُولِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الثَّقَةُ، كَأَنَّهُ يَعْنِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، ثُمَّ ذَكَرَ صَلَاةَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ إِلَى جَانِبِهِ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ.

باب التسبیح للرجال

والتصفيق للنساء

۳۱۷- (۲۰۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصَلِّحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، فَاتَى الْمُؤَدِّنُ أَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ، وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ التَّفَّتَ فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْ كَمَا أَنْتَ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ عَلَى مَا

[۳۱۵] صحيح البخاری، كتاب الأذان، باب من قام الى جنب الامام لعله، ح: ۶۸۳، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب

الامام اذا عرض له عذر، ح: ۴۱۸

[۳۱۶] المصنف لعبد الرزاق: ۵۳۴/۴

[۳۱۷] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۶۳، صحيح البخاری، كتاب الأذان، باب من دخل يقوم الناس فجاه الامام الاور، ح: ۶۸۴، صحيح

مسلم، كتاب الصلاة، باب تقديم الجماعة من يصلي بهم اذا تاخر الامام، ح: ۴۲۱

پر ہی رہو، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (بہ انداز شکر) اپنے ہاتھ اٹھائے اور اللہ تعالیٰ کی اس (سعادت) پر تعریف کی جس کا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو حکم دیا تھا، پھر وہ پیچھے ہٹ گئے اور رسول اللہ ﷺ آگے ہو گئے، پھر جب آپ نے اپنی نماز مکمل کی تو فرمایا: کیا ہو گیا ہے کہ میں نے تمہیں دیکھا کہ اکثر لوگ تالی بجا رہے تھے؟ جس کو اپنی نماز میں کوئی چیز درپیش ہو تو وہ سُبْحَانَ اللہ کہے، کیونکہ یقیناً جب وہ سُبْحَانَ اللہ کہے گا تو اس کی طرف دھیان دیا جائے گا، تالی بجاناے کا حکم تو صرف عورتوں کے لیے ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کے لیے تسبیح ہے اور عورتوں کے لیے تالی بجانا ہے۔

سیدنا سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنی عمرو بن عوف کے پاس ان کی آپس میں صلح کروانے کے لیے ان کے پاس تشریف لے گئے اور (اسی دوران) نماز کا وقت ہو گیا، تو مؤذن ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے، تو اقامت کہی جائے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں، چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی، پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور لوگ نماز میں مشغول تھے، تو آپ ﷺ ایک جانب ہو کر کھڑے ہو گئے (لوگوں نے جب دیکھا) تو تالی بجانے لگے، راوی کہتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز میں ادھر ادھر توجہ نہیں کیا کرتے تھے، لیکن جب لوگوں کے

أَمْرَهُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: ((مَالِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمْ التَّصْفِيقَ مِنْ نَابِهِ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْبِحْ، فَإِنَّهُ إِذَا سَبَحَ التَّفَّتَ إِلَيْهِ، فَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ)).

۳۱۸- (۲۰۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ)).

۳۱۹- (۲۳۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ لِيُصَلِّحَ بَيْنَهُمْ وَحَانَثِ الصَّلَاةِ، فَجَاءَ الْمُؤَدِّدُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: اتَّصَلَى لِلنَّاسِ فَأَقِيم؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ، فَصَفَّقَ النَّاسُ، قَالَ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ التَّفَّتَ، فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ

[۳۱۸] صحيح البخاری، کتاب العمل فی الصلاة، باب التصفيق النساء، ح: ۱۲۰۳، صحيح مسلم، کتاب الصلاة، باب تسبیح الرجل

و تصفيق المائة اذا نابهما شيء في الصلاة، ۴۲۲

[۳۱۹] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۶۳، صحيح البخاری، کتاب الأذان، باب من دخل ليوم الناس فجاه الامام الأهل، ح: ۶۸۴، صحيح

مسلم، كتاب الصلاة، باب تقديم الجماعة من يصلي بهم، ح: ۴۲۱

تالی بجانے کی آواز زیادہ ہو گئی تو انہوں نے توجہ کی
تو رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، رسول اللہ ﷺ نے ان کی
طرف اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر ہی کھڑے رہو،
ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ اٹھا کر اس سعادت پر کہ
جو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا، اللہ کا شکر ادا کیا،
پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ گئے اور رسول اللہ ﷺ آگے
بڑھے اور نماز پڑھانے لگے، پھر جب نماز سے فارغ ہوئے
تو فرمایا: اے ابو بکر! تجھے نماز پڑھاتے رہنے سے کیا چیز مانع
تھی، جبکہ میں نے تجھے حکم بھی دیا تھا؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب
دیا کہ ابن قنافہ کے بیٹے کے یہ لائق نہیں ہے کہ وہ رسول
اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھائے، رسول
اللہ ﷺ نے (لوگوں سے مخاطب ہو کر) فرمایا: کیا بات
ہے کہ میں تم لوگوں کو بکثرت تالی بجاتے دیکھ رہا تھا؟
جسے نماز میں کچھ درپیش آئے تو اسے سبحان اللہ کہنا چاہیے،
سو جب وہ سبحان اللہ کہے تو اس کی طرف توجہ کی جائے، اور
تالی بجانا تو صرف عورتوں کے لیے ہے۔

نماز میں چھوٹے بچے کو اٹھالینے کا بیان

ابو قتادہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز پڑھا کرتے
تھے اور آپ امامہ بنت ابی العاص کو اٹھائے ہوئے ہوتے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امامہ کے کپڑے بچے کے
کپڑے تھے (یعنی امامہ بچی تھیں)۔

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول

اللہ ﷺ أَنْ أُمَّكَتُ مَكَانَكَ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ
يَدَيْهِ فَحَمَدَ اللَّهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ مِنْ ذَلِكَ، ثُمَّ اسْتَخَرَّ أَبُو بَكْرٍ
وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى بِالنَّاسِ، فَلَمَّا
انْصَرَفَ، قَالَ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ أَنْ
تَتَّبِعَ إِذْ أَمَرْتُكَ؟)) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا كَانَ
لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا لِي
أَرَاكُمْ أَكْثَرْتُمْ التَّصْفِيقَ، فَمَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي
صَلَاتِهِ فَلْيَسْبِحْ، فَإِنَّهُ إِذَا سَبَحَ التَّغْتَفَّ إِلَيْهِ،
وَأِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ)).

باب حمل الصغير في الصلاة

۳۲۰- (۷۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَامِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمِ الزُّرَقِيِّ، عَنْ
أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ
حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ.
قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَتَوْبُ أُمَامَةَ تَوْبُ
صَبِيٍّ.

۳۲۱- (۲۱۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ

[۳۲۰] المعرفة للبيهقي: ۲/۲۳۳، الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۷۰، صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب اذا حمل جارية صغيرة على عنقه في

الصلاة، ح: ۵۱۶، صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب حوازل حمل الصبيان في الصلاة، ح: ۵۴۳

[۳۱۱] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۷۰، صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب اذا حمل جارية صغيرة على عنقه في الصلاة، ح: ۵۱۶، صحيح

مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب حوازل حمل الصبيان في الصلاة، ح: ۵۴۳

اللہ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے اور آپ (اپنی نواسی) امامہ بنت زینب رضی اللہ عنہا کو اٹھائے ہوئے ہوتے، تو جب آپ سجدہ فرماتے تو اسے نیچے بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے۔

عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمِ الزُّرْقِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتِ زَيْنَبَ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا، وَإِذَا قَامَ رَفَعَهَا.

سیدنا ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نماز پڑھایا کرتے تھے اور آپ امامہ بنت ابی العاص کو اٹھائے ہوئے ہوتے، وہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کی بیٹی تھیں، جب سجدہ فرماتے تو اسے نیچے بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے۔

۳۲۲- (۲۱۴): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمِ الزُّرْقِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتِ أَبِي الْعَاصِ وَهِيَ بِنْتُ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا، وَإِذَا قَامَ رَفَعَهَا.

بے وضوء اور پیشاب و پاخانہ روکنے والے شخص کا بیان

باب المحدث والحاقد والحاقد

عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی نماز میں تکبیر کہی (یعنی نماز شروع کرنے کے لیے اللہ اکبر کہا)، پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ ٹھہرو، پھر آپ ﷺ واپس آئے اور آپ ﷺ کے جسم پر پانی کے اثرات تھے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی نبی ﷺ سے اسی حدیث کے معنی مثل ہی مروی ہے۔

۳۲۳- (۲۴۷): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَبَّرَ فِي صَلَاةٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ، ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ: امْكُثُوا، ثُمَّ رَجَعَ وَعَلَى جِلْدِهِ اثْرُ الْمَاءِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی نبی ﷺ سے اسی حدیث کے معنی مثل ہی مروی ہے۔

۳۲۴- (۲۴۸): أَخْبَرَنَا الثَّقَفَةُ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ.

سیدنا عبد اللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کو ایک دن

۳۲۵- (۲۲۶): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ

۳۲۲ | أيضاً

۳۲۳ | الموطأ لإمام مالك ۱/ ۴۸

۳۲۴ | صحيح مسلم، صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب في يقوم الناس للصلاة، ح: ۶۰۵

۳۲۵ | الموطأ لإمام مالك ۱/ ۱۵۹، سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب ليصلي الرجل وهو حاقن، ح: ۸۸، سنن الترمذی، أبواب الطهارة،

باب ما جاء إذا أقيمت الصلاة وجد أحدكم الخلاء فليبدأ بالخلاء، ح: ۱۴۲

امامت کروانے لگے تو آپ قضائے حاجت کے لیے چلے گئے، پھر جب لوٹے تو فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تمہارے کسی کو بول و براز آیا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ نماز سے پہلے کر لے۔

عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ، أَنَّهُ كَانَ يَوْمَ أَصْحَابِهِ يَوْمًا فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: ((إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ الْغَائِطَ فَلْيَبْدَأْ بِهِ قَبْلَ الصَّلَاةِ)).

سیدنا عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ کچھ لوگ ان کی مصاحبت میں تھے جنہیں وہ امامت کروایا کرتے تھے، آپ ﷺ نے نماز کھڑی کی اور ایک آدمی کو آگے کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: جب نماز کھڑی کر دی جائے اور تمہارے کسی شخص کو بول و براز کی حاجت لاحق ہو تو اسے پہلے قضائے حاجت کر لینا چاہیے۔

۳۲۶- (۲۲۷): أَخْبَرَنَا الثَّقَفُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ، أَنَّهُ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَصَحَبَهُ قَوْمٌ فَكَانَ يَوْمُهُمْ، فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَقَدَّمَ رَجُلًا، وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَوَجَدَ أَحَدُكُمْ الْغَائِطَ فَلْيَبْدَأْ بِالْغَائِطِ)).

نماز میں سجدہ سہو سلام پھیرنے سے

پہلے کرنے کا بیان

سیدنا عبداللہ بن محسنہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھائی، پھر آپ (تشریح میں) بیٹھے بغیر ہی (تیسری رکعت کے لیے) کھڑے ہو گئے تو لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، پھر جب آپ نے نماز مکمل کر لی اور ہم آپ کے سلام پھیرنے کا انتظار کرنے لگے تو آپ نے اللہ اکبر کہا اور سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔

باب سجود السهو في الصلاة

قبل التسليم

۳۲۷- (۱۷۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ، فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ، ثُمَّ سَلَّمَ.

سیدنا ابن محسنہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی دو رکعت (پڑھنے کے بعد) کھڑے

۳۲۸- (۱۸۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ، أَنَّ

۳۲۶ | صحيح ابن خزيمة: ۲/۶۵، صحيح ابن حبان: ۵/۴۲۷، المستدرک للحاکم: ۱/۱۶۸

۳۲۷ | الموطأ لإمام مالك: ۱/۹۴، صحيح البخاری، كتاب السهو، باب ما جاء في السهو إذا قام من ركعتي الفريضة، ح: ۱۲۲۴.

صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب السهو في الصلاة والسجود له، ح: ۵۷۰

ہو گئے اور ان میں بیٹھے نہ، تو جب آپ نے اپنی نماز پوری کر لی تو دو سجدے کیے اور اس کے بعد سلام پھیرا۔

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فِي التَّنَتِينَ مِنَ الظُّهْرِ فَلَمْ يَجْلِسْ فِيهِمَا، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ.

سیدنا عبد اللہ بن بحسینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی، پھر آپ بیٹھے بغیر ہی کھڑے ہو گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، جب آپ نے اپنی نماز مکمل کی اور ہم آپ رضی اللہ عنہ کے سلام پھیرنے کا انتظار کر رہے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی اور سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھے دو سجدے کیے۔

۳۲۹- (۱۰۴۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَحِينَةَ، قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيْلَهُ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ.

باب منه: إتمام ما وقع فيه السهومن

الصلاة والسجود بعد التسليم

نماز میں سجدہ سہو واقع ہونے پر اسے پورا کرنے اور سلام پھیرنے کے بعد سجدے کرنے کا بیان سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھا کے سلام پھیر دیا، تو ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا نماز کم کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا ذوالیدین سچ کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور باقی کی دو رکعت پڑھا کے سلام پھیر دیا، پھر تکبیر کہہ کے عام سجدے کی طرح یا اس سے کچھ لمبا سجدہ کیا، پھر سر اٹھایا، پھر تکبیر کہہ کے عام سجدے کی طرح یا اس سے کچھ لمبا سجدہ کیا، پھر سر اٹھایا۔

۳۳۰- (۹۱۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ، فَقَالَ ذُو الْيَدَيْنِ: أَقْصَرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَصْدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟)) فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ آخِرِيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

۳۳۱- (۹۱۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ دَاوُدَ بْنِ

[۳۲۹] صحیح البخاری، کتاب السہو، باب ما جاء فی السہو، ح: ۱۲۲۴

[۳۳۰] الموطأ لإمام مالک: ۱/۹۳، صحیح البخاری، کتاب السہو، باب من لم یتشهد فی سجدتی السہو، ح: ۱۲۲۷، صحیح مسلم،

کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب السہو فی الصلاة والسجود له، ح: ۵۷۳

[۳۳۱] الموطأ لإمام مالک: ۱/۹۳، صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب السہو فی الصلاة والسجود له، ح: ۳۸۹

اللہ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھانی تو ذوالیہدین نے کھڑے ہو کر کہا: اے اللہ کے رسول! کیا نماز کم کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ تو نبی ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا ذوالیہدین درست کہہ رہا ہے؟ تو لوگوں نے کہا: جی ہاں! تو رسول اللہ ﷺ نے باقی کی نماز بھی پوری کی، پھر دو سجدے کیے، درآں حالیکہ آپ سلام پھیرنے کے بعد بیٹھے ہوئے تھے۔

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز میں تین رکعات کے بعد ہی سلام پھیر دیا۔ پھر آپ ﷺ اٹھ کئے کمرے میں چلے گئے تو ایک لمبا آدمی جس کے ہاتھ بھی لمبے لمبے تھے کھڑا ہوا اور بولا: اے اللہ کے رسول! کیا نماز کم کر دی گئی ہے؟ آپ ﷺ اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے غصہ دلائی حالت میں نکلے اور پوچھا: جب آپ کو بتلایا گیا تو آپ ﷺ نے جو رکعت چھوٹ گئی تھی اسے پڑھایا، پھر سلام پھیرا، پھر دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیر دیا۔

تجوید تلاوت کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورۃ النجم کی قرأت کی اور آپ ﷺ نے سجدہ فرمایا تو لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا، سوائے دو آدمیوں کے۔ فرمایا: وہ (دوسروں سے ممتاز رہ کر اپنی) شہرت چاہتے تھے۔

الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةً فِي رَكَعَتَيْنِ، فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: أَقْصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: ((أَصْدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟)) فَقَالُوا: نَعَمْ، فَاتَمَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيمِ.

۳۳۲- (۹۱۶): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنِ، قَالَ: سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ، ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْحُجْرَةَ، فَقَامَ الْخِرْبَاقُ رَجُلٌ بَسِيطُ الْيَدَيْنِ فَنَادَى: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَقْصِرَتِ الصَّلَاةُ؟ فَخَرَجَ مُغْضَبًا يَجْرُ رِءَاؤُهُ فَسَأَلَ، فَأُخْبِرَ، فَصَلَّى تِلْكَ الرَّكَعَةَ الَّتِي كَانَ تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ.

باب سجود التلاوة

۳۳۳- (۷۷۴): أَخْبَرَنَا ابْنُ فُذَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذُنَبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ بِالنَّجْمِ، فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ إِلَّا

رَجُلَيْنِ، قَالَ: أَرَادَا الشُّهُرَةَ.

اعرج سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سورۃ نجم پڑھی تو اس میں سجدہ کیا پھر آپ کھڑے ہوئے اور کوئی دوسری سورۃ پڑھی۔

۳۳۴- (۱۰۵۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَرَأَ: ﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ﴾ فَسَجَدَ فِيهَا، ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ بِسُورَةِ أُخْرَى.

عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں جابیہ مقام پہ نماز پڑھائی تو انہوں نے سورۃ الحج کی قرأت کی اور اس میں دو سجدے کیے۔

۳۳۵- (۱۱۳۶): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ صَلَّى بِهِمْ بِالْجَابِيَةِ، فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْحَجِّ فَسَجَدَ فِيهَا سَجْدَتَيْنِ.

ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سورۃ انشقاق کی تلاوت کی اور اس میں سجدہ کیا، پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کو بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سجدہ کیا ہے۔

۳۳۶- (۱۰۵۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَرَأَ: ﴿إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ﴾ فَسَجَدَ فِيهَا، فَلَمَّا انصَرَفَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَجَدَ فِيهَا.

سجدوں میں قاری کی اقتداء کرنے کا بیان عطاء بن یسار روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سورۃ السجدۃ کی قرأت کی تو اس نے سجدہ کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سجدہ فرمایا، پھر ایک اور شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۃ السجدۃ کی قرأت کی، اس نے سجدہ نہیں کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سجدہ نہیں فرمایا۔ چنانچہ اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! فلاں

باب منه: الائتمام بالقارئ في السجود

۳۳۷- (۷۷۶): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَجُلًا قَرَأَ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم السَّجْدَةَ فَسَجَدَ، فَسَجَدَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم، ثُمَّ قَرَأَ آخَرَ عِنْدَهُ السَّجْدَةَ فَلَمْ يَسْجُدْ، فَلَمْ يَسْجُدِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَرَأَ فَلَانَ عِنْدَكَ السَّجْدَةَ

[۳۳۴] الموطأ لإمام مالك: ۲۰۶/۱، المصنف لعبد الرزاق: ۳۳۹/۳

[۳۳۵] المصنف لعبد الرزاق: ۳۴۲/۳

[۳۳۶] الموطأ لإمام مالك: ۲۰۵/۱، صحيح البخاری، سجود القرآن، باب سجدة (إذا السماء انشقت)، ح: ۱۰۷۶، صحيح مسلم، كتاب

المساجد ومواضع الصلاة، باب سجود التلاوة، ح: ۵۷۸

[۳۳۷] السنن الكبرى للبيهقي، ۳۲۴

فَسَجَدَتْ، وَقَرَأَتْ عِنْدَكَ السَّجْدَةَ فَلَمْ تَسْجُدْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((كُنْتُ إِمَامًا فَلَوْ سَجَدَتْ سَجَدْتُ)).

شخص نے آپ کے پاس سورۃ سجدہ کی قرأت کی تو آپ ﷺ نے سجدہ کیا لیکن میں نے پڑھی تو آپ ﷺ نے سجدہ نہیں فرمایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو امام (کی حیثیت سے) تھا، اگر تو سجدہ کرتا تو میں نے بھی سجدہ کر لیتا تھا۔

۳۳۸- (۷۷۵): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّهُ قَرَأَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالنَّجْمِ، فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا.

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سورۃ ”النجم“ کی قرأت کی تو اس میں سجدہ نہیں کیا۔

۳۳۹- (۱۸۲۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ عَدَةَ، عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَسْجُدُ فِي سُورَةِ صَّ، وَيَقُولُ: إِنَّمَا هِيَ تَوْبَةٌ نَبِيٍّ.

زر بن حبیش بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سورۃ ”ص“ میں سجدہ نہیں کرتے تھے اور فرماتے کہ یہ ایک نبی کی توبہ ہے۔

سفر میں نماز قصر کا بیان

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ سے مدینہ تک کے سفر جتنی مسافت کا سفر کیا، ہم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ آپ کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کا خوف نہ ہوتا تھا، لیکن آپ نے دو رکعت ہی نماز پڑھی ہے۔

باب قصر الصلاة في السفر

۳۴۰- (۲۰۲): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمُجِيدِ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ آمِنًا لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ، فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ.

اصم کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ میری کتاب سے ”ابن عباس“ کا لفظ ساقط ہے۔

قَالَ الْأَصْمُ: أَظْنُهُ سَقَطَ مِنْ كِتَابِي: ابْنُ عَبَّاسٍ.

۳۳۸ | صحيح البخارى، كتاب سجود القرآن، باب من قرأ السجدة فلم يسجد، ح: ۱۰۷۲، صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب سجود التلاوة، ح: ۵۷۷

۳۳۹ | المعوط لإمام مالك: ۱/۱۴۷، المصنف لعبد الرزاق: ۲/۵۲۵، المصنف لابن أبي شيبة: ۲/۳۳۳

۳۴۰ | سنن الترمذی، أبواب السفر، باب التفسير فی السفر، ۵۴۷، سنن النسائی کتاب تفسیر الصلاة فی السفر، الباب الاول، ۱۴۳۵

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ اور مدینہ کے درمیان (فاصلے) کے بقدر مسافت میں سفر کیا، ہم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ آپ کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کا خوف نہ ہوتا تھا، لیکن آپ نے دور رکعت ہی نماز پڑھی ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ سے مدینہ تک سفر کیا اور (اس وقت) ہم پُر امن حالت میں تھے اور اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ تھا (لیکن اس کے باوجود) آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھی۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی اور میں نے ذوالحلیفہ میں آپ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز دو رکعت پڑھی۔

ابن منکدر سے روایت ہے، انہوں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو الفاظ کے کچھ اختلاف کے ساتھ اسی کے مثل فرماتے سنا۔

ابو قلابہ سے روایت ہے، وہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۴۱- (۲۰۴): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ آمَنًا لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ، يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ.

۳۴۲- (۷۷۷): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ آمَنًا لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ، يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ.

۳۴۳- (۹۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ بِذِي الْحَلِيفَةِ رَكَعَتَيْنِ.

۳۴۴- (۹۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ عُيَيْنَةَ، عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: بِذِي الْحَلِيفَةِ.

۳۴۵- (۹۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، بِمِثْلِ ذَلِكَ.

[۳۲۱] أَيْضًا

[۳۴۲] المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۳/۳۵۱

[۳۴۳] صحيح البخاري، كتاب تقصير الصلاة، باب يقصر اذا خرج من موضعه، ح: ۱۰۸۹، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين

وقصرها، باب صلاة المسافرين وقصرها، ح: ۶۹۰

[۳۴۴]: أَيْضًا

[۳۴۵] صحيح البخاري، كتاب الحج، باب من بات بذى الحليفة حتى أصبح، ح: ۱۵۴۷، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين

وقصرها، باب صلاة المسافرين وقصرها، ح: ۶۹۰

باب مسافة ما لتقصير الصلاة فيه

وما تقصر فيه

۳۴۶- (۹۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا الْبَرِيدَ فَلَا يَقْصُرُ الصَّلَاةَ.

۳۴۷- (۹۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سُئِلَ أَتَقْصِرُ إِلَى عَرَفَةَ؟ فَقَالَ: لَا، وَلَكِنْ إِلَى عُسْفَانَ، وَإِلَى جُدَّةَ، وَإِلَى الطَّائِفِ.

۳۴۸- (۱۰۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَكِبَ إِلَى ذَاتِ النُّصُبِ فَقَصَرَ الصَّلَاةَ فِي مَسِيرِهِ ذَلِكَ.

قَالَ مَالِكٌ: وَبَيْنَ ذَاتِ النُّصُبِ وَالْمَدِينَةَ أَرْبَعَةٌ بُرُودٌ.

۳۴۹- (۱۰۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَكِبَ إِلَى رِيمٍ فَقَصَرَ الصَّلَاةَ فِي مَسِيرِهِ ذَلِكَ.

قَالَ مَالِكٌ وَذَلِكَ نَحْوُ مِنْ أَرْبَعَةِ بُرُودٍ.

۳۵۰- (۲۰۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَقْصِرُ إِلَى عَرَفَةَ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ إِلَى جُدَّةَ، وَعُسْفَانَ،

اس مسافت کا بیان جس میں قصر کی جاسکتی ہے اور جس میں قصر نہیں کی جاسکتی

نافع روایت کرتے ہیں کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ برید تک سفر کرتے تھے اور نماز قصر نہیں کرتے تھے۔

عطاء روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ کیا آپ عرفہ تک کے سفر میں قصر کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، لیکن عسفان، جدہ اور طائف تک (کے سفر میں قصر کرتا ہوں)۔

سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ذات النصب تک سفر کیا تو آپ نے اس مسافت میں نماز قصر کی۔

امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ذات النصب اور مدینہ کے درمیان چار بُرود کا فاصلہ تھا۔

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بابت مروی ہے کہ انہوں نے ریم تک سفر کیا اور اس مسافت میں نماز کو قصر کیا۔

امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ چار بُرود جتنا ہی ہے۔

عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا آپ عرفہ تک کے سفر میں قصر کرتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں، جدہ، طائف اور عسفان تک (کے سفر میں قصر) اور اگر تو گھر واپس

۳۴۶ | الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۴۸، المصنف لعبد الرزاق: ۲/۵۲۳

۳۴۷ | المصنف لعبد الرزاق: ۲/۵۲۴، المصنف لابن أبي شيبة: ۲/۴۴۵

۳۴۸ | الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۴۷، المصنف لعبد الرزاق: ۲/۵۲۵

۳۴۹ | أيضاً

۳۵۰ | المصنف لعبد الرزاق: ۲/۵۲۴، المصنف لابن أبي شيبة: ۲/۳۳۴

وَالطَّائِفِ وَإِنْ قَدِمْتَ عَلَى أَهْلِ أَوْ مَاشِيَةٍ آجَائِيًا يَاجِلِ بِرَّيْ تَوِجُورِي بِرَّيْ -
فَاتَمَّ .

قَالَ: وَهَذَا قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ، وَبِهِ نَأْخُذُ .
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے اور ہم اسی کو لیں گے۔

۳۵۱- (۱۸۲۵): أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: تَقْصُرُ الصَّلَاةَ إِلَى عَسْفَانَ وَإِلَى الطَّائِفِ وَإِلَى جَدَّةَ، وَهَذَا كُلُّهُ مِنْ مَكَّةَ عَلَى أَرْبَعَةِ بُرْدٍ، وَنَحْوِ مِنْ ذَلِكَ .
سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عسفان، طائف، جدہ اور اتنی مسافت تک قصر کی جاسکتی ہے اور یہ تمام منازل مکہ سے چار بُرد کے فاصلے پر ہیں۔

۳۵۲- (۱۸۲۶): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ خَرَجَ إِلَى ذَاتِ النُّصَبِ فَقَصَرَ الصَّلَاةَ .
سالم بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ذات نصب کی طرف نکلے تو انہوں نے نماز قصر ادا کی۔
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ چار بُرد کا فاصلہ ہے۔
قصر صدقہ ہے اور دوران سفر قصر کرنے کی

باب القصر صدقة وفضيلة القصر في

السفر

۳۵۳- (۲۰۲): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ، وَعَنْ يَعْلى بْنِ أُمِيَّةَ، قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقَصْرَ فِي الْخَوْفِ، فَأَنَّى الْقَصْرُ فِي غَيْرِ الْخَوْفِ؟ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَ: ((صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ، فَأَقْبَلُوا صَدَقَتَهُ)).
یعنی بن امیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ نے خوف کی حالت میں تو نماز قصر کا ذکر کیا ہے، لیکن خوف کے علاوہ قصر کا کہاں ذکر ہے؟ تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی اسی بات سے تعجب کیا تھا جس سے تو نے کیا ہے، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا: یہ صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کیا ہے، سو تم اس کے صدقے کو قبول کرو۔

[۳۵۱] صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب ما یجمع صفة الصلاة، ۴۹۶

[۳۵۲] المصنف لعبد الرزاق: ۵۲۴/۲، المصنف لابن أبي شعبة: ۲/۳۲۴

[۳۵۳] صحیح مسلم، کتاب الصلاة المسافرين، باب صلاة المسافرين وقصرها، ح: ۶۸۶

یعنی بن امیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے کہ اگر تم اس بات سے ڈرو کہ کافر لوگ تمہیں آزمائش میں ڈال دیں گے تو تم نماز قصر کر لو، لیکن اب تو یہ لوگ امن میں ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مجھے بھی اسی بات سے تعجب ہوا تھا جس سے تم تعجب کر رہے ہو، سو میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: یہ صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر عنایت فرمایا ہے، سو تم اس کے صدقے کو قبول کرو۔

۳۵۴-(۲۹): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَادٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: إِنَّمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِذْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمْ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾، فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((صَدَقَهُ تَصَدَّقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا عَلَيْكُمْ، فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ)).

ابن میثب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں کہ جب وہ سفر کریں تو نماز قصر کریں اور روزہ چھوڑ دیں، یا فرمایا: جو روزہ نہ رکھیں۔

۳۵۵-(۹۴): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خِيَارُكُمْ الَّذِينَ إِذَا سَافَرُوا قَصَرُوا الصَّلَاةَ وَأَفْطَرُوا))، أَوْ قَالَ: ((لَمْ يَصُومُوا)).

سفر میں قصر کرنا اور پوری نماز پڑھنا اور فرض

نماز پر ہی اکتفاء کرنے کا بیان

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ یہ سب رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے، آپ ﷺ نے سفر میں نماز قصر بھی کی ہے اور پوری بھی پڑھی ہے۔

باب القصر والائتمام في السفر

والاقتصار على الفريضة

۳۵۶-(۹۲): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُلُّ ذَلِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَصَرَ الصَّلَاةَ فِي السَّفَرِ وَأَتَمَّ.

[۳۵۴] صحيح مسلم، كتاب الصلاة المسافرين، باب صلاة المسافرين وقصرها، ح: ۶۸۶

[۳۵۵] مرسل، المصنف لعبد الرزاق: ۲/۵۶۶

[۳۵۶] سنن الدار قطنی: ۲/۱۸۹، سنن النسائی کتاب تفصیر الصلاة في السفر، باب المقام الذي يقصر بمثله الصلاة، ح: ۱۴۵۶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پہلے پہل نماز دو دو رکعت ہی فرض کی گئی تھی، پھر حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا اور سفر کی نماز کو (اسی طرح) برقرار رکھا گیا۔ (زہری) کہتے ہیں کہ میں نے (عروہ سے) کہا: پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا (سفر میں بھی) پوری نماز پڑھا کرتی تھیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ بھی وہی تاویل کرتی تھیں جو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کرتے تھے۔

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما منیٰ میں امام کے پیچھے چار رکعات ہی پڑھا کرتے تھے، لیکن جب اپنی الگ نماز پڑھتے تو دور کعتیں پڑھتے تھے۔

اسی اسناد کے ساتھ ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سفر میں فرض نماز سے پہلے اور بعد کچھ نہیں پڑھا کرتے تھے (یعنی سنتیں وغیرہ) سوائے نماز تہجد کے۔

سفر میں نمازیں اکٹھی پڑھنے کا بیان

کریب روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی سفر کی نماز کے متعلق نہ بتلاؤں؟ جب سورج ڈھل جاتا اور آپ اپنے گھر ہی ہوتے تو سورج ڈھلنے کے وقت میں ظہر اور عصر کو جمع فرمالتے اور جب سورج ڈھلنے سے پہلے سفر شروع کرتے تو ظہر کو لیٹ کر لیتے، یہاں تک کہ عصر کے وقت میں ظہر اور عصر کو جمع فرمالتے (کریب نے) کہا: میرا خیال ہے کہ انہوں نے مغرب اور عشاء کے بارے میں بھی اسی کے

۳۵۷- (۷۷۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ، فَرِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ وَأَقْرَبَتْ صَلَاةَ السَّفَرِ قُلْتُ: فَمَا شَأْنُ عَائِشَةَ كَانَتْ تُتِمُّ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: إِنَّهَا تَأَوَّلَتْ مَا تَأَوَّلَ عُمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۳۵۸- (۱۱۴۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَرَاءَ الْإِمَامِ بِمِنَى أَرْبَعًا، فَإِذَا صَلَّى لِنَفْسِهِ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ.

۳۵۹- (۱۱۴۳): وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي مَعَ الْفَرِيضَةِ فِي السَّفَرِ شَيْئًا قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا إِلَّا مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ.

باب الجمع بين الصلوات في السفر

۳۶۰- (۲۰۵): أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي السَّفَرِ؟ كَانَ إِذَا زَالَتْ الشَّمْسُ وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الزَّوَالِ، وَإِذَا سَافَرَ قَبْلَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ آخَرَ الظُّهْرِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا

[۳۵۷] صحيح البخاری، کتاب تقصیر الصلاة، باب یقصر اذا خرج من موضعه، ح: ۱۰۹۰، صحيح مسلم، کتاب صلاة المسافرين

وقصرها، ح: ۶۸۵

[۳۵۸] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۴۹، صحيح مسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب قصر الصلاة بمي، ح: ۶۹۴

[۳۵۹] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۵۰

[۳۶۰] المصنف لعبد الرزاق: ۲/۵۴۸

وَبَيْنَ الْعَصْرِ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ قَالَ: وَأَحْسِبُهُ
قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ مِثْلَ ذَلِكَ .

ابو طفیل عامر بن واثلہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا
معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے انہیں بتلایا کہ وہ تبوک کے سال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر
اور عصر کے درمیان اور مغرب اور عشاء کے درمیان
نمازیں جمع کیں، آپ نے ایک دن نماز مؤخر کی، پھر آپ
نکلے تو ظہر اور عصر اکٹھی پڑھی، پھر داخل ہو گئے، پھر نکلے
تو مغرب اور عشاء کو اکٹھا پڑھا۔

۳۶۱- (۱۱۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي
الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ، أَنَّ
مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ تَبُوكَ فَكَانَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ
وَالْعِشَاءِ، فَأَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ
فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، ثُمَّ دَخَلَ، ثُمَّ
خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا.

اسماعیل بن عبدالرحمان ابن ابی ذؤیب اسدی بیان
کرتے ہیں کہ ہم سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ کسی علاقے
کی طرف نکلے، جب سورج غروب ہوا تو ہم اس بات سے
ڈرے کہ آپ کو کہیں کہ پڑاؤ ڈالیں اور نماز پڑھ لیں،
چنانچہ جب افق کی سفیدی چل گئی اور رات تاریک ہو گئی
تو آپ (سواری سے اترے اور) تین رکعت نماز پڑھی، پھر
سلام پھیرا، پھر دو رکعت نماز پڑھی، پھر سلام پھیرا، پھر
ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

۳۶۲- (۱۱۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ
ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي ذُؤَيْبِ الْأَسَدِيِّ، قَالَ:
خَرَجْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلَى الْحِمَى، فَغَرَبَتِ
الشَّمْسُ، فَهَبْنَا أَنْ نَقُولَ لَهُ: أَنْزِلْ فَصَلِّ،
فَلَمَّا ذَهَبَ بَيَاضُ الْأَفْقِ وَفَحَمَةُ الْعِشَاءِ
نَزَلَ فَصَلَّى ثَلَاثًا ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى
رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ التَّمَّتْ إِلَيْنَا، فَقَالَ:
هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَلَ.

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
جب (کہیں) چلنے کی جلدی ہوتی تو مغرب اور عشاء کے
درمیان (وقت میں دونوں نمازیں) جمع فرمالتے۔

۳۶۳- (۱۰۲): حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ الزُّهْرِيِّ،
عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رضي الله عنه، قَالَ: كَانَ
النَّبِيُّ ﷺ إِذَا عَجَلَ فِي السَّيْرِ جَمَعَ بَيْنَ
الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

[۳۶۱] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۴۳، صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب معجزات النبي صلى الله عليه وسلم، ج: ۶، ص: ۷۰.

[۳۶۲] المسند للحميدي: ۲/۲۹۹، سنن النسائي كتاب المواقيت، باب الوقت الذي يجمع فيه المسافرين المغرب والعشاء، ج: ۱، ص: ۵۹۱.

النسائي الكبرى للنسائي، ۱/۴۹۰، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۸/۲۰۴.

[۳۶۳] صحيح البخاري، كتاب تفسير الصلاة، باب الجمع في السفر بين المغرب والعشاء، ج: ۱، ص: ۱۱۰۶، صحيح مسلم، كتاب صلاة:

مسافرين وقصرها، باب جواز الجمع بين الصلاتين في السفر: ۷۰۳.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب کوچ کرنے میں جلدی ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب و عشاء کو جمع کر لیتے تھے۔

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تبوک کے سفر میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کر لیا کرتے تھے۔

بلا خوف و سفر بارش میں نمازیں اکٹھی

پڑھنے کا بیان

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بغیر خوف اور بغیر سفر کے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز اتے پڑھائی۔

امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ یہ بارش میں پڑھائیں تھیں۔

اقامت کی اس مدت کا بیان جس میں قصر باطل ہو جاتی ہے

عبدالرحمان بن حمید بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے ہم مجلس ساتھیوں سے پوچھا: آپ نے مکہ میں مہاجر کے ٹھہرنے کے بابت کیا سنا ہے؟ سائب بن یزید نے جواب دیا: مجھے علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہاجر اپنی قربانی کرنے کے

۳۶۴- (۱۸۱۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا عَجَلَ بِهِ السَّيْرُ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

۳۶۵- (۱۸۱۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي سَفَرِهِ إِلَى تَبُوكَ.

باب الجمع في المطر من غير

خوف ولا سفر

۳۶۶- (۱۰۶۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمْعًا مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ. قَالَ مَالِكٌ: أَرَى ذَلِكَ فِي مَطَرٍ.

باب مدة الإقامة التي

تبطل القصر

۳۶۷- (۱۰۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمِيدٍ، قَالَ: سَأَلَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ جُلَسَاءَهُ: مَاذَا سَمِعْتُمْ فِي مَقَامِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ؟ قَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَضْرَمِيِّ رضی اللہ عنہ، أَنَّ

[۳۶۴] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۴۴، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب جواز الجمع بين الصلاتين في السفر، ح: ۷۰۳، صحيح البخاري، كتاب تقصير الصلاة، باب يصلى المغرب ثلاثاً في السفر، ۱۰۹۱

[۳۶۵] صحيح البخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب وقت العصر، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب القراءة في الصبح، ۴۶۱

[۳۶۶] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۴۴، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الجمع بين الصلاتين في السفر، ح: ۷۰۵

[۳۶۷] صحيح البخاري، كتاب المناقب الانصار، باب اقامة المهاجر بمكة بعد قضاء نسكه، ح: ۳۹۳۳، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب

جواز الإقامة بمكة للمهاجر منها بعد فراغ الحج، ح: ۱۳۵۲۷

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَمَكْتُ الْمُهَاجِرَ بَعْدَ بَعْدِ تَيْنِ دِنٍ تُهْرَے گا۔
قَضَاءِ نُسْكِهِ ثَلَاثًا)).

نماز خوف کا بیان

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو بطن نخل مقام پر ظہر کی نماز خوف پڑھائی، تو آپ ﷺ نے ایک جماعت کو دور کعتیں پڑھائیں، پھر سلام پھیر دیا، پھر دوسری جماعت آگئی تو آپ ﷺ نے انہیں بھی دور کعت پڑھا کر سلام پھیر دیا۔

صالح بن خوات اس صحابی سے روایت کرتے ہیں جس نے غزوہ ذات الرقاع میں نبی ﷺ کے ساتھ نماز خوف ادا کی (وہ بیان کرتے ہیں کہ) ایک جماعت نے آپ ﷺ کے ساتھ صف بنائی اور ایک جماعت دشمن کے سامنے کھڑی رہی۔ آپ ﷺ نے اپنے ساتھ والے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی، پھر آپ کھڑے رہے اور لوگوں نے اپنی اپنی (باقی ایک رکعت) پوری کی، پھر انہوں نے سلام پھیر اور دشمن کے سامنے جا کھڑے ہوئے اور دوسری جماعت آگئی، آپ ﷺ نے اپنی بقیہ ایک رکعت کی انہیں امامت کروائی، پھر آپ بیٹھے رہے اور انہوں نے اپنی اپنی (بقیہ ایک رکعت) پوری کی، پھر آپ ﷺ نے ان کے ساتھ (اکٹھے) سلام پھیرا۔

خوات بن جبیر نبی ﷺ سے سابقہ حدیث کے معنی مثل ہی روایت کی ہے، اس کی مخالفت نہیں کی۔

باب فی صلاة الخوف

۳۶۸- (۲۴۵): اُنْبَانِي الثَّقَةُ ابْنُ عَلِيَّةَ، أَوْ غَيْرُهُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الظُّهْرِ فِي الْخَوْفِ بِبَطْنِ نَخْلٍ، فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ جَاءَتْ طَائِفَةٌ أُخْرَى فَصَلَّى بِهِمْ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ.

۳۶۹- (۸۸۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ، عَمَّنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ ذَاتِ الرَّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ، أَنَّ طَائِفَةً صُفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وَجَاهَ الْعُدُوِّ، فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكَعَةً ثُمَّ ثَبَّتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وَجَاهَ الْعُدُوِّ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرُّكَعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ ثَبَّتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ.

۳۷۰- (۸۸۱): أَخْبَرَنَا مَنْ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ، يَذْكُرُ عَنْ أَخِيهِ، عُبَيْدِ

[۳۶۸] سنن النسائي كتاب صلاة الخوف، ج: ۱، ص ۱۵۵۲، صحيح ابن خزيمة: ۲/۲۹۷، صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب غزوة ذات

الرقاع، ج: ۱، ص ۱۳۶، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة الخوف، ج: ۱، ص ۳۱۱

[۳۶۹] التوسط لإمام مالك: ۱/۱۸۳، صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب غزوة ذات الرقاع، ج: ۱، ص ۱۲۹، صحيح مسلم، كتاب صلاة

المسافرين وقصرها، باب صلاة الخوف، ج: ۱، ص ۸۴۲

[۳۷۰] صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب غزوة ذات الرقاع، ج: ۱، ص ۱۳۱، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة

الخوف، ج: ۱، ص ۸۴۱، المعرفة للبيهقي: ۳/۵

انله، عَنِ الْقَائِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ خَوَاتِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَ مَعْنَاهُ لَا يَخَالِفُهُ.

باب فِي صَلَاةِ أَشَدِّ الْخَوْفِ

۳۷۱- (۸۵): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ، قَالَ: يَتَقَدَّمُ الْإِمَامُ وَطَائِفَةٌ... ثُمَّ قَصَّ الْحَدِيثَ.

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْحَدِيثِ: فَإِنْ كَانَ خَوْفًا أَشَدَّ مِنْ ذَلِكَ صَلُّوا رَجَالًا وَرُكْبَانًا، مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةَ وَغَيْرَ مُسْتَقْبِلِيهَا.

قَالَ مَالِكُ: قَالَ نَافِعٌ: لَا أَرَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذَلِكَ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۳۷۲- (۶۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ.

۳۷۳- (۱۱۵۷): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ بِشَيْءٍ خَالَفْتُمُوهُ فِيهِ، وَمَالِكٌ يَقُولُ: لَا أَذْكَرُهُ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبْنِ أَبِي ذَيْبٍ يَرَوِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَشْكُ فِيهِ.

شدید خوف میں نماز پڑھنے کا بیان

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب نماز خوف کے بابت پوچھا جاتا تھا تو فرماتے: امام اور ایک گروہ آگے ہو گا، پھر ساری حدیث بیان کی۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حدیث میں فرمایا: اگر خوف اس سے بہت زیادہ سخت ہو تو پیدل اور سوار حالت میں نماز پڑھ لو، خواہ قبلہ کی طرف رخ کیے ہوئے ہوں یا نہ کیے ہوئے ہوں۔

امام مالک فرماتے ہیں: نافع نے کہا کہ میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ ﷺ کے سوا کسی سے روایت کرتے نہیں دیکھا۔

اختلافِ رواۃ کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز خوف کے بارے میں ایسی روایت بیان کرتے تھے کہ جس میں تم ان کی مخالفت کرتے ہو اور امام مالک رضی اللہ عنہما کا فرمانا ہے کہ مجھے نہیں یاد کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیے بغیر ایسا کہا ہو گا، ابن ذیب اس روایت کو زہری سے، وہ سالم سے، وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں اور اس میں وہ شک کا احتمال نہیں رکھتے۔

[۳۷۱] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۸۴، صحيح البخاري، كتاب التفسير، باب قوله تعالى: فان خفتم فرجالاً أو ركبانا، ح: ۵۳۵

[۳۷۲] المعرفة لبيهقي: ۲/۴۹۰، صحيح البخاري، كتاب صلاة الخوف، باب صلاة الخوف رجالاً أو ركبانا، ح: ۹۴۳، صحيح مسلم.

كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة الخوف، ۸۳۹

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے نماز خوف کا ذکر کیا اور فرمایا: اگر اس سے بھی زیادہ شدید خوف لاحق ہو تو پیدل اور سوار (دونوں طرح) نماز پڑھ سکتے ہو، خواہ قبلہ کی طرف رخ ہو یا نہ ہو۔

۳۷۴- (۱۱۹۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَذَكَرَ صَلَاةَ الْخَوْفِ، فَقَالَ: إِنْ كَانَ خَوْفًا أَشَدَّ مِنْ ذَلِكَ صَلُّوا رِجَالًا وَرُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ وَغَيْرَ مُسْتَقْبِلِيهَا.

سالم اپنے باپ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی حدیث کے معنی کے مثل ہی روایت کرتے ہیں اور اس میں انہیں شک نہیں ہے کہ وہ اپنے باپ سے اور وہ نبی ﷺ سے مرفوع روایت کرتے ہیں۔

۳۷۵- (۱۱۹۴): أَخْبَرَنَا رَجُلٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَ مَعْنَاهُ، وَلَمْ يَشْكُ أَنَّهُ عَنِ أَبِيهِ، وَأَنَّهُ مَرْفُوعٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

سواری پر نفل نماز پڑھنے کا بیان، خواہ اس کا رخ جدھر بھی ہو

باب فی صلاة النوافل علی الرحلة
حيث ماتوجتھت

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں اپنی سواری پر ہی نماز پڑھ لیا کرتے تھے، وہ جس طرف بھی آپ کو لے جاتی (آپ اسی طرف رخ کیے پڑھتے رہتے)۔

۳۷۶- (۸۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى رَأْسِهِ فِي السَّفَرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو گدھے پر (سوار) نماز پڑھتے دیکھا اور وہ خیر کی طرف رخ کیے ہوئے تھا۔

۳۷۷- (۸۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِي الْحُبَابِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلَى خَيْرٍ. قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَعْنِي النَّوَافِلَ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کی مراد نوافل تھے۔

۳۷۸- (۸۹): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ

[۳۷۴] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۸۴، صحيح البخاري، كتاب التفسير، باب فان خفتم فرجالاً أو ركبانا، ج: ۵، ۴۵۳، صحيح مسلم، كتاب

صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة الخوف، ج: ۳، ۸۲۹

[۳۷۵] أيضاً

[۳۷۶] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۵، صحيح البخاري، كتاب تفسير الصلاة، باب ايماء على الدابة، ج: ۱، ۱۰۹۶، صحيح مسلم، كتاب صلاة

المسافرين وقصرها، باب جوار صلاة النافلة، ج: ۳، ۷۳۰

[۳۷۷] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۵، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب جواز صلاة السابعة، ج: ۲، ۷۰۰

[۳۷۸] المعرفة للبيهقي: ۱/۴۸۷، صحيح ابن خزيمة: ۲/۲۵۳، صحيح ابن حبان: ۴/۱۰۰

العَزِيزُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ النَّوَافِلَ فِي كُلِّ جَهَةِ.

۳۷۹- (۹۰): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ بَنِي أَنْمَارٍ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا قِبَلَ الْمَشْرِقِ.

۳۸۰- (۱۱۹۱): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ ذَيْبٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ بَنِي أَنْمَارٍ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا قِبَلَ الْمَشْرِقِ.

۳۸۱- (۱۱۹۲): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَ مَعْنَاهُ، لَا أَدْرِي أَسْمَى بَنِي أَنْمَارٍ أَوْ قَالَ: صَلَّى فِي سَفَرٍ.

باب صلاة الليل والوتر

۳۸۲- (۲۵۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مَخْرَمَةَ بِنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ وَهِيَ

۳۸۱ صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة انمار، ح: ۴۱۴

۳۸۰ صا

۳۸۱ معرفة نسبیہنی: ۴۸۷/۱، صحیح ابن حبان: ۱۰۰/۴، صحیح ابن خزيمة: ۲/۲۵۳

۳۸۲ حیوٰن لإمام مالک: ۱/۱۲۱، صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب قراءة القرآن بعد الحدث وغیره، ح: ۱۸۳، صحیح مسلم

تت صلاة المسافرين وقصرها، باب الدعاء فی صلاة الليل وقیامه، ح: ۶۶۳

ابوالزبیر نے سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی سواری پر ہر طرف رخ کیے نوافل پڑھتے دیکھا۔

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ بنی انمار میں تھے، آپ ﷺ اپنی سواری پر مشرق کی طرف رخ کیے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ بنی انمار میں اپنی سواری پر مشرق کی جانب رخ کیے اپنی سواری پر ہی نماز پڑھ رہے تھے۔

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے اسی روایت کے معنی کے مثل ہی روایت کرتے ہیں، میں نہیں جانتا کہ انہوں نے غزوہ بنی انمار کا نام لیا یا صَلَّى فِي سَفَرٍ (یعنی آپ ﷺ نے سفر میں نماز پڑھی) کہا۔

رات کی نماز اور وتر کا بیان

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام المؤمنین ميمونة بنت النخعي، جو ان کی خالہ تھی، کے ہاں رات بسر کی، فرماتے ہیں کہ میں بستر کی چوڑائی سمت لیٹا تھا جبکہ رسول اللہ ﷺ اور ان کی اہلیہ

لبائی سمت لیٹ گئیں، رسول اللہ ﷺ آدھی رات یا اس سے تھوڑا پہلے یا بعد وقت تک سوئے رہے، آپ ﷺ بیدار ہوئے اور اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بیٹھ گئے، پھر سورۃ آل عمران کی آخری دس آیات پڑھیں، پھر آپ ﷺ لٹکے ہوئے مشکیزے کے پاس آکھڑے ہوئے اور اچھی طرح وضوء کیا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں بھی کھڑا ہوا اور اسی طرح کیا جس طرح آپ ﷺ نے کیا تھا (یعنی چہرے پہ ہاتھ پھیرا، ان دس آیات کی تلاوت کی اور وضوء کیا)، پھر میں آکر آپ ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پہ رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر اسے مروڑنے لگے، پھر آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت نماز پڑھی اور پھر ایک وتر پڑھا، پھر آپ ﷺ لیٹ گئے، یہاں تک کہ مؤذن آیا (اور اس نے اذان کہی) تو آپ ﷺ اٹھے اور دو ہلکی سی رکعتیں پڑھ کر (مسجد میں) تشریف لے گئے اور صبح کی نماز ادا فرمائی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ رات کی نماز گیارہ رکعت پڑھا کرتے تھے، ان میں سے ایک رکعت آپ ﷺ وتر پڑھتے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعت ہے، لیکن جب

خَالَتَهُ، قَالَ: فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ، أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ، أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَلَسَ يَمْسُحُ وَجْهَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنْ مَعْلَقَةٍ فَتَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وَضُوءَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَقْبِلُهَا، فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ حَتَّى جَاءَ الْمُؤَدِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

۳۸۳- (۱۰۵۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكَعَةً، يُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ.

۳۸۴- (۱۸۱۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ

۳۸۳ | الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۲۰، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه

تمہارے کسی شخص کو طلوع صبح کا خدشہ ہو تو وہ ایک رکعت پڑھ لے، یہ اس نماز کو وتر بنا دے گی جو اس نے پڑھی ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے صلاۃ اللیل کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات کی نماز دو دور رکعت ہے، لیکن جب کسی کو صبح ہو جانے کا ڈر ہو تو وہ ایک رکعت پڑھ لے، یہ اس نماز کو جو اس نے پڑھی ہے، وتر بنا دے گی۔

اختلافِ رواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: رات کی نماز دو دور رکعت ہے اور جب تم میں سے کوئی صبح (ہو جانے) سے ڈرے تو ایک رکعت وتر ادا کر لے۔

اختلافِ رواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُؤْتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى)).

۳۸۵- (۱۸۲۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُؤْتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى)).

۳۸۶- (۱۸۲۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِثْلَهُ.

۳۸۷- (۱۸۲۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يَقُولُ: ((صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ أَوْ تَرَ بَوَاحِدَةً)).

۳۸۸- (۱۸۲۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

وتر کی اقسام کا بیان

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصے میں وتر پڑھا ہے اور آپ ﷺ کے وتر کا اختتام سحری کے وقت ہوتا تھا۔

باب أنواع الوتر

۳۸۹- (۷۷۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ

۳۸۵ | نموذاً لإمام مالك: ۱/۱۲۳، صحيح البخاري، كتاب النهجد، باب كيف صلاة النبي صلى الله عليه وسلم، ح: ۱۱۳۷، صحيح

مسند، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة الليل مثنى مثنى، ح: ۷۴۹، المسند للحمدي: ۲/۲۸۲

۳۸۶ | أيضاً

۳۸۷ | أيضاً

۳۸۸ | أيضاً

۳۸۹ | صحيح البخاري، كتاب الوتر، باب ساعات الوتر، ح: ۹۹۶، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل، ح: ۷۴۵

اللَّهِ ﷻ، فَانْتَهَى وَتَرَّهُ إِلَى السَّحْرِ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ پانچ رکعات وتر پڑھا کرتے تھے، آپ ﷺ ان رکعات کے آخر میں ہی بیٹھتے اور آخر میں ہی سلام پھیرتے تھے۔

۳۹۰- (۱۰۵۷): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوتِرُ بِخَمْسِ رَكَعَاتٍ، لَا يَجْلِسُ وَلَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي الْأَخِرَةِ مِنْهُنَّ .

ابن شہاب سے روایت ہے کہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما ایک رکعت وتر پڑھا کرتے تھے۔

۳۹۱- (۱۰۵۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ كَانَ يُوتِرُ بِرُكُوعَةٍ .

نافع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا، آسمان کے ابر آلود ہونے کی وجہ سے وہ صبح ہونے سے ڈرے، پس انہوں نے ایک وتر پڑھا، پھر جب ان کو ابھی رات باقی ہونے کا یقین ہو گیا تو انہوں نے ایک رکعت کے ساتھ اس وتر کو جفت بنایا۔

۳۹۲- (۱۱۴۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِمَكَّةَ وَالسَّمَاءُ مُتَغَيِّمَةٌ، فَخَشِيَ ابْنُ عُمَرَ الصُّبْحَ، فَأَوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ، ثُمَّ تَكَشَّفَ الْغَيْمُ فَرَأَى عَلَيْهِ لَيْلًا فَشَفَعَ بِوَاحِدَةٍ .

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما وتر کی ایک رکعت یا دور کعتوں کے درمیان سلام پھیرا کرتے تھے، یہاں تک کہ آپ (دور کعت کے بعد) کوئی کام کرنے کو بھی کہہ دیا کرتے تھے۔

۳۹۳- (۱۰۵۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوُتْرِ حَتَّى يَأْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهِ .

محمد بن حارث روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام کریب نے انہیں بتلایا کہ انہوں نے معاویہ کو دیکھا کہ انہوں نے عشاء کی نماز ادا کی، پھر ایک رکعت وتر پڑھا اور اس پر زیادہ نہیں کیا تو انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتلایا تو انہوں نے فرمایا: اس نے ٹھیک کیا ہے، اے میرے بیٹے! ہم میں سے کوئی بھی معاویہ رضی اللہ عنہ

۳۹۴- (۴۰۱): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عْتَبَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى مُعَاوِيَةَ صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ أَوْتِرَ بِرُكُوعَةٍ وَاحِدَةٍ لَمْ يَزِدْ عَلَيْهَا، فَأَخْبَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: أَصَابَ أَيُّ بَنِي لَيْسَ أَحَدٌ مِنَّا

[۳۹۰] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد ركعات، ح: ۳۲۷

[۳۹۱] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۲۵، المصنف لعبد الرزاق: ۳/۲۱، صحيح البخاري، كتاب الدعوات، باب الدعاء للصبيان بالركعة، ح: ۶۳۵۶

[۳۹۲] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۲۵، المصنف لعبد الرزاق: ۳/۲۹

[۳۹۳] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۲۵

[۳۹۴] المصنف لعبد الرزاق: ۳/۲۱، صحيح البخاري، كتاب فضائل اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم باب ذكر معاوية رضي الله عنه، ح: ۳۷۶۴

سے زیادہ نہیں جانتا کہ وتر ایک ہے یا پانچ یا سات، اس سے بھی بڑھ کر جہاں تک وہ چاہے۔

سائب بن یزید روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عبدالرحمان تیمی سے سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اگر تو چاہے تو میں تجھے عثمان رضی اللہ عنہ کی نماز کے بارے میں بتاتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ آج رات میں ایک ہی مقام پہ ٹھہرا ہوں گا، چنانچہ میں کھڑا ہوا تو ایک نقاب پوش شخص مجھے دھکیلنے لگا، جب میں نے دیکھا تو وہ عثمان رضی اللہ عنہ تھے، میں ان سے پیچھے ہٹ گیا، پھر وہ نماز پڑھنے لگے اور سجدات قرآنی پر سجدہ کرتے تھے، یہاں تک کہ میں نے کہا کہ فجر کی علامت ظاہر ہونے کو ہے، پھر آپ نے ایک رکعت وتر پڑھا اور اس کت علاوہ کوئی نماز نہیں پڑھی۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ وتر کی تین اقسام ہیں: جو شخص رات کے شروع حصہ میں وتر پڑھنا چاہے وتر پڑھ لے۔ پھر اگر وہ بیدار ہو (اور مزید نماز پڑھنا چاہے) تو وہ اس (ایک وتر کے ساتھ) ایک رکعت اور رکعت پڑھ کے اسے جفت بنانا چاہے تو وہ کر لے، اور صبح تک دو دور رکعت نماز پڑھتا رہے، پھر وتر پڑھ لے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔ اور اگر (وتر کے بعد) صبح تک دو رکعت نماز پڑھنا چاہیے (تو یہ طریقہ اختیار کر لے) اور اگر چاہے تورات کے پچھلے پہر وتر ادا کر لے۔

قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے

عبدالرحمان بن عبد بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا

أَعْلَمُ مِنْ مُعَاوِيَةَ، هِيَ وَاحِدَةٌ أَوْ خَمْسٌ أَوْ سَبْعٌ إِلَى أَكْثَرٍ مِنْ ذَلِكَ الْوَتْرُ مَا شَاءَ .

۳۹۵- (۴۰۲): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ التَّمِيمِيَّ عَنْ صَلَاةِ طَلْحَةَ، فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ عَنْ صَلَاةِ عَثْمَانَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَغْلِبَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى الْمَقَامِ، فَقُمْتُ فَإِذَا بِرَجُلٍ يَزْحَمُنِي مُتَقَتِّعًا فَتَنَطَّرْتُ فَإِذَا عَثْمَانُ قَالَ: فَتَأَخَّرْتُ عَنْهُ فَصَلَّيْتُ فَإِذَا هُوَ يَسْجُدُ سُجُودَ الْقُرْآنِ حَتَّى إِذَا قُلْتُ: هَذِهِ هَوَادِي الْفَجْرِ فَأَوْتَرَّ بِرُكْعَةٍ لَمْ يُصَلِّ غَيْرَهَا .

۳۹۶- (۱۸۰۹): أَخْبَرَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَنَوِيِّ، عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ عَلِيُّ رضی اللہ عنہ: الْوَتْرُ ثَلَاثَةُ أَنْوَاعٍ، فَمَنْ شَاءَ أَنْ يُوتِرَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْتَرَ، ثُمَّ إِنْ اسْتَيْقَظَ فَشَاءَ أَنْ يَشْفَعَهَا بِرُكْعَةٍ وَيُصَلِّيَ رُكْعَتَيْنِ رُكْعَتَيْنِ حَتَّى يُصْبِحَ ثُمَّ يُوتِرُ فَعَلَّ، وَإِنْ شَاءَ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ رُكْعَتَيْنِ حَتَّى يُصْبِحَ، وَإِنْ شَاءَ أَوْتَرَ آخِرَ اللَّيْلِ .

باب أنزل القرآن على سبعة أحرف

۳۹۷- (۱۲۰۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ

[۳۹۵] | المصنف لعبد الرزاق: ۲۴/۳

[۳۹۶] | المصنف لعبد الرزاق: ۳۰/۲

[۳۹۷] | الموطأ لإمام مالك: ۲۰۱/۱، صحيح البخاري، كتاب الخصومات، باب كلام الخصوم بعضهم في بعض، ج: ۲، ص: ۲۴۱۹، صحيح

مسند، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب بيان ان القرآن أنزل على سبعة أحرف، ج: ۸۱۸،

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا: میں نے ہشام بن حکیم بن حزام کو (نماز میں) ایسی قرأت میں سورۃ الفرقان پڑھتے سنا کہ جس قرأت میں نہ میں پڑھتا تھا اور نہ ہی نبی ﷺ نے مجھے وہ پڑھائی تھی، قریب تھا کہ میں ان سے جلدی کر بیٹھتا (یعنی انہیں دوران نماز ہی پکڑ لیتا) لیکن میں نے انہیں نماز مکمل کرنے تک کچھ نہ کہا۔ پھر میں نے اپنی چادران کی گردن میں ڈال کر کھینچا اور انہیں نبی ﷺ کے پاس لے آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے اسے سورۃ الفرقان کی ایسی قرأت میں تلاوت کرتے سنا ہے جس قرأت میں آپ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھایا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ہشام رضی اللہ عنہ سے فرمایا: پڑھو۔ تو انہوں نے اسی قرأت میں پڑھا جس میں میں نے انہیں پڑھتے سنا تھا، رسول اللہ ﷺ نے (ان کی قرأت سن کر) فرمایا: (یہ سورت) اسی طرح نازل کی گئی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ (اب) تم پڑھو۔ پھر میں نے پڑھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایسے بھی نازل کی گئی ہے، بلاشبہ یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے، سوا اس کی جو بھی (قرأت) تمہیں آسان لگے وہی پڑھ لیا کرو۔

عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کو کبھی بھی اسے پڑھتے ہوئے نہیں سنا، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کے ذکر کی طرف جاری رہو۔

شہاب، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أقرَّأَهَا، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَقرَّأَهَا، فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَمَهَلْتُهُ حَتَّى أَنْصَرَفَ، ثُمَّ لَبَيْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقرَّأْتِيهَا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أقرأ))، فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَكَذَا أَنْزَلْتُ))، ثُمَّ قَالَ لِي: ((أقرأ))، فَقَرَأْتُ، فَقَالَ: ((هَكَذَا أَنْزَلْتُ، إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَيَّ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ، فَأَقْرَأْهُ وَمَا تَيَسَّرَ مِنْهُ)).

۳۹۸- (۲۱۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَا سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْرَأُهَا قَطُّ، إِلَّا فَاْمَضُوا إِلَيَّ ذَكَرَ اللَّهُ.

کتاب الجمعة

جمعه کے مسائل

اس کا بیان کہ ”شاهد“ سے مراد جمعہ کا دن ہے نافع بن جبیر بن مطعم اور عطاء بن یسار رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے (سورۃ البروج کی تفسیر میں) فرمایا: شَهِدَ سے مراد جمعہ کا دن اور سے مراد مَشْهُودٌ عرفات کا دن ہے۔

عطاء بن ابی یسار بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

ابن مسیب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

جمعه کے دن اور رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر

درود پڑھنے کا بیان

صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات ہو تو مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔

باب شاهد یوم الجمعة

۳۹۹- (۲۵۹): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، أَنَّهُ قَالَ: شَهِدَ: يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَمَشْهُودٌ: يَوْمُ عَرَفَةَ.

۴۰۰- (۲۶۰): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِثْلَهُ.

۴۰۱- (۲۶۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِثْلَهُ.

باب الصلاة على النبي في

يوم الجمعة وليلتها

۴۰۲- (۲۱۳): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: ((إِذَا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَكَلِيلَةُ الْجُمُعَةِ فَأَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ)).

[۳۹۹] المصنف لعبد الرزاق: ۳۶۱/۲

۴۰۰ | أيضاً

۴۰۱ | أيضاً

عبداللہ بن عبدالرحمن بن معمر بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔

۴۰۳- (۳۱۴): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((اَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ)).

اللہ تعالیٰ کا ہمیں روز جمعہ کی راہنمائی کرنے کا بیان سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم آخر میں آنے والے ہیں لیکن (یہود و نصاریٰ پر) سبقت لے جانے والے ہیں، باوجودیکہ انہیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہم ان کے بعد کتاب سے نوازے گئے ہیں، یہ وہ دن ہے جس کے بارے میں انہوں نے اختلاف کیا، لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت سے ہمکنار فرمایا، چنانچہ لوگ ہمارے ہی پیچھے ہیں، یہود کل (یعنی ہفتے کو عبادت کرتے) ہیں اور نصاریٰ پرسوں (یعنی اتوار کو)۔

باب ما هدانا الله له من يوم الجمعة
۴۰۴- (۲۶۲): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نَحْنُ الْآخِرُونَ، وَنَحْنُ السَّابِقُونَ بِيَدِ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، فَهَذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَدَانَا اللَّهُ، فَالِنَّاسُ لَنَا تَبِعَ، الْيَهُودُ غَدًا، وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں، مگر اس میں بِيَدِ أَنَّهُمْ کی جگہ بَايَدَ أَنَّهُمْ کے الفاظ ہیں۔

۴۰۵- (۲۶۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((بَايَدَ أَنَّهُمْ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ہم (تمام امتوں سے) آخر میں آنے والے ہیں اور روز قیامت (سب پر) سبقت لے جانے والے ہیں، اس کے باوجود کہ انہیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہم ان کے بعد کتاب سے نوازے گئے، پھر یہ ان کا دن ہے کہ جو ان پر فرض کیا گیا یعنی جمعہ کا دن، سو

۴۰۶- (۲۶۴): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِيَدِ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، ثُمَّ هَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ

[۴۰۳] أَيْضًا

[۴۰۴] صحيح البخارى، كتاب الجمعة، باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان وغيرهم، ح: ۸۹۶، المسند

للمحمدي: ۲/۴۲۵

[۴۰۵] المسند للمحمدي: ۲/۲۲۴

[۴۰۶] المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۲/۵۰۲

عَلَيْهِمْ، يَعْنِي الْجُمُعَةَ، فَاخْتَلَفُوا فِيهِ، فَهَدَانَا اللَّهُ لَهُ، فَالْنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ، السَّبْتُ وَالْأَحَدُ)).

انہوں نے اس میں اختلاف کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسی دن کی راہنمائی فرمائی اور لوگ اس میں ہمارے پیچھے ہیں (یعنی یہود کا مذہب ہی دن) ہفتہ اور (نصاریٰ کا) اتوار ہے۔

باب وجوب الجمعة

۴۰۷- (۲۶۵): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي سَلْمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَطْمِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ بَنِي وَاثِلٍ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَجِبُ الْجُمُعَةُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِلَّا امْرَأَةً، أَوْ صَبِيًّا، أَوْ مَمْلُوكًا)).

جمعه کے وجوب کا بیان

محمد بن کعب نے بنو وائل کے ایک آدمی کو بیان کرتے سنا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جمعہ ہر مسلمان پر واجب ہے سوائے عورت، بچے یا غلام کے۔

۴۰۸- (۲۶۶): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: كُلُّ قَرْيَةٍ فِيهَا أَرْبَعُونَ رَجُلًا فَعَلَيْهِمُ الْجُمُعَةُ.

عبد العزیز روایت کرتے ہیں کہ عبید اللہ بن عتبہ نے فرمایا: ہر وہ بستی جس میں چالیس آدمی ہوں ان پر جمعہ فرض ہے۔

باب الغسل والطيب للجمعة

۴۰۹- (۲۷۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ فِي جُمُعَةٍ مِنَ الْجَمْعِ: ((يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، إِنَّ هَذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللَّهُ عِيدًا لِلْمُسْلِمِينَ، فَاغْتَسِلُوا، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طِيبٌ فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ يَمَسَّ مِنْهُ، وَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَالِكِ)).

جمعہ کے لیے غسل کرنے اور خوشبو لگانا ابن سباق سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے کسی ایک جمعہ میں فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! یقیناً اس دن کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے خوشی کا دن بنایا ہے، لہذا تم (اس دن) غسل کا اہتمام کیا کرو اور جس کے پاس خوشبو وغیرہ ہو تو اسے لگانے سے اسے کوئی ضرر نہیں ہوگا (یعنی اسے لگانی چاہیے) اور تم مسواک کرنے کو بھی لازم پکڑو۔

۴۰۷ | المعرفة للبيهقي: ۲/ ۴۶۰، سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب الجمعة للمملوك والمرأة، ح: ۱۰۶۷، المستدرک لحاکم: ۱، ۲۸۸.

سنن الدار قطنی: ۲/ ۳

۴۰۸ | سنن الدار قطنی: ۲/ ۴

۴۰۹ | الموسوعاً لإمام مالك: ۱/ ۶۵، سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الزينة يوم الجمعة، ح: ۱۰۹۸.

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو بھی جمعہ پڑھنے آئے، تو اسے غسل کر کے آنا چاہیے۔

۴۱۰- (۸۴۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ)).

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن کا غسل ہر بالغ شخص پر واجب ہے۔

۴۱۱- (۸۴۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، وَسُفْيَانُ، عَنِ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ لوگ اپنے آپ کے ہی نیکال (کام کاج کرنے والے) ہوتے تھے اور اسی حالت میں (جمعہ کے لیے) آجایا کرتے تھے، پھر انہیں کہا گیا: (افضل ہو گا کہ) اگر تم غسل کر لیا کرو۔

۴۱۲- (۸۴۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ عُمَّالٍ أَنْفُسِهِمْ، فَكَانُوا يَرُوحُونَ بِهَيْئَتِهِمْ، فَقِيلَ لَهُمْ: لَوْ اغْتَسَلْتُمْ.

سالم روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے ایک صحابی جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوئے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے، تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کونسا وقت ہے (آنے کا)؟ انہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! میں بازار سے واپس پلٹا تو میں نے اذان سنی تو میں نے وضوء سے زیادہ کچھ نہیں کیا (یعنی صرف وضوء کر کے مسجد میں آ گیا) تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

۴۱۳- (۶۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ، فَقَالَ عُمَرُ: آيَةٌ سَاعَةَ هَذِهِ؛ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، انْقَلَبْتُ مِنَ السُّوقِ فَسَمِعْتُ الْبِدَاءَ فَمَا زِدْتُ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ، فَقَالَ عُمَرُ: الْوُضُوءُ أَيْضًا،

[۴۱۰] صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب فضل الغسل يوم الجمعة، ح: ۸۷۷، صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب وجوب غسل الجمعة عمی کل باع من الرجال، وبيان ما امروا به، ح: ۸۴۴

[۴۱۱] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۰۲، صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب فضل الغسل يوم الجمعة، صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب وجوب غسل الجمعة، ۸۴۶

[۴۱۲] صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب وقت الجمعة اذانت الشمس، ح: ۹۰۳، صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب وجوب غسل الجمعة، ۸۴۷

[۴۱۳] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۰۱، صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب فضل الغسل يوم الجمعة، ح: ۸۷۸، صحیح مسلم، کتاب الجمعة، ۸۴۵

وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ .

وضوء ہی؟ حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غسل کا حکم فرمایا کرتے تھے۔

سالم بن عبد اللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کے روز نبی ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور (اس وقت) عمر رضی اللہ عنہما خطبہ دے رہے تھے، تو عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ کونسا وقت ہے آنے کا؟ تو انہوں نے جواب دیا: اے امیر المؤمنین! میں بازار سے واپس لوٹا تو میں نے اذان سنی اور میں نے وضوء سے زیادہ کچھ نہیں کیا (اور مسجد میں چلا آیا)، عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: صرف وضوء ہی کیا؟ حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غسل کا حکم فرمایا کرتے تھے۔

سالم اپنے باپ سے مالک کی حدیث کے معنی کے مثل ہی روایت کرتے ہیں اور انہوں نے روز جمعہ بغیر غسل آنے والے کا نام بھی لیا کہ وہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما تھے۔

جمعہ کی ادائیگی کے لیے چل کر جانے، غسل کی فضیلت اور چلتے ہوئے اللہ اکبر کہنے کا بیان سیدنا جابر بن عتیق رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں جو نبی ﷺ کے صحابی تھے، فرمایا: جب توجعہ (کے لیے مسجد) کی طرف نکلے تو سکون اور وقار سے چل۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل جنابت کا سا غسل

۴۱۴- (۱۲۰۸): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ، فَقَالَ عُمَرُ: آيَةُ سَاعَةٍ هَذِهِ؟ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، انْقَلَبْتُ مِنَ السُّوقِ فَسَمِعْتُ الْبَدَاءَ فَمَا زِدْتُ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ، فَقَالَ عُمَرُ: وَالْوَضُوءُ أَيْضًا، وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ .

۴۱۵- (۱۲۰۹): أَخْبَرَنَا الْيَقُوعِيُّ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ، وَسَمَّى الدَّاحِلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِغَيْرِ غُسْلِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

باب المشى إلى الجمعة وفضيلة

الغسل والتكبير بالروح

۴۱۶- (۲۷۲): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ، عَنْ جَدِّهِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا خَرَجْتَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَاْمْسُ عَلَى هَيْبَتِكَ .

۴۱۷- (۲۷۲): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ سَمِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحِ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي

۴۱۴ | الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۰۱

۴۱۵ | المصنف لعبد الرزاق: ۳/۱۹۵

۴۱۶ | المعرفة للبيهقي: ۲/۵۱۵

۴۱۷ | الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۰۱، صحيح البخاری، كتاب الجمعة، باب فضل الجمعة، ۸۸۱، صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب

انظيْب والسواك يوم الجمعة، ۸۵۰

کرے پھر وہ (مسجد میں) آئے تو گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی اور جو دوسری گھڑی میں آئے تو اس نے گویا گائے کی قربانی کی اور جو تیسری گھڑی میں آئے تو گویا اس نے سینگوں والے مینڈھے کی قربانی کی، پھر جو چوتھی گھڑی میں آئے تو اس نے گویا مرغی کی قربانی دی اور جو پانچویں گھڑی میں آئے تو گویا اس نے انڈے کی قربانی دی، پھر جب امام (خطبہ دینے کے لیے) نکل پڑے تو فرشتے بھی آ بیٹھے ہیں اور ذکر و نصیحت سننے لگتے ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مساجد کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر فرشتے کھڑے ہو جاتے ہیں جو لوگوں کو ان کے مراتب پر لکھتے ہیں، سو پہلا مرتبہ وہی پاتا ہے جو پہلے آتا ہے، پھر جب امام نکل پڑے (یعنی منبر پر آ بیٹھے) تو (وہ) صحائف (جن میں فرشتے اجر لکھتے ہیں) لپیٹ دیے جاتے ہیں اور وہ (فرشتے) خطبہ سننے لگ جاتے ہیں، چنانچہ نماز کی طرف آنے میں برتری حاصل کرنے والا اونٹ کی قربانی کرنے والے جیسا ہے، پھر جو اس کے بعد آتا ہے وہ گائے کی قربانی کرنے والے کے مثل (اجر پاتا) ہے، پھر جو اس کے بعد آتا ہے وہ مینڈھے کی قربانی کرنے والے کے مثل، یہاں تک کہ آپ نے مرغی اور انڈے کا ذکر فرمایا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو (فرشتے) مسجد کے دروازوں پہ بیٹھ جاتے ہیں۔۔۔ اور آگے ساری

هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم، قَالَ: ((مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غَسَلَ الْجَنَابَةَ ثُمَّ رَاحَ فَكَانَ مَا قَرَّبَ بَدَنَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَانَ مَا قَرَّبَ بَقْرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّلَاثَةِ فَكَانَ مَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَانَ مَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَانَ مَا قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ)).

۴۱۸- (۲۷۱): حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى مَنَازِلِهِمْ الْأَوَّلُ فَلِأَوَّلٍ، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طُوِّبَتِ الصُّحُفُ وَاسْتَمِعُوا الْخُطْبَةَ، وَالْمَهْجَرُ إِلَى الصَّلَاةِ كَالْمُهْدَى بَدَنَةً، ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدَى بَقْرَةً، ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدَى كَبْشًا، حَتَّى ذَكَرَ الدَّجَاجَةَ وَالْبَيْضَةَ)).

۴۱۹- (۲۰۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم، قَالَ:

((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ جَلَسَ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ . . .)) وَذَكَرَ الْحَدِيثَ .

حدیث بیان کی۔

باب لا یقام الرجل من مجلسه یوم

الجمعة

۴۲۰- (۲.۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَخْلِفُهُ فِيهِ، وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا)).

روز جمعہ کسی شخص کو اس کی جگہ سے اٹھانے کی ممانعت کا بیان

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص کسی آدمی کو اس کی مجلس (یعنی جس جگہ وہ بیٹھا ہو) سے ہرگز نہ اٹھائے کہ پھر وہ خود اس جگہ پہ بیٹھ جائے، لیکن کھلے کھلے اور وسیع ہو جایا کرو۔

۴۲۱- (۲.۳): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَجْلِسِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن اپنی جگہ سے کھڑا ہو پھر وہ واپس وہیں پہ آئے تو وہی اس کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ (یعنی اپنی جگہ پر دوبارہ بیٹھنے کا وہی حق دار ہے)۔

۴۲۲- (۳.۴): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: ((لَا يَعْمِدُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فَيُقِيمُهُ مِنْ مَجْلِسِهِ، ثُمَّ يَقْعُدُ فِيهِ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص کسی شخص کو اس کی مجلس سے اٹھانے کا ارادہ نہ کرے کہ پھر وہ (خود) اس جگہ بیٹھ جائے۔

۴۲۳- (۳.۵): حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: ((لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ،

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اپنے بھائی کو جمعہ کے روز ہرگز نہ اٹھائے، لیکن اسے یوں کہنا چاہیے کہ کھلے کھلے ہو جاؤ۔

۴۲۰ | صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب (إذا قيل لكم تفسحوا في المجالس فامسحوا يفسح الله لكم واذقيل الشزوا فاستزوا،

ح: ۶۲۷۰، صحیح مسلم، کتاب السلام، باب تحريم اقامة الانسان من موضعه المباح الذي سبق اليه، ح: ۲۱۷۷

۴۲۱ | صحیح مسلم، کتاب السلام، باب اذا قام من مجلسه ثم عاد فهو احق به، ح: ۲۱۷۹

۴۲۲ | صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب (إذا قيل لكم تفسحوا في المجالس فامسحوا يفسح الله لكم واذقيل الشزوا فاستزوا،

ح: ۶۲۷۰، صحیح مسلم، کتاب السلام، باب تحريم اقامة الانسان من موضعه المباح الذي سبق اليه، ح: ۲۱۷۷

۴۲۳ | صحیح مسلم، کتاب السلام، باب تحريم اقامة الانسان من موضعه المباح الذي سبق اليه، ح: ۲۱۷۸

وَلَكِنْ لِيَقُلْ: أَفْسَحُوا)).

اذانِ جمعہ کے وقت کا بیان

سائب بن یزید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے عہد میں جمعہ کی پہلی اذان اس وقت ہوا کرتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا، پھر جب عثمان رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آیا اور لوگ بہت زیادہ ہو گئے تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے دوسری اذان کہنے کا حکم فرمایا، چنانچہ (دوسری) اذان دی جانے لگی اور معاملہ یونہی چلتا رہا اور عطاء اس بات کا انکار کیا کرتے تھے کہ اسے عثمان رضی اللہ عنہ نے ایجاد کیا ہے، وہ کہتے تھے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسے ایجاد کیا ہے۔ واللہ اعلم

مؤذن کے خاموش ہونے اور خطیب کے کھڑے ہونے تک نماز اور گفتگو کا بیان

ثعلبہ بن ابی مالک بیان کرتے ہیں کہ وہ عہد فاروقی میں جمعہ کے روز اس وقت نماز پڑھا کرتے تھے کہ جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (اپنے مسکن سے) نکلتے، سو جب وہ نکلتے اور منبر پر آ بیٹھتے تو مؤذن اذان کہتا اور لوگ (اس دوران) آپس میں تب تک باتیں وغیرہ کر لیا کرتے تھے۔ جب تک کہ مؤذن خاموش نہ ہو جاتا اور جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ (خطیب کے لیے) کھڑے ہو جاتے تو لوگ خاموش ہو جاتے، پھر کوئی بھی بات نہ کرتا۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ مجھے ثعلبہ بن ابی مالک نے بیان کیا کہ امام کا (منبر پر) بیٹھنا تسبیح (ذکر واذکار) کرنے کو ختم کر دیتا ہے اور اس کا کلام کرنا (لوگوں

باب وقت الأذان للجمعة

۴۲۴- (۲۷۰): أَخْبَرَنَا الثَّقَفَةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ، أَنَّ الْأَذَانَ كَانَ أَوَّلَهُ لِلْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَلَمَّا كَانَ خِلَافَةَ عُثْمَانَ وَكَثُرَ النَّاسُ أَمَرَ عُثْمَانُ بِأَذَانٍ ثَانٍ فَأُذِنَ بِهِ، فَثَبَّتَ الْأَمْرَ عَلَى ذَلِكَ وَكَانَ عَطَاءٌ يُنْكِرُ أَنْ يَكُونَ أَحَدُهُ عُثْمَانُ، وَيَقُولُ: أَحَدُهُ مُعَاوِيَةُ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

باب الصلاة والحديث حتى يسكت

المؤذن ويقوم الخطيب

۴۲۵- (۲۷۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ كَانُوا فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يُصَلُّونَ حَتَّى يَخْرُجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَإِذَا خَرَجَ وَجَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَأَذَنَ الْمُؤَذِّنُ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ، حَتَّى إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ وَقَامَ عُمَرُ سَكَتُوا فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ.

۴۲۶- (۲۷۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ أَنَّ قُعُودَ الْإِمَامِ يَقْطَعُ

۴۲۴ | صحيح البخاری، كتاب الجمعة، باب الإذان يوم الجمعة، ح: ۹۱۲

۴۲۵ | السوياً لإمام مالك: ۱/۱۰۳

۴۲۶ | المعرفة لتبهي: ۲/۴۷۷

کے) باتیں کرنے کو ختم کر دیتا ہے، اور لوگ جمعہ کے روز باتیں کیا کرتے تھے حالانکہ عمر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہوتے، پھر جب مؤذن خاموش ہو جاتا اور عمر رضی اللہ عنہ (خطبے کے لیے) کھڑے ہو جاتے تو کوئی بھی بات نہ کرتا، یہاں تک کہ آپ دونوں خطبے مکمل فرمالتے۔ پھر جب نماز کھڑی ہونے لگتی اور عمر رضی اللہ عنہ (منبر سے اتر آتے) تو لوگ بات چیت کر لیا کرتے۔

جمعہ میں خاموش کرانے کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو اپنے ساتھی کو کہے کہ خاموش ہو جا اور امام خطبہ دے رہا ہو تو تو نے فضول بات کی ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو اپنے ساتھ بیٹھے شخص کو کہے کہ خاموش ہو جا اور امام جمعہ کے دن خطبہ دے رہا ہو تو تو نے لغوات کہی ہے۔

سفیان بھی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی معنی کے مثل ہی روایت کرتے ہیں، اس میں صرف لفظوں کا اختلاف ہے کہ آپ ﷺ نے لغوت کی جگہ لَعَيْتَ فرمایا۔

ابن عیینہ فرماتے ہیں کہ لَعَيْتَ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی لغت

ہے۔

السُّبْحَةَ، وَأَنَّ كَلَامَهُ يَقْطَعُ الْكَلَامَ، وَأَنَّ هُمْ كَانُوا يَتَحَدَّثُونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعُمَرُ جَالِسٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ قَامَ عُمَرُ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ حَتَّى يَقْضِيَ الْخُطْبَتَيْنِ كِلْتَاهِمَا، فَإِذَا قَامَتِ الصَّلَاةُ وَنَزَلَ عُمَرُ تَكَلَّمُوا.

باب الانصات للخطبة

۴۲۷- (۲۹۷): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي شِهَابٍ، عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ: أَنْصِتْ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَقَدْ لَغَوْتَ)).

۴۲۸- (۲۹۸): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ: أَنْصِتْ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَدْ لَغَوْتَ)).

۴۲۹- (۲۹۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((لَعَيْتَ)).

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: لَعَيْتَ لُغَةً أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

[۴۲۷] صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب الانصات يوم الجمعة والامام يخطب، ح: ۹۳۴، صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب في

الانصات يوم الجمعة في الخطبة، ح: ۸۵۱

۴۲۸ | السوطي لإمام مالك: ۱/۱۰۳

[۴۲۹] | كتاب الجمعة، باب في الانصات يوم الجمعة في الخطبة، ح: ۸۵۱

باب منه: استماع الخطبة وحظ

المنصب الذي لا يسمع

٤٣٠- (٢٠٠): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ أَنَّ عَثْمَانَ بْنَ عَفَانَ رضي الله عنه كَانَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ فَلَمَّا يَدْعُ ذَلِكَ إِذَا خُطِبَ: إِذَا قَامَ الْإِمَامُ يَخُطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاسْتَمِعُوا وَأَنْصِتُوا فَإِنَّ لِلْمُنْصَبِ الَّذِي لَا يَسْمَعُ مِنَ الْحِطِّ مِثْلَ مَا لِلْسَامِعِ الْمُنْصَبِ، فَإِذَا قَامَتِ الصَّلَاةُ فَأَعْدِلُوا الصُّفُوفَ وَحَادُوا بِالْمَنَابِكِ فَإِنَّ اعْتِدَالَ الصُّفُوفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ، ثُمَّ لَا يَكْبُرُ حَتَّى يَأْتِيَهُ رَجَالٌ قَدْ وَكَلَهُمْ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ فَيُخْبِرُونَهُ أَنْ قَدْ اسْتَوَتْ فَيَكْبُرُ.

غور سے خطبہ سننے اور خاموش کرانے والے کا

بیان جو خطبہ نہیں سنتا

مالک بن ابی عامر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن عفان رضي الله عنه اپنے خطبہ میں فرمایا کرتے تھے اور جب بھی خطبہ دیتے تو اسے کہنا نہ چھوڑتے تھے (فرماتے:): جب امام جمعہ کے دن خطبہ دینے کے لیے کھڑا ہو تو تم غور سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو، کیونکہ جو شخص خاموش رہے اور اسے خطبہ نہ بھی سنا لے، اسے بھی اتنا ہی اجر ملے گا جو خاموش رہے اور خطبہ بھی سنے، پھر جب نماز کھڑی ہو جائے تو صفوں کو درست کرو اور کندھے برابر کرو، کیونکہ صفوں کو برابر کرنا یقیناً نماز کی تکمیل کا حصہ ہے، پھر عثمان رضي الله عنه تب تک اللہ اکبر نہیں کہا کرتے تھے جب تک آپ کے پاس وہ آدمی نہ آجاتے جن کی آپ نے صفوں کو برابر کرنے کی ذمہ داری لگائی ہوتی تھی، وہ آپ کو بتلاتے کہ صفیں برابر ہو چکی ہیں تو پھر آپ اللہ اکبر کہتے۔

باب صلاة ركعتي المسجد

و الامام يخطب

٤٣١- (٢٧٩): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه، قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَخُطُبُ، فَقَالَ لَهُ: ((أَصَلَيْتَ؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ((فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ)).

امام کے خطبہ دینے کے دوران دور کعت تحیة

المسجد ادا کرنے کا بیان

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور نبی صلى الله عليه وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، تو آپ نے اس سے فرمایا: کیا تو نے نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا: نہیں، تو آپ نے فرمایا: دور کعت نماز پڑھ۔

ابو الزبیر بھی سیدنا جابر بن عبد اللہ رضي الله عنه سے اور وہ

٤٣٢- (٢٨٠): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي

نبی ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں اور انہوں نے جابر کی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ وہ شخص سلیک غطفانی تھا۔

عیاض بن عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ آئے اور مروان خطبہ دے رہے تھے، آپ کھڑے ہوئے اور دور کعت نماز ادا کی۔ پھر آپ کی جانب محافظ (مروان کے باڈی گارڈز) بڑھے تاکہ وہ آپ کو بٹھائیں، لیکن آپ نے بیٹھنے سے انکار کر دیا (اور تب تک نہ بیٹھے) جب تک کہ آپ نے دور کعت نماز نہ پڑھ لی، پھر جب آپ نے نماز پوری کی تو ہم آپ کے پاس آئے اور کہا: اے ابوسعید! بعید نہیں تھا کہ وہ آپ کے ساتھ کچھ بھی کر گزرتے، میں کسی ایسے کام کو جسے میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا ہے، کسی بھی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتا اور میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شکستہ حال شخص مسجد میں داخل ہوا (اور بیٹھ گیا) آپ ﷺ نے پوچھا: تو نے نماز پڑھی ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: دور کعت نماز پڑھ۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ لوگوں کو صدقہ و خیرات کی ترغیب دینے لگے، تو لوگوں نے (صدقے میں) کپڑے ڈالے، تو نبی ﷺ نے ان میں سے دو کپڑے اس شخص کو دے دیے۔ پھر جب اگلے جمعے وہ شخص آیا اور نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا تو نے نماز پڑھ لی ہے؟ اس نے کہا: نہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: دور کعت پڑھ لو، پھر آپ ﷺ لوگوں

الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَابِرٍ وَهُوَ سَلِيكُ الْغُطَفَانِيِّ .

۴۳۴- (۲۸۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيَّ جَاءَ وَمَرَّوَانُ يَخْطُبُ، فَقَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ، فَجَاءَ إِلَيْهِ لِأَحْرَاسٍ لِيُجْلِسُوهُ فَأَبَى أَنْ يَجْلِسَ حَتَّى صَلَّى رَكَعَتَيْنِ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَتَيْنَاهُ، فَقُلْنَا: يَا أَبَا سَعِيدٍ، كَادَ هَؤُلَاءِ أَنْ يَفْعَلُوا بِكَ، فَقَالَ: مَا كُنْتُ لَادَعَهَا لِشَيْءٍ بَعْدَ شَيْءٍ . رَأَيْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَ رَجُلٌ وَهُوَ يَخْطُبُ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ بِهَيْئَةٍ بَدَّةٍ فَقَالَ: ((أَصَلِّتَ؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ))، قَالَ: ثُمَّ حَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَالْقَوْا ثِيَابًا، فَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْهَا الرَّجُلَ ثَوْبَيْنِ، فَلَمَّا كَانَتْ الْجُمُعَةُ الْأُخْرَى جَاءَ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَصَلِّتَ؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ((فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ))، ثُمَّ حَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَطَرَحَ الرَّجُلُ أَحَدَ ثَوْبَيْهِ، فَصَاحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: ((خُذْهُ، فَأَخَذَهُ))، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((انظروا إلى هذا، جاء من الجمعة بهيئة بدئة فأمرت الناس

کو صدقہ کی ترغیب دینے لگے تو اسی شخص نے اپنے ان دو کپڑوں میں سے ایک کپڑا صدقے میں ڈال دیا تو رسول اللہ ﷺ اسے اٹھالو، اسے اٹھالو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو دیکھو کہ یہ گزشتہ جمعہ شکستہ حالت میں آیا تھا تو میں نے اپنے لوگوں کو صدقہ و خیرات کا حکم دیا تو انہوں نے اپنے کپڑے صدقہ کیے، جن میں سے میں نے اسے دو کپڑے دے دیے، لیکن اس جمعے میں نے جب لوگوں کو صدقہ و خیرات کا کہا تو اس نے بھی اپنے ان دو کپڑوں میں سے ایک صدقے میں دے دیا۔

او نگھنے والے کا حالت بدلنے اور چھینکنے والے

کا جواب دینے کا بیان

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ آدمی کے لیے ضروری ہے کہ جب وہ جمعہ کے دن او نگھنے لگے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ اپنی اس حالت کو بدل لے۔

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب آدمی چھینک مارے اور امام جمعہ کے دن خطبہ دے رہا ہو تو تو اس کا جواب دے (یعنی یرحمک اللہ کہہ)۔

خطبہ جمعہ، قرأت اور لاٹھی کا سہارا

لینے کا بیان

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ

بِالصَّدَقَةِ قَطَرَحُوا ثِيَابًا فَأَعْطَيْتُهُ مِنْهَا تَوْبِينَ، فَلَمَّا جَاءَتِ الْجُمُعَةُ أَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ فَجَاءَ فَالْقَى أَحَدٌ تَوْبِيَهُ)).

باب تحويل الناعس وتشميت

العاطس والامام يخطب

۴۳۴- (۲۸۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: لِلرَّجُلِ إِذَا نَعَسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَنْ يَتَحَوَّلَ عَنْهُ.

۴۳۵- (۲۰۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَسَمِّتُهُ)).

باب الخطبة يوم الجمعة وماقرء

فيها والاعتماد على العصا

۴۳۶- (۲۸۶): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ،

[۴۳۴] | المصنف لابن أبي شيبة: ۱۱۹/۲، المصنف لعبد الرزاق: ۲۵۲/۳، سنن الترمذی، أبواب الصلاة، باب ما جاء فيمن نعس يوم

جمعة انه يتحول من مجلسه، ح: ۵۲۶

[۴۳۵] | المعرفة للبيهقي: ۵۰۶/۲

قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ،
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه، قَالَ: كَانَ
النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ خُطْبَتَيْنِ
قَائِمًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوسٍ.

۴۳۷- (۲۸۷): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ،
حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ
أَبْنِ عُمَرَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

۴۳۸- (۲۸۸): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ
صَالِحِ مَوْلَى التَّوَامَةِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه،
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ أَنَّهُمْ
كَانُوا يَخْطُبُونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ خُطْبَتَيْنِ عَلَى
الْمَنْبَرِ قِيَامًا يَفْصِلُونَ بَيْنَهُمَا بِجُلُوسٍ،
حَتَّى جَلَسَ مُعَاوِيَةُ فِي الْخُطْبَةِ الْأُولَى،
فَخَطَبَ جَالِسًا وَخَطَبَ فِي الثَّانِيَةِ قَائِمًا.

۴۳۹- (۲۹۰): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ،
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ حَزْمٍ، عَنْ حَبِيبِ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسَافٍ، عَنْ أُمِّ هِشَامِ بِنْتِ
حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانَ، أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ
بِقَافٍ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمَنْبَرِ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ، وَإِنَّهَا لَمْ تَحْفَظْهَا إِلَّا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ لِكَثْرَةِ مَا كَانَ
النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمَنْبَرِ.

۴۴۰- (۲۹۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ،

جمعه کے روز کھڑے ہو کر دو خطبے ارشاد فرمایا کرتے تھے
اور ان دونوں کے درمیان بیٹھ کر فصل فرماتے۔
سیدنا ابن عمر رضي الله عنهما نے بھی نبی ﷺ سے اسی کے مثل
روایت کیا ہے۔
سیدنا ابو ہریرہ رضي الله عنه نبی ﷺ ، ابو بکر و عمر اور
عثمان رضي الله عنهم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ سب
جمعه کے دن منبر پر کھڑے ہو کر دو خطبے ارشاد فرمایا کرتے
تھے اور وہ ان دونوں کے درمیان بیٹھ کر ان میں فصل
فرماتے تھے (یہ اسی طرح چلتا رہا) یہاں تک کہ معاویہ رضي الله عنه
پہلے خطبہ میں بیٹھتے اور بیٹھ کر خطبہ دیتے اور دوسرے خطبہ
میں کھڑے ہو کر۔
سیدہ ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان رضي الله عنها نے نبی
کریم ﷺ کو جمعہ کے روز منبر پر خطبہ دیتے ہوئے
سورۃ "ق" کی قرأت کرتے سنا اور انہوں نے (یعنی ام
ہشام نے) یہ سورت نبی ﷺ سے ہی حفظ کی تھی بوجہ
اس کہ نبی ﷺ جمعہ کے روز منبر پر اسے کثرت سے
پڑھا کرتے تھے۔
محمد بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارہ نے سیدہ ام ہشام

[۴۳۷] صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب الخطبة قائما، ح: ۹۲۰، صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب ذكر الخطبتين قبل الصلاة وما

فيها من الجلسة، ح: ۸۶۱

[۴۳۸] المعرفة للبيهقي: ۲/۴۸۴، المصنف لعبد الرزاق: ۳/۱۸۷

[۴۳۹] صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، ح: ۸۷۳

[۴۴۰] أيضاً

بنت حارثہ بن نعمان بن النعمان سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

ابراہیم کہتے ہیں کہ مجھے زیادہ تو پتہ نہیں مگر میں نے ابو بکر بن حزم کو جمعہ کے روز منبر پر اسی کی قرأت کرتے سنا۔ ابراہیم رضی اللہ عنہما کا ہی کہنا ہے کہ میں نے محمد بن ابی بکر کو منبر پر اسی کی قرأت کرتے سنا اور وہ ان دنوں مدینہ میں قاضی تھے۔

حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہما جمعہ کے روز اپنے خطبہ میں سورۃ تکویر پڑھا کرتے تھے، یہاں تک کہ جب آپ آیت عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ پر پہنچتے تو سورۃ کو کاٹ دیتے (یعنی اس آیت سے آگے نہیں پڑھتے تھے)۔

عروہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نے یہی سورۃ منبر پر پڑھی۔

جرتج بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء سے پوچھا: کیا نبی ﷺ جب خطبہ دیتے تو لاناٹھی پر کھڑے ہوا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں، آپ اس پہ ٹیک لگایا کرتے تھے۔

خطبوں کا بیان

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ حَزْمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَّارَةَ، عَنْ أُمِّ هِشَامِ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانَ، مِثْلَهُ . قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَلَا أَعْلَمُنِي إِلَّا سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ بْنَ حَزْمٍ يَقْرَأُ بِهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ يَقْرَأُ بِهَا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ قَاضٍ عَلَى الْمَدِينَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ .

۴۴۱- (۲۹۲): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ أَبِي نَعِيمٍ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ حَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي خُطْبَتِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: ﴿ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴾ حَتَّى بَلَغَ: ﴿ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ ﴾ ثُمَّ يَقْطَعُ السُّورَةَ .

۴۴۲- (۲۹۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَرَأَ بِذَلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ .

۴۴۳- (۹۸۲): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُومُ عَلَى عَصَا إِذَا خُطِبَ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَانَ يَعْتَمِدُ عَلَيْهَا اعْتِمَادًا .

باب خطب

۴۴۴- (۲۹۴): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ،

۴۴۱ | النلحيص الحبير: ۲/ ۱۲۰

۴۴۲ | الموطأ لإمام مالك: ۱/ ۲۰۶

۴۴۳ | المصنف لعبد الرزاق: ۳/ ۱۸۳

۴۴۴ | صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، ح: ۸۶۶، سنن أبي داود، كتاب النكاح، باب في خطبة النكاح، ح: ۲۱۱۹

حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى أَبِي عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم خَطَبَ يَوْمًا، فَقَالَ: ((إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَسْتَهْدِيهِ وَنَسْتَنْصِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشِدَ، وَمَنْ يَعُصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ غَوَى حَتَّى يَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ)).

۴۴۵- (۲۹۵): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ: ((أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَأْكُلُ مِنْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، أَلَا وَإِنَّ الْآخِرَةَ أَجَلٌ صَادِقٌ يَقْضَى فِيهَا مَلِكٌ قَادِرٌ، أَلَا وَإِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهُ بِحَدَافِيرِهِ فِي الْجَنَّةِ، أَلَا وَإِنَّ الشَّرَّ كُلَّهُ بِحَدَافِيرِهِ فِي النَّارِ، أَلَا فَاعْمَلُوا وَأَنْتُمْ مِنَ اللَّهِ عَلَى حَذَرٍ، وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مَعْرُوضُونَ عَلَى أَعْمَالِكُمْ، ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ. وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾)).

نے ایک دن یوں خطبہ ارشاد فرمایا: إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ... الخ یقیناً تمام تعریفات اللہ ہی کے شایان شان ہیں، ہم اسی سے مدد مانگتے ہیں، اسی سے مغفرت کے طلبگار ہیں، اسی سے ہدایت چاہتے ہیں اور اسی سے نصرت طلب کرتے ہیں۔ ہم اپنے نفوس کے شر اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں، جسے اللہ تعالیٰ ہدایت سے نوازے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ کر دے اس کے لیے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی معبود (برحق) نہیں ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلى الله عليه وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، جو کوئی بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو وہ ہدایت سے ہمکنار ہو گا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ سخت گمراہ ہو گا، جب تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف نہ پلٹ آئے۔

سیدنا عمرو رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ نبی صلى الله عليه وسلم نے ایک روز خطبہ دیا تو اپنے خطبہ میں فرمایا: خبردار! بلاشبہ دنیا وقتی سامان ہے جس سے نیک و بد کھا رہے ہیں، آگاہ رہو! یقیناً آخرت ایسا وقت مقرر ہے جو سچا ہے، جس میں صاحب قدرت بادشاہ (یعنی اللہ تعالیٰ لوگوں کے) فیصلے فرمائے گا۔ سنو! خیر و بھلائی تمام کی تمام اپنے کلیات و جزئیات کے ساتھ جنت میں جائے گی اور سنو! برائی تمام کی تمام اپنے کلیات و جزئیات کے ساتھ آگ میں جائے گی۔ سنو! عمل کرو، تم اللہ تعالیٰ سے بچاؤ پر ہو اور جان لو کہ تم اپنے اعمال پر پیش کیے جاؤ گے، چنانچہ جو ذرہ برابر خیر کا عمل کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا اور جو شخص ذرہ برابر برائی کا عمل کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا۔

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خطبہ دیا تو اس نے کہا: مَنْ يُطِيعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشِدَ، وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوَى ”جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو وہ ہدایت پا گیا اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی تو وہ سخت گمراہ ہو گیا۔“ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خاموش ہو جا، تو توبرِ اخطیب ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یوں کہہ:) مَنْ يُطِيعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشِدَ، وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ غَوَى ”جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو وہ ہدایت پا گیا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو وہ سخت گمراہ ہو گا۔“ اور تو مَنْ يَعْصِهِمَا نَهْ كَهْمَا لِعْنَى جَوَانِ دُونُونِ كَى نَافَرْمَانَى كَرَى كَا۔

۴۴۶- (۲۹۶): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرْفَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: خَطَبَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَ: مَنْ يُطِيعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشِدَ، وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوَى، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اسْكُتْ، فَبِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ))، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ يُطِيعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشِدَ، وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ غَوَى، وَلَا تَقُلْ: مَنْ يَعْصِهِمَا)).

نماز جمعہ کے وقت کا بیان

مطلب بن حطب روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز اس وقت پڑھایا کرتے تھے جب سایہ ایک بالشت کے بقدر یا اسی کے مطابق مغرب کی سمت ہو جاتا۔

یوسف بن ماہک بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جب اہل مکہ کے پاس آئے تو وہ جمعہ کی نماز اس وقت پڑھتے تھے کہ جب سایہ ابھی حطیم میں ہی ہوتا، تو آپ نے فرمایا: تم تب تک نماز نہ پڑھا کرو جب تک کہ کعبے کا سایہ اپنے سامنے کی جانب نہیں

باب وقت صلاة الجمعة

۴۴۷- (۲۶۸): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ رِبَاعٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ إِذَا فَاءَ الْفَيْءِ قُدِّرَ ذِرَاعٌ أَوْ نَحْوُهُ.

۴۴۸- (۲۶۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكَ، قَالَ: قَدِمَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ وَهُمْ يُصَلُّونَ الْجُمُعَةَ وَالْفَيْءُ فِي الْحَجْرِ، فَقَالَ: لَا تُصَلُّوا حَتَّى تَفِيءَ

[۴۴۶] صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، ح: ۸۷۰

[۴۴۷] صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب وقت الجمعة اذا زالت الشمس، ح: ۹۰۴، صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب صلاة الجمعة

حين نزول الشمس، ح: ۸۶۰

[۴۴۸] المصنف لعبد الرزاق: ۱۷۶/۳، المصنف لابن أبي شيبة: ۱۰۸/۲

الْكَعْبَةُ مِنْ وَجْهَهَا .

ہو جاتا۔

باب ماقرأ في ركعتي الجمعة

جمعہ کی دو رکعات میں قرأت کا بیان

۴۴۹- (۲۰۶): حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي رُكْعَتِي الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ، وَالْمُنَافِقِينَ .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جمعہ کی دو رکعتوں میں سورۃ الجمعة اور سورۃ المنافقون کی قرأت کی۔

۴۵۰- (۲۰۷): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَ يَقْرَأُ بِهِمَا فِي الْجُمُعَةِ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ بِهِمَا .

عبید اللہ بن ابی رافع، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے جمعہ (کی نماز) میں سورۃ جمعہ اور سورۃ منافقون پڑھی۔ عبید اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا: آپ نے جو دو سورتیں پڑھی ہیں، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی جمعہ میں یہی دو سورتیں پڑھا کرتے تھے، تو انہوں نے فرمایا: یقیناً رسول اللہ ﷺ ان ہی سورتوں کی قرأت فرمایا کرتے تھے۔

۴۵۱- (۲۰۸): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ مَعْبِدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سَمْرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِـ ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ .

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جمعہ (کی نماز) میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ کی قرأت کیا کرتے تھے۔

۴۵۲- (۱۰۵۰): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَغَيْرُهُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سورۃ جمعہ ختم کرنے کے بعد سورۃ منافقون پڑھی۔

[۴۴۹] المصنف له دار: ۱۸۰/۳

[۴۵۰] صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب ما يقرأ في صلاة الجمعة، -: ۸۷۷

[۴۵۱] سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب ما يقرأ به في الجمعة، -: ۱۱۲۲، المصنف لعبد الرزاق: ۱۴۲/۲

[۴۵۲] صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب ما يقرأ في صلاة الجمعة، -: ۸۷۷

هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي آثِرِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ: ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ﴾.

۴۵۳- (۱۰۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ضَمْرَةَ بِنِ سَعِيدِ الْمَازِنِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَأَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ: مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ عَلَى آثِرِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: كَانَ يَقْرَأُ بِـ ﴿ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْعَاشِيَةِ ﴾.

باب قوله تعالى: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا﴾ ومن ترك

الجمعة من غير ضرورة

۴۵۴- (۲۸۵): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَكَانَتْ لَهُمْ سُوقٌ يُقَالُ لَهَا الْبَطْحَاءُ، كَانَتْ بَنُو سُلَيْمٍ يَجْلِبُونَ إِلَيْهَا الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَالْغَنَمَ وَالسَّمْنَ، فَقَدِمُوا، فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ النَّاسُ وَتَرَكَوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَكَانَ لَهُمْ لَهْوٌ، إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ ضَرَبُوا بِالْكَبِيرِ فَعَبَّرَهُمُ اللَّهُ بِذَلِكَ، فَقَالَ: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكَوا قَائِمًا﴾.

ضحاک بن قیس نے نعمان بن بشیر سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے روز سورۃ جمعہ کے بعد کون سی سورت پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ سورۃ العاشیۃ پڑھا کرتے تھے۔

فرمان باری تعالیٰ: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا﴾ اور بلا عذر جمعہ

چھوڑنے کا بیان

سیدنا عبد اللہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ روز جمعہ خطبہ فرمایا کرتے تھے اور ان کے لیے (یعنی لوگوں کا) ایک بازار ہوا کرتا تھا جسے بطحاء کہا جاتا تھا، بنو سلیم (کے تجارتی لوگ) اس بازار میں گھوڑے، اونٹ بکریاں اور گھی وغیرہ (بیچنے کے لیے) لایا کرتے تھے (ایک مرتبہ جمعہ کے روز) وہ آئے تو (اصحاب رسول میں سے بہت سے) لوگ ان کی طرف نکل کھڑے ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ گئے، اور ان کا ایک اور تفریحی مشغلہ تھا کہ جب کوئی انصاری شخص شادی کرتا تو وہ دھونکنی سلگاتے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کام پر عار دلاتے ہوئے فرمایا: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا﴾ اور جب انہوں نے تجارت یا تفریح دیکھی تو وہ اسی کی طرف لپک پڑے اور

[۴۵۳] المطوٰٓأ لإمام مالك: ۱/۱۱۱، صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب ما يقرأ في صلاة الجمعة، ح: ۸۷۸

[۴۵۴] سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب الامام يقوم مكانا ارفع من مكان القوم، ح: ۵۹۷، صحيح ابن خزيمة: ۱۳/۳، صحيح ابن

آپ کو کھڑا ہی چھوڑ گئے۔“

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بغیر کسی ضرورت کے جمعہ چھوڑ دیا تو وہ اس کتاب میں منافق لکھ دیا گیا جسے نہ تو مٹایا جاسکتا ہے اور نہ ہی وہ بدلی جاسکتی ہے۔ بعض حدیث میں ہے کہ تین جمعے چھوڑے۔

۴۵۵- (۲۱۰): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ كُتِبَ مُنَافِقًا فِي كِتَابٍ لَا يُمَحَى وَلَا يُبَدَّلُ)) وَفِي بَعْضِ الْحَدِيثِ ثَلَاثًا.

سیدنا ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جو کوئی شخص لاپرواہی برتتے ہوئے تین جمعے چھوڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر ثبت فرمادیتا ہے۔

۴۵۶- (۲۱۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، أَنَّهُ قَالَ: ((لَا يَتْرُكُ أَحَدُ الْجُمُعَةِ ثَلَاثًا تَهَاوُنًا بِهَا إِلَّا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ)).

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرماتے ہیں کہ بعض حدیث میں ثلاثا کے لفظ ہیں، یعنی جس نے تین جمعے چھوڑے۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ رحمۃ اللہ علیہ: وَفِي بَعْضِ الْحَدِيثِ ثَلَاثًا.

عبیدہ بن سفیان حضری بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمرو بن امیہ کو فرماتے سنا: جو کوئی بھی آدمی تین جمعے (مسلل) لاپرواہی برتتے ہوئے ان میں حاضر نہیں ہوتا، تو وہ غافل لوگوں میں سے لکھ دیا جاتا ہے۔

۴۵۷- (۲۱۲): حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرٍو بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ يَقُولُ: لَا يَتْرُكُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ الْجُمُعَةَ ثَلَاثًا تَهَاوُنًا لَا يَشْهَدُهَا إِلَّا كُتِبَ مِنَ الْغَافِلِينَ.

بوجه عذر جمعہ نہ پڑھنے کا بیان

باب ترك الجمعة للعذر

قیس بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ سفر کی تیاری میں تھا، تو آپ رضی اللہ عنہ

۴۵۸- (۱۹۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ أَبِيهِ قَالَ: أَبْصَرَ عَمْرٌو بْنُ

[۴۵۵] | المصنف لابن أبي شيبة: ۱۵۴/۲، مسند أبي يعلى: ۱۰۲/۵۰

[۴۵۶] | سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب التشديد في ترك الجمعة، ح: ۱۰۵۲، سنن الترمذی، أبواب الصلاة، باب ما جاء في ترك الجمعة

من غير عذر، ح: ۵۰۰، صحيح ابن حبان: ۲۶/۷، صحيح ابن خزيمة: ۱۷۶/۳، المستدرک للحاکم: ۱/۲۸۰

[۴۵۷] | المصنف لعبد الرزاق: ۲۵۰/۳

الْخَطَّابُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَجُلًا عَلَيْهِ هَيْئَةُ السَّفَرِ فَسَمِعَهُ يَقُولُ: لَوْلَا أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَخَرَجْتُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَخْرَجُ فَإِنَّ الْجُمُعَةَ لَا تَحْسِبُ عَنْ سَفَرٍ.

نے اسے یہ کہتے ہوئے سن لیا کہ اگر آج جمعہ نہ ہوتا تو میں نکل جاتا، تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نکل جاؤ، یقیناً جمعہ سفر سے نہیں روکتا۔

۴۵۹- (۱۹۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ: دُعِيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ يَمُوتُ، وَابْنُ عُمَرَ يَسْتَجِيرُ لِلْجُمُعَةِ فَأَتَاهُ وَتَرَكَ الْجُمُعَةَ.

اسماعیل بن عبد الرحمان بن ابی ذئب بیان کرتے ہیں کہ سعید بن زید وفات پا گئے تو سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ان کے جنازے کے لیے بلایا گیا اور ابن عمر (اس وقت) جمعہ کے لیے تیار ہو رہے تھے، تو آپ جمعہ چھوڑ کر جنازہ پڑھانے آ گئے۔

۴۶۰- (۱۹۶): وَأُخْبِرْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ، أَوْ مِثْلَ مَعْنَاهُ.

نافع نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی کے مثل یا اس کے معنی کے مثل ہی روایت کی۔

باب فضيلة يوم الجمعة

۴۶۱- (۲۱۵): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْأَزْهَرِ مُعَاوِيَةُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: أَتَى جَبْرِيلُ بِمِرَاةٍ بِيضَاءَ فِيهَا وَكْتَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا هَذِهِ؟)) قَالَ: هَذِهِ الْجُمُعَةُ فَضَلَّتْ بِهَا أَنْتَ وَأُمَّتُكَ، فَالْنَّاسُ لَكُمْ فِيهَا تَبَعٌ، الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى، وَلَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ، وَفِيهَا سَاعَةٌ لَا يُؤَافِقُهَا مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللَّهَ تَعَالَى بِخَيْرٍ إِلَّا اسْتَجِيبَ لَهُ، وَهُوَ عِنْدَنَا يَوْمَ الْمَزِيدِ، قَالَ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سفید شیشہ لے کر آئے جس میں ہلکا سا نشان تھا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ جمعہ ہے، جس کے سبب آپ کو اور آپ کی امت کو فضیلت بخشی گئی ہے اور باقی تمام لوگ یعنی یہود و نصاریٰ آپ سے پیچھے ہیں، اور آپ کے لیے اسی میں بھلائی ہے، اس میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ جس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی دعا کرتا ہے وہ اسے قبول فرماتا ہے، اور ہمارے ہاں یہ یوم مزید ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ یوم مزید کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ کے پروردگار نے جنت الفردوس میں ایک بہت

[۴۵۸] المعرفة للبيهقي: ۲/۴۷۲، المصنف لعبد الرزاق: ۳/۲۳۹

[۴۵۹] أيضاً [۴۶۰] أيضاً

[۴۶۱] المعجم الأوسط للطبراني، ۳/۵۵

وسیع و عریض وادی بنائی ہے، جس میں مُشک کے ٹیلے ہیں اور جب بھی جمعہ کا دن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ جس قدر چاہتا ہے اس میں فرشتے نازل فرماتا ہے اور اس کے ارد گرد نور کے منبر ہوتے ہیں جن پر انبیاء کے بیٹھنے کی جگہیں ہیں، اور ان منبروں کو بھی کچھ منبر گھیرے ہوئے ہیں جو سونے کے ہیں اور یاقوت اور زمرد کے مشابہ قیمتی پتھروں سے آراستہ ہیں، جن پر شہداء اور صدیقین جلوہ افروز ہوں گے اور ان کے پیچھے ان ٹیلوں پر وہ بیٹھیں ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں اور میں نے اپنا وعدہ تمہیں سچ کر دکھایا ہے، سو تم مجھ سے (جو چاہو) مانگو میں عطاء کروں گا، تو وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم تجھ سے تیری رضامندی ہی مانگتے ہیں، اللہ فرمائے گا: میں تم سے راضی ہوں اور جو بھی تمہاری خواہش ہے، وہ تمہارا مجھ پر حق ہے اور میرے پاس اور بھی کچھ ہے۔ چنانچہ وہ اسی خیر و بھلائی کی وجہ سے جمعہ کے دن سے محبت کریں گے جو ان کے پروردگار نے انہیں اس میں عطاء کرنی ہے اور یہ وہ دن ہے جس میں تمہارا رب عرش پر مستوی ہوا، اسی دن آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اور اسی دن ہی قیامت قائم ہوگی۔

ابو عمران ابراہیم بن جعد نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے اسی کے مشابہ روایت کی ہے اور انہوں نے اس پر یہ اضافہ کیا ہے کہ اسی میں تمہارے لیے بھلائی ہے، جو بھی اس گھڑی میں بھلائی کی دعا کرے گا، جو اس کی قسمت میں ہو میں اسے وہ عطاء کر دوں گا؛ لیکن اگر اس کی قسمت میں نہیں ہوگی تو اس کے لیے وہ ذخیرہ کر دی جائے گی جو اس سے بھی بہتر ہوگی، اور انہوں نے اس میں اور بھی چیزوں

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا جَبْرِيلُ، مَا يَوْمَ الْمَزِيدِ؟)) قَالَ: إِنَّ رَبَّكَ اتَّخَذَ فِي الْفِرْدَوْسِ وَاذِيًا أَفِيحًا، فِيهِ كُتُبٌ مَسْكٌ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ أَنْزَلَ اللَّهُ مَا شَاءَ مِنْ مَلَائِكَتِهِ وَحَوْلَهُ مَنَابِرٌ مِنْ نُورٍ عَلَيْهَا مَقَاعِدُ النَّبِيِّينَ، وَحَفَّ تِلْكَ الْمَنَابِرُ بِمَنَابِرٍ مِنْ ذَهَبٍ مُكَلَّلَةٍ بِالْيَاقُوتِ وَالزَّبَرْجَدِ عَلَيْهَا الشَّهَدَاءُ وَالصَّادِقُونَ، فَجَلَسُوا مِنْ وَرَائِهِمْ عَلَى تِلْكَ الْكُتُبِ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُمْ: أَنَا رَبُّكُمْ، قَدْ صَدَقْتُكُمْ وَعَدِي، فَسَلُونِي أُعْطِكُمْ، فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا نَسْأَلُكَ رِضْوَانَكَ، فَيَقُولُ: قَدْ رَضِيتُ عَنْكُمْ، وَلَكُمْ عَلَيَّ مَا تَمَنَيْتُمْ، وَلَدَى مَزِيدٍ، فَهُمْ يُحْبُونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِمَا يُعْطِيهِمْ فِيهِ رَبُّهُمْ مِنَ الْخَيْرِ، وَهُوَ الْيَوْمُ الَّذِي اسْتَوَى فِيهِ رَبُّكُمْ عَلَى الْعَرْشِ، وَفِيهِ خَلَقَ آدَمَ، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ.

۴۶۲ - (۲۱۶): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْجَعْدِ، عَنْ أَنَسٍ، شَبَّهَهَا بِهِ، وَزَادَ عَلَيْهِ: وَلَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ، مَنْ دَعَا فِيهِ بِخَيْرٍ هُوَ لَهُ قَسْمٌ أُعْطِيَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ قَسْمٌ دَخِرَ لَهُ مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ مِنْهُ، وَزَادَ فِيهِ أَيْضًا أَشْيَاءٌ.

کا اضافہ کیا۔

عمرو بن شرجیل بن سعد اپنے باپ سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور بولا: اے اللہ کے رسول! ہمیں جمعہ کے بارے میں بتلائیے کہ اس میں کیا بھلائی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: اس میں پانچ امور ہیں: اس دن آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی، اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا اور اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو فوت فرمایا، اس دن میں ایسی گھڑی ہے جس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا بھی سوال کرتا ہے وہ اسے وہ چیز عطا فرمادیتا ہے جب تک کہ وہ کسی گناہ والی چیز یا رشتہ داری توڑنے والے کسی امر کا سوال نہ کرے اور اسی دن قیامت قائم ہوگی، اسی وجہ سے ہر مقرب فرشتہ اور زمین و آسمان اور پہاڑ جمعہ کے دن سے ڈرتے ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن ذکر فرمایا کہ اس میں ایسی گھڑی ہوتی ہے جسے کوئی بھی مسلمان شخص پالے اور وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا بھی سوال کرے گا تو وہ اسے وہ چیز عطا کر ہی دے گا اور نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے اس کا تھوڑا وقت بتلایا (یعنی اس گھڑی کا بہت کم وقت ہوتا ہے)۔

۴۶۵- (۲۱۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ

[۴۶۳] | المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۱۲۲/۳۷، صحيح البخاری، كتاب الدعوات، باب الدعاء في الساعة التي في يوم الجمعة.

ح: ۶۴۰، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب في الساعة التي في يوم الجمعة، ح: ۸۵۲

[۴۶۴] | المواظ لإمام مالك: ۱/۱۰۸، صحيح البخاری، كتاب الجمعة، باب الساعة التي في يوم الجمعة، ح: ۹۳۵، صحيح مسلم، كتاب

الجمعة، باب في الساعة التي في يوم الجمعة، ح: ۸۵۳

[۴۶۵] | المواظ لإمام مالك: ۱/۱۰۸، سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب تفرغ أبواب الجمعة، ۱۰۶، سنن الترمذی، أبواب الصلاة، باب

ما جاء في الساعة التي ترجى في يوم الجمعة، ح: ۴۹۱، المستدرک للحاکم: ۱/۲۷۸

۴۶۳- (۲۱۷): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحِبِيلَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخْبِرْنَا عَنِ الْجُمُعَةِ، مَاذَا فِيهَا مِنَ الْخَيْرِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فِيهِ خَمْسٌ خِلَالًا: فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أَهْبَطَ اللَّهُ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ، وَفِيهِ تَوَفَّى اللَّهُ آدَمَ، وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ اللَّهُ الْعَبْدُ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ إِيَّاهُ، مَا لَمْ يَسْأَلْ مَأْتِمًا أَوْ قَطِيعَةً رَحِيمٍ، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ، فَمَا مِنْ مَلِكٍ مُقْرَبٍ، وَلَا سَمَاءٍ، وَلَا أَرْضٍ، وَلَا جَبَلٍ إِلَّا وَهُوَ يُسْفَقُ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ)).

۴۶۴- (۲۱۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: ((فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا إِنْسَانٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي، يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا آعْطَاهُ إِيَّاهُ)) وَأَشَارَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ يَقْلِبُهَا.

اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے، اس میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، اسی دن وہ زمین پر اتارے گئے، اسی میں ان پر رجوع کیا گیا (یعنی ان کی توبہ قبول کی گئی) اور اسی دن وہ فوت ہوئے، اسی دن قیامت قائم ہوگی اور جنوں اور انسانوں کے سوا ہر چوپایہ جمعہ کے روز صبح سے لے کر سورج طلوع ہونے تک قیامت کے ڈر سے کان لگا کر سنتا ہے، اور اس میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ جسے بندہ مسلم حاصل کر کے اس میں اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگتا ہے تو وہ اسے وہی چیز عطا کر دیتا ہے۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ الْهَارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خَلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُهْبِطَ، وَفِيهِ تَبَّ عَلَيْهِ، وَفِيهِ مَاتَ، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ، وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ مُصِيخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِينَ تَصْبِحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنْ السَّاعَةِ، إِلَّا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ، وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَصَادُفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن سلام نے کہا: وہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہوتی ہے، میں نے ان سے کہا کہ وہ آخری گھڑی کیونکر ہو سکتی ہے جبکہ نبی ﷺ نے تو فرمایا ہے کہ بندہ مسلم اسے دورانِ نماز حاصل کرتا ہے اور اس گھڑی میں تو کوئی نماز نہیں پڑھی جاتی؟ تو ابن سلام نے جواب دیا: کیا نبی ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ جو نماز کی انتظار میں بیٹھے وہ تب تک نماز ہی کی حالت میں ہوتا ہے جب تک وہ نماز پڑھ نہیں لیتا؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: کیوں نہیں (آپ ﷺ نے ضرور فرمایا تھا) تو انہوں نے کہا کہ یہ وہی تو ہے۔

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَقُلْتُ لَهُ: كَيْفَ تَكُونُ آخِرُ سَاعَةٍ، وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا يَصَادُفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي، وَتِلْكَ سَاعَةٌ لَا يُصَلِّي فِيهَا؟ فَقَالَ ابْنُ سَلَامٍ: أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ؟)) قَالَ: فَقُلْتُ: بَلَى قَالَ: فَهُوَ ذَاكَ.

ابن مسیب بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جمعہ کا دن (سب) دنوں کا سردار کا دن ہے۔

٤٦٦- (٢٢٠): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ، حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((سَيِّدُ الْأَيَّامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ)).

ابن مسیب فرماتے ہیں کہ تمام دنوں میں سے جس دن فوت ہونا میں بہت پسند کرتا وہ جمعہ کے دن چاشت کا وقت ہے۔

۴۶۷- (۲۲۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي يَحْيَى، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ ابْنَ الْمُسَيْبِ وَهُوَ سَعِيدٌ قَالَ: أَحَبُّ الْأَيَّامِ إِلَيَّ أَنْ أَمُوتَ فِيهِ ضُحَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ.

منبر رکھنے اور تنے کے رونے کا بیان

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کھجور کے ایک تنے کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے، اس وقت مسجد کی چھت (کھجور کے پتوں کی) تھی، اور آپ ﷺ خطبہ بھی اسی تنے (سے ٹیک لگا کر) دیا کرتے تھے، آپ کے صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے لیے ایک منبر بنادیں جس پر کھڑے ہو کر آپ جمعہ کے دن لوگوں کو اپنا خطبہ سنایا کریں؟ آپ نے فرمایا: ہاں (ٹھیک ہے) تو آپ کے لیے تین میٹر تیار کی گئیں جو (منبر کی) ہوتی ہیں، پھر جب منبر تیار ہو چکا اور اسے اس کی جگہ پر رکھ دیا گیا جہاں رسول اللہ ﷺ نے اسے رکھا، اور نبی ﷺ نے جب منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دینا چاہا اور آپ ﷺ اس کی طرف بڑھے اور اس تنے سے آگے بڑھ گئے جس پر آپ ﷺ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے تو وہ رونے لگا، یہاں تک کہ وہ پھٹ پڑا اور شق ہو گیا، چنانچہ نبی ﷺ نے جب اس تنے (کے رونے) کی آواز سنی تو آپ ﷺ نیچے اترے اور اپنے ہاتھ سے اسے چھوا، پھر آپ ﷺ منبر کی طرف پلٹ آئے۔ پھر جب مسجد گرائی گئی تو وہ تباہی میں لگا اور وہ ان کے گھر میں انہی کے پاس موجود رہا، یہاں تک کہ وہ بوسیدہ ہو گیا اور اسے

باب وضع المنبر وحنين الجذع

۴۶۸- (۲۸۴): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ الطَّفِيلِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي إِلَى جَذَعِ نَخْلَةٍ إِذْ كَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيْشًا، وَكَانَ يَخْطُبُ إِلَى ذَلِكَ الْجَذَعِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ لَكَ أَنْ نَجْعَلَ لَكَ مِنْبَرًا تَقُومُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَتَسْمِعُ النَّاسَ خُطْبَتَكَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، فَصْنَعَ لَهُ ثَلَاثَ دَرَجَاتٍ هُنَّ اللَّاتِي عَلَى الْمِنْبَرِ، فَلَمَّا صُنِعَ الْمِنْبَرُ وَوُضِعَ مَوْضِعُهُ الَّذِي وَضَعَهُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، بَدَأَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَقُومَ عَلَى ذَلِكَ الْمِنْبَرِ فَيَخْطُبُ عَلَيْهِ، فَمَرَّ إِلَيْهِ فَلَمَّا جَاوَزَ ذَلِكَ الْجَذَعِ الَّذِي كَانَ يَخْطُبُ إِلَيْهِ خَارَ حَتَّى تَصَدَّعَ وَانْشَقَّ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ لَمَّا سَمِعَ صَوْتَ الْجَذَعِ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمِنْبَرِ، فَلَمَّا هَدِمَ الْمَسْجِدَ أَخَذَ ذَلِكَ الْجَذَعُ أَبِي بِنِ كَعْبٍ فَكَانَ عِنْدَهُ فِي بَيْتِهِ حَتَّى بَلِيَ وَأَكَلَتْهُ الْأَرْضُ وَعَادَ رُفَاتًا.

دیکھ کھا گئی اور وہ ریزہ ریزہ ہو گیا۔

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے تھے تو کھجور کے ایک تنے سے ٹیک لگاتے جو مسجد کے دستونوں میں سے تھا، پھر جب آپ کے لیے منبر رکھا گیا اور آپ اس پر چڑھے تو وہ ستون یوں رونے لگا جیسے اونٹنی روتی ہے، یہاں تک کہ مسجد کے لوگوں نے اسے سنا، رسول اللہ ﷺ (منبر سے) اترے اور اسے گلے لگایا تو وہ خاموش ہو گیا۔

۶۶۹- (۲۸۳): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَطَبَ اسْتَدَّ إِلَى جَذَعِ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوَى عَلَيْهِ اضْطَرَبَتْ تِلْكَ السَّارِيَةُ كَحَيْنِ النَّاقَةِ حَتَّى سَمِعَهَا أَهْلَ الْمَسْجِدِ حَتَّى نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاعْتَقَهَا، فَسَكَتَ.

ابو حزم بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ کا منبر کس چیز سے بنایا گیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ لوگوں میں سے کوئی بھی ایسا شخص موجود نہیں رہا کہ جو اس بارے میں مجھ سے زیادہ جانتا ہو، وہ غابہ کے جھاؤ سے بنا تھا اور فلاں عورت کے غلام نے اسے بنایا تھا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اس پر چڑھے اور قبلہ رخ ہو کر اللہ اکبر کہا، پھر قرأت فرمائی، پھر آپ ﷺ اُلٹے قدموں نیچے اترے اور سجدہ کیا، پھر آپ ﷺ چڑھے اور قرأت فرمائی، پھر واپس ہوئے اور اُلٹے قدموں نیچے اترے اور سجدہ کیا۔

۶۷۰- (۲۵۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ: مِنْ أَيِّ شَيْءٍ مَنِبَرُ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، مِنْ أَثْلِ الْعَابَةِ، عَمِلَهُ لَهُ فُلَانٌ مَوْلَى فُلَانَةَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ صَعِدَ عَلَيْهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ، ثُمَّ رَجَعَ، ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ، ثُمَّ صَعِدَ فَقَرَأَ، ثُمَّ رَجَعَ، ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرَى، ثُمَّ سَجَدَ.

۶۶۹ | سنن النسائي كتاب الجمعة، باب قيام الامام في الخطبة، ۱۳۹۶، صحيح البخاري، كتاب الجمعة، باب الخطبة على المنبر، ح: ۹۱۷
 ۶۷۰ | صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب الصلاة في السطوح والمنبر والخشب، ح: ۳۷۷، صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب جواز الخطوة والخطوتين في الصلاة، ح: ۵۴۴، المسند للحميدي: ۴۱۳/۲

کتاب العیدین والاضاحی والاستسقاء

عیدین، قربانی اور نمازِ استسقاء کے مسائل

عید الفطر تب ہوتی ہے جس دن تم روزے رکھنا چھوڑ دو اور عید الاضحیٰ تب کہ جس دن تم قربانی کرو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: عید الفطر کا دن وہ ہے جس دن تم روزے رکھنا چھوڑ دیتے ہو اور عید الاضحیٰ کا دن وہ ہے جس دن تم قربانی کرتے ہو۔

عید کے روز غسل اور زیب و زینت کا بیان

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے غلام یزید بن ابوعبید، سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتلاتے ہیں کہ آپ عید کے دن غسل کیا کرتے تھے۔

جعفر بن محمد اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہر عید میں دھاری دار بھنی چادر پہنا کرتے تھے۔

باب الفطریوم تفترون والاضاحی

یوم تضحون

۴۷۱- (۲۲۲): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مَوْلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: ((الْفِطْرُ يَوْمٌ تَفْطِرُونَ، وَالْأَضْحَى يَوْمٌ تَضْحُونَ)).

باب غسل العید والزينة

۴۷۲- (۲۳۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، بِنِ أَبِي يَحْيَى الْأَسْلَمِيِّ، أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْعِيدِ.

۴۷۳- (۲۳۷): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَلْبَسُ بُرْدَ حَبْرَةَ فِي كُلِّ عِيدٍ.

[۴۷۱] سنن الترمذی، أبواب الصوم، باب ما جاء في الفطر والأضحى متى يكون، ح: ۸۰۲، السنن للدار قطنی: ۳۲۵/۲، سنن أبی داود، کتاب الصوم باب ما جاء في الصوم يوم تصومون، والفطر يوم تفترون، ح: ۶۹۷، سنن ابن ماجه كتاب الصوم، باب ما جاء في سنه العید، ح: ۱۶۶۰

[۴۷۲] المعرفة للبيهقي: ۲۸/۳

[۴۷۳] المصنف لعبد الرزاق: ۲۰۳/۳، صحيح ابن خزيمة: ۱۳۲/۳، سنن أبی داود، کتاب اللباس، ح: ۴۰۷۳

باب الخروج إلى المصلى ووقته

والرجوع والتكبير

۴۷۴- (۲۲۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ رَبَاحٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْدُو يَوْمَ الْعِيدِ إِلَى الْمُصَلَّى مِنَ الطَّرِيقِ الْأَعْظَمِ، فَإِذَا رَجَعَ رَجَعَ مِنَ الطَّرِيقِ الْأُخْرَى عَلَى دَارِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ.

۴۷۵- (۲۲۲): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّمِيمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَجَعَ مِنَ الْمُصَلَّى فِي يَوْمِ عِيدِ فَسَلَكَ عَلَى التَّمَارِينِ مِنْ أَسْفَلِ السُّوقِ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ مَسْجِدِ الْأَعْرَجِ الَّذِي عِنْدَ مَوْضِعِ الْبُرْكََةِ الَّتِي بِالسُّوقِ قَامَ، فَاسْتَقْبَلَ فَجَءَ اسْلَمَ فِدْعَا، ثُمَّ انْصَرَفَ.

۴۷۶- (۲۲۳): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ كَانَ إِذَا غَدَا إِلَى الْمُصَلَّى يَوْمَ الْعِيدِ كَبَّرَ فَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ.

۴۷۷- (۲۲۴): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ كَانَ يَغْدُو إِلَى الْمُصَلَّى

عید گاہ کی جانب نکلنے، اس کے وقت، واپس پلٹنے

اور تکبیریں پڑھنے کا بیان

مطلب بن عبد اللہ بن حنطب روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ عید کے دن عید گاہ کی طرف بڑے راستے سے روانہ ہوا کرتے تھے، پھر جب لوٹتے تو دوسرے راستے کی طرف سے لوٹتے جو عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف سے گزرتا تھا۔

عبدالرحمان تیمی اپنے باپ سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ عید کے روز عید گاہ سے لوٹے تو بازار کی نجلی جانب سے کھجور فروشوں پر سے چل کر آئے، یہاں تک کہ جب آپ ﷺ مسجد اعرج کے پاس پہنچ گئے جو بازار میں واقع کچے تالاب کے پاس تھی، تو آپ ﷺ نے قبیلہ اسلم کی طرف جاتے طویل و کشادہ راستے کی طرف رخ کیا اور دعا فرمائی، پھر واپس تشریف لے آئے۔

نافع، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جب عید کے دن عید گاہ کی طرف جاتے تو تکبیر کہتے اور تکبیر کہتے ہوئے اپنی آواز کو بلند کرتے۔

نافع، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ آپ عید الفطر کے دن صبح جب سورج طلوع ہوتا تو عید گاہ کی طرف روانہ ہوتے اور تب تک تکبیریں کہتے

۴۷۴ | صحیح البخاری، کتاب العیدین، باب من خالف الطريق اذا رجع يوم العيد، ح: ۹۸۶

۴۷۵ | سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاة والسنة فيها، باب الخروج يوم العيد في طريق الرجوع في غيره، ح: ۱۲۹۸

۴۷۶ | المصنف لعبد الرزاق: ۲/۱۶۴، المعرفة للبيهقي: ۳/۲۹

۴۷۷ | أيضاً

یَوْمَ الْفِطْرِ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَيَكْبِرُ حَتَّى يَأْتِيَ الْمُصَلَّى يَوْمَ الْعِيدِ، ثُمَّ يَكْبِرُ بِالْمُصَلَّى حَتَّى إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ تَرَكَ التَّكْبِيرَ.

رہتے جب تک کہ عید گاہ میں نہ پہنچ جاتے، پھر عید گاہ میں تکبیریں کہتے، حتیٰ کہ جب امام بیٹھ جاتا تو تکبیر کہنا چھوڑ دیتے۔

نماز عید کا وقت اور عید گاہ میں جانے سے پہلے کچھ کھانے کا بیان

ابن حویرث اللیثی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو جو نجران میں تھے، پیغام لکھا کہ عید الاضحیٰ کو جلدی ادا کرو اور عید الفطر کو لیٹ کرو اور لوگوں کو پند و نصیحت کرو۔

صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ عید الفطر کے دن (نماز عید کی ادائیگی کے لیے) کھلے میدان کی طرف نکلنے سے پہلے کچھ کھایا کرتے تھے اور اس کا حکم بھی فرماتے۔

عید گاہ میں نماز عید سے پہلے اور بعد نماز کی

ممانعت کا بیان

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ﷺ نے عیدین کے روز عید گاہ میں نماز پڑھائی، آپ ﷺ نے اس نماز سے پہلے اور بعد میں کوئی نماز نہیں پڑھی، پھر آپ ﷺ عورتوں کی طرف متوجہ ہوئے، کہہ رہے ہو کہ انہیں خطبہ دیا اور صدقہ کا حکم فرمایا۔ راوی کہتے ہیں کہ عورتیں اپنے کانوں کے زیور اور اس جیسی دیگر اشیاء

باب وقت الصلاة وأن يطعم قبل أن يخرج إلى الجبان

۴۷۸- (۲۲۹): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ الْحَوِيرِثِ اللَّيْثِيُّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ بِنَجْرَانَ: أَنَّ عَجَلَ الْأَضْحَى وَأَخَّرِ الْفِطْرَ وَذَكِّرِ النَّاسَ.

۴۷۹- (۲۲۰): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَطْعَمُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْجَبَانِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَأْمُرُ بِهِ.

باب ترك الصلاة قبل صلاة العيد

وبعدها في المصلى

۴۸۰- (۲۲۲): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى يَوْمَ الْعِيدَيْنِ بِالْمُصَلَّى لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا شَيْئًا، ثُمَّ انْفَتَلَ إِلَى النِّسَاءِ فَخَطَبَهُنَّ قَائِمًا، وَأَمَرَ بِالصَّدَقَةِ، قَالَ:

[۴۷۸] المصنف لعبد الرزاق: ۲۸۶/۳

[۴۷۹] المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۳۵۲/۵، صحيح ابن حبان: ۲۸۱۲، المستدرک للحاکم: ۲۹۴/۱

[۴۸۰] صحيح البخاری، کتاب العیدین، باب الخطبة بعد العید، ح: ۹۶۴، صحيح مسلم، کتاب صلاة العیدین، باب ترك الصلاة قبل العید

وبعدها في المصلى، ح: ۸۸۴

فَجَعَلَ النِّسَاءَ يُتَصَدَّقْنَ بِالْقُرْطِ وَأَشْبَاهِهِ .
۴۸۱- (۲۲۴): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ،

صدقہ کرنے لگیں۔
سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وہ عید کے دن
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید گاہ کی طرف جاتے، پھر اپنے گھر
کی طرف لوٹتے اور عید (کی نماز) سے پہلے اور اس کے بعد
کوئی (نفل) نماز نہ پڑھتے۔

حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ
عَمْرٍو، أَنَّهُ غَدَاَ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ الْعِيدِ إِلَى
الْمُصَلَّى ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ وَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَ
الْعِيدِ وَلَا بَعْدَهُ .

عبد الملک روایت کرتے ہیں کہ سیدنا کعب بن
عجر رضی اللہ عنہ، عید (کی نماز) سے پہلے اور اس کے بعد کوئی نماز
نہیں پڑھا کرتے تھے۔

۴۸۲- (۲۲۵): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ،
حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ،
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ
لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي قَبْلَ الْعِيدِ وَلَا بَعْدَهُ .

علی بن حنیفہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانے میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن ہم مسجد میں نماز
نہیں پڑھا کرتے تھے بلکہ ہم عید گاہ میں آتے تھے، پھر جب
واپس جاتے ہوئے مسجد کے پاس سے گزرتے تو اس میں
نماز پڑھ لیا کرتے۔

۴۸۳- (۲۲۶): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ،
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ:
كُنَّا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى
لَا نُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى نَأْتِيَ الْمُصَلَّى،
فَإِذَا رَجَعْنَا مَرَرْنَا بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّيْنَا فِيهِ .

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما
عید الفطر کے روز نماز عید سے پہلے اور بعد کوئی (نفل)
نماز نہیں پڑھتے تھے۔

۴۸۴- (۱۱۴۵): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ
ابْنَ عَمْرٍو لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ
الصَّلَاةِ وَلَا بَعْدَهَا .

عیدین اور استسقاء کی نماز میں تکبیرات اور خطبے
سے قبل نماز پڑھنے کا بیان

باب التكبير في صلاة العيدين

والاستسقاء والصلاة قبل الخطبة

جعفر بن محمد بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا
ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے عیدین اور نماز استسقاء میں (پہلی

۴۸۵- (۲۴۴): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ، حَدَّثَنِي
جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَبَا بَكْرٍ

۴۸۱ | سنن الترمذی، أبواب الصلاة، باب ما جاء لا صلاة قبل العيد ولا بعدها، ح: ۵۳۸

۴۸۲ | مسند أبي داود الطيالسي، ۳/۲۰: ۳۹۳

۴۸۳ | المصنف لعبد الرزاق، ۳/۲۷۲: ۳

۴۸۴ | السوفاً لإمام مالك، ۱/۱۸۱:

۲۰۵ | المعرفة للبيهقي، ۳/۳۹:

رکعت میں) سات اور (دوسری میں) پانچ تکبیریں کہی ہیں اور انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز ادا فرمائی اور بلند آواز سے قراءت کی۔

جعفر بن محمد اپنے باپ سے اور وہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عیدین کی نماز اور استسقاء کی نماز میں سات اور پانچ تکبیریں کہیں اور جہری قراءت کی۔

۴۸۶- (۲۴۵): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رضي الله عنه، أَنَّهُ كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْإِسْتِسْقَاءِ سَبْعًا وَخَمْسًا، وَجَهَرُوا بِالْقِرَاءَةِ.

عثمان بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ابویوب اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما نے مروان کو حکم دیا کہ وہ دونوں عیدوں کی نماز میں سات اور پانچ تکبیریں کہے۔

۴۸۷- (۲۴۶): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَبَا يُوبَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَمَرَا مَرْوَانَ أَنْ يَكْبُرَ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ سَبْعًا وَخَمْسًا.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع بیان کرتے ہیں کہ میں عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حاضر ہوا تو انہوں نے پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات تکبیریں کہیں اور آخری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔

۴۸۸- (۲۴۷): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ نَافِعِ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ: شَهِدْتُ الْأَضْحَى وَالْفِطْرَ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه فَكَبَّرَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ، وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسَ تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ.

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن خطبہ سے پہلے نماز پڑھا کرتے تھے۔

۴۸۹- (۲۴۲): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَّاصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول

۴۹۰- (۲۳۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ

۴۸۶ | المصنف لعبد الرزاق: ۲/۳/۲۹۲

۴۸۷ | المعرفة للبيهقي: ۳/۳۹

۴۸۸ | المصنف لعبد الرزاق: ۳/۳/۲۹۲

۴۸۹ | صحيح البخاري، كتاب العيدين، باب الخروج الى المصلى بغير منبر، ح: ۹۵۶، صحيح مسلم، كتاب صلاة العيدين، ح: ۸۸۹

۴۹۰ | صحيح البخاري، كتاب العلم، باب عظة النساء وتعليمهن، ح: ۹۸، صحيح مسلم، كتاب صلاة العيدين، ح: ۸۸۴

اللہ ﷺ پر گواہ ہوں کہ آپ ﷺ نے عید کے روز خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی، پھر خطبہ دیا، آپ ﷺ نے دیکھا کہ آپ (اپنا خطبہ) عورتوں کو نہیں سنا سکے تو آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے، انہیں پند و نصیحت کی، انہیں وعظ فرمایا اور انہیں صدقہ کا حکم دیا، آپ ﷺ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے جو کپڑا پھیلائے ہوئے تھے تو عورتیں زیور اور دوسری چیزیں اس میں ڈالنے لگیں۔

أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِي، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رِبَاحٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ ثُمَّ خَطَبَ، فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ، فَاتَّاهُنَّ فَذَكَرَهُنَّ وَوَعظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ قَائِلٌ بِثَوْبِهِ هَكَذَا، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْخُرُصَ وَالشَّىءَ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما دونوں عیدوں میں خطبہ سے پہلے نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

٤٩١- (٢٢٨): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يُصَلُّونَ فِي الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

عمر بن نافع اپنے باپ سے، وہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی ﷺ، ابو بکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

٤٩٢- (٢٢٩): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ مِثْلَهُ.

ابن سیرین روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ عید الفطر اور قربانی کے دن نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی سواری پر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

٤٩٣- (٢٤٢): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ عَلَى رَاحِلَتِهِ بَعْدَمَا يَنْصَرِفُ مِنَ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ.

عبداللہ بن زید خطمی روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ، سیدنا ابو بکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم خطبہ سے پہلے نماز سے

٤٩٤- (٢٤٠): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ الْحَصِينِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

[٤٩١] صحيح البخارى، كتاب العيدين، باب الخطبة بعد العيد، ح: ٩٦٣، صحيح مسلم، كتاب صلاة العيدين، ح: ٨٨٨

[٤٩٢] المعرفة للبيهقي: ٤٥/٣

[٤٩٣] المعرفة للبيهقي: ٤٨/٣، صحيح البخارى، كتاب العلم، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: رب مبلغ أوعى من سامع، ح: ٦٧، صحيح مسلم، كتاب القسامة، باب تغليظ تحريم الدماء والأرض والأموال، ح: ١٦٧٩

[٤٩٤] المعرفة للبيهقي: ٤٥/٣

يزيد الخطمي، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ كَانُوا يَبْدُونَ وَنُ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، حَتَّى قَدِمَ مُعَاوِيَةَ فَقَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْخُطْبَةَ.

۴۹۵- (۲۴۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، أَنَّ أَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أُرْسِلَ إِلَى مَرْوَانَ وَإِلَى رَجُلٍ قَدْ سَمَاهُ، فَمَشَى بِنَا حَتَّى أَتَى الْمُصَلَّى، فَذَهَبَ لِيَصْعَدَ فَجَبَدْتُهُ إِلَى، فَقَالَ: يَا أَبَا سَعِيدٍ، تَرِكَ الَّذِي تَعْلَمُ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَهَتَفْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَا تَأْتُونَ إِلَّا شَرًّا مِنْهُ.

باب ماقراء في صلاتي الأضحى والفطر

۴۹۶- (۱۰۶۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدِ الْمَازِنِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَقِيدِ اللَّيْثِيَّ: مَاذَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ؟ فَقَالَ: كَانَ يَقْرَأُ بِـ ﴿ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ﴾ وَ﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ﴾.

۴۹۷- (۲۴۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدِ الْمَازِنِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ أَبَا وَقِيدِ اللَّيْثِيَّ: مَاذَا يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي

(عید پڑھانا) شروع کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ معاویہ رضی اللہ عنہ (کا دور) آیا تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ پہلے کر دیا (یعنی نماز بعد میں پڑھنے لگے)۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مروان نے میری طرف اور ایک اور شخص (جس کا نام انہوں نے بیان کیا) کی طرف پیغام بھیجا اور وہ شخص عید گاہ تک ہمارے ساتھ ہی چلتا ہوا آیا، پھر جب وہ (یعنی مروان، منبر پر) چڑھنے لگا تو میں نے اسے کھینچ لیا، اس نے کہا: اے ابوسعید! جو (طریقہ نماز عید) آپ جانتے ہیں وہ متروک ہو چکا ہے، تو ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اسے تین مرتبہ چیخ کر پکارا اور کہا: اللہ کی قسم! تم اس سے بھی زیادہ برائی کی طرف آؤ گے۔

عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں کی جانے والی قرأت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو واقد لیشی سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی نماز میں کیا پڑھا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: آپ ﷺ سورۃ ق اور سورۃ القمر کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو واقد لیشی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ اور عید الفطر (کی نماز) میں کیا پڑھا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سورہ "ق"

[۴۹۵] صحیح البخاری، کتاب العیدین، باب الخروج الى المصلى بغير منبر، ح: 956، صحيح مسلم، كتاب صلاة العیدین، ح: ۸۸۹

[۴۹۶] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۸۰، صحيح مسلم، كتاب صلاة العیدین، باب ما يقرأ في صلاة العیدین، ح: ۸۹۱

[۴۹۷] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۸۰، صحيح مسلم، كتاب صلاة العیدین، باب ما يقرأه في صلاة العیدین، ح: ۸۹۱

الأَضْحَى وَالْفِطْرِ؟ فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِـ ﴿ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ﴾ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَأَنْشَقَ الْقَمَرُ﴾.

باب الاعتماد على العنزة في الخطبة

والفصل بين الخطبين بجلوس

٤٩٨- (٢٤٩): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي لَيْثٌ عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَطَبَ يَعْتَمِدُ عَلَى عَنزَتِهِ اعْتِمَادًا.

٤٩٩- (٢٥٠): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: السُّنَّةُ أَنْ يَخُطَبَ الْإِمَامُ فِي الْعِيدَيْنِ خُطْبَتَيْنِ يَفْصَلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوسٍ.

باب اجتماع العيد والجمعة وإقامة

العيد في الفتنة

٥٠٠- (٢٥١): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اجْتَمَعَ عِيدَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَجْلِسَ مِنْ أَهْلِ الْعَالِيَةِ فَلْيَجْلِسْ فِي غَيْرِ حَرَجٍ)).

٥٠١- (٢٥٢): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ

اور سورۃ "القمر" پڑھا کرتے تھے۔

دورانِ خطبہ نیزے کا سہارا لینا اور دو خطبوں کے

درمیان بیٹھ کر فصل کرنے کا بیان

عطاء روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب خطبہ دیتے تو نیزے پر ٹیک لگا لیتے تھے۔

عبداللہ بن عتبہ فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ امام عیدین میں دو خطبے دے اور ان دونوں کے درمیان بیٹھ کر فصل کرے۔

عید اور جمعے کے اکٹھے آنے اور نیتے میں

نمازِ عید پڑھنے کا بیان

عمر بن عبد العزیز بیان کرتے ہیں کہ عہدِ نبوی میں دو عیدیں (یعنی عید اور جمعہ) جمع ہو گئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلند درجات پانے والوں میں سے جو شخص یہ پسند کرے کہ وہ (جمعہ کے انتظار میں) بیٹھے تو اسے ضرور بیٹھنا چاہیے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ابن ازہر کے آزاد کردہ غلام ابو عید بیان کرتے ہیں کہ میں نمازِ عید میں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ

[٤٩٨ | المعرفة للبيهقي: ٣/٥٠، سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب يحطب على قوس، ح: ١١٤٥]

[٤٩٩ | المعرفة للبيهقي: ٣/٤٩، المصنف لعبد الرزاق: ٣/٢٩٠]

[٥٠٠ | المعرفة للبيهقي: ٣/٦٦، سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب اذا وافق يوم الجمعة يوم العيد، ح: ١٠٧٠، مستدرک ١/٢٨٨، سنن ابن

ساجه كتاب إمامة الصلاة والسنة فيها، باب ماجاء اذا اجتمع العیدان، ١٣١١]

[٥٠١ | النوطاً لإمام مالك: ١/١٧٩، صحيح البخاری، كتاب الأضاحی، باب ما يؤكل من يصوم الأضاحی، ح: ٥٧٢٠]

شریک ہو تو آپ آئے، نماز پڑھائی، پھر جب (نماز سے) پھرے تو خطبہ دیا اور فرمایا: بیشک تمہارے اس دن میں دو عیدیں اکٹھی ہو گئی ہیں، تو بلند درجات پانے والوں میں سے جو شخص جمعہ کا انتظار کرنا پسند کرے تو اسے اس کا انتظار کرنا چاہیے اور جو کوئی لوٹنا چاہے تو وہ لوٹ جائے، میں اسے اجازت دیتا ہوں۔

قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَجَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِي يَوْمِكُمْ هَذَا عِيدَانِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْ أَهْلِ الْعَالِيَةِ أَنْ يَنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ فَلْيَنْتَظِرْهَا، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْجِعَ فَلْيَرْجِعْ فَقَدْ أَذِنْتُ لَهُ.

ابن ازہر کے غلام ابو عبید بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا علی و عثمان رضی اللہ عنہما کے ساتھ عید پڑھنے کے لیے حاضر ہوا اور عثمان رضی اللہ عنہ کا (باغیوں نے) محاصرہ کیا ہوا تھا۔

۵۰۲- (۲۶۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيٍّ وَعُمَانَ مُحْصُورًا.

قربانی کا ارادہ رکھنے والے شخص اور قربانی کا بیان سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عشرہ ذوالحجہ شروع ہو جائے اور تم میں سے جو قربانی کرنا چاہتا ہو، وہ نہ تو اپنا کوئی بال کاٹے اور نہ ہی اپنی جلد سے کوئی چیز (یعنی ناخن وغیرہ) کاٹے۔

باب من أراد أن يضحي والأضحية
۵۰۳- (۸۶۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ فَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضْحِيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ بَشَرِهِ شَيْئًا)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سفید و سیاہ رنگ کے دو مینڈھوں کی قربانی کی۔

۵۰۴- (۸۶۸): أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ بْنِ عَلِيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ضَحَى بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ کے دن سات اونٹوں اور سات

۵۰۵- (۱۰۸۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: نَحَرْنَا مَعَ

[۵۰۲] | الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۷۹، المسند للحميدي: ۱/۶، المصنف لعبد الرزاق: ۳/۲۸۱

[۵۰۳] | صحيح مسلم، كتاب الأضاحي، باب من دخل عليه عشروا الجمعة، ح: ۱۹۷۷

[۵۰۴] | صحيح البخاري، كتاب الأضاحي، باب التكبيرة عند الذبح، ح: ۵۵۶۵، صحيح مسلم، كتاب الأضاحي، باب استحباب الأضحية

وذبحتها، ح: ۶۶۹۰

[۵۰۵] | الموطأ لإمام مالك: ۲/۴۸۶، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب الاشتراك في الهدى وأجزاء البقرة والسنة كل منها عن سبعة، ح: ۱۳۱۸

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْحُدَيْبِيَّةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ ،
وَالْبَقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ .
گائیوں کی قربانی کی۔

۵۰۶- (۱۷۲۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي
الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَحَرْنَا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ الْبَدَنَةَ عَنْ
سَبْعَةٍ وَالْبَقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ .
سیدنا جابر رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حدیبیہ
کے سال سات افراد کی طرف سے اونٹ اور سات کی
طرف سے گائے ذبح کی۔

تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے کی
ممانعت کا بیان

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: تمہارا کوئی بھی شخص تین دن کے بعد اپنی قربانی
کا گوشت ہر گز نہ کھائے۔

ابن ازہر کے غلام ابو عبید بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا
علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز عید میں شریک تھا،
تو میں نے انہیں فرماتے سنا کہ تم میں سے کوئی بھی شخص
اپنی قربانی کا گوشت تین دن کے بعد بالکل نہ کھائے۔

ممانعت کے موجب، کھانے، ذخیرہ کرنے اور
صدقہ کرنے کے جواز کا بیان

سیدنا عبد اللہ بن واقد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے
سے منع فرمایا۔ عبد اللہ بن ابی بکر کہتے ہیں کہ میں نے یہ

باب النهي عن أكل لحوم النسك
بعد ثلاث

۵۰۷- (۱۱۹۹): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ
الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،
أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَأْكُلَنَّ
أَحَدُكُمْ مِنْ نُسُكِهِ بَعْدَ ثَلَاثٍ)).

۵۰۸- (۱۱۹۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ
الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ
قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي
طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدٌ
مِنْكُمْ مِنْ لَحْمِ نُسُكِهِ بَعْدَ ثَلَاثٍ .

باب موجب النهي وإباحة الأكل
والادخار والصدقة

۵۰۹- (۸۱۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ، أَنَّهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ

[۵۰۶] الموطأ لإمام مالك: ۲/۴۸۶

[۵۰۷] صحيح البخاري، كتاب الأضاحي، باب ما يؤكل من لحوم الأضاحي، ح: ۵۵۷۳، صحيح مسلم، كتاب الأضاحي، باب بيان ما
كان من النهي عن أكل لحوم الأضاحي بعد ثلاث في أول الإسلام، ح: ۱۹۶۹

[۵۰۸] أيضاً

[۵۰۹] الموطأ لإمام مالك: ۲/۴۸۴، صحيح مسلم، كتاب الأضاحي، باب بيان ما كان من النهي عن أكل يصوم الأضاحي، ح: ۱۹۷۲

بات عمرۃ بنت عبد الرحمن سے بیان کی، تو وہ بولیں: عبد اللہ بن واقد نے سچ کہا ہے، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عید الاضحیٰ کے دن جنگل کے رہنے والے کچھ لوگ آئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین دن کا گوشت رکھ لو اور باقی گوشت صدقہ کر دو۔ پھر اس کے بعد جب رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ لوگ تو اس سے پہلے اپنی قربانیوں سے فائدہ اٹھاتے تھے، ان کی چربی رنگنے کے کام میں لے آتے تھے اور ان کی کھالوں سے مشکیزے بنا لیتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کہنے کا کیا مطلب ہے؟ تو لوگوں نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے ہمیں تین دن کے بعد قربانیوں کا گوشت استعمال کرنے سے منع فرمادیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تو تمہیں صرف اس لیے منع کیا تھا کہ جنگل سے کچھ مسکین لوگ آئے تھے (تو وہ بھی گوشت کھا سکیں) سو اب تم نے جو کھانا ہے) کھاؤ، ذخیرہ بھی کر لو اور صدقہ بھی کر دو۔

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا، پھر فرمایا: کھاؤ، زادِ راہ بناؤ اور ذخیرہ کر لو۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو اللہ کی توفیق ہوتی ہم وہی قربانی کا جانور ذبح کرتے، پھر جو باقی بچ جاتا وہ ہم بصرہ کے سفر پر جاتے ہوئے زادِ راہ کے طور پر ساتھ لے جاتے۔

لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ: صَدَقَ، سَمِعْتُ عَائِشَةَ، تَقُولُ: دَفَّتْ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحَى فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ادَّخِرُوا لِثَلَاثٍ، وَتَصَدَّقُوا بِمَا بَقِيَ))، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ: لَقَدْ كَانَ النَّاسُ يَنْفَعُونَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ، يَجْمَلُونَ مِنْهَا الْوَدَكَ، وَيَتَّخِذُونَ مِنْهَا الْأَسْقِيَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَمَا ذَاكَ؟)) أَوْ كَمَا قَالَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَهَيْتَنَا عَنْ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّافَةِ الَّتِي دَفَّتْ حَضْرَةَ الْأَضْحَى، فَكُلُوا، وَادَّخِرُوا، وَتَصَدَّقُوا)).

۵۱۰ (۸۱۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ، ثُمَّ قَالَ بَعْدَ: ((كُلُوا، وَتَزَوَّدُوا، وَادَّخِرُوا)).

۵۱۱ (۱۲۰۰): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنَّا لَنَذْبِحُ مَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ ضَحَايَانَا، ثُمَّ نَتَزَوَّدُ بِقَيْتِهَا إِلَى الْبَصْرَةِ.

باب الخروج إلى المصلی للاستسقاء واسقبال القبلة وتحویل الرداء

والصلاة ركعتین

۵۱۲- (۳۶۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، سَمِعْتُ عَبَادَ بْنَ تَمِيمٍ، يُخْبِرُ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ الْمَازِنِيِّ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَحَوْلَ رِداءٍ هُ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ.

۵۱۳- (۳۶۲): أَخْبَرَنِي مَنْ لَا أَتَهُمْ، عَنْ صَالِحِ مَوْلَى التَّوَّامَةِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَسْقَى بِالْمُصَلَّى فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ.

۵۱۴- (۳۶۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبَادَ بْنَ تَمِيمٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدِ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى وَحَوْلَ رِداءَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

۵۱۵- (۳۶۵): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَّأَوْرِدِيُّ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ، قَالَ: اسْتَسْقَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ لَهُ سَوْدَاءٌ، فَأَرَادَ أَنْ

بارش کی دُعا کے لیے نماز گاہ کی طرف نکلنے، قبلہ رُخ ہونے، چادر کو اٹھانے اور دو رکعت

نماز پڑھنے کا بیان

سیدنا عبد اللہ بن زید مازنی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بارش طلب کرنے کے لیے نماز گاہ کی طرف نکلے تو آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کیا، اپنی چادر کو اٹھایا اور دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

سیدنا ابن عباس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز گاہ میں دو رکعت نماز استسقاء ادا فرمائی۔

سیدنا عبد اللہ بن زید مازنی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جائے نماز کی طرف نکلے تو آپ نے بارش طلب کی اور جب آپ نے قبلہ کی طرف رخ کیا تو اپنی چادر کو اٹھایا۔

سیدنا عباد بن تمیم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بارش طلب کی (یعنی نماز استسقاء پڑھی) اور آپ پر دھاری دار سیاہ چادر تھی تو آپ نے اسے نیچے سے پکڑتے ہوئے اس کا نچلا حصہ اوپر کرنا چاہا لیکن جب

۱۲ | صحیح البخاری، کتاب الاستسقاء، باب تحویل الرداء فی الاستسقاء، ح: ۱۰۱۲، صحیح مسلم، کتاب صلاة الإستسقاء، ح: ۸۹۴

۱۳ | المصنف لعبد الرزاق: ۸۴/۳

۱۴ | الموطأ لإمام مالك: ۱۹۰/۱، صحیح مسلم، کتاب صلاة الاستسقاء، ح: ۸۹۴

۱۵ | سنن أبي داود، کتاب الصلاة، باب جماع أبواب صلاة الاستسقاء وتفریغها، ح: ۱۱۶۴، سنن النسائی کتاب الاستسقاء، باب

جماع أبواب صلاة الاستسقاء وتفریغها، ح: ۱۱۶۴، المستدرک للحاکم: ۱/۳۳۵، صحیح ابن حبان: ۱۱۸/۷

آپ پر یہ گراں گزرا تو آپ ﷺ نے اپنے کندھوں پر ہی بدل لیا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں لوگوں پر ایک سخت سال آ گیا، ان (یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم) کے پاس سے ایک یہودی گزرا تو اس نے کہا: سنو! اللہ کی قسم! اگر تمہارا ساتھی چاہے تو تم پر جتنی تم چاہو بارش برسائی جاسکتی ہے لیکن وہ ایسا کرنا پسند نہیں کرتا، نبی ﷺ کو یہودی کی اس بات کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا: کیا اس نے ایسا ہی کہا ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: میں اہل نجد کے خلاف (اللہ تعالیٰ سے) قحط سالی کی مدد مانگوں گا اور میں بادل کودیکھ رہا ہوں جو آسمان کی بلندی سے طلوع ہونے والا ہے اور میں اسے ناپسند کرتا ہوں، تمہارا وعدہ فلاں دن کا ہے، (یعنی فلاں دن) میں تمہارے لیے بارش مانگوں گا۔ راوی کہتے ہیں کہ جب وہ دن آیا تو لوگ (دعا کے لیے) آئے، پھر وہ ابھی جدا نہیں ہوئے تھے کہ ان پر بارش برسادی گئی اور جتنی انہوں نے چاہی (اتنی برسائی گئی)، پھر ایک جمعہ تک آسمان کا برسنا بند نہ ہوا۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! (قحط سالی کی وجہ سے) مویشی ہلاک ہو گئے ہیں اور رستے کٹ چکے ہیں، اللہ تعالیٰ سے (بارش کی) دعا کیجئے، رسول اللہ ﷺ نے دعا کی تو ہم پر ایک جمعہ سے (اگلے) جمعہ تک بارش برسائی گئی، پھر ایک آدمی رسول

يَأْخُذُ بِأَسْفَلِهَا فَيَجْعَلُهُ أَعْلَاهَا، فَلَمَّا نَقَلْتُ عَلَيْهِ قَلْبَهَا عَلَى عَاتِقِهِ.

۵۱۶- (۳۶۰): أَخْبَرَنَا مَنْ لَا أَتَهُمْ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُيَيْرٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ شَدِيدَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَمَرَّ بِهِمْ يَهُودِيٌّ، فَقَالَ: أَمَا وَاللَّهِ لَوْ شَاءَ صَاحِبُكُمْ لَمُطِرْتُمْ مَا شِئْتُمْ، وَلَكِنَّهُ لَا يُحِبُّ ذَلِكَ، فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ بِقَوْلِ الْيَهُودِيِّ، فَقَالَ: ((أَوْقَدْ قَالَ ذَلِكَ؟)) قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: ((إِنِّي لَا اسْتَصِرُّ بِالسَّنَةِ عَلَى أَهْلِ نَجْدٍ، وَإِنِّي لَأَرَى السَّحَابَ خَارِجَةً مِنَ الْعَنَانَ فَأَكْرَهُهَا، مَوْعِدُكُمْ يَوْمَ كَذَا أَسْتَسْقَى لَكُمْ))، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمَ غَدَا النَّاسُ، فَمَا تَفَرَّقَ النَّاسُ حَتَّى أُمِطِرُوا وَمَا شَاءَ وَ، فَمَا أَقْلَعَتِ السَّمَاءُ جُمُعَةً.

۵۱۷- (۳۵۹): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِيرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلَكَتِ الْمَوَاشِي، وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللَّهُ، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَمُطِرْنَا مِنْ جُمُعَةٍ

۱۵۱۶ | سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب رفع اليدين في الاستسقاء، ح: ۱۱۷۳، صحيح ابن حبان: ۱۰۹/۷، المستدرک

لمحاكم: ۳۲۸/۱، صحيح أبي عوانه، ۱۹۱/۱

۱۵۱۷ | الموطأ لإمام مالك: ۱۹۱/۱، صحيح البخاري، كتاب الاستسقاء، باب من اكتفى بصلاة الجمعة في الاستسقاء، ح: ۱۰۱۶،

صحيح مسلم، كتاب الاستسقاء، باب الدعاء في الاستسقاء، ح: ۸۹۵

إِلَى جُمُعَةٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تَهَدَّمَتِ السُّبُوطُ، وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ عَلَي رُءُوسِ الْجِبَالِ وَالْأَكَامِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ))، فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ أَنْجِيَابُ الثُّوبِ.

اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! (کثرتِ باراں کے باعث) گھر گرنے لگے ہیں، رستے کٹ گئے ہیں اور جانور ہلاک ہو رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور دعا کرنے لگے: اللہم۔۔۔

اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں پر، ٹیلوں پر، وادیوں کے پیٹوں میں اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر (بارش کا منہ موڑے) پھر کپڑے کے پھٹ جانے کی طرح مدینہ سے بادل چھٹ گئے۔

باب ما يقال عند المطر وأن

لايشير إلى البرق

۵۱۸- (۳۶۶): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ رِبَاعٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمَطْرِ: ((اللَّهُمَّ سُقِيَا رَحْمَةً، لَا سُقِيَا عَذَابٍ، وَلَا هَدْمٍ وَلَا غَرَقٍ، اللَّهُمَّ عَلَى الظَّرَابِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ. اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا)).

بوقتِ بارش کی جانے والی دعا اور بجلی کی طرف

اشارہ نہ کرنے کا بیان

مطلب بن حنطب سے مروی ہے کہ نبی ﷺ بارش کے برسنے کے وقت فرمایا کرتے تھے: اللہم سہ رحمۃ۔۔۔ اے اللہ! رحمت کی بارش برسا، عذاب والی، مکانات گرا دینے والی اور لوگوں کو غرق کر دینے والی بارش نہ برسا، اے اللہ! (ایسی بارش) پھیلے ہوئے پہاڑوں پر اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر برسا، اے اللہ! (عذاب والی بارش) ہمارے ارد گرد (برسا) ہم پر نہ (برسا)۔

۵۱۹- (۳۶۸): أَخْبَرَنَا مَنْ لَا أَنَّهُمْ، قَالَ: قَالَ الْمُقْدَامُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَبْصَرَ نَاشِئًا فِي السَّمَاءِ، تَعْنِي السَّحَابَ، تَرَكَ عَمَلَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ، قَالَ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ))، فَإِنْ كَشَفَهُ اللَّهُ حَمَدَ اللَّهِ، وَإِنْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی ﷺ آسمان میں کچھ ابھرتا دیکھتے یعنی بادل تو آپ ﷺ اپنا کام چھوڑ دیتے اور اس کی طرف رخ کر کے فرماتے: ”اے اللہ! بلاشبہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس چیز کی برائی سے جو اس میں ہے۔“ پھر اگر اللہ تعالیٰ اسے دور فرمادیتا تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی تعریف فرماتے اور اگر بارش برستی

[۵۱۸] المعرفة للبيهقي: ۱۰۰/۳

[۵۱۹] سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب ما يقول اذا هاجت الريح، ح: ۵۰۹۹، سنن النسائي كتاب الاستسقاء، باب القول عند المطر، ح: ۱۵۲۳، سنن ابن ماجه كتاب الدعاء، باب ما يدعو به الرجل اذا رأى السحاب والمطر، ح: ۳۸۸۹، المسند لإمام أحمد بن

حنبل: ۱۷۲/۴، صحيح ابن حبان: ۲۷۵/۳

تو فرماتے: ”اے اللہ! فائدہ بخش بارش برس۔“

مطلب بن حطب روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب آسمانی بجلی چمکتی یا کرکٹی تو آپ ﷺ کے چہرے پر (غم کے آثار) پہچان لیے جاتے اور جب آسمان بارش برساتا تو اس سے آپ ﷺ کا نم دور کر دیا جاتا۔

اصم کہتے ہیں کہ میں نے ربیع کو بیان کرتے سنا کہ جب امام شافعی رضی اللہ عنہما نے من لا اتھم کے الفاظ سے حدیث بیان کرتے ہیں تو اس سے ان کی مراد ابراہیم بن ابی یحییٰ ہوتے ہیں، لیکن جب اُخْبِرْنِي الرَّقَّةَ آپ کے الفاظ ذکر کرتے ہیں تو اس سے یحییٰ بن حسان مراد ہوتے ہیں۔

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص بجلی یا بارش دیکھے تو وہ اس کی طرف اشارہ نہ کرے اور اسے چاہیے کہ وہ اس کی توصیف کرے۔

اس شخص کے ایمان کا بیان جو کہے کہ ہم پہ اللہ کے فضل و رحمت سے، بارش برسائی گئی

سیدنا زید بن خالد جہمی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیبیہ کے مقام پر صبح کی نماز پڑھائی آسمان (سے برسنے والی بارش) کے اثرات میں جو رات کو ہوئی تھی، پھر جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ

مَطَرَتْ، قَالَ: ((اللَّهُمَّ سَقِيْنَا نَافِعًا)).

۵۲۰-(۳۶۷): أَخْبَرَنَا مَنْ لَا أَتَهُمْ، أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ رَبَاحٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا بَرَقَتِ السَّمَاءُ أَوْ رَعَدَتْ عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، فَإِذَا أَمْطَرَتْ سُرِّيَ ذَلِكَ عَنْهُ.

قَالَ الْأَصْمُ: سَمِعْتُ الرَّبِيعَ بْنَ سُلَيْمَانَ، يَقُولُ: كَانَ الشَّافِعِيُّ ﷺ إِذَا قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ لَا أَتَهُمْ يُرِيدُ بِهِ إِبْرَاهِيمَ بْنَ أَبِي يَحْيَى، وَإِذَا قَالَ: أَخْبَرَنِي الثَّقَفَةَ يُرِيدُ بِهِ يَحْيَى بْنَ حَسَّانٍ.

۵۲۱-(۳۷۲): أَخْبَرَنَا مَنْ لَا أَتَهُمْ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عُيُمَيْرٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: إِذَا رَأَى أَحَدَكُمْ الْبَرَقَ أَوْ الْوَدَقَ فَلَا يُشِرْ إِلَيْهِ وَلْيَصِفْ وَلْيَنْعَتْ.

باب إيمان من قال: مطرنا بفضل الله

وبرحمته

۵۲۲-(۳۶۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْتَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَّةِ فِي آثَرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ،

[۵۲۰] المعرفة للبيهقي ۱۰۶/۳، صحيح البخاري، كتاب بدء الخلق، باب ما جاء في قوله (وهو الذي يرسل الريح بشراً بين يدي رحمته)،

ح: ۳۲۰۶، صحيح مسلم، كتاب صلاة الاستسقاء باب التعود عند رؤية الريح والغيم والفرح بالمطر، ح: ۸۹۰.

[۵۲۱] المصنف لعبد الرزاق: ۹۴/۳.

[۵۲۲] صحيح البخاري، كتاب الاستسقاء، باب قول الله تعالى (وتجعلون رزقكم أنكم تكذبون) ح: ۱۰۳۸، صحيح مسلم، كتاب

الإيمان، باب بيان كفر من قال مطرنا بالنوء، ح: ۷۱.

تمہارے پروردگار نے کیا کہا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندوں میں سے کچھ لوگوں نے اس حال میں صبح کی کہ وہ مومن تھے اور کچھ میرے ساتھ کفر کر کے کافر ہو چکے تھے، سو جس شخص نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے باعث بارش سے نوازے گئے ہیں تو یہ میرے ساتھ ایمان لانے والا ہے اور ستاروں کا انکار کرنے والا ہے لیکن جس نے یہ کہا کہ ہم پر فلاں وجہ سے یا فلاں سبب سے بارش برسائی گئی ہے تو یہ میرے ساتھ کفر کرنے والا ہے اور ستاروں پر ایمان لانے والا ہے۔

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک رات لوگوں پر بارش برسائی گئی، پھر جب نبی ﷺ نے صبح کی تو آپ ﷺ لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: روئے زمین پر کوئی بھی (زمین کا) ٹکڑا ایسا نہیں ہے کہ جس پر (آج کی) رات بارش نہ برسائی گئی ہو۔

مطلب بن حطب سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دن اور رات میں سے کوئی بھی گھڑی ایسی نہیں ہے کہ آسمان اس میں بارش نہ برساتا ہو اور اللہ تعالیٰ اسے جدھر چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یقیناً اللہ تعالیٰ جب ہواؤں کو بھیجتا ہے تو وہ آسمان سے پانی اٹھاتی ہیں، پھر وہ بادلوں میں چلتی ہیں یہاں تک کہ وہ بھر جاتی ہیں جیسا کہ دودھ والی اونٹنی بھر جاتی ہے، پھر وہ بارش

فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَي النَّاسِ، فَقَالَ: ((هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟)) قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: ((نَالَ: اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ، فَاَمَّا مَنْ قَالَ: مُطْرُنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ، وَاَمَّا مَنْ قَالَ: مُطْرُنَا بِنَوْءٍ كَذَا اَوْ نَوْءٍ كَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ)).

۵۲۳- (۲۷۶): اَخْبَرَنَا مَنْ لَا اَتَهُمْ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّاسَ، مُطْرُوا ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَا عَلَيْهِمْ، قَالَ: ((مَا عَلَيَّ وَجْهَ الْاَرْضِ بُقْعَةً اِلَّا وَقَدْ مُطِرَتْ هَذِهِ اللَّيْلَةَ)).

۵۲۴- (۲۷۲): اَخْبَرَنَا مَنْ لَا اَتَهُمْ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ اَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، نَالَ: ((مَا مِنْ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ اِلَّا وَالسَّمَاءُ تُمَطَّرُ فِيهَا يُصْرِفُهُ اللّٰهُ حَيْثُ يَشَاءُ)).

۵۲۵- (۲۸۴): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ، عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يُرْسِلُ الرِّيَّاحَ

۱ | ۵۲۳ | المعرفة للبيهقي: ۱۱۱/۳

۱ | ۵۲۴ | المعرفة للبيهقي: ۱۱۱/۳

۱ | ۵۲۵ | المعرفة للبيهقي: ۱۱۴/۳

فَتَحْمِلُ الْمَاءَ مِنَ السَّمَاءِ ، ثُمَّ تَمُرُّ فِي السَّحَابِ ، حَتَّى تَدِرَّ كَمَا تَدِرُّ اللَّفْحَةُ ثُمَّ تُمْطِرُ .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ مدینہ میں اتنی بارش ہو کہ اس کے باسیوں کو ان کے کچے گھر بچانہ سکیں گے، بلکہ انہیں صرف کچھ گھر ہی (بارش سے) بچا سکیں گے۔

۵۲۶- (۲۷۸): أَخْبَرَنَا مَنْ لَا أَتَهُمْ ، أَخْبَرَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ : ((يُوشِكُ أَنْ تُمْطَرَ الْمَدِينَةُ مَطْرًا لَا يَكُنُّ أَهْلُهَا الْبُيُوتُ وَلَا يَكْنُهُمْ إِلَّا مَظَالُ الشَّعْرِ)).

صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اہل مدینہ پر ایسی بارش برے گی کہ اس کے باشندگان کو کچے گھر بچانہ سکیں گے۔

۵۲۷- (۲۷۹): أَخْبَرَنِي مَنْ لَا أَتَهُمْ ، أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ : ((يُصِيبُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ مَطْرٌ لَا يَكُنُّ أَهْلَهَا بَيْتٌ مِنْ مَدْرٍ)).

عبداللہ بن سلام بیان کرتے ہیں کہ بعید نہیں ہے کہ مدینہ میں چالیس رات تک اتنی بارش ہوتی رہے کہ اہل مدینہ کو کچے گھر بچانہ سکیں۔

۵۲۸- (۲۸۲): أَخْبَرَنَا مَنْ لَا أَتَهُمْ ، حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنِيْفٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : يُوشِكُ الْمَدِينَةَ أَنْ يُصِيبَهَا مَطْرٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ، لَا يَكُنُّ أَهْلُهَا بَيْتٌ مِنْ مَدْرٍ .

صالح بن عبداللہ بن زبیر، جو مکہ میں مٹی کا کام کرتے تھے، بیان کرتے ہیں کہ کعب بن زبیر نے انہیں فرمایا: (مکانوں کو) سخت اور مضبوط بناؤ، کیونکہ ہم نے کتابوں میں (یہ لکھا) پایا ہے کہ آخری زمانے میں بڑے بڑے سیلاب آئیں گے۔

۵۲۹- (۲۸۰): أَخْبَرَنَا مَنْ لَا أَتَهُمْ ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ كَعْبًا قَالَ لَهُ وَهُوَ يَعْمَلُ رِبْدًا بِمَكَّةَ : أَشِدُّ وَأَوْثَقُ فَإِنَّا نَجِدُ فِي الْكُتُبِ أَنَّ السُّيُولَ سَتَعْظَمُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ .

سعید بن مسیب اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت

۵۳۰- (۲۸۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ

۵۲۶ | تفرّد به الشافعی

۵۲۷ | أيضاً

۵۲۸ | المعرفة للبيهقي: ۱۱۳/۳

۵۲۹ | تفرّد به الشافعی

۵۳۰ | صحيح البخاري، كتاب مناقب الانصار، باب أيام الجاهلية، ح: ۳۸۳۳

کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ مکہ میں ایک مرتبہ سیلاب آیا تو اس نے دو پہاڑوں کی درمیانی جگہ کو ڈھانپ لیا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قحط سالی یہی نہیں ہے کہ تم پر بارش نہ برسائی جائے، بلکہ قحط سالی یہ بھی ہے کہ تم پر بارش چہ بارش برسائی جائے، لیکن پھر بھی زمین کوئی چیز نہ اگائے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ میں از روئے بارش زمین کے بہت تھوڑے حصے میں بسایا گیا ہوں اور ہوا کے ساتھ میری مدد کی گئی

یزید یا نوفل بن عبد اللہ ہاشمی روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں از روئے بارش زمین کے بہت تھوڑے حصے میں سکونت پذیر کیا گیا ہوں اور وہ آسمان کی دو آنکھوں کے درمیان ہے، ایک آنکھ شام میں ہے اور ایک آنکھ یمن میں۔

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ آسمان کی دو آنکھوں کے درمیان ہے، ایک آنکھ شام میں ہے اور ایک آنکھ یمن میں اور وہ بارش برسائے جانے کے حساب سے زمین کا سب سے تھوڑا حصہ ہے۔

محمد بن عمرو روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: جَاءَ مَكَّةَ مَرَّةً سَيْلٌ طَبَقَ مَا بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ.

۵۳۱- (۲۷۵): وَأَخْبَرَنَا مَنْ لَا أَتَهُمْ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((لَيْسَ السَّنَةُ بَأَنْ لَا تُمْطَرُوا، وَلَكِنَّ السَّنَةَ أَنْ تُمْطَرُوا ثُمَّ تُمْطَرُوا ثُمَّ لَا تَنْبِتُ الْأَرْضُ شَيْئًا)).

باب ((أَسْكَنْتُ أَقْلَ الْأَرْضِ مَطْرًا وَنَصَرْتُ بِالصَّبَا))

۵۳۲- (۲۷۷): أَخْبَرَنَا مَنْ لَا أَتَهُمْ، أَخْبَرَنِي يَزِيدُ أَوْ نَوْفَلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَاشِمِيُّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَسْكَنْتُ أَقْلَ الْأَرْضِ مَطْرًا وَهِيَ بَيْنَ عَيْنِي السَّمَاءِ، عَيْنٌ بِالشَّامِ وَعَيْنٌ بِالْيَمَنِ)).

۵۳۳- (۲۷۶): أَخْبَرَنَا مَنْ لَا أَتَهُمْ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ الْأَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: الْمَدِينَةُ بَيْنَ عَيْنِي السَّمَاءِ، عَيْنٌ بِالشَّامِ وَعَيْنٌ بِالْيَمَنِ، وَهِيَ أَقْلُ الْأَرْضِ مَطْرًا.

۵۳۴- (۲۸۲): أَخْبَرَنَا مَنْ لَا أَتَهُمْ، أَخْبَرَنَا

۵۳۱ | صحيح مسلم، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب في سكنى المدينة وعمارته قبل الساعة، ح: ۲۹۰۴

۵۳۲ | تفرّد به الشافعی

۵۳۳ | التذكرة: ۹۶/۱

۵۳۴ | صحيح البخاری، كتاب الاستسقاء، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: نصرت بالصبا، ح: ۱۰۳۵، صحيح مسلم، كتاب صلاة

الاستسقاء، باب في ريح الصبا والديور، ح: ۹۰۰

ہوا کو میرا مدگار بنا دیا گیا ہے، حالانکہ یہ مجھ سے پہلے لوگوں پر عذاب ہوا کرتی تھی۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((نَصِرْتُ بِالصَّبَا وَكَانَتْ عَذَابًا عَلَيَّ مَنْ كَانَ قَبْلِي)).

نبی ﷺ کے اس فرمان کا بیان کہ ہوا کو گالی نہ دو اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ پکڑو صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہوا کو گالی نہ دو اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ پکڑو۔

باب ((لاتسبوا الريح واسألوا الله من خيرها وعودوا بالله من شرها))
۵۳۵-(۲۷۰): أَخْبَرَنَا مَنْ لَا أَتَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ، وَاعُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مکہ کے راستے میں لوگوں کو آندھی نے آیا اور عمر رضی اللہ عنہ حج کرنے جا رہے تھے، تو آپ نے اپنے پاس کھڑے لوگوں سے کہا: تمہیں آندھی کے بابت کیا حدیث پہنچی ہے؟ تو انہوں نے آپ کو کوئی جواب نہ دیا، مجھے پتہ چلا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے آندھی کے متعلق پوچھا ہے تو میں نے اپنی سواری کو بھگا یا اور عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گیا، میں لوگوں کے پیچھے کھڑا تھا، تو میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! مجھے بتلایا گیا ہے کہ آپ نے آندھی کے بابت (حدیث) کا پوچھا ہے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ ہوا اللہ کی رحمت سے ہے، کبھی یہ رحمت بن کے آتی ہے اور کبھی عذاب، سو تم اسے برا بھلا مت کہو، بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس کی خیر و بھلائی مانگو اور اس کے شر و برائی سے اللہ کی پناہ پکڑو۔

۵۳۶-(۲۷۱): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخَذَتِ النَّاسَ رِيحٌ بِطَرِيقِ مَكَّةَ وَعُمَرُ حَاجٌّ فَاسْتَدَّتْ، فَقَالَ عُمَرُ لِمَنْ حَوْلَهُ: مَا بَلَّغَكُمْ فِي الرِّيحِ؟ فَلَمْ يَرْجِعُوا إِلَيْهِ بِشَيْءٍ، فَبَلَغَنِي الَّذِي سَأَلَ عُمَرُ عَنْهُ مِنْ أَمْرِ الرِّيحِ، فَاسْتَحْشَتُ رَاحِلَتِي حَتَّى أَدْرَكْتُ عُمَرَ، وَكُنْتُ فِي مَوْخِرِ النَّاسِ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَخْبَرْتُ أَنَّكَ سَأَلْتَ عَنِ الرِّيحِ، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الرِّيحُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ، تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَبِالْعَذَابِ، فَلَا تَسُبُّوْهَا، وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا، وَاعُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب بھی تیز ہوا چلتی تو نبی ﷺ اپنے دونوں گھٹنوں پر جھک جاتے اور

۵۳۷-(۲۶۹): أَخْبَرَنَا مَنْ لَا أَتَهُمْ، أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ

فرماتے: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً... الخ ” اے اللہ! اسے رحمت بنا اور اسے عذاب نہ بنا، اے اللہ! اسے راحت والی بنا اور اسے آندھی نہ بنا۔“

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کی کتاب میں ہے: ”ہم نے ان پر تیز و تند مسلسل چلنے والی ہوا بھیجی“ اور ”یہ کہ وہ خوش کر دینے والی ہوا کیں بھیجتا ہے۔“

عَبَّاسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَا هَبَّتْ رِيحٌ قَطُّ إِلَّا جِئْنَا النَّبِيَّ ﷺ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَقَالَ: ((اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا، اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا رِيحًا وَلَا تَجْعَلْهَا رِيحًا)).

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ: فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرَصْرًا، وَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ وَقَالَ: أَنْ يُرْسِلَ الرِّيحَ مَبْشَرَاتٍ.

کتاب الکسوف

نماز کسوف کے مسائل

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم بن محمد رسول اللہ ﷺ کی وفات کے روز سورج گرہن لگ گیا۔ تو لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے سورج گرہن لگا ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: یقیناً سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، یہ دونوں کسی کی زندگی اور موت کے سبب گرہن زدہ نہیں ہوتے۔ سو جب تم انہیں اس کیفیت میں دیکھو تو نماز اور اللہ کے ذکر کی طرف لپکو۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سورج کو گرہن لگ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتلایا کہ آپ ﷺ کی نماز دو رکعت تھی اور ہر رکعت میں دو رکوع تھے، پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: یقیناً سورج اور چاند اللہ عزوجل کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جو کسی کی موت و زندگی کے باعث گرہن زدہ نہیں ہوتیں، لہذا جب تم یہ کیفیت دیکھو تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف لپکو۔

۵۳۸- (۸۸۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ النَّاسُ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَافْرَعُوا إِلَيَّ ذِكْرَ اللَّهِ وَإِلَى الصَّلَاةِ)).

۵۳۹- (۸۸۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَحَكَى ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ صَلَاتَهُ رَكَعَتَانِ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ خَطَبَهُمْ فَقَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَافْرَعُوا إِلَيَّ ذِكْرَ اللَّهِ)).

۵۳۸ | صحیح البخاری، کتاب الکسوف، باب لا تنكسف الشمس لموت أحد ولا لحياته، ح: ۱۰۵۷، صحیح مسلم، کتاب الکسوف.

باب ذكر النداء بصلاة الكسوف (الصلوة جامعة) ح: ۹۱۱

۵۳۹ | الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۸۶، صحیح البخاری، کتاب الکسوف، باب صلاة الكسوف جماعة، ح: ۱۰۵۲، صحیح مسلم، کتاب

الکسوف، باب ذكر عذاب القبر في صلاة الكسوف، ح: ۹۰۳

صرف بیان سند ہے۔

۵۴۰- (۸۸۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ سورج کو گرہن لگ گیا تو نبی ﷺ نے نماز پڑھائی، جسکی کیفیت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کچھ یوں بیان فرمائی کہ آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی، ہر رکعت میں دو دور کو ع کیے۔

۵۴۱- (۸۸۴): وَأَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ، فَحَكَتُ أَنَّهُ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ رَكَعَتَيْنِ.

کثیر بن عباس بن عبدالمطلب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صلوٰۃ الکسوف میں دو رکعت پڑھائیں اور ہر رکعت میں دو دور کو ع کیے۔

۵۴۲- (۸۸۵): أَخْبَرَنَا الثَّقَفُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ رَكَعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ رَكَعَتَيْنِ.

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ سورج گرہن لگا تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے زمزم کے چبوترے پہ نماز پڑھائی، (جس میں) چھ رکوع اور چار سجدے کیے۔

۵۴۳- (۸۸۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ طَاوُوسًا يَقُولُ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَصَلَّى بِنَا ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي صُفَّةِ زَمْزَمَ سِتَّ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَرْبَعَ سَجْدَاتٍ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ سورج کو گرہن لگ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی نماز کو دو رکعت بیان کیا، ہر رکعت میں دو دور کو ع کیے۔

۵۴۴- (۱۶۴۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ الشَّمْسَ كَسَفَتْ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَوَصَفَتْ صَلَاتَهُ رَكَعَتَيْنِ، فِي كُلِّ رَكَعَةٍ رَكَعَتَانِ.

اختلاف رواۃ کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی

۵۴۵- (۱۶۴۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ

[۵۴۰] اَيْضًا

[۵۴۱] المدطأ لإمام مالك: ۱/۱۸۶، صحيح البخاري، كتاب الكسوف، باب الصدقة في الكسوف، ح: ۱۰۴۴، صحيح مسلم، كتاب

الكسوف، باب صلاة الكسوف، ح: ۹۰۲.

[۵۴۲] صحيح البخاري، كتاب الكسوف، باب خطبة الإمام في الكسوف، ح: ۱۰۴۶، صحيح مسلم، كتاب الكسوف، باب صلاة الكسوف، ح: ۹۰۲.

[۵۴۳] المصنف لعبد الرزاق: ۳/۱۰۲.

[۵۴۴] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۸۷، صحيح البخاري، كتاب الكسوف، باب صلاة الكسوف في المسجد، ح: ۱۰۵۶، صحيح مسلم،

كتاب الكسوف، باب ذكر مذاب القبر في صلاة الكسوف، ح: ۹۰۳.

[۵۴۵] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۸۶، صحيح البخاري، كتاب الكسوف، باب الصدقة في الكسوف، ح: ۱۰۴۴، صحيح مسلم، كتاب

الكسوف، باب صلاة الكسوف، ۹۰۲.

عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.
عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

۵۴۶- (۱۶۴۷): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ، حَدَّثَنِي أَبُو سَهْلٍ نَافِعٌ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

۵۴۷- (۲۵۸): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ صَفْوَانَ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ صَلَّى عَلَيَّ ظَهَرَ زَمْزَمَ لِحُسُوفِ الشَّمْسِ رَكَعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ رَكَعَتَانِ.

۵۴۸- (۲۵۴): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ الْقَمَرَ كَسَفَ وَأَبْنُ عَبَّاسٍ بِالْبَصْرَةِ، فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَصَلَّى بِنَا رَكَعَتَيْنِ، فِي كُلِّ رَكَعَةٍ رَكَعَتَانِ، ثُمَّ رَكِبَ فَحَطَبْنَا، فَقَالَ: إِنَّمَا صَلَّيْتُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي، وَقَالَ: ((إِنَّمَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا خَاسِفًا فَلْيَكُنْ فِرْعَوْنُكُمْ إِلَى اللَّهِ)).

۵۴۹- (۲۵۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ،

۵۴۶ | المعرفة للبيهقي: ۷۵/۳، صحيح البخاري، كتاب الكسوف، باب الذكر في الكسوف، ۱۰۵۹، صحيح مسلم، كتاب الكسوف،

باب ذكر النداء بصلاة الكسوف (الصلاة جامعة): ۹۱۲

۵۴۷ | المعرفة للبيهقي: ۷۷/۳، المصنف لعبد الرزاق: ۱۰۲/۳، المصنف لابن أبي شيبة: ۲۶۸

۵۴۸ | التلخيص: ۹۱/۹

۵۴۹ | الموطأ لإمام مالك: ۱۸۶/۱، صحيح البخاري، كتاب الكسوف، باب صلاة الكسوف جماعة: ۱۰۵۲، صحيح مسلم، كتاب

كسوف، باب ما عرض على النبي صلى الله عليه وسلم في صلاة الكسوف في امر الحنة والنار، ح: ۹۰۷

لسبا قیام فرمایا، سورۃ بقرۃ (پڑھنے کے وقت) جتنا، (ابن عباس رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے کچھ کم طویل تھا، پھر آپ ﷺ اٹھے تو لسبا قیام کیا اور یہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر لمبار کوع کیا جو پہلے رکوع سے کم لمبا تھا، پھر سجدہ کیا اور پھر سلام پھیر دیا۔ سورج صاف ہو چکا تھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جو کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے گرہن زدہ نہیں ہوتیں، سو جب تم اسے دیکھو تو اللہ کا ذکر کیا کرو۔ لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول اللہ! پہلے ہم نے آپ ﷺ کو آگے بڑھتے دیکھا اور پھر آپ ﷺ کو پیچھے ہٹتے دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت دیکھی یا (فرمایا کہ) مجھے دکھائی گئی تو میں کھجور کا ایک خوشہ پکڑنے لگا تھا اور اگر میں پکڑ لیتا تو تم اسے رہتی دنیا تک کھاتے رہتے، اور میں نے جہنم دیکھی یا (فرمایا کہ) مجھے دکھائی گئی تو میں نے آج کے دن جیسا کوئی منظر نہیں دیکھا، میں نے جہنیموں میں سے اکثر عورتیں دیکھی ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ایسا کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے کفر کے سبب، انہوں نے کہا: کیا یہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ خاندن کے ساتھ کفر (یعنی اس کی ناشکری) کرتی ہیں اور (اس کے) احسان کا انکار کرتی ہیں، اگر تو زندگیاں بھر ان میں سے کسی پر احسان کرتا رہے، پھر وہ تجھ سے (کبھی) کسی (کمی) کو دیکھے گی تو کہے گی کہ میں نے تو تجھ سے کبھی کچھ بھلائی دیکھی ہی نہیں۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ چاند

فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهُ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، قَالَ نَحْوًا مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، قَالَ: ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْكُرُوا اللَّهَ))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ فِي مَقَامِكَ شَيْئًا، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ كَأَنَّكَ تَكَعَّكَعْتَ، قَالَ: ((إِنِّي رَأَيْتُ - أَوْ أُرَيْتُ - الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنُقُودًا، وَلَوْ أَخَذْتُهَا لَأَكَلْتُ مِنْهَا مَا بَقِيََتِ الدُّنْيَا، وَرَأَيْتُ - أَوْ أُرَيْتُ - النَّارَ، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ))، قَالُوا: لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((بِكُفْرِهِنَّ))، قِيلَ: أَيْكُفْرْنَ بِاللَّهِ؟ قَالَ: ((بِكُفْرَنِ الْعَشِيرِ، وَبِكُفْرَنِ الْإِحْسَانِ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ)).

۵۵۰ - (۱۶۴۴): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ،

کو گرہن لگ گیا اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس وقت بصرہ میں تھے، تو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نکلے اور لوگوں کو دور کعت نماز پڑھائی۔ ہر رکعت میں دور کوع کیے، پھر سوار ہوئے اور خطبہ دیا، فرمایا: میں نے نماز اسی طرح پڑھی ہے جیسا میں نے رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے دیکھا تھا اور آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ سورج اور چاند تو اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، کسی کی زندگی یا موت کی وجہ سے ان کو گرہن نہیں لگتا، سو جب تم ان میں سے کسی کو گرہن کی حالت میں دیکھو تو تمہیں لپک کر اللہ کی طرف جانا چاہیے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ سورج گرہن زدہ ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی نماز کی یہ صفت بیان فرمائی کہ وہ دور کعت تھیں اور ہر رکعت میں دور کوع تھے۔

اختلافِ رواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

اس میں بھی صرف رواۃ کا اختلاف ہے۔

قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بِنِ حَزْمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ الْقَمَرَ كَسَفَ وَأَبْنُ عَبَّاسٍ بِالْبَصْرَةِ، فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَصَلَّى بِنَا رَكَعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ فَحَطَبْنَا، فَقَالَ: إِنَّمَا صَلَّيْتُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، وَقَالَ: ((إِنَّمَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا كَأَسِيفٍ فَلْيَكُنْ فِرْعَاكُمُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى)).

۵۵۱- (۲۵۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ الشَّمْسَ كَسَفَتْ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَوَصَفَتْ صَلَاتَهُ رَكَعَتَيْنِ، فِي كُلِّ رَكَعَةٍ رَكَعَتَانِ.

۵۵۲- (۲۵۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

۵۵۳- (۲۵۷): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سُهَيْلٍ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

[۵۵۱] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۸۷، صحيح البخاری، كتاب الكسوف، باب صلاة الكسوف المسجد، ح: ۱۰۶۵، صحيح مسلم، كتاب

الكسوف، باب ذكر عذاب القبر في صلاة الكسوف، ح: ۹۰۳.

[۵۵۲] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۷۶، صحيح البخاری، كتاب الكسوف، باب الصدقة في الكسوف، ح: ۱۰۴۴، صحيح

مسلم، صحيح البخاری، كتاب الكسوف، باب صلاة الكسوف، ح: ۹۰۶.

[۵۵۳] المعرفة للبيهقي: ۳/۷۵، صحيح البخاری، كتاب صلاة الكسوف، باب الذكر في الكسوف، ۱۰۵۹، صحيح مسلم، كتاب

الكسوف، باب ذكر النداء بصلاة الكسوف (الصلاة جامعة) ح: ۹۰۲.

کتاب الجنائز

جنازے کے مسائل

میت کی آنکھیں بند کرنے کا بیان

قبیصہ بن ذؤیب بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں بند کیں۔

باب تغمیض المیت

۵۵۴- (۱۶۹۲): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ قَبِيصَةَ بْنَ ذَوْيْبٍ كَانَ يُحَدِّثُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَغْمَضَ أَبَا سَلَمَةَ.

میت کی وفات کے وقت یا اس کو دفنانے سے پہلے اور بعد میں رونے کی ممانعت کا بیان اور اس کا ذکر کہ کافر کو اس کے اہل خانہ کے رونے کے باعث عذاب ہوتا ہے

باب البكاء قبل المیت وبعده، والنهی عنه إذ مات، وأن الکافر لیعذب ببكاء أهله

سیدنا جابر بن عتیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عبد اللہ بن ثابت کی عیادت کے لیے آئے تو وہ مغلوب (قریب المرگ) تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں پکارا لیکن انہوں نے کوئی جواب نہ دیا، آپ ﷺ نے انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا: اے ابو الربیع! ہم تمہارے بارے میں مغلوب ہیں (یعنی اسے پجانے کے لیے ہم کچھ نہیں کر سکتے)، اس پر عورتیں چیخنے اور رونے لگیں، ابن عتیق رضی اللہ عنہ انہیں خاموش کرانے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہیں چھوڑیے جب یہ واجب ہو جائے تو کوئی رونے والی نہ روئے۔ انہوں نے پوچھا کہ وجوب سے

۵۵۵- (۱۷۰۰): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَتِيكِ، أَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَاءَ يَعُودُ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَهُ قَدْ غُلِبَ فَصَاحَ بِهِ فَلَمْ يُجِبْهُ، فَاسْتَرْجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَقَالَ: ((غَلِبْنَا عَلَيْكَ يَا أَبَا الرَّبِيعِ))، فَصَاحَ النِّسْوَةُ وَبَكَيْنَ، فَجَعَلَ ابْنُ عَتِيكٍ يُسَكِّتُهُنَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((دَعُوهُنَّ، فَإِذَا وَجِبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَأَكِيَّةً))، قَالَ: وَمَا الْوُجُوبُ يَا

[۵۵۴] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب فی اغماض المیت والدعاء له اذا حضر، ح: ۹۲۰

[۵۵۵] الموطأ لإمام مالک: ۱/۲۳۳، سنن أبی داود، کتاب الجنائز، باب فی فضل من مات فی الطاعون، ح: ۳۱۱۱، سنن النسائی کتاب

الجنائز، باب النهی عن البكاء علی المیت، ۱۸۴۶، المستدرک للحاکم: ۳۵۲/۱، صحیح ابن حبان: ۶۱/۷

رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((إِذَا مَاتَ)).
کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب یہ فوت ہو جائے۔

۵۵۶- (۹.۷): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَذَكَرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِكُفَاةِ الْحَيِّ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ، وَلَكِنَّهُ أَخْطَأَ أَوْ نَسِيَ، إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى يَهُودِيَّةٍ وَهِيَ يَبْكِي عَلَيْهَا أَهْلِهَا، فَقَالَ: ((إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا)).

عمرہ بیان کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ذکر کیا گیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میت زندہ لوگوں کی آہ و بکا کی بدولت عذاب میں مبتلا ہوتی ہے۔ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جھوٹ تو نہیں بولا، البتہ ان سے یا تو خطا ہو گئی ہے یا وہ بھول گئے ہیں، (کیونکہ اصل واقعہ یہ ہے کہ) رسول اللہ ﷺ ایک یہودیہ عورت کی میت کے پاس سے گزرے اور اس میت پر اس کے گھر والے آہ و بکا کر رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ اس پہ رورہے ہیں اور وہ (میت) اپنی قبر کے اندر عذاب میں مبتلا ہے۔

۵۵۷- (۹.۸): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ، قَالَ: تُوْقِيْتُ ابْنَةَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ بِمَكَّةَ، فَجِئْنَا نَشْهَدُهَا، وَحَضَرَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ، فَقَالَ: إِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا جَلَسْتُ إِلَى أَحَدِهِمَا ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُ فَجَلَسَ إِلَيَّ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لِعُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ: أَلَا تَنْهَى عَنِ الْبُكَاءِ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِكُفَاةِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)).

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابن ابوملیکہ نے بتلایا، وہ فرماتے ہیں کہ مکہ میں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بیٹی فوت ہو گئی تو ہم اس کے جنازے میں شرکت کے لیے آئے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی تشریف لائے۔ ابن ابوملیکہ کہتے ہیں کہ (پہلے تو) میں ان دونوں کے درمیان بیٹھا تھا لیکن پھر میں ان میں سے ایک کے قریب ہو کے بیٹھ گیا، پھر دوسرے بھی میرے پاس آ کے بیٹھ گئے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عمرو بن عثمان سے فرمایا: تو آہ و بکا سے کیوں نہیں روک رہا؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ میت اپنے اہل و عیال کی آہ و بکا کے باعث عذاب میں مبتلا کی جاتی ہے۔

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضَ

۱۵۵۶ | الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۳۴، صحيح البخاري، كتاب الجنائز، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم يعذب الميت ببعض بكاء أهله عليه، ح: ۱۲۸۹، صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب الميت يعذب ببكاء أهله عليه، ح: ۹۳۲
۱۵۵۷ | صحيح البخاري، كتاب الجنائز، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم يعذب الميت ببعض بكاء أهله عليه، ح: ۳۹۷، صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب الميت يعذب ببكاء أهله عليه، ح: ۹۲۹

ذَلِكْ، ثُمَّ حَدَّثَ ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا بِرُكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ شَجَرَةٍ، قَالَ: أَذْهَبُ فَنَنْظُرُ مَنْ هُوَ لِأَنَّ الرُّكْبَ، فَذَهَبْتُ فَإِذَا صُهَيْبٌ، قَالَ: ادْعُهُ، فَرَجَعْتُ إِلَى صُهَيْبٍ، فَقُلْتُ: ارْتَحِلْ فَالْحَقُّ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَلَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ سَمِعْتُ صُهَيْبًا يَبْكِي وَهُوَ يَقُولُ: وَالْأَخْيَاهُ، وَأَصْحَابَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا صُهَيْبُ، أَتَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِكُفَاةِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)).

اسی طرح فرمایا کرتے تھے۔ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے واقعہ بیان کیا کہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ سے نکلا، حتیٰ کہ جب ہم بیداء مقام پہ پہنچے تو ایک سوار کو ہم نے دیکھا جو ایک درخت کے سائے میں کھڑا تھا، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جاؤ اور دیکھو کہ یہ سوار کون ہے؟ جب میں نے جا کے دیکھا تو وہ صہیب تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کو بلا لاؤ، تو میں صہیب کی طرف لوٹا اور میں نے کہا: نیچے اتر کے امیر المؤمنین سے ملو۔ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تو میں نے صہیب کو روٹے ہوئے بنا اور ساتھ ساتھ وہ کہہ رہے تھے: ہائے میرے بھائی! ہائے میرے ساتھی! عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے صہیب! کیا تو مجھ پر روتا ہے؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ بلاشبہ میت کو اس کے اہل و عیال کے رونے دھونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

قَالَ: فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ، فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللَّهُ عُمَرَ، لَا وَاللَّهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِكُفَاةِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ، وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِكُفَاةِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عمر رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نے یہ بات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عمر پہ رحم فرمائے۔ اللہ کی قسم! ایسی بات نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے یہ بات کسی بھی مومن کے متعلق بیان نہیں فرمائی تھی کہ اس کے اہل و عیال کے رونے کی وجہ سے اس کو عذاب ہو گا۔ بلکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب کو اس کے اہل و عیال کی آہ و بکا کی بدولت زیادہ کرتا ہے۔

فَقَالَتْ عَائِشَةُ: حَسْبُكُمْ الْقُرْآنُ: ﴿لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى﴾.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مزید فرمایا: تمہارے لیے قرآن ہی کافی ہے: وَلَا تَزِرُ الْوِزْرَ الْوِزْرَ... الخ ”کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔“

تو اس موقع پر سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ ہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عِنْدَ ذَلِكَ: وَاللَّهِ أَضْحَكَ وَأَبْكِي.

ابن ملیکہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! یہ بات سن کے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کچھ بھی نہ کہا۔

میت کو غسل دینے کا بیان

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی کے غسل کے متعلق (غسل دینے والی) عورتوں کو فرمایا: اسے تین، پانچ یا اس سے زائد مرتبہ غسل دو، اگر ضرورت محسوس کرو تو پانی اور بیری کے پتوں سے (غسل دے دینا) اور آخر میں کافور وغیرہ لگا دینا۔

سیدہ ام عطیہ انصاری بیان کرتی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کی پیشانی اور سر کے دونوں جانب کی مینڈھیاں بنائیں اور انہیں ان کے سر کے پیچھے ڈال دیا۔

سیدنا ابو جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو تین مرتبہ غسل دیا گیا۔

جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو قمیض میں غسل دیا گیا۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو غسل اور کفن دیا گیا اور ان کی نماز جنازہ

قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: فَوَاللَّهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ شَيْءٍ.

باب غسل المیت

۵۵۸- (۱۶۵۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ لَهْنٌ فِي غُسْلِ ابْنَتِهِ: ((اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا، أَوْ خَمْسًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتَنَ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْأَخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ)).

۵۵۹- (۱۶۶۰): أَخْبَرَنَا الثَّقَفُ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ، قَالَتْ: ضَفَرْنَا شَعْرَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، نَاصِيَتَهَا وَقَرْنَيْهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ فَأَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا.

۵۶۰- (۱۶۵۹): أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غُسِلَ ثَلَاثًا.

۵۶۱- (۱۶۵۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غُسِلَ فِي قَمِيصٍ.

۵۶۲- (۲۶۶۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

[۵۵۸] الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۲۳، صحيح البخاری، كتاب الجنائز، باب غسل الميت ووضوئه بالماء والسدر، ج: ۱۲۵۳، صحيح

مسند، كتاب الجنائز، باب غسل الميت، ج: ۹۳۹

[۵۵۹] المصنف لعبد الرزاق: ۳/۳۹۷

[۵۶۰] ایضاً

[۵۶۱] الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۲۲، سنن أبي داود، كتاب الجنائز، باب في ستر الميت عند غسله، ج: ۱۴۱۳، المنتقى لابن الجارهد، ج: ۵۱۷

[۵۶۲] المعرفة للبيهقي: ۳/۱۴۶، الموطأ لإمام مالك: ۱/۴۶۳، المستدرک للحاکم: ۳/۹۸

ادا کی گئی۔

غَسَّلَ وَكَفَّنَ وَصَلَّى عَلَيْهِ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اگر ہم اس مسئلہ کو پہلے جان لیتی جو ہمیں بعد میں معلوم ہوا تو رسول اللہ ﷺ کو آپ کی بیویاں ہی غسل دیتیں۔

۵۶۳- (۱۶۹۰): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَوْ اسْتَقْبَلْنَا مِنْ أَمْرِنَا مَا اسْتَدْبَرْنَا مَا غَسَّلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِلَّا نِسَاؤُهُ .

اسماء بنت عمیس سے مروی ہے کہ سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ نے وصیت کی کہ انہیں وہ (یعنی اسماء رضی اللہ عنہا) اور علی رضی اللہ عنہ غسل دیں۔ چنانچہ انہیں اسماء رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے غسل دیا۔

۵۶۴- (۱۶۹۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمَّارَةَ، عَنْ أُمِّ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ جَدَّتِهَا أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَوْصَتْ أَنْ تَغْسِلَهَا إِذَا مَاتَتْ هِيَ وَعَلِيٌّ، فَغَسَلَهَا هِيَ وَعَلِيٌّ .

کفن کا بیان

باب فی الکفن

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین دھاری دار سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا، جن میں قمیض اور عمامہ نہیں تھا۔

۵۶۵- (۱۶۶۱): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ هِشَامِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بَيْضِ سُحُولِيَّةٍ، لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے بہترین کپڑے سفید ہیں سو تمہارے زندہ لوگ سفید کپڑے پہنیں اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

۵۶۶- (۱۷۸۰): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ خَيْرَ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضُ، فَلْيَلْبَسْهَا أَحْيَاؤَكُمْ، وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ)) .

[۵۶۳] سنن ابن ماجہ کتاب الجنائز، باب ما جاء فی غسل الرجل امرأته وغسل المرأة زوجها، ح: ۱۴۶۴، صحیح ابن حبان: ۹۵۵/۱۴

[۵۶۴] الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۲۴، صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب الکفن بلا عمامة، ح: ۱۲۷۳، صحیح مسلم، کتاب الجنائز،

باب فی کفن الميت، ح: ۹۴۱

۱۵۶۵/۱

[۵۶۶] سنن أبي داود، کتاب الطب، باب فی الامر بالکحل، ح: ۳۸۷۸، سنن الترمذی، أبواب الجنائز، باب ما يستحب من الکفن،

ح: ۹۹۴، سنن النسائی کتاب الزینة، باب الکحل، ح: ۵۱۱۳، سنن ابن ماجہ کتاب الجنائز، باب ما جاء فیما يستحب من الکفن،

ح: ۱۴۷۲، صحیح ابن حبان: ۲/۱۲/۲۴۲

مُحْرَم کے غسل و تفتین کا بیان

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک آدمی اپنے اونٹ سے گر پڑا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ فوت ہو گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو اور اسے دو کپڑوں میں کفن دو اور اس کا سر مت ڈھانپو۔

سفیان فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن ابی حرہ اضافہ کرتے ہوئے سعید بن جبیر کے طریق سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس کا چہرہ ڈھانک دو لیکن سر نہ ڈھانپو۔ اور اسے خوشبو نہ لگاؤ، کیونکہ روز قیامت یہ تلبیہ کہتے ہوئے اٹھے گا۔ ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بھی یہی کام کیا۔

شہید کا بیان

ابن ابی صعیر بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے شہدائے اُحد پہ جھانکا تو فرمایا: میں ان پر گواہ ہوں، ان پر ان کے خون اور زخموں سمیت چادریں ڈال دو۔

باب غسل المحرم وتكفينه

۵۶۷- (۱۶۷۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَفَخَرَّ رَجُلٌ عَنْ بَعِيرِهِ فَوُقِصَ فَمَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ، وَلَا تَحْمَرُوا رَأْسَهُ)).

۵۶۸- (۱۶۷۱): قَالَ سُفْيَانُ: وَزَادَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي حُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((وَحْمَرُوا وَجْهَهُ وَلَا تَحْمَرُوا رَأْسَهُ، وَلَا تُمَسِّوهُ طَبِيبًا، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبَّيًّا)).

۵۶۹- (۱۶۷۲): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، أَنَّ عَثْمَانَ بْنَ عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَنَعَ نَحْوَ ذَلِكَ.

باب الشهيد

۵۷۰- (۱۶۶۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَثَبَّتَهُ مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي صُعَيْرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَشْرَفَ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ، فَقَالَ: ((شَهِدْتُ عَلَى هَؤُلَاءِ، فَرَمَلُوهُمْ بِدِمَائِهِمْ وَكَلُّوْهُمْ)).

[۵۶۷] صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب کیف یكفن المحرم، ح: ۱۲۶۸، صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ما یكفن بالمحرم إذا مات، ح: ۱۲۰۶

[۵۶۸] المسند للمحمدي ۲/۲۲۱، صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب کیف یكفن المحرم، ح: ۱۲۶۷، صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ما یفعل بالمحرم إذا مات، ح: ۱۲۰۶

[۵۶۹] المعرفة للبيهقي: ۱۲۹/۳

[۵۷۰] المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۳۹/۶۱۴، سنن النسائي كتاب الجنائز، باب مواراة الشهيد في دمه، ح: ۳۱۲۹، المصنف لعبد الرزاق: ۳/۵۴۰

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء کے اُحد کی نہ نماز جنازہ پڑھائی اور نہ انہیں غسل دیا۔

۵۷۱- (۱۶۶۳): وَأَخْبَرَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ قَتْلِي أَحَدٌ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو شہداء کے اُحد کی نماز جنازہ پڑھائی اور نہ ہی انہیں غسل دیا۔

۵۷۲- (۱۶۶۴): أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ أَنَسِ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ قَتْلِي أَحَدٌ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ.

چارپائی اٹھانے کا بیان

عیسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی والدہ کی چارپائی کو دونوں پایوں کے درمیان سے اٹھا رکھا تھا اور وہ اس سے تب تک جدانہ ہوئے جب تک اسے نیچے نہ رکھ دیا گیا۔

باب حمل السریر

۵۷۳- (۱۶۶۶): أَخْبَرَنَا الثَّقَةُ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَحْمِلُ بَيْنَ عَمُودَي سَرِيرِ أُمِّهِ فَلَمْ يَفَارِقْهُ حَتَّى وَضَعَهُ.

یوسف بن ماہک بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو رافع کے جنازے پر چارپائی کے دو پایوں کے درمیان کھڑے دیکھا۔

۵۷۴- (۱۶۶۷): أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِكٍ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما فِي جَنَازَةِ رَافِعٍ قَائِمًا بَيْنَ قَائِمَتَي السَّرِيرِ.

ثابت روایت کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی چارپائی کے دونوں پایوں کے درمیان سے اٹھائے

۵۷۵- (۱۶۶۸): أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَحْمِلُ بَيْنَ عَمُودَي سَرِيرِ سَعِيدٍ

| ۵۷۱ | المسند للحمیدی: ۲/۲۲۱، صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب کیف یكفن المحرم، ۱۲۶۷، صحیح مسلم، کتاب الحج، باب

ما یفعل بالسحرم اذا مات، ج: ۱۲۰۶

| ۵۷۲ | المستدرک للحاکم: ۱/۳۶۵، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۳/۱۲۸

| ۵۷۳ | المعرفة للبیہقی: ۳/۱۴۹، شرح السنة للبغوی تعلیقاً، ۳/۲۳۸، المصنف لعبد الرزاق: ۳/۲۸۳، المصنف لعبد الرزاق: ۳/۳۸۳

| ۵۷۴ | أيضاً

| ۵۷۵ | أيضاً

ہوئے تھے۔

بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ .

ابوعون بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کی چارپائی کے دونوں پاؤں کے درمیان سے اٹھاتے دیکھا۔

۵۷۶- (۱۶۶۹): أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ شُرْحُبَيْلِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ بِنَ الزُّبَيْرِ يَحْمِلُ بَيْنَ عُمُودَيْ سَرِيرِ الْمَسُورِ بِنَ مَحْرَمَةٍ .

جنازے کے آگے چلنے کا بیان

شہاب روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ، ابو بکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم جنازے کے آگے چلا کرتے تھے۔

باب المشي أمام الجنازة

۵۷۷- (۱۶۸۴): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، وَغَيْرُهُ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ كَانُوا يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ .

ربیعہ بن عبداللہ بن ہدی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سیدہ زینب بنت جحش کے جنازے کے آگے چلتے دیکھا۔

۵۷۸- (۱۶۸۵): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَدَيْرِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ رَأَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَقَدَّمَ أَمَامَ جَنَازَةِ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا .

سائب کے غلام عبید سے مروی ہے کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عبید بن عمیر کو جنازہ کے آگے چلتے دیکھا تو وہ آگے بڑھ کر بیٹھ کر گفتگو کرنے لگے، پھر جب جنازہ ان کے برابر آ گیا تو وہ کھڑے ہو گئے۔

۵۷۹- (۱۶۸۶): أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عُبَيْدِ مَوْلَى السَّائِبِ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَعُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَمْشِيَانِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ فَتَقَدَّمَا فَجَلَسَا يَتَحَدَّثَانِ فَلَمَّا حَادَتْ بِهِمَا قَامَا .

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونے کا بیان

سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

باب القيام للجنازة

۵۸۰- (۸۰۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ الزُّهْرِيِّ،

۱۵۷۶ | أيضاً

۱۵۷۷ | الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۲۵، المسند للحميدى: ۲/۲۷۶، سنن أبي داود، كتاب الجنائز، باب المشي أمام الجنازة، ح: ۳۱۷۹، سنن الترمذی، أبواب الجنائز، باب ما جاء في المشي أمام الجنازة، ح: ۱۰۰۷، سنن النسائي كتاب الجنائز، باب مكان المشي من الجنائز.

ح: ۱۹۴۴، سنن ابن ماجه كتاب الجنائز، باب ما جاء في المشي أمام الجنازة، ح: ۱۴۸۲

۱۵۷۸ | الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۲۵، المصنف لعبد الرزاق: ۳/۴۴۵

۱۵۷۹ | المصنف لابن أبي شيبة: ۳/۲۷۸، المصنف لعبد الرزاق: ۳/۴۶۱

۱۵۸۰ | صحيح البخاري، كتاب الجنائز، باب القيام للجنازة، ح: ۱۳۰۷، صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب قيام الجنائز، ح: ۹۵۸

عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تَخْلِفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ)).

اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم جنازہ دیکھو تو اس کے لئے تب تک کھڑے رہا کرو، جب تک کہ وہ تمہیں پیچھے نہ چھوڑے (یعنی تم سے آگے نہ گزر جائے) یا رکھ نہ دیا جائے۔

۵۸۱-(۸۱۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُومُ فِي الْجَنَائِزِ ثُمَّ جَلَسَ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جنازوں کو دیکھ کر کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔

۵۸۲-(۱۶۹۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُومُ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذَلِكَ.

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے کھڑے رہا کرتے تھے، پھر اس کے (گزر جانے کے) بعد آپ بیٹھ جاتے۔

۵۸۳-(۱۶۹۹): أَخْبَرَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَوْ شَبِيهَ بِهَذَا، وَقَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَنَا بِالْقِيَامِ، ثُمَّ جَلَسَ وَأَمَرَنَا بِالْجُلُوسِ.

محمد بن عمرو بن علقمہ اسی سند سے یا اس کے مشابہ سند سے روایت کرتے ہیں کہ (جنازے کے لیے) رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور ہمیں (بھی کھڑے ہونے کا) حکم دیا پھر آپ بیٹھ گئے اور ہمیں بیٹھنے کا حکم دیا۔

نمازِ جنازہ کا بیان

۵۸۴-(۱۶۷۵): أَخْبَرَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بَيَانٌ كَرْتِي هُنَّ كِي نَبِي ﷺ فِي مِيتِ پَر چَار تَكْبِيرَات كِهِيں اور تَكْبِيرِ اُولَى كِي

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے میت پر چار تکبیرات کہیں اور تکبیر اولیٰ کے

۵۸۱ | الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۳۲، صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب نسخ القيام للجنائز، ح: ۹۶۲

۵۸۲ | الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۳۲، صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب نفع القيام للجنائز، ح: ۹۶۲، صحيح البخاري، كتاب الجنائز،

باب نساء للجنائز، ح: ۱۳۰۷

۵۸۳ | المعرفة للبيهقي: ۱۵۷/۳

۵۸۴ | المستدرک للحاکم: ۱/۳۵۸

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ عَلَى الْمَيِّتِ أَرْبَعًا وَقَرَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى.

بعد سورۃ الفاتحہ پڑھی۔

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا نماز جنازہ میں تکبیر اور لی کے بعد سورۃ فاتحہ کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

۵۸۵- (۱۶۸۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُوسَى بْنِ وَرْدَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى عَلَى الْجَنَازَةِ.

طلحہ بن عبد اللہ بن عوف بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہمکے پیچھے نماز جنازہ پڑھی، تو انہوں نے سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کی، جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے اس کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: یہ مسنون و درست ہے۔

۵۸۶- (۱۶۷۶): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى جَنَازَةٍ، فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَلَمَّا سَلَّمَ سَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: سُنَّةٌ وَحَقٌّ.

سعید بن ابی سعید بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ایک جنازے پر سورۃ فاتحہ جبری پڑھتے سنا، اور انہوں نے فرمایا کہ میں نے یہ اس لیے کیا ہے تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ یہ سنت ہے۔

۵۸۷- (۱۶۷۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَجْهَرُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَيَقُولُ: إِنَّمَا فَعَلْتُ لِتَعَلَّمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ.

ابو امامہ بن سہل بیان کرتے ہیں کہ انہیں ایک صحابی نے بتلایا کہ نماز جنازہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ امام تکبیر کہے، پھر تکبیر اولیٰ کے بعد آہستہ آواز میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرے، پھر نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر درود شریف پڑھے اور میت کے لیے تکبیرات میں مخلص ہو کر دعا کرے۔ بقیہ

۵۸۸- (۱۶۷۸): أَخْبَرَنَا مُطَرِّفُ بْنُ مَازِنٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنَا أَبُو أَمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ السُّنَّةَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ: أَنْ يَكْبِرَ الْإِمَامُ ثُمَّ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ

| ۵۸۵ | مثل السابق

| ۵۸۶ | صحيح البخاري، كتاب الجنائز، باب قراءة فاتحة الكتاب على الجنائز، ح: ۱۳۳۵، سنن النسائي كتاب الجنائز، باب الدعاء،

ح: ۱۹۸۷، المنتقى لابن الجارود: ۵۳۶

| ۵۸۷ | المستدرک للحاکم: ۳۵۸/۱

| ۵۸۸ | المصنف لعبد الرزاق: ۳/۸۹، المستدرک للحاکم: ۱/۳۶۰، المصنف لابن أبي شيبة: ۳/۲۹۶، السنن الكبرى للنسائي: ۱/۶۴۴

تکبیرات میں قرآن کی تلاوت نہ کرے پھر آہستہ آواز سے سلام پھیر لے۔

الْكِتَابِ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى سِرًّا فِي نَفْسِهِ
ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَيَخْلُصُ الدُّعَاءَ
لِلْجَنَازَةِ فِي التَّكْبِيرَاتِ، لَا يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ
مِنْهُنَّ ثُمَّ يُسَلِّمُ سِرًّا فِي نَفْسِهِ.

صحاك بن قيس نے ابو امامہ کی روایت کی مثل روایت بیان کی ہے۔

۵۸۹- (۱۶۷۹): أَخْبَرَنَا مُطَرِّفُ بْنُ مَازِنٍ،
عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ
الْفَهْرِيُّ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ، أَنَّهُ قَالَ
مِثْلَ قَوْلِ أَبِي أَمَامَةَ.

ابو امامہ فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت مسنون ہے۔

۵۹۰- (۱۶۸۰): أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ
لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي
أَمَامَةَ، قَالَ: السُّنَّةُ أَنْ يُقْرَأَ، عَلَى الْجَنَازَةِ
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز جنازہ میں ہر تکبیر پر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

۵۹۱- (۱۶۸۲): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْوَأْقِدِيَّ،
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ نَافِعٍ،
عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ كُلَّمَا كَبَّرَ
عَلَى الْجَنَازَةِ.

نافع سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز جنازہ میں سلام پھیرا کرتے تھے۔

۵۹۲- (۱۶۸۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ،
عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى
الْجَنَازَةِ.

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نماز جنازہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس کا نہ کوئی وقت ہے اور نہ تعداد۔

۵۹۳- (۱۸۲۹): أَخْبَرَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ، عَنْ دَاوُدَ
بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ،
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ لَا
وَقْتٌ، وَلَا عَدَدٌ.

۵۸۹ | أيضاً

۵۹۰ | سنن النسائي كتاب الجنائز، باب الدعاء، ح: ۱۹۸۹، المنتقى لابن الجارود، ح: ۵۴۰

۵۹۱ | النصف لعبد الرزاق: ۳/ ۴۷۰، المصنف لابن أبي شيبة: ۳/ ۲۹۶

۵۹۲ | اسو حلاً لإمام مالك: ۱/ ۲۳۰، المصنف لعبد الرزاق: ۳/ ۲۹۴، المصنف لابن أبي شيبة: ۳/ ۳۰۷

۵۹۳ | نصف لابن أبي شيبة: ۳/ ۱۷۶، المصنف لعبد الرزاق: ۳/ ۴۸۱

باب الصلاة على القبر

۵۹۴- (۱۰۷۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى عَلَى قَبْرِ مُسْكِينَةَ تُوْفِيَتْ مِنَ اللَّيْلِ .

۵۹۵- (۱۶۷۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ مُسْكِينَةَ مَرَضَتْ، فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ بِمَرَضِهَا، قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعُودُ الْمَرَضَى وَيَسْأَلُ عَنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا مَاتَتْ فَأَذِنُونِي بِهَا))، فَخُرَجَ بِجَنَازَتِهَا لَيْلًا فَكَرِهُوا أَنْ يُوقِظُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَ بِالَّذِي كَانَ مِنْ شَأْنِهَا، فَقَالَ: ((الْمَ أَمْرُكُمْ أَنْ تُؤْذِنُونِي بِهَا؟)) فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ لَيْلًا، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى صَفَّ بِالنَّاسِ عَلَى قَبْرِهَا وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ .

قبر پر نماز جنازہ ادا کرنے کا بیان

ابو امامہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مسکین عورت کی قبر پر نماز جنازہ پڑھی جس کی رات کو وفات ہو گئی تھی۔

ابو امامہ بن سہل بن حنیف بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) مسکینہ بیمار ہو گئی اور نبی ﷺ کو اس کی بیماری کی اطلاع کی گئی تو آپ نے فرمایا: اگر وہ فوت ہو جائے تو مجھے اس کی اطلاع کرنا۔ پھر اس کا جنازہ رات کو لے جایا گیا اور انہوں نے نبی ﷺ کو بیدار کرنا ناپسند کیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کو اس واقعہ کی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں حکم نہ دیا تھا کہ مجھے اس کی موت سے مطلع کرنا؟ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو بیدار کرنا نامناسب سمجھا، تو رسول اللہ ﷺ (قبرستان) گئے، اور اس کی قبر پر لوگوں کی صف بندی کی اور (جنازے میں) چار تکبیرات کہیں۔

غائبانہ نماز جنازہ کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نجاشی کی موت کی اس دن اطلاع دی جس دن وہ فوت ہوا۔ اور آپ صحابہ کرام کو لے کر جنازہ گاہ کی طرف نکلے ان کی صفیں بنائیں اور (جنازے میں) چار تکبیرات کہیں۔

باب الصلاة على الغائب

۵۹۶- (۱۶۷۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى، فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ

[۵۹۴] الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۲۷، صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب كنس المسجد والتقاط الخرق والقدى والعيان، ح: ۴۵۸،

صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر، ح: ۹۵۶، السنن الكبرى للنسائي: ۱/۶۴۲

[۵۹۵] أيضاً

[۵۹۶] الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۲۶، صحيح البخاري، كتاب الجنائز، باب الرجل ينعى إلى أهل الميت بنفسه، ح: ۱۲۴۵، صحيح مسلم،

كتاب الجنائز، باب في التكبير على الجنائز، ح: ۹۵۱

تکبیرات .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نجاشی کی موت کی خبر دی اس دن جس دن وہ مرا تھا اور آپ ﷺ انہیں جنازہ گاہ میں لے کر گئے اور ان کی صفیں بنائیں اور چار تکبیریں پڑھیں۔

۵۹۷- (۱۰۷۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَعَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى وَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نجاشی کی نماز جنازہ میں چار تکبیرات کہیں۔

۵۹۸- (۱۸۳۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ كَبَّرَ عَلَى النَّجَاشِيِّ أَرْبَعًا .

دفن کرنے کا بیان

سیدنا عمران بن موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنے سر کی طرف سے قبر میں اتارے گئے تھے۔

باب الدفن
۵۹۹- (۱۶۸۷): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ خَالِدٍ وَغَيْرُهُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَلَّ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے سر کی جانب سے قبر میں اتار لیے گئے۔

۶۰۰- (۱۶۸۸): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ .

جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے میت پر تین لپ مٹی ڈالی۔

۶۰۱- (۱۶۹۳): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَثَا عَلَى الْمَيِّتِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ بِيَدَيْهِ جَمِيعًا .

محمد روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے بیٹے

۶۰۲- (۱۶۸۹): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ،

[۵۹۷] أيضاً

[۵۹۸] أيضاً

[۵۹۹] المصنف لعبد الرزاق: ۴۹۹/۳

[۶۰۰] أيضاً

[۶۰۱] المعرفة للبيهقي: ۱۸۶/۳

[۶۰۲] المراسيل لأبي داود، ج: ۴، ح: ۴۲۴

ابراہیم کی قبر پر پانی چھڑکا اور اس پر کنکریاں رکھیں اور کنکریاں ہموار قبر ہی پر پڑی رہتی ہیں۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَسَّ عَلَى قَبْرِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِهِ وَوَضَعَ عَلَيْهِ حَصْبَاءَ وَالْحَصْبَاءَ لَا تَثْبُتُ إِلَّا عَلَى قَبْرِ مُسَطَّحٍ.

تعزیت اور میت کے اہل خانہ کو کھانا دینے کا بیان جعفر بن محمد اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے اور تعزیت کرنے والے آئے تو انہوں نے ایک کہنے والے کو سنا، وہ کہہ رہا تھا کہ اللہ کی طرف سے ہر مصیبت میں تسلی دینا ہے، ہر ہلاک شدہ کا جانشین ہے اور ہر کھوجانے والی چیز کے نقصان کا ازالہ ہے سو اللہ تعالیٰ ہی پر اعتماد رکھو اسی سے امید رکھو، کیونکہ اصل مصیبت زدہ وہ ہے جو ثواب سے محروم کر دیا جائے۔

باب التعزية والطعام لآل الميت

۶۰۳- (۱۶۹۵): أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: لَمَّا تُوْفِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَجَاءَتِ التَّعْزِيَةُ سَمِعُوا قَائِلًا يَقُولُ: إِنَّ فِي اللَّهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ، وَخَلْقًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ، وَدَرَكًا مِنْ كُلِّ مَا فَاتَ، فَبِاللَّهِ فِتَقُوا، وَإِيَّاهُ فَارْجُوا، فَإِنَّ الْمُصَابَ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابُ.

عبد اللہ بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ جب جعفر طیار کی موت کی خبر آئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آل جعفر کے لیے کھانا تیار کرو، کیونکہ انہیں ایسی خبر پہنچی ہے جس نے انہیں مشغول کر دیا ہے۔ آخری الفاظ کے بارے میں سفیان کو شک لاحق ہوا ہے۔

۶۰۴- (۱۶۹۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اجْعَلُوا لِيَالِ جَعْفَرَ طَعَامًا، فَإِنَّهُ قَدْ جَاءَ هُمْ أَمْرٌ يَشْغَلُهُمْ أَوْ مَا يَشْغَلُهُمْ)). شَكَ سُفْيَانُ.

زیارت قبور اور قرض کی وجہ سے مؤمن کی جان معلق رہنے کا بیان

باب زيارة القبور، وتعلق نفس

المؤمن بدينه

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں قبرستان کی زیارت سے منع

۶۰۵- (۱۶۹۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

[۶۰۳] المستدرک للحاکم: ۵۷/۳

[۶۰۴] سنن أبی داود، کتاب الجنائز، باب صنعة الطعام لأهل البيت، ح: ۳۱۳۲، سنن الترمذی، أبواب الجنائز، باب ما جاء في الطعام بصع لأهل الميت، ح: ۹۹۸، سنن ابن ماجه كتاب الجنائز، باب ما جاء في الطعام يبعث الى أهل الميت، ح: ۱۶۱۰، المستدرک للحاکم: ۳۷۲/۱

[۶۰۵] الموطأ لإمام مالك: ۴۸۵/۲، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۴۲۹/۱۸، المستدرک للحاکم: ۳۷۴/۱

الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَلَا تَقُولُوا هُجْرًا)).

کرتا تھا، سو تم اس کی زیارت کرو لیکن بے ہودہ کلام نہ کرو۔

۶۰۶- (۱۶۹۷): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، أَظْنَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک قرض ادا نہ کر دیا جائے، تب تک مومن کی جان اس کے قرض کی وجہ سے معلق رہتی ہے۔

کتاب الصیام

روزوں کے مسائل

چاند کیھنے پر روزوں کے وجوب کا بیان

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم (رمضان کا) چاند کو دیکھو تو روزہ رکھو اور جب تم اسے دیکھو (یعنی شوال کے چاند کو) تو روزے رکھنا چھوڑ دو۔ لیکن اگر چاند تم پہ ابر آلود ہو جائے تو پھر اندازے کے ساتھ روزے رکھو۔

سیدنا عبد اللہ بن مسعودؓ چاند نکلنے سے ایک دن پہلے ہی روزہ رکھ لیا کرتے تھے۔ ابراہیم بن سعد سے پوچھا گیا کہ کیا وہ اس مہینے کے آغاز سے قبل روزہ رکھتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

اس کا بیان کہ اگر آسمان ابر آلود ہونے کے باعث چاند نظر نہ آئے تو تیس دن کی مدت پوری کرو اور ماہ رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو

سیدنا عبد اللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے، سو جب تک تم چاند دیکھ نہ لو، روزہ نہ رکھو اور چھوڑو بھی تب ہی جب تم اسے (یعنی عید الفطر کا چاند) دیکھ لو، لیکن

[۶۰۷] الموطأ لإمام مالك: ۱/۸۶، صحيح البخارى، كتاب الصوم، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم اذا رأيتم الهلال فصوموا، ح: ۱۹۰۶، صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال، ح: ۱۰۸۰

[۶۰۸] الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۸۶، صحيح البخارى، كتاب الصوم، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم اذا رأيتم الهلال فصوموا واذا رأيتموه فافطروها، ح: ۱۹۰۶، صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال والافطر لرؤية، ح: ۱۰۸۰

باب وجوب الصيام بالرؤية

۶۰۷- (۹۲۰): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْهَيْلَالَ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَقْدِرُوا لَهُ)).

وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَصُومُ قَبْلَ الْهَيْلَالِ يَوْمَ، قِيلَ لِابْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: يَتَقَدَّمُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

باب ((فإن غم عليكم فأكملوا العدة

ثلاثين ولا تقدموا الشهر بيوم

ولا بيومين))

۶۰۸- (۴۸۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ، فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَيْلَالَ،

[۶۰۷] الموطأ لإمام مالك: ۱/۸۶، صحيح البخارى، كتاب الصوم، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم اذا رأيتم الهلال فصوموا، ح: ۱۹۰۶، صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال، ح: ۱۰۸۰

[۶۰۸] الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۸۶، صحيح البخارى، كتاب الصوم، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم اذا رأيتم الهلال فصوموا واذا رأيتموه فافطروها، ح: ۱۹۰۶، صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال والافطر لرؤية، ح: ۱۰۸۰

وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ)).

اگر وہ تم پر مبہم ہو جائے تو تیس دن کی مدت پوری کرو۔

۶۰۹-۹۲۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: ((لَا تَقْدَمُوا الشَّهْرَ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذَلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ، صُومُوا لِرُؤُوسِهِ، وَأَفْطِرُوا لِرُؤُوسِهِ، فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس مہینے سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو، ہاں اگر ایسے شخص کی اس دن سے موافقت ہو جائے (جو پہلے سے) روزہ رکھ رہا ہو (تو اور بات ہے) اور (رمضان کا) چاند دیکھ کر روزے رکھو اور (عمید کا) چاند دیکھ کر روزے رکھنا بند کر دو۔ لیکن اگر (بادلوں کی وجہ سے) چاند تم پر ڈھانپ دیا جائے، تو پھر تیس روزوں کی گنتی پوری کرو۔

۶۱۰-۹۲۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَقْدَمُوا بَيْنَ يَدَيِ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ، إِلَّا رَجُلًا كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان سے ایک یا دو دن آگے روزہ نہ رکھو، البتہ وہ شخص روزہ رکھ سکتا ہے جو پہلے سے روزے رکھ رہا ہو۔

۶۱۱-۹۳۶: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، قَالَ: عَجِبْتُ مِمَّنْ يَتَقَدَّمُ الشَّهْرَ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس شخص پر مجھے تعجب ہوتا ہے جو اس مہینے کے شروع ہونے سے پہلے ہی روزہ رکھ لیتا ہے، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم چاند دیکھنے سے پہلے روزہ نہ رکھو اور چاند دیکھنے سے پہلے افطار نہ کرو۔

باب الشهادة على رؤية الهلال

۶۱۲-۴۸۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ

رَقِيَّتِ هِلَالٍ پَر گواہی کا بیان

فاطمہ بنت حسین بیان کرتی ہیں کہ ایک آدمی نے

[۶۰۹] سنن الترمذی، أبواب الصوم، باب ما جاء لا تقدموا الشهر بصوم، ح: ۶۸۴، صحيح ابن حبان: ۲۳۹/۸، السنن للدارقطني: ۱۵۹/۲

[۶۱۰] صحيح البخاري، كتاب الصيام، باب لا يقدم رمضان بصوم يوم أو يومين، ح: ۱۹۱۴، صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب وجوب

صوم رمضان لرؤية الهلال، ح: ۱۰۸۱

[۶۱۱] المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۴۰۵/۳، سنن النسائي كتاب الصيام، باب ذكر الاختلاف، ح: ۲۱۲۵

[۶۱۲] سنن الدارقطني: ۱۷۰/۲

سیدنا علیؑ کے پاس رمضان کا چاند دیکھنے کی گواہی دی تو سیدنا علیؑ نے خود بھی روزہ رکھ لیا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا، اور فرمایا: ماہ شعبان کے ایک دن کا (اضائی) روزہ رکھ لینا مجھے اس بات سے کہیں زیادہ پسند کہ میں ماہ رمضان کا ایک روزہ چھوڑ بیٹھوں۔

امام شافعیؒ نے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: رمضان کے لیے دو شہادتیں ضروری ہیں۔

افطاری کے وقت کا بیان

حمید روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر اور سیدنا عثمانؓ نے مغرب کی نماز اس وقت پڑھا کرتے تھے جب وہ سیاہ رات دیکھ لیتے، پھر وہ نماز کے بعد (روزہ) افطار کیا کرتے تھے، ان کا یہ عمل ماہ رمضان میں ہی ہوتا تھا۔

سیدنا سہل بن سعد الساعدیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اس وقت تک ہمیشہ خیر و بھلائی میں رہیں گے جب تک وہ افطاری میں جلدی کرتے رہیں گے۔

سحری کے وقت کا بیان

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلال رات کو (یعنی تہجد کی) اذان دیتے ہیں، سو تم تب تک کھاؤ پوچھو جب تک کہ ابن ام

الدَّرَّأَوْرِدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَثْمَانَ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا شَهِدَ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى رُؤْيِيهِ هَالَالَ رَمَضَانَ فَصَامَ. وَأَحْسَبُهُ قَالَ: وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَصُومُوا، وَقَالَ: أَصُومُ يَوْمًا مِنْ شَعْبَانَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْطِرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ. قَالَ الشَّافِعِيُّ بَعْدُ: لَا يَجُوزُ عَلَى رَمَضَانَ إِلَّا شَاهِدَانِ.

باب وقت الفطر

۶۱۳- (۴۸۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شَيْهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانَا يُصَلِّيَانِ الْمَغْرِبَ حِينَ يَنْظُرَانِ إِلَى اللَّيْلِ الْأَسْوَدِ، ثُمَّ يُفْطِرَانِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ.

۶۱۴- (۴۸۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ)).

باب وقت السحور

۶۱۵- (۱۳۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ بَلَاً لَا يُؤَدِّنُ بَلِيلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا

[۶۱۳] الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۸۸، صحيح البخاری، كتاب الصيام، باب تعجيل الافطار، ح: ۱۹۵۷، صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب

فضل السحور، ح: ۱۰۹۸

[۶۱۴] ايضاً

[۶۱۵] صحيح البخاری، كتاب الشهادات، باب شهادة الأعمى وأمره ونكاحه، ح: ۲۶۵۶، صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب بيان أن

الدخول في الصوم يحصل بطلوع الفجر، ح: ۳۶، المسند للحميدي: ۲/۲۷۶

حَتَّى يُنَادِيَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ))، وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى، لَا يُنَادِي حَتَّى يُقَالَ لَهُ: أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ.

۶۱۶- (۱۲۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنَ مَكْتُومٍ))، وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى، لَا يُنَادِي حَتَّى يُقَالَ لَهُ: أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ.

مکتوم اذان نہ دیں (یہ صبح کی اذان دیتے تھے) اور یہ نابینا شخص تھے، یہ تب تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک کہ انہیں بتلا نہ دیا جاتا کہ تو نے صبح کر لی، تو نے صبح کر لی۔

سالم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلال رات کو (یعنی تہجد کی) اذان دیتے ہیں، سو تم تب تک کھاؤ پو جب تک کہ ابن ام مکتوم اذان نہ دیں (یہ صبح کی اذان دیتے تھے) اور یہ نابینا شخص تھے، یہ تب تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک کہ انہیں بتلا نہ دیا جاتا کہ تو نے صبح کر لی، تو نے صبح کر لی۔

باب الإفطار فی السفر

۶۱۷- (۲۹۵): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَّاورِدِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَامَ فِي سَفَرِهِ إِلَى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يُفْطِرُوا، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ صَامُوا حِينَ صُمْتَ، فَدَعَا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدَيْهِ وَأَمَرَ مَنْ بَيْنَ يَدَيْهِ أَنْ يُحْبَسُوا، فَلَمَّا حُسِبُوا وَلَحِقَهُ مَنْ وَّرَاءَهُ رَفَعَ الْإِنَاءَ إِلَى فِيهِ فَشَرِبَ.

سفر میں روزہ نہ رکھنے کا بیان
سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے سال رمضان کے مہینے میں مکہ تک کے سفر میں (خود) روزہ رکھا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ روزہ چھوڑ دیں تو آپ ﷺ سے کہا گیا کہ جب آپ ﷺ نے روزہ رکھا ہے تو لوگوں نے بھی روزہ رکھ لیا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے برتن منگوا یا، اس میں پانی تھا، آپ نے اسے اپنے ہاتھ پر رکھا اور اپنے سامنے موجود لوگوں کو حکم فرمایا کہ انہیں روکا جائے، پھر جب وہ روک دیے گئے اور ان کے پیچھے والے لوگ بھی ان کے ساتھ آئے، تو آپ ﷺ نے برتن اٹھایا اور منہ سے لگا کر پی لیا۔

وَفِي حَدِيثِهِمَا أَوْ حَدِيثِ أَحَدِهِمَا: وَذَلِكَ بَعْدَ الْعَصْرِ.

ان دونوں کی یا ان میں سے کسی ایک کی حدیث میں یہ بھی ذکر ہے کہ یہ بعد از عصر کا واقعہ تھا۔

۶۱۸- (۲۹۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ

۶۱۶ | الموطأ لإمام مالك: ۱/۷۴، صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب اذان الأعمس اذا كان له من يخبره، ح: ۶۱۷

۶۱۷ | صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب جواز الصوم والفطر، ح: ۱۱۱۴

۶۱۸ | المسند للحميدى: ۵۳۹

نبی ﷺ مدینے سے نکلے یہاں تک کہ آپ کراغ النمیم کے مقام پر پہنچے اور آپ روزے کی حالت میں تھے، پھر آپ نے برتن اٹھایا اور اس کو اپنے ہاتھ پر رکھا اور آپ سواری پر تھے، تو آپ ﷺ کے سامنے کے لوگ رُکے رہے اور جب ان کے پیچھے کے لوگ ساتھ آئے تو پھر آپ ﷺ نے پانی پیا اور لوگ دیکھ رہے تھے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے وقت رمضان میں (جب مکہ کی طرف) نکلے تو آپ ﷺ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ جب آپ ﷺ کدید کے مقام پر پہنچے تو آپ ﷺ نے روزہ چھوڑ دیا اور لوگوں نے بھی آپ ﷺ کو دیکھ کر چھوڑ دیا اور صحابہ رسول اللہ ﷺ کے حکم کردہ نئے کام پر اور پھر اس سے بھی نئے کام پر عمل کیا کرتے تھے۔

ابو بکر بن عبد الرحمن رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے سال لوگوں کو دوران سفر روزہ چھوڑنے کا حکم دیا اور فرمایا: اپنے دشمن کے لیے قوت بکڑو، جبکہ خود نبی ﷺ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ ابو بکر بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ جس نے مجھے یہ حدیث بیان کی اس شخص نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو عرج مقام پر دیکھا کہ آپ ﷺ پیاس یا گرمی کے باعث اپنے سر پر پانی ڈال رہے تھے، تو عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! جب آپ ﷺ نے روزہ رکھا تو لوگوں نے بھی روزہ رکھ لیا، پھر جب رسول اللہ ﷺ کدید کے مقام پر پہنچے تو آپ ﷺ نے (پانی کا) پیالہ

جَعَفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى كَانَتْ بِكَرَاعِ الْعَمِيمِ وَهُوَ صَائِمٌ، ثُمَّ رَفَعَ إِنَاءً فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ وَهُوَ عَلَى الرَّحْلِ، فَحَبَسَ مَنْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَدْرَكَهُ مَنْ وَرَاءَهُ، ثُمَّ شَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ.

۶۱۹- (۷۷۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ ثُمَّ أَفْطَرَ، فَأَفْطَرَ النَّاسُ مَعَهُ، وَكَانُوا يَأْخُذُونَ بِالْأَحْدَثِ، فَلَا أُحَدِّثُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۶۲۰- (۷۸۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ النَّاسَ فِي سَفَرِهِ عَامَ الْفَتْحِ بِالْفِطْرِ، وَقَالَ: تَقَوُّوا لِعَدْوِكُمْ، فَصَامَ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: قَالَ الَّذِي حَدَّثَنِي: لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِالْعَرَجِ يَصُبُّ فَوْقَ رَأْسِهِ الْمَاءَ مِنَ الْعَطَشِ، أَوْ مِنَ الْحَرِّ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ طَائِفَةً مِنَ النَّاسِ صَامُوا حِينَ صُمْتَ، فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْكَدِيدِ

[۶۱۹] الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۹۴، صحيح البخاری، كتاب الصيام، باب إذا قام أياماً من رمضان ثم مسافر، ح: ۱۹۴۴، صحيح مسلم،

كتاب الصيام، باب جواز الصوم والافتار في شهر رمضان للمسافر، ح: ۱۱۱۳

[۶۲۰] صحيح البخاری، كتاب الصيام، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم لمن ظل عليه واشتد الحر، ح: ۱۹۴۶، صحيح مسلم، كتاب

صيام، باب جواز الصوم والافتار في شهر رمضان للمسافر، ح: ۱۱۱۵.

منگوا یا اور پی لیا تو لوگوں نے بھی روزہ چھوڑ دیا۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال رمضان میں مکہ کی طرف نکلے تو آپ ﷺ نے روزہ رکھا ہوا تھا، یہاں تک کہ جب کراع النعم مقام پر پہنچے تو لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ روزہ رکھ لیا۔ پھر عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! لوگوں پر تو روزہ گراں گزر رہا ہے، چنانچہ آپ ﷺ نے عصر کے بعد پانی کا پیالہ منگوا یا اور پی لیا اور لوگ دیکھ رہے تھے، سو کسی نے روزہ چھوڑ دیا اور کسی نے رکھے رکھا۔ پھر جب آپ ﷺ کو یہ پتہ چلا کہ کچھ لوگ روزے سے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ نافرمان لوگ ہیں۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے وقت ماہ رمضان میں جب مکہ کی طرف نکلے تو آپ ﷺ روزے سے تھے اور آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ روزہ چھوڑ دیں اور اپنے دشمن کے لیے قوت پیدا کریں۔ (آپ ﷺ سے) کہا گیا کہ لوگوں نے آپ ﷺ کو روزے کی حالت میں دیکھ کر روزہ چھوڑنے سے انکار کر دیا ہے، تو آپ ﷺ نے پانی کا پیالہ منگوا یا اور پی لیا۔ پھر (راوی نے) آگے ساری حدیث بیان کی۔

اس کا بیان کہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوہ تبوک کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور رسول اللہ ﷺ چاشت کے بعد چل پڑے، (آپ ﷺ نے

دَعَا بِقَدْحٍ فَشَرِبَ فَافْطَرَ النَّاسُ .

۶۲۱- (۷۸۲): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ فَصَامَ النَّاسُ مَعَهُ، فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ، فَدَعَا بِقَدْحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ، فَافْطَرَ بَعْضُ النَّاسِ وَصَامَ بَعْضٌ، فَبَلَغَهُ أَنَّ نَاسًا صَامُوا، فَقَالَ: ((أَوْلَيْكَ الْعَصَا)).

۶۲۲- (۷۸۴): قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِ، عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ إِلَى مَكَّةَ فَصَامَ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يُفْطَرُوا، وَقَالَ: ((تَقَوُّوا لِعَدْوِكُمْ))، فَقِيلَ: إِنَّ النَّاسَ أَبَوْا أَنْ يُفْطَرُوا حِينَ صُمْتُ، فَدَعَا بِقَدْحٍ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ، ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ .

باب منه: ليس من البر الصوم في السفر

۶۲۳- (۷۸۰): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ

[۶۲۱] صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان للمسافر في غير معصية، ح: ۱۱۱۳

[۶۲۲] أيضاً

[۶۲۳] صحيح البخاري، كتاب الصيام، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم لمن ظلل عليه واشتد الحر، ح: ۱۹۴۶، صحيح مسلم، كتاب

الصيام، باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان للمسافر في غير معصية، ح: ۱۱۱۵

دیکھا) کہ درخت کے سائے میں (صحابہ کی) ایک جماعت بیٹھی ہے، آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون سی جماعت ہے؟ صحابہ نے جواب دیا: یہ روزے دار ہیں اور روزے نے انہیں مشقت میں ڈالا ہوا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی کا کام نہیں ہے۔

مُعَاذِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ زَمَانَ غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسِيرُ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى إِذَا هُوَ بِجَمَاعَةٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ، فَقَالَ: ((مَا هَذِهِ الْجَمَاعَةُ؟)) قَالُوا: رَجُلٌ صَائِمٌ، جَهْدُهُ الصَّوْمِ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ)).

کعب بن عاصم اشعری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی کا کام نہیں ہے۔

۶۲۴- (۷۸۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ)).

سفر میں روزہ رکھنے اور چھوڑنے میں اختیار

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو اسلمی بہت روزے رکھا کرتے تھے، انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا میں سفر میں روزہ رکھ لیا کروں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر چاہے تو روزہ رکھ لے، اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔

باب التخيير في الصوم والافطار

۶۲۵- (۴۹۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ حَمْرَةَ بِنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَصُومُ فِي السَّفَرِ؟ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَافْطِرْ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رمضان میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا، تو کسی روزہ دار نے بے روزہ دار پر اور کسی بے روزہ دار نے روزے

۶۲۶- (۴۹۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فَلَمْ

[۶۲۴] سنن النسائي كتاب الصيام، باب ما يكره من الصيام في السفر، ح: ۲۲۵۵، سنن ابن ماجه كتاب الصيام، باب ما جاء في الافطار في السفر، ح: ۱۶۶۴، المستدرک للحاکم: ۱/۴۳۳، صحيح ابن خزيمة: ۱/۲۵۳، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۳۹/۸۴، صحيح البخاري، كتاب الصيام، باب الصوم في السفر والافطار، ح: ۱۹۴۳، صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب التخيير في الصوم والافطار في السفر، ح: ۱۱۲۱ | ۶۲۵ |

[۶۲۶] الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۹۵، صحيح البخاري، كتاب الصيام، باب لم يعب اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم بعضهم بعضاً في الصوم والافطار، ح: ۱۹۴۷، صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب جواز الصوم والافطار في شهر رمضان للمسافر في غير معصية، ح: ۱۱۱۸ |

يَعِبِ الصَّائِمَ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا الْمُفْطِرَ دَارٍ عَلَيْهِ نَبِيٌّ لَكَ يَا-
عَلَى الصَّائِمِ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا تو ہم میں سے کچھ نے تو روزہ رکھا ہوا تھا اور کچھ نے نہیں رکھا تھا، لیکن کسی روزے دار نے بے روزہ دار کو اور کسی بے روزہ دار نے روزے دار کو معیوب نہیں سمجھا۔

۶۲۷- (۷۸۵): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، فَلَمْ يَعِْبِ الصَّائِمَ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا الْمُفْطِرَ عَلَى الصَّائِمِ .

یومِ عاشوراء کے روزے کا بیان

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عاشوراء کا (خود بھی) روزہ رکھا کرتے تھے اور (لوگوں کو بھی) روزہ رکھنے کا حکم فرماتے تھے۔

باب صیام یومِ عاشوراء

۶۲۸- (۸۰۱): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي ذئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ عَاشُورَاءَ وَيَأْمُرُ بِصِيَامِهِ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عاشوراء وہ دن تھا کہ قریش دورِ جاہلیت میں اس دن کاروزہ رکھا کرتے تھے اور نبی ﷺ بھی قبل از اسلام روزہ رکھ لیا کرتے تھے۔ پھر جب نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے تو (تب بھی) آپ ﷺ نے اس دن کاروزہ رکھا اور (لوگوں کو بھی) روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے اور وہ چونکہ فرض تھے اور (عاشوراء کاروزہ فرض نہیں تھا، اس لئے) یومِ عاشوراء (کاروزہ) ترک کر دیا، سو جو چاہتا اس دن کاروزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا چھوڑ دیتا۔

۶۲۹- (۸۰۲): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ هُوَ الْفَرِيضَةُ وَتَرَكَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ .

حمید بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ عاشوراء کے

۶۳۰- (۸۰۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

۶۲۷ | صحيح البخاري، كتاب الصيام، باب لم يعب اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم بعضهم بعضاً في الصوم والإفطار، ح: ۱۹۴۷، صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب جواز الصوم واللفظ في شهر رمضان للمسافر في غير معصية، ح: ۱۱۱۸

۶۲۸ | سنن ابن ماجه كتاب الصيام، باب صيام يوم عاشوراء، ح: ۱۷۳۴

۶۲۹ | الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۹۹، صحيح البخاري، كتاب الصيام، باب صوم يوم عاشوراء، ح: ۲۰۰۲، صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب صوم عاشوراء، ح: ۱۱۲۵

دن معاویہ بن ابی سفیان رسول اللہ ﷺ کے منبر پر جلوہ افروز تھے اور انہوں نے اپنی آستین سے بالوں کی لٹ نکالی ہوئی تھی، کہ میں نے انہیں یہ فرماتے سنا: اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کے امور سے منع کرتے سنا ہے، اور فرماتے: بنی اسرائیل اسی وجہ سے تباہ و برباد ہوئے کہ ان کی عورتوں نے انہیں پکڑ لیا تھا (یعنی وہ نسوانی عادات اپنانے لگے تھے) ، پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی جیسے دن کے متعلق فرماتے سنا: میں روزہ رکھے ہوئے ہوں، سو تم میں سے جو چاہے روزہ رکھے۔

حمید بن عبد الرحمن نے سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کو حج کے سال منبر پر کہتے سنا کہ اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی دن کے بابت یہ فرماتے سنا: یہ یوم عاشوراء کا دن اور اللہ تعالیٰ نے اس دن کا روزہ تم پر فرض نہیں کیا لیکن میں نے روزہ رکھا ہوا ہے، سو تم میں سے جو روزہ رکھنا چاہے وہ رکھ لے اور جو چھوڑنا چاہے وہ چھوڑ دے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس یوم عاشوراء کا ذکر کیا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے کہ جس روز اہل جاہلیت روزہ رکھا کرتے تھے، سو تم میں سے جو شخص اس دن کا روزہ رکھنا پسند کرے تو اسے رکھ لینا چاہیے اور جو پسند نہ کرے اسے چھوڑ دینا چاہیے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نہیں

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ مِنْبِرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ أَخْرَجَ مِنْ كُمِيهِ قِصَّةً مِنْ شَعْرٍ، يَقُولُ: أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ؟ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ، وَيَقُولُ: ((إِنَّمَا هَلَكْتَ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ))، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي مِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ، يَقُولُ: ((إِنِّي صَائِمٌ، فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيَصُمْ)).

۶۳۱- (۸.۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، عَامَ حَجِّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، يَقُولُ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ، أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ لِهَذَا الْيَوْمِ: ((هَذَا يَوْمٌ عَاشُورَاءَ، وَلَمْ يَكْتُبِ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، وَأَنَا صَائِمٌ، فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيَصُمْ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ)).

۶۳۲- (۸.۵): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنِ اللَّيْثِ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، عَنِ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((كَانَ يَوْمًا يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ كَرِهَ فَلْيَدَعْهُ)).

۶۳۳- (۸.۶): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ

جانتا کہ رسول اللہ ﷺ کسی دن روزے کے بارے میں دیگر دنوں کی نسبت اس قدر تگ و دو کرتے ہوں گے سوائے اس دن کے روزے کے یعنی عاشوراء کا دن۔

عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَامَ يَوْمًا يَتَحَرَّى صِيَامَهُ عَلَى الْأَيَّامِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ، يَعْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ .

نفلی روزہ توڑنے کا بیان

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ آئے تو میں نے کہا: میں نے آپ ﷺ کے لیے کھجور، پنیر اور گھی کا حلوہ تیار کیا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو روزہ رکھنا چاہتا تھا، لیکن اب اسے میرے پاس لے آؤ۔

باب الافطاری صیام التطوع

۶۳۴- (۲۹۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عَمَّتِهِ، عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: إِنَّا خَبَأْنَا لَكَ حَيْسًا، فَقَالَ: ((أَمَا إِنِّي كُنْتُ أُرِيدُ الصَّوْمَ، وَلَكِنْ قَرَّبِيهِ)).

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے کہا: ہم نے آپ کے لیے کھجور اور گھی سے تیار شدہ حلوہ رکھا ہوا ہے، تو آپ نے فرمایا: میں تو روزے کا ارادہ کیے ہوا تھا لیکن اب اسے قریب کر دو (یعنی وہ حلوہ مجھے لا دو)۔

۶۳۵- (۴۹۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَمَّتِهِ، عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: إِنَّا خَبَأْنَا لَكَ حَيْسًا، فَقَالَ: ((أَمَا إِنِّي كُنْتُ أُرِيدُ الصَّوْمَ، وَلَكِنْ قَرَّبِيهِ)).

سیدہ حفصہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے (یعنی حفصہ اور عائشہ نے) روزے کی حالت میں صبح کی تو انہیں کوئی چیز تحفہ میں دی گئی تو انہوں نے روزہ چھوڑ دیا، پھر ان دونوں نے اس بات کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی جگہ ایک دن کا روزہ رکھ لو۔

۶۳۶- (۲۹۱): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، الْحَدِيثِ الَّذِي رَوَيْتُ عَنْ حَفْصَةَ، وَعَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، يَعْنِي أَنَّهُمَا أَصْبَحَتَا صَائِمَتَيْنِ فَأَهْدَى لَهُمَا شَيْءٌ فَأَفْطَرْتَا، فَذَكَرْتَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((صُومَا يَوْمًا مَكَانَهُ)).

[۶۳۴] صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب جواز صوم النافلة بنية من النهار قبل الزوال وجواز فطر الصائم نفلًا من غير عذر، ح: ۱۱۵۴، مسند لحميدى: ۹۸/۱، سنن أبي داود، كتاب الصيام، باب الرخصة في ذلك، ح: ۲۴۵۵، سنن الترمذی، أبواب الصيام، باب صيام التطوع بغير تبیيت، ح: ۷۳۴، سنن النسائی كتاب الصيام، باب النسبة في الصوم، ح: ۲۳۲۵

[۶۳۵] أيضًا

[۶۳۶] الموطأ لإمام مالك: ۳۰۶/۱، المصنف لعبد الرزاق: ۲۷۶/۴، سنن الترمذی، أبواب الصيام، باب ما جاء في إيجاب القضاء عليه، ۷۳۵

ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے یہ حدیث عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ نہیں، مجھے تو یہ حدیث عبد الملک بن مروان کے دروازے پر کھڑے ایک شخص نے یا اس کے مجلس نشینوں میں سے کسی آدمی نے بتلائی۔

عطاء بن ابی رباح روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ انسان نفلی روزہ چھوڑ دے اور وہ اس کے لیے یہ مثالیں بیان فرماتے تھے کہ ایک آدمی نے سات طواف کیے لیکن اس نے پورے نہیں کیے تو اس کے لیے وہی اجر ہے جو اس نے گمان کیا یا کسی نے ایک رکعت نماز پڑھی اور دوسری نہ پڑھی تو اس کے لیے اسی کا اجر ہے جو اس نے خیال کیا۔

عمر بن دینار بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نفلی روزہ چھوڑ دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھا کرتے تھے۔

کھانے کی موجودگی کے باوجود روزہ قائم رکھنے

کامیان

محمد بن سیرین روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد نے اصحاب رسول کی جماعت کو دعوتِ ولیمہ پر بلایا تو ان میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے، راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے (روزے کی وجہ سے کھانا نہ کھایا اور) برکت کی دعا فرما کر واپس چلے گئے۔

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَقُلْتُ لَهُ: أَسَمِعْتَهُ مِنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ؟ فَقَالَ: لَا، إِنَّمَا أَخْبَرَنِيهِ رَجُلٌ بِبَابِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ، أَوْ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَاءِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ.

۶۳۷- (۲۹۷): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يُفْطَرَ الْإِنْسَانُ فِي صِيَامِ التَّطَوُّعِ. وَيَضْرِبُ لِذَلِكَ أَمْثَالَ رَجُلٍ طَافَ سَبْعًا وَلَمْ يُوْفِهِ فَلَهُ أَجْرٌ مَا احْتَسَبَ، أَوْ صَلَّى رَكْعَةً وَلَمْ يُصَلِّ أُخْرَى فَلَهُ أَجْرٌ مَا احْتَسَبَ.

۶۳۸- (۲۹۸): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَعَبْدُ الْمَجِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما لَا يَرَى بِالْإِفْطَارِ فِي صِيَامِ التَّطَوُّعِ بَأْسًا.

باب الاستمرار على الصيام مع وجود

الطعام

۶۳۹- (۱۵۸۹): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّ أَبَاهَا دَعَا نَفْرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَعْنِي إِلَى الْوَلِيمَةِ فَاتَاهُ فِيهِمْ أَبِي بْنُ كَعْبٍ وَأَحْسَبُهُ قَالَ: فَبَارَكَ وَأَنْصَرَفَ.

عبید اللہ بن ابی یزید بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی دعوت کی، آپ تشریف لائے اور بیٹھ گئے، کھانا لگایا گیا تو آپ نے ہاتھ بڑھا کر کہا کہ اللہ کا نام لے کر لیجیے، جبکہ خود عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا کہ میں روزے سے ہوں۔

۶۴۰- (۱۵۹۰): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي يَزِيدٍ يَقُولُ: دَعَا أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، فَاتَاهُ فَجَلَسَ وَوَضَعَ الطَّعَامَ، فَمَدَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَدَهُ وَقَالَ: خُذُوا بِسْمِ اللَّهِ، وَقَبِضْ عَبْدَ اللَّهِ يَدَهُ وَقَالَ: إِنِّي صَائِمٌ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ کے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جماعت بھی تھی، تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (بیٹھ کر) کھانا کھایا اور یہ کسی ولیمہ کی دعوت نہیں تھی۔

۶۴۱- (۱۵۹۱): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أَتَى أَبَا طَلْحَةَ وَجَمَاعَةً مَعَهُ فَآكَلُوا عِنْدَهُ، وَكَانَ ذَلِكَ فِي غَيْرِ وَلِيمَةٍ.

نصف دن گزر جانے کے بعد نفل روزے کی نیت کرنے کے جواز کا بیان

باب جواز نية الصوم التطوع إذا انتصف النهار

عطاء، سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ نصف النہار یا اس سے پہلے اپنے گھر والوں کے پاس آیا کرتے تھے وہ وہ کہتے: کیا کھانا ہے؟ وہ اسے پالیتے (تو کھالیا کرتے) یا نہ پاتے تو کہتے: آج میں ضرور روزہ رکھوں گا، وہ روزہ رکھ لیتے اور اگر کوئی حالت افطار میں ہو (یعنی اس نے کھاپی لیا ہو) اور وہ اس وقت کو پہنچے تو وہ حالت افطار میں ہی رہے گا (یعنی وہ روزہ نہیں رکھ سکتا)۔

۶۴۲- (۴۰۰): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي أَهْلَهُ حِينَ يَنْتَصِفُ النَّهَارُ أَوْ قَبْلَهُ فَيَقُولُ: هَلْ مِنْ عَدَاءٍ؟ فَيَجِدُهُ أَوْ لَا يَجِدُهُ فَيَقُولُ: لِأَصُومَنَّ هَذَا الْيَوْمَ فَيَصُومُهُ، وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا وَبَلَغَ ذَلِكَ الْحِينَ وَهُوَ مُفْطِرٌ.

ابن جریج فرماتے ہیں: عطاء نے ہمیں بیان کیا کہ ہمیں اس بات کا پتہ چلا کہ جب وہ بغیر روزے کے صبح کرتے

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا عَطَاءٌ، وَبَلَغَنَا: أَنَّهُ يَفْعَلُ مِثْلَ ذَلِكَ حِينَ يُصْبِحُ مُفْطِرًا حَتَّى

۶۴۰ | صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب إجابة الداعي في العرس وغيره، ح: ۵۱۷۹، صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب الأمر باجابة

داعي لى دعوته، ح: ۱۴۲۹

۶۴۱ | الموطأ لإمام مالك، ۹۲۷/۲، صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب من أكل حتى شبع، ح: ۵۳۸۱، مسلم، کتاب الأشربة، باب

جواز استبعاه غيره الى دار من يشق برضاه، ۲۰۴۰

۶۴۲ | المصنف لعبد الرزاق، ۲۷۲/۴، المصنف لابن أبي شيبة، ۳۱/۳

الضُّحَىٰ أَوْ بَعْدَهُ، وَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ وَجَدَ
غَدَاءً أَوْ لَمْ يَجِدْهُ.

تو وہ چاشت یا اس کے بھی بعد ایسا کر لیا کرتے تھے (یعنی
روزے کی نیت کر لیا کرتے تھے)، وہ کبھی ناشتہ پالیتے اور
کبھی نہیں پاتے تھے۔

باب قبلة الرجل امرأته وهو صائم

۶۴۳- (۱۳۱۹): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ
زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ، أَنَّ
رَجُلًا قَبَلَ امْرَأَتَهُ وَهُوَ صَائِمٌ، فَوَجَدَ مِنْ
ذَلِكَ وَجْدًا شَدِيدًا، فَأَرْسَلَ امْرَأَتَهُ تَسْأَلُ
عَنْ ذَلِكَ، فَدَخَلَتْ عَلَىٰ أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ
الْمُؤْمِنِينَ فَأَخْبَرَتْهَا، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ، فَرَجَعَتْ
الْمَرْأَةُ إِلَىٰ زَوْجِهَا فَأَخْبَرَتْهُ، فزَادَهُ ذَلِكَ
شَرًّا، وَقَالَ: لَسْنَا مِثْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،
يُحِلُّ اللَّهُ لِرَسُولِهِ مَا شَاءَ، فَرَجَعَتْ الْمَرْأَةُ
إِلَىٰ أُمِّ سَلَمَةَ فَوَجَدَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
عِنْدَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا بَالُ هَذِهِ
الْمَرْأَةِ؟)) فَأَخْبَرَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ، فَقَالَ: ((أَلَا
أَخْبَرْتَهَا أَنِّي أَفْعَلُ ذَلِكَ؟)) فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ:
قَدْ أَخْبَرْتَهَا فَذَهَبَتْ إِلَىٰ زَوْجِهَا فَأَخْبَرَتْهُ
فزَادَهُ ذَلِكَ شَرًّا، وَقَالَ: لَسْنَا مِثْلَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ، يُحِلُّ اللَّهُ لِرَسُولِهِ مَا شَاءَ،
فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: ((وَاللَّهِ
إِنِّي لَا تَقَاكُمُ لِلَّهِ، وَأَعْلَمُكُمْ بِحُدُودِهِ)).

روزے دار کا اپنی بیوی کا بوسہ لینے کا بیان
عطاء بن یسار روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے
بحالتِ روزہ اپنی بیوی کا بوسہ لے لیا، انہیں اس بات پر
بہت قلق ہوا۔ انہوں نے اپنی عورت کو اس بارے پوچھنے
کے لیے بھیجا۔ وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور انہیں یہ بات
بتلائی، تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ بھی
روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے ہیں۔ وہ عورت
اپنے خاوند کے پاس واپس آئی اور اسے بتلایا، تو وہ کہنے
لگا کہ ہم رسول اللہ ﷺ جیسے نہیں ہیں، اللہ اپنے رسول
کے لیے جو چاہے حلال کرے۔ وہ عورت پھر ام سلمہ رضی اللہ عنہا
کے پاس آئی تو اس نے رسول اللہ ﷺ کو وہاں پایا۔
آپ ﷺ نے دریافت کیا کہ اس عورت کا کیا مسئلہ
ہے؟ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے واقعہ بتایا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم
نے اسے بتایا نہیں کہ میں بھی ایسے کر لیتا ہوں؟ ام سلمہ
رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ میں نے اسے بتایا تھا، یہ اپنے خاوند
کے پاس گئی اور اسے بتایا لیکن اس بات نے اسے شر میں
اور بڑھا دیا اور اس نے کہا کہ ہم اللہ کے رسول ﷺ
جیسے نہیں ہیں، اللہ اپنے رسول کے لیے جو چاہے حلال
کرے۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ غصے میں آ گئے اور
فرمایا: میں اللہ سے تم سب کی نسبت زیادہ ڈرنے والا ہوں
اور اللہ کی مقرر کردہ حدود کو زیادہ جانتا ہوں۔

۶۴۴- (۴۹۲): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ

سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی

[۶۴۳] الموطأ لإمام مالك: ۲۹۱/۱، المصنف لعبد الرزاق: ۱۸۴/۴، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۴۳۴/۵

[۶۴۴] الموطأ لإمام مالك: ۲۹۲/۱، صحيح البخاري، كتاب الصيام، باب ما جاء في الرخصة في القبلة للصائم، ج: ۱، ۴، صحيح مسلم،

كتاب الصيام، باب بيان ان القبلة في الصوم يست محرمة على من لم تعول شهوته، ج: ۱، ۶، ۱۱

ازواج میں سے کسی کا بحالتِ روزہ بوسہ لے لیا کرتے تھے، پھر آپ (یعنی سیدہ عائشہ) ہنس پڑیں۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روزے دار کے بوسہ لینے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے معمر شخص کو اس کی رخصت دی اور نوجوان کے لیے اسے ناپسند فرمایا۔

روزے دار حالتِ جنابت میں صبح کرنے کا بیان

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ وہ سن رہی تھیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: میں صبح جب اٹھتا ہوں تو جنبی ہوتا ہوں اور میں روزہ رکھنا چاہ رہا ہوتا ہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جب جنبی حالت میں صبح کرتا ہوں اور روزہ رکھنا چاہ رہا ہوتا ہوں تو میں غسل کر کے اس دن کا روزہ رکھ لیتا ہوں۔ وہ آدمی کہنے لگا: بلاشبہ آپ ہمارے جیسے نہیں ہیں، آپ کے تو اول و آخر سب گناہ اللہ نے بخش دیے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ (اس کی یہ بات سن کر) غصے میں آگئے اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں امید کرتا ہوں کہ میں تم لوگوں سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور جس چیز سے میں نے پرہیز کرنا ہے اسے بھی میں بخوبی جانتا ہوں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں بھی سن رہی تھی کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دروازے میں کھڑے ہو کر کہا: اے اللہ کے رسول! میں جنبی حالت میں صبح کرتا ہوں جبکہ میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں۔ تو رسول

عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِنَّ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيَقْبَلُ بَعْضَ أَرْوَاجِهِ وَهُوَ صَائِمٌ، ثُمَّ تَضَحَّكَ.

۶۴۵- (۴۹۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ: فَأَرْخَصَ فِيهَا لِلشَّيْخِ، وَكَرِهَهَا لِلشَّابِّ.

باب الصائم يصبغ جنباً

۶۴۶- (۴۹۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ تَسْمَعُ: إِنِّي أَصْبِحُ جُنْبًا وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَأَنَا أَصْبِحُ جُنْبًا وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ، فَأَغْتَسِلُ ثُمَّ أَصُومُ ذَلِكَ الْيَوْمَ))، فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنَّكَ لَسْتَ مِثْلَنَا، قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: ((وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا اتَّقَى)).

۶۴۷- (۸۸۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ

[۶۴۵] الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۹۳، سنن ابن ماجه كتاب الصيام، باب ما جاء في المباشرة للصائم، ح: ۱۶۸۸، سنن أبي داود، كتاب

الصيام، باب كراهيته للنساء، ح: ۲۳۸۷

[۶۴۶] الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۸۹، مسلم، كتاب الصيام، باب صحة صيام من طلع عليه الفجر وهو جنب، ح: ۱۱۱۰

[۶۴۷] أيضاً

اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میں حالت جنابت میں صبح کرتا ہوں اور میں روزہ رکھنا چاہتا ہوتا ہوں تو میں غسل کر کے اس دن کا روزہ رکھ لیتا ہوں۔

وَهُوَ وَاَقْبَتْ عَلَى الْبَابِ وَاَنَا أَسْمَعُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَصْبِحُ جُنْبًا وَاَنَا أُرِيدُ الصَّوْمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَأَنَا أَصْبِحُ جُنْبًا وَاَنَا أُرِيدُ الصَّوْمَ فَأَغْتَسِلُ وَأَصُومُ ذَلِكَ الْيَوْمَ)).

ابو بکر بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا باپ امیر مدینہ مروان بن حکم کے پاس موجود تھے کہ مروان سے ذکر کیا گیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے حالت جنابت میں صبح کی تو وہ اس دن کو حالت افطار میں گزارے گا (یعنی وہ روزہ نہیں رکھ سکتا) تو مروان نے عبد الرحمن کو قسم دے کے کہا: تم ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہما کے پاس جا کے اس مسئلہ کے بارے میں ضرور دریافت کرو۔ ابو بکر کہتے ہیں کہ میں اور میرے والد عبد الرحمن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے اور عبد الرحمن نے سلام کہہ کے پوچھا: اے ام المؤمنین! ہم مروان کے پاس تھے تو اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ بات بتلائی گئی کہ جو شخص حالت جنابت میں صبح کرے تو وہ اس دن کا روزہ نہیں رکھے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایسی بات نہیں ہے جیسے ابو ہریرہ نے فرمایا ہے۔ اے عبد الرحمن! کیا تو اس چیز سے اعراض کرتا ہے جو رسول اللہ ﷺ کرتے رہے؟ عبد الرحمن نے کہا: اللہ کی قسم! نہیں، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی گواہی دیتی ہوں کہ اگر آپ جماع کی وجہ سے جنسی حالت میں بغیر احتلام کے صبح کرتے تو اس دن کا روزہ رکھتے۔ ابو بکر کہتے ہیں کہ پھر ہم وہاں سے نکلے اور

۶۴۸- (۸۸۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، يَقُولُ: كُنْتُ أَنَا وَأَبِي، عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ، فَذَكَرَ لَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: مَنْ أَصْبَحَ جُنْبًا أَفْطَرَ ذَلِكَ الْيَوْمَ، فَقَالَ مَرْوَانُ: أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَتَذَهَبَنَّ إِلَيَّ أُمِّي الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَذَهَبَتْ مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّا كُنَّا عِنْدَ مَرْوَانَ فَذَكَرَ لَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: مَنْ أَصْبَحَ جُنْبًا أَفْطَرَ ذَلِكَ الْيَوْمَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لَيْسَ كَمَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ، يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، أترغب عما كان رسول الله ﷺ يفعلُهُ؟ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: لَا وَاللَّهِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَأشهدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنْ كَانَ لِيُصْبِحُ جُنْبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُ ذَلِكَ الْيَوْمَ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ فَسَأَلَهَا عَنْ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے تو عبدالرحمن نے ان سے اس بارے میں سوال کیا، تو ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مثل ہی فرمایا۔ پھر ہم وہاں سے نکلے اور مروان کے پاس پہنچے تو عبدالرحمن نے مروان کو ان دونوں کی بات بتلائی تو مروان نے ابو محمد کو قسم دیتے ہوئے کہا: تم میری سواری پہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان کو یہ بات بتاؤ۔ تو میں اور عبدالرحمن سوار ہوئے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جا پہنچے۔ کچھ دیر عبدالرحمن ان کے ساتھ باتیں کرتے رہے، پھر ان کو یہ بات بیان کر دی۔ تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس بارے میں مجھے کوئی علم نہیں، مجھے تو کسی بتلانے والے نے یونہی بتلایا ہے۔

ذَلِكَ، فَقَالَتْ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ، فَخَرَجْنَا حَتَّى جِئْنَا مَرَوَانَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: مَا قَالَتْ؟ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ مَرَوَانُ: أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَتَرَكِبَنَّ دَابَّتِي بِالْبَابِ فَلَتَأْتِيَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، فَلَتُخْبِرَنَّهُ بِذَلِكَ، فَرَكِبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَرَكِبْتُ حَتَّى أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ، فَتَحَدَّثَ مَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ سَاعَةً ثُمَّ ذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَا عِلْمَ لِي بِذَلِكَ، إِنَّمَا أَخْبَرَنِيهِ مُخْبِرٌ.

۶۴۹- (۸۹۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا سَمِيُّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُدْرِكُهُ الصُّبْحُ وَهُوَ جُنْبٌ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ يَوْمَهُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی صبح اس طرح ہوتی تھی کہ آپ حالت جنابت میں ہوتے تھے تو آپ غسل کرتے اور اس دن کاروزہ رکھ لیتے۔

باب من أفطرفى رمضان من

جماع وكفارته وإفطار من

خافت على ولدها

جماع کے سبب روزہ توڑنے، اس کے کفارے اور اس عورت کے روزہ چھوڑنے کا بیان جسے اپنے بچے کا خدشہ ہو

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ماہ رمضان میں (روزہ) چھوڑ دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے غلام آزاد کرنے، یا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا حکم فرمایا۔ اس نے کہا: میں (ان میں سے کسی ایک کام کی بھی) استطاعت نہیں

۶۵۰- (۴۹۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعَتَقِ رَقَبَةٍ، أَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، أَوْ إِطْعَامِ سِتِّينَ

[۶۴۹] أيضاً

[۶۵۰] الموطأ لإمام مالك، ۲۹۶/۱، صحيح البخارى، كتاب الصيام، باب اذا جامع فى رمضان ولم يكن له شء فتصدق عليه فليكفر،

ح: ۱۹۳۶، صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب تغليظ الجماع فى نهار رمضان على الصائم، ح: ۱۱۱۱

مُسْكِينًا، فَقَالَ: إِنِّي لَا أَحَدٌ، فَأَتَى رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ بِعَرَقِ تَمْرٍ، فَقَالَ: ((أَخْذْ هَذَا
فَتَصَدَّقْ بِهِ))، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَحَدٌ
أَحْوَجَ مِنِّي، فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى
بَدَتْ ثَنَائِيَاهُ، ثُمَّ قَالَ: ((كُلْهُ)).

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَكَانَ فِطْرُهُ بِجَمَاعٍ

۶۵۱- (۴۹۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَطَاءِ
الْحُرَّاسَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، قَالَ:
أَتَى أَعْرَابِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَتَنَفَّشُ شَعْرَهُ
وَيَضْرِبُ نَحْرَهُ وَيَقُولُ: هَلَكَ الْأَبْعَدُ، فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَمَا ذَاكَ؟))، قَالَ:
أَصَبْتُ أَهْلِي فِي رَمَضَانَ وَأَنَا صَائِمٌ، فَقَالَ
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُعْتِقَ
رَقَبَةً؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ
تُهْدِيَ بَدَنَةً؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: فَاجْلِسْ،
فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِعَرَقِ تَمْرٍ فَقَالَ: ((أَخْذْ
هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ))، قَالَ: مَا أَحَدٌ أَحْوَجَ
مِنِّي، قَالَ: ((فَكُلْهُ وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَ مَا
أَصَبْتَ)).

قَالَ عَطَاءٌ: فَسَأَلْتُ سَعِيدًا: كَمْ فِي ذَلِكَ
الْعَرَقِ؟ قَالَ: مَا بَيْنَ خَمْسَةِ عَشَرَ صَاعًا إِلَى
عِشْرِينَ.

رکھتا۔ (اسی دوران) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں
کھجوروں کا ایک ٹوکرا پیش کیا گیا، تو آپ نے فرمایا:
اسے پکڑ اور صدقہ کر دے۔ اس نے جواب دیا کہ اے
اللہ کے رسول ﷺ! مجھ سے بڑھ کر تو اس کا ضرورت
مند کوئی نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ اتنا ہنسے کہ آپ کے
سامنے کے دانت ظاہر ہو گئے، پھر فرمایا: اسے تو ہی کھا
لے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس نے جماع کے سبب
روزہ چھوڑا تھا۔

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی شخص
رسول اللہ کے پاس آیا، وہ اپنے بال نوچتے ہوئے اور اپنے
سینے کو پٹیتے ہوئے کہنے لگا: بہت دوری کا مارا برباد ہو گیا۔
رسول اللہ نے پوچھا: کیا بات ہے؟ وہ بولا: میں رمضان میں
بحالتِ روزہ اپنی بیوی سے ہمبستری کر بیٹھا ہوں۔ تو رسول
اللہ نے اس سے فرمایا: کیا تو غلام آزاد کرنے کی استطاعت
رکھتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: کیا تو اونٹنی یا
گائے کی قربانی کی طاقت رکھتا ہے؟ اس نے جواب دیا:
نہیں، آپ نے فرمایا: چل بیٹھ جا، (تھوڑی ہی دیر بعد)
رسول اللہ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک ٹوکرا پیش کیا
گیا، تو آپ نے فرمایا: اسے پکڑ اور صدقہ کر دے۔ وہ بولا:
مجھ سے زیادہ ضرورت مند تو کوئی نہیں ہے۔ آپ ﷺ
نے فرمایا: اسے کھالے اور جس دن میں تو نے ہمبستری کی
ہے اس دن کے بدلے ایک دن کا روزہ رکھ لے۔

عطاء کہتے ہیں کہ میں نے سعید سے پوچھا کہ ٹوکرا
میں کتنی کھجوریں تھیں؟ انہوں نے کہا: پندرہ صاع سے
بیس صاع تک۔

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حاملہ عورت کے متعلق پوچھا گیا کہ جب اسے اپنے بچے (کے ضیاع یا تکلیف) کا خدشہ ہو، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ روزہ چھوڑ دے اور رہروں کے بدلے میں کسی مسکین کو گندم کا ایک مددے دیا کرے۔

بحالتِ روزہ سببگی لگوانے کا بیان

سیدنا شہاد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے زمانے میں ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اٹھارہ رمضان المبارک کے دن سببگی لگا رہا تھا۔ تو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑتے ہوئے فرمایا: سببگی لگانے اور لگوانے والے دونوں نے روزہ توڑ دیا۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام اور روزے کی حالت میں سببگی لگوائی۔

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روزے کی حالت میں سببگی لگوائی کرتے تھے، پھر اسے چھوڑ دیا۔

روزے کی قضاء کا بیان

خالد بن اسلم روایت کرتے ہیں کہ ماہ رمضان کے

۶۵۲- (۱۱۵۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَامِلِ إِذَا خَافَتْ عَلَى وَلَدِهَا فَقَالَ: تَفْطِرُ وَتَطْعِمُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مَسْكِينًا مَدًا مِنْ حِنْطَةٍ.

باب في الحجامة

۶۵۳- (۸۹۱): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ زَمَانَ الْفَتْحِ فَرَأَى رَجُلًا يَحْتَجِمُ لِثَمَانَ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ، فَقَالَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي: ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ)).

۶۵۴- (۸۹۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي زَيَْادٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ احْتَجَمَ مُحْرَمًا صَائِمًا.

۶۵۵- (۴۸۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمًا، ثُمَّ تَرَكَ ذَلِكَ.

باب قضاء الصوم

۶۵۶- (۴۸۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ

[۶۵۲] | الموطأ لإمام مالك: ۳۰۸/۱

[۶۵۳] | سنن أبي داود، كتاب الصيام، باب في الصائم يحتجم، ح: ۲۳۶۰، صحيح ابن خزيمة: ۲۲۶/۳، صحيح ابن حبان: ۳۰۱/۸، المستدرک للحاکم: ۴۶۸/۱

[۶۵۴] | سنن أبي داود، كتاب الصيام، باب في الرخصة في ذلك، ح: ۲۳۶۵، سنن الترمذی، أبواب الصيام، باب ما جاء في الرخصة في ذلك، ۷۷۷

[۶۵۵] | الموطأ لإمام مالك: ۲۹۸/۱، المصنف لعبد الرزاق: ۴/۱۱۱

[۶۵۶] | صحيح البخاری، كتاب الصيام، باب اذا أفطر في رمضان ثم طلعت الشمس، ح: ۱۹۵۹، المصنف لعبد الرزاق: ۴/۱۷۸

أَسْلَمَ، عَنْ أَخِيهِ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فِي يَوْمٍ ذِي
غَيْمٍ وَرَأَى أَنَّهُ قَدْ أَمْسَى وَعَايَبَ الشَّمْسُ .
فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَدْ
طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: الْخَطْبُ يَسِيرٌ .

۶۵۷- (۴۹۰): أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ، قَالَ: قَالَ
الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَمَنْ تَقِيًّا وَهُوَ صَائِمٌ وَجَبَ
عَلَيْهِ الْقِضَاءُ، وَمَنْ ذَرَعَهُ الْقِيءُ فَلَا قِضَاءَ
عَلَيْهِ .

وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعِ عَنِ
أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا .

۶۵۸- (۸۴۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ
سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
تَقُولُ: إِنْ كَانَ لِيَكُونَ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ
رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَصُومَهُ حَتَّى يَأْتِيَ
شَعْبَانَ .

ایک ابرآلود دن میں سیدنا عمر بن خطاب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے روزہ
افطار کر لیا اور سمجھا کہ شام ہو گئی ہے اور سورج غروب
ہو چکا ہے، لیکن ایک شخص نے آ کر انہیں بتلایا کہ اے
امیر المؤمنین! سورج تو ابھی طلوع ہی ہے۔ عمر بن خطاب
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے فرمایا: معمولی بات ہے۔

امام شافعی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فرماتے ہیں کہ جس نے خود (قصداً
وعمداً) قے کی تو اس پر قضاء واجب ہے، لیکن اگر کسی کو
(غیر ارادی طور پر کسی بیماری یا عذر کے باعث) قے
آجائے تو اس پر قضاء لازم نہیں۔

نافع، سیدنا ابن عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سے اسی اسناد کے ساتھ روایت
کرتے ہیں۔

سیدہ عائشہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بیان کرتی ہیں کہ میرے ذمے
رمضان کے کچھ روزے ہوا کرتے تھے تو میں ان کی قضائی
نہ دے پاتی، یہاں تک کہ ماہ شعبان آجاتا۔

[۶۵۷] الموطأ لإمام مالك: ۱/۳۰۴، سنن أبي داود، كتاب الصيام، باب الصائم يستقء عامداً، ح: ۲۳۸۰، سنن الترمذی، أبواب الصيام.
باب ما جاء فيمن استقء عامداً، ح: ۷۲۰، المستدرک للحاکم: ۱/۴۲۷، صحیح ابن حبان: ۸/۲۸۴، سنن الدارقطنی: ۲/۱۸۴
[۶۵۸] الموطأ لإمام مالك: ۱/۳۰۸، صحیح البخاری، كتاب الصيام، باب متى يقضى قضاء الصوم، ح: ۱۹۵، صحیح مسلم، كتاب
الصيام، باب قضاء رمضان في شعبان، ح: ۱۵۱

کتاب الزکاة

زکوٰۃ کے مسائل

زکوٰۃ و دیات میں جو بھی فرض ہے وہ نزولِ وحی

باب ما فرض من صدقة وعقول

سے ہی ہے

فإنما نزل به الوحي

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابن طاؤس نے کہا: میرے باپ کے پاس ان دیتوں (کے احکام) کی کتاب تھی جن کے بارے میں وحی نازل ہوئی تھی اور وہ صدقات و دیات جنہیں رسول اللہ ﷺ نے فرض کیا تھا، یہ بھی وہی احکام تھے جن کے بارے میں وحی نازل ہوئی تھی۔

۶۵۹- (۴۱۱): أَخْبَرَنِي مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ طَاوُوسٍ: عِنْدَ أَبِي كِتَابٌ مِنَ الْعُقُولِ نَزَلَ بِهِ الْوَحْيُ، وَمَا فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْعُقُولِ أَوْ الصَّدَقَةِ، فَإِنَّمَا نَزَلَ بِهِ الْوَحْيُ.

طاؤس اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس کتاب (یا کوئی لکھی ہوئی چیز) تھی، جس میں دیتوں کے مسائل تھے، جو بذریعہ وحی حاصل ہوئے تھے اور وہ صدقات و دیات جنہیں رسول اللہ ﷺ نے فرض قرار دیا تھا، یہ احکام وہی تھے جن کے بارے میں وحی نازل ہوئی تھی۔ اور کہا گیا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے انہیں صرف اور صرف وحی کی روشنی میں جاری فرمایا ہے۔ ایک وحی قرآن کی شکل میں ہے اور ایک وحی وہ ہے جس سے سنت اخذ کی جاتی ہے۔

۶۶۰- (۱۳۰۵): أَخْبَرَنِي مُسْلِمٌ بِنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ عَنِ أَبِيهِ أَنَّ عِنْدَهُ كِتَابًا مِنَ الْعُقُولِ نَزَلَ بِهِ الْوَحْيُ، وَمَا فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ صَدَقَةٍ وَعُقُولٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِهِ الْوَحْيُ، وَقِيلَ لَمْ يَسَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ، فَمِنَ الْوَحْيِ مَا يُتْلَى، وَمِنْهُ مَا يَكُونُ وَحْيًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيُسْتَنُّ بِهِ.

فطرانے کا بیان

باب زكاة الفطر

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمان لوگوں کے ہر مرد و عورت اور آزاد و غلام پر

۶۶۱- (۴۲۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ

[۶۵۹] المصنف لعبد الرزاق: ۲۷۹/۹

[۶۶۰] الموطأ لإمام مالك: ۲۸۴/۱، صحيح البخاری، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر صاعاً من طعام، ج: ۱۵۰۶، صحيح مسلم، كتاب

الزكاة، باب زكاة الفطر على المسلمين من التمر والشعير، ج: ۹۸۵۹

الْفِطْرِ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ، ذَكَرٍ وَأُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع زکوٰۃ فطر فرض فرمائی ہے۔

۶۶۲- (۴۲۹): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى مِمَّنْ تَمَوَّنُونَ.

محمد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان افراد میں سے جن کی تم کفالت کرتے ہو، ہر آزاد و غلام اور مرد و عورت پر صدقہ فطر فرض فرمایا ہے۔

۶۶۳- (۴۳۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَمْعِ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ.

عیاض بن عبد اللہ بن سعید روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ ہم صدقہ فطر میں کھانے (یعنی اناج) کا ایک صاع، جو کا صاع، کھجور کا صاع یا مٹھے کا صاع دیا کرتے تھے۔

۶۶۴- (۴۳۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں پر ماہ رمضان کا صدقہ فطر کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع فرض کیا ہے۔

۶۶۵- (۴۳۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ.

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم کھانے، جو، کھجور، مٹھے یا گندم کا ایک صاع صدقہ فطر دیا کرتے تھے۔

۶۶۶- (۴۳۳): أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم زمانہ نبوی ﷺ میں کھانے، مٹھے، گندم، کھجور یا جو کا ایک صاع دیا

کرتے تھے، ہم اتنا ہی دیتے رہے، یہاں تک کہ معاویہ جب حج یا عمرہ کرنے آئے تو انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیا، تو انہوں نے جو لوگوں سے باتیں کیں ان میں یہ بھی کہا کہ میرا خیال ہے کہ شامی گندم کے دو مد کھجور کے ایک صاع کے برابر ہیں، چنانچہ انہوں نے لوگوں سے اسی کے مطابق وصول کیا۔

اصم کہتے ہیں کہ اگرچہ یہ روایات متعدد اسانید سے آئی ہیں، کیونکہ یہ دوسرے الفاظ کے ساتھ ہیں اور ان میں اضافہ اور کمی بھی ہے، لیکن میں نے پھر بھی ان تمام کو بیان کر دیا ہے۔

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صدقہ فطر میں کھجور کے علاوہ کوئی چیز نہیں دیا کرتے تھے سوائے ایک مرتبہ کے کیونکہ (اس بار) آپ نے جو دیے تھے۔

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم کھانے، جو، کھجور، منقہ یا پیاز سے ایک صاع صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے۔

اللَّهُ بِنِ سَعِيدٍ، يَقُولُ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ ﷺ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجْهُ كَذَلِكَ حَتَّى قَدِمَ مُعَاوِيَةَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا فَحَطَبَ النَّاسَ، فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَ النَّاسَ بِهِ أَنْ قَالَ: إِنِّي أَرَى مُدَّيْنِ مِنْ سَمَرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ.

قَالَ الْأَصْمُ: وَإِنَّمَا أُخْرِجْتُ هَذِهِ الْأَخْبَارَ كُلَّهَا وَإِنْ كَانَتْ مُعَادَاةَ الْأَسَانِيدِ لِأَنَّهَا بِلَفْظِ آخَرَ، وَفِيهَا زِيَادَةٌ وَنُقْصَانٌ.

۶۶۷- (۲۴۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ لَا يُخْرِجُ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ إِلَّا التَّمْرَ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً فَإِنَّهُ أَخْرَجَ شَعِيرًا.

۶۶۸- (۱۴۱۴): حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَّاصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ، صَاعًا مِنْ أَقِطٍ.

فطرانے کی ادائیگی کا بیان

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عید

باب صرف زکاة الفطر

۶۶۹- (۴۲۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ

[۶۶۷] الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۸۴، صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر على الحر والمملوك، ح: ۱۵۱۱

[۶۶۸] الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۸۴، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر على المسلمين من التمر والشعير، ح: ۹۸۵، صحيح

البخاري، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر صاعاً من طعام، ح: ۱۵۰۶

[۶۶۹] الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۸۵، المصنف لعبد الرزاق: ۳/۳۲۹

عَبَدَ اللّٰهُ بِنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَبْعَثُ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ إِلَى الَّذِي تُجْمَعُ عِنْدَهُ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ.

الفطر سے دو یا تین دن پہلے صدقہ فطر اس کی طرف بھیج دیا کرتے تھے جس کے پاس وہ جمع کیا جاتا تھا۔

انہی سے مروی سابقہ حدیث ہی ہے۔

۶۷۰- (۱۱۶۸): وَبِهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَبْعَثُ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ إِلَى الَّذِي تُجْمَعُ عِنْدَهُ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ.

زکوٰۃ کی وصولی اور ادائیگی کا بیان

باب أخذ الزكاة و صرفها

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا: اگر وہ (اسلام) قبول کر لیں تو انہیں بتانا کہ ان پر زکوٰۃ لازم ہے جو ان کے اغنیاء سے لے کر ان کے فقراء میں بانٹ دی جائے گی۔

۶۷۱- (۱۷۷۶): أَخْبَرَنَا الثَّقَفُ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ: ((فَإِنْ أَجَابُوكَ فَأَعْلِمَهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُوْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کو اللہ کے واسطے دیتا ہوں (کہ بتلائیے) کیا یہ حکم آپ کو اللہ نے دیا ہے کہ آپ ہمارے مالداروں سے زکوٰۃ لے کر ہمارے فقراء کو دے دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔

۶۷۲- (۱۷۷۷): أَخْبَرَنَا الثَّقَفُ وَهُوَ يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ شَرِيكَ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ، اللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا وَتُرَدَّهَا عَلَى فُقَرَائِنَا؟ قَالَ: ((اللَّهُمَّ نَعَمْ)).

قبیصہ بن مخارق ہلالی بیان کرتے ہیں کہ میں کسی کے تاوان کا ضامن بنا۔ تو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور

۶۷۳- (۱۷۷۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ رِيَابٍ، عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نَعِيمٍ، عَنْ

[۶۷۰] الموطأ لإمام مالك: ۲۸۵/۱، المصنف لعبد الرزاق: ۳۲۸/۳، المصنف لابن أبي شيبة: ۲۲۷/۳

[۶۷۱] صحيح البخاری، كتاب الزكاة، باب أخذ الصدقة من الأغنياء وترد في الفقراء حيث كانوا، ح: ۱۴۹۶

[۶۷۲] صحيح البخاری، كتاب العلم، باب ما جاء في العلم، ح: ۶۳، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب الأمر بالإيمان بالله ورسوله.

وشرائع الدين، والدعاء إليه، ح: ۱۹

[۶۷۳] صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب من تحمل له المسألة، ح: ۱۰۴۴

قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ الْهَلَالِيِّ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلْتُهُ، فَحَمَلْتُ حَمَالَهَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: ((نُؤَدِّيهَا عَنْكَ))، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

آپ سے اس کا مطالبہ کیا تو آپ نے فرمایا: ہم یہ (تاوان) ادا کر دیں گے۔

عبداللہ بن عدی بن خیار بیان کرتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ان سے یہ بات بیان کی کہ وہ دونوں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور زکوٰۃ کا مطالبہ کیا۔ آپ ﷺ نے انہیں نیچے سے اوپر اور اوپر سے نیچے تک دیکھا، پھر فرمایا: تمہاری مرضی ہے، لیکن اس میں مالدار اور کمائی کرنے کے قابل قوی شخص کا کوئی حصہ نہیں۔

۶۷۴- (۱۷۷۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ يَعْنِي ابْنَ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ بْنِ الْخِيَارِ، أَنَّ رَجُلَيْنِ أَخْبَرَاهُ، أَنَّهُمَا آتَيَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَاهُ مِنَ الصَّدَقَةِ، فَصَعَدَ فِيهِمَا وَصَوَّبَ، فَقَالَ: ((إِنْ شِئْتُمَا، وَلَا حَظَّ فِيهَا لِغَنِيِّ، وَلَا لِذِي قُوَّةٍ مُكْتَسِبٍ)).

اسامہ بن زید لیشی روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سالم بن عبداللہ سے زکوٰۃ کے بابت سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: تم اسے ادا کرو۔ میں نے کہا: کیا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا نہیں کرتے تھے کہ زکوٰۃ حکمران کو ادا کرو؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں، لیکن میری رائے یہ نہیں ہے کہ تم حکمران کو اس کی ادائیگی کرو۔

باب قتال مانع الصدقة

زکوٰۃ نہ دینے والوں سے قتال کا بیان

۶۷۶- (۸۲۷): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ فِيمَنْ مَنَعَ الصَّدَقَةَ: أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا أَرَأَى أَقَاتِلُ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَإِذَا قَالُوهَا فَقَدْ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ

۱۶۷۴ | سنن أبي داود، كتاب الزكاة، باب من يعطى من الصدقة وحد الغنى، ح: ۱۶۳۳، سنن النسائي، كتاب الزكاة، باب مسألة الغوى

المكتسب، ح: ۲۵۹۸، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۱۶۲/۳۸

۱۶۷۵ | المصنف لعبد الرزاق: ۴/۴۵

۱۶۷۶ | صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب وجوب الزكاة، ح: ۱۳۹۹

کا حساب اللہ کے ذمہ ہو گا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بھی اس کا حق ہے یعنی ان کا زکوٰۃ ادا نہ کرنا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تب تک لوگوں سے مسلسل قتال کرتا رہوں گا جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہہ دیں، پھر جب وہ یہ کہہ دیں گے تو وہ اپنے خون اور اموال مجھ سے محفوظ کر لیں گے، مگر ان کا حق (ادا کرنا لازم رہے گا) اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہو گا۔

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بھی اس کے حق میں سے ہے کہ اگر وہ مجھ سے اس مال سے ایک رسی بھی روکیں گے جسے وہ رسول اللہ ﷺ کو ادا کیا کرتے تھے تو میں اس پر بھی ان سے قتال کروں گا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے یہی بات یا اسی معنی کی کہی تھی۔

اپنے مال سے زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کا گناہ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو بھی شخص اپنے مال سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو روز قیامت اس کے لیے (اس کے مال کو) ایک گنچے سانپ کی شکل میں لایا جائے گا، وہ

وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَذَا مِنْ حَقِّهَا، يَعْنِي مَنَعَهُمُ الصَّدَقَةَ .

۶۷۷- (۱۰۲۸-۹۸-۸۲۶): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا أَزَالُ أَقَاتِلُ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَإِذَا قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَدْ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَذَا مِنْ حَقِّهَا، لَوْ مَنَعُونِي عَقَالًا مِمَّا أَعْطَوَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَقَاتَلْتَهُمْ عَلَيْهِ .

۶۷۸- (۱۰۳۱): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا الْقَوْلُ أَوْ مَعْنَاهُ .

باب إِثْمٍ مِنْ لَا يُوَدَّى زَكَاةَ مَالِهِ

۶۷۹- (۴۰۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، سَمِعْتُ جَامِعَ بْنَ أَبِي رَاشِدٍ، وَعَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَعْيَنَ، سَمِعَا أَبَا وَائِلَ، يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ

[۶۷۷] أَيْضاً

[۶۷۸] أَيْضاً

[۶۷۹] سنن الترمذی، أبواب تفسیر القرآن الکریم، باب من سورة آل عمران، ح: ۳۰۱۲، سنن النسائی کتاب الزکاة، باب التغلیظ فی

حسب الزکاة، ح: ۳۴۴۱، سنن ابن ماجه کتاب الزکاة، باب ما جاء فی منع الزکاة، ح: ۱۷۸۴

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاةَ مَالِهِ إِلَّا مِثْلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ وَهُوَ يَتَّبِعُهُ حَتَّى يَطْوِفَهُ فِي عُنُقِهِ))، ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿سَيَطُوفُونَ مَا بِخَلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾.

اس سے بھاگے گا لیکن وہ (سانپ) اس کے پیچھے پیچھے ہو گا، حتیٰ کہ وہ اس کی گردن میں طوق پہنا دیا جائے گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ہم پر یہ آیت پڑھی: سَيَطُوفُونَ مَا بِخَلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ”عنقریب وہ روز قیامت طوق پہنائے جائیں گے بہ سبب اس کے جو وہ کنجوسی کیا کرتے تھے۔“

ابوصالح سمان، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرمایا کرتے تھے: جس کے پاس مال ہو اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو روز قیامت اسے ایک گنجے سانپ کی شکل میں اس کے سامنے لایا جائے گا، اس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے، وہ تب تک اس کے پیچھے لگا رہے گا جب تک کہ اس پہ قادر نہ ہو جائے، (پھر) وہ کہے گا کہ میں ہی تیرا خزانہ ہوں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص صاحب مال ہو اور وہ اس سے زکوٰۃ ادا نہ کرے تو وہ روز قیامت اس کے مال کو گنجے سانپ کی شکل میں لایا جائے گا، جس (کی آنکھ کے اوپر) دو سیاہ نقطے ہوں گے، وہ اس کے پیچھے بھاگے گا یہاں تک کہ اسے قابو میں لے کر کہے گا: میں ہوں تیرا خزانہ۔

’کنز‘ کی تفسیر کا بیان

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے خزانے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ (اس سے مراد) وہ مال ہے جس سے زکوٰۃ نہ نکالی جائے۔

۶۸۰-(۴:۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مَالٌ لَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مِثْلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبَبَتَانِ يَطْلُبُهُ حَتَّى يُمَكِّنَهُ يَقُولُ أَنَا كَنْزُكَ.

۶۸۱-(۴:۶۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مَالٌ لَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مِثْلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبَبَتَانِ يَطْلُبُهُ حَتَّى يُمَكِّنَهُ يَقُولُ أَنَا كَنْزُكَ.

باب فی الكنز

۶۸۲-(۴:۶۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يُسْأَلُ عَنِ الْكَنْزِ، فَقَالَ: هُوَ الْمَالُ الَّذِي لَا تُؤَدِّي مِنْهُ الزَّكَاةَ.

[۶۸۰] صحيح ابن خزيمة: ۱۱/۴، المستدرک للحاکم: ۲/۲۹۸، الموطأ لإمام مالک: ۱/۲۵۶، صحيح البخاری، کتاب الزکاة، باب ۱۴۰۳

منع الزکاة، ح: ۱۴۰۳

[۶۸۱] الموطأ لإمام مالک: ۱/۲۵۶

[۶۸۲] الموطأ لإمام مالک: ۱/۲۵۶، المصنف لعبد الرزاق: ۴/۱۰۶، المصنف لابن أبي شيبة: ۱۹۰

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ فرمایا کرتے تھے کہ ہر وہ مال جس کی زکوٰۃ ادا کی جائے وہ کنز (خزانہ) نہیں ہے، اگرچہ وہ مدفون ہی ہو، اور ہر وہ مال جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے تو وہ کنز (خزانہ) ہے، اگرچہ مدفون نہ ہی ہو۔

پاکیزہ کمائی سے صدقہ کرنے اور کنجوسی سے

خرچ کرنے والے کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو القاسم رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو بھی بندہ (اپنی) پاکیزہ کمائی سے صدقہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ صرف پاکیزہ کو ہی قبول فرماتا ہے اور آسمان پر چڑھتا ہی صرف پاکیزہ (صدقہ) ہے (لہذا ایسا بندہ) گویا ایسے ہی ہے جیسے وہ اس صدقے کو رحمان کے ہاتھ میں رکھ دیتا ہے، پھر وہ اسے ایسے بڑھاتا رہتا ہے جیسے تم میں سے کوئی گھوڑے کا بچہ پالتا ہے، حتیٰ کہ (اس کا صدقہ کیا ہوا) ایک لقمہ روز قیامت جب آئے گا تو وہ عظیم پہاڑ کے مثل ہو گا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا: اِنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَاخُذُ الصَّدَقَاتِ "یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور صدقات وصول کرتا ہے۔"

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خرج کرنے والے اور کنجوسی کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں کی مانند ہے جو دو بچے زیب

۶۸۳- (۴۰۵): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ يَقُولُ: كُلُّ مَالٍ تُوْدَى زَكَاتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ وَإِنْ كَانَ مَدْفُونًا، وَكُلُّ مَالٍ لَا تُوْدَى زَكَاتُهُ فَهُوَ كَنْزٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَدْفُونًا.

باب الصدقة من الكسب الطيب

والمنفق البخيل

۶۸۴- (۴۷۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ رضی اللہ عنہ، يَقُولُ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا مِنْ عَبْدٍ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا طَيِّبًا، وَلَا يَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ إِلَّا طَيِّبٌ، إِلَّا كَانَمَا يَضَعُهَا فِي يَدِ الرَّحْمَنِ، فِيرِيئُهَا لَهُ كَمَا يُرِيئُ أَحَدَكُمْ فَلَوْهُ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّقْمَةَ لِتَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنَّهَا لِمِثْلُ الْجَبَلِ الْعَظِيمِ))، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَاخُذُ الصَّدَقَاتِ﴾.

۶۸۵- (۴۷۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مِثْلُ الْمُنْفِقِ

[۶۸۳] [المصنف لعبد الرزاق: ۱۰۶/۴]

[۶۸۴] صحيح البخارى، كتاب الزكاة، باب الصدقة من كسب طيب، ح: ۱۴۱۰، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب قبول الصدقة من

الكسب الطيب وتربيتها، ح: ۱۰۱۴، المسند للحميدي: ۴۸۸/۲، سنن الترمذي، أبواب الزكاة، باب ما جاء في فضل الصدقة، ح: ۴۶۲

[۶۸۵] صحيح البخارى، كتاب الزكاة، باب مثل المتصدق والبخيل، ح: ۱۴۴۳، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب مثل المنفق والبخيل،

ح: ۱۰۲۱، المسند للحميدي: ۴۵۸/۲

تن کیے ہوتے ہیں یا وہ چھاتی سے لے کر ہنسی تک زہیں پہنے ہوئے ہوں۔ چنانچہ جب خرچ کرنے والا چاہتا ہے کہ وہ خرچ کرے تو اس پر زرہ کشادہ ہو جاتی ہے، حتیٰ کہ وہ اس کے جسم کو ڈھانپ لیتی ہے اور اس کے قدموں کے نشانات مٹاتی جاتی لے، لیکن جب بخیل خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ سکر جاتی ہے اور (اس کا) ہر حلقہ اپنی جگہ سے چٹ جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ اس کی گردن یا اس کی ہنسی کو پکڑ لیتی ہے، وہ (بخیل) اسے کھولنا چاہتا ہے لیکن وہ کھلتی نہیں ہے۔

رواۃ کے اختلاف کے ساتھ سابقہ حدیث ہی، صرف ان الفاظ کا فرق ہے کہ آپ نے فرمایا: وہ اسے کشادہ کرنا چاہتا ہے لیکن وہ کشادہ ہو نہیں پاتا۔

وَالْبَخِيلُ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانُ، أَوْ جُبَّتَانُ مِنْ لُدُنٍ تُدَيِّبُهُمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا، فَإِذَا أَرَادَ الْمُنْفِقُ أَنْ يُنْفِقَ سَبَعَتْ عَلَيْهِ الدَّرْعُ أَوْ مَرَّتْ حَتَّى تُجَنَّ بِنَانَهُ وَتَعْفُوَ آثَرَهُ، وَإِذَا أَرَادَ الْبَخِيلُ أَنْ يُنْفِقَ فَلَصَّتْ وَلَزِمَتْ كُلَّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا حَتَّى تَأْخُذَ بِعُنُقِهِ أَوْ تَرْفُوتَهُ فَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ)).

۶۸۶- (۴۷۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ طَاوُوسٍ، عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ، إِلَّا إِنَّهُ قَالَ: ((فَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ)).

باب رضی المصدق

زکوٰۃ لینے والے والے کی رضامندی کا بیان
سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے پاس زکوٰۃ وصول کرنے والا آئے تو وہ تم سے راضی و خوشی کی حالت کے سوا ہر گز نہیں واپس جانا چاہیے۔

۶۸۷- (۴۶۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا آتَاكُمْ الْمُصَدِّقُ فَلَا يُفَارِقْكُمْ إِلَّا عَنْ رِضَا)).

محمد بن یحییٰ بن حبان بیان کرتے کہ اشجع قبیلہ کے دو آدمیوں نے مجھے بتلایا کہ محمد بن مسلمہ انصاری ان کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے آیا کرتے تھے، تو وہ مال کے مالک سے فرماتے: مجھے اپنے مال سے زکوٰۃ نکال کر دو، تو وہ

۶۸۸- (۴۶۵): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ مِنَ أَشْجَعِ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ يَأْتِيهِمْ مُصَدِّقًا فَيَقُولُ

۶۸۶ | أيضاً | ۶۸۷ | المسند للحميدي: ۲/۳۴۹، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب إرضاء الساعي ما لم يطلب حراماً، ج: ۹، سنن الترمذي، أبواب الزكاة، باب ما جاء في رضا المصدق، ج: ۶، ۶۴۸ | ۶۸۸ | الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۶۷

لِرَبِّ الْمَالِ: أَخْرَجُ إِلَى صَدَقَةِ مَالِكَ فَلَا يَقُودُ إِلَيْهِ شَاةٌ فِيهَا وَفَاءٌ مِنْ حَقِّهِ إِلَّا قَبْلَهَا.

نصاب کے مطابق جو بھی بکری اپنے حق سے (یعنی بطور زکوٰۃ) دے دیتا، وہ اسے قبول فرمالتے تھے۔

باب وقت وجوب الزکاة وقبول قول

بات ماننے کا بیان المصدق

۶۸۹- (۴۱۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا تَجِبُ فِي مَالٍ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مال میں تب تک زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی جب تک کہ اس پر سال نہ گزر جائے۔

۶۹۰- (۴۶۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ عَثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ: هَذَا شَهْرُ زَكَاةِكُمْ فَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيُؤَدِّ دَيْنَهُ حَتَّى تَحْصَلَ أَمْوَالُكُمْ فَتُؤَدَّ مِنْهَا الزَّكَاةُ.

سائب بن یزید روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: یہ تمہاری زکوٰۃ کا مہینہ ہے، سو جو شخص مقروض ہے وہ اپنا قرض ادا کر لے، تا آنکہ جو تمہارے (اصل) مال بچ جائیں ان میں سے زکوٰۃ ادا کر دو۔

۶۹۱- (۴۱۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ قَدَامَةَ عَنْ أَبِيهَا قَالَ: كُنْتُ إِذَا جِئْتُ عَثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَقْبِضُ مِنْهُ عَطَائِي، سَأَلَنِي: هَلْ عِنْدَكَ مِنْ مَالٍ وَجِبَتْ فِيهِ الزَّكَاةُ؟ فَإِنْ قُلْتُ: نَعَمْ، أَخَذَ مِنْ عَطَائِي زَكَاةَ ذَلِكَ الْمَالِ، وَإِنْ قُلْتُ: لَا، دَفَعَ إِلَيَّ عَطَائِي.

قدامہ بیان کرتے ہیں کہ میں جب اپنا وظیفہ لینے کے لیے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آتا تو وہ مجھ سے پوچھتے کہ کیا تیرے پاس اتنا مال ہے کہ جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے؟ اگر میں ہاں کہہ دیتا تو وہ میرے وظیفے سے وصول کر لیا کرتے تھے، لیکن اگر میں نہ کہہ دیتا تو وہ میرا (پورا) وظیفہ مجھے دے دیا کرتے۔

باب صدقة الابل والغنم والرقعة

۶۹۲- (۴۰۹): أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،

[۶۸۹] سنن أبي داود، كتاب الزكاة، باب في زكاة السائمة، ح: ۱۵۶۷ سنن النسائي، كتاب الزكاة، باب إعطاء السيد المال بغير إختيار

المصدق، ۲۴۶۲، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۱۵۳/۲۴

[۶۹۰] الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۵۳، المصنف لعبد الرزاق: ۳/۹۲، صحيح البخاري، كتاب الاعتصام، بالكتاب والسنة، باب ما ذكر النبي

صلى الله عليه وسلم، ح: ۸۳۳۸، المصنف لابن أبي شيبة: ۳/۱۹۴

[۶۹۱] الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۴۶، المصنف لعبد الرزاق: ۴/۷۷

[۶۹۲] سنن أبي داود، كتاب الزكاة، باب في زكاة السائمة، ح: ۱۵۶۷، سنن النسائي، كتاب الزكاة، باب زكاة الإبل، ح: ۲۷، المسند

لإمام أحمد بن حنبل: ۱/۱۱، صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب من بلغت عنده صدقة، ح: ۱۴۵۳

پھر بکریوں وغیرہ کو چھوڑ دیا گیا اور لوگ انہیں ناپسند کرنے لگے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ زکاة کا یہ وہ فریضہ ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پہ فرض کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم فرمایا ہے، سو مسلمانوں میں جس کسی سے بھی اس کے مطابق مطالبہ کیا جائے تو اسے یہ دینا چاہیے، لیکن جس سے اس سے زیادہ مانگا جائے تو وہ نہ دے۔ چوبیس یا اس سے کم اونٹوں تک ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے، لیکن جب وہ پچیس سے لے کر پینتیس تک پہنچ جائیں تو ان میں ایک بنتِ مخاض (ایک سالہ اونٹنی) ہوگی اور اگر بنتِ مخاض نہ ہو تو ان میں ایک ابن لبون (دو سالہ اونٹ) ہوگا، پھر اگر وہ چھتیس سے لے کر پینتالیس تک ہو جائیں تو ان میں ایک بنتِ لبون (دو سالہ اونٹنی) ہوگی، سو جب وہ چھیالیس سے لے کر ساٹھ تک پہنچ جائیں تو ان میں ایک ہتھ (تین سالہ اونٹنی) ہوگی جو بھتی کے قابل ہو، جب اکٹھ سے چھتر تک ہوں تو ان میں ایک جذعہ (چار سالہ اونٹنی) ہے، اگر چھتر سے لے کر تویے تک ہوں تو ان میں دو بنتِ لبون (دو دو سالہ اونٹنیاں) ہوں گی، پھر جب وہ اکیانوے سے ایک سو بیس تک پہنچ جائیں تو دو ہتھ (تین تین سالہ دو اونٹنیاں) ہوں گی جو بھتی کے قابل ہوں لیکن اگر وہ ایک سو بیس سے بڑھ جائیں تو ہر چالیس میں ایک بنتِ لبون اور ہر پچاس میں ایک ہتھ زکوة میں دی جائے گی۔

عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ أَنَسٍ، أَوْ ابْنِ فُلَانٍ، أَوْ ابْنِ فُلَانٍ بْنِ أَنَسٍ الشَّافِعِيِّ يَشْكُ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: هَذِهِ الصَّدَقَةُ، ثُمَّ تَرَكْتَ الْعَنَمَ وَغَيْرَهَا وَكَرِهَهَا النَّاسُ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ بِهَا، فَمَنْ سَأَلَهَا عَلَى وَجْهِهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَلْيُعْطَهَا، وَمَنْ سَأَلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِهَا، فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا، الْعَنَمُ فِي كُلِّ خَمْسِ شَاةٍ، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسِ وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثَى، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ إِلَى خَمْسِ وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ أُنْثَى، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةٌ الْجَمَلِ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسِ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا كُلُّ أَرْبَعِينَ ابْنَةَ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ.

اگر زکوة میں فرض ہونے والے جانوروں کی عمروں میں فرق ہو تو جس پر زکوة میں جذعہ پڑتی ہو لیکن اس کے پاس جذعہ نہ ہو تو بلکہ ہتھ ہو تو اس سے ہتھ ہی قبول کر لی جائے گی اور اگر اسے میسر ہوں تو وہ اس کے ساتھ دو

وَأَنَّ بَيْنَ أَسْنَانِ الْإِبِلِ فِي فَرِيضَةِ الصَّدَقَةِ عَوْضًا، فَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةَ الْجَذَعَةِ وَكَسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ

بکریاں دے دے یا پھر بیس درہم۔ ایسے ہی اگر اس پر زکوٰۃ میں جھ پڑتی ہے اور اس کے پاس جھ نہیں ہے بلکہ جذع ہے تو اس سے جذع ہی قبول کر لی جائے اور زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے دے۔

إِنْ أُسْتَسْرَتَا عَلَيْهِ، أَوْ عَشْرِينَ دِرْهَمًا، فَإِذَا بَلَغَتْ عَلَيْهِ الْحَقَّةُ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ حَقَّةٌ وَعِنْدَهُ جَذَعَةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عَشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اس کے معنی کے مثل ہی روایت کرتے ہیں، اس کے خلاف نہیں ہے، سوائے (اس اضافے) کے کہ مجھے اس حدیث میں یہ حکم کہ ”وہ دو بکریاں یا بیس درہم دے“ تو یاد ہے لیکن ”اگر اسے یہ میسر ہوں“ کے الفاظ یاد نہیں ہیں۔

۶۹۳- (۴۱۰): أَخْبَرَنِي عَدَدٌ، ثِقَاتٌ كُلُّهُمْ، عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ مَعْنَى هَذَا لَا يُخَالِفُهُ، إِلَّا أَنِّي أَحْفَظُ فِيهِ: وَيُعْطَى شَاتَيْنِ أَوْ عَشْرِينَ دِرْهَمًا وَلَا أَحْفَظُ: إِنْ أُسْتَسْرَتَا عَلَيْهِ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ الفاظ حماد کی حدیث سے ہیں، جو انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کردہ زکوٰۃ کی کتاب میرے حوالے کی۔ اور انہوں نے اسی معنی کی روایت بیان کی جو میں نے بیان کی ہے۔

قَالَ: وَأَحْسِبُ مِنْ حَدِيثِ حَمَادٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّهُ قَالَ: دَفَعَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ كِتَابَ الصَّدَقَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَذَكَرَ هَذَا الْمَعْنَى كَمَا وَصَفْتُ.

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ یقیناً یہ زکوٰۃ (کے احکام) کی کتاب ہے اور اس میں (یہ بیان) ہے کہ ہر چوبیس یا اس سے کم اونٹوں تک ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے، اس سے اوپر میں (یعنی پچیس سے لے کر) پینتیس تک ایک بنتِ مخاض (ایک سالہ اونٹنی) ہے، لیکن اگر بنتِ مخاض نہ ہو تو ایک تراہن لبون (دوسالہ اونٹ) ہے، اس سے اوپر میں (یعنی چھتیس سے لے کر) پینتالیس تک ایک بنتِ لبون (دوسالہ اونٹنی) ہے، اس

۶۹۴- (۴۱۲): أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ هَذَا كِتَابُ الصَّدَقَةِ فِيهِ: فِي كُلِّ أَرْبَعٍ وَعَشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَذَوْنَهَا الْغَنَمُ فِي كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ، وَفِي مَا فَوْقَ ذَلِكَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ بِنْتُ مَخَاضٍ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ، وَفِي مَا فَوْقَ ذَلِكَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ،

[۶۹۳] أبصاً

سے اوپر میں (یعنی چھیالیس سے لے کر) ساٹھ تک ایک ھتھہ (تین سالہ اونٹنی) ہے جو ہفتی کے قابل ہو، اس سے اوپر میں (یعنی اکٹھ سے لے کر) پچتر تک ایک جذعہ (چار سالہ اونٹنی) ہے، اس سے اوپر میں (یعنی چھتر سے لے کر) توے تک دوہنت لبون (دو دو سالہ اونٹنیاں) ہیں، اور اس سے اوپر میں (یعنی اکیانوے سے لے کر) ایک سو بیس تک دوھتھہ (تین تین سالہ دو اونٹنیاں) ہیں جو ہفتی کے قابل ہوں، پھر جو ایک سو بیس سے زیادہ ہوں تو ہر چالیس میں ایک ہنت لبون اور ہر پچاس میں ایک ھتھہ زکوٰۃ میں دی جائے گی۔

چرنے والی بکریوں میں (زکوٰۃ یہ ہے کہ) جب وہ چالیس سے لے کر ایک سو بیس تک ہوں تو ایک بکری (زکوٰۃ دینا) ہوگی، اس سے اوپر (یعنی ایک سو اکیس سے لے کر) دو سو تک دو بکریاں ہوں گی، اس سے اوپر (یعنی دو سو ایک سے لے کر) تین سو تک تین بکریاں ہوں گی اور جو اس سے زیادہ ہوں گی تو ان میں ہر سو بکریوں پر ایک بکری دینا ہوگی۔

زکوٰۃ میں بوڑھا، عیب دار جانور اور بکرانہ دیا جائے، ہاں اگر زکوٰۃ وصول کرنے والے کی مرضی سے ہو تو ٹھیک ہے۔ زکوٰۃ سے گھبراتے ہوئے نہ تو الگ الگ مالوں کو اکٹھا کیا جائے اور نہ ہی اکٹھے مال کو الگ الگ کیا جائے اور جو دو آدمی حصے دار ہوں تو وہ برابر کا حصہ لگا کر باہم مل جائیں۔ چاندی جب پانچ اوقیہ ہو تو اس میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ دینا ہوگی۔

یہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی کتاب کا نسخہ ہے، جس کے مطابق وہ زکوٰۃ وصول کیا کرتے تھے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم بھی اسی تمام پر عمل

وَفِيْمَا فَوْقَ ذَلِكَ اِلَى سِتِّيْنَ حِقَّةً طَرُوْقَةً
الْفَحْلِ، وَفِيْمَا فَوْقَ ذَلِكَ اِلَى خَمْسِ
وَسَبْعِيْنَ جَذَعَةً، وَفِيْمَا فَوْقَ ذَلِكَ اِلَى
تَسْعِيْنَ اِبْنَتَا لَبُوْنَ، وَفِيْمَا فَوْقَ ذَلِكَ اِلَى
عَشْرِيْنَ وَمِائَةِ حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْفَحْلِ، فَمَا
زَادَ عَلٰى ذَلِكَ فَفِي كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنَ،
وَفِي كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةً.

وَفِي سَائِمَةِ الْغَنَمِ اِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ اِلَى اَنْ
تَبْلُغَ عَشْرِيْنَ وَمِائَةَ شَاةٍ، وَفِيْمَا فَوْقَ ذَلِكَ
اِلَى مِائَتِيْنَ شَاتَانِ، وَفِيْمَا فَوْقَ ذَلِكَ اِلَى
ثَلَاثِمِائَةِ ثَلَاثُ شِيَاهٍ، فَمَا زَادَ عَلٰى ذَلِكَ
فَفِي كُلِّ مِئَةِ شَاةٍ.

وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرَمَةٌ، وَلَا ذَاتُ
عَوَارٍ، وَلَا تَيْسٌ اِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ، وَلَا
يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ وَلَا يُفْرَقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ
خَشِيَةَ الصَّدَقَةِ، وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطِيْنَ
فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ، وَفِي
الرَّقَةِ رُبْعُ الْعَشْرِ اِذَا بَلَغَتْ رِقَّةٌ اَحَدِهِمْ
خَمْسَ اَوَاقٍ.

هَذِهِ نُسْخَةٌ كِتَابِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَأْخُذُ عَلَيْهَا.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَبِهَذَا كَلِمَةُ نَأْخُذُ.

کرتے ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں (امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) میں نہیں جانتا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سفیان بن حسین کی حدیث میں اپنے اور نبی ﷺ کے درمیان عمر رضی اللہ عنہ کو داخل کیا ہے یا نہیں، اونٹ کی زکوٰۃ کے بارے میں اسی معنی کے مثل ہی، وہ اس کی مخالفت نہیں کرتے اور میں بھی اسے زیادہ نہیں جانتا بلکہ میں شک بھی نہیں کرتا، انشاء اللہ۔ مگر انہوں نے یہ تمام حدیث بکریوں، مخلوط اشیاء اور کاشت ہونے والی کھادر زمین کی زکوٰۃ کے بارے میں بیان کی ہے لیکن مجھے اس کی حدیث میں سوائے اونٹ (کی زکوٰۃ کے ذکر) کے کچھ اور یاد نہیں ہے۔

۶۹۵- (۴۱۳): أَخْبَرَنَا الثَّقَفَةُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، لَا أُدْرِي أَدْخَلَ ابْنُ عُمَرَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ عُمَرَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ أَوْ لَا: فِي صَدَقَةِ الْإِبِلِ مِثْلَ هَذَا الْمَعْنَى لَا يُخَالِفُهُ وَلَا أَعْلَمُهُ، بَلْ لَا أَشْكُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ إِلَّا حَدَّثَ بِجَمِيعِ الْحَدِيثِ فِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ وَالْخُلَطَاءِ وَالرَّقِيقَةِ هَكَذَا، إِلَّا أَنِّي لَا أَحْفَظُ إِلَّا الْإِبِلَ فِي حَدِيثِهِ.

۶۹۶- (۴۱۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَعْمَلَ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى الطَّائِفِ وَمَخَالَفِيهَا فَخَرَجَ مُصَدِّقًا فَاعْتَدَّ عَلَيْهِمُ الْغَدِيَّ وَلَمْ يَأْخُذْ بِالْغَدَاءِ مِنْهُمْ، فَقَالُوا لَهُ: إِنْ كُنْتَ مُعْتَدًّا عَلَيْنَا بِالْغَدِيَّ فَخُذْهُ مِنَّا، فَأَمْسَكَ حَتَّى لَقِيَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ: أَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ تَظْلِمُهُمْ؛ تَعْتَدُّ عَلَيْهِمُ بِالْغَدِيَّ وَلَا تَأْخُذُهُ مِنْهُمْ! فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَاعْتَدَّ عَلَيْهِمُ بِالْغَدِيَّ حَتَّى بِالسَّخْلَةِ يَرُوحُ بِهَا الرَّاعِيَ عَلَى يَدِهِ، وَقُلْ لَهُمْ: لَا آخُذُ مِنْكُمْ الرَّبِّي، وَلَا الْمَاخِضَ، وَلَا ذَاتِ الدَّرِّ، وَلَا الشَّاةَ الْأَكُولَةَ، وَلَا

عاصم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ابو سفیان بن عبداللہ کو طائف اور اس کے ارد گرد کے علاقوں کا عامل مقرر کیا تو وہ زکوٰۃ کی وصولی کے لیے نکلے تو انہوں نے بکریوں میں بچے کو بھی شمار کیا لیکن زکوٰۃ میں اسے وصول نہ کیا، تو لوگوں نے ان سے کہا کہ اگر آپ (زکوٰۃ لیتے ہوئے) ہمارے اموال میں بکری کا بچہ شمار کرتے ہیں تو پھر اسے ہم سے وصول بھی کیا کیجیے۔ لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا، یہاں تک کہ وہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ملے تو ان سے کہا: دیکھیے لوگ سمجھتے ہیں کہ آپ ان پر ظلم کرتے ہیں، آپ (زکوٰۃ کے جانوروں میں) بکری کا بچہ شمار کرتے ہیں جبکہ لیتے نہیں ہیں، تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم ان پر نہ صرف بکری کا بچہ شمار کیا کرو بلکہ وہ مینا بھی شمار کرو جسے چرواہا اپنے ہاتھ پر

[۶۹۵] سنن أبی داود، کتاب الزکاة، باب فی زکاة السائمة، ح: ۱۰۶۸، سنن الترمذی، أبواب الزکاة، باب ما جاء فی زکاة الابل والغنم.

ح: ۶۲۱، صحیح ابن خزيمة: ۱۹/۴، المستدرک للحاکم، ۳۹۲/۱

[۶۹۶] المصنف لعبد الرزاق: ۱۱/۴، سنن أبی داود، الموطأ لإمام مالک: ۲۶۵/۱

اٹھا کے چلتا ہے اور ان سے کہو کہ میں تم سے نہ تو بچے پالنے والی بکری وصول کروں گا، نہ حاملہ، نہ دودھ دینے والی، نہ وہ بکری جسے کھانے کے لیے رکھا گیا ہو اور نہ ہی نر بکر وصول کروں گا، البتہ ان سے عناق (بکری کا وہ بچہ جو ابھی ایک سال کا نہ ہو)، جذعہ (ایک سال کی بکری) اور ثنیہ (دو سال کی بکری) لے لیا کرو، جو درمیانی ہو یعنی نہ بچی ہو، نہ بوڑھی ہو اور نہ ہی عمدہ ہو۔

سعر بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس دو آدمی آئے اور انہوں نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ہے کہ لوگوں کے اموال سے زکوٰۃ وصول کریں، راوی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے موجودہ مال میں سے بہترین بکری نکال کر دی جو حاملہ تھی، تو انہوں نے وہ واپس کر دی اور کہا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ حاملہ بکری (زکوٰۃ میں) لیں۔ اس نے کہا: پھر میں نے بکریوں کے درمیان سے ایک بکری پکڑ کر انہیں دی تو انہوں نے لے لی۔

نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے زکوٰۃ کی بکریاں گزاری گئیں تو آپ نے ان میں ایک بکری دیکھی جو دودھ سے لبریز تھی، تو عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کیسی بکری ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ یہ زکوٰۃ کی بکری ہے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے مالک نے یہ خوشی سے نہیں دی ہو گی، تم لوگوں کو آزمائش میں نہ ڈالا کرو اور مسلمانوں کے بہترین اموال (زکوٰۃ میں) وصول نہ کیا

فَحَلَّ الْغَنَمِ، وَخُذْ مِنْهُمْ الْعِنَاقَ، وَالْجَذْعَةَ، وَالثَّنِيَّةَ، فَذَلِكَ عَدْلٌ بَيْنَ غَدِيِّ الْمَالِ وَخِيَارِهِ.

۶۹۷- (۴۱۷): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمِيَّةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ ابْنَ سِعْرٍ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ، عَنْ سِعْرٍ، أَحِبِّي بَنِي عَدِيٍّ، قَالَ: جَاءَ نَبِيَّ رَجُلَانِ، فَقَالَا: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَنَا نَصِيقَ أَمْوَالِ النَّاسِ، قَالَ: فَأَخْرَجْتُ مَا خِصًّا أَفْضَلَ مَا وَجَدْتُ، فَرَدَّاهَا عَلَيَّ، وَقَالَا: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَأْخُذَ الشَّاةَ الْحُبْلَى قَالَ: فَأَعْطَيْتُهُمَا شَاةً مِنْ وَسَطِ الْغَنَمِ فَأَخَذَاهَا.

۶۹۸- (۴۱۶): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: مَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِغَنَمٍ مِنَ الصَّدَقَةِ، فَرَأَى فِيهَا شَاةً حَافِلًا ذَاتَ ضَرْعٍ، فَقَالَ عُمَرُ: مَا هَذِهِ الشَّاةُ؟ فَقَالُوا: شَاةٌ مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ عُمَرُ: مَا أَعْطَى هَذِهِ أَهْلَهَا وَهُمْ طَائِعُونَ، لَا تَفْتِنُوا النَّاسَ، لَا تَأْخُذُوا

[۶۹۷] سنن أبي داود، كتاب الزكاة، باب في زكاة السائمة، ح: ۱۵۷۱، سنن النسائي كتاب الزكاة، باب اعطا السيد المال بغير اختيار المصدق، ح: ۲۴۶۲، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۱۵۳/۲۴

[۶۹۸] الموطأ لإمام مالك: ۲۵۹/۱، المصنف لابن أبي شيبة: ۱۲۶/۳

حَزْرَاتِ الْمُسْلِمِينَ، نَكَبُوا عَنِ الطَّعَامِ .

کرو، (ان کا) رزق چھیننے سے باز رہو۔

باب صدقة البقر

٦٩٩- (٤١٥): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ طَاوُسِ الْيَمَانِيِّ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخَذَ مِنْ ثَلَاثِينَ بَقْرَةً تَيْبَعًا، وَمِنْ أَرْبَعِينَ بَقْرَةً مُسِنَّةً، وَآتَى بِمَا دُونَ ذَلِكَ فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا، وَقَالَ: لَمْ أَسْمَعْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهِ شَيْئًا حَتَّى الْقَاهُ فَاسْأَلَهُ، فَتَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ مُعَاذٌ .

طاؤس یمانوی روایت کرتے ہیں کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے تیس گائیوں سے ایک گائے کا بچہ اور چالیس گائیوں میں سے گائے کا وہ بچہ جس کے دانت نکل آئے ہوں، زکوٰۃ میں لیا اور آپ نے ان کے علاوہ (کوئی اور لینے) سے انکار کیا کہ ان سے کچھ زکوٰۃ پکڑیں اور فرمایا کہ میں نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ نہیں سنا یہاں تک کہ میں آپ ﷺ سے ملاقات کر پاتا اور آپ ﷺ سے (اس بارے میں) پوچھتا، لیکن معاذ رضی اللہ عنہ کے آنے سے پہلے ہی رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے۔

٧٠٠- (٤١٤): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسِ بْنِ مُعَاذَ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَتَى بِوَقْصِ الْبَقْرِ، فَقَالَ: لَمْ يَأْمُرْنِي فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ .

طاؤس روایت کرتے ہیں کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو گائیوں کے وقص پر لایا گیا تو انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے مجھے اس بارے میں کسی چیز کا حکم نہیں دیا۔
امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وقص وہ ہے جو فریضے کو نہ پہنچے۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَالْوَقْصُ مَا لَمْ يَبْلُغِ الْفَرِيضَةَ .

فوٹڈ کلوۃ میں فریضتین کے مابین کو وقص کہتے ہیں، مثلاً اونٹ اگر پانچ ہوں تو ان پر ایک بکری زکوٰۃ ہوگی اور جب تک دس اونٹ نہ ہوں گے ایک بکری ہی رہے گی، یعنی کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔ چنانچہ ایک فریضہ پانچ ہے اور دوسرا فریضہ دس ہے اور ان دونوں کے درمیان کو وقص کہتے ہیں۔

باب ماليس فيه من الذود صدقة

٧٠١- (٤٠٦): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں پڑے گی
سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول

[٦٩٩] الموطأ لإمام مالك: ٢٥٩/١

[٧٠٠] المصنف لعبد الرزاق: ٤/٦٠٤، المصنف لابن أبي شيبة: ٣/١٢٩

[٧٠١] الموطأ لإمام مالك: ١/٢٤٤، صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب ليس فيما دون خمس ذود صدقة، ح: ١٤٥٩، صحيح مسلم،

كتاب الزكاة، ح: ٩٧٩

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ دَوْدٍ صَدَقَةٌ)).

گزشتہ حدیث ہی ہے، صرف رواۃ کا اختلاف ہے۔

۷۰۴- (۴۰۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ دَوْدٍ صَدَقَةٌ)).

یہاں بھی رواۃ کا ہی اختلاف ہے، حدیث وہی ہے۔

۷۰۳- (۴۰۸): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ دَوْدٍ صَدَقَةٌ)).

مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں پڑے گی

باب لیس علی المسلم فی عبده

وفرسه صدقہ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۷۰۴- (۴۲۱): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عِرَالِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ)).

اختلاف رواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

۷۰۵- (۴۲۲): أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ

۷۰۲ | أيضاً

۷۰۳ | أيضاً

۷۰۴ | صحيح البخاری، كتاب الزكاة، باب لیس علی المسلم فی فرسه صدقہ، ح: ۱۶۶۳، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب لا زكاة

علی المسلم فی عبده و فرسه، ح: ۹۸۲، المسند للحمیدی: ۲/۴۶۰

۷۰۵ | أيضاً

يَسَارَ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

یہی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔

۷۰۶- (۲۳۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، مِثْلَهُ مَوْقُوفًا عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ.

عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب سے غیر عربی گھوڑوں کی زکوٰۃ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ کیا (عام) گھوڑوں میں زکوٰۃ ہوتی ہے؟ (یعنی جب ان میں ہی نہیں ہے تو دیگر جنسوں کا کیا سوال ہوا؟)

۷۰۷- (۴۲۴): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ عَنْ صَدَقَةِ الْبَرَاذِينِ، فَقَالَ: وَهَلْ فِي الْخَيْلِ صَدَقَةٌ؟

سامان کی زکوٰۃ کا بیان

باب زكاة العروض

حماس بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا اور میں اپنی گردن پر کھالیں اٹھائے ہوئے تھا، تو عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے حماس! کیا تو نے اپنی زکوٰۃ ادا کر دی ہے؟ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! میرے پاس تو اس کے علاوہ اور کھالوں کو دباغت کرنے (یعنی رنگنے) والے قرظ (کیکر کے مشابہ پتوں سے بنا ہوا چمڑا رنگنے کا مصالحہ) کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بھی مال ہے، اسے نیچے رکھو۔ حماس کہتے ہیں کہ میں نے اسے آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دیا، آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا حساب کیا تو میں نے محسوس کیا کہ اس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، چنانچہ انہوں نے اس سے زکوٰۃ وصول کی۔

۷۰۸- (۴۵۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو بْنِ حِمَاسٍ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: مَرَرْتُ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَلَى عُنُقِي أَدَمَةٌ أَحْمَلُهَا، فَقَالَ عُمَرُ: أَلَا تُؤَدِّي زَكَاتَكَ يَا حِمَاسُ؟ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَا لِي غَيْرُ هَذِهِ الَّتِي عَلَى ظَهْرِي وَأَهْبَةٌ فِي الْقَرِظِ، فَقَالَ: ذَاكَ مَالٌ فَضَعُ، قَالَ: فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَحَسَبَهَا، فَوَجَدْتُ قَدْ وَجَبَتْ فِيهَا الزَّكَاةُ، فَأَخَذَ مِنْهَا الزَّكَاةَ.

اختلافِ رواة سے پچھلی کے مثل ہی حدیث ہے۔

۷۰۹- (۴۶۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ،

۷۰۶ | أيضاً

۷۰۷ | الموطأ لإمام مالك: ۲۷۸/۱

۷۰۸ | المصنف بعد الراف: ۹۶/۴، المصنف لابن أبي شيبة: ۱۸۳/۳

۷۰۹ | أيضاً

حَدَّثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِي
عَمْرٍو بْنِ حِمَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ مِثْلَهُ.

۷۱۰- (۴۶۳): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ
يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ رُزَيْقِ بْنِ حَكِيمٍ، أَنَّ
عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَيْهِ: أَنْ أَنْظِرْ مَنْ
مَرَّ بِكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَخُذْ مِمَّا ظَهَرَ مِنْ
أَمْوَالِهِمْ مِنَ التِّجَارَاتِ، مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ
دِينَاراً دِينَاراً، فَمَا نَقَصَ فَبِحَسَابِهِ حَتَّى يَبْلُغَ
عِشْرِينَ دِينَاراً، فَإِنْ نَقَصَتْ ثَلَاثُ دِينَارٍ
فَدَعَهَا وَلَا تَأْخُذْ مِنْهَا شَيْئاً.

باب زكاة أموال اليتامى والابتغاء

فيها

۷۱۱- (۴۲۶): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ
جُرَيْجٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِكٍ، أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((اِبْتِغُوا فِي مَالِ الْيَتِيمِ، أَوْ
فِي مَالِ الْيَتَامَى، لَا تَذْهَبَهَا، أَوْ لَا
تَسْتَأْصِلْهَا الصَّدَقَةَ)).

۷۱۲- (۴۲۷): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَانَ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَتْ
عَائِشَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَلِينِي أَنَا وَأَخْوَيْنِ لِي
يَتِيمَيْنِ فِي حِجْرِهَا، فَكَانَتْ تُخْرِجُ مِنْ
أَمْوَالِنَا الْبَرَّكَاتِ.

۷۱۳- (۱۰۱۱): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَانَ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَتْ

رزق بن حکیم سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے انہیں لکھا کہ مسلمانوں میں سے جو شخص تیرے پاس سے گزرے تو ٹوڈ دیکھ کہ ان کے پاس جو سامان تجارت بظاہر موجود ہو، اس کے ہر چالیس دینار میں سے ایک ایک دینار (یعنی چالیسواں حصہ) لے لے اور جو چالیس سے کم ہو تو بیس دینار تک اسی حساب سے لے، لیکن اگر بیس دینار سے ایک تہائی دینار بھی کم ہو تو اس مال کو چھوڑ دے اور اس میں سے کچھ نہ لے۔

یتیموں کے اموال میں زکوٰۃ اور ان کے بارے

مصرف تلاش کرنے کا بیان

یوسف بن ماہک روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یتیموں کے مال میں (اضافے کے لیے کوئی مصرف) تلاش کرو، تاکہ زکوٰۃ اسے ختم ہی نہ کر دے یا سرے سے اس کا صفایا ہی نہ کر دے۔

قاسم بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا میری اور میرے دو یتیم بھائیوں کی پرورش کیا کرتی تھیں اور وہ ہمارے اموال سے زکوٰۃ نکالا کرتی تھیں۔

قاسم بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا میری اور میرے بھائی (ہم دونوں) یتیموں کی اپنی گود میں پرورش

[۷۱۰] الموطأ لإمام مالك: ۲۵۵/۱، المصنف لعبد الرزاق: ۶/۹۶، الأموال لأبي عبيد: ۱۱۶۴، المصنف لابن أبي شيبة: ۱۱۹/۳

[۷۱۱] المصنف لعبد الرزاق: ۴/۶۶

[۷۱۲] الموطأ لإمام مالك: ۲۵۱/۱، المصنف لعبد الرزاق: ۴/۶۶

[۷۱۳] أيضاً

کیا کرتی تھیں، تو وہ ہمارے مالوں سے زکوٰۃ نکالا کرتی تھیں۔

نافع، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ یتیم کے مال سے زکوٰۃ نکالا کرتے تھے۔

عمر دینار سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یتیموں کے اموال میں (اضافہ کے لیے کوئی مصرف) تلاش کرو، کہ کہیں زکوٰۃ اسے ختم نہ کر دے۔ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہمارے اموال سے زکوٰۃ نکالا کرتی تھیں اور اس سے بحرین میں تجارت کی جاتی تھی۔

عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَلِينِي وَأَخَا لِي يَتِيمِينَ فِي حَجْرِهَا، فَكَانَتْ تُخْرِجُ مِنْ أَمْوَالِنَا الزَّكَاةَ.

۷۱۴-(۱۰۱۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُزَكِّي مَالَ الْيَتِيمِ.

۷۱۵-(۱۰۱۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ابْتَغُوا فِي مَالِ الْيَتَامَى لَا تَسْتَهْلِكُهَا الزَّكَاةَ.

۷۱۶-(۱۰۱۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَعَبْدَ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمَخَارِقِ كُلُّهُمْ يُخْبِرُهُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تُزَكِّي أَمْوَالَنَا، وَإِنَّهُ لَيَتَجَرُّ بِهَا فِي الْبَحْرَيْنِ.

باب ماليس فيه زكاة من العروض

والحُلَىّ والورق

۷۱۷-(۴۶۱): أَخْبَرَنَا الثَّقَفَةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ فِي الْعَرْضِ زَكَاةٌ إِلَّا أَنْ يُرَادَ بِهِ التِّجَارَةُ.

۷۱۸-(۴۴۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَلِي بَنَاتٍ أُخِيهَا يَتَامَى فِي حَجْرِهَا لَهُنَّ الْحُلَىّ فَلَا تُخْرِجُ مِنْهُ الزَّكَاةَ.

۷۱۹-(۴۴۹): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْمِلٍ، عَنْ

اس سامان، زیور اور چاندی کا بیان جس میں

زکوٰۃ نہیں پڑتی

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سامان میں زکوٰۃ نہیں ہے، ہاں اگر اس سے تجارت کا ارادہ ہو (تو پھر زکوٰۃ ہو گی)۔

قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی بھتیجیوں کی پرورش کیا کرتی تھیں، جو (ابھی) ان کی گود میں تھیں، تو آپ ان (بچیوں) کے زیورات سے زکوٰۃ نہیں نکالا کرتی تھیں۔

ابن ابی ملیکہ روایت کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

[۷۱۴] المصنف لابن أبي شيبة: ۱/۳، سنن الدار قطنی: ۱۱۱/۲

[۷۱۵] سنن الدار قطنی: ۱۱۱/۲، المصنف لعبد الرزاق: ۴/۶۹۶۸، المصنف لابن أبي شيبة: ۳/۱۴۹

[۷۱۶] المصنف لابن أبي شيبة: ۳/۱۴۹

[۷۱۷] المصنف لابن أبي شيبة: ۳/۱۸۳، السنن الكبرى للبيهقي: ۴۰/۲۴۸

[۷۱۸] الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۵۰، المصنف لعبد الرزاق: ۴/۸۳، المصنف لابن أبي شيبة: ۳/۱۵۵

[۷۱۹] الأموال لابن زنجويه: ۳/۹۸۰

نے اپنی بھتیجیوں کو سونے کے زیورات بنوا کر دیے تھے اور ان سے زکوٰۃ نہیں نکالا کرتی تھیں۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیٹیوں اور لونڈیوں کو سونے کے زیورات بنوا کر دیے تھے، پھر اس کی زکوٰۃ نہیں نکالا کرتے تھے۔

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے زیورات کے بارے میں سوال کرتے سنا کہ کیا اس میں زکوٰۃ ہے؟ تو جابر نے فرمایا: نہیں، اس نے کہا: اور اگر وہ ہزار دینار (کی مالیت) کو پہنچ جائیں؟ تو جابر نے جواب: اس سے بھی زیادہ۔

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

عمرو بن یحییٰ مازنی نے بھی حدیث بیان کی ہے۔

معدنیات اور مدفون خزانے کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ

أَبْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تُحْلِي بَنَاتِ أَخِيهَا بِالذَّهَبِ وَكَانَتْ لَا تُخْرِجُ زَكَاتَهُ.

۷۲۰- (۴۵۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُحْلِي بَنَاتِهِ وَجَوَارِيَهُ الذَّهَبَ ثُمَّ لَا يُخْرِجُ مِنْهُ الزَّكَاةَ.

۷۲۱- (۴۵۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يُسْأَلُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحُلِيِّ أَفِيهِ الزَّكَاةُ؟ فَقَالَ جَابِرٌ: لَا، فَقَالَ: وَإِنْ كَانَ يَبْلُغُ أَلْفَ دِينَارٍ؟ فَقَالَ جَابِرٌ: كَثِيرٌ.

۷۲۲- (۴۴۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوْاقٍ صَدَقَةٌ)).

۷۲۳- (۴۴۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوْاقٍ صَدَقَةٌ مِنَ الْوَرَقِ)).

۷۲۴- (۴۴۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ، بِهَذَا الْحَدِيثِ.

باب زكاة الركاظ والكنز

۷۲۵- (۴۵۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ

[۷۲۰] | الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۵۰

[۷۲۱] | المصنف لعبد الرزاق: ۴/۸۲

[۷۲۲] | الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۴۴، صحيح البخاری، كتاب الزكاة، باب ليس فيما دون خمس ذود صدقة، ح: ۴۵۹، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، ح: ۹۷۹

[۷۲۴] | أيضاً

[۷۲۳] | أيضاً

[۷۲۵] | المسند للحميدي: ۲/۴۶۲، سنن الترمذي، أبواب الاحكام، باب ما جاء في العجماء جرحها جبار، ح: ۱۳۷۷

الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ)).

۷۲۶- (۴۵۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((فِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ)).

۷۲۷- (۴۵۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((فِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ)).

۷۲۸- (۴۵۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سَابُورَ، وَيَعْقُوبَ بْنَ عَطَاءٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ فِي كَنْزٍ وَجَدَهُ رَجُلٌ فِي خَرَبَةٍ جَاهِلِيَّةٍ: ((إِنْ وَجَدْتَهُ فِي قَرْيَةٍ مَسْكُونَةٍ أَوْ فِي سَبِيلٍ مِيتَاءٍ فَعَرَفْتُهُ، وَإِنْ وَجَدْتَهُ فِي خَرَبَةٍ جَاهِلِيَّةٍ أَوْ فِي قَرْيَةٍ غَيْرِ مَسْكُونَةٍ فَفِيهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ)).

۷۲۹- (۴۵۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنِّي وَجَدْتُ أَلْفًا وَخَمْسِمِائَةَ دِرْهَمٍ فِي خَرَبَةٍ بِالسَّوَادِ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَمَا

نے فرمایا: معدنیات میں خمس (پانچواں حصہ) ہے۔

رواۃ کا اختلاف ہے، حدیث وہی ہے۔

اختلاف رواۃ کے ساتھ سابقہ حدیث ہی ہے۔

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایسے خزانے کے بارے میں جو کسی شخص کو عہد جاہلیت کے کھنڈرات سے ملا ہو، فرمایا: اگر تو نے اسے کسی رہائشی بستی سے یا آمدورفت والی گزر گاہ سے حاصل کیا ہے تو اس کا اعلان کر اور اگر تجھے وہ زمانہ جاہلیت کے یا کسی ایسی بستی سے ملا ہے جو رہائشی نہیں ہے، تو اس میں اور معدنیات میں پانچواں حصہ (ادا کرنا لازم) ہے۔

شععی بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: مجھے سیاہ زمین کے کھنڈرات سے پندرہ ۳ درہم ملے ہیں، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا تو اس بارے میں لازماً میں ایک واضح فیصلہ کرتا ہوں کہ اگر تو تجھے کسی ایسی بستی سے ملے ہیں جس کا خرچ کوئی دوسری بستی

۷۲۶ | أيضاً

۷۲۷ | الموطأ لإمام مالك: ۲۴۹/۱، صحيح البخارى، كتاب الزكاة، باب فى الركاى الخمس، ح: ۱۴۹۹، صحيح مسلم، كتاب الحدود،

باب حرج العمماء والمعدن والبئر حيار، ح: ۱۷۱۰

۷۲۸ | المسند للحميدى: ۲۷۲/۲، سنن أبى داود، كتاب اللقطة، باب التعريف باللقطة، ح: ۱۷۱۰، سنن الترمذى، أبواب البيوع، باب -

حاء فى الرخصة فى أكل الثمر للمأز بها، ح: ۱۲۸۸، المستدرک للحاکم: ۶۵/۲

۷۲۹ | المصنف لابن أبى شيبة: ۲۲۴/۳

ادا کرتی ہے، تو وہ اسی بستی والوں کے ہوں گے، لیکن اگر تجھے کسی ایسی بستی سے ملے ہیں جس کا خرچ کوئی دوسری بستی ادا نہیں کرتی، تو اس کے پانچ حصوں میں سے چار حصے تمہارے اور پانچواں حصہ ہمارا ہو گا، پھر پانچواں حصہ تمہارے لیے ہو گا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معدنیات میں پانچواں حصہ ادا کرنا ہو گا۔

لَا قُضِينَ فِيهَا قَضَاءً بَيِّنًا، إِنْ كُنْتَ وَجَدْتَهَا فِي قَرْيَةٍ تُوَدَّى خَرَاجَهَا قَرْيَةً أُخْرَى فَهِيَ لِأَهْلِ تِلْكَ الْقَرْيَةِ، وَإِنْ وَجَدْتَهَا فِي قَرْيَةٍ لَا تُوَدَّى خَرَاجَهَا قَرْيَةً أُخْرَى فَلَكَ أَرْبَعَةٌ أَحْمَاسِيهِ وَلَنَا الْخُمْسُ ثُمَّ الْخُمْسُ لَكَ.

۷۳۰- (۱۱۹۵): أَخْبَرَنَا أَبُو عِيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ)).

”عنبر“ کی زکوٰۃ کا بیان

طاؤس روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عنبر کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا: اگر اس میں کوئی چیز موجود ہو تو اس میں پانچواں حصہ ہو گا۔

نوٹ: سانپ کی شکل جیسی ایک مچھلی ہوتی ہے جس کے پیٹ سے خوشبودار مادہ بطورِ فضلہ خارج ہوتا ہے، اس مادے کو عنبر کہتے ہیں۔ بعض اس سے وہ مچھلی ہی مراد لیتے ہیں۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عنبر کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا: اگر اس میں کوئی چیز ہو تو اس میں پانچواں حصہ ہو گا۔

باب زکاة العنبر

۷۳۱- (۶۹۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْعَنْبَرِ؟ فَقَالَ: إِنْ كَانَ فِيهِ شَيْءٌ فَفِيهِ الْخُمْسُ.

۷۳۲- (۴۵۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْعَنْبَرِ؟ فَقَالَ: إِنْ كَانَ فِيهِ شَيْءٌ فَفِيهِ الْخُمْسُ.

اس کا بیان کہ عنبر میں زکوٰۃ نہیں پڑتی

ابن اذینہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عنبر میں زکوٰۃ نہیں ہے، کیونکہ یہ ایسی چیز ہے کہ جسے سمندر باہر پھینک دیتا ہے۔

باب ليس في العنبر زكاة

۷۳۳- (۴۵۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أُدَيْنَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ فِي الْعَنْبَرِ زَكَاةٌ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ دَسَّرَهُ الْبَحْرُ.

[۷۳۰] الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۴۹، صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب في الركاك الخمس، ح: ۱۴۹۶

[۷۳۱] المصنف لعبد الرزاق: ۴/۶۴، المصنف لابن أبي شيبة: ۳/۱۴۳

[۷۳۲] أيضاً

[۷۳۳] المصنف لعبد الرزاق: ۴/۶۵، المصنف لابن أبي شيبة: ۳/۱۴۲، الاموال لأبي عبيد، ح: ۸۸۶

ابن اذینہ ہی سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عمر میں زکوٰۃ نہیں ہے، یہ تو صرف ایسی چیز ہے جسے سمندر باہر اچھال پھینکتا ہے۔

۷۳۴- (۶۹۲): أَخْبَرَنَا ابْنُ عَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أُذَيْنَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَيْسَ فِي الْعَنْبِرِ زَكَاةٌ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ دَسَّرَهُ الْبَحْرُ.

پھلوں، فصلوں، تیل اور شہد کی زکوٰۃ کا بیان عتاب بن اسید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انگور کی زکوٰۃ کے بابت فرمایا: اس کا ویسے ہی اندازہ لگایا جائے جیسے کھجور کا اندازہ لگایا جاتا ہے، پھر اس کی زکوٰۃ منقے کے طور پر ادا کی جائے جس طرح تازہ کھجور کی زکوٰۃ خشک کھجور (چھوہارے) کی طرح ادا کی جاتی ہے۔

باب زكاة الثمار والزروع والزيوت والعسل
۷۳۵- (۴۴۰): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحِ التَّمَّارِ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ أُسَيْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي زَكَاةِ الْكُرْمِ: ((يُخْرَصُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ، ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا)).

اسی کی اسناد سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی شخص کو بھیجا کرتے تھے جو لوگوں کے انگوروں اور پھلوں کے اندازے لگاتا۔

۷۳۶- (۴۴۱): وَيَأْسَنَادِهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَبْعَثُ مَنْ يَخْرَصُ عَلَى النَّاسِ كُرُومَهُمْ وَثَمَارَهُمْ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: پھلوں اور کھیتوں میں زکوٰۃ ہے اور جو کھجور کے درخت پر (پھل لگا ہو) یا انگور ہوں، یا فصل ہو، یا جو ہوں، یا آٹا ہو اور جو (زمین) اونٹ کے ذریعے سیراب ہو، یا نہر سے، یا چشمے سے، تو اس میں نصف عشر ہے (یعنی) ہر بیس میں سے ایک۔

۷۳۷- (۴۴۴): أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَقَبَةَ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو كَانَ يَقُولُ: صَدَقَةُ الثَّمَارِ وَالزُّرُوعِ مَا كَانَ نَخْلًا أَوْ كَرْمًا أَوْ زُرْعًا أَوْ شَعِيرًا أَوْ سُلْتًا، فَمَا كَانَ مِنْهُ بَعْلًا أَوْ يُسْقَى بِنَهْرٍ أَوْ يُسْقَى بِالْعَيْنِ أَوْ عَثْرِيًّا بِالْمَطَرِ فَفِيهِ الْعَشْرُ مِنْ كُلِّ عَشْرَةٍ وَاحِدٍ وَمَا كَانَ مِنْهُ يُسْقَى بِالنَّضْحِ

[۷۳۴] السنن الكبرى للبيهقي، ۱/۴۶/۴، المصنف لابن أبي شيبة: ۱۴۲/۳

[۷۳۵] سنن الترمذی، أبواب الزكاة، باب ما جاء في الغرض، ح: ۶۴۴، سنن أبي داود، كتاب الزكاة، باب في خرص العنب، ح: ۱۶۰۴، صحيح ابن خزيمة: ۴۱/۴، صحيح ابن حبان: ۷۳/۸، مستدرک: ۳/۵۹۵

[۷۳۶] أيضاً

[۷۳۷] المصنف لعبد الرزاق: ۱۳۵/۴، المصنف لابن أبي شيبة: ۱۴۵/۳، صحيح البخاری، كتاب الزكاة، باب العشر فيما يسقى من ماء

سماء وبالماء الحار، ح: ۳۲۸۶

فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ فِي كُلِّ عَشْرَيْنَ وَاحِدًا.

۷۳۸- (۱۷۵): أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَسَلَمْتُ، ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اجْعَلْ لِقَوْمِي مَا أَسَلَمُوا عَلَيْهِ مِنْ أَمْوَالِهِمْ، فَفَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَسْتَعْمَلَنِي عَلَيْهِمْ، ثُمَّ اسْتَعْمَلَنِي أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، قَالَ: وَكَانَ سَعْدٌ مِنْ أَهْلِ السَّرَاةِ، قَالَ: فَكَلَّمْتُ قَوْمِي فِي الْعَسَلِ، فَقُلْتُ لَهُمْ: زَكُوهُ فَإِنَّهُ لَا خَيْرَ فِي ثَمَرَةٍ لَا تُزَكَّى، فَقَالُوا: كَمْ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: الْعُشْرُ، فَأَخَذْتُ مِنْهُمْ الْعُشْرَ، فَأَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا كَانَ، قَالَ: فَقبَضَهُ عُمَرُ، فَبَاعَهُ ثُمَّ جَعَلَ ثَمَنَهُ فِي صَدَقَاتِ الْمُسْلِمِينَ.

۷۳۹- (۱۷۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَأْخُذُ مِنَ النَّبِطِ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالزَّيْتِ نِصْفَ الْعُشْرِ، يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يَكْثُرَ الْحَمْلُ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَيَأْخُذُ مِنَ الْقَطِينَةِ الْعُشْرَ.

۷۴۰- (۱۷۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ

سیدنا سعد بن ابی ذباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو میں نے سلام کیا، پھر میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میری قوم کے لیے کوئی بندہ مقرر کر دیجئے جسے وہ اپنے مالوں سے حصہ نکال کر دے دیا کریں، تو رسول اللہ ﷺ نے یہ کیا کہ مجھے ان پر عامل مقرر کر دیا، پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے بھی مجھے ہی عامل مقرر کیا۔ میں نے اپنی قوم سے شہد کے بارے میں بات کی اور انہیں کہا کہ اس کی بھی زکوٰۃ ادا کیا کرو، کیونکہ جس مال میں زکوٰۃ ادا نہیں کی جاتی اس میں خیر و برکت نہیں ہوتی، تو انہوں نے پوچھا: کتنی؟ میں نے کہا: دسواں حصہ، سو میں نے ان سے دسواں حصہ وصول کیا، پھر میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں سارے معاملہ کے بارے میں بتلایا تو عمر رضی اللہ عنہ نے وہ (شہد) لے لیا اور اسے بیچ کر اس کی قیمت کو مسلمانوں کے صدقات میں شامل کر دیا۔

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کنوئیں کے پہلے پانی سے، گیبوں سے اور تیل سے عشر کا آدھا لیا کرتے تھے، آپ رضی اللہ عنہ چاہتے تھے کہ یہ زیادہ سے زیادہ مدینہ لائے جائیں اور آپ غلہ اور دالیں وغیرہ سے عشر لیا کرتے تھے۔

سائب بن یزید بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں، میں عبد اللہ بن عتبہ کے ساتھ مدینہ

[۷۳۸] سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ العسل، ح: ۱۶۰۰، سنن ابن ماجہ، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ العسل، ح: ۱۸۲۳، المسند

[۷۳۹] امام أحمد بن حنبل: ۲۸۶/۲۷

[۷۴۰] الموطأ لإمام مالك: ۲۸۱/۱

[۷۴۰] الموطأ لإمام مالك: ۲۸۱/۱

عاملاً مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْتَةَ عَلَى سُوْقِ الْمَدِينَةِ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَانَ يَأْخُذُ مِنَ النَّبِطِ الْعُشْرُ.

کے بازار پر عامل تھا تو آپ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کنویں کے پہلے پانی سے عشر لیا کرتے تھے۔

پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہوتی

سیدنا ابوسعید خدری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ وسق سے کم کھجور میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

باب ليس فيمادون خمسة أوسق صدقة
٧٤١- (٤٣٧): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ)).

سیدنا ابوسعید خدری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ وسق سے کم کسی چیز میں بھی زکوٰۃ نہیں ہے۔

٧٤٢- (٤٣٨): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ)).

سیدنا ابوسعید خدری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ وسق سے کم کسی چیز میں بھی زکوٰۃ نہیں ہے۔

٧٤٣- (٤٣٩): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى الْمَازِنِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ)).

زکوٰۃ وصول کرنے والے اور اس مال کے ضائع ہو جانے کا بیان جس میں صدقے کا مال شامل ہو

سیدنا ابو حمید ساعدی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے قبیلہ اسد کے ابن تبتیہ نامی شخص زکوٰۃ (وصول

باب العامل على الصدقة وهلاك مال

خالطته الصدقة

٧٤٤- (٤٦٩): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي

[٧٤١] أيضاً

[٧٤٢] أيضاً

[٧٤٣] أيضاً

کرنے) پر عامل مقرر فرمادیا، جب وہ (زکوٰۃ اکٹھی کر کے) واپس آیا تو کہنے لگا: یہ مال تمہارا ہے اور یہ مجھے تحائف دیے گئے ہیں، نبی ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمانے لگے: عامل کو کیا ہونے لگا ہے کہ ہم اسے اپنے کسی کام سے بھیجتے ہیں تو وہ آ کر کہتا ہے کہ یہ تمہارا مال ہے اور یہ میرے تحائف ہیں۔ اچھا اگر وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر میں ہی بیٹھا رہتا تو دیکھتا کہ کیا (پھر بھی) تحائف اس کی نذر کئے جاتے یا نہ؟ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ اس طرح کی جو بھی چیز وصول کرے گا، اسے روز قیامت اپنی گردن پر لادی اٹھائے لائے گا، اگر وہ اونٹ ہو گا تو وہ بلبلارہا ہو گا، اگر گائے ہو گی تو وہ بھی آواز نکال رہی ہو گی اور اگر بکری ہو گی تو وہ منمننا رہی ہو گی۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اتا بلند فرمایا کہ ہم نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی، پھر فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے (تیرا حکم) پہنچا دیا ہے؟ اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا ہے؟

سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا، یعنی اسی حدیث کے مثل۔ تم زید بن ثابت سے بھی پوچھ سکتے ہو۔

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ و صولی زکوٰۃ پر عامل مقرر کیا تو فرمایا: اے ابو ولید! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا، تو روز قیامت اس حال میں نہ آئے کہ تو اپنے کندھوں پر بلبلاتا ہو اونٹ یا بانکتی ہوئی گائے یا منمناتی ہوئی بکری اٹھائے لارہا ہو۔ عبادہ

حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْأَسَدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللَّتْبِيَةِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا قَدِمَ، قَالَ: هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِي لِي، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمُنْبَرِ، فَقَالَ: ((مَا بَالُ الْعَامِلِ نَبَعْتُهُ عَلَى بَعْضِ أَعْمَالِنَا، فَيَقُولُ: هَذَا لَكُمْ وَهَذَا لِي، فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ فَيَنْظُرَ أَيُّهُدَى إِلَيْهِ أَمْ لَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ، إِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقْرَةٌ لَهَا خُورٌ أَوْ شَاةٌ تَبْعَرُ))، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَةَ إِبْطِيهِ، ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ؟ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ؟))

۷۴۵- (۷۷۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَصُرَ عَيْنِي، وَسَمِعَ أُذُنِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَسَلُّوا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، يَعْنِي مِثْلَهُ.

۷۴۶- (۷۷۱): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: اسْتَعْمَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَقَالَ: ((اتَّقِ اللَّهَ يَا أَبَا الْوَلِيدِ، لَا تَأْتِ يَوْمَ

نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس کے لیے ایسا بھی ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ہاں، مگر جس پر اللہ رحم فرمادے۔ انہوں نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! میں کبھی کسی پر اپنا حکم نہیں چلاؤں گا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی مال زکوٰۃ کے ساتھ ملا دیا جائے تو وہ (یعنی مال زکوٰۃ) اسے برباد کر دیتا ہے۔

حاکم کے مال زکوٰۃ کی حفاظت کرنے کا بیان

زید بن اسلم روایت کرتے ہیں کہ ان کے باپ (اسلم) نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اس شتر خانے میں ایک اندھی اونٹنی ہے، تو انہوں نے پوچھا: وہ جزیہ کے جانوروں میں سے ہے یا صدقہ کے جانوروں میں سے؟ اسلم نے جواب دیا: جزیہ کے جانوروں میں سے، تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر جزیہ کا نشان موجود ہے۔

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ عثمان رضی اللہ عنہ ایک سخت گرم دن میں مقام عالیہ میں اپنے مال مویشیوں میں موجود تھے کہ انہوں نے ایک آدمی دیکھا جو دو اونٹ ہانک (کے لے جا) رہا تھا اور زمین گرمی کی وجہ سے دکھ رہی تھی۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اس پر کوئی گناہ نہ ہوتا اگر یہ مدینہ میں ٹھہرتا حتیٰ کہ دن ٹھنڈا ہوتا اور شام کو نکلتا۔ پھر وہ آدمی قریب

الْقِيَامَةِ بَبَعِيرٍ تَحْمِلُهُ عَلَيَّ رَقَبَتِكَ لَهُ رُعَاءٌ، وَبَقَرَةٌ لَهَا خَوَارٌ، وَشَاةٌ تَبْعُرُ لَهَا تَوَاجٍ))، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَإِنْ ذَا لِكَذَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِلَّا مَنْ رَجِمَ اللَّهُ))، قَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَعْمَلُ عَلَيَّ اثْنَيْنِ أَبَدًا.

۷۴۷- (۷۷۱): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ صَفْوَانَ الْجَمْعِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُخَالِطُ الصَّدَقَةَ مَالًا إِلَّا أَهْلَكَتَهُ)).

باب حفظ الامام مال الصدقة

۷۴۸- (۷۷۲): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ فِي هَذَا الظَّهْرِ نَاقَةَ عَمِيَاءَ، فَقَالَ: أَمِنْ نَعَمِ الْجَزْيَةِ أَوْ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ؟ فَقَالَ أَسْلَمٌ: مِنْ نَعَمِ الْجَزْيَةِ، قَالَ: إِنَّ عَلَيْهَا مِيسَمَ الْجَزْيَةِ.

۷۴۹- (۱۸۲۵): أَخْبَرَنِي عَمِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ شَافِعٍ، عَنِ الثَّقَفَةِ أَحْسَبُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَوْ غَيْرِهِ، عَنْ مَوْلَى لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا مَعَ عُثْمَانَ فِي مَالِهِ بِالْعَالِيَةِ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ إِذْ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَكْرَيْنِ وَعَلَى الْأَرْضِ مِثْلُ الْفَرَاشِ مِنَ الْحَرِّ، فَقَالَ: مَا عَلَيَّ هَذَا لَوْ

| ۷۴۷ | المسند لنحمیدی: ۱/۱۱۵، الكامل لابن عدی: ۶/۲۲۱۴، شعب الایمان للبیہقی: ۳/۲۷۳، مسند البزار: ۱/۴۱۸، شرح السنہ

بعیوی: ۳/۳۱۲

| ۷۴۸ | الموطأ لإمام مالک: ۱/۲۷۹

| ۷۴۹ | المصنف لابن أبي شيبة: ۴/۳۷۷

ہو اتو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: دیکھو یہ کون ہے؟ میں نے دیکھا تو کہا اس نے اپنی چادر کا غمامہ باندھا ہے۔ اور دو اونٹ ہانک رہا ہے۔ پھر وہ آدمی قریب ہوا تو انہوں نے کہا: دیکھو کون ہے؟ میں نے دیکھا تو وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے عرض کیا: یہ امیر المؤمنین ہیں۔ عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور دروازے سے سر نکالا تو گرم لو چل رہی تھی۔ انہوں نے اپنا سر پیچھے کیا، اس کے برابر ہوئے اور کہا: اس وقت آپ کو کس مقصد نے نکالا ہے؟ انہوں نے کہا: صدقہ کے دو اونٹ پیچھے رہ گئے تھے اور صدقہ کارپوڑ آگے گزر چکا تھا۔ میں نے چاہا کہ انہیں بھی چراگاہ میں اسی ریوڑ سے ملادوں۔ اور مجھے ڈر تھا کہ یہ ضائع نہ ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے ان کے بارے میں سوال نہ کرے۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: امیر المؤمنین! آئیں پانی پیئیں اور سائے میں بیٹھیں اور ہم آپ سے کافی ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: تم اپنے سائے میں واپس جاؤ۔ میں نے کہا: ہمارے پاس آپ کی کفایت کا بندوبست ہے۔ انہوں نے فرمایا: تم سائے میں چلو اور وہ چل دیے۔ اس پر عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: جو قوی اور امین شخص کی طرف دیکھنا چاہتا ہے وہ انہیں دیکھ لے۔ پھر وہ ہمارے پاس آئے اور محو استراحت ہو گئے۔

أَقَامَ بِالْمَدِينَةِ حَتَّى يَبْرُدَ ثُمَّ يَرُوحَ؟ ثُمَّ دَنَا الرَّجُلُ فَقَالَ: انظُرْ مَنْ هَذَا؟ فَانظَرْتُ فَقُلْتُ: أَرَى رَجُلًا مُعَمَّمًا بِرِدَائِهِ يَسُوقُ بَكْرَيْنِ ثُمَّ دَنَا الرَّجُلُ فَقَالَ: انظُرْ؟ فَانظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ: هَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَامَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخْرَجَ رَأْسَهُ مِنَ الْبَابِ فَأَذَاهُ نَفْحُ السَّمُومِ، حَتَّى إِذَا حَادَاهُ فَقَالَ: مَا أَخْرَجَكَ هَذِهِ السَّاعَةَ؟ فَقَالَ: بَكَرَانِ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ تَخَلَّفَا وَقَدْ مُضِيَ بِإِبِلِ الصَّدَقَةِ فَأَرَدْتُ أَنْ أُحِقَّهُمَا بِالْحِمَى وَخَشِيتُ أَنْ يُضَيَّعَا فَيَسْأَلَنِي اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَلُمَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى الْمَاءِ وَالظِّلِّ وَنُكْفِيكَ، فَقَالَ: عُدْ إِلَى ظِلِّكَ، فَقُلْتُ: عِنْدَنَا مَنْ يَكْفِيكَ، فَقَالَ: عُدْ إِلَى ظِلِّكَ، وَمَضَى، فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الْقَوِيِّ الْأَمِينِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا، فَعَادَ إِلَيْنَا فَأَلْقَى نَفْسَهُ.

کتاب الحج

حج کے مسائل

آدم علیہ السلام کے حج کا بیان

محمد بن کعب قرظی یا کوئی اور بیان کرتے ہیں کہ آدم علیہ السلام نے حج کیا تو فرشتے ان سے طے تو ان سے کہا: اے آدم! آپ کے مناسک حج قبول ہو گئے ہیں، ہم نے تو آپ سے دو ہزار سال پہلے ہی حج کر لیا تھا۔

حج و عمرہ کی فضیلت کا بیان

ابو صالح حنفی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حج، جہاد کی طرح ہے اور عمرہ سہل ہے۔

حاجی، افضل حج اور 'سبیل' کا بیان

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: حج کرنے والا کیسا ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہ اس کے بال سنورے ہوں اور نہ ہی خوشبو لگائی ہو۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور بولا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کونسا حج افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بلند آواز والا (یعنی جس میں اونچی آواز سے لبیک پکارا جائے) اور خون بہانے والا (یعنی جس میں اونٹ قربان کیا

باب حج آدم ﷺ

۷۵۰- (۵۹۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْبِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرْظِيِّ أَوْ غَيْرِهِ قَالَ: حَجَّ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَقِيَتْهُ الْمَلَائِكَةُ، فَقَالُوا: بَرَّ نُسُكَكَ يَا آدَمُ، لَقَدْ حَجَجْنَا قَبْلَكَ بِالْفَنَى عَامٍ .

باب فضيلة الحج والعمرة

۷۵۱- (۵۵۵): أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ، قَالَ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ: وَاحْتَجَّ بَانَ سُفْيَانَ الثَّوْرِيُّ أَخْبَرَهُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي صَالِحِ الْحَنْفِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((الْحَجُّ جِهَادٌ، وَالْعُمْرَةُ تَطَوُّعٌ)).

باب الحاج وأفضل الحج والسبيل

۷۵۲- (۵۰۹): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: قَعَدْنَا إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: مَا الْحَاجُّ؟ قَالَ: ((السَّعِثُ التَّفِيلُ))، فَقَامَ آخَرَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((الْعَجُّ وَالشُّجُّ))، فَقَامَ آخَرَ،

[۷۵۰] السنن الكبرى للبيهقي، ۱۷۶/۵

[۷۵۱] المصنف لابن أبي شيبة: ۴/۲۲۰، سنن الترمذی، أبواب الحج، باب ما جاء في العمرة أو اجبة هي أم لا، ح: ۹۳۱

[۷۵۲] سنن الترمذی، أبواب الحج، باب في إيجاب الحج، ح: ۲۷۹۶

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا السَّيْلُ؟ قَالَ: (زَادٌ وَرَاحِلَةٌ)).
 جائے) پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! (قرآن میں مذکور لفظ) ”سبیل“ کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: زادِ سفر اور سواری۔

اس کا بیان کہ حج کے لیے قرض نہیں پکڑا جاسکتا صحابی رسول سیدنا عبد اللہ بن ابی اوفی بنی تمیمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے حج نہ کیا ہو کہ کیا وہ حج کے لیے قرض لے سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

حج کے مہینوں کا بیان

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے نافع سے کہا: کیا آپ نے سیدنا عبد اللہ بن عمر بن خطاب کو حج کے مہینوں کے نام لیتے سنا؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں، وہ شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ نام لیا کرتے تھے۔ پھر میں نے نافع سے پوچھا: اگر آدمی ان سے قبل ہی حج کا احرام باندھ لے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اس بارے میں اس سے کچھ نہیں سنا۔ سیدنا جابر بن عبد اللہ بن عمر سے کسی شخص کے بارے میں سوال کیا گیا کہ کیا وہ حج کے مہینوں سے پہلے ہی حج کا احرام باندھ سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔

مواقت پر پہنچنے تک بیوی اور لباس سے

استمتاع کا بیان

عطاء بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب

باب ((لايستقرض للحج))

۷۵۳- (۵۱۰): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ لَمْ يَحِجَّ، أَيَسْتَقْرِضُ لِلْحَجِّ؟ قَالَ: ((لَا)).

باب أشهر الحج

۷۵۴- (۵۸۲): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: أَسَمِعْتَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يُسَمِّي أَشْهُرَ الْحَجِّ؟ قَالَ: نَعَمْ كَانَ يُسَمِّي شَوَّالًا وَذَا الْقَعْدَةَ وَذَا الْحِجَّةَ، قُلْتُ لِنَافِعٍ: فَإِنْ أَهَلَ إِنْسَانٌ بِالْحَجِّ قَبْلَهُنَّ؟ قَالَ: لَمْ أَسْمَعْ مِنْهُ فِي ذَلِكَ مِنْهُ شَيْئًا.

۷۵۵- (۵۸۱): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَسَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُسْأَلُ عَنِ الرَّجُلِ: أَيَهْلُ بِالْحَجِّ قَبْلَ أَشْهُرِ الْحَجِّ؟ فَقَالَ: لَا.

باب الاستمتاع بالاهل والثياب

حتى يأتي المواقت

۷۵۶- (۵۴۷): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ

۱۷۵۳ | السنن الكبرى للبيهقي: ۴/ ۵۴۴

۱۷۵۴ | صحيح البخاري، كتاب الحج، باب قول الله تعالى: الحج أشهر معلومات، ح: ۱۵۶۰، المصنف لابن أبي شيبة: ۴/ ۱، سنن الد

قطني: ۲/ ۲۲۶

۱۷۵۵ | سنن الدار قطنی: ۲/ ۲۳۴

جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا وَقَّتَ الْمَوَاقِيتَ قَالَ: ((لَيْسَتْ مَعَ الْمَرْءِ بِأَهْلِهِ وَثِيَابُهُ حَتَّى يَأْتِيَ كَذَا وَكَذَا لِلْمَوَاقِيتِ)).

مواقت مقرر کیے تو فرمایا: آدمی اپنی بیوی اور کپڑوں سے تب تک ہی فائدہ اٹھائے جب تک وہ ان ان مواقت پر نہ پہنچ جائے۔

باب المواقت

۷۵۷- (۵۳۸): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مِنْ أَيْنَ تَأْمُرُنَا أَنْ نَهْلَ؟ قَالَ: ((يَهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحَلِيفَةِ، وَيَهْلُ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَيَهْلُ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ)).

مواقت کا بیان

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مسجد میں اہل مدینہ میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں کہ ہم کہاں سے احرام باندھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے، اہل شام جحہ سے اور اہل نجد قرن المنازل سے احرام باندھیں گے۔

قَالَ لِي نَافِعٌ: وَيَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((وَيَهْلُ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلْمَلَمَ)).

مجھے نافع نے کہا کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ نبی نے (یہ بھی) فرمایا ہے کہ اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں گے۔

۷۵۸- (۵۳۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((يَهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحَلِيفَةِ، وَيَهْلُ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَيَهْلُ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ))، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَيَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((وَيَهْلُ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلْمَلَمَ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے، اہل شام جحہ سے اور اہل نجد قرن المنازل سے احرام باندھیں گے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (یہ بھی) فرمایا کہ اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں گے۔

۷۵۹- (۵۳۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: أَمَرَ أَهْلُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اہل مدینہ کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں گے، اہل

[۷۵۶] المسند الکبری للبیہقی: ۳۰/۵

[۷۵۷] صحیح البخاری، کتاب الحج، باب میقات أهل المدينة ولا يهلوا قبل ذي الحليفة، ح: ۱۵۲۵، صحیح مسلم، کتاب الحج، باب

مواقيت الحج والعمرة، ح: ۱۱۸۱

[۷۵۸] صحیح البخاری، کتاب الحج، باب میقات أهل المدينة ولا يهلوا قبل ذي الحليفة، ح: ۱۵۲۷، صحیح مسلم، کتاب الحج، باب

مواقيت الحج والعمرة، ح: ۱۱۸۲

[۷۵۹] الموطأ لإمام مالك: ۱/۳۳، صحیح البخاری، کتاب الاعتصام، باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل

علمه، ح: ۷۳۴۴، صحیح مسلم، کتاب الحج، باب مواقت الحج والعمرة، ح: ۱۱۸۲

شام جھ سے اور اہل نجد قرن المنازل سے احرام باندھیں گے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ان تین کا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، لیکن مجھے یہ بھی خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل یمن یملم سے احرام باندھیں گے۔

الْمَدِينَةَ أَنْ يَهْلُوا مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَيَهْلُ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَمَّا هَؤُلَاءِ الثَّلَاثُ، فَسَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، وَأُخْبِرْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: ((وَيَهْلُ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلْمَلَمَ)).

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جھ، اہل نجد کے لیے قرن المنازل اور اہل یمن کے لیے یملم میقات مقرر کیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مواقت ان (علاقوں) کے باشندگان کے لیے اور اس شخص کے لیے ہیں جو اس طرف سے آئے، خواہ وہ یہاں کا باشندہ نہ بھی ہو اور ہر اس شخص کے لیے ہے جو حج و عمرہ کا ارادہ رکھتا ہو جو اس میقات کے علاوہ کسی اور علاقے کا باشندہ ہو، تو وہ جہاں سے سفر شروع کرے گا وہیں سے احرام باندھ لے، یہاں تک کہ وہ اہل مکہ کے پاس پہنچ جائے۔

۷۶۰- (۵۴۴): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَأَهْلُ الشَّامِ الْجُحْفَةَ، وَأَهْلُ نَجْدٍ قَرْنَ، وَأَهْلُ الْيَمَنِ الْيَلْمَلَمَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((هَذِهِ الْمَوَاقِيتُ لِأَهْلِهَا وَلِكُلِّ آتٍ آتَى عَلَيْهَا مِنْ غَيْرِ أَهْلِهَا مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، وَمَنْ كَانَ أَهْلُهُ مِنْ دُونِ ذَلِكَ الْمِيقَاتِ فَلْيَهْلُ مِنْ حَيْثُ يَنْشِءُ حَتَّى يَأْتِيَ ذَلِكَ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ)).

اختلاف رواة کے ساتھ میقات کے بارے میں سفیان والی حدیث کے مثل ہی ہے۔

۷۶۱- (۵۴۵): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْمَوَاقِيتِ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ سَفْيَانَ فِي الْمَوَاقِيتِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جھ، اہل یمن کے لیے یملم اور اہل نجد کے لیے قرن المنازل میقات مقرر فرمایا۔ اور جو ان کے علاوہ سے آئے وہ کہیں سے بھی

۷۶۲- (۵۴۶): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَعْنٍ، عَنِ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَأَهْلُ

[۷۶۰] سنن أبی داود، کتاب الحج، باب فی المواقت، ح: ۱۷۳۸، صحیح البخاری، کتاب الحج، باب مهل أهل مكة للحج والعمرة، ح: ۱۵۲۴، صحیح مسلم، کتاب الحج، باب مواقت الحج والعمرة، ح: ۱۱۸۱

[۷۶۱] ایضاً

[۷۶۲] ایضاً

الشَّامِ الْجُحْفَةَ، وَلَأَهْلَ الْيَمَنِ يَلْمَلَمَ،
وَلَأَهْلَ نَجْدِ قَرْنَا، وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَمِنْ
حَيْثُ يَبْدَأُ.

ابو الزبیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے احرام باندھنے والے کے متعلق سوال ہوتا سنا، تو انہوں نے فرمایا: میں نے ان سے سنا (یہ کہہ کر) وہ رک گئے، میرا خیال ہے کہ ان کی مراد تھی کہ نبی ﷺ کو فرماتے سنا: اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے، دوسرے راستے والے اور اہل مغرب جھہ سے، اہل عراق ذات عرق سے، اہل نجد قرن المنازل سے اور اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں۔

۶۶۳- (۵۳۹): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، وَسَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُسْأَلُ عَنِ الْمُهْلِ، فَقَالَ: سَمِعْتُهُ ثُمَّ انْتَهَى، أَرَاهُ يُرِيدُ النَّبِيَّ ﷺ، يَقُولُ: ((يَهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحَلِيفَةِ، وَالطَّرِيقُ الْأُخْرَى مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلُ الْمَغْرِبِ، وَيَهْلُ أَهْلُ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ، وَيَهْلُ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ، وَيَهْلُ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلْمَلَمَ)).

عطاء بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل مغرب کے لیے جھہ، اہل مشرق کے لیے ذات عرق، اہل نجد کے لیے اور نجد کے راستے اہل یمن وغیرہ سے آنے والے کے لیے قرن المنازل اور اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر فرمایا۔

۶۶۴- (۵۴۰): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَّتْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحَلِيفَةِ، وَلِأَهْلِ الْمَغْرِبِ الْجُحْفَةَ، وَلِأَهْلِ الْمَشْرِقِ ذَاتَ عِرْقٍ، وَلِأَهْلِ نَجْدِ قَرْنَا، وَمَنْ سَلَكَ نَجْدًا مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ وَغَيْرِهِمْ قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلَمَ.

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ (میں نے یہ مسئلہ پوچھنے کے لیے) عطاء کی طرف رجوع کیا اور میں نے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ذات عرق کو میقات مقرر نہیں کیا کہ اس وقت اہل مشرق نہیں تھے۔ تو انہوں نے جواب دیا: ہم نے تو ایسے ہی سنا ہے کہ آپ نے اہل مشرق کے لیے ذات عرق یا عقیق میقات مقرر فرمایا۔ عطاء نے

۶۶۵- (۵۴۱): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، وَسَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: فَرَا جَعْتُ عَطَاءً، فَقُلْتُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ زَعَمُوا لَمْ يُوقَّتْ ذَاتَ عِرْقٍ، وَلَمْ يَكُنْ أَهْلُ الْمَشْرِقِ حِينَئِذٍ، قَالَ: كَذَلِكَ سَمِعْنَا، أَنَّهُ وَقَّتْ ذَاتَ عِرْقٍ أَوْ الْعَقِيقَ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ، قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ

[۶۶۳] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب مواقت الحج والعمرة، ح: ۱۱۸۳

[۶۶۴] السنن الكبرى للبيهقي، ۲۸/۵، المصنف لابن أبي شيبة: ۲۸۰/۱/۴

[۶۶۵] أيضاً

کہا: اس وقت عراق نہیں تھا لیکن یہ ہی اہل مشرق کے لیے ہی تھا۔ البتہ انہوں نے نبی ﷺ کے سوا کسی کی طرف اس کی نسبت نہیں کی لیکن وہ اس کا انکار کرتے ہیں، سوائے اس بات کے کہ نبی ﷺ نے اسے میقات مقرر فرمایا ہے۔

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ذاتِ عرق کو میقات مقرر نہیں فرمایا، کیونکہ اس وقت تو اہل مشرق تھے ہی نہیں، یہ تو لوگوں نے ذاتِ عرق کو میقات بنا لیا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرا بھی یہی خیال ہے، جس طرح طاؤس نے کہا ہے۔ واللہ اعلم
ابو الشعثاء بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل مشرق کے لیے کوئی میقات مقرر نہیں فرمایا، لوگوں نے خود ہی قرن المنازل کے مقابل ذاتِ عرق کو مقرر کر لیا۔

مکہ سے احرام باندھنے والے کے تلبیہ کہنے کا بیان سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے حج اور صحابہ کرام کو تلبیہ کہنے کے حکم کا ذکر کیا کہ آپ نے انہیں فرمایا: جب تم منیٰ کی طرف شام کو چلنے کا قصد کرو تو تلبیہ کہو۔

عِرَاقٌ يَوْمَئِذٍ وَلَكِنْ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ، وَلَمْ يَعْزُهُ إِلَى أَحَدٍ دُونَ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَكِنَّهُ يَأْتِي إِلَّا أَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَقْتَهُ.

۷۶۶- (۵۴۲): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنِ أَبِيهِ، قَالَ: لَمْ يَوْقَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ عِرْقٍ، وَلَمْ يَكُنْ حِينَئِذٍ أَهْلُ مَشْرِقٍ، فَوَقَّتَ النَّاسُ ذَاتَ عِرْقٍ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَلَا أَحْسِبُهُ إِلَّا كَمَا قَالَ طَاوُوسٌ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۷۶۷- (۵۴۳): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، أَنَّهُ قَالَ: لَمْ يَوْقَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ شَيْئًا، فَاتَّخَذَ النَّاسُ بِحِيَالِ قَرْنِ ذَاتِ عِرْقٍ.

باب إهلال من أحل بمكة

۷۶۸- (۱۷۲۴): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَذَكَرَ حَجَّةَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَمْرَهُ إِيَّاهُمْ بِالْإِحْلَالِ، وَأَنَّهُ ﷺ، قَالَ لَهُمْ: ((إِذَا تَوَجَّهْتُمْ إِلَى مِنَى رَائِحِينَ فَأَهْلُوا)).

[۷۶۶] المعرفة للبيهقي: ۳/۵۳۳

[۷۶۷] أيضاً

[۷۶۸] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، ح: ۱۲۱۳

[۷۶۹] المصنف لابن أبي شيبة: ۴/۲۹۹

باب ردّ من جاوز الميقات

غير محرم

۷۶۹- (۵۴۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَرُدُّ مَنْ جَاوَزَ الْمَوَاقِيتَ غَيْرَ مُحْرِمٍ.

باب ميقات العمرة المكانية والزمانية

۷۷۰- (۵۲۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ مُزَاهِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحْرَشٍ الْكَعْبِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ لَيْلًا، فَأَعْتَمَرَ وَأَصْبَحَ بِهَا كَبَائِتٍ.

۷۷۱- (۵۲۸): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، هَذَا الْحَدِيثَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: هُوَ مُحْرَشٌ، قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَأَصَابَ ابْنُ جُرَيْجٍ لِأَنَّ وَلَدَهُ عِنْدَنَا بَنُو مُحْرَشٍ.

۷۷۲- (۵۲۶): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرٍو بْنَ دِينَارٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمْرٍو بْنَ أَوْسٍ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَرُدَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَيُعِمِّرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ.

۷۷۳- (۵۲۳): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ

احرام کے بغیر ميقات سے آگے نکل آنے والے

کو واپس موڑنے کا بیان

ابو الشعثاء روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا ابن عباس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا کو اس شخص کو واپس لوٹاتے دیکھا، جس نے احرام نہیں باندھا تھا اور ميقات سے آگے نکل آیا تھا۔

عمرہ مکانی اور عمرہ زمانی کا بیان

محرش کعبی روایت کرتے ہیں کہ نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بصرانہ سے رات کے وقت نکلے، آپ نے عمرہ ادا فرمایا اور وہیں (بصرانہ واپس آ کر) رات بسر کرنے والے کی طرح صبح کی۔

یہ حدیث اس سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ وہ (راوی حدیث) محرش ہیں، امام شافعی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فرماتے ہیں کہ ابن جریج نے صحیح کہا ہے، کیونکہ اس کی آل ہمارے پاس ہوتے ہیں اور وہ بنو محرش کہلاتے ہیں۔

سیدنا عبدالرحمن بن ابی بکر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بیان کرتے ہیں کہ نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ سیدہ عائشہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا کو اپنے پیچھے سوار کریں اور انہیں تنعمیم سے عمرہ کروائیں۔

سیدہ عائشہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نے ایک سال میں دو عمرے، ایک مرتبہ ذوالحلیفہ سے اور ایک مرتبہ جھہ سے۔

[۷۷۰] | المسند للحمیدی: ۲/۳۸۰، سنن أبی داود، کتاب المناسک، باب المهلة بالعمرة تحيض فیدر کہا الحج، ح: ۱۹۹۶، سنن انسائی

کتاب المناسک، باب دخول مكة ليلاً، ح: ۲۸۶۳، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۲۷۱/۲۴

[۷۷۱] | أيضاً

[۷۷۲] | صحيح البخاری، کتاب العمرة، باب عمره التنعيم، ح: ۲۹۸۰، صحيح مسلم، کتاب الحج، باب بان واحد الاحرام، ح: ۱۲۱۲

[۷۷۳] | المعرفة للبيهقي: ۳/۴۹۷، السنن الكبرى للبيهقي: ۴/۳۴۴

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا اعْتَمَرْتُ فِي سَنَةِ مَرَّتَيْنِ: مَرَّةً مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَمَرَّةً مِنَ الْجُحْفَةِ.

قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک سال میں دو مرتبہ عمرہ ادا کیا۔ صدقہ کہتے ہیں: میں نے پوچھا کہ کیا کسی نے ان کا یہ عمل معیوب نہ سمجھا؟ سبحان اللہ، ام المؤمنین ہونے کے ناطے مجھے حیا آگئی۔

۷۷۴-(۵۲۴): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ صَدَقَةَ بِنِ يَسَارٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا اعْتَمَرْتُ فِي سَنَةِ مَرَّتَيْنِ، قَالَ: صَدَقْتُ، فَقُلْتُ: فَهَلْ عَبَّ ذَلِكَ عَلَيْهَا أَحَدٌ؟ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! فَاسْتَحْيَيْتُ.

نافع کہتے ہیں کہ سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے عہد میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کئی سال تک، ہر سال میں دو دو عمرے کیے۔

۷۷۵-(۵۲۵): أَخْبَرَنَا أَنَسٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: اعْتَمَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَعْوَامًا فِي عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عُمَرَتَيْنِ فِي كُلِّ عَامٍ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے کوئی صاحبزادے بیان کرتے ہیں کہ ہم انس بن مالک کے ساتھ مکہ میں تھے (حج کے حلق کے بعد) ان کے سر پر جب بال آگئے تو وہ نکلے اور عمرہ ادا کیا۔

۷۷۶-(۵۲۱): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ بَعْضِ وَلَدِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمَكَّةَ، فَكَانَ إِذَا حَمَمَ رَأْسَهُ خَرَجَ فَاَعْتَمَرَ.

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر مہینے میں عمرہ ہو سکتا ہے۔

۷۷۷-(۵۲۲): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: فِي كُلِّ شَهْرٍ عُمْرَةٌ.

مجاہد بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر مہینے عمرہ ہے۔

۷۷۸-(۱۷۲۲): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: فِي كُلِّ شَهْرٍ عُمْرَةٌ.

قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے

۷۷۹-(۱۷۲۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ صَدَقَةَ

[۷۷۴] المعرفة للبيهقي: ۴۹۶/۳

[۷۷۵] المصنف لابن أبي شيبة: ۸۷/۴

[۷۷۶] السنن الكبرى للبيهقي: ۴۴/۴

[۷۷۷] المصنف لابن أبي شيبة: ۸۶/۴

[۷۷۸] السنن الكبرى للبيهقي، ۳۴۴/۴

[۷۷۹] أيضاً

بُنِ يَسَارَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اعْتَمَرَتْ فِي سَنَةِ مَرَّتَيْنِ، أَوْ قَالَ: مِرَارًا، قَالَ: فَقُلْتُ: أَعَابَ ذَلِكَ عَلَيْهَا أَحَدٌ؟ فَقَالَ الْقَاسِمُ: أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ! فَاسْتَحْيَيْتُ.

ایک سال میں دو یا کئی عمرے کیے، راوی کہتے ہیں، میں نے پوچھا: کیا ان پر کسی نے نکتہ چینی کی تھی؟ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ ام المؤمنین ہونے کے ناطے میں نے (کچھ کہنے سے) حیا محسوس کی۔

۷۸۰- (۱۷۳۴): أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ اعْتَمَرَ فِي سَنَةِ مَرَّتَيْنِ، أَوْ قَالَ: مِرَارًا.

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سال میں دو یا متعدد عمرے کیے۔

۷۸۱- (۱۷۰۷): حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَهَلَّ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدَسِ.

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیت المقدس سے تلبیہ کہا۔

۷۸۲- (۱۷۳۵): وَأَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَوَ بْنَ دِينَارَ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَوْسِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَعْمَرَ عَائِشَةَ، فَأَعْمَرْتُهَا مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَ هُوَ أَوْ غَيْرَهُ فِي الْحَدِيثِ: لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ.

ابن اوسر ثقفی کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کو عمرہ کراؤں، سو میں نے انہیں ایام تشریق کے بعد والی رات تنعمیم سے عمرہ کرایا۔

باب الغسل والطيب للاحرام

۷۸۳- (۲۲۸): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ، وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَوْمَ عَرَفَةَ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ.

احرام کے لیے غسل کرنے اور خوشبو لگانا

جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ دونوں عیدوں کے دن، جمعہ کے دن، عرفہ کے دن اور جب احرام باندھنا چاہتے غسل کیا کرتے تھے۔

۷۸۴- (۵۷۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول

[۷۸۰] سبق تخریجہ

[۷۸۱] الموطأ لإمام مالك: ۱/۳۳۱، المصنف لابن أبي شيبة: ۴/۱۹۳

[۷۸۲] صحيح البخاري، كتاب العمرة، باب عمرة التنعيم، ح: ۱۷۸۴، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، ح: ۱۲۱۲

[۷۸۳] المصنف لعبد الرزاق: ۳/۲۰۳، السنن الكبرى للبيهقي: ۳/۲۷۸

[۷۸۴] الموطأ لإمام مالك: ۱/۳۲۸، صحيح البخاري، كتاب الحج، باب الطيب عند الاحرام، ح: ۱۰۳۹، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب الطيب للمحرم عند الاحرام، ح: ۱۱۸۹

الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ
لِأِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ، وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ
يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

اللہ ﷺ کے احرام باندھنے سے قبل آپ کو احرام کے
وقت خوشبو لگایا کرتی تھی اور اسی طرح احرام کھولنے کے
وقت بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے بھی خوشبو لگاتی۔

۷۸۵- (۵۷۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ
مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَفَدَّ
بَسَطَتْ يَدَيْهَا، تَقُولُ: أَنَا طَيِّبْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ لِأِحْرَامِهِ حِينَ أَحْرَمَ،
وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر بیان کرتی
ہیں کہ میں نے ان دو ہاتھوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ
کو ان کے احرام کے وقت احرام باندھنے سے پہلے اور
احرام کھولنے کے وقت بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے
خوشبو لگائی۔

۷۸۶- (۵۷۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،
عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: طَيَّبْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ لِحُرْمِهِ حِينَ
أَحْرَمَ، وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو
احرام کے وقت احرام باندھنے سے پہلے اور احرام کھولنے
کے وقت بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے خوشبو لگائی۔

۷۸۷- (۵۷۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ
عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، يَقُولُ:
سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، تَقُولُ: طَيَّبْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ لِحُرْمِهِ وَلِحِلِّهِ، فَقُلْتُ لَهَا: يَا
الطَّيِّبُ؟ فَقَالَتْ: يَا طَيِّبِ الطَّيِّبِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول
اللہ ﷺ کو آپ کے حل و حرم میں خوشبو لگائی۔ (عروہ
کہتے ہیں) میں نے ان سے کہا: کیسی خوشبو؟ تو انہوں نے
جواب دیا: بہت ہی عمدہ خوشبو۔

قَالَ عُثْمَانُ: مَا رَوَى هِشَامٌ هَذَا الْحَدِيثَ
إِلَّا عَنِّي.

عثمان کہتے ہیں کہ ہشام نے یہ حدیث صرف مجھ ہی
سے روایت کی ہے۔

۷۸۸- (۵۷۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ
عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ میں نے تین دن
بعد بھی رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک

[۱۱۸۵] صحیح البخاری، کتاب الحج، باب الطيب بعد رمي الحمار والحلق قبل الافاضة، ج: ۱، ص ۱۷۵۴، صحیح مسلم، کتاب الحج، باب

حرم عود عبد الاحرام، ج: ۱، ص ۱۱۹۰

۱۱۹۰

۲۸۸۱

الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ثَلَاثٍ.

زید بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو حالت احرام میں دیکھا کہ ان کے سر پر عنبر اور کافور کو ملا کر بنائی گئی شیرے جیسی خوشبو لگی ہوئی تھی۔

۷۸۹- (۵۷۷): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مُحْرَمًا وَإِنَّ عَلَى رَأْسِهِ لَمِثْلَ الرُّبِّ مِنَ الْغَالِيَةِ.

عائشہ بنت سعد بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے باپ کو ”سک“ اور ”ذریہ“ خوشبو لگائی۔ (سک اور ذریہ خوشبو کی اقسام میں سے ہیں)۔

۷۹۰- (۵۷۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ بِنْتَ سَعْدٍ تَقُولُ: طَيَّبْتُ أَبِي عِنْدَ إِحْرَامِهِ بِالسُّكِّ وَالذَّرِيرَةِ.

حج افراد کا بیان

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج افراد کیا۔

باب أفراد الحج

۷۹۱- (۹۷۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج کا تلبیہ پکارا۔

۷۹۲- (۷۷۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے حج افراد کیا۔

۷۹۳- (۱۸۳۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: وَأَفْرَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ.

اسود بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حج افراد کا حکم دیا اور فرمایا کہ میں کتبنا ہوں: ان میں

۷۹۴- (۱۸۳۵): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلْيَةَ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ مَيْمُونٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ،

۷۸۹ | السنن الكبرى للبيهقي: ۳۵/۵

۷۹۰ | المصنف لابن أبي شيبة: ۱۹۵/۴

۷۹۱ | المطوّأ لإمام مالك: ۱/۳۳۵، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، ح: ۱۲۱۱

۷۹۲ | المطوّأ لإمام مالك: ۱/۳۳۵، صحيح البخاري، كتاب الحج، باب التمتع والاقراء والافراد بالحج، ح: ۱۵۶۲، صحيح مسلم،

كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، ح: ۱۲۱۱

۷۹۳ | المطوّأ لإمام مالك: ۱/۳۳۵

۷۹۴ | المصنف لابن أبي شيبة: ۳۷۷/۴

سے ہر ایک کے لیے پراگندہ ہونا اور سفر اختیار کرنا زیادہ پسندیدہ ہے اور ان کے خیال میں حج قرآن افضل ہے۔ اور جو فتویٰ طلب کرے اسے وہی فتویٰ دیتے ہیں اور عبد اللہ نبی ﷺ حج قرآن کو ناپسند کرتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي: أَنَّهُ أَمَرَ بِأَفْرَادِ الْحَجِّ، قَالَ: قُلْتُ: كَانَ أَحَبُّ أَنْ يَكُونَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَعْتٌ وَسَفَرٌ، وَهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ الْقِرَانَ أَفْضَلُ وَبِهِ يُفْتُونَ مِنْ اسْتَفْتَاهُمْ، وَعَبَدُ اللَّهِ كَانَ يَكْرَهُ الْقِرَانَ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اور ہمارا ارادہ صرف حج کا ہی تھا، یہاں تک کہ جب ہم ”سرف“ مقام یا اس کے قریب پہنچے تو مجھے حیض آ گیا، رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تجھے کیا ہوا ہے؟ کیا تجھے خون آ گیا ہے؟ میں نے کیا جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو ایسا معاملہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بناتِ آدم پر لکھ دیا ہے، سو تو بھی وہ تمام مناسک ادا کر جو حاجی کرتا ہے، ماسوائے بیت اللہ کے طواف کے۔

۷۹۵- (۵۲۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةٍ لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرْفٍ أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا حِضْتُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: ((مَالِكٌ؟ أُنْفِسْتِ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: ((إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ، فَأَقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ)).

فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی تھی۔

قَالَتْ: وَضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرِ .

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اپنے فرائض سرانجام دے کر آئے تو نبی نے ان سے فرمایا: اے علی! تو نے کس کا احرام باندھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جس کا احرام نبی ﷺ نے باندھا ہے۔ آپ نے فرمایا: قربانی لے جا اور جس طرح تو حالت احرام میں ہے، اسی طرح رہ۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ آپ کے لیے بھی قربانی لے گئے۔

۷۹۶- (۵۱۵): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، وَغَيْرُهُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَدِمَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ سِعَاعِيَّتِهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((بِمَ أَهَلَّتْ يَا عَلِيُّ؟)) قَالَ: بِمَا أَهَلَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: ((فَاهْدِ، وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ))، قَالَ: فَاهْدَى لَهُ عَلِيُّ هَدْيًا .

[۷۹۵] صحيح البخاری، كتاب الحوض، باب الامر بالنفساء اذا نفسن، ح: ۲۹۴، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، ح: ۱۲۱۱

[۷۹۶] صحيح البخاری، كتاب الشراكة، باب الشراك في الهدى والبدن، ح: ۲۵۰۶، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، ح: ۱۲۱۱

باب فسخ الحج بالعمرة

عمرے کے ساتھ حج کو فسخ کرنے کا بیان
سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے حج کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ہم نبی ﷺ کی معیت میں نکلے، یہاں تک کہ جب ہم بیداء مقام پر پہنچے تو میں نے دیکھا کہ تاحد نگاہ نبی ﷺ کے آگے، پیچھے اور دائیں بائیں سوار اور پیدل لوگوں کا ہجوم تھا، ان میں سے ہر شخص آپ ﷺ کی اقتداء کرنے کا ارادہ رکھتا تھا اور وہ وہی کچھ کہنا چاہتا تھا جو نبی ﷺ فرما رہے تھے۔ ہر کوئی صرف حج کی نیت کیے ہوئے تھا، نہ ہم اس کے علاوہ کچھ جانتے تھے اور نہ ہی ہمیں عمرے کا پتہ تھا۔ لیکن جب ہم نے طواف کر لیا اور ہم مروہ کے پاس تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے ساتھ قربانی نہیں ہے وہ احرام کھول دے اور وہ اسے عمرہ بنا لے۔ جس حکم کا مجھے بعد میں پتا چلا ہے اگر (اس کا) پہلے پتہ چل جاتا تو میں قربانی ساتھ نہ لاتا۔ چنانچہ جس جس کے ساتھ قربانی نہیں تھی، اس نے احرام کھول دیا۔

۷۹۷- (۵۱۶): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبِيدَاءِ فَظَنَرْتُ مَدَّ بَصَرِي مِنْ بَيْنِ رَاكِبٍ وَرَاجِلٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ وَرَائِهِ، كُلُّهُمْ يُرِيدُ أَنْ يَأْتَمَّ بِهِ، يَلْتَمِسُ أَنْ يَقُولَ كَمَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، لَا يَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ وَلَا نَعْرِفُ غَيْرَهُ وَلَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ، فَلَمَّا طَفْنَا فَكُنَّا عِنْدَ الْمَرَوَةِ، قَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً، وَلَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ))، فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ.

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کرنے) نکلے تو نبی ﷺ نے فرمایا: جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہے وہ احرام میں رہے اور جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں ہے وہ احرام کھول دے۔ میرے ساتھ قربانی کا جانور نہیں تھا، چنانچہ میں نے احرام کھول دیا، اور زبیر کے ساتھ قربانی کا جانور تھا سو انہوں نے احرام نہیں کھولا۔

۷۹۸- (۵۱۷): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ صَفِيَّةِ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ أَسْمَاءِ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَقُمْ عَلَى إِحْرَامِهِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ))، وَلَمْ يَكُنْ مَعِيَ هَدْيٌ فَحَلَلْتُ، وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ هَدْيٌ فَلَمْ يَحْلِلْ.

[۷۹۷] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبي صلى الله عليه وسلم، ح: ۱۲۱۸

[۷۹۸] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ما يلزم من طاف بالبيت، ح: ۱۲۳۵

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ذیقعدہ کے آخری پانچ دنوں میں ہم نبی ﷺ کی معیت میں نکلے تو ہمارا خیال صرف حج کرنے کا ہی تھا، لیکن جب ”سرف“ مقام پر یا اس کے قریب پہنچے تو نبی ﷺ نے حکم فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور نہیں ہے، وہ اسے عمرہ بنا لے۔ پھر جب ہم منیٰ پہنچے تو میرے پاس گائے کا گوشت لایا گیا، میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے (قربانی کا جانور) ذبح کیا ہے۔

۷۹۹- (۵۱۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ، فَلَمَّا كُنَّا بِسَرْفٍ أَوْ قَرِيْبًا مِنْهَا أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً، فَلَمَّا كُنَّا بِمِنَى أُتِيَتْ بِلَحْمٍ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ.

یہی فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ: اللہ کی قسم! اس نے تجھے من و عن حدیث بیان کی ہے۔

قَالَ يَحْيَى: فَحَدَّثْتُ بِهِ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، فَقَالَ: جَاءَ تَكَ وَاللَّهِ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ.

اختلاف رواۃ کے ساتھ سفیان کی حدیث کے مثل ہی ہے، اس کے معنی کے مخالف نہیں ہے۔

۸۰۰+ (۵۱۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُمَرَ، وَالْقَاسِمِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ لَا يُخَالِفُ مَعْنَاهُ.

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ سے نکلے تو آپ نے حج یا عمرہ کسی کا نام نہیں لیا، آپ ﷺ (اللہ کی طرف سے) فیصلے کا انتظار فرما رہے تھے، آپ ﷺ صفا و مروہ کے درمیان تھے کہ آپ ﷺ نے صحابہ کو حکم فرمایا کہ ان میں سے جس نے (حج کا) تلبیہ کہا لیکن اس کے پاس قربانی کا جانور نہیں ہے تو وہ اسے عمرہ بنا لے اور فرمایا: جس حکم کا مجھے بعد میں پتہ چلا ہے، اگر پہلے پتہ چلتا تو میں قربانی نہ لے کر آتا، لیکن اب میں نے بالوں کو جمالیا ہے اور قربانی کا جانور بھی لایا ہوں،

۸۰۱- (۵۲۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُوسٍ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، وَهَشَامُ بْنُ حُجَيْرٍ، سَمِعُوا طَاوُوسًا، يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ لَا يُسَمِّي حَجًّا وَلَا عُمْرَةً يَنْتَظِرُ الْقِضَاءَ وَهُوَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَمَرَ أَصْحَابَهُ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ أَهْلًا وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً، وَقَالَ: ((لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمَّا سَقَّتِ الْهَدْيَى، وَلَكِنْ لَبَدْتُ

[۷۹۹] الموطأ لإمام مالك: ۱/۳۹۳، صحيح البخاری، كتاب الحج، باب ذبح الرجل البقر عن نسائه، ح: ۱۷۰، صحيح مسلم، كتاب

الحج، باب بيان وجوه الاحرام، ح: ۱۲۰

[۸۰۰] أيضاً

[۸۰۱] السنن الكبرى للبيهقي: ۴/۵۵۴

اس لیے میں تب تک حلال نہیں ہو سکتا جب تک میری قربانی حلال (ذبح) نہیں ہو جاتی۔ سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: ہمارے لیے ایسے لوگوں کے جیسا فیصلہ فرمائیے کہ جن کی گویا آج ہی پیدائش ہوئی ہو (یعنی گویا ہمیں کچھ بھی معلوم نہیں ہے)، کیا یہ عمرے کا حکم صرف ہمارے اس سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ کے لیے۔ تا قیامت عمرہ حج میں شامل ہو گیا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: تو نے کس کا تلبیہ کہا ہے؟ (دو راویوں میں سے ایک کا کہنا ہے کہ سیدنا علی نے جواب دیا:) میں نبی ﷺ کے تلبیہ کی طرح کا تلبیہ کہا ہے (جبکہ دوسرے کا کہنا ہے کہ انہوں نے کہا:) میں نبی ﷺ کے حج کے مثل حج کا تلبیہ کہا ہے۔

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں نوسال قیام فرمایا لیکن (اس دوران) آپ ﷺ نے حج نہیں کیا، لوگ مدینہ میں اکٹھے ہونے لگے تاکہ آپ ﷺ کی معیت میں نکلیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نکلے اور روانگی پکڑی اور ہم بھی چل پڑے۔ ہمیں صرف حج کا ہی پتہ تھا اور اسی کی ادائیگی کے لیے ہم جارہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ بھی ہمارے درمیان موجود تھے، آپ ﷺ پر قرآن نازل ہوتا تھا، اس کی تفسیر بھی آپ ہی جانتے تھے اور آپ صرف وہی کرتے جس کا آپ کو حکم دیا جاتا۔ چنانچہ ہم مکہ پہنچ گئے، پھر جب رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے چکر لگائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس قربانی

رَأْسِي وَسُقْتُ هَدْيِي، فَلَيْسَ لِي مَحَلٌّ دُونَ مَحَلِّ هَدْيِي))، فَقَامَ إِلَيْهِ سَرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفْضَلْنَا قَضَاءَ قَوْمٍ كَانُوا وُلِدُوا الْيَوْمَ، أَعْمَرْتَنَا هَذِهِ لِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِلْأَبَدِ؟ قَالَ: ((بَلْ لِلْأَبَدِ، دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

قَالَ: وَدَخَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنَ الْيَمَنِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((بِمَ أَهَلَّتْ؟)) فَقَالَ أَحَدُهُمَا عَنْ طَاوُوسٍ: لَبَّيْكَ إِهْلَالًا كِإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَالَ الْآخَرُ: لَبَّيْكَ حَجَّةً كَحَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ.

۸۰۲- (۹۷۴): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَّاورِدِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحْجُجْ، ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ، فَتَدَارَكَ النَّاسُ بِالْمَدِينَةِ لِيَخْرُجُوا مَعَهُ، فَخَرَجَ، فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنْطَلَقْنَا لَا نَعْرِفُ إِلَّا الْحَجَّ، وَلَهُ خَرَجْنَا، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ، وَإِنَّمَا يَفْعَلُ مَا أَمَرَ بِهِ، فَقَدِمْنَا مَكَّةَ، فَلَمَّا طَافَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، قَالَ: ((مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَجْعَلْهَا

عَمْرَةَ، فَلَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سَقَّتُ الْهَدْيَ وَلَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً)).

کا جانور نہیں ہے، وہ اسے عمرہ بنا لے (اور فرمایا): جس حکم کا مجھے بعد میں پتہ چلا ہے، اگر پہلے پتہ چل جاتا تو میں قربانی نہ لاتا اور اسے عمرہ بنا لیتا۔

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (مدینہ سے) روانہ ہوئے تو آپ نے حج یا عمرہ کسی کا نام نہیں لیا، آپ ﷺ (اللہ کا) فیصلہ (آ جانے) کا انتظار کر رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ صفا مروہ کے چکر لگا رہے تھے کہ آپ پر (اللہ کا) فیصلہ نازل ہوا اور آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو حکم دیا کہ ان میں سے جس نے (حج کا) تلبیہ کہا لیکن اس کے پاس قربانی کا جانور نہیں ہے تو وہ اسے عمرہ بنا لے اور فرمایا: جس حکم کا مجھے بعد میں پتہ چلا ہے، اگر پہلے پتہ چل جاتا تو میں قربانی نہ لاتا، لیکن اب میں نے بالوں کو جما لیا ہے اور قربانی کا جانور بھی لایا ہوں، اس لیے میں تب تک حلال نہیں ہو سکتا جب تک میری قربانی حلال (یعنی ذبح) نہیں ہو جاتی، سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: ہمارے لیے ایسے لوگوں کے جیسا فیصلہ فرمائیے کہ جو گویا آج ہی پیدا ہوئے ہیں، کیا یہ عمرہ صرف اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (صرف اس سال کے لیے نہیں) بلکہ ہمیشہ کے لیے ہے۔ قیامت کے دن تک عمرہ حج میں داخل ہو گیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے تو نبی ﷺ نے ان سے پوچھا: تم نے کس کا تلبیہ کہا ہے؟ ایک راوی کہتے ہیں کہ سیدنا علی نے جواب دیا: میں نبی ﷺ کے تلبیہ کی طرح کا تلبیہ کہا ہے۔ اور دوسرے نے کہا کہ انہوں نے یہ جواب دیا کہ میں نبی ﷺ کے حج

۸۰۳- (۹۷۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، أَنَّهُمَا سَمِعَا طَاوُوسًا، يَقُولُ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يُسَوِّي حَجًّا وَلَا عُمْرَةً يَنْتَظِرُ الْقَضَاءَ، قَالَ: فَنَزَلَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَهُوَ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ أَهْلًا بِالْحَجِّ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً، فَقَالَ: ((لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمَا سَقَّتُ الْهَدْيَ، وَلَكِنِّي لَبَدْتُ رَأْسِي، وَسَقَّتُ هَدْيِي، وَلَيْسَ لِي مَجْلٌ إِلَّا مَجْلٌ هَدْيِي))، فَقَامَ إِلَيْهِ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَقْضِ لَنَا قَضَاءَ قَوْمٍ كَانُوا وُلِدُوا الْيَوْمَ، أَعْمَرْتَنَا هَذِهِ لِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِلْأَبَدِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بَلْ لِلْأَبَدِ، دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

قَالَ: فَدَخَلَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ، فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعْزِي: بِمِ أَهْلَلْتِ؟ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: قُلْتُ: لَبَّيْكَ إِهْلَالًا كِإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَالَ الْآخَرُ: لَبَّيْكَ حَجَّةً كَحَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ.

کے مثل حج کا تلبیہ کہا ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ انہوں نے عمرہ کر کے احرام کہول دیا ہے جبکہ آپ نے اپنے عمرے سے احرام نہیں کھولا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے سر کو بھی چمکا لیا ہے اور قربانی کا جانور بھی ساتھ لایا ہوں، لہذا میں تب تک احرام نہیں کھولوں گا جب تک میں قربانی نہیں کر لیتا۔

حج تمتع کا بیان

محمد بن عبد اللہ بن حارث بن نوفل روایت کرتے ہیں، انہوں نے سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور ضحاک بن قیس کو سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے حج کے سال آپس میں حج تمتع کے بارے میں بحث کرتے ہوئے سنا، ضحاک نے کہا: آدمی ایسا تبھی کرے گا جب وہ اللہ کے حکم سے لاعلم ہو گا، تو سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! تو نے تو بہت بری بات کہہ دی۔ ضحاک کہنے لگے (میں نے ایسا) اس لیے (کہا ہے، کیوں) کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے روکا تھا، تو سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (میں تو اس لیے کہہ رہا ہوں، کیونکہ) رسول اللہ ﷺ نے ایسا کیا ہے اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ (حج تمتع) کیا ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر میں حج سے پہلے عمرہ کروں تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں حج کے بعد ذوالحجہ میں عمرہ کروں۔

۸۰۴- (۹۷۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ: ((إِنِّي لَبَدْتُ رَأْسِي، وَقَلَدْتُ هَدْيِي، فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ)).

باب التمتع

۸۰۵- (۱۰۸۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ عَامَ حَجِّ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَهُمَا يَتَذَكَّرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَقَالَ الضَّحَّاكُ: لَا يَصْنَعُ ذَلِكَ إِلَّا مَنْ جَهَلَ أَمْرَ اللَّهِ، فَقَالَ سَعْدٌ: بِسْمَا قُلْتَ يَا ابْنَ أَخِي، فَقَالَ الضَّحَّاكُ: فَإِنَّ عُمَرَ قَدْ نَهَى عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ سَعْدٌ: قَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ.

۸۰۶- (۱۰۸۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَّارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: لِأَنَّ أَعْتَمَرَ قَبْلَ الْحَجِّ وَأَهْدَى أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ

[۸۰۴] الموطأ لإمام مالك: ۱/۳۹۴، صحيح البخاري، كتاب الحج، باب التمتع والافراد بالحج، ح: ۱۵۶۶، صحيح مسلم،

كتاب الحج، باب الفارن لا يتحل الا في وقت تحلل الحاج المنفرد، ح: ۱۲۲۹

[۸۰۵] الموطأ لإمام مالك: ۱/۳۴۴، سنن الترمذی، أبواب الحج، باب ما جاء في التمتع، ح: ۸۲۳، سنن النسائی كتاب الحج، باب ما جاء

في التمتع، ح: ۸۲۳، سنن النسائی كتاب الحج، باب التمتع، ح: ۲۷۴۳، صحيح ابن حبان: ۹/۲۳۴

[۸۰۶] الموطأ لإمام مالك: ۱/۳۴۴

أَعْتَمَرَ بَعْدَ الْحَجِّ فِي ذِي الْحِجَّةِ .

۸۰۷- (۱۷۹۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجْبِرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قِيلَ لَهُ، كَيْفَ تَأْمُرُ بِالْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ وَاللَّهُ تَعَالَى يَقُولُ: ﴿وَأْتِمُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ﴾ فَقَالَ: كَيْفَ تَقْرَأُ وَنَإِنَّ الدِّينَ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ أَوْ الْوَصِيَّةِ قَبْلَ الدِّينِ؟ قَالُوا: الْوَصِيَّةُ قَبْلَ الدِّينِ. قَالَ: فَبَيَّاتِهِمَا تَبَدُّءٌ وَنَ، قَالُوا: بِالدِّينِ، قَالَ: فَهُوَ ذَلِكَ .

قَالَ الشَّافِعِيُّ: يَعْنِي أَنَّ التَّقْدِيمَ جَائِزٌ .

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال ہوا کہ آپ حج سے قبل عمرے کا کیسے حکم دیتے ہیں؟ جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ اور حج اور عمرہ کو مکمل کرو۔ انہوں نے بیان کیا کہ تم قرض کی ادائیگی وصیت سے قبل پڑھتے ہو یا وصیت قرض سے پہلے؟ سالکین نے کہا: وصیت قرض سے پہلے ہے، تو انہوں نے پوچھا: کہ تم ابتداء کس سے کرتے ہو قرض کی ادائیگی سے یا وصیت کے نفاذ سے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ قرض سے آغاز کرتے ہیں۔ اس پر سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ (حج و عمرہ کا بھی) یہی معاملہ ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان کی مراد ہے کہ (حج سے قبل عمرہ کی) تقدیم جائز ہے۔

حج قرآن کا بیان

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فتنے کے حالات میں حج کیا، پھر انہوں نے دیکھا اور فرمایا کہ ان دونوں (حج اور عمرہ) کا معاملہ ایک ہے۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرے کے ساتھ حج کو واجب قرار دیا ہے۔

حجۃ الودوع میں مختلف تلبیوں کا بیان

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کے سال نکلے تو ہم میں سے بعض نے حج کا تلبیہ کہا اور بعض نے عمرہ کا، اور بعض ہم میں سے ایسے بھی تھے جنہوں نے حج و عمرہ دونوں کو جمع کیا تھا۔ اور

[۸۰۷] المصنف لعبد الرزاق: ۱۸۰/۱۰

[۸۰۸] الموطأ لإمام مالك: ۱/۳۶۰، صحيح البخارى، كتاب المغازى، باب غزوة الحديبية، ح: ۴۱۸۳، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب

جواز التحلل بالا حصار و جواز القرآن، ح: ۱۲۳۰

[۸۰۹] الموطأ لإمام مالك: ۱/۴۱۰، صحيح البخارى، كتاب الحج، كيف نهل الحائض والنفساء، ح: ۱۵۵۶، صحيح مسلم، كتاب

الحج، باب بيان وجوه الاحرام، ح: ۱۲۱۱

بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ،
وَكُنْتُ مِمَّنْ أَهْلُ بِعُمْرَةٍ.
میں ان میں سے تھی جنہوں نے عمرے کا تلبیہ کہا تھا۔

باب الاشتراط فی النیة

۸۱۰- (۵۹۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ:
(أَمَا تُرِيدِينَ الْحَجَّ؟) فَقَالَتْ: إِنِّي شَاكِيَةٌ،
فَقَالَ لَهَا: ((حَجِّي وَاشْتَرِطِي أَنْ مَحَلِّي
حَيْثُ حَبَسْتِنِي)).

مشروط نیت کرنے کا بیان

سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
ضباعہ بنت زبیر کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: کیا
تم حج نہیں کرنا چاہتی؟ انہوں نے کہا: میں کسی تکلیف
میں مبتلا ہوں۔ تو آپ نے اس سے فرمایا: تم حج کرو اور یہ
شرط عائد کر دو کہ (اے اللہ!) میرے حلال ہونے (یعنی
احرام کھولنے) کا وہی مقام ہو گا، جہاں تو مجھے (مرض کی
وجہ سے) روک لے گا۔

۸۱۱- (۵۹۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ
ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: هَلْ تَسْتَشِينِي إِذَا حَجَجْتُ؟
فَقُلْتُ لَهَا: مَاذَا أَقُولُ فَقَالَتْ: قُلِ اللَّهُمَّ
الْحَجَّ أَرَدْتُ وَلَهُ عَمَدٌ فَإِنْ يَسَّرْتَهُ فَهُوَ
الْحَجُّ وَإِنْ حَبَسَنِي حَاطِسٌ فَهِيَ عُمْرَةٌ.

انہی سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے
فرمایا: کیا جب تم حج کرنے لگو تو (خود کو) مستثنیٰ کر لو
گے؟ میں نے کہا: میں کیا کہوں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ تو
کہہ: اے اللہ! میں نے حج کا ارادہ و قصد کیا، سوا اگر تو نے
آسانی فرمائی تو وہ حج پورا ہو گا، لیکن اگر مجھے کسی عارضے
نے روک لیا تو وہ عمرہ ہو گا۔

۸۱۲- (۵۹۵): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ نَافِعِ، عَنْ
ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ زَمَنَ الْفِتْنَةِ
مُعْتَمِرًا، فَقَالَ: إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ
صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما
زمانے میں عمرہ کی غرض سے مکہ روانہ ہوئے تو فرمایا: اگر
میں بیت اللہ جانے سے روک لیا گیا تو ہم اسی طرح کریں
گے، جس طرح ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا تھا۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَعْنِي أَحَلَّلْنَا كَمَا أَحَلَّلَنَا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ.

امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان کی مراد یہ تھی کہ ہم
احرام کھول دیں گے، جس طرح ہم نے حدیبیہ کے سال
رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احرام کھول دیا تھا۔

[۸۱۰] صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب اداء كفاء في الدين، ح: ۵۰۸۹، صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جوار اشتراط المحرم

التحلل بعذر المرض، ح: ۱۲۰۷

[۸۱۱] المصنف لابن أبي شيبة: ۳۸۵/۴

[۸۱۲] الموطأ لإمام مالك: ۱/۳۶۰، صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة الحديبية، ح: ۴۱۸۳، صحیح مسلم، کتاب الحج، باب

جواز التحلل بالا حصار وجواز القرآن، ح: ۱۲۳۰

سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ضباہ سے کہا: کیا توجح کرنا چاہتی ہے؟ تو اس نے عرض کیا کہ میں بیمار ہوں، آپ نے فرمایا: توجح کر اور یہ شرط عائد کر کہ جہاں مجھے مرض نے روک دیا وہی میرے حلال ہونے کی جگہ ہوگی۔

سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میری بھتیجی! کیا جب توجح کرتی ہے تو استثناء کرتی ہے؟ میں نے عرض کیا: میں کیا کہوں؟ انہوں نے فرمایا: یہ کلمات کہہ: اے اللہ! میں نے حج کا ارادہ وعزم کیا ہے، اگر تو نے مجھے توفیق دی تو یہ حج ہو گا اور اگر کسی عارضے نے مجھے روک دیا تو یہ عمرہ ہے۔

تلبیہ اور اس کے الفاظ کا بیان

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے تلبیہ میں کبھی بھی حج اور عمرہ کا نام نہیں لیا۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ یہ تھا: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ ”میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں، تمام تر تعریفی کلمات اور (ہر طرح

۸۱۳- (۱۸۳۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ ضَبَاعَةَ، فَقَالَ: ((أَمَا تُرِيدِينَ الْحَجَّ؟)) قَالَتْ: إِنِّي شَاكِيَةٌ، فَقَالَ: ((حُجِّي وَاشْتَرِطِي إِنَّ مَجْلِي حَيْثُ حَبَسْتِنِي)).

۸۱۴- (۱۸۳۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: هَلْ تَتَشْتَبِي إِذَا حَجَجْتَ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: مَاذَا أَقُولُ؟ فَقَالَتْ: قُلِ اللَّهُمَّ الْحَجَّ أَرَدْتُ وَلَهُ عَمَدٌ، فَإِنْ يَسَّرْتَهُ فَهُوَ الْحَجُّ وَإِنْ حَبَسَنِي حَابِسٌ فَهِيَ عُمْرَةٌ.

باب التلبية ولفظها

۸۱۵- (۵۸۳): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رُقَيْشٍ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَا سَمَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي تَلْبِيَّتِهِ حَجًّا قَطُّ وَلَا عُمْرَةً.

۸۱۶- (۵۸۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ((لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ)).

[۸۱۳] صحيح البخارى، كتاب النكاح، باب الاكفاء فى الدين، ح: ۵۰۸۹، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب جواز اشتراط المحرم

التحلل بعذر المرض، ح: ۱۲۰۷

[۸۱۴] المصنف لابن ابي شيبة: ۴/۳۷۷

[۸۱۵] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، ح: ۱۲۱۴

[۸۱۶] الموطأ لإمام مالك: ۱/۳۳۱، صحيح البخارى، كتاب الحج، باب التلبية، ح: ۱۰۵۹، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب التلبية

ووصفها ووقتها، ح: ۱۱۸۴

کی نعمت اور (سارے عالم کی) بادشاہی تیرے ہی شایانِ شان ہے، تیرا کوئی شریک ہو ہی نہیں سکتا۔“

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اس میں یہ اضافہ کیا کرتے تھے: لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْحَيْرُ فِي يَدَيْكَ، وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ فِي يَدَيْكَ، میں حاضر ہوں اور بہت سعادت مند ہوں، بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے اور تمام رغبتیں اور عمل تیری ہی طرف (ہیں)۔

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کا تلبیہ پکارا: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ میں یہ الفاظ بھی ہوتے تھے: لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ ”اے معبودِ برحق! میں حاضر ہوں۔“

مجاہد بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ ظاہر کیا کرتے تھے: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ رَاوِي كَقْتَبَةَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ، قَالَ: حَتَّى إِذَا

قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَزِيدُ فِيهَا: لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْحَيْرُ فِي يَدَيْكَ، وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ.

۸۱۷- (۵۸۵): أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْتَّوْحِيدِ: ((لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ)).

۸۱۸- (۵۸۶): قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَذَكَرَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَاجْشُونُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ)).

۸۱۹- (۵۸۷): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ الْأَعْرَجِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُظْهِرُ مِنَ التَّلْبِيَةِ: ((لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ))، قَالَ: حَتَّى إِذَا

[۸۱۷] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب الحجة النبي صلى الله عليه وسلم، ح: ۵۱۶، سنن أبي داود، كتاب المناسك، باب كيف التبية، ح: ۱۸۱۳

[۸۱۸] سنن النسائي، كتاب الحج، باب كيف التبية، ح: ۲۷۵۲، المستدرک للحاکم: ۴۹/۱

[۸۱۹] صحيح ابن خزيمة: ۴/۲۶۰، المستدرک للحاکم: ۴۶۵/۱

دیا: لَبَّيْكَ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ (میں حاضر ہوں، یقیناً اصل زندگی تو آخرت کی ہی زندگی ہے)۔

ابن جریج کہتے ہیں: مجھے لگتا ہے کہ وہ عرفہ کا دن تھا۔

عبد اللہ بن ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے بھتیجوں میں سے کسی کو تلبیہ میں یا ذالمعارج کہتے سنا، تو سعد نے فرمایا: یقیناً وہ ذوالمعارج ہے، لیکن ہم عہد رسالت میں اس طرح تلبیہ نہیں کہا کرتے تھے۔

محمد بن منکدر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، جب وہ دونوں صبح کو منیٰ سے عرفات کو جا رہے تھے، کہ آج کے دن آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم میں سے (اگر کوئی) تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہتا تو اسے منع نہیں کیا جاتا تھا اور (اگر) تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا تو اسے بھی منع نہیں کیا جاتا تھا۔

بلند آواز اور کثرت کے ساتھ تلبیہ کہنے اور اس کے بعد دعائے مانگنے کا بیان

سائب انصاری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور مجھے کہا کہ میں

كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالنَّاسُ يُصْرَفُونَ عَنْهُ كَأَنَّهُ أُعْجِبَهُ مَا هُوَ فِيهِ فَزَادَ فِيهَا: ((لَبَّيْكَ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ)).

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَحَسِبْتُ أَنَّ ذَلِكَ يَوْمَ عَرَفَةَ.

۸۴۰- (۵۸۸): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَعْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ بَعْضَ بَنِي أَخِيهِ وَهُوَ يَلْبِي: يَا ذَا الْمَعَارِجِ، فَقَالَ سَعْدُ: الْمَعَارِجُ! إِنَّهُ لَذُو الْمَعَارِجِ، وَمَا هَكَذَا كُنَّا نَلْبِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۸۴۱- (۱۱۵۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ التَّفَفِيِّ، أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مَنَى إِلَى عَرَفَةَ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: كَانَ يُهْلُ الْمُهْلَ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ، وَيُكْتَبَرُ الْمُكْتَبَرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ.

باب رفع الصوت بالتلبية والاکثار

منها والدعاء عقبها

۸۴۲- (۵۸۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ،

[۸۲۰] المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۱/۱۷۱، مجمع الزوائد: ۳/۲۲۳

[۸۲۱] الموطأ لإمام مالك: ۱/۳۳۷، صحيح البخاري، كتاب الحج، باب التلبية والتكبير وإذا غدا من في الی عرضة، ح: ۱۶۵۹، صحيح

مسلم، كتاب الحج، باب التلبية والتكبير في الذهاب من في الی عرفات في يوم عرضة، ح: ۱۲۸۵

[۸۲۲] الموطأ لإمام مالك: ۱/۳۳۴، سنن أبي داود، كتاب المناسك، باب كيف التلبية، ح: ۱۸۱۴، سنن الترمذی، أبواب الحج، باب ما

جاء في رفع الصوت التلبية، ح: ۸۲۹، صحيح ابن خزيمة: ۴/۱۷۳، صحيح ابن حبان: ۹/۱۱۱، المستدرک للحاکم: ۱/۵۰۱

اپنے صحابہ کو اطلاع دوں کہ وہ تلبیہ کہتے ہوئے یا احرام باندھتے ہوئے آواز بلند کریں۔ جبرئیل علیہ السلام کی مراد ان دونوں میں سے ایک تھی۔

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيهِ السَّلَامُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَمُرَ أَصْحَابِي، أَوْ مَعِيَ أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ، أَوْ بِالْأَهْلَالِ))، يُرِيدُ أَحَدَهُمَا.

محمد بن منکدر روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کثرت سے تلبیہ پکارتے کرتے تھے۔

۸۲۳- (۵۹۰): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُكْثِرُ مِنَ التَّلْبِيَةِ.

نافع سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سوار ہوتے ہوئے، (سواری سے) اترتے ہوئے اور لیٹتے ہوئے تلبیہ پکارتے رہتے تھے۔

۸۲۴- (۱۹۵): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يُلَبِّي رَاكِبًا وَنَازِلًا وَمُضْطَجِعًا.

سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب تلبیہ سے فارغ ہوتے، تو اللہ تعالیٰ سے اس کی خوشنودی، جنت اور اس کی رحمت کے صدقے (جہنم کی) آگ سے خلاصی مانگتے۔

۸۲۵- (۵۹۲): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَّتِهِ سَأَلَ اللَّهَ رِضْوَانَهُ وَالْجَنَّةَ وَاسْتَعْفَاهُ بِرَحْمَتِهِ مِنَ النَّارِ.

رمء جمرات تک تلبیہ کہنے کا بیان

باب التلبية إلى رمى الجمره

سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں مزدلفہ سے منیٰ تک سواری کے پیچھے بٹھایا۔ اور آپ جمرات کو کنکریاں مارنے تک مسلسل تلبیہ کہتے رہے۔

۸۲۶- (۱۷۲۷): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، وَسَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ

أيضاً [۸۲۴]

أيضاً [۸۲۳]

[۸۲۵] سنن الدارقطني: ۲/۲۳۸

[۸۲۶] صحيح البخاري، كتاب الحج، باب الركوب والارتداد في الحج، ح: ۱۵۴۴، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب اداة

نحاح التلبية، ح: ۱۲۸۰

اللَّهُ ﷻ أَرَدَفَهُ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مَنَى، فَلَمْ يَزَلْ
يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے فضل بن
عباس رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ نبی ﷺ نے انہیں مزدلفہ سے منیٰ
تک سواری کے پیچھے بٹھایا، پھر مسلسل تکبیر کہتے رہے، حتیٰ
کہ جمرات کو کنکریاں ماریں۔

۸۲۷- (۱۷۵۲): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ،
وَسَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ
عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي
الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷻ أَرَدَفَهُ مِنْ
جَمْعٍ إِلَى مَنَى، فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى
الْجَمْرَةَ.

اختلاف رواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

۸۲۸- (۱۷۵۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ مُحَمَّدِ
بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ، عَنِ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷻ، مِثْلَهُ.

باب تلبیة المعتمر

عمرہ کرنے والے شخص کے تلبیہ کا بیان

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمرہ کرنے
والاجس وقت پیدل یا سوار طواف شروع کرے تو تلبیہ
کہے۔

۸۲۹- (۶۰۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي
نَجِيحٍ، عَنِ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:
يُلَبِّي الْمُعْتَمِرُ حِينَ يَفْتَتِحُ الطَّوْفَ مَشِيًّا أَوْ
غَيْرَ مَشِيٍّ.

مجاہد سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عمرہ
کرنے والے کے بارے میں بتایا کہ وہ رکن کا استلام
کرنے تک تلبیہ کہے۔

۸۳۰- (۱۷۲۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي
نَجِيحٍ، عَنِ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي
الْمُعْتَمِرِ يُلَبِّي حَتَّى يَسْتَلِمَ الرُّكْنَ.

عطاء سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان
کیا کہ معتمر طواف شروع کرنے تک طواف کرے خواہ
وہ استلام کرے یا نہ کرے۔

۸۳۱- (۱۷۲۹): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَسَعِيدٌ، عَنِ
ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ: يُلَبِّي الْمُعْتَمِرُ حَتَّى يَفْتَتِحَ الطَّوْفَ
مُسْتَلِمًا أَوْ غَيْرَ مُسْتَلِمٍ.

[۸۲۷] صحيح البخاري، كتاب الحج، باب النزول بين عرفة وجمع، ح: ۱۶۷۰، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب اقامة الحاج

التلبية، ح: ۱۲۸۰

[۸۲۸] أيضاً

[۸۲۹] المصنف لابن أبي شيبة: ۴/ ۲۷۱، السنن الكبرى للبيهقي، ۱۷۰/۵

[۸۳۱] أيضاً

[۸۳۰] أيضاً

مسروق بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عمرہ میں بیت اللہ کے طواف کے بعد صفا پر تلبیہ کہا۔

۸۳۲- (۱۸۲۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ لَبَّى عَلَى الصَّفَا فِي عُمْرَةٍ بَعْدَ مَا طَافَ بِالْبَيْتِ.

قربانی کے جانور اور اس پر نشان لگانے کا بیان

نافع روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: اونٹ یا گائے کی قربانی میں سے جو بھی میسر ہو۔

باب الهدی والاشعار

۸۳۳- (۱۱۵۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهُدَى بَعِيرٌ أَوْ بَقْرَةٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (قربانی کے جانور کی) دائیں جانب اشعار کیا۔

۸۳۴- (۱۷۵۰): حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ الْقَدَّاحُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ الْأَعْرَجِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اشْعَرَ فِي الشِّقِّ الْأَيْمَنِ.

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما (قربانی کے جانور کی) دائیں یا بائیں جانب نشان اشعار کرنے میں کوئی پروا نہ کرتے تھے

۸۳۵- (۱۷۵۱): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ لَا يُبَالِي فِي أَيِّ الشِّقِّينِ اشْعَرَ فِي الْأَيْسَرِ أَوْ فِي الْأَيْمَنِ.

نوٹ: اشعار سے مراد یہ ہے کہ جانور کی کوہان کے ایک جانب اتنا سازخم لگا دیا جائے کہ جس سے خون بہہ پڑے، یہ صرف علامت کے طور پر کیا جاتا ہے تاکہ لوگ سمجھ جائیں کہ یہ قربانی کا جانور ہے۔

اس کا بیان کہ محرم کو نسا لباس پہن سکتا ہے اور کونسا نہیں پہن سکتا

باب ما لا يلبسه المحرم من الثياب

وما يلبسه

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے

۸۳۶- (۵۵۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ

[۱۸۳۲] السنن الكبرى للبيهقي، ۴/۵

[۱۸۳۳] الموطأ لإمام مالك: ۳۸۵/۱

[۱۸۳۴] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب تقليد الهدى و اشعاره عند الاحرام، ح: ۱۲۴۳

[۱۸۳۵] المصنف لابن أبي شيبة: ۲۴۷/۴

[۱۸۳۶] الموطأ لإمام مالك: ۳۲۴/۱، صحيح البخاري، كتاب الحج، باب ما لا يلبس المحرم من الثياب، ح: ۱۵۴۲، صحيح مسلم، كتاب

الحج باب ما يباح للمحرم بحج أو عمره وما لا يباح، ح: ۱۱۷۷

نبی ﷺ سے سوال کیا کہ محرم کیسے کپڑے پہنے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گپڑی، ٹوپی، شلوار اور موزے نہیں پہن سکتا، سوائے اس شخص کے جسے جوتے نہ ملیں تو اسے موزے پہن لینے چاہئیں اور انہیں ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ لینا چاہیے۔

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور پوچھا: محرم کون سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: وہ قمیص، گپڑی، ٹوپی، شلوار اور موزے نہیں پہن سکتا، لیکن اگر اسے جوتے دستیاب نہ ہوں تو وہ موزے پہن سکتا ہے، البتہ انہیں اسقدر کاٹ لینا چاہیے کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ محرم زعفران یا ورس سے رنگا ہوا کپڑا پہنے۔ اور فرمایا: جسے جوتے نہ ملیں اسے موزے پہن لینا چاہیے اور انہیں ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ لینے چاہئیں۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ میں فرماتے سنا: جب محرم کو جوتے نہ

ابن عمر رضی اللہ عنہما أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ، وَلَا السَّرَاوِيَلَاتِ، وَلَا الْعَمَائِمَ، وَلَا الْبِرَانِسَ، وَلَا الْخِفَافَ، إِلَّا أَحَدًا لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسِ الْخُفَيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)).

۸۳۷- (۵۵۵): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ: مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ لَهُ: ((لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ، وَلَا الْعِمَامَةَ، وَلَا الْبُرُنُسَ، وَلَا السَّرَاوِيلَ، وَلَا الْخُفَيْنِ، إِلَّا لِمَنْ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)).

۸۳۸- (۵۵۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوعًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ، وَقَالَ: ((فَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)).

۸۳۹- (۵۵۴): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَوَ بْنَ دِينَارٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ

[۸۳۷] المسند للحمیدی: ۲/۲۸۱، صحیح البخاری، کتاب العلم، باب من أجاز السائل باكثر مما سأله، ح: ۱۳۴، صحیح مسلم، کتاب

الحج باب ما یباح للمحرم بحج أو عمرة وما لا یباح، ح: ۱۱۷۷

[۸۳۸] الموطأ لإمام مالک: ۱/۳۲۵، صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب النعال السبّیة و غیرها، ح: ۵۸۵۲، صحیح مسلم، کتاب الحج

باب ما یباح للمحرم بحج أو عمرة وما لا یباح، ح: ۱۱۷۷

[۸۳۹] صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب السراویل، ح: ۵۸۰۴، صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ما یباح للمحرم بحج و عمرة وما لا

یباح، ح: ۱۱۷۸

، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهُوَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ: ((إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ نَعْلَيْنِ لَيْسَ الْخَفَّيْنِ، وَإِذَا لَمْ يَجِدِ إِزَارًا لَيْسَ السَّرَاوِيلُ)).

۸۴۰- (۵۶۵): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا مُحْتَرِمًا بِحَبْلِ أَبْرَقٍ، فَقَالَ: ((انزِعِ الْحَبْلَ))، مَرَّتَيْنِ.

۸۴۱- (۵۶۴): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ جُنْدُبٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ، وَأَنَا مَعَهُ، فَقَالَ: أَخَالَفُ بَيْنَ طَرْفَيْ تَوْبِي مِنْ وَرَائِي ثُمَّ أَعْقَدُهُ وَأَنَا مُحْرِمٌ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: لَا تَعْقِدْ شَيْئًا.

۸۴۲- (۵۶۳): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ لَمْ يَكُنْ عَقَدَ الثَّوْبَ عَلَيْهِ، إِنَّمَا عَرَزَ طَرْفِيهِ عَلَى إِزَارِهِ.

۸۴۳- (۵۶۲): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْعَى بِالْبَيْتِ وَقَدْ حَزَمَ عَلَى بَطْنِهِ بَثْوِبَ.

۸۴۴- (۵۵۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: أَبْصَرَ عُمَرُ بْنُ

میں تو وہ موزے پہن لے اور جب وہ تہ بند نہ پائے تو شلوار پہن لے۔

ابن جریج روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایک آدمی کو کمر پر سفید وسیاہ رسی باندھے دیکھا، تو آپ نے دو مرتبہ فرمایا: رسی کو اتار دو۔

مسلم بن جندب روایت کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا کہ ایک آدمی آیا اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھنے لگا: میں بحالت احرام اپنے کپڑے کے دونوں کناروں کو اپنے پیچھے ڈال لیتا ہوں اور پھر اسے باندھ دیتا ہوں۔ تو عبد اللہ بن عمر نے فرمایا: تو باندھامت کر۔

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے (پیٹ) پر کپڑا باندھتے نہیں تھے بلکہ اس کے دونوں کناروں کو اپنے ازار بند میں ٹھوس لیتے تھے۔

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ بیت اللہ کے چکر لگا رہے تھے اور انہوں نے اپنے پیٹ پر کپڑا باندھا ہوا تھا۔

ابو جعفر بیان کرتے ہیں کہ عمر بن جعفر کو ہلکے سرخ رنگ کے دو کپڑے پہنے دیکھا، حالانکہ وہ حالت احرام

[۸۴۰] المصنف لابن أبي شيبة: ۴/۴۹

[۸۴۱] المصنف لابن أبي شيبة: ۴/۵۰

[۸۴۲] أيضاً

[۸۴۳] أيضاً

[۸۴۴] المصنف لابن أبي شيبة: ۴/۱۰۴

میں تھے، آپ نے فرمایا: یہ کیسے کپڑے ہیں؟ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: میں نہیں سمجھتا تھا کہ کوئی ہمیں سنت کی تعلیم دے گا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔

الْحَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ ثَوْبَيْنِ مُضْرَجَيْنِ وَهُوَ مُحْرَمٌ فَقَالَ: مَا هَذِهِ الثِّيَابُ؟ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا إِخَالٌ أَحَدًا يُعَلِّمُنَا السُّنَّةَ فَسَكَتَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی زعفران لگائے۔

۸۴۵- (۵۸۰): أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ الَّذِي يُعْرِفُ بِابْنِ عَلِيَّةَ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما محرم کے لیے کمر پہ چٹنی باندھنا مکروہ سمجھا کرتے تھے۔

۸۴۶- (۱۱۵۵): أَنْبَأَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ لُبْسَ الْمِنْطَقَةِ لِلْمُحْرَمِ.

اس کا بیان کہ عمرہ بھی اسی طرح ہو گا جیسے حج

باب منه: يفعل في العمرة ما يفعل في

ہوتا ہے

الحج

سیدنا یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم بصرانہ کے مقام پر رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے کہ ایک شخص خوشبو سے تھڑا جبہ پہنے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے عمرے کا احرام باندھا ہے اور مجھ پر یہ (جبہ) ہے۔ آپ نے فرمایا: تو اپنے حج میں کیا کرتا ہے؟ اس نے کہا: میں اس جبے کو اتار دیتا ہوں اور خوشبو کو دھو دیتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو تو اپنے حج میں کرتا ہے، وہی اپنے عمرے میں کر لے۔

۸۴۷- (۵۷۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ مَقْطَعَةٌ، يَعْنِي جُبَّةً، وَهُوَ مُتَضَمِّحٌ بِالْخَلْقِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَهَذِهِ عَلَيَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ؟)) قَالَ: كُنْتُ أَنْزَعُ هَذِهِ الْمَقْطَعَةَ وَأَغْسِلُ هَذَا الْخَلْقَ، فَقَالَ رَسُولُ

[۸۴۵] صحيح البخارى، كتاب اللباس، باب النهى عن التزعفر للرجال، ح: ۵۸۴۶، صحيح مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب نهى الرجل

عن التزعفر، ۲۱۰۱

[۸۴۶] الموطأ لإمام مالك/ ۱/ ۳۲۴

[۸۴۷] صحيح البخارى، كتاب العمرة، باب يفعل بالعمرة ما يفعل بالحج، ح: ۱۷۸۹، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب ما يباح للمحرم

بحج أو عمرة، ح: ۱۱۸۰، المسند للحميدى: ۳۴۷/۲

اللہ ﷺ: ((فَمَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجَّتِكَ
فَاصْنَعُهُ فِي عُمْرَتِكَ)).

سیدنا علی بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی
نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کے بدن پر قمیض یا
جُبہ تھا اور اس پر زعفران کے نشان تھے۔ آپ نے فرمایا:
تو نے احرام باندھا ہے جبکہ یہ جُبہ تیرے بدن پر ہے قمیض
یا جُبہ اتار پھینک اور یہ زردی دھو ڈال اور عمرہ میں وہی
کر جو توجیح میں کرتا ہے۔

۸۴۸- (۱۷۰۹): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ
جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى
بْنِ أُمِيَّةٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ
وَعَلَيْهِ إِمَامًا قَالَ: قَمِيصٌ، وَإِمَامًا قَالَ: جُبَّةٌ،
وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، فَقَالَ: أَحْرَمْتُ وَهَذَا عَلَيَّ،
فَقَالَ: انْزِعْ، إِمَامًا قَالَ: ((قَمِيصَكَ))، وَإِمَامًا
قَالَ: ((جُبَّتِكَ))، وَأَغْسِلْ هَذِهِ الصُّفْرَةَ عَنْكَ،
وَأَفْعَلْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَفْعَلُ فِي حَجَّتِكَ)).

عورتوں کے احکام کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھنے والی عورت کے
لیے یہ چنداں جائز نہیں ہے کہ وہ محرم کے بغیر (اکیلی ہی)
ایک دن اور ایک رات کی مسافت کا سفر کرے۔

باب منه: في النساء

۸۴۹- (۸۴۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ
أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ
تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تَسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ
وَلَيْلَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول
اللہ ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے فرماتے سنا: کوئی آدمی کسی
عورت کے ساتھ ہر گز علیحدگی اختیار نہ کرے، اور نہ ہی
کسی عورت کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ محرم کے ساتھ
ہونے کے بغیر سفر کرے۔ ایک آدمی کھڑا ہوا اور بولا:
فلاں فلاں غزوہ میں شرکت کے لیے مجھے نامزد کر لیا گیا
ہے جبکہ میری بیوی اکیلی حج کرنے جا رہی ہے، تو

۸۵۰- (۸۴۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ
دِينَارٍ، عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ، يَقُولُ: ((لَا
يَحْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ، وَلَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ أَنْ
تَسَافِرَ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ))، فَقَامَ رَجُلٌ،
فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَكْتَبْتُ فِي غَزْوَةٍ
كَذَا وَكَذَا، وَإِنَّ امْرَأَتِي انْطَلَقَتْ حَاجَةً،

[۸۴۸] أيضاً

[۸۴۹] الموطأ لإمام مالك: ۲/۹۷۹، صحيح البخاري، كتاب تفسير الصلاة، ج: ۱، ۸۸: ۱، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب سفر المرأة مع
محرم الي حج وغيره، ج: ۱۳۳۹

[۸۵۰] صحيح البخاري، كتاب الجهاد، باب من اكتب في جيش فخرجت امرأته حاجة، ج: ۳، ۰۶: ۳، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب
سفر المرأة مع محرم الي حج وغيره، ج: ۱۳۴۱

فَقَالَ: ((انْطَلِقْ فَأَحْجُجْ بِأَمْرَاتِكَ)).
 آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔
 ۸۵۱- (۵۵۰): أَخْبَرَنَا الدَّرَّأَوْرِدِيُّ وَحَاتِمُ بْنُ
 إِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ
 أَبِيهِ، قَالَ: جِئْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ
 يُحَدِّثُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: فَلَمَّا كُنَّا
 بِبَدْيِ الْحُلَيْفَةِ وَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ،
 فَأَمَرَهَا بِالْغُسْلِ وَالْإِحْرَامِ.

ابو الزبير روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا جابر
 رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: عورت خوشبو والے کپڑے نہیں پہن
 سکتی، البتہ زرد کپڑے پہن سکتی ہے اور میں زرد رنگ سے
 رنگے ہوئے کپڑوں کو خوشبو نہیں سمجھتا۔
 ۸۵۲- (۵۵۹): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ
 ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ
 أَنَسٍ سَمِعَهُ يَقُولُ: لَا تَلْبَسُ الْمَرْأَةُ ثِيَابَ
 الطِّيبِ وَتَلْبَسُ الثِّيَابَ الْمُعْصَفَرَةَ، وَلَا
 أُرَى الْمُعْصَفَرَ طَيِّبًا.

عطاء سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:
 عورت خود پر چادر ڈال سکتی ہے لیکن وہ اس سے ”ضرب“
 نہیں کر سکتی۔ میں نے کہا: ضرب نہ کرنے سے کیا مراد
 ہے؟ تو انہوں نے مجھے اشارہ کیا جیسے عورت چادر اوڑھتی
 ہے، پھر انہوں نے اوڑھنی کے اس حصے کی طرف اشارہ
 کیا جو اس کے رخساروں پر ہوتا ہے اور فرمایا: وہ اسے (یعنی
 چہرے کو) ڈھانپ نہیں سکتی، سو یہ اس پر باقی نہیں رہے گا
 لیکن وہ اسے اپنے چہرے پر ویسے ہی لٹکا لے جیسے وہ لٹکا ہوا
 ہوتا ہے، البتہ اسے نہ تو وہ لٹکے پلٹے، نہ اسے لپیٹے اور نہ ہی
 اسے موڑ لے۔
 ۸۵۳- (۵۶۱): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ
 ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تُذْنِبِي عَلَيْهَا مِنْ
 جَلَابِيبِهَا وَلَا تَضْرِبُ بِهِ. قُلْتُ: وَمَا لَا
 تَضْرِبُ بِهِ؟ فَأَشَارَ لِي: كَمَا تَجَلْبُبُ الْمَرْأَةُ،
 ثُمَّ أَشَارَ إِلَيَّ مَا عَلَى خَدَّهَا مِنَ الْجِلْبَابِ،
 فَقَالَ: لَا تَعْطِيبِهِ فَتَضْرِبُ بِهِ عَلَى وَجْهِهَا،
 فَذَلِكَ الَّذِي لَا يَبْقَى عَلَيْهَا، وَلَكِنْ تَسُدُّهَا
 عَلَى وَجْهِهَا كَمَا هُوَ مَسْدُولا وَلَا تَقْلِبُهُ وَلَا
 تَضْرِبُ بِهِ وَلَا تَعْطِفُهُ.

سالم اپنے باپ کے بابت بیان کرتے ہیں کہ وہ عورتوں
 کو بحالت احرام موزے کاٹ لینے کا فتویٰ دیا کرتے تھے،
 ۸۵۴- (۵۶۰): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ
 الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُفْتَى

[۸۵۱] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ح: ۱۲۱۸

[۸۵۲] سنن ابی داود، کتاب المناسک، باب ما یلبس المحرم، ح: ۱۸۲۳، شرح معانی الآثار: ۴/۲۵۰

[۸۵۳] تفرّد به الشافعی

[۸۵۴] ضحیح ابن خزیمہ: ۴/۲۰۱، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۸/۴۴۹

یہاں تک کہ انہیں صفیہ نے بتلایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا عورتوں کو (موزے) نہ کاٹنے کا حکم دیا کرتی تھیں۔ (جب یہ پتہ چلا) تو وہ بھی ایسا فتویٰ دینے سے رک گئے۔

صفیہ بنت شعبہ بیان کرتی ہیں کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی کہ بنو عبدالدار کی عورتوں میں سے تملک نامی ایک عورت آئی اور کہنے لگی: اے ام المؤمنین! میری فلاں بیٹی نے قسم اٹھالی ہے کہ وہ (حج کے) موسم میں زیور نہیں پہنے گی، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اسے کہو کہ ام المؤمنین تجھے قسم ڈالتی ہے کہ تو اپنا سارا زیور پہنے۔

النِّسَاءَ إِذَا أَحْرَمْنَ أَنْ يَقَطَعْنَ الْخُفَيْنِ، حَتَّىٰ أَخْبَرْتُهُ صَفِيَّةُ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا تَفْتِي النِّسَاءَ أَنْ لَا يَقَطَعْنَ، فَانْتَهَىٰ عَنْهُ.

۸۵۵- (۵۶۶): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ إِذْ جَاءَهَا امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ، يُقَالُ لَهَا: تَمْلِكُ، فَقَالَتْ لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ ابْنَتِي فَلَانَةَ حَلَفَتْ أَنْ لَا تَلْبَسَ حُلِيَّهَا فِي الْمَوْسِمِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَوْلِي لَهَا إِنَّ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ تَقْسِمُ عَلَيْكَ إِلَّا لَيْسَتْ حُلِيَّكَ كُلَّهُ.

سایہ حاصل کرنے کا بیان

عبداللہ بن عباس بن ابی ربیعہ کا بیان ہے کہ میں نے حج میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی صحبت اختیار کی تو میں نے انہیں خیمہ کو حرکت دیتے ہوئے نہ دیکھا حتیٰ کہ وہ لوٹ آئے۔

باب فی الاستظلال

۸۵۶- (۱۷۱۶): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيَّاشِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: صَحَبْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْحَجِّ فَمَا رَأَيْتُهُ مُضْطَرِبًا فَسَطَاطًا حَتَّىٰ رَجَعَ.

محرم کے تلوار لٹکانے کا بیان

سیدنا عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اصحاب رسول عمرۃ القضاة کے لیے گلے میں تلواں لٹکا کر آئے جب کہ وہ حالت احرام میں تھے۔

باب تقلد المحرم السيف

۸۵۷- (۱۷۱۹): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَىٰ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَدَّمُوا فِي عُمْرَةِ الْقَضِيَّةِ مُتَقَلِّدِينَ بِالسُّيُوفِ وَهُمْ مُجْرِمُونَ.

محرم کے سر دھونے کا بیان

عبداللہ بن حنین روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن

باب غسل المحرم رأسه

۸۵۸- (۵۵۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ

[۸۵۶] تفرّد به الشافعی

[۸۵۵] المصنف لابن أبي شيبة: ۱/۳۰۳

[۸۵۷] صحيح البخاری، كتاب الصلح، باب الصلح مع المشركين، ح: ۲۷۰۱

[۸۵۸] الموطأ لإمام مالك: ۱/۳۲۳، صحيح البخاری، كتاب جزاء العبد، باب الاغتسال للمحرم، ح: ۱۸۴۰، صحيح مسلم، كتاب الحج،

باب جواز غسل المحرم بدنه ورأسه، ح: ۱۲۰۵

عباس رضی اللہ عنہما اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کا ابواء کے مقام پر اختلاف ہو گیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہنے لگے کہ محرم اپنے سر کو دھو سکتا ہے جبکہ مسور کا یہ کہنا تھا کہ محرم اپنا سر نہیں دھو سکتا۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا، میں (جب ان کے پاس پہنچا تو) دیکھا کہ وہ ایک کپڑے کا پردہ کیے کنویں کی دو چرخوں کے درمیان غسل کر رہے ہیں، میں نے انہیں سلام کہا، تو انہوں نے پوچھا: کون ہو؟ میں نے کہا: میں عبد اللہ ہوں اور مجھے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کی طرف یہ پوچھنے کے لیے بھیجا ہے کہ رسول اللہ ﷺ حالت احرام میں اپنا سر مبارک کیسے دھویا کرتے تھے؟ راوی کہتے ہیں کہ سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ کپڑے پر رکھے اور اسے نیچے جھکایا، حتیٰ کہ میرے سامنے ان کا سر واضح ہو گیا، پھر انہوں نے ایک شخص سے کہا جو ان پر پانی ڈال رہا تھا کہ پانی ڈالو، اس نے آپ کے سر پر پانی ڈالا، آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کو ہلایا، پھر اپنے ہاتھوں کو آگے لائے اور پھر پیچھے کی طرف لے گئے، پھر فرمایا: میں نے آپ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

سیدنا یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک اونٹ کی اوٹ میں غسل کر رہے تھے اور میں آپ پر کپڑے سے پردہ کیے ہوئے تھا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے یعلیٰ! میرے سر پر پانی ڈالو، میں کہا: امیر المؤمنین زیادہ جانتے ہیں، تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پانی ڈالنے سے بالوں کی پراگندگی ہی بڑھے گی، چنانچہ انہوں نے اللہ کا نام لیا، پھر اپنے سر پر پانی ڈال لیا۔

أَسْلَمَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَالْمَسُورَ بْنَ مَحْرَمَةَ، اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ، وَقَالَ الْمَسُورُ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ، فَأَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يَسْتَتِرُ بِثَوْبٍ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ قَالَ: فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَيْهِ عَلَى الثَّوْبِ فَطَاطَاهُ حَتَّى بَدَأَ إِلَى رَأْسِهِ، ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ: اصْبُبْ، فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ، ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُهُ ﷺ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ.

۸۵۹- (۵۵۲): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّهُ قَالَ: بَيْنَمَا عُرُو بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَغْتَسِلُ إِلَى بَعِيرٍ وَأَنَا أَسْتُرُّ عَلَيْهِ بِثَوْبٍ إِذْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: فَقُلْتُ: أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَعْلَمُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَاللَّهِ مَا

يَزِيدُ الْمَاءُ الشَّعْرَ إِلَّا شَعْنَا، فَسَمَى اللَّهُ
تَعَالَى ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بسا اوقات عمر
بن خطاب رضی اللہ عنہ مجھے فرماتے: آؤ میں تمہیں پانی میں غوطہ دیتا
ہوں، (دیکھتے ہیں کہ) ہم میں سے کس کا سانس زیادہ لمبا
ہے اور ہم احرام کی حالت میں ہوتے تھے۔

۸۶۰- (۵۵۳): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ
الْكَرِيمِ الْجَزْرِيِّ، عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ: رُبَّمَا قَالَ لِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: تَعَالَى أَبُوبِكَ فِي الْمَاءِ إِنَّا
أَطْوَلُ نَفْسًا وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ .

عکرمہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما مقام جھہ
پر حمام میں داخل ہوئے جبکہ وہ احرام کی حالت میں تھے اور
انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کو ہماری میل کچیل سے کچھ
سروکار نہیں۔

۸۶۱- (۱۷۱۲): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ
أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ: أَنَّهُ دَخَلَ حَمَامًا وَهُوَ بِالْجُحْفَةِ وَهُوَ
مُحْرِمٌ وَقَالَ: مَا يَعْبَأُ اللَّهُ بِأَوْسَاخِنَا شَيْئًا .

مُحْرِمٌ خوشبو سے سُرمہ نہیں لگا سکتا اور نہ ہی نازبو،
تیل اور خوشبو سونگھ سکتا ہے

باب ((لا يكتحل المحرم بطيب))

ولا يشم الريحان والدهن والطيب))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہیں آشوبِ چشم
کی مرض نے آیا اور وہ حالت احرام میں تھے، تو انہوں نے
اپنی آنکھوں میں صبر نامی بوٹی (اس سے امراضِ چشم کا
علاج کیا جاتا تھا) کے قطرے اپنی آنکھوں میں ڈال لیے اور
فرمایا: محرم کی جب آنکھیں خراب ہو جائیں تو وہ کوئی بھی
ایسا سرمہ ڈال سکتا ہے، جس کی خوشبو نہ ہو، بلکہ بغیر کسی
مرض کے بھی ڈال سکتا ہے۔

۸۶۲- (۵۶۷): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ
ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ
نَافِعِ بْنِ أَبِي عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَمَدَ وَهُوَ
مُحْرِمٌ أَقْطَرَ فِي عَيْنَيْهِ الصَّبْرَ إِقْطَارًا وَإِنَّهُ
قَالَ: يَكْتَحِلُ الْمُحْرِمُ بِأَيِّ كُحْلٍ إِذَا رَمَدَ مَا
لَمْ يَكْتَحِلْ بِطَيْبٍ مِنْ غَيْرِ رَمَدٍ .

اس کے قائل سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔

ابْنُ عُمَرَ الْقَائِلُ .

ابو الزبیر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے
سوال کیا گیا کہ کیا احرام والا شخص نازبو (خوشبو دار

۸۶۳- (۵۷۸): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ
ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ

[۸۶۰] المصنف لابن أبي شيبة: ۱/۳۹۴

[۸۶۱] المصنف لابن أبي شيبة: ۴/۱۰۳

[۸۶۲] المصنف لابن أبي شيبة: ۱/۱۶۴

[۸۶۳] المصنف لابن أبي شيبة: ۱/۳۶۰

جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سُئِلَ: أَيُّشُمُ الْمُحْرِمُ الرِّيحَانَ وَالذُّهْنَ وَالطِّيبَ؟ فَقَالَ: لَا. (بوٹی)، تیل اور خوشبو سونگھ سکتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں۔

باب المحرم لا ینکح ولا ینکح

ولا یخطب

۸۶۴- (۸۹۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ، وَلَا يَخْطُبُ)).

۸۶۵- (۸۹۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهَبٍ أَحَدِ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ، وَلَا يَنْكِحُ، وَلَا يَخْطُبُ)).

۸۶۶- (۱۲۷۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعِ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهَبٍ أَحَدِ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَرَادَ أَنْ يَزُوجَ، طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ بِنْتِ شَيْبَةَ بِنْتِ جُبَيْرٍ، فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ لِيَحْضُرَ ذَلِكَ وَهُمَا مُحْرِمَانِ، فَاتَّكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ أَبَانُ، وَقَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ، وَلَا يَنْكِحُ، وَلَا يَخْطُبُ)).

۸۶۷- (۱۲۷۲): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ

مُحْرِمٌ نَهَى خُودَ نِكَاحٍ كَرَسَكْتَاہے، نَه كَسِي كَا كَرُوَا سَكْتَاہے اور نَه ہِي پِيَاَمِ نِكَاحٍ بَهِيَج سَكْتَاہے سِيَدَا عَثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَه مَرُوِي هے كَه رَسُوَلُ اللّٰهِ ﷺ نَه فرمَایَا: مُحْرِمٌ شَخْصٌ نَه نِكَاحٍ كَرَسَكْتَاہے اور نَه ہِي مَكْتَنِي كَر سَكْتَاہے۔

سِيَدَا عَثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَه ہِي مَرُوِي هے كَه رَسُوَلُ اللّٰهِ ﷺ نَه فرمَایَا: مُحْرِمٌ شَخْصٌ نَه نِكَاحٍ كَرَسَكْتَاہے اور نَه كَرُوَا سَكْتَاہے اور نَه ہِي نِكَاحٍ كَا پِيَاَمِ بَهِيَج سَكْتَاہے۔

نُبَيْهِ بِن وَهَبٍ بِيَاَن كَرْتَه هِيَن كَه عَمْرُ بِن عُبَيْدِ اللّٰهِ نَه طَلْحَه بِن عَمْرٍ كِي شَيْبَه بِن جُبَيْرِ كِي بِيْتِي سَه شَاَدِي كَرُوَا نَاچَا هِي جَبَكَه وَه دُونُوَن حَالَتِ اِحْرَامِ مِيَل تَهے، تُوَا نَهُوَن نَه اِبَانَ بِن عَثْمَانَ كِي طَرْفِ پِيَاَمِ بَهِيَجَاتَا كَه وَه بَهِي شَرْكَت كَرِيَن، تُوَا اِبَانَ نَه اُنْمِيَل اِس (مِيَل شَرْكَت) سَه اِنكَار كَر دِيَا اور كَهَا كَه مِيَل نَه عَثْمَانَ بِن عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كُو بِيَاَن كَرْتَه سَنَاهے كَه رَسُوَلُ اللّٰهِ ﷺ نَه فرمَایَا: مُحْرِمٌ نَه تُوَا (خُود) نِكَاحٍ كَر سَكْتَاہے، نَه كَسِي كَا كَرُوَا سَكْتَاہے اور نَه ہِي نِكَاحٍ كَا پِيَاَمِ بَهِيَج سَكْتَاہے۔

سِيَدَا عَثْمَانَ بِن عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَهِي نَبِي اللّٰهِ ﷺ سَه اِس كَه مَعْنِي كَه مِثْلِ هِي زُوَايَت كَرْتَه هِيَن۔

[۸۶۴] صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب تحريم نكاح المحرم، ح: ۱۴۱۱

[۸۶۵] الموطأ لإمام مالك: ۱/۳۴۸، صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب تحريم نكاح المحرم، ح: ۱۴۰۹

[۸۶۶] أيضاً

[۸۶۶] أيضاً

عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَ مَعْنَاهُ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ محرم نہ (اپنا) نکاح کر سکتا ہے اور نہ (کسی کا) کروا سکتا ہے، نہ وہ اپنے نکاح کا پیغام بھیج سکتا ہے اور نہ ہی کسی اور کا۔

۸۶۸- (۱۳۷۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ، وَلَا يَنْكِحُ، وَلَا يَخْطُبُ عَلَى نَفْسِهِ وَلَا عَلَى غَيْرِهِ.

ابوغطفان بن طریف المری بیان کرتے ہیں کہ ان کے باپ طریف نے حالت احرام میں ایک عورت سے شادی کر لی تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کے نکاح کو رد کر دیا۔

۸۶۹- (۱۳۷۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِي غَطَفَانَ بْنِ طَرِيفٍ الْمَرِّيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَاهُ طَرِيفًا تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَدَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نِكَاحَهُ.

میمونہ رضی اللہ عنہا کی شادی کا بیان

سلیمان بن یسار روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے غلام ابورافع اور ایک انصاری شخص کو بھیجا، تو انہوں نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کی شادی کروائی، جبکہ آپ مدینہ میں تھے۔

باب زواج میمونۃ رضی اللہ عنہا

۸۷۰- (۸۹۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بِنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا رَافِعٍ مَوْلَاهُ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَرَزَّجَاهُ مَيْمُونَةَ، وَالنَّبِيُّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ.

سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ فلاں شخص کو ہم ہوا ہے، رسول اللہ ﷺ نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح حالت احرام میں نہیں کیا تھا بلکہ آپ اس وقت حلال تھے۔

۸۷۱- (۸۹۷): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمِيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، قَالَ: وَهَمَّ فَلَانٌ، مَا نَكَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَيْمُونَةَ إِلَّا وَهُوَ حَلَالٌ.

یزید بن اصم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح کیا اور آپ حلال تھے یعنی حالت احرام میں نہیں تھے۔

۸۷۲- (۸۹۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي

[۸۶۸] الموطأ لإمام مالك: ۳۴۹/۱

[۸۶۹] أيضاً

[۸۷۰] الموطأ لإمام مالك: ۳۴۸/۱

[۸۷۱] سنن أبي داود، كتاب الحج، باب المحرم يتزوج، ح: ۱۸۴۵، السنن الكبرى للبيهقي، ۲۱۲/۷

[۸۷۲] الموطأ لإمام مالك: ۳۴۸/۱، سنن الترمذی، أبواب الحج، باب ما جاء في كراهية تزويج المحرم، ح: ۸۴۱، صحيح مسلم، كتاب

النكاح، باب تحريم نكاح المحرم أو كراهية خطبته، ح: ۱۴۱۱

يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَكَحَ وَهُوَ حَلَالٌ.

قَالَ عَمْرُو: فَقُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ: أَتَجْعَلُ يَزِيدَ بْنَ الْأَصَمِّ، ابْنَ عَبَّاسٍ؟

۸۷۳- (۱۲۷۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ رِبِيعَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا رَافِعٍ مَوْلَاهُ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَرَوَّجَاهُ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ، وَهُوَ بِالْمَدِينَةِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ.

۸۷۴- (۱۲۷۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرُو، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ وَهُوَ ابْنُ أُخْتِ مَيْمُونَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَكَحَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلَالٌ.

۸۷۵- (۱۲۷۵): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: أَوْهَمَ الَّذِي رَوَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَكَحَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرَمٌ، مَا نَكَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا وَهُوَ حَلَالٌ.

باب قوله تعالى: ﴿لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ﴾ وما ليست له رخصة وما يكفر عليه النعم عند البيت

۸۷۶- (۶۴۹): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿

عمرو فرماتے ہیں کہ میں نے ابن شہاب سے کہا: کیا آپ یزید بن اصم کو ابن عباس رضی اللہ عنہ کے برابر بناتے ہیں؟ سلمان بن یسار روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے غلام ابورافع اور ایک انصاری شخص کو بھیجا تو انہوں نے ميمونه بنت حارث سے آپ ﷺ کی شادی کروائی، اور آپ ﷺ اس وقت مدینہ میں ہی تھے اور یہ (مدینہ سے) نکلنے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

یزید بن اصم جو ميمونه رضی اللہ عنہا کے بھانجے ہیں، روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ميمونه رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور آپ ﷺ اس وقت احرام میں نہیں تھے۔

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ اسے وہم ہوا ہے جس نے یہ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام میں ميمونه رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے جب ان سے نکاح کیا تو آپ ﷺ احرام میں نہیں تھے۔

فرمان باری تعالیٰ: ”تم حالت احرام میں شکار نہ کرو“، اس شکار جس کی محرم کو اجازت نہیں اور جو بیت اللہ کے پاس جانوروں کا کفارہ دیا جائے ابن جریر بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ الخ پڑھ کر پوچھا: جو

[۸۷۳] أيضاً

[۸۷۴] صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم نکاح المحرم أو کراهیة خطبته، ح: ۱۴۱۱

[۸۷۵] سنن أبی داود، کتاب الحج، باب المحرم یتزوج، ح: ۱۸۴۵، السنن الکبریٰ للبیہقی، ۸/۲۱۲

[۸۷۶] المصنف لابن أبی شیبہ: ۲۵/۳

اسے غلطی سے مار ڈالے تو کیا اسے تاوان ڈالا جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں، اس کے باعث اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کی تعظیم برقرار رکھنا مقصود ہے اور پہلے بھی یہی طریق کار رہا ہے۔

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو غلطی (سے جانور کا شکار کر لینے میں) میں تاوان ڈالے جاتے دیکھا ہے۔

مجاہد فرماتے ہیں: وَمَنْ يَقْتُلْ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا جس نے ارادتا جانور کو مارنے کی غلطی کی تو اس کا احرام باقی نہیں رہا اور اس کے لیے کوئی رخصت نہیں ہے، لیکن جو یہ بھول گیا کہ وہ احرام میں ہے اور غیر ارادی طور پر جانور کو مارنے کی غلطی کی تو یہ ایسا عمد ہے کہ اس پر بطور کفارہ جانور دیا جاسکتا ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء سے کہا: ”تو جو جانور اس نے مارا ہے، اسی جیسا کوئی چوپایا جس کی بابت تم میں سے کوئی دو شخص فیصلہ کریں، کعبے تک پہنچنے والی قربانی دے یا چند مسکینوں کا کھانا کفارہ دے“ (یہ حکم کیوں ہے؟) تو انہوں نے جواب دیا: اس وجہ سے کہ اس نے حرم کی حدود یعنی بیت اللہ میں اس کا شکار کیا ہے، تو اس کا کفارہ بھی بیت اللہ کے پاس ہی دیا جائے گا۔

عمرو بن دینار اللہ تعالیٰ کے فرمان: فَفِدْيَةٌ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: وہ ان میں سے جسے چاہے اختیار کر لے۔ تمام چیزیں قرآن میں ہی بیان ہوئی، ان میں سے جسے چاہے پہلے کر لے۔

لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا ۖ قُلْتُ لَهُ: فَمَنْ قَتَلَهُ خَطَاً أَيُّغْرَمُ؟ قَالَ: نَعَمْ يَعْظَمُ بِذَلِكَ حُرْمَاتِ اللَّهِ وَمَضَّتْ بِهِ السُّنُنُ .

۸۷۷- (۶۵۰): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَسَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّاسَ يُغْرَمُونَ فِي الْخَطَا .

۸۷۸- (۱۵۶): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ مُجَاهِدٌ يَقُولُ: ﴿وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا﴾ غَيْرَ نَاسٍ لِحُرْمَةٍ وَلَا مُرِيدًا غَيْرَهُ فَأَخْطَا بِهِ فَقَدْ أَحَلَّ، وَلَيْسَتْ لَهُ رُخْصَةٌ، وَمَنْ قَتَلَهُ نَاسِيًا لِحُرْمِهِ أَوْ أَرَادَ غَيْرَهُ فَأَخْطَا بِهِ فَذَلِكَ الْعَمْدُ الْمُكْفَرُ عَلَيْهِ النَّعْمُ .

۸۷۹- (۶۵۱): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: ﴿فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلْتُمْ مِنَ النَّعْمِ﴾ إِلَىٰ ﴿هَذَا بِأَلْبَانِ الْكُفْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامٌ مَسَاكِينٍ﴾ قَالَ: مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ أَصَابَهُ فِي حَرَمٍ يُرِيدُ الْبَيْتَ كَفَّارَةٌ ذَلِكَ عِنْدَ الْبَيْتِ .

۸۸۰- (۶۵۲): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ لَهُ أَيُّهِنَّ شَاءَ .

[۸۷۷] تفرّد به الشافعی

[۸۷۸] تفسیر مجاہد: ۱/۲۰۴، المصنف لعبد الرزاق: ۴/۴۹۰، المصنف لابن ابی شیبہ: ۴/۹۸، جامع البیان للطبری: ۵/۴۰

[۸۷۹] جامع البیان للطبری: ۵/۳۶

[۸۸۰] تفسیر ابن جریر: ۴/۷۵

حُرْم کے شکار کے فدیے کا بیان

عطاء روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا: نَجْوُ مارنے کا فدیہ مینڈھا ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نَجْوُ کے شکار کے فدیہ میں مینڈھے کا فیصلہ فرمایا۔

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہرن کے شکار میں بطور فدیہ بکری کا فیصلہ فرمایا۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے خرگوش کے شکار میں بطور فدیہ بھیڑ یا بکری کے ایک سال کے بچے کا اور ربوع (یہ چوہے جیسا جانور ہے، اس کی اگلی ٹانگیں چھوٹی اور کچھلی چھوٹی ہوتی ہیں) کو مارنے کے فدیہ میں بکری کے بڑے بچے کا فیصلہ فرمایا۔

طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں کہ ہم حج کی غرض سے نکلے تو ہم میں سے اردب نامی ایک شخص نے ”گو“ کو بھگایا (یعنی اس کا پیچھا کیا) اور اس کی پیٹھ چھلنی کر دی (یعنی مار ڈالا) پھر ہم عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو ان سے اردب نے اس کا (حکم) پوچھا، تو آپ نے فرمایا: اے اردب! اس بارے میں تم خود ہی فیصلہ کرو، تو اس نے جواب دیا: اے امیر المؤمنین! آپ مجھ سے بہتر ہیں اور زیادہ علم رکھتے

باب جزاء ما یصیبه المحرم من الصيد

۸۸۱- (۶۵۹): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: فِي الضَّيْعِ كَبْشٌ.

۸۸۲- (۶۶۰): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عِكْرَمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: أَنْزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَبْعًا صَيْدًا وَقَضَى فِيهَا كَبْشًا.

۸۸۳- (۶۶۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَسُفْيَانٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَضَى فِي الْعَزَالِ بَعْزِرٍ.

۸۸۴- (۶۶۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَسُفْيَانٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عُمَرَ قَضَى فِي الْأَرْنَبِ بَعْنَاقٍ وَفِي الْيَرْبُوعِ بِجَفْرَةَ.

۸۸۵- (۶۶۴): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُسَيْنَةَ، أَخْبَرَنَا مُخَارِقٌ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ: خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَأَوْطَأَ رَجُلٌ مِنَّا يُقَالُ لَهُ أَرْبُدٌ ضَبًّا فَفَزَرَ ظَهْرَهُ فَقَدِمْنَا عَلَى عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَسَأَلَهُ أَرْبُدٌ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: أَحْكُمُ يَا أَرْبُدُ فَقَالَ: أَنْتَ خَيْرٌ مِنِّي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَأَعْلَمُ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: إِنَّمَا أَمْرُكَ أَنْ تَحْكُمَ فِيهِ وَلَمْ

[۸۸۱] المصنف لعبد الرزاق: ۴/۴۰۳

[۸۸۲] المصنف لعبد الرزاق: ۴/۴۰۴

[۸۸۳] الموطأ لإمام مالك: ۱/۴۱۴، المصنف لعبد الرزاق: ۴/۴۰۳

[۸۸۴] المصنف لعبد الرزاق: ۴/۴۰۵

[۸۸۵] المصنف لعبد الرزاق: ۴/۴۰۶، المصنف لابن أبي شيبة: ۴/۲۶

ہیں۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمہیں صرف یہ حکم دیا ہے کہ اس بابت تم خود فیصلہ کرو، میں نے یہ نہیں کہا کہ میری پاکیزگی بیان کرو۔ تو اربد نے کہا: میرا خیال ہے کہ اس میں بکری کا بچہ فدیہ دینا پڑے گا، اللہ تعالیٰ نے پانی اور درخت جمع کر دیا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس میں یہی حکم ہے۔

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبیؐ (کے کفارہ) میں ایک مینڈھے، ہرن میں ایک بکرے، خرگوش میں بکری کے ایک سالہ بچے اور جنگلی چوہے میں بھیڑیا بکری کے بچے کا فیصلہ فرمایا۔

ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جنگلی چوہے (کے قتل) میں (بطور دیت) بکری کے ایک بچے کا فیصلہ کیا۔

ابو سہر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کبوتر (کے قتل) میں بکری کے بچے کا فیصلہ کیا۔

بہت سے لوگوں کے شکار کرنے کا بیان

بنی مخزوم کے آزاد کردہ غلام زیاد، جو کہ ثقہ راوی ہیں، بیان کرتے ہیں کہ کچھ محرم لوگوں نے شکار مار لیا تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں کہا کہ تم پر اس کا بدلہ لازم آتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: کیا ان میں سے ہر شخص پر الگ

أَمْرُكَ أَنْ تَرْكِبَنِي . فَقَالَ أَرَبْدُ: أَرَى فِيهِ جَدِيًّا قَدْ جَمَعَ الْمَاءَ وَالشَّجَرَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَذَلِكَ فِيهِ .

۸۸۶- (۱۱۳۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَضَى فِي الضَّبُعِ بِكَبْشٍ وَفِي الْغَزَالِ بِعَنْزٍ وَفِي الْأَرْنَبِ بِعَنَاقٍ وَفِي الْيَرْبُوعِ بِجَفْرَةٍ .

۸۸۷- (۱۷۱۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزْرِيُّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَضَى فِي الْيَرْبُوعِ بِجَفْرٍ أَوْ بِجَفْرَةٍ .

۸۸۸- (۱۷۱۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ، أَنَّ عُمَانَ بْنَ عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَضَى فِي أُمِّ حُبَيْنٍ بِحِلَانٍ مِنَ الْغَنَمِ .

باب الجماعة يصيبون صيداً

۸۸۹- (۱۷۵۴): أَخْبَرَنِي الثَّقَفُ، عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ زِيَادِ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ، وَكَانَ ثِقَةً،: أَنَّ قَوْمًا حُرُمًا أَصَابُوا صَيْدًا. فَقَالَ لَهُمْ ابْنُ عُمَرَ: عَلَيْكُمْ جَزَاءٌ. فَقَالُوا: عَلَى

[۸۸۶] الموطأ لإمام مالك: ۱/۴۱۴، المصنف لعبد الرزاق: ۴/۴۰۳، السنن الكبرى للبيهقي: ۵/۱۸۳

[۸۸۷] السنن الكبرى للبيهقي: ۵/۱۸۴

[۸۸۸] المصنف لعبد الرزاق: ۴/۴۵۵

[۸۸۹] المصنف لعبد الرزاق: ۴/۴۳۸

بدلہ ہے یا ہم سب پر ایک ہی ہے؟ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس سے تمہیں قوت پہنچائی گئی ہے، (اس لیے ہر کسی پر الگ الگ نہیں ہے) بلکہ تم سب پر ایک ہی جزاء ہے۔

شتر مرغ کے انڈے اور ٹڈی کے فدیے اور حرم

میں ٹڈی کے شکار کی ممانعت کا بیان

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ شتر مرغ کے انڈے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حرم اگر اسے (بذریعہ شکار) حاصل کرتا ہے تو ایک دن کا روزہ یا ایک دن کا مسکین کا کھانا (کفارہ دے گا)۔

پچھلی حدیث ہی ہے، صرف راویوں کا اختلاف ہے۔

عبداللہ بن ابی عمار بیان کرتے ہیں کہ وہ سیدنا مغاذ بن جبل اور سیدنا کعب بن احبار رضی اللہ عنہما کے ساتھ لوگوں (کے قافلے) میں بیت المقدس سے احرام باندھے عمرہ کی غرض سے آئے، یہاں تک کہ ابھی ہم راستے میں ہی تھے کہ کعب رضی اللہ عنہ ایک آگ پر (بیٹھ کر) تاپنے لگے کہ ان کے پاس سے کچھ ٹڈیاں چلتی ہوئی گزریں، تو انہوں نے دو ٹڈیاں پکڑ کر آگ میں ڈال دیں اور وہ اپنا احرام بھول گئے، پھر جب انہیں یاد آیا تو انہوں نے احرام کھول دیا، پھر جب ہم مدینہ آئے اور لوگ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ آیا تو کعب رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے ٹڈیوں والا قصہ بیان کیا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کعب! وہ

كَلِّ وَاحِدٍ مِّنَّا جَزَاءٌ، أَوْ عَلَيْنَا كُلِّنَا جَزَاءٌ وَاحِدٌ. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنَّهُ لَمُعَزَزٌ بِكُمْ بَلْ عَلَيْكُمْ جَزَاءٌ وَاحِدٌ.

باب ما فی بیضة النعام و الجراد و

النہی عن صید الجراد فی الحرم

۸۹۰- (۶۵۷): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ فِي بَيْضَةِ النَّعَامَةِ يُصِيبُهَا الْمُحْرِمُ: صَوْمُ يَوْمٍ أَوْ إِطْعَامُ مُسْكِينٍ.

۸۹۱- (۶۵۸): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ مِثْلَهُ.

۸۹۲- (۶۶۷): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي عَمَّارٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ أَقْبَلَ مَعَ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَكَعْبِ الْأَحْبَارِ فِي أَنَاسٍ مُحْرِمِينَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ بِعُمْرَةٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ وَكَعْبٌ عَلَى نَارٍ يَصْطَلِي مَرَّتَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ جَرَادٍ فَأَخَذَ جَرَادَتَيْنِ فَمَلَهُمَا وَنَسِيَ إِحْرَامَهُ ثُمَّ ذَكَرَ إِحْرَامَهُ فَأَلْقَاهَا فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ دَخَلَ الْقَوْمُ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَدَخَلَتْ مَعَهُمْ فَفَصَّ كَعْبٌ قِصَّةَ الْجَرَادَتَيْنِ عَلَى عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَمَنْ

کون تھا؟ لگتا ہے کہ تم ہی نے ایسا کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حمیر کے لوگ ٹڈیاں پسند کرتے ہیں، فرمایا: تیرے خپلن میں اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے جواب دیا: دودرہم۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واہ! دودرہم تو سو ٹڈیوں سے بہتر ہیں، سو جو تیرے خیال میں ٹھیک ہے وہی کر لے۔

عطاء بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حرم کے اندر ٹڈی کے شکار کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: (جائز) نہیں (ہے)، اور اس سے منع فرمایا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے یا لوگوں میں سے کسی شخص نے آپ سے کہا: آپ کی قوم تو ایسے شخص کو پکڑ لیتی ہے، حالانکہ وہ مسجد میں گوثھ مارے بیٹھے ہوتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: انہیں علم نہیں ہے۔

وہی حدیث ہے صرف اس میں محتسبون کی جگہ منحون کے الفاظ ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں میں سے فصیح ترین وہی ہے جسے حفاظ حدیث نے ابن جریج سے روایت کیا ہے، یعنی منحون۔

قاسم بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے آپ سے بحالت احرام ٹڈی مارنے کا مسئلہ پوچھا، تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس میں مٹھی بھر کھانا (بطور فدیہ) ہے اور اسے چاہیے کہ وہ مٹھی بھر ٹڈیاں ضرور پکڑے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمانا کہ مٹھی بھر ٹڈیاں پکڑے، اس کا مطلب ہے کہ

۸۹۳- (۶۶۸): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ يَقُولُ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ صَيْدِ الْجَرَادِ فِي الْحَرَمِ فَقَالَ: لَا وَنَهَى عَنْهُ قَالَ: إِمَّا قُلْتُ لَهُ أَوْ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَإِنَّ قَوْمَكَ يَأْخُذُونَهُ وَهُمْ مُحْتَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: لَا يَعْلَمُونَ.

۸۹۴- (۶۶۹): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: مُنْحَنُونَ. وَرَوَى الْحُفَاطُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ مُنْحَنُونَ، وَهُوَ أَفْصَحُ.

۸۹۵- (۶۷۰): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُولُ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ جَرَادَةٍ قَتَلَهَا وَهُوَ مُحْرَمٌ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فِيهَا قَبْضَةٌ مِنْ طَعَامٍ وَلْيَأْخُذَنَّ بِقَبْضَةِ جَرَادَاتٍ، وَلَكِنْ وَلَوْ.

وَلَوْ قَالَ الشَّافِعِيُّ: قَوْلُهُ: وَلْيَأْخُذَنَّ بِقَبْضَةِ جَرَادَاتٍ إِنَّمَا فِيهَا الْقِيَمَةُ، وَقَوْلُهُ: وَلَوْ،

اس میں صرف قیمت ہی ہوگی اور آپ کالو کہنے کا مطلب ہے کہ اس قیمت کی ادائیگی میں احتیاط برتی جائے گی اور جو تجھ پر فرض ہے اس سے زیادہ نکالے گا، بعد اس کے کہ میں نے تمہیں بتلادیا ہے کہ وہ اس سے زیادہ ہے جو تجھ پر فرض ہے۔

بکیر بن عبداللہ بن قاسم بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس محرم کے بارے میں سوال کیا جو ٹڈی کا شکار کرتا ہے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ وہ ایک مٹھی اناج صدقہ کرے۔ نیز ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ وہ ٹڈیاں کی مٹھی پکڑے، لیکن اس پر رائے ہے (یعنی شرعی دلیل نہیں ہے)۔

مکہ کے کبوتروں کا بیان

نافع بن عبدالحارث بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما جمعہ کے روز دار الندوة میں داخل ہوئے، آپ وہاں سے مسجد جانا چاہ رہے تھے، چنانچہ آپ نے گھر میں دیوار پر اپنی چادر رکھی تو اس پر ایک کبوتر آ بیٹھا، آپ نے اسے اڑایا تو ایک سانپ اس پر جھپٹ پڑا اور اسے مار ڈالا، پھر جب آپ جمعہ کی نماز پڑھ چکے تو میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو آپ نے فرمایا: میرے اس معاملے میں جو آج میں نے کیا ہے، کہ میں اس گھر میں داخل ہوا اور میں جلد مسجد جانا چاہ رہا تھا، میں نے اپنی چادر اس دیوار پر رکھ دی، تو اس پر کبوتر آ کر بیٹھ گیا، میں نے اس ڈر سے کہ وہ اس پر اپنی بیٹ کا داغ نہ لگا دے اسے وہاں سے اڑایا، تو دوسری دیوار پر سے ایک سانپ اس پر جھپٹ پڑا اور اسے مار ڈالا، اب مجھے یہی بات

يَقُولُ: يَحْتَاطُ بِقِيَمَةِ فَيُخْرِجُ أَكْثَرَ مِمَّا عَلَيْكَ ، بَعْدَ مَا أَعْلَمْتُكَ أَنَّهُ أَكْثَرُ مِمَّا عَلَيْكَ .

۸۹۶- (۱۷۵۵): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَسَعِيدٌ ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ الْقَاسِمِ ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنْ مُحْرِمٍ أَصَابَ جَرَادَةً . فَقَالَ : يَصَدَّقُ بِقَبْضَةٍ مِنْ طَعَامٍ . وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : لِيَأْخُذَنَّ بِقَبْضَةٍ جَرَادَاتٍ ، وَلَكِنْ عَلَى ذَلِكَ رَأَى .

باب فی حمام مکة

۸۹۷- (۶۶۵): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرِ الدَّارِيِّ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ قَالَ : قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَكَّةَ فَدَخَلَ دَارَ النَّدْوَةِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَأَرَادَ أَنْ يَسْتَقْرِبَ مِنْهَا الرِّوَّاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَالْقَى رِدَاءَهُ عَلَى وَاقِفٍ فِي الْبَيْتِ فَوَقَعَ عَلَيْهِ طَيْرٌ مِنْ هَذَا الْحَمَامِ فَأَطَارَهُ فَوَقَعَ عَلَيْهِ فَانْتَهَرَتْهُ حَيَّةٌ فَفَتَلَتْهُ فَلَمَّا صَلَّى الْجُمُعَةَ دَخَلَتْ عَلَيْهِ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ فَقَالَ : أَحْكَمَا عَلَيَّ فِي شَيْءٍ صَنَعْتُهُ الْيَوْمَ إِنِّي دَخَلْتُ هَذِهِ الدَّارَ وَأَرَدْتُ أَنْ أَسْتَقْرِبَ مِنْهَا الرِّوَّاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَالْقَيْتُ

[۸۹۶] أيضاً

کھائے جا رہی ہے کہ میں نے اسے ایک ایسی جگہ کہ جس پر وہ پرسکون بیٹھا تھا، سے ایسی منزل کی طرف اڑا دیا جہاں اس کی ہلاکت تھی۔ میں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہا: ہم امیر المؤمنین کے بارے میں یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ دو سال کا موٹا تازہ بکری کا بچہ فدیہ دے دیں، آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میرا بھی یہی خیال ہے۔ چنانچہ انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو اسی کا حکم فرمایا۔

عطاء سے مروی ہے کہ عثمان بن عبید اللہ بن حمید نے اپنی کبوتری کا ایک بچہ مار ڈالا، وہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور انہیں یہ بات بتلائی، تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بکری ذبح کر کے صدقہ کر دو۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے پوچھا: کیا وہ مکہ کا کبوتر تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہاں۔

عطاء بیان کرتے ہیں کہ ایک قریشی لڑکے نے مکہ کے کبوتروں میں سے ایک کبوتر کو مار ڈالا تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کی طرف سے ایک بکری فدیہ دینے کا حکم دیا۔

بحالتِ احرام شکار کا گوشت کھانے کا بیان

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حالت احرام میں شکار کا گوشت تمہارے لیے اس صورت میں حلال ہے کہ جب تم خود اس سے شکار نہ کرو یا وہ شکار تمہارے لیے نہ کیا گیا ہو۔

رَدَائِي عَلَى هَذَا الْوَاقِفِ فَوَقَعَ عَلَيْهِ طَيْرٌ مِنْ هَذَا الْحَمَامِ فَخَشِيْتُ أَنْ يُلَطِّخَهُ بِسَلْجِهِ فَأَطْرَتُهُ عَنْهُ فَوَقَعَ عَلَى هَذَا الْوَاقِفِ الْآخِرِ فَاَنْتَهَرْتُهُ حَيَّةً فَفَتَلْتُهُ فَوَجَدْتُ فِي نَفْسِي أَنِّي أَطْرَتُهُ مِنْ مَنْزِلَةٍ كَانَ فِيهَا أَمِنًا إِلَى مَوْقَعَةٍ كَانَ فِيهَا حَتْفُهُ فَقُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ رضي الله عنه: كَيْفَ تَرَى فِي عَزْرِ ثَنِيَّةِ عَفْرَاءٍ نَحْكُمُ بِهَا عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: أَرَى ذَلِكَ فَأَمْرٌ بِهَا عَمْرُ رضي الله عنه.

۸۹۸- (۶۶۶): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمِيدٍ قَتَلَ ابْنَ لَهُ حَمَامَةً، فَجَاءَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تَذْبِيحُ شَاةٍ فَتَصَدَّقُ بِهَا، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَقُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَمِنْ حَمَامٍ مَكَّةَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

۸۹۹- (۱۷۲۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ غُلَامًا مِنْ قُرَيْشٍ قَتَلَ حَمَامَةً مِنْ حَمَامِ مَكَّةَ فَأَمَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنه أَنْ يُفَدَى عَنْهُ بِشَاةٍ.

باب لحم الصيد في الاحرام

۹۰۰- (۹۲۴): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَحْمُ الصَّيْدِ لَكُمْ فِي الْإِحْرَامِ حَلَالٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يُصَادَ لَكُمْ)).

[۸۹۸] المصنف لعبد الرزاق: ۴/۱۴۴

[۸۹۹] الموطأ لإمام مالك: ۲/۴۸۶، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب الاشتراك في الهدى وأجزاء البقرة، ح: ۱۳۱۸

[۹۰۰] سنن أبي داود، كتاب المناسك، باب لحم العيد للمحرم، ح: ۱۸۴۷، سنن الترمذی، أبواب الحج، باب ما جاء في أكل الصيد

للمحرم، ح: ۸۴۶، صحيح ابن خزيمة: ۴/۱۸۰، صحيح ابن حبان: ۹/۲۸۳، المستدرک للحاکم: ۱/۵۲/۱

عمرو بن ابی عمرو اسی سند کے ساتھ اسی طرح نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

عمرو بن ابو عمرو بنو سلمہ کے ایک شخص سے، وہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن ابی یحییٰ، در اور دی سے احفظ ہیں اور سلیمان (اس حکم میں) ابن ابی یحییٰ کے ساتھ ہیں۔
صعب بن جثامہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک وحشی گدھا ہدیہ کیا اور آپ ﷺ اس وقت ابواء یا وڈان کے مقام پہ تشریف فرما تھے، آپ نے وہ ہدیہ واپس لوٹا دیا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے ان کے چہرے پر ناراضگی کے آثار دیکھے تو فرمایا: اگر میں حالت احرام میں نہ ہوتا تو میں یہ تجھے کبھی واپس نہ کرتا۔

سیدنا ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ تھے، یہاں تک کہ جب وہ مکہ کے ایک راستے پہ پہنچے تو نبی ﷺ نے اپنے محرمین اصحاب کے ساتھ اس کو پیچھے چھوڑ دیا، کیونکہ وہ خود غیر محرم تھے۔
تو انہوں نے ایک جنگلی گدھا دیکھا، سو وہ اپنی سواری پہ

۹۰۱- (۹۲۵): أَخْبَرَنَا مَنْ سَمِعَ سُلَيْمَانَ، يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، هَكَذَا.

۹۰۲- (۹۲۶): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَّأَوْرِدِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، هَكَذَا.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَأَبْنُ أَبِي يَحْيَى أَحْفَظُ مِنَ الدَّرَّأَوْرِدِيِّ، وَسُلَيْمَانَ مَعَ ابْنِ أَبِي يَحْيَى.

۹۰۳- (۹۲۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ، أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِمَارًا وَحَشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بَوْدَانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا فِي وَجْهِهِ، قَالَ: إِنَّا لَم نَرَدُّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَا حُرْمٌ.

۹۰۴، ۹۰۵- (۹۲۸-۹۲۹): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، وَسَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ. أَخْبَرَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ نَافِعِ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ

[۹۰۱] أيضاً

[۹۰۲] المعرفة للبيهقي: ۱۹۹/۴

[۹۰۳] الموطأ لإمام مالك: ۳۵۳/۱، صحيح البخاري، كتاب جزاء العيد، باب اذا أهدى للمحرم حماراً وحشياً، ح: ۱۸۲۵، صحيح

مسلم، كتاب الحج، باب تحريم العيد للمحرم، ح: ۱۱۹۳

[۹۰۴] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب تحريم العيد للمحرم، ح: ۱۱۹۷

[۹۰۵] الموطأ لإمام مالك: ۳۵۰/۱، صحيح البخاري، كتاب الجهاد، باب ما قيل في الرماح، ح: ۲۹۱۴، صحيح مسلم، كتاب الحج،

باب تحريم العيد للمحرم، ح: ۱۱۹۶

سوار ہوئے اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ مجھے میرا کوڑا پکڑادو، انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر انہوں نے اپنا نیزہ مانگا تو انہوں نے پھر انکار کر دیا، چنانچہ انہوں نے خود اپنا نیزہ پکڑا اور گدھے کو مار کر شکار کر لیا۔ بعض صحابہ نے اس کا گوشت کھا لیا اور بعض نے (کھانے سے) انکار کر دیا۔ پھر جب وہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کھانا اللہ کی طرف سے ایک نعمت (تحفہ) ہے کہ جو اس نے تمہیں کھلایا ہے۔

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ابو النضر کی حدیث کی مثل ہی جنگلی گدھے کے متعلق حدیث بیان کرتے ہیں، مگر زید کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ ہے؟ (یعنی آپ ﷺ نے جواز کی طرف اشارہ فرمایا)۔

عبداللہ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو سخت گرم دن میں عرج مقام پہ حالت احرام میں دیکھا کہ انہوں نے چھوٹے رومال سے اپنا چہرہ چھپا کر کھا تھا۔ انکی خدمت میں شکار کا گوشت پیش کیا گیا، تو آپ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کھاؤ، انہوں نے کہا: آپ نہیں کھائیں گے؟ انہوں نے فرمایا: میری حالت تمہاری جیسی نہیں، میرے لیے تو شکار کیا گیا ہے۔

اس کا بیان جسے محرم کا مارنا جائز ہے

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ قسم کے جانور ایسے ہیں کہ جنہیں قتل

النَّبِيِّ ﷺ حَتَّىٰ إِذَا كَانَ بَعْضُ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرَمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَرَأَى حِمَارًا وَحَشِيًّا فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ فَرْسِهِ فَنَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا، فَسَأَلَهُمْ رُمَحَهُ فَأَبَوْا، فَأَخَذَ رُمَحَهُ فَشَدَّ عَلَىٰ الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبَىٰ بَعْضُهُمْ، فَلَمَّا أَدْرَكُوا النَّبِيَّ ﷺ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطَعَمَكُمُوهَا اللَّهُ تَعَالَىٰ)).

۹۰۶-۹۳۳: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، فِي الْحِمَارِ الْوَحْشِيِّ، مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ، إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ زَيْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ مِنْ شَيْءٍ)).

۹۰۷-۱۱۳۱: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْعَرَجِ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَقَدْ غَطَىٰ وَجْهَهُ بِقَطِيفَةٍ أَرْجُوَانٍ ثُمَّ أَتَىٰ بِلَحْمٍ صَيْدٍ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: كُلُوا قَالُوا: أَلَا تَأْكُلُ أَنْتَ قَالَ: إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنَّمَا صَيْدٌ مِنْ أَجْلِي.

باب ما يجوز للمحرم قتله

۹۰۸-۱۰۷۹: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ:

[۹۰۶] أَيْضًا

[۹۰۷] الموطأ لإمام مالك: ۱/۳۵۴، المصنف لعبد الرزاق: ۴/۳۳

[۹۰۸] الموطأ لإمام مالك: ۳۵۶، صحيح البخاری، كتاب جزاء العید، باب ما یقت المحرم من الدواب، ح: ۱۸۲۶، صحیح مسلم، كتاب

الحج، باب ما یدوب للمحرم وغیره قتله، ح: ۱۱۹۹

کرنے سے احرام والے شخص پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ کوا،
چیل، کچھو، پھوہیا اور ہڑ کا یا گھٹا۔

((خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ: الْغُرَابُ، وَالْحِدَاةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْفَارَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ)).

ابن ابی عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن
عمر رضی اللہ عنہما کو حالت احرام میں بیداء کے مقام پر کوا مارتے
ہوئے دیکھا۔

۹۰۹- (۱۷۱۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَارَةَ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَرْمِي غُرَابًا بِالْبِيدَاءِ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

عبداللہ بن ہدیہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا ابن
خطاب رضی اللہ عنہ کو مقام سقیاء میں اونٹ چلاتے ہوئے
دیکھا حالانکہ وہ حالت احرام میں تھے۔

۹۱۰- (۱۷۱۴): وَأَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَدَيْرِ أَنَّهُ رَأَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَرِّدُ بَعِيرًا لَهُ فِي طَيْنٍ بِالسُّقْيَاءِ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

میمون بن مہران بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن
عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ سے ایک آدمی نے
پوچھا: میں نے ”جوں“ پکڑی اور اسے پھینک دیا، پھر میں نے
اسے تلاش کیا لیکن اسے ڈھونڈ نہ سکا۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
فرمایا: یہ ایسی گمشدہ چیز ہے جسے تلاش نہیں کیا جاتا۔

۹۱۱- (۶۷۱): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَيْمُونَ بْنَ مِهْرَانَ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَخَذْتُ قَمْلَةً فَالْقَيْتُهَا ثُمَّ طَلَبْتُهَا فَلَمْ أَجِدْهَا. فَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ: تِلْكَ ضَالَّةٌ لَا تَبْتَغَى.

میمون بن مہران بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن
عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک اور شخص (پاس آ کر)
بیٹھ گیا، جس سے لمبے بال میں نے کسی کے نہ دیکھے تھے،
اس نے کہا: میں نے احرام باندھا ہے اور مجھ پر یہ بال ہیں۔
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کانوں سے اوپر تک لپیٹ لو۔
اس نے عرض کیا (اس کا حکم بھی بتائیں) کہ میں نے اپنی
بیوی کے سوا کسی اور عورت کا بوسہ لے لیا ہے تو سیدنا ابن
عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تیرے منہ کا زانا ہے۔ اس نے کہا:
میں نے جوں دیکھی اور اسے پھینک دیا۔ انہوں نے فرمایا: یہ

۹۱۲- (۱۷۵۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مَيْمُونَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَجَلَسَ إِلَيْهِ رَجُلٌ لَمْ أَرِ رَجُلًا أَطْوَلَ شَعْرًا مِنْهُ فَقَالَ: أَحْرَمْتُ وَعَلَى هَذَا الشَّعْرُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اشْتَمَلُ عَنْ مَا دُونَ الْأَذْنَيْنِ مِنْهُ. قَالَ: قَبَلْتُ امْرَأَةً لَيْسَ بِأَمْرَأَتِي قَالَ: زَنَى فُوكَ. قَالَ: رَأَيْتُ قَمْلَةً فَطَرَحْتُهَا قَالَ: تِلْكَ الضَّالَّةُ لَا تَبْتَغَى.

[۹۰۹] تفرّد به الشافعی

[۹۱۰] |الموطأ لإمام مالك: ۱/۳۵۷|

[۹۱۱] |المصنف لعبد الرزاق: ۴/۴۱۴|

[۹۱۲] |أيضاً|

ایسی گم شدہ چیز ہے جسے تلاش نہیں کیا جاتا۔

محرم کے سینگی لگوانے کا بیان

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگوائی حالانکہ آپ تھے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے احرام کی حالت میں سینگی لگوائی۔

نافع سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ احرام والا سینگی نہیں لگوائے گا مگر یہ کہ ایسی مجبوری لاحق ہو جائے کہ اس کے علاوہ کوئی چارہ ہی نہ ہو۔

امام مالک بھی اسی کے مثل فرماتے ہیں۔

محرم کے آئینہ دیکھنے اور شعر پڑھنے کا بیان

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حالت احرام میں آئینہ دیکھا۔

حسن بن قاسم ازرقی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر سوار ہوئے جب کہ وہ حالت احرام میں تھے اور سواری اڑ گئی، وہ ایک قدم آگے جاتی اور دوسرا قدم پیچھے آتی تھی۔ ربیع کہتے ہیں میرا خیال ہے

باب الحجامة للمحرم

۹۱۳- (۱۷۱۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، وَعَطَاءٍ، أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۹۱۴- (۱۷۷۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُوسٍ، أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۹۱۵- (۱۷۷۸): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا يَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِلَيْهِ مِمَّا لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ.

قَالَ مَالِكٌ: مِثْلَ ذَلِكَ.

باب نظر المحرم في المرآة وإنشاد الشعر

۹۱۶- (۱۷۱۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ نَظَرَ فِي الْمِرْآةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۹۱۷- (۱۷۲۴): حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْقَاسِمِ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عَمْرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَكِبَ رَاحِلَةً لَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَتَدَلَّتْ فَجَعَلَتْ تَقْدِمُ يَدًا وَتَوَخَّرُ

[۹۱۳ | كتاب الجزاء العید، باب الحجامة للمحرم، ح: ۱۸۳۵، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب جواز الحجامة للمحرم، ح: ۱۲۰۲]

[۹۱۴ | أيضاً]

[۹۱۵ | الموطأ لإمام مالك: ۱/۳۵۰]

[۹۱۶ | الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۵۸]

[۹۱۷ | تفرّد به الشافعی]

أُخْرَى قَالَ الرَّبِيعُ أَظُنُّهُ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ شِعْرًا:
كَأَنَّ رَاكِبَهَا غُصْنٌ بِمَرْوَحَةٍ
إِذَا تَدَلَّتْ بِهِ أَوْ شَارِبٌ تَوَلُّ
ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ.

عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے یہ شعر پڑھا:

”گویا اس کا سوار فضا میں ٹہنی کی طرح ہے، جب وہ
حرکت کرے یا نشہ آور چیز پینے کی طرح ہے۔“
پھر اللہ اکبر، اللہ اکبر کہا۔

عبدالرحمن اسود بن یغوث سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: بعض شعروں میں حکمت پنہاں ہوتی
ہے۔

۹۱۸- (۱۷۲۰): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ،
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّ مِنَ الشُّعْرِ
حِكْمَةً)).

سیدنا عروہ بن زبیر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: شعر کلام ہیں، اچھے اشعار اچھے کلام
کی مثل اور برے اشعار برے کلام کی طرح ہیں۔

۹۱۹- (۱۷۲۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ هِشَامِ
بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ،
قَالَ: ((الشُّعْرُ كَلَامٌ حَسَنُهُ كَحَسَنِ الْكَلَامِ
وَقَبِيحُهُ كَقَبِيحِهِ)).

آدمی کا اپنے فرض حج سے پہلے نذر کے یا نفل حج
کی ادائیگی کرنے کا بیان

باب تقديم فرض الرجل على نذره
وعلى فرض غيره

زید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عبد اللہ بن
عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا کے پاس تھا کہ ان سے اس بارے میں (یعنی نذر
کے حج کے متعلق) پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ اسلام
کا حج ہے، سو اسے پہلے اپنی نذر پوری کرنی چاہیے یعنی
اس کے لیے جس کے ذمہ حج ہے اور اس نے حج کی نذر
مانی ہے۔

۹۲۰- (۵۲۴): أَخْبَرَنَا الْقَدَّاحُ عَنْ سُفْيَانَ
الثَّوْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: إِنِّي لَعِنْدَ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عُمَرَ إِذْ سُئِلَ عَنْ هَذِهِ فَقَالَ: هَذِهِ
حَجَّةُ الْإِسْلَامِ فَلَيْتَمَسُّ أَنْ يَقْضَى نَذْرُهُ
يَعْنِي مَنْ عَلَيْهِ الْحَجُّ وَنَذَرَ حَجًّا.

عطاء کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو لَبَيْكَ
عَنْ فُلَانٍ کہتے سنا، تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: اگر تو

۹۲۱- (۵۱۲): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ
جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ

[۹۱۸] مسند ابی داؤد الطیبی ۱/۴۵۱

[۹۱۹] مسند ابی یعلیٰ، ۸/۲۰۰، المعجم الأوسط للطبرانی، ۸/۳۵۰، الأدب المفرد للبخاری: ۱۲۶

[۹۲۰] المصنف لابن ابی شیبہ: ۴/۸۸

[۹۲۱] سنن الدار قطنی: ۲/۲۶۸، السنن الکبریٰ للبیہقی: ۴/۵۵۱

رَجُلًا يَقُولُ: لَبَيْكَ عَنْ فُلَانٍ، فَقَالَ لَهُ
النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنْ كُنْتَ حَاجِبًا فَلَبِّ عَنْهُ،
وَأِلَّا فَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ احْجُجْ عَنْهُ)).

۹۲۲- (۵۰۸): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ
جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا
يَقُولُ: لَبَيْكَ عَنْ فُلَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:
((إِنْ كُنْتَ حَاجِبًا فَلَبِّ عَنْهُ، وَإِلَّا
فَاحْجُجْ)).

۹۲۳- (۵۱۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ،
عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَجُلًا
يَقُولُ: لَبَيْكَ عَنْ شُبْرَمَةَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:
وَيْحَكَ وَمَا شُبْرَمَةَ؟ قَالَ: فَذَكَرَ قَرَابَةَ لَهُ،
فَقَالَ: أَحْجَبْتَ عَنْ نَفْسِكَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ:
فَاجْعَلْ هَذِهِ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ احْجُجْ شُبْرَمَةَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو لبیک عن شبرمہ
کہتے (یعنی شبرمہ نامی شخص کی طرف سے حج کا تلبیہ
پکارتے) سنا، تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا: تجھ پر افسوس
ہو! یہ شبرمہ کون ہے؟ اس نے اپنی قرابت داری بیان کی
(یعنی اس نے کہا کہ یہ میرا قریبی رشتہ دار ہے)، تو آپ
نے فرمایا: کیا تو نے اپنی طرف سے حج کر لیا ہے؟ اس نے
جواب دیا: نہیں، تو آپ نے فرمایا: پہلے اپنی طرف سے حج
کر اور پھر شبرمہ کی طرف سے۔

۹۲۴- (۱۷۰۸): حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ،
عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ وَخَالِدِ الْحَدَّاءِ،
عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ سَمِعَ
رَجُلًا يَقُولُ: لَبَيْكَ عَنْ شُبْرَمَةَ، فَقَالَ: وَيْلَكَ
وَمَا شُبْرَمَةُ؟ فَقَالَ أَحَدُهُمَا قَالَ: أَحْيَى. وَقَالَ
الْآخَرُ: فَذَكَرَ قَرَابَةَ، فَقَالَ: أَحْجَبْتَ عَنْ
نَفْسِكَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَاجْعَلْ هَذِهِ عَنْ
نَفْسِكَ، ثُمَّ احْجُجْ عَنْ شُبْرَمَةَ.

ابو قلابہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
ایک شخص سے سنا جو کہہ رہا تھا: لبیک عن شبرمہ ابن
عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا: تو ہلاک ہو، یہ شبرمہ کون ہے؟ ان
میں سے ایک آدمی نے کہا: میرا بھائی ہے اور دوسرے نے
کسی قرابت کا ذکر کیا۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا:
کیا تو نے اپنی طرف سے حج کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔
تو آپ نے فرمایا: پہلے اپنا حج کرو پھر شبرمہ کی طرف سے
کرنا۔

باب الحج علی العاجز

۹۲۵- (۵.۲): أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيْنَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمٍ سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ، أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَمْسِكَ عَلَى رَأْسِهِ، فَهَلْ تَرَى أَنْ أَحْجَّ عَنْهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نَعَمْ)).

قَالَ سُفْيَانُ: هَكَذَا حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ.

۹۲۶- (۵.۳): أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ: فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَهَلْ يَنْفَعُهُ ذَلِكَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، كَمَا لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ نَفَعَهُ)).

۹۲۷- (۵.۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ الْفُضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَجَاءَهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ تَسْتَفْتِيهِ، فَجَعَلَ الْفُضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْرِفُ وَجْهَهُ الْفُضْلَ إِلَى الشَّقِّ الْأَخْرِي، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَرِيضَةُ اللَّهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ،

ناتواں شخص پر حج کی ادائیگی کا بیان

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ خثعم قبیلے کی ایک عورت نے نبی ﷺ سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر عائد کردہ فریضہ حج میرے باپ پر لاگو ہوتا ہے، (یعنی اس کے پاس مالی استطاعت موجود ہے) لیکن وہ اتنا بوڑھا ہو گیا ہے کہ وہ اپنی سواری پر جم کے بیٹھ بھی نہیں سکتا، تو آپ کا کیا خیال ہے کہ اس کی طرف سے میں حج کر لوں؟ تو نبی نے فرمایا: ہاں۔

سفیان فرماتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کو زہری سے اسی طرح یاد کیا ہے۔

سلیمان بن یسار نبی ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں، لیکن انہوں نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ اس عورت نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اسے یہ فائدہ دے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، جس طرح اس پر قرض ہو تا تو تو اسے ادا کر دیتی تو یہ اسے فائدہ دیتا۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ فضل بن عباس (سواری پر) رسول اللہ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے کہ خثعم قبیلہ کی ایک عورت آپ کے پاس آئی اور فتویٰ مانگنے لگی۔ فضل بن عباس اس کی طرف دیکھ رہے تھے اور وہ فضل کو دیکھ رہی تھی، تو رسول اللہ ﷺ نے فضل بن عباس کا چہرہ دوسری طرف پھیر دیا۔ اس عورت نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! حج کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر جو فریضہ عائد ہے (میں اس کے متعلق

[۹۲۵] المسند للحمیدی: ۱/۲۳۵، الموطأ لإمام مالک: ۱/۳۵۹، صحيح البخاری، كتاب الحج، باب وجوب الحج وفضله، ح: ۱۵۱۳،

صحيح مسلم، كتاب الحج، باب الحج عن العاجز لزمانة وهرم ونحوهما أو للموت، ح: ۱۲۳۴

۱۹۲۶| أيضاً

۱۹۲۷| أيضاً

پوچھنا چاہتی ہوں کہ) میرا باپ اس قدر بوڑھا ہو چکا ہے کہ وہ اپنی سواری پر بیٹھنے کی بھی استطاعت نہیں رکھتا، تو کیا اس کی طرف سے میں حج کر لوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ یہ واقعہ حجۃ الوداع کے موقع کا ہے۔

سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شعمی عورت نے رسول اللہ سے کہا: میرے باپ پر فریضہ حج لاگو ہوتا ہے، لیکن وہ بوڑھا ہی اتنا ہو چکا ہے کہ وہ اونٹ کی پشت پر سوار ہونے کی بھی استطاعت نہیں رکھتا۔ آپ نے فرمایا: اس کی طرف سے توجیح کر لے۔

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منیٰ سب کا سب قربانی کی جگہ ہے، پھر آپ ﷺ کے پاس شعم قبیلے کی ایک عورت آئی اور اس نے کہا: میرا باپ بہت بوڑھا اور ضعیف العقل ہو چکا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے عائد کردہ فریضہ حج کی مالی اہلیت تو رکھتا ہے لیکن اس کی جسمانی ادائیگی کی قوت نہیں ہے، اگر اس کی طرف سے میں حج ادا کر لوں تو کیا اسے کفایت کر جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

أَدْرَكْتُ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، أَفَأُحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

۹۲۸- (۵.۵): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ خَالِدِ الرَّزَّحِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمٍ قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَبِي قَدْ أَدْرَكَتُهُ فَرِيضَةُ اللَّهِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى ظَهْرِ بَعِيرِهِ، قَالَ: ((فَحُجِّي عَنْهُ)).

۹۲۹- (۵.۶): أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((وَكُلُّ مَنِيٍّ مَنَحَرٍّ))، ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ، فَقَالَتْ: إِنَّ أَبِي شَيْخٌ قَدْ أَفْنَدَ وَأَدْرَكَتُهُ فَرِيضَةُ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ وَلَا يَسْتَطِيعُ آدَاءَهَا، فَهَلْ يَجْزِي عَنْهُ أَنْ أُؤَدِّيَهَا عَنْهُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)).

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کے

۹۳۰- (۵.۷): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ

[۹۲۸] صحیح البخاری، کتاب جزاء العید، باب الحج عنمن لا یستطیع الثبوت علی الراحلة، ح: ۱۸۵۳، صحیح مسلم، کتاب الحج، باب الحج عن العاجر لزمانة وهرم ونحوهما أو للموت، ح: ۱۳۳۵
[۹۲۹] المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۱/۱۶۴، سنن الترمذی، أبواب الحج، باب ما جاء ان عرفة کلها موقف، ح: ۸۸۵، المتقی، ح: ۴۷۱
[۹۳۰] صحیح البخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، باب من شبه أصلاً معداً بأصل مبین، ح: ۷۳۱۵

پاس آئی اور کہا: میری ماں فوت ہو گئی ہے اور اس کے ذمہ حج تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ماں کی طرف سے حج کر۔

ابن سیرین روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے آپ پہ یہ لازم کر لیا کہ اس کا جو بھی بچہ دودھ دوہنے کی عمر کو پہنچے گا اور وہ دودھ دوہ کر خود بھوپے گا اور اسے بھی پلائے گا تو وہ (یعنی وہ آدمی) خود بھی حج کرے گا اور اپنے ساتھ اسے بھی حج کروائے گا، تو اس کی اولاد میں سے ایک لڑکے کا نام اس عمر کو پہنچا کہ جب وہ بزرگ (یعنی اس کا باپ) بہت بوڑھا ہو چکا تھا، تو اس کا بیٹا رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے آپ ﷺ کو یہ بات بتلائی اور کہا کہ میرا باپ بوڑھا ہو گیا ہے اور وہ حج کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا، تو کیا اس کی طرف سے میں حج کر سکتا ہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔

ابن سیرین، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! بے شک میری ماں بہت لاچار اور بوڑھی ہے، وہ اتنی طاقت نہیں رکھتی کہ ہمارے ساتھ اونٹ پر سواری کر سکے اور اگر میں اسے اٹھا کر بھی لے جاؤں تو مجھے ڈر ہے کہ وہ مر جائے گی، تو کیا میں اس کی طرف سے حج کر لوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

خود کو کسی حاجی کا مزدور بنانے کا بیان

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ان سے سوال کیا: میں نے اپنے آپ کو بطور مزدور ان

حَظَلَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُوسًا، يَقُولُ: أَتَيْتِ النَّبِيَّ ﷺ امْرَأَةً، فَقَالَتْ: إِنَّ أُمَّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا حَجٌّ، فَقَالَ: ((حُجِّي عَنْ أُمِّكَ)).

۹۳۱- (۱۰۷۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَوْ غَيْرُهُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سَيْرِينَ، أَنَّ رَجُلًا جَعَلَ عَلَى نَفْسِهِ أَنْ لَا يَبْلُغَ أَحَدٌ مِنْ وَلَدِهِ الْحَلَبَ فَيَحْلُبُ وَيَشْرَبُ وَيَسْقِيهِ إِلَّا حَجَّ وَحَجَّ بِهِ مَعَهُ، فَبَلَغَ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِهِ الَّذِي قَالَ الشَّيْخُ وَقَدْ كَبِرَ الشَّيْخُ، فَجَاءَ ابْنَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ الْحَبْرَ، فَقَالَ: إِنَّ أَبِي قَدْ كَبِرَ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَحُجَّ، أَفَأُحِجَّ عَنْهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نَعَمْ)).

۹۳۲- (۱۰۷۶): أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ، قَالَ: وَذَكَرَ مَالِكٌ، أَوْ غَيْرُهُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سَيْرِينَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أُمَّي عَجُوزٌ كَبِيرَةٌ، لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرَكِبَهَا عَلَى الْبَعِيرِ، وَإِنْ رَبَطْتُهَا خِفْتُ أَنْ تَمُوتَ، أَفَأُحِجَّ عَنْهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نَعَمْ)).

باب المؤجر نفسه

۹۳۳- (۵۱۱): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَسَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

[۹۳۱] التمهيد لابن عبد البر: ۱/۳۸۹

[۹۳۲] أيضاً

[۹۳۳] صحيح ابن خزيمة: ۴/۳۵۱، المستدرک للحاکم: ۱/۴۸۱

لوگوں کے ساتھ (یعنی حج کرنے والوں کے ساتھ) رکھا، تو میں نے بھی ان کے ساتھ مناسک حج ادا کر لیے ہیں، تو کیا مجھے اجر ملے گا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: ہاں، یہی تو وہ لوگ ہیں جنہیں ان کی کمائی کا حصہ ملے گا، اور اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔

عطاء روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ میں نے خود کو ان لوگوں کے ساتھ بطور اجر (مزدور) رکھا تھا، تو میں نے بھی ان کے ساتھ مناسک حج ادا کر لیے ہیں، کیا وہ مجھ سے کفایت کر جائے گا؟ تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہاں، یہی تو وہ لوگ ہیں، جنہیں ان کی کمائی کا حصہ ملے گا، اور اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔

بچے کا حج اور اسے حج کرانے والے کا اجر و ثواب سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ واپس لوٹ رہے تھے، سو جب ہم روحاء مقام پر پہنچے تو آپ کچھ سوار لوگوں سے ملے آپ نے انہیں سلام کیا اور پوچھا: کون لوگ ہو؟ انہوں نے جواب دیا: مسلمان (پھر انہوں نے کہا) کون لوگ ہو؟ آپ نے فرمایا: اللہ کا رسول۔ چنانچہ ایک عورت نے پاکی سے اپنا بچہ نکال کر اٹھایا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اس کا حج ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں اور (اس کا اجر) تجھے ملے گا۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو اپنی پاکی

أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَقَالَ: أَوْاجِرُ نَفْسِي مِنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ فَأَنْتُكَ مَعَهُمُ الْمَنَاسِكُ، أَلَيْ أَجْرٌ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَعَمْ، ﴿أَوْلَيْكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِمَّا كَسَبُوا وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ﴾.

۹۳۴- (۵۲۲): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَسَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: أَوْاجِرُ نَفْسِي مِنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ فَأَنْتُكَ مَعَهُمُ الْمَنَاسِكُ، هَلْ يُجْزِئُ عَنِّي؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَعَمْ، ﴿أَوْلَيْكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِمَّا كَسَبُوا وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ﴾.

باب حج الصبی وأجر من حج به

۹۳۵- (۴۹۹): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَفَلَ، فَلَمَّا كَانَ بِالرُّوحَاءِ لَقِيَ رَجُلًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ: ((مَنْ الْقَوْمُ؟)) فَقَالُوا: الْمُسْلِمُونَ، فَمَنْ الْقَوْمُ؟ قَالَ: ((رَسُولُ اللَّهِ))، فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا مِنْ مِحْفَةٍ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلْهَذَا حَجٌّ؟ فَقَالَ: ((نَعَمْ، وَلَكَ أَجْرٌ)).

۹۳۶- (۱۰۰۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ،

[۹۳۴] أيضاً

[۹۳۵] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب صفة حج الصبي، ح: ۱۳۳۶

[۹۳۶] الموطأ لإمام مالك، ۱/۴۲۲، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب صفة حج الصبي وأجر من حج به، ح: ۱۳۳۶

میں سوار تھی، اسے بتلایا گیا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں۔ تو اس نے اپنے بچے کے دونوں کندھے پکڑ کر کہا: کیا اس کا حج ہو سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اور اس کا ثواب تجھے ملے گا۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو اپنی پاکی میں سوار تھی، اسے بتلایا گیا کہ یہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ وہ عورت اپنے بچے کا بازو پکڑتے ہوئے بولی: کیا اس کا حج ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں اور تجھے اجر بھی ملے گا۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِامْرَأَةٍ وَهِيَ فِي مِحْفَتِهَا فِقِيلَ لَهَا: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأَخَذَتْ بَعْضَدِي صَبِيٌّ كَانَ مَعَهَا، فَقَالَتْ: أَلِهَذَا حَجٌّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَلَكَ أَجْرٌ)).

۹۳۷- (۶۲۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِامْرَأَةٍ وَهِيَ فِي مِحْفَتِهَا، فِقِيلَ لَهَا: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: فَأَخَذْتُ بَعْضِدِ صَبِيٍّ كَانَ مَعَهَا، فَقَالَتْ: أَلِهَذَا حَجٌّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَلَكَ أَجْرٌ)).

باب حج المملوك قبل أن يعتق

والغلام قبل أن يدرك

۹۳۸- (۵۰۱): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَيُّهَا النَّاسُ، أَسْمِعُونِي مَا تَقُولُونَ وَأَفْهَمُوا مَا أَقُولُ لَكُمْ: أَيُّمَا مَمْلُوكٍ حَجَّ بِه أَهْلُهُ فَمَاتَ، بَلَّ أَنْ يَعْتِقَ فَقَدْ قَضَى حَجَّهُ، وَإِنْ عَتَقَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ فَلْيَحْجُجْ، وَأَيُّمَا غُلامٍ حَجَّ بِه أَهْلُهُ فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يَدْرِكَ فَقَدْ قَضَى حَجَّهُ وَإِنْ بَلَغَ فَلْيَحْجُجْ.

غلام کے آزاد ہونے سے پہلے اور بچے کے بالغ ہونے سے پہلے کے حج کا بیان

ابو السفر بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے لوگو! جو تم کہ رہے ہو مجھے بھی سناؤ اور جو میں کہنے لگا ہوں اسے بھی سمجھ لو، کوئی بھی ایسا غلام کہ جسے اس کے مالک نے حج کروایا اور وہ آزاد ہونے سے قبل ہی فوت ہو جائے تو اس نے اپنا حج پورا کر لیا لیکن اگر وہ فوت ہونے سے پہلے آزاد ہو گیا تو اسے (دوبارہ) حج کرنا چاہیے اور جو کوئی بھی لڑکا جسے اس کے گھر والوں نے حج کروایا اور وہ بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو گیا تو اس نے اپنا حج پورا کر لیا، لیکن اگر وہ بالغ ہو گیا تو اسے دوبارہ حج کرنا چاہیے۔

۹۳۹- (۶۲۴): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ

فرمایا: اے لوگو! جو تم کہتے وہ مجھے بھی سنا، لیکن جو میں تمہیں کہنے لگا ہوں اسے اچھی طرح سمجھ لو کہ جس کسی بھی غلام کو اس کے آقا نے حج کروایا اور وہ آزاد ہونے سے پہلے فوت ہو گیا تو اس نے اپنا حج پورا کر لیا، لیکن اگر وہ فوت ہونے سے پہلے آزاد ہو گیا تو اسے (دوبارہ) حج کرنا ہو گا اور جس کسی بھی بچے کو اس کے والدین نے حج کروایا اور وہ بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو گیا تو اس نے اپنا حج پورا کر لیا لیکن اگر فوت ہونے سے پہلے بالغ ہو گیا تو اسے (دوبارہ) حج کرنا ہو گا۔

احصار، بیت اللہ پہنچنے سے پہلے مرض کے باعث
رکنے اور ناگزیر علاج و دوا کا بیان

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حصر سے مراد دشمن کا حصہ ہے اور ایک راوی نے اضافہ کیا کہ اب حصہ معوم ہو چکا ہے۔

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: حصر تب تک حلال نہیں ہو سکتا جب تک وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان چکر نہ لگالے۔

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی بیماری کے باعث بیت اللہ نہ پہنچ سکا تو وہ تب تک احرام نہیں کھول سکتا، جب تک بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی نہ کر لے۔

مَالِكُ بْنُ مِعْوَلٍ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَيُّهَا النَّاسُ، أَسْمِعُونِي مَا تَقُولُونَ وَأَفْهَمُوا مَا أَقُولُ لَكُمْ: أَيُّمَا مَمْلُوكٍ حَجَّ بِهِ أَهْلُهُ فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يَعْتِقَ فَقَدْ قَضَى حَجَّهُ، وَإِنْ عَتَقَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ فَلْيَحْجُجْ، وَأَيُّمَا غَلَامٍ حَجَّ بِهِ أَهْلُهُ فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ فَقَدْ قَضَى حَجَّهُ وَإِنْ بَلَغَ فَلْيَحْجُجْ.

باب فی الاحصار ومن حبس دون

البيت بمرض والتداوی بما لا بد منه

۹۴۰- (۱۷۲۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: لَا حَصْرَ إِلَّا حَصْرُ الْعَدُوِّ، زَادَ أَحَدُهُمَا: ذَهَبَ الْحَصْرُ الْآنَ.

۹۴۱- (۵۹۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: الْمُحْصَرُ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

۹۴۲- (۵۹۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَنْ حُصِرَ دُونَ الْبَيْتِ بِمَرَضٍ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

سلیمان بن یسار روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما، مروان اور ابن زبیر نے ابن حزامیہ مخزومی، جسے مکہ کے کسی راستے میں بحالت احرام مرگی کا دورہ پڑا تھا، کو فتویٰ دیا کہ جس قدر ضروری ہے وہ دوائی وغیرہ لے اور فدیہ دے دے، پھر جب وہ تندرست ہو جائے تو عمرہ کر کے اپنا احرام کھول دے، لیکن یہ اس کے ذمے ہو گا کہ وہ آئندہ سال حج کرے گا اور قربانی دے گا۔

دخول مکہ کے وقت غسل کرنے اور ارکان حج

کا ابتداء بیت اللہ سے کرنے کا بیان

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما مکہ میں داخل ہونے کے وقت غسل کیا کرتے تھے۔

عطاء بیان کرتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ داخل ہوئے تو دائیں بائیں نہیں گئے (بلکہ سیدھے بیت اللہ جا کر طواف کیا)۔

بیت اللہ پر نظر پڑتے ہی دعا کرنے اور ہاتھ

اٹھانے کا بیان

ابن جریج روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ کو دیکھتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر فرماتے: اللَّهُمَّ زِدْ هَذَا الْبَيْتَ تَشْرِيفًا، وَتَعْظِيمًا، وَتَكْرِيمًا، وَمَهَابَةً، وَزِدْ مِنْ شَرَفِهِ، وَكَرَمِهِ مِمَّنْ حَجَّهُ وَاعْتَمَرَهُ تَشْرِيفًا وَتَكْرِيمًا وَتَعْظِيمًا وَبِرًّا. اے اللہ! اس گھر کے شرف، تعظیم و تکریم اور رعب و ہیبت

۹۴۳- (۵۹۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَمَرْوَانَ وَابْنَ الزُّبَيْرِ أَفْتَوْا ابْنَ حُزَابَةَ الْمَخْزُومِيَّ وَإِنَّهُ صُرِعَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرَمٌ أَنْ يَتَدَاوَى بِمَا لَا بَدَّ مِنْهُ وَيَقْتَدِي فَإِذَا صَحَّ اعْتَمَرَ فَحَلَّ مِنْ إِحْرَامِهِ وَكَانَ عَلَيْهِ أَنْ يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا وَيُهْدَى.

باب الغسل لدخول مكة والبداءة

بالبیت

۹۴۴- (۶۰۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ لِدُخُولِ مَكَّةَ.

۹۴۵- (۶۰۶): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَكَّةَ لَمْ يَلُؤِ وَلَمْ يَعْرِجْ.

باب الدعاء عند رؤية البيت ورفع

اليدين

۹۴۶- (۶۰۲): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا رَأَى الْبَيْتَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَقَالَ: اللَّهُمَّ زِدْ هَذَا الْبَيْتَ تَشْرِيفًا، وَتَعْظِيمًا، وَتَكْرِيمًا، وَمَهَابَةً، وَزِدْ مِنْ شَرَفِهِ، وَكَرَمِهِ مِمَّنْ حَجَّهُ وَاعْتَمَرَهُ تَشْرِيفًا وَتَكْرِيمًا وَتَعْظِيمًا وَبِرًّا.

[۹۴۳] الموطأ لإمام مالك: ۱/۳۶۲

[۹۴۴] الموطأ لإمام مالك: ۱/۳۲۲

[۹۴۵] صحيح البخاری، كتاب الحج، باب من طاف بالبيت اذا قدم مكة قبل ان يرجع، ح: ۱۶۱۵، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب ما

يلزم من طاف بالبيت، ح: ۱۲۳۵

[۹۴۶] المصنف لابن أبي شيبة: ۴/۹۷

میں اضافہ فرماؤ اس کی بزرگی اور عزت میں بھی اضافہ فرما جو اس کا شرف، تکریم، تعظیم اور نیکی بجالاتے ہوئے اس کا حج یا عمرہ ادا کرے۔

سعید بن مسیب جس وقت بیت اللہ کی طرف دیکھا کرتے تو کہتے: اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ. ”اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی (کی امید) ہے، لہذا اے ہمارے پروردگار! ہمیں سلامتی سے ہی زندہ رکھ۔“

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: نماز میں، بیت اللہ کو دیکھ کر، صفامروہ پر، عرفہ کی شام کے وقت، مزدلفہ کے مقام پر، دونوں جمروں کے پاس اور میت پر (دعا کے وقت) ہاتھ اٹھائے جائیں۔

حجر اسود کو بوسہ دینے، استلام اور رَش کی صورت میں واپس آنے کا بیان

محمد بن عباد بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ حجر اسود کے پاس آئے، حالانکہ انہوں نے سر منڈوا رکھا تھا۔ تو انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا، پھر اس پر سجدہ کیا، پھر اسے بوسہ دیا، بعد ازاں پھر اس پر سجدہ کیا اور اس کے بعد اسے بوسہ دیا پھر اسی پر سجدہ ریز ہوئے، پھر اسے بوسہ دیا پھر اسی پر سجدہ کیا۔

ابو جعفر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن

۹۴۷- (۶۰۵): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ: أَنَّهُ كَانَ حِينَ يَنْظُرُ إِلَى الْبَيْتِ يَقُولُ: اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ.

۹۴۸- (۶۰۴): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثْتُ عَنْ مِقْسَمِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: تَرَفُّعُ الْأَيْدِي فِي الصَّلَاةِ، وَإِذَا رُئِيَ الْبَيْتُ، وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَعَيْشِيَّةَ عَرَفَةَ، وَبِجَمْعٍ، وَعِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ، وَعَلَى الْمَيْتِ.

باب تقبيل الحجر والاستلام
وإذا وجد زحاما أنصرف

۹۴۹- (۱۵۳۶): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ اتَى الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ مُسِيدًا فَقَبَلَهُ ثُمَّ سَجَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَبَلَهُ ثُمَّ سَجَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَبَلَهُ ثُمَّ سَجَدَ عَلَيْهِ.

۹۵۰- (۶۰۹): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ، عَنِ ابْنِ

[۹۴۷] المصنف لابن أبي شيبة: ۹۷/۴

[۹۴۸] المصنف لابن أبي شيبة: ۹۶/۴

[۹۴۹] المصنف لعبد الرزاق: ح: ۳۷/۵، المستدرک للحاکم: ۴۵۵/۱، مسند ابی داود الطیلسی، ص: ۷، اخبار مکة للزازقی، ح: ۲۳۳/۱

[۹۵۰] ایضاً

عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ ترویہ کے دن آئے، درآں حالیکہ ان کا سر موٹھا ہوا تھا، تو انہوں نے رکن (یعنی حجر اسود) کو بوسہ دیا، پھر اس پر سجدہ کیا، پھر اسے بوسہ دیا، پھر اس پر سجدہ کیا۔ آپ نے یہ عمل تین مرتبہ کیا۔

ابن جریر بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء سے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی کو استلام کرنے کے بعد اپنے ہاتھ چومتے دیکھا ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں، میں نے جابر بن عبد اللہ، ابن عمر، ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے کہ جب وہ استلام کرتے تو اپنے ہاتھ چومتے۔ میں نے کہا: اور ابن عباس؟ انہوں نے کہا: جی ہاں (وہ بھی ایسا کرتے تھے) بلکہ میرا خیال ہے کہ بہت سے (صحابہ کا یہ عمل تھا) میں نے کہا: تو کیا آپ استلام کر کے اپنے ہاتھ چومنا چھوڑ دیتے ہیں؟ میں نے کہا: تب میں استلام ہی نہیں کرتا (جب میں نے ہاتھ نہ چومے ہوں)۔

عطاء روایت کرتے ہیں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تم رکن (حجر اسود) کے پاس رش پاؤ، تو مڑ جاؤ اور ٹھہرو مت۔

منبوذ بن ابی سلیمان اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کی زوجہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں کہ ان کی ایک لونڈی ان کے پاس آئی اور بولی: اے ام المؤمنین! میں نے بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور دو یا تین مرتبہ رکن کا استلام کیا، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے

جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ يَوْمَ التَّوْبَةِ مُسَبِّدًا رَأْسَهُ فَقَبَلَ الرُّكْنَ ثُمَّ سَجَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَبَلَهُ ثُمَّ سَجَدَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

۹۵۱- (۶۱۰): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ رَأَيْتَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَلَمُوا قَبَلُوا أَيْدِيَهُمْ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنَ عُمَرَ وَأَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ إِذَا اسْتَلَمُوا قَبَلُوا أَيْدِيَهُمْ قُلْتُ: وَابْنُ عَبَّاسٍ؟ قَالَ: نَعَمْ وَحَسِبْتُ كَثِيرًا قُلْتُ: هَلْ تَدْعُ أَنْتَ إِذَا اسْتَلَمْتَ أَنْ تُقَبِّلَ يَدَكَ؟ قَالَ: فَلَمْ اسْتَلِمْتَهُ إِذَا؟

۹۵۲- (۶۱۲): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا وَجَدْتَ عَلَى الرُّكْنِ زَحَامًا فَانصَرِفْ وَلَا تَقِفْ .

۹۵۳- (۶۱۳): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ مَنْبُودِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أُمِّهِ: أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ فَدَخَلَتْ عَلَيْهَا مَوْلَاةٌ لَهَا فَقَالَتْ لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ

۱۹۵۱ | المصنف لعبد الرزاق: ۴/۵، المصنف لابن أبي شيبة: ۴/۳۵۲، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب الركنين اليسارين في الضواف، ج: ۱۲۶۸

۱۹۵۲ | المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۱/۳۲۱

۱۹۵۳ | السنن الكبرى للبيهقي: ۵/۸۱

فرمایا: اللہ تجھے ثواب سے محروم کرے، تو مردوں کو پیچھے ہٹاتی رہی ہے، تو نے کیوں نہ تکبیر کہی اور آگے گزر گئی؟

طُفْتُ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَاسْتَلَمْتُ الرُّكْنَ مَرَّتَيْنِ
أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: لَا آجْرَكَ
اللَّهُ لَا آجْرَكَ اللَّهُ تُدْفِعِينَ الرِّجَالَ إِلَّا
كَبَّرْتَ وَمَرَرْتَ.

طواف اور رمل کا بیان

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب حج یا عمرے میں بیت اللہ کا طواف کرنے لگتے تو سب سے پہلے بیت اللہ کے تین چکر دوڑ کر لگاتے اور باقی چار عام چال میں، پھر دو رکعت نماز ادا فرماتے اور اس کے بعد صفا و مروہ کی سعی کرتے۔

باب الطواف والرمل

۹۵۴-۹۵۵ (۶۳۶-۶۳۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ،
وَعَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ
أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، وَ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ،
عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ
بِالْبَيْتِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدُمُ
سَعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ بِالْبَيْتِ وَمَشَى أَرْبَعَةَ،
ثُمَّ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ.

عطاء روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے طواف کے سات چکروں میں سے تین میں اکڑ کر چلتے ہوئے رمل کیا اور ان میں سے کوئی بھی چکر عام چال کا نہیں تھا (سینہ باہر نکال کر اکڑتے ہوئے ذرا تیز چلنے کو رمل کہتے ہیں)۔

۹۵۶-۹۵۷ (۶۳۶): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ
جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
رَمَلَ مِنْ سَبْعَةِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ حَبَبًا لَيْسَ
بَيْنَهُنَّ مَشْيٌ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما حجر اسود تا حجر اسود رمل کیا کرتے تھے، پھر فرماتے: رسول اللہ نے اسی طرح کیا ہے۔

۹۵۷-۹۵۸ (۶۳۵): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،
أَنَّهُ كَانَ يَرْمِلُ مِنَ الْحَجْرِ إِلَى الْحَجْرِ، ثُمَّ
يَقُولُ: هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

[۹۵۴] | الموطأ لإمام مالك: ۱/۳۶۴، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب الرمل في الطواف، ح: ۱۲۶۳

[۹۵۵] | صحيح البخاري، كتاب الحج، باب من طاف بالبيت اذا قدم، ح: ۱۶۱۶، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب الرمل في

الطواف والعمرة، ح: ۱۲۶۱

[۹۵۶] | المصنف لابن أبي شيبة: ۴/۴۰۷

[۹۵۷] | صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب الرمل في الطواف والعمرة، ح: 1262، الموطأ لإمام مالك: ۱/۳۶۴

مسروق روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حجر اسود کے استلام سے شروع کیا، پھر اپنی دائیں جانب پکڑی اور رمل کرتے ہوئے تین چکر لگائے اور چار چکر عام چال میں لگائے، پھر مقام ابراہیم کے پاس آئے اور اس کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی۔

ابن ابی ملیکہ روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رکن کا استلام کیا، پھر فرمایا: اب ہم کس لیے اپنے کندھے ظاہر کریں اور ہم کسے دکھائیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے، اللہ کی قسم! یہی اسی طرح ہی سعی کروں گا جس طرح آپ ﷺ نے کی۔

دوران طواف گفتگو کم کرنے کا بیان

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: دوران طواف بہت کم باتیں کیا کرو، کیونکہ تم (طواف کے دوران گویا) نماز کی حالت میں ہوتے ہو۔

عطاء بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے طواف کیا تو میں ان میں سے کسی ایک کو بھی طواف سے فارغ ہونے تک بات کرتے نہیں سنا۔

دوران طواف ارکان کو چھونے اور دونوں

رکنوں کے درمیان دعاماگنے کا بیان

محمد بن کعب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

۹۵۸- (۶۰۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَأَاهُ إِذَا فَاسْتَلَّمَ الْحَجَرَ ثُمَّ أَخَذَ عَنْ يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعَةَ ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ فَصَلَّى خَلْفَهُ رُكْعَتَيْنِ.

۹۵۹- (۶۲۴): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَلَّمَ الرُّكْنَ لِيَسْعَى ثُمَّ قَالَ: لِمَنْ نُبْدَى الْأَنْ مَنَا كِبْنَا وَمَنْ نُرَائِي وَقَدْ أَظْهَرَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ وَاللَّهِ عَلَى ذَلِكَ لَا سَعِينَ كَمَا سَعَى.

باب قلة الكلام في الطواف

۹۶۰- (۶۱۶): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنْ طَاوُوسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَقِلُّوا الْكَلَامَ فِي الطَّوَّافِ فَإِنَّمَا أَنْتُمْ فِي صَلَاةٍ.

۹۶۱- (۶۱۷): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: طُفْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ وَابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَمَا سَمِعْتُ وَاحِدًا مِنْهُمَا مُتَكَلِّمًا حَتَّى فَرَغَ مِنْ طَوَّافِهِ.

باب مسح الأركان والدعاء بين

الركنين في الطواف

۹۶۲- (۶۱۱): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ

[۹۵۸] سنن النسائي، كتاب الحج، كيف يطوف أول ما يقدم وعلى أي شقه يأخذ إذا استلم الحجر، ح: ۲۹۳۹

[۹۵۹] صحيح البخاري، كتاب الحج، باب الرمل في الحج والعمرة، ح: ۱۶۰۵، سنن أبي داود، كتاب الحج، باب في الرمل، ح: ۱۸۸۵

[۹۶۰] سنن النسائي، كتاب الحج، باب اباحه الكلام في الطواف، ح: ۲۹۲۳، المستدرک للحاكم: ۴۵۹/۱۴

[۹۶۱] المصنف لعبد الرزاق: ۵۰/۵

[۹۶۲] صحيح البخاري، كتاب الحج، باب من لم يستلم الا الركنين اليمانيين، ح: ۱۶۰۸، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب

سلام الركنين اليمانيين، ح: ۱۲۶۹

کے ایک صحابی تمام ارکان کو چھوا کرتے تھے اور فرماتے:
بیت اللہ (کی شان و تکریم) کے یہ لائق نہیں ہے کہ اس
کی کسی بھی چیز کو چھوڑ دیا جائے۔

اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: لَقَدْ كَانَ
لَكُمْ ... الخ ”تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ (کی زندگی)
میں اسوۂ حسنہ ہے۔“

محمد بن کعب ہی روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ
عنہما اور حجر اسود کو چھوا کرتے تھے اور سیدنا ابن
زبیر رضی اللہ عنہ تمام ارکان کو چھوا کرتے تھے اور فرماتے: بیت
اللہ کے یہ لائق نہیں ہے کہ اس کی کسی بھی چیز کو چھوڑ
دیا جائے۔

اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: لَقَدْ كَانَ
لَكُمْ الخ ”تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ (کی
زندگی) میں اسوۂ حسنہ ہے۔“

سیدنا عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو رکن بنی
جع اور رکن اسود کے درمیان یہ فرماتے سنا: رَبَّنَا آتِنَا فِي
الدُّنْيَا حَسَنَةً... الخ ”اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں
بھی اچھائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اچھائی سے نواز، اور
ہمیں عذاب نار سے بچا۔“

عُبَيْدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ
أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَمْسُحُ
الْأَرْكَانَ كُلَّهَا، وَيَقُولُ: لَا يَنْبَغِي لِبَيْتِ اللَّهِ
تَعَالَى أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ مِنْهُ مَهْجُورًا.

وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي
رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾.

۹۶۳ - (۶۱۴): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، أَخْبَرَنِي
مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ الرَّبْدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَمْسُحُ
عَلَى الرُّكْنِ اليمَانِي وَالْحَجَرِ، وَكَانَ
ابْنُ الزُّبَيْرِ يَمْسُحُ الْأَرْكَانَ كُلَّهَا،
وَيَقُولُ: لَا يَنْبَغِي لِبَيْتِ اللَّهِ أَنْ يَكُونَ
شَيْءٌ مِنْهُ مَهْجُورًا.

وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ
فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾.

۹۶۴ - (۶۱۵): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ بْنُ سَالِمٍ
الْقَدَّاحُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ
عُبَيْدٍ مَوْلَى السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ، يَقُولُ
فِيمَا بَيْنَ رُكْنِ بَنِي جُمَحٍ وَالرُّكْنِ الْأَسْوَدِ:
﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ
حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾.

۹۶۳ | أيضاً

۱۹۶۴ | سنن أبي داود، كتاب المناسك، باب الدعاء في الطواف، ح: ۱۸۹۲، السنن الكبرى للنسائي، ۴۰۳/۲، صحيح ابن

خزيمة: ۲۱۵/۴، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۱۱۸/۲۴، المستدرک للحاکم: ۱/۵۵

۱۹۶۵ | المستدرک للحاکم: ۱/۶۰

باب الطواف من وراء الحجر و أن

الحجر من البيت

۹۶۵- (۶۳۱): أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيْنَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ طَاوُوسٍ، فِيمَا أَحْسِبُ، أَنَّهُ قَالَ: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: الْحَجْرُ مِنَ الْبَيْتِ، وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلْيَطُوفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ﴾ وَقَدْ طَافَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ وَرَاءِ الْحِجْرِ.

۹۶۶- (۶۳۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْمَ تَرَ أَنَّ قَوْمَكَ حِينَ بَنَوْا الْكُعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؟)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَلَا تَرَدُّهَا عَلَيَّ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ؟ قَالَ: ((لَوْلَا حَدِثَانُ قَوْمِكَ بِالْكَفْرِ لَرَدَدْتُهَا عَلَيَّ مَا كَانَتْ))، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَيْتُنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَرَكَ اسْتِلامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يَتَمَّ عَلَيَّ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۹۶۷- (۶۳۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي

حطيم کے پیچھے سے طواف کرنے اور حطيم کے

بيت الله کا حصہ ہونے کا بیان

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ خانہ کعبہ کا شمالی گوشہ جو حطيم میں داخل ہے، وہ بھی بیت اللہ کا حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَلْيَطُوفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ﴾ اور انہیں چاہیے کہ وہ بیت العتیق کا طواف کریں۔ اور رسول اللہ ﷺ نے حطيم کے پیچھے سے طواف کیا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے دیکھا نہیں کہ جب تیری قوم نے کعبہ (دوبارہ) بنایا تو ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے کم کر دیا؟ میں کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ اسے دوبارہ ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر نہیں لوٹا سکتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہاری قوم نے کفر نیا نیا نہ چھوڑا ہوتا تو میں اسے اسی حالت پر لوٹا دیتا، جیسا یہ تھا۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تو واقعی عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے تو میرے خیال میں رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کے ساتھ والے دو رکنوں کا استلام اسی لیے چھوڑا تھا کہ بیت اللہ ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر قائم نہیں ہے۔

ابو یزید بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بنو زہرہ کے ایک بوڑھے شخص (کو بلانے کے لیے مجھے) اس کی

[۹۶۶] النوطا لامام مالك: ۳۶۳/۱، صحيح البخارى، كتاب الحج، باب فضل الكعبة وبنائها، ح: ۱۵۸۳، صحيح مسلم، كتاب الحج،

باب نفق الكعبة وبنائها، ح: ۱۳۳۳

[۹۶۷] المسند للحميدى: ۱/۱۵۰، سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، باب الولد للفراش وللعاقر الحجر، ح: ۲۰۰۰

طرف بھیجا، میں اس کے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ حطیم میں تھے، آپ نے اس سے دور جاہلیت میں بچوں کے پیدا ہونے کے متعلق سوال کیا، تو بوڑھے نے کہا: نطفہ فلاں کا ہے لیکن بچہ فلاں کے بستر پر پیدا ہوا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے سچ کہا ہے، لیکن رسول اللہ ﷺ نے یہی فیصلہ فرمایا ہے کہ بچہ اسی کا ہو گا جس کے بستر پر پیدا ہوا۔ پھر جب وہ بوڑھا شخص واپس جانے لگا تو عمر رضی اللہ عنہ نے اسے بلایا اور فرمایا: مجھے بیت اللہ کے بنائے جانے کے متعلق بتلاؤ، تو اس نے کہا: قریش نے بیت اللہ کی تعمیر کے لیے پہلے تو کافی قوت دکھائی لیکن پھر بے بس ہو گئے اور اس کا کچھ حصہ حطیم میں چھوڑ دیا۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تو نے سچ کہا ہے۔

سواری پر طواف کرنے اور چھڑی کے ساتھ حجر
اسود کو بوسہ دینے کا بیان

سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنی سواری پر ہی بیت اللہ کا طواف کیا اور صفاء و مروہ کے چکر لگائے تاکہ لوگ آپ کو دیکھ سکیں اور تاکہ آپ لوگوں کے سامنے نمایاں ہو سکیں، کیونکہ لوگوں نے (رش کی وجہ سے) آپ کو گھیرا ہوا تھا۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی سواری پر بیت اللہ کا طواف کیا اور اپنی چھڑی (کھنڈی) کے ساتھ رکن (حجر اسود) کا استلام

قَالَ: أُرْسِلَ عُمَرُ إِلَى شَيْخٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ، فَجِئْتُ مَعَهُ إِلَى عُمَرَ وَهُوَ فِي الْحَجْرِ، فَسَأَلَهُ عَنْ وِلَادٍ مِنْ وِلَادِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ الشَّيْخُ: أَمَّا النُّطْفَةُ فَمِنْ فُلَانٍ، وَأَمَّا الْوَلَدُ فَعَلَى فِرَاشِ فُلَانٍ، فَقَالَ عُمَرُ: صَدَقْتَ، وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ. فَلَمَّا وَلِيَ الشَّيْخُ دَعَاهُ عُمَرُ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي عَنْ بِنَاءِ الْبَيْتِ فَقَالَ: إِنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَقْوَتْ لِبِنَاءِ الْبَيْتِ فَعَجَزُوا، فَتَرَكُوا بَعْضَهَا فِي الْحَجْرِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: صَدَقْتَ.

باب الطواف على الراحة واستلام
الركن بالمحجن

۹۶۸- (۶۱۸): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَهُ، يَقُولُ: طَافَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَلِيَشْرِفَ لَهُمْ إِنَّ النَّاسَ غَشَوْهُ.

۹۶۹- (۶۱۹): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ

[۹۶۸] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب جواز الطواف على بعير وغيره، ج: ۱۲۷۳

[۹۶۹] صحيح البخاري، كتاب الحج، باب استلام الركن بالمحجن، ج: ۱۶۰۷، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب الطواف على بعير

اللَّهُ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى رَاحِلَتِهِ، كَيْ-
وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ بِمُحَجَّتِهِ.

اختلافِ رواة کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

۹۷۰- (۶۲۰): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ
ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ، عَنْ شُعْبَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ،
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ مجھے عطاء نے بتایا کہ
رسول اللہ ﷺ نے سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف اور صفا و
مروہ کے چکر لگائے۔ میں نے پوچھا: ایسا کیوں کیا؟ انہوں
نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم۔ کہتے ہیں کہ پھر
آپ ﷺ (سواری سے نیچے) اترے اور دو رکعت نماز
پڑھی۔

۹۷۱- (۶۲۱): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي
جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةَ
رَاكِبًا، فَقُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي، قَالَ: ثُمَّ
نَزَلَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ.

احوص بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس
بن مالک رضی اللہ عنہما کو گدھے پر سوار ہو کر صفا و مروہ کے چکر
لگاتے دیکھا۔

۹۷۲- (۶۲۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَحْوَصِ
بْنِ حَكِيمٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَطُوفُ
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ عَلَى حِمَارٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے
اپنی سواری پر بیت اللہ کا طواف کیا آپ اپنی چھتری سے حجر
اسود کا استلام کرتے تھے۔

۹۷۳- (۱۷۵۸): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ
الْقَدَّاحُ، عَنِ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ، عَنِ
ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ
عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمُحَجَّتِهِ.

حج قرآن کرنے والے کے طواف کا بیان

عطاء روایت کرتے ہیں کہ نبی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا
سے فرمایا: تمہارا بیت اللہ کا طواف کرنا اور صفا و مروہ کے

باب طواف القارن

۹۷۴- (۵۲۹): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ
جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ

[۹۷۰] أَيْضاً

[۹۷۱] المصنف لابن أبي شيبة: ۱۴۵/۴

[۹۷۲] أَيْضاً

[۹۷۳] صحيح البخاري، كتاب الحج، باب استلام الركن بالمحجن، ح: ۱۶۰۷، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب انطواف عنى بعير

وغیره، ح: ۱۲۷۲

[۹۷۴] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، ح: ۱۲۱۱

لِعَائِشَةَ: ((طَوَافِكَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يَكْفِيكَ لِحَجَّتِكَ وَعُمْرَتِكَ)).
درمیان چکر لگانا، تمہارے حج و عمرہ کے لیے کفایت کر جائے گا۔

۹۷۵- (۵۲۰): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَرُبَّمَا قَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا.

کبھی تو یوں بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، تو کبھی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔

صفا و مروہ کی سعی کا بیان

عطاء روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چاروں عمروں میں بیت اللہ اور صفا و مروہ کے چکر لگائے، مگر پہلے عمرہ میں حدیبیہ سے ہی لوٹا دیے گئے تھے۔

عطاء بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حج کے اس سال سعی کی جب نبی ﷺ نے انہیں (قافلہ حج کا امیر بنا کر) بھیجا تھا، پھر عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد تمام خلفاء اسی طرح سعی کرتے رہے ہیں۔

بنو عبدالدار کی ایک عورت بنت ابی تجراہ بیان کرتی ہیں کہ میں قریشی عورتوں کے ساتھ ابی حسین کے گھر میں داخل ہوئی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کا دیدار کریں جب کہ آپ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے اور سعی کی وجہ سے آپ کا تہہ بند گھوم رہا تھا۔ حتیٰ کہ میں نے کہا: میں آپ کے گھٹنے دیکھ لوں گی۔ اور میں نے آپ کو یہ کہتے سنا کہ سعی کرو کیونکہ تم پر اللہ نے سعی

باب سعی

۹۷۶- (۶۲۷): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعَى فِي عُمْرِهِ كُلِّهِنَّ الْأَرْبَعِ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، إِلَّا أَنَّهُمْ رَدُّوهُ فِي الْأُولَى مِنَ الْحُدَيْبِيَّةِ.

۹۷۷- (۶۲۸): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: سَعَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَامَ حَجِّ إِذْ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ عُمَرُ وَعُثْمَانُ وَالْخُلَفَاءُ هَلُمَّ جَرًّا يَسْعُونَ كَذَلِكَ.

۹۷۸- (۱۷۵۷): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْمِلٍ الْعَائِدِيُّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيِّصٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: أَخْبَرْتَنِي بِنْتُ أَبِي تَجْرَاهُ إِحْدَى نِسَاءِ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ، قَالَتْ: دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ دَارَ أَبِي حُسَيْنٍ نَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْعَى بَيْنَ

۹۷۵ | سنن ابی داؤد، کتاب المناسک، باب طواف القارن، ح: ۱۸۹۷

۹۷۶ | المصنف لابن ابی شیبہ: ۴/۴۰۷

۹۷۷ | ایضاً

۹۷۸ | المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۶/۴۲۱

الصَّفَا، وَالْمَرْوَةَ، فَرَأَيْتُهُ يَسْعَى وَإِنَّ مِثْرَةَ
لِيدُورٍ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ حَتَّى لَأَقُولَ: إِنِّي
لَأَرَى رُكْبَتَيْهِ، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: اسْعُوا، فَإِنَّ
اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ عَلَيْكُمْ السَّعْيَ.

عورتوں پر دوڑنا لازم نہ ہونے کا بیان
سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ بیت اللہ اور صفا و مروہ
کے چکر دوڑ کر لگانے کا حکم عورتوں پر لاگو نہیں ہوتا۔

باب ليس على النساء سعي

۹۷۹- (۶۲۹): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ
جُرَيْجٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعِ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ
سَعْيٌ بِالنَّبِيِّتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ.

منی کی طرف روانگی، ایک ہی دن یومِ ترویہ اور
جمعہ کے آنے اور نمازِ ظہر منی میں ادا کرنا

حسن بن مسلم بن یثاق بیان کرتے ہیں کہ عہد
رسالت میں جمعہ کے دن یومِ ترویہ آ گیا۔ تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے صحن میں کھڑے ہوئے اور لوگوں
کو حکم دیا کہ وہ منی کی طرف روانہ ہوں، اور آپ بھی
چل دیئے اور نمازِ ظہر منی میں ادا کی۔

باب الرواح إلى منى وموافقة يوم

الجمعة يوم التروية والصلاة بمنى ظهراً

۹۸۰- (۱۷۴۶): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ
عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ
الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَثَاقٍ، قَالَ: وَافَقَ يَوْمُ
الْجُمُعَةِ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فِي زَمَانِ رَسُولِ
اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَوَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِفِنَاءِ
الْكَعْبَةِ فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَرُوحُوا إِلَى مَنَى،
وَرَأَحَ فَصَلَّى بِمَنَى الظُّهْرَ.

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے منی میں دور کعت
نماز ادا فرمائی۔

۹۸۱- (۳۳۹): أَخْبَرَنَا الثَّمَعَةُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ
الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم
صَلَّى بِمَنَى رَكَعَتَيْنِ، وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رضي الله عنهما.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی کے مثل مروی ہے۔

۹۸۲- (۲۴۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ
أَسْلَمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ، مِثْلَهُ.

[۹۷۹] المصنف لابن أبي شيبة: ۴/۱۱۷

[۹۸۰] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبي صلى الله عليه وسلم، ح: ۱۲۱۸

[۹۸۱] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب قصر الصلاة بمنى، ح: ۴۲۶۸

[۹۸۲] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۴۹، المصنف لعبد الرزاق: ۲/۵۴۰

باب الغدو من منى إلى عرفة

۹۸۳- (۱۱۵۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ،
عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَعْدُو مِنْ مَنَى إِلَى
عَرَفَةَ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ .

صبح کو منی سے عرفہ کی طرف روانگی کا بیان

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما منی سے
عرفہ کی جانب صبح اس وقت چلا کرتے تھے جب سورج
طلوع ہو جاتا۔

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے
بتلایا جس نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ عرفہ میں
سحری کے وقت آئے تھے۔

۹۸۴- (۱۷۳۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو
بْنِ دِينَارٍ، أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما
يَأْتِي عَرَفَةَ بِسَحَرٍ .

باب غسل يوم عرفة ويوم النحر

۹۸۵- (۱۸.۲): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْبَةَ، عَنْ شُعْبَةَ،
عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَرَّةٍ، عَنْ زَادَانَ قَالَ: سَأَلَ
رَجُلٌ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ عَنِ الْغُسْلِ قَالَ: اغْتَسِلْ كُلَّ
يَوْمٍ إِنْ شِئْتَ . فَقَالَ: لَا الْغُسْلُ الَّذِي هُوَ
الْغُسْلُ قَالَ: يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَوْمَ عَرَفَةَ،
وَيَوْمَ النَّحْرِ، وَيَوْمَ الْفِطْرِ .

عرفہ اور قربانی کے دن غسل کا بیان

زاذان بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے سیدنا علی
رضی اللہ عنہ سے غسل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب
دیا کہ اگر چاہو تو ہفتے غسل کر لیا کرو۔ اس نے عرض
کیا: واجب غسل کے متعلق بتلائیے۔ تو انہوں نے فرمایا:
جمعہ کے دن، عرفہ کے دن، عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے
دن (غسل کرنا واجب ہے)۔

باب الدوايح إلى الموقف بعرفة

والخطبة

۹۸۶- (۱۲۶): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ
وَعَيْرُهُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ،
عَنْ جَابِرِ رضی اللہ عنہ فِي حَجَّةِ الْإِسْلَامِ، قَالَ:
فَرَّاحَ النَّبِيُّ رضی اللہ عنہ إِلَى الْمَوْقِفِ بِعَرَفَةَ فَخَطَبَ
النَّاسَ الْخُطْبَةَ الْأُولَى، ثُمَّ أَدَنَّ بِلَالًا، ثُمَّ
أَخَذَ النَّبِيُّ رضی اللہ عنہ فِي الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ فَفَرَّغَ مِنْ
الْخُطْبَةِ وَبَلَّلَ مِنَ الْأَذَانِ، ثُمَّ أَقَامَ بِلَالٌ

عرفہ میں ٹھہرنے کے مقام کی طرف روانگی اور

خطبہ کا بیان

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ اسلام (لانے) کے (بعد کیے جانے
والے) حج کے بارے میں فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
عرفہ کے مقام پر ایک جگہ ٹھہر کر تھوڑا آرام کیا،
پھر لوگوں کو پہلا خطبہ دیا، پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی،
پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرا خطبہ دیا، جب آپ خطبہ سے فارغ
ہو گئے اور بلال رضی اللہ عنہ اذان سے تو بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی
اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی، پھر بلال رضی اللہ عنہ نے

[۹۸۳] الموطأ لإمام مالك: ۱/۴۰۰

[۹۸۴] المصنف لابن أبي شيبة: ۴/۳۵۱

[۹۸۵] المصنف لابن أبي شيبة: ۲/۴

[۹۸۶] المعرفة للبيهقي: ۱/۴۲۹

فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَقَامَ بِإِلَّالٍ فَصَلَّى العَصْرَ .
 ۹۸۷- (۱۲۷): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ،
 وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ ، عَنِ
 ابْنِ شِهَابٍ ، عَنِ سَالِمٍ ، عَنِ أَبِيهِ ، قَالَ أَبُو
 العَبَّاسِ: يَعْنِي بِذَلِكَ .

۹۸۸- (۱۷۴۷): قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَالَّذِي قُلْتُ
 بِعَرَفَةَ مِنْ أَذَانٍ وَإِقَامَتَيْنِ لثَجْرِعَانَ ابْنِ يَحْيَى ،
 عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرِ
 بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، يَعْنِي بِهِ .

باب الموقف بعرفة

۹۸۹- (۱۲۳۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ
 عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 صَفْوَانَ ، عَنْ خَالٍ لَهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، يُقَالُ لَهُ
 يَزِيدُ بْنُ شَيْبَانَ ، قَالَ: كُنَّا فِي مَوْقِفِ لَنَا
 بِعَرَفَةَ يُبَاعِدُهُ عَمْرُو مِنْ مَوْقِفِ الإِمَامِ
 جَدًّا ، فَاتَانَا ابْنُ مَرْبَعِ الأَنْصَارِيُّ ، فَقَالَ لَنَا:
 إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَيْكُمْ ، يَا مَرْكُمُ
 أَنْ تَقْفُوا عَلَيَّ مَشَاعِرِكُمْ هَذِهِ ، فَإِنَّكُمْ عَلَى
 إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

باب من أدرك ليلة النحر من الحاج

فوقف بجبال عرفة قبل أن يطلع الفجر
 ۹۹۰- (۵۹۹): أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ ، عَنْ

اقامت کہی اور آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی۔
 سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو العباس
 فرماتے ہیں: ان کی مراد یہی تھی۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عرفہ میں ایک اذان اور
 دو اقامتیں ہوئیں۔ اختلافِ رواۃ کے ساتھ سیدنا جابر بن
 عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کی
 ہے۔

عرفہ میں ٹھہرنے کے مقام کا بیان

یزید بن شیبان بیان کرتے ہیں کہ ہم عرفہ میں اپنے
 موقف (یعنی قیام کی جگہ) میں تھے، جسے اب عمرو نے امام
 کے موقف سے بہت دور کر دیا، تو ابن مریع انصاری
 ہمارے پاس آئے اور انہوں نے کہا: میں تمہاری طرف اللہ
 کے رسول کا قصد (بن کر آیا) ہوں، نبی ﷺ تمہیں حکم
 فرما رہے ہیں کہ تم اپنے انہی مشاعر (موقف) پہ ٹھہرے
 رہو، یقیناً تم اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی میراث پر ہو۔

جو حاجی قربانی کی رات پالے تو وہ طلوع فجر سے

پہلے عرفہ کے پہاڑوں پر وقوف کرے

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

[۹۸۷] صحیح البخاری، کتاب الحج، باب من جمع بینہما المغرب والعشاء بالمزدلفة ولم يتطوع، ح: ۱۶۷۳

[۹۸۸] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبي صلى الله عليه وسلم، ح: ۱۲۱۸

[۹۸۹] سنن أبي داود، کتاب المناسک، باب موضع الوقوف بعرفة، ح: ۱۹۱۹، سنن الترمذی، أبواب الحج، باب رفع اليدين في ادعاء

بعرفة، ح: ۳۰۱۴، سنن ابن ماجه کتاب المناسک، باب الموقف بعرفة، ح: ۳۰۱۱، صحیح ابن خزيمة: ۲۵۵/۴

[۹۹۰] السنن الكبرى للبيهقي، ۱۷۴، سنن أبي داود، کتاب المناسک، باب من لم يدرك عرفة، ح: ۱۹۴۹، سنن الترمذی، أبواب الحج

باب ما جاء فيمن أدرك الامام لجمع فقد أدرك الحج، ح: ۸۸۹

جو حاجی قربانی کی رات پائے اور پھر وہ فجر طلوع ہونے سے پہلے عرفہ کے پہاڑوں پر وقوف کرے، تو اس نے حج پایا۔ لیکن جو عرفہ نہ پائے کہ وہ وہاں طلوع فجر سے پہلے وقوف کر سکے تو اس کا حج ضائع ہو گیا، چنانچہ اسے بیت اللہ آ کر سات طواف کرنے چاہئیں اور صفا مروہ کے درمیان سات چکر لگانے چاہئیں، پھر اسے چاہیے کہ وہ سر سبز لے یا بال کٹوالے، اور اگر اس کے ساتھ قربانی کا جانور ہے تو اسے سر منڈوانے سے پہلے اس کی قربانی کر لینی چاہیے، پھر جب وہ طواف اور سعی سے فارغ ہو جائے تو وہ حلق یا قصر کر دالے، پھر وہ گھر واپس لوٹ آئے۔ پھر اگر آئندہ سال حج کی استطاعت ہو تو اسے حج کرنا چاہیے اور قربانی بھی دے، لیکن اگر وہ قربانی نہ پائے تو اس کے عوض تین روزے حج کے دوران رکھے اور سات گھر واپس آ کر رکھ لے۔

مُوسَىٰ بْنِ عُقَبَةَ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَدْرَكَ لَيْلَةَ النَّحْرِ مِنَ الْحَاجِّ فَوَقَّفَ بِجِبَالِ عَرَفَةَ قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ وَمَنْ لَمْ يُدْرِكْ عَرَفَةَ قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجَّ فَلْيَأْتِ الْبَيْتَ فَلْيَطْفُ بِهِ سَبْعًا وَيَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا ثُمَّ لِيَحْلِقَ أَوْ يَقْصِرَ إِنْ شَاءَ وَإِنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيُهُ فَلْيُنْحِرْهُ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ وَسَعْيِهِ فَلْيَحْلِقَ أَوْ يَقْصِرَ ثُمَّ لِيَرْجِعَ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَإِنْ أَدْرَكَهُ الْحَجُّ قَابِلًا فَلْيَحْجِ إِنْ اسْتَطَاعَ وَلْيَهْدِ فِي حَجِّهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ عَنْهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةَ إِذَا رَجَعَ إِلَىٰ أَهْلِهِ.

سليمان بن يسار بيان کرتے ہیں کہ سيدنا ابوالايوب رضي الله عنه حج کے لیے روانہ ہوئے، جب آپ مکہ کے ایک بادیہ نامی رستے پر پہنچے تو ان کا اونٹ گم ہو گیا، چنانچہ وہ یوم نحر (دس ذوالحجہ) کو سيدنا عمر بن الخطاب رضي الله عنه کے پاس آئے اور ان سے اس معاملے کا ذکر کیا، تو سيدنا عمر رضي الله عنه نے فرمایا: عمرہ کرنے والے کی طرح ہی آپ کیجیے، پھر احرام کھول دیجیے، سو آئندہ سال اگر آپ کو حج کا موقع ملتا ہے تو آپ حج کر لیجیے اور جو میسر ہو قربانی کر دیجیے۔

۹۹۱- (۶۰۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ: أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ رضي الله عنه خَرَجَ حَاجًّا حَتَّىٰ إِذَا كَانَ بِالنَّازِيَةِ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ أَضَلَّ رَوَاحِلَهُ ثُمَّ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَىٰ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه يَوْمَ النَّحْرِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْمُعْتَمِرُ ثُمَّ قَدْ حَلَلْتَ فَإِذَا أَدْرَكَكَ الْحَجُّ قَابِلًا فَاحْجُجْ وَأَهْدِ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ.

سليمان بن يسار روایت کرتے ہیں کہ بہار بن اسود آئے اور سيدنا عمر رضي الله عنه اونٹ ذبح کر رہے تھے۔

۹۹۲- (۶۰۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ هَبَّارَ بْنَ الْأَسْوَدِ جَاءَ

وَعَمْرٌ يُنَحِّرُ بُكْرَةَ .

باب الدفع من عرفة

عرفہ سے نکلنے کا بیان

محمد بن قیس بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: اہل جاہلیت عرفہ سے بروقت نکل پڑتے، جس وقت سورج غروب ہوتا تو ایسے ہوتا جیسے مردوں کے چہروں پر پگڑیاں ہیں۔ مزدلفہ سے طلوع آفتاب کے بعد اس وقت نکلتے جب سورج اسی طرح ہوتا جیسے مردوں کے چہروں پر پگڑیاں ہیں۔ اور یقیناً ہم عرفہ سے غروب آفتاب کے بعد اور مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے قبل نکلیں گے۔ ہمارا طریقہ مشرکوں اور بت پرستوں کے مخالف ہے۔

۹۹۳- (۱۷۴۱): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: ((إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَدْفَعُونَ مِنْ عَرَفَةَ حِينَ تَكُونُ الشَّمْسُ كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوهِهِمْ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ، وَمِنْ الْمَزْدَلِفَةِ بَعْدَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حِينَ تَكُونُ كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوهِهِمْ، وَإِنَّا لَا نَدْفَعُ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَنَدْفَعُ مِنَ الْمَزْدَلِفَةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، هَدَيْنَا مُخَالَفٌ لِهَدْيِ أَهْلِ الْأَوْتَانِ وَالشِّرْكِ)).

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ اہل جاہلیت عرفہ سے غروب آفتاب سے قبل اور مزدلفہ سے طلوع آفتاب کے بعد نکلتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ ٹیبر پہاڑ خوب روشن ہو کہ ہم نحر کے لیے جلدی روانہ ہوں، سو اللہ نے اس (عرفہ سے خروج) کو مؤخر اور اس عمل (مزدلفہ سے خروج) کو مقدم کر دیا۔

۹۹۴- (۱۷۴۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَدْفَعُونَ مِنْ عَرَفَةَ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ، وَمِنْ الْمَزْدَلِفَةِ بَعْدَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَيَقُولُونَ: أَشْرِقُ تَيْبِرٌ كَيْمَا نَغِيرُ، فَأَخَّرَ اللَّهُ هَذِهِ وَقَدَّمَ هَذِهِ.

ابن جریج اور محمد بن قیس بن مخرمہ روایت کرتے ہیں، اور ان میں سے ایک نے دوسرے پر (الفاظ کا) اضافہ کیا ہے لیکن معنی میں دونوں اکٹھے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جاہلیت سورج غروب ہونے سے قبل عرفہ سے نکلتے تھے اور مزدلفہ سے طلوع آفتاب کے بعد

۹۹۵- (۱۷۶۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ. وَأَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ، زَادَ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ وَاجْتَمَعَا فِي الْمَعْنَى، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((كَانَ أَهْلُ

[۹۹۳] المصنف لابن أبي شيبة: ۳۱/۴، صحيح البخاري، كتاب الحج، باب متى يدفع من جمع، ح: ۱۶۸۴، السنن الكبرى

للبيهقي: ۱۲۵/۵

[۹۹۴] أيضا

[۹۹۵] أيضا

لوٹتے تھے اور کہتے: شبیر پہاڑ روشن ہو جا کہ ہم نحر کے لیے جلدی کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسی کو مؤخر اور اسی کو مقدم کر دیا، یعنی مزدلفہ سے خروج طلوع آفتاب سے قبل مقدم کیا اور عرفہ سے خروج غروب آفتاب کے بعد مؤخر کیا۔

مزدلفہ میں نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء اکٹھی پڑھنے کا بیان

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء اکٹھی پڑھائیں۔

ضعیف لوگوں کو پہلے ہی مزدلفہ سے منیٰ کی طرف بھیج دینے کا بیان

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں تھا، جن کمزور اہل خانہ کو رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ سے منیٰ کی طرف اکیلے بھیج دیتے تھے۔

افاضہ میں جلدی کرنے کا بیان

سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یوم نحر کو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور انہیں حکم دیا کہ مزدلفہ سے جلدی واپس آ کر مکہ پہنچیں اور صبح کی نماز مکہ میں ادا کریں اور اس دن ان کی باری

الْجَاهِلِيَّةِ يَدْفَعُونَ مِنْ عَرَفَةَ قَبْلَ أَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ، وَمِنْ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُولُونَ: أَشْرُقُ ثَبِيرٌ كَيْمَا نُغِيرُ، فَأَخَّرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذِهِ وَقَدَّمَ هَذِهِ))، يَعْنِي قَدَّمَ الْمُزْدَلِفَةَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَخَّرَ عَرَفَةَ إِلَى تَغِيْبِ الشَّمْسِ.

باب جمع صلاة المغرب والعشاء بالمزدلفة

۹۹۶- (۱۱۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا.

باب تقديم الضعفاء من المزدلفة

إلى منى

۹۹۷- (۱۷۴۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي يَزِيدَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: كُنْتُ فِيمَنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ ضَعْفَةِ أَهْلِهِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مَنَى.

باب تعجيل الافاضة والتهجير بها

۹۹۸- (۱۷۴۴): حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارِ، وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّرَّاورِدِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى أُمَّ

[۹۹۶] الموطأ لإمام مالك: ۱/۴۰۰، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب الافاضة من عرفات الى المزدلفة، ح: ۸۰۳

[۹۹۷] صحيح البخاري، كتاب الحج، باب من قدم ضعفة أهله بليل فيقفون، ح: ۱۶۷۸، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب

تقديم دفع الضعفة من النساء، ح: ۱۲۹۳

[۹۹۸] سنن أبي داود، كتاب المناسك، باب التعجيل، ح: ۱۹۴۲، المستدرک للحاكم: ۱/۶۶۹

سَلَمَةَ يَوْمَ النَّحْرِ فَأَمَرَهَا أَنْ تُعَجِّلَ الْإِفَاضَةَ
مِنْ جَمْعٍ حَتَّى تَأْتِيَ مَكَّةَ فَتُصَلِّيَ بِهَا
الصُّبْحَ، وَكَانَ يَوْمَهَا، فَأَحَبَّ أَنْ تُؤَافِيَهُ .

۹۹۹- (۱۷۶۵): أَخْبَرَنِي مَنْ أَتَى بِهِ مِنْ
الْمَشْرِقِيِّينَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ
أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ
سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ .

عمرہ بیان کرتی ہیں کہ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ
عورتیں حج کرتیں تو آپ ان کے حیض آجانے کے ڈر سے
یوم نحر کو پہلے ہی روانہ کر دیتیں تو وہ طوافِ افاضہ کر
لیتیں، لیکن اگر اس کے بعد وہ حائضہ ہو جاتیں تو ان کے
پاک ہونے کا انتظار نہ کرتیں اور حیض کی حالت میں ہی
لے کر چل پڑتیں۔

۱۰۰۰ (۶۶۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الرَّجَالِ
عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ إِذَا حَجَّتْ مَعَهَا نِسَاؤُهَا
تَخَافَ أَنْ يَحِضْنَ قَدَمْتَهُنَّ يَوْمَ النَّحْرِ
فَأَفْضَنَ فَإِنْ حِضْنَ بَعْدَ ذَلِكَ لَمْ تَنْتَظِرْ بِهِنَّ
أَنْ يَطْهَرْنَ تَنْفِرُ بِهِنَّ وَهِنَّ حَيْضٌ .

قاسم بن محمد روایت کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا
حیض آنے کے خدشہ کے پیش نظر عورتوں کو طوافِ افاضہ
جلدی کر لینے کا حکم دیا کرتی تھیں۔

۱۰۰۱ (۶۶۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ
عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَأْمُرُ
النِّسَاءَ أَنْ يُعَجِّلْنَ الْإِفَاضَةَ مَخَافَةَ الْحَيْضِ .

طاؤس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
اپنے صحابہ کو حکم فرمایا کہ وہ طوافِ افاضہ میں جلدی
کریں اور آپ اپنی چھڑی کے ساتھ رکن کا استلام کر
رہے تھے۔ میرا خیال ہے طاؤس نے یہ بھی کہا کہ آپ اپنی
چھڑی کے کنارے کا بوسہ لیتے تھے۔

۱۰۰۲ (۶۶۳): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ
طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَصْحَابَهُ أَنْ يُهَجِّرُوا بِالْإِفَاضَةِ، وَأَفَاضَ فِي
نِسَائِهِ لَيْلًا عَلَى رَأْسِهِ، يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ
بِمِحْجِنِهِ، أَحْسِبُهُ قَالَ: وَيُقَبِّلُ طَرْفَ الْمُحْجَنِ .

۱۰۰۳ (۱۷۵۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ
طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۹۹ | أيضاً

۱۰۰۰ | الموطأ لإمام مالك: ۴۱۳

۱۰۰۱ | نفرّد به الشافعی

۱۰۰۲ | السنن الكبرى للبيهقي: ۱۰۱/۵

۱۰۰۳ | المصنف لعبد الرزاق: ۴۳/۵

أَصْحَابَهُ أَنْ يَهْجَرُوا بِالْإِفَاضَةِ وَأَفَاضَ فِي نِسَائِهِ لَيْلًا وَطَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمَحَجَّتِهِ، أَظْنَهُ قَالَ: وَيَقْبَلُ طَرَفَ الْمُحَجِّنِ .

نے اپنی عورتوں میں رات کو واپس آئے اور اپنی سواری پر بیت اللہ کا طواف کیا۔ آپ اپنی چھڑی کے ساتھ حجر اسود کا استلام کرتے پھر چھڑی کے کنارے کو بوسہ دیتے تھے۔

مزدلفہ سے نکلنے کا بیان

۱۰۰۴-(۱۷۴۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ فَلَمْ تَرْفَعْ نَاقَتَهُ يَدَهَا وَاضِعَةً حَتَّى رَمَى الْحَجْمَةَ .

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مزدلفہ سے نکلے اور آپ کی اونٹنی نے قدم نہ اٹھایا یہاں تک کہ آپ نے جمرہ کو نکلے مارا۔

۱۰۰۵-(۱۷۴۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حُوَيْرِثٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَقْفًا عَلَى قُرْحٍ، وَهُوَ يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ أَسْفِرُوا ثُمَّ دَفَعَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى فَخْذِهِ مِمَّا يَخْرُشُ بَعِيرَهُ بِمَحَجَّتِهِ .

جویر بن حویرث بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو مقام قرح میں وقوف کیے دیکھا، وہ کہہ رہے تھے: اے لوگو! صبح کرو، پھر وہ نکلے گویا میں ان کی ران دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنی خم دار لاشی سے اپنا اونٹ ہانک رہے تھے۔

صرف سند کا بیان ہے۔

۱۰۰۶- أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ .

ابو حویرث بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو مقام قرح میں حالت وقوف میں دیکھا اور وہ کہتے تھے: لوگو! صبح کرو۔ پھر وہ نکلے اور میں نے ان کو چھڑی سے اونٹ ہانکنے کی وجہ سے ان کی ران دیکھی۔

۱۰۰۷-(۱۷۶۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ، عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَقْفًا عَلَى قُرْحٍ، وَهُوَ يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ أَصْبِحُوا، ثُمَّ دَفَعَ فَرَأَيْتُ فَخْذَهُ مِمَّا يَخْرُشُ بَعِيرَهُ

۱۰۰۴ | المعرفة للبيهي: ۱۰۸/۴

۱۰۰۵ | المصنف لابن أبي شيبة: ۳۰/۴

۱۰۰۶ | أيضاً

۱۰۰۷ | المصنف لابن أبي شيبة: ۳۰/۴

بِمُحَجِّهِ .

عروہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ وادی محسر میں سواری کو تیز چلایا کرتے تھے اور (یہ شعر) پڑھا کرتے تھے:

” کمزوری اور پالان کی کشادگی کی حالت میں تیز چل کہ اس کا دین عیسائیوں کے دین کے مخالف ہے۔“

کنکریاں پھینکنے کے مثل رمی کرنے کا بیان سیدنا معاذ یا ابن معاذ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ لوگوں کو منیٰ میں ان کی منازل پر اتارتے اور فرماتے: کنکریوں پھینکنے کی مثل رمی کرو۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو جمرات کی رمی کنکریاں پھینکنے کی مثل کرتے دیکھا۔

سر منڈوانے اور بال چھوٹے کروانے کا بیان عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ مجھے حجام نے بتلایا کہ اس نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بال چھوٹے کیے تو انہوں نے فرمایا: دائیں جانب سے شروع کرو۔

ابو علی ازدی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ وہ سر منڈوانے والے سے کہتے تھے کہ

۱۰۰۸ (۱۷۶۲): أَخْبَرَنَا الثَّقَةُ ابْنُ أَبِي يَحْيَى أَوْ سُفْيَانُ أَوْ هُمَا، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُحْرِكُ فِي مُحَسِّرٍ وَيَقُولُ:

إِلَيْكَ تَعْدُو قَلْبًا وَضِيئَهَا
مُخَالَفًا دِينَ النَّصَارَى دِينَهَا

باب رمی الجمار بمثل حصی الخذف

۱۰۰۹ (۱۷۶۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ بَنِي تَيْمٍ يُقَالُ لَهُ مُعَاذٌ أَوْ ابْنُ مُعَاذٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُنْزِلُ النَّاسَ بِمَنَى مَنَازِلَهُمْ وَهُوَ يَقُولُ: ((ارْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ)).

۱۰۱۰ (۱۷۶۳): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَمَى الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ .

باب الحلق والتقصير

۱۰۱۱ (۱۷۳۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، سُلَيْمَانُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَجَّامٌ أَنَّهُ قَصَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: ابْدَأْ بِالشَّقِّ الْأَيْمَنِ .

۱۰۱۲ (۱۷۳۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ

[۱۰۰۸] المصنف لابن أبي شيبة: ۸۱/۴

[۱۰۰۹] المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۵۷۵/۵

[۱۰۱۰] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب كون حصي الجمار تعدد حصي الخذف، ح: ۱۲۹۹

[۱۰۱۱] المصنف لابن أبي شيبة: ۳۵۴/۱/۴

[۱۰۱۲] المصنف لابن أبي شيبة: ۳۵/۱/۴

ابْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لِلْحَالِقِ: اَبْلُغِ الْعَظْمَ، وَإِذَا قَصَرَ أَخَذَ مِنْ جَانِبِهِ الْأَيْمَنِ قَبْلَ جَانِبِهِ الْأَيْسَرِ.

سر کی ہڈی تک پہنچادے اور جب بال چھوٹے کرے تو بائیں جانب سے قبل دائیں جانب سے شروع کرے۔

انہی سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حج یا عمرہ میں سر منڈواتے تو داڑھی اور مونچھوں کے کچھ بال بھی کٹواتے تھے۔

۱۰۱۳-۱۱۵۷: وَبِهِ، عَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا حَلَقَ فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَخَذَ مِنْ لِحْيَتِهِ وَشَارِبِهِ.

جانور ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوانے اور رمی سے پہلے قربانی کرنے کا بیان

باب الحلق قبل الذبح و النحر
قبل الرمي

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں منیٰ میں ٹھہرے اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال پوچھنے لگے، ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے پتہ نہیں تھا تو میں نے قربانی ذبح کرنے سے پہلے ہی سر منڈو ادیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے، قربانی کر لے۔ پھر دوسرا آدمی آیا اس نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے علم نہیں تھا تو میں نے رمی سے پہلے ہی قربانی کر دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمی کر لے کوئی حرج نہیں، عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی بھی چیز کے آگے یا پیچھے ہو جانے کے متعلق سوال کیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے کہ کوئی حرج نہیں ہے اب کر لو۔

۱۰۱۴-۱۱۸۰: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: وَقَفَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنَى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أُذْبِحَ، قَالَ: اذْبِحْ وَلَا حَرَجَ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ آخَرَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ))، قَالَ: فَمَا سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ شَيْءٍ قَدِمَ وَلَا أُخِرَ إِلَّا قَالَ: ((افْعَلْ وَلَا حَرَجَ)).

رمی جمرہ کے بعد اور طواف زیارت سے پہلے احرام کھولنے کے وقت خوشبو لگانے کا بیان
سالم سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے

باب الطيب للحل بعد رمي الجمره
قبل زيارة البيت
۱۰۱۵-۵۶۸: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَيْنِيَّةَ، عَنْ عَمْرٍو

[۱۰۱۳] الموطأ لإمام مالك: ۱/۳۹۶

[۱۰۱۴] الموطأ لإمام مالك: ۱/۴۲۱ صحيح البخاري، كتاب الحج، باب الفتيا على الدابة عند الجمره، ح: ۱۷۳۶، صحيح مسلم، كتاب

الحج، باب من حلق قبل النحر ونحر قبل الرمي، ح: ۱۳۰۶

[۱۰۱۵] الموطأ لإمام مالك: ۱/۴۱۰، السنن الكبرى للبيهقي: ۵/۱۳۵

بن دینار، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: إِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ مَا حُرِّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا النِّسَاءَ وَالطَّيْبَ.

فرمایا: جب تم جمرات کی رمی کرو تو تم پر حرام شدہ تمام امور حلال ہو جاتے ہیں سوائے عورت اور خوشبو کے۔

۱۰۱۶ (۵۶۹): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا أَنَا طَيِّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم. قَالَ سَالِمٌ: وَسُنَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَحَقُّ أَنْ تَتَّبَعَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام اور غیر احرام میں خوشبولگائی۔

سالم فرماتے ہیں کہ سنتِ رسول ہی اتباع کی زیادہ حقدار ہے۔

۱۰۱۷ (۵۷۵): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، وَعُرْوَةَ، يُخْبِرَانِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، أَنَّهَا قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِيَدَيَّ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحَلِّ وَالْإِحْرَامِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی فرماتی ہیں کہ میں حجۃ الوداع میں رسول اللہ کو احرام باندھنے اور احرام کھولنے کے وقت خوشبولگائی۔

۱۰۱۸ (۷۶۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ نَهَى عَنِ الطَّيْبِ قَبْلَ زِيَارَةِ الْبَيْتِ وَبَعْدَ الْجَمْرَةِ.

سالم بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیت اللہ کی زیارت سے پہلے اور جمرہ (کی رمی) کے بعد خوشبولگانے سے منع فرمایا۔

قَالَ سَالِمٌ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِيَدَيَّ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرَمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ، وَسُنَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَحَقُّ.

سالم کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے پہلے اور احرام کھولنے کے بعد قبل از طواف اپنے ہاتھوں سے خوشبولگائی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہی (اتباع کا) زیادہ حق رکھتی ہے۔

۱۰۱۹ (۹۱۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم جمرہ کی رمی

| ۱۰۱۶ | سنن النسائي، كتاب مناسك الحج، باب اباحة الطيب عند الاحرام، ح: ۲۶۸۴

| ۱۰۱۷ | صحيح البخاري، كتاب اللباس، باب الذريرة، ح: ۵۹۳۰، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب الطيب للمحرم عند الاحرام، ح: ۱۱۸۹

| ۱۰۱۸ | الموطأ لإمام مالك: ۱/ ۴۱۰، السنن الكبرى للبيهقي: ۱۳۵/۵

| ۱۰۱۹ | سنن النسائي، كتاب مناسك الحج، باب امامة الطيب عند الاحرام، ح: ۲۶۱/۴

بن دینار، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَرَبَّمَا قَالَ: عَنْ أَبِيهِ، وَرَبَّمَا لَمْ يَقُلْهُ، قَالَ: قَالَ: عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ وَذَبَحْتُمْ وَحَلَقْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا النِّسَاءَ وَالطَّيِّبَ، قَالَ سَالِمٌ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَا طَيِّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرَمَ، وَلِحَالِهِ بَعْدَ أَنْ رَمَى الْجَمْرَةَ وَقَبْلَ أَنْ يَزُورَ الْبَيْتَ. قَالَ سَالِمٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَسَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَنْ تَتَّبَعَ.

کر لو اور جانور ذبح کر لو اور سر منڈو الو تو تمہارے لیے سوائے عورت اور خوشبو کے ہر چیز حلال ہو جائے گی جو کہ (حالت احرام میں) تم پہ حرام ہو گئی تھی۔ سالم بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو خوشبو لگائی آپ کے احرام کے وقت محرم ہونے سے پہلے اور آپ کے حلال ہونے کے وقت جمرات کی رمی کر چکنے کے بعد اور بیت اللہ کی زیارت سے قبل۔

سالم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی سنت زیادہ حق رکھتی ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔

پانی پلانے والوں کا منی کی راتیں مکہ میں ہی

بسر کرنے کا بیان

سیدنا ابن عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بیان کرتے ہیں کہ نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اپنے اہل بیت میں سے پانی پلانے والوں کو منی کی راتیں مکہ میں گزارنے کی اجازت دی۔

عطاء نے بھی یہی روایت نقل کی ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ان کے پانی پلانے کی وجہ سے انہیں یہ رخصت دی گئی۔

اس کا بیان کہ ایام منی کھانے پینے کے دن ہیں عمرو بن سلیم اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ہم منی میں موجود تھے کہ اسی دوران سیدنا علی بن ابی طالب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اونٹ پر سوار فرمانے لگے کہ رسول

باب مبيت أهل السقاية

بمكة ليالى منى

۱۰۲۰ (۱۷۶۵): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِأَهْلِ السَّقَايَةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ أَنْ يَبْتَئُوا بِمَكَّةَ لِيَالِي مَنَى.

۱۰۲۱ (۱۷۶۶): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَمِثْلُهُ، وَزَادَ عَطَاءٌ: مِنْ أَجْلِ سَقَايَتِهِمْ.

باب أيام منى أيام طعام وشراب

۱۰۲۲ (۱۳۲۰): أَخْبَرَنَا الدَّرَّاءُ وَرَدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرْقِيِّ، عَنْ أُمِّهِ،

[۱۰۲۰] صحيح البخاری، کتاب الحج، باب سقاية الحاج، ح: ۱۶۳۴، صحيح مسلم، کتاب الحج، باب وجوب المبيت بمعنى ليالى أيام التسريق، ح: ۱۳۱۵

[۱۰۲۱] سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب البيوتة بمكة ليالى منى، ح: ۳۰۶۶

[۱۰۲۲] أخرجه لمكة للفكاكي: ۲۵۲/۴

اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: یقیناً یہ کھانے پینے کے دن ہیں، لہذا کوئی شخص روزہ ہر گز نہ رکھے۔ پھر آپ اونٹ پر سوار ہی لوگوں کے پیچھے چلنے لگے اور ان میں اسی بات کا چیخ چیخ کر اعلان کرنے لگے۔

قَالَتْ: بَيْنَمَا نَحْنُ بِمَنَى إِذَا عَلِيٌّ بِنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى جَمَلٍ، يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّ هَذِهِ أَيَّامُ طَعَامٍ وَشَرَابٍ، فَلَا يَصُومَنَّ أَحَدٌ))، فَاتَّبَعَ النَّاسُ وَهُوَ عَلَى جَمَلِهِ يَصْرُخُ فِيهِمْ بِذَلِكَ.

حج تمتع کرنے والے کامٹی کے دنوں میں روزے رکھنا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حج تمتع کرنے والے کے بارے میں روایت کرتی ہیں کہ جب اسے قربانی میسر نہ ہو اور اس نے عرفہ سے قبل روزے نہ رکھے ہوں تو اسے منیٰ کے دنوں میں روزے رکھ لینے چاہئیں۔

باب صيام المتمتع أيام منى

۱۰۲۳- (۶۵۵): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فِي الْمُتَمَتِّعِ إِذَا لَمْ يَجِدْ هَدْيًا، وَلَمْ يَصُمْ قَبْلَ عَرَفَةَ فَلْيَصُمْ أَيَّامَ مَنَى.

اختلاف رواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

۱۰۲۴- (۶۵۶): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ مِثْلَ ذَلِكَ.

کوئی حاجی تب تک واپس نہ لوٹے جب تک کہ

اس کا آخری کام بیت اللہ کا طواف نہ ہو جائے

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب لوگ (حج کرنے کے بعد) ہر طرف سے واپس آجایا کرتے تھے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی حاجی تب تک ہر گز واپس نہ جائے جب تک وہ اپنا آخری کام (یعنی) بیت اللہ کا طواف (طواف وداع) نہ کرے۔

باب ((لا يصدرن أحد من الحاج حتى

يكون آخر عهده بالبيت))

۱۰۲۵- (۶۲۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ مِنْ كُلِّ وَجْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ مِنَ الْحَاجِّ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ)).

ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حج کرنے والوں میں سے کوئی بھی شخص اس وقت تک ہر گز واپس نہ آئے، جب تک کہ اس کا آخری کام بیت اللہ سے متعلق نہ جائے اور آخری کام بیت اللہ کا

۱۰۲۶- (۶۲۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَا يَصْدُرَنَّ أَحَدٌ مِنَ الْحَاجِّ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ، فَإِنَّ آخِرَ النَّسْكِ الطَّوْفُ بِالْبَيْتِ.

[۱۰۲۳] صحيح البخارى، كتاب الصوم، باب صيام أيام التشریق، ح: ۱۹۹۸

[۱۰۲۴] أيضاً

[۱۰۲۵] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، ح: ۱۳۲۷

[۱۰۲۶] الموطأ لإمام مالك: ۱/۳۶۹

طواف ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کوئی حاجی واپسی کے وقت آخری کام بیت اللہ کا طواف کرے (یعنی نسک میں آخر میں اسے رکھے)۔

امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ ہمارا اجتہاد ہے اور اللہ کے اس فرمان **ثُمَّ مَجَلُّهَا... النخ** پھر ان کے حلال ہونے کی جگہ خانہ کعبہ ہے۔ (کے مطلب) کا زیادہ علم اسی ذات کو ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگ (حج کے بعد) ہر سمت واپس پلٹ جاتے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک آخری کام بیت اللہ (کا طواف) نہ ہو کوئی شخص واپس نہ پلٹے۔

حائضہ عورتوں کے لیے طواف وداغ چھوڑنے کی رخصت کا بیان

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ ان کے حج کا آخری رکن بیت اللہ (کا طواف وداغ) ہو لیکن حائضہ عورت کو اس کی رخصت دی گئی تھی۔

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: کیا آپ اس کا فتویٰ دیتے ہیں کہ حائضہ عورت اپنا آخری کام

۱۰۲۷- (۱۱۲۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَا يَصْدُرَنَّ أَحَدٌ مِنَ الْحَاجِّ حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ، فَإِنَّ آخِرَ النَّسْكِ الطَّوْفُ بِالْبَيْتِ.

قَالَ مَالِكٌ: وَذَلِكَ فِيمَا نَرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ثُمَّ مَجَلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ﴾ فَمَجَلَّ الشَّعَائِرِ وَأَنْقَضَاؤَهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ.

۱۰۲۸- (۱۷۲۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ وَهُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ خَالَ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَكَانَ ثِقَةً، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ لِكُلِّ وَجْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَصْدُرَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ)).

باب الرخصة للنساء الحيض في ترك

طواف الوداع

۱۰۲۹- (۶۲۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ، آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ، إِلَّا أَنَّهُ رُخِّصَ لِلْمَرْأَةِ الْحَائِضِ.

۱۰۳۰- (۶۴۵): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما إِذْ

[۱۰۲۷] أيضاً

[۱۰۲۸] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، ح: ۱۳۲۷

[۱۰۲۹] صحيح البخاري، كتاب الحج، باب طواف الوداع، ح: ۱۲۱۱

[۱۰۳۰] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، ح: ۱۳۲۸

بیت اللہ کا (طوافِ افاضہ) کرنے سے پہلے ہی واپس آ جائے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں، زید رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ اس کا فتویٰ نہ دیجیے، تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر نہیں تو فلاں انصاری عورت سے جا کر پوچھیے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے یہ حکم دیا تھا؟ راوی کہتے ہیں کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہنستے ہوئے واپس چلے گئے اور فرمایا: میرا خیال ہے کہ آپ سچ ہی فرما رہے ہیں۔

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا، تو میں نے انہیں یہ فرماتے سنا: کوئی بھی شخص تب تک واپس نہ نکلے جب تک اس کا آخری کام بیت اللہ کا (طواف) نہ ہو جائے۔ تو میں نے کہا: انہیں کیا ہو گیا ہے؟ کیا انہوں نے وہ حکم نہیں سنا جو ان کے اصحاب نے سنا ہے؟ پھر میں آئندہ سال ان کے پاس بیٹھا تو میں نے انہیں فرماتے سنا: لوگ یہ بھی کہتے ہیں آپ ﷺ نے حائضہ عورت کو رخصت دی تھی۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کو حکم ہوا کہ ان کا آخری دور بیت اللہ وہ البتہ حائضہ عورت کو رخصت دی گئی۔

اس عورت کا بیان جو طوافِ افاضہ کے

بعد حائضہ ہو جائے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا طوافِ افاضہ کر لینے کے بعد حائضہ ہو گئیں، میں نے ان کے حیض کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا وہ ہمیں روک لے گی؟ میں

قَالَ لَهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: أَتَفْتِي أَنْ تَصْدُرَ الْحَائِضُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَلَا تُفْتِ بِذَلِكَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمَا لَا فَسَلْ فُلَانَةَ الْأَنْصَارِيَّةَ: هَلْ أَمَرَهَا بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: فَارْجِعْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَضْحَكُ، وَقَالَ: مَا أُرَاكَ إِلَّا قَدْ صَدَقْتَ.

۱۰۳۱ (۶۴۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى ابْنِ عَمَرَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ، فَقُلْتُ: مَا لَهُ؟ أَمَا سَمِعَ مَا سَمِعَ أَصْحَابُهُ؟ ثُمَّ جَلَسْتُ إِلَيْهِ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: زَعَمُوا أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمَرْأَةِ الْحَائِضِ.

۱۰۳۲ (۱۷۶۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَمَرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ، إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمَرْأَةِ الْحَائِضِ.

باب منه: فيمن حاضت بعد

طوافِ الافاضة

۱۰۳۳ (۶۴۰): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ

[۱۰۳۱] صحيح البخاری، کتاب الحيض، باب المرأة تحيض بعد الامامة، ح: ۳۳۰

[۱۰۳۲] صحيح البخاری، کتاب الحج، باب طواف الوداع، ح: ۱۷۵۵، صحيح مسلم، کتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، ح: ۱۳۲۷

[۱۰۳۳] صحيح مسلم، کتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، ح: ۱۲۱۱

بَعْدَمَا أَفَاضَتْ، فَذَكَرْتُ حَيْضَتَهَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: ((أَحَابِسْتُنَا هِيَ؟)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهَا قَدْ حَاضَتْ بَعْدَمَا أَفَاضْتُ، قَالَ: ((فَلَا إِذَا)).

۱۰۳۴- (۶۴۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، نَحْوَهُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ صفیہ رضی اللہ عنہا قربانی کے دن حائضہ ہو گئیں، تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کے حیض کا ذکر نبی ﷺ سے کیا، تو آپ نے فرمایا: وہ ہمیں روکنے والی ہے؟ میں نے کہا: وہ طوافِ افاضہ کر چکی تھیں، اس کے بعد حائضہ ہوئی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ چل پڑے۔

۱۰۳۵- (۶۴۲): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ صَفِيَّةَ حَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ، فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ ﷺ حَيْضَتَهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((أَحَابِسْتُنَا؟)) فَقُلْتُ: إِنَّهَا قَدْ كَانَتْ أَفَاضَتْ ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ ذَلِكَ، قَالَ: ((فَلْتَنْفِرْ إِذَا)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صفیہ بنت حنیٰ کا ذکر کیا، تو آپ کو بتایا گیا کہ وہ تو حائضہ ہو گئیں ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شاید وہ ہمیں روک لے، (پھر آپ ﷺ کو) بتایا گیا کہ وہ طوافِ افاضہ کر لینے کے بعد حائضہ ہوئی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر کوئی بات نہیں۔

۱۰۳۶- (۶۴۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ صَفِيَّةَ ابْنَةَ حَبِيبٍ، فَقِيلَ: إِنَّهَا قَدْ حَاضَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَعَلَّهَا حَابِسْتُنَا؟)) قِيلَ: إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ، قَالَ: ((فَلَا إِذَا)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم اس بات کا تذکرہ کرتے کہ لوگ پھر کیوں اپنی عورتوں کو پہلے روانہ کر دیتے ہیں، اگر یہ انہیں کوئی فائدہ نہیں دیتا؟ اور اگر ایسا ہوتا جو تم کہہ رہے ہو، تو چھ ہزار سے زائد عورتیں منیٰ میں ہی حائضہ ہو جایا کرتیں۔

[۱۰۳۴] صحيح البخاري، كتاب الحج، باب اذا حاضت المرأة بعد ما افاضت، ح: ۱۷۰۷، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، ح: ۱۲۱۱، الموطأ لإمام مالك: ۱/۴۱۲

[۱۰۳۵] صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب حجة الوداع، ح: ۴۴۰۱، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، ح: ۱۲۱۱، المسند للحميدي: ۱/۱۰۲

[۱۰۳۶] الموطأ لإمام مالك: ۱/۴۱۳، سنن أبي داود، كتاب المناسك، باب الحائض تخرج بعد الافاضة، ح: ۳۰۰۳

[۱۰۳۷] الموطأ لإمام مالك: ۱/۴۱۳

کتاب النذور

نذروں کے مسائل

عہدِ جاہلیت میں مانی ہوئی نذر پوری کرنے کا بیان سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ وہ اعتکاف کریں گے تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس بارے میں) سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ اسلام میں اعتکاف کر لیں۔

پیدل چل کر حج کرنے جانے کی نذر کا بیان عروہ بن اذینہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی دادی (یائانی) کے ساتھ سفر پہ روانہ ہوا، کیونکہ انہوں نے پیدل سفر کرنے کی نذر مانی تھی۔ ابھی وہ راستے میں ہی تھیں کہ چلنے سے عاجز آ گئیں، تو میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: انہیں کہو کہ وہ سوار ہو جائیں اور پھر بعد میں وہاں سے چلیں جہاں سے عاجز آ گئیں تھیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس پر قربانی بھی ہے۔

اطاعت یا نافرمانی کی نذر کا بیان

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوسرایل کے قریب سے گزرے اور وہ دھوپ میں کھڑا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اسے کیا ہوا ہے؟ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بتایا:

[۱۰۳۸] صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب قول اللہ تعالیٰ: ویوم حنین إذ أعجبکم کثر تکم فلم تغن عنکم شیئاً، ح: ۴۳۲۰، صحیح

مسلم، کتاب الایمان، باب نذر الکافر وما یفعل فیہ إذا أسلم، ح: ۱۶۵۶

[۱۰۳۹] الموطأ لإمام مالک، ۲/۴۷۳، المصنف لعبد الرزاق، ۸/۴۴۸، المصنف لابن أبی شیبہ، ۴/۳۷

[۱۰۴۰] صحیح البخاری، کتاب النذور، باب النذر فیما لا یملک وفي معصیة، ح: ۶۷۴۰

باب وفاء من نذر نذراً فی الجاہلیة
۱۰۳۸- (۲۹۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ نَذَرَ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْإِسْلَامِ.

باب من نذر الحج ماشياً
۱۰۳۹- (۱۱۶۶): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَذِينَةَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ جَدَّةٍ لِي عَلَيْهَا مَشْيٌ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَجَزْتُ فَأَرْسَلْتُ مَوْلِي لَهَا إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَسْأَلُهُ فَخَرَجْتُ مَعَهُ فَسَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما فَقُلْتُ لَهَا فَلْتَرَكِبْ ثُمَّ لَتَمَشِ مِنْ حَيْثُ عَجَزْتُ. قَالَ مَالِكٌ: وَعَلَيْهَا هَدْيٌ.

باب من نذر طاعة أو معصية
۱۰۴۰- (۱۵۹۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُوسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّ بِأَبِي إِسْرَائِيلَ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الشَّمْسِ فَقَالَ: مَالَهُ؟

فَقَالُوا: نَذَرَ أَنْ لَا يَسْتِظِلَّ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يُكَلِّمَ أَحَدًا وَيَصُومَ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَسْتِظِلَّ وَيَقْعُدَ وَأَنْ يُكَلِّمَ النَّاسَ وَيَتِمَّ صَوْمَهُ، وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِكَفَّارَةٍ.

اس نے نذرمانی ہے کہ یہ سائے میں نہیں جائے گا، نہ بیٹھے گا، نہ کسی سے ہم کلام ہو گا اور روزہ رکھے گا۔ اس پر آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ سائے میں جائے، بیٹھے، لوگوں سے بات کرے اور روزہ پورا کرے نیز آپ ﷺ نے اسے کفارے کا حکم نہ دیا۔

۱۰۴۱- (۱۵۹۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَيْلِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يَعْصِهِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی اطاعت کی نذرمانے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور جو اللہ کی معصیت کی نذرمانے وہ اللہ کی نافرمانی نہ کرے۔

اس کا بیان کہ معصیت الہی اور انسان کی غیر مملو کہ چیز میں نذر نہیں ہوتی

باب ((لانذرفی معصیۃ اللہ ولا فیما لا یملک ابن آدم))

۱۰۴۲- (۱۵۹۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِيَّ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا نَذَرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ)).

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی نافرمانی میں اور جس چیز کا انسان مالک نہیں اس میں کوئی نذر نہیں۔

۱۰۴۳- (۱۶۴۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ الْبَسْطِيَانِيَّ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا نَذَرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ)).

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی معصیت میں اور اس چیز میں جس کا انسان مالک نہ ہو، کوئی نذر نہیں۔

[۱۰۴۱] الموطأ لإمام مالك: ۴/۲۷۶، صحيح البخارى، كتاب الأيمان والنذور، باب النذر فى الطاعة، ح: ۶۶۹۶

[۱۰۴۲] صحيح مسلم، كتاب النذر، باب لا نذرفى معصية الله ولا فيما لا يملك، ح: ۱۶۴۱

[۱۰۴۳] أيضاً

باب منہ

گزشتہ سے پیوستہ احکام کا بیان

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری عورت قیدی ہو گئی اور اس سے پہلے اونٹنی بھی چوری ہو گئی تھی۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی ہے کیونکہ حدیث کا آخر اسی بات پر دلالت کرتا ہے۔ عمران بن حصین فرماتے ہیں: وہ اونٹنی انہی میں رہتی تھی لوگ ان کے پاس اونٹ لے کر آیا کرتے تھے۔ ایک دن وہ اونٹنی کھل کر ان اونٹوں میں شامل ہو گئی تو وہ عورت جب ان اونٹوں میں سے کسی کے پاس جاتی اس اونٹ کا نام لیتی تو وہ اونٹ آوازیں نکالنے لگتا تو وہ اسے چھوڑ دیتی، حتیٰ کہ وہ کرتے کرتے اس اونٹنی کے پاس آئی، اس کا نام لیا تو وہ نہ بولی، وہ اونٹنی ناکارہ اور نکمی سی تھی۔ اس نے اسے پکڑ لیا اور اس پر سوار ہو گئی، آواز لگائی اور چلتی بنی۔ اس اونٹنی کو اسی رات جب دیکھا گیا تو وہ نہ ملی۔ اس عورت نے عہد کیا کہ اگر اللہ اسے اس اونٹنی کی وجہ سے بچالے گا تو وہ اس اونٹنی کو اللہ کے لیے قربان کر دے گی، جب وہ آئی تو لوگوں نے اسے پہچان لیا اور کہنے لگے: یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی ہے۔ اس نے کہا: اس نے تو اللہ کے لیے قربان کرنے کی نذر مانی ہے۔ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! آپ نے اس وقت تک قربان نہیں کرنا جب تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع نہ دے لیں۔ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ کو اطلاع دی کہ فلاں عورت آپ کی اونٹنی لے کر آئی ہے اور اس نے نذر مانی ہے کہ اگر اللہ اسے اس اونٹنی پر نجات دے دے گا تو وہ اسے اللہ کے لیے قربان کر دے گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک ہے! اس نے

۱۰۴۴- (۱۵۲۵): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: سَبَّتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ وَكَانَتْ النَّاقَةَ قَدْ أُصِيبَتْ قَبْلَهَا، قَالَ الشَّافِعِيُّ رحمۃ اللہ علیہ: كَأَنَّهُ يَعْنِي نَاقَةَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم لِأَنَّ آخِرَ الْحَدِيثِ يَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ، قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ: فَكَانَتْ تَكُونُ فِيهِمْ، وَكَانُوا يَجِئُونَ بِالنَّعَمِ إِلَيْهِمْ، فَانْقَلَبَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنَ الْوَتَائِقِ فَآتَتْ الْبَابَ فَجَعَلَتْ كُلَّمَا أَتَتْ بِعَيْرٍ مِنْهَا فَمَسَّتْهُ رَغَا فَمَتَرَكُوهُ، حَتَّى أَتَتْ بِتِلْكَ النَّاقَةِ فَمَسَّتْهَا فَلَمْ تَرُغْ وَهِيَ نَاقَةٌ هَدِيرَةٌ، فَفَعَعَدَتْ فِي عَجْزِهَا ثُمَّ صَاحَتْ بِهَا فَانْطَلَقَتْ، وَطَلِبْتُ مِنْ لَيْلَتِهَا فَلَمْ يُقَدِّرْ عَلَيْهَا، فَجَعَلَتْ لِلَّهِ عَلَيْهَا إِنْ اللَّهُ أَنْجَاهَا عَلَيْهَا لَتَنْحَرِنَهَا، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَرَفُوا النَّاقَةَ، وَقَالُوا: نَاقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَتْ: إِنَّهَا قَدْ جَعَلَتْ لِلَّهِ لَتَنْحَرِنَهَا، فَقَالُوا: وَاللَّهِ لَا تَنْحَرِيهَا حَتَّى نُؤْذِنَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَآتَوْهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ فُلَانَةَ قَدْ جَاءَتْ عَلَى نَاقَتِكَ وَأَنَّهَا قَدْ جَعَلَتْ لِلَّهِ عَلَيْهَا إِنْ أَنْجَاهَا اللَّهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرِنَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سُبْحَانَ اللَّهِ بِسْمَا جَزَتَهَا، إِنْ أَنْجَاهَا لِلَّهِ عَلَيْهَا لَتَنْحَرِنَهَا، لَا وَقَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ، وَلَا وَقَاءَ لِنَذْرٍ فِيمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ))، أَوْ قَالَ: ((ابْنُ

جو بدلہ مقرر کیا ہے وہ برا ہے کہ اگر اللہ اسے نجات دے۔ (آدم))۔

۱۰۴۵- (۱۶۵۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، وَعَبْدُ
الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ
أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ
قَوْمًا أَغَارُوا فَأَصَابُوا امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ
وَنَاقَةَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ وَالنَّاقَةُ
عِنْدَهُمْ، ثُمَّ انْفَلَتَتِ الْمَرْأَةُ فَرَكَبَتِ النَّاقَةَ
فَأَتَتِ الْمَدِينَةَ، فَعُرِفَتْ نَاقَةَ النَّبِيِّ ﷺ،
فَقَالَتْ: إِنِّي نَذَرْتُ لَيْتُنْ أَنْجَانِي اللَّهُ عَلَيْهَا
لَأَنْحَرَنَّهَا، فَمَنْعُوهَا أَنْ تَنْحَرَهَا حَتَّى
يَذْكُرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بِسْمَا
جَزَيْتِهَا، إِنْ نَجَّكَ اللَّهُ عَلَيْهَا أَنْ تَنْحَرِيهَا،
لَا نَذَرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ
ابْنُ آدَمَ)).

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ
ایک قوم حملہ آور ہو گئی تو انہوں نے ایک انصاری عورت
اور نبی ﷺ کی اونٹنی قابو کر لی۔ وہ عورت اور اونٹنی
دشمن کے قبضہ میں چلی گئی۔ پھر وہ عورت چھوٹی اور اسی
اونٹنی پر سوار ہو کر مدینہ پہنچی تو نبی ﷺ کی اونٹنی پہچان
لی گئی۔ اس عورت نے کہا: میں نے نذر مانی ہے اگر اللہ
تعالیٰ نے مجھے اونٹنی پر نجات دی تو میں اسے قربان کر دوں
گی۔ لوگوں نے اسے اس اونٹنی کو ذبح کرنے سے روکا،
حتیٰ کہ یہ ماجرا نبی ﷺ کو بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:
تو نے اس اونٹنی کو برابر لہ دیا ہے کہ اگر اللہ نے اس پر
تجھے نجات دی تو تو اسے ذبح کر دے گی۔ ان دونوں نے یہ
کلمات ایک ساتھ کہے یا ان میں سے ایک نے کہ حدیث
میں مذکور ہے: اور نبی ﷺ نے اپنی اونٹنی لے لی۔

قَالَ مَعَا أَوْ أَحَدُهُمَا فِي الْحَدِيثِ: وَأَخَذَ
النَّبِيُّ ﷺ نَاقَتَهُ.

کتاب صدقة التطوع والهبة وصلة الوالد والاخ المشرك

نقلی صدقہ، ہبہ، اور مشرک والد اور بھائی سے صلہ رحمی کے مسائل

باب الصدقة

۱۰۴۶- (۱۵۳۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَقْتَسِمَنَّ وَرَثَتِي دِينَارًا، مَا تَرَكَتُ بَعْدَ نَفَقَةِ أَهْلِي وَمُؤْنَةٍ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ)).

صدقے کا بیان
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری وراثت دیناروں کی طرح تقسیم نہ کرنا۔ اپنے اہل کے خرچہ اور اپنے عاملوں کے اخراجات سے زیادہ جو میں چھوڑوں وہ صدقہ ہے۔

ہمیں سفیان نے ابو زناد سے، انہوں نے اعرج سے اور انہوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

ابن بریدہ اسلمی اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ میں نے اپنی والدہ کو ایک غلام بطور صدقہ دیا تھا اور میری والدہ فوت ہو چکی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ کی طرف سے صدقہ ہو گیا ہے اور وہی غلام بطور وراثت آپ کے لیے ہے۔

۱۰۴۷- (۱۵۳۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، بِمِثْلِ مَعْنَاهُ.

۱۰۴۸- (۱۴۹۹): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، أَوْ سَمِعْتُ مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءِ الْمَدَنِيِّ، عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِعَبْدٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَدْ وَجَبَتْ صَدَقَتُكَ، وَهُوَ لَكَ بِمِيرَاثِكَ)).

زید بن علی بیان کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ نے اپنا مال بنو ہاشم اور بنو مطلب پر صدقہ کر دیا اور

۱۰۴۹- (۱۵۰۰): أَخْبَرَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ شَافِعٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

[۱۰۴۶] الموطأ لإمام مالك، ۹۹۳/۲، صحيح البخاري، كتاب الفرائض، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: لا نورث ما تركنا صدقة،

ح: ۶۷۲۹، صحيح مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: لا نورث ما تركنا فهو صدقة، ح: ۱۷۶۰

[۱۰۴۷] أيضاً

[۱۰۴۸] صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب قضاء الصيام عن الميت، ح: ۱۱۴۹

[۱۰۴۹] السنن الكبرى للبيهقي، ۱۶۱/۶

علیؑ نے بھی ان پر صدقہ کیا اور ان کے ساتھ اوروں کو بھی اس میں شامل کیا۔

حُسَيْنُ بْنُ حَمْنٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَأَحْسَبُهُ قَالَ: زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَصَدَّقَتْ بِمَالِهَا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَأَنَّ عَلِيًّا تَصَدَّقَ عَلَيْهِمْ وَأَدْخَلَ مَعَهُمْ غَيْرَهُمْ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عائشہ کے گھر تشریف لائے انہوں نے آپ کے لیے روٹی اور گھر کا سالن پیش کیا، آپ نے فرمایا: کیا میں نے گوشت کی ہنڈیا نہیں دیکھی تھی؟ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ تو بریرہ کو کسی نے صدقہ دیا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ گوشت اس کے لیے صدقہ ہے، لیکن ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

۱۰۵۰ (۱۵۰۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بِنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ فَفَرَّبَتْ إِلَيْهِ خُبْزًا وَأَدَمَ الْبَيْتَ، فَقَالَ: ((أَلَمْ أَرْبُمَةً لَحْمٍ؟))، فَقَالَتْ: ذَلِكَ شَيْءٌ تُصَدِّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، فَقَالَ: ((هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ، وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ)).

ہبہ کا بیان

حبیب بن ابی ثابت بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ ایک دیہاتی شخص آیا اور اس نے کہا: میں نے اپنے بیٹے کو اس کی زندگی میں ایک اونٹنی ہبہ کی ہے اور اس نے ایک اونٹ کو جنم دیا ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ اس کی زندگی اور موت میں اسی کی ملکیت ہوگی۔ اس نے کہا: میں نے وہ اونٹنی اس پر صدقہ کی تھی، آپ نے فرمایا: یہ تو تیرے لیے اس اونٹنی سے اور بھی بعید ہونے کی بات ہے۔

باب فی الہبۃ

۱۰۵۱ (۱۸۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَحُمَيْدِ الْأَعْرَجِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ: إِنِّي وَهَبْتُ لِابْنِي نَاقَةَ حَيَاتِهِ وَإِنَّا تَنَاتَجَتْ إِبِلًا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: هِيَ لَهُ حَيَاتُهُ وَمَوْتُهُ فَقَالَ: إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَيْهِ بِهَا فَقَالَ: ذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا.

ابن ابی شیح نے حبیب بن ابی ثابت سے اسی کے مثل روایت کیا ہے، سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا: اب اس اونٹنی نے بہت زیادہ بچے جنم دے لیے ہیں اور بد حال

۱۰۵۲ (۱۸۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: أَضْنَتُ وَاضْطَرَبَتْ.

[۱۰۵۰] الموطأ لإمام مالك، ۵۶۲/۲، صحيح البخاري، كتاب الطلاق، باب لا يكون بيع الأمة طلاقاً، ح: ۵۲۷۹، صحيح مسلم، كتاب

عتق، باب انما الولا لمن اعتق، ح: ۱۵۴۰

[۱۰۵۱] المصنف لعبد الرزاق: ۱۸۶/۹

[۱۰۵۲] أيضاً

سی ہو گئی ہے۔

حبیب بن ابی ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور اس نے ان سے استفسار کیا کہ میں نے اپنے کسی بیٹے کو تاحیات کے لیے اونٹنی دی ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ وہ قریب الولادت ہے، اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ اونٹنی اس لڑکے کی ہو گئی ہے، زندگی میں بھی اور اس کی موت کے بعد بھی۔ اس دیہاتی نے کہا: میں نے وہ اونٹنی اسے صدقہ کی ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تو اور زیادہ بعید ہے کہ تو اسے واپس لے۔

باقی بچوں کو چھوڑ کر کسی ایک کو کچھ ہبہ کرنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان کے باپ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے اور کہا: میں نے خوشی سے اپنا ایک غلام اپنے اس بیٹے کو عطیہ کر دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تو نے اپنے ہر بیٹے کو اسی کے مثل عطا کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اس سے بھی واپس لے لو۔

ابوالعباس کہتے ہیں: ہمارے تمام اصحاب کے ہاں راوی مالک ہیں لیکن مجھے اس میں شک واقع ہوا ہے یعنی سفیان ہیں یا مالک۔

والد کا اپنے بیٹے کو ہبہ کر کے واپس لینے کا بیان طاؤس روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہبہ

۱۰۵۳ (۱۶۱۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما فَجَاءَهُ أَعْرَابِي فَقَالَ لَهُ: إِنِّي أُعْطِيتُ بَعْضَ بَنِي نَاقَةَ حَيَاتَهُ قَالَ عَمْرُو وَفِي الْحَدِيثِ وَأَنَّهَا تَنَاتَجَتْ، وَقَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ فِي حَدِيثِهِ: وَأَنَّهَا أَضَنَّتْ وَاضْطَرَبَتْ، فَقَالَ: هِيَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ قَالَ: فَإِنِّي تَصَدَّقْتُ بِهَا عَلَيْهِ قَالَ: فَذَلِكَ أَبَعْدُ لَكَ مِنْهَا.

باب من نحل بعض ولده دون بعض

۱۰۵۴ (۸۶۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ أَوْ مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، يُحَدِّثَانِيهِ عَنْ نُعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ، أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا كَانَ لِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَكْلٌ وَلَدِكَ نَحَلْتُ مِثْلَ هَذَا؟)) فَقَالَ: لَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((فَارْجِعْهُ)).

قَالَ أَبُو الْعَبَّاسِ: وَكَانَ هَذَا عِنْدَ أَصْحَابِنَا كُلِّهِمْ مَالِكٌ، فَلِذَلِكَ جَعَلْتُهُ بِالسَّلْكِ.

باب رجوع الوالد فيما وهب من ولده

۱۰۵۵ (۸۶۵): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ

[۱۰۵۳] أيضاً

[۱۰۵۴] الموطأ لإمام مالك/۲/۷۵۱، صحيح البخاري، كتاب الهبة، باب الهبة للولد، ح: ۲۵۸۶، صحيح مسلم، كتاب الهبات، باب

كراهية تفضيل بعض الأولاد في الهبة، ح: ۱۶۲۳

[۱۰۵۵] المصنف لعبد الرزاق/۹/۱۱۰، سنن أبي داود، كتاب البيوع والاحارات، باب الرجوع في الهبة، ح: ۳۵۳۹، سنن النسائي،

كتاب الهبة، باب رجوع الوالد فيما يفتى ولده، ح: ۳۶۹۰، سنن الترمذي، أبواب البيوع، باب ما جاء في الرجوع في الهبة، ح: ۱۲۹۹

کرنے والے کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ ہبہ کی ہوئی چیز واپس لے، سوائے باپ کے کہ وہ اپنی اولاد سے واپس لے سکتا ہے۔

ابن جُرَیج، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ طَاوُوسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَلَا يَحِلُّ لِرِجَالِ الْوَاهِبِ أَنْ يَرْجِعَ فِيمَا وَهَبَ إِلَّا الْوَالِدَ مِنْ وَلَدِهِ)).

مشرك والد اور بھائی سے صلہ رحمی کا بیان

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس میری ماں آئی جو عہد قریش میں رغبت رکھنے والی تھی (یعنی ابھی وہ مسلمان نہیں ہوئی تھیں) تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا میں ان سے صلہ رحمی کا سلوک کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

باب صلة الوالد والاخ المشرك

۱۰۵۶- (۷۷۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: أَتَتْنِي أُمِّي رَاغِبَةً فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: أَصْلُهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)).

ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسجد کے دروازے کے پاس زرد رنگ کا ریشم کاجبہ دیکھا تو کہا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ یہ خرید لیں تو جمعہ کے روز یا جب وفود آپ کے پاس آئیں تو اسے پہن لیا کریں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے تو صرف وہی پہنے گا جس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس اس جیسے کچھچٹے آئے تو ان میں سے ایک جبہ آپ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا تو عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! آپ یہ مجھے پہنارہے ہیں حالانکہ اس جبتے کے بارے میں آپ ﷺ وہ حکم فرما چکے ہیں جو آپ نے (کچھ دیر پہلے) فرمایا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تجھے اس لیے نہیں دے رہا کہ تو اسے پہن لے، چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک بھائی کو پہنایا جو مشرک تھا اور مکہ میں رہتا تھا۔

۱۰۵۷- (۲۷۴): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَأَى حُلَّةَ سَبْرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبَسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاللُّفُودِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ))، ثُمَّ جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْهَا حُلٌّ فَأَعْطَى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَسَوْتِنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عَطَّارِدٍ مَا قُلْتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَمْ أَكْسِكَهَا لِتَلْبَسَهَا، فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخَا لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ)).

[۱۰۵۶] صحيح البخارى، كتاب الأدب، باب صلة الوالد المشرك، ح: ۵۹۷۸، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب فضل النفقة والصدقة على الأقرنين، ح: ۱۰۰۳

[۱۰۵۷] الموطأ لإمام مالك: ۲/۹۱۷، صحيح البخارى، كتاب الجمعة، باب يلبس احسن ما يعبد، ح: ۸۸۶، صحيح مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم استعمال اناء الذهب، ح: ۲۰۶۸

کتاب الوقف والعمری والرقبی

وقف، عمری اور رقبی کے مسائل

اصل مال بچار کھنا اور پھل راہِ خدا میں دینا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خیر کے سوحصوں کے مالک بنے جو کہ انہوں نے خریدے تھے۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ہاتھ ایسا مال لگا ہے جو مجھے پہلے کبھی نہیں ملا، میں اس کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا: اصل اپنے پاس رکھ لو اور پھل اللہ کی راہ میں خیرات کر دو۔

نافع، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے خیر سے ایسا مال ملا ہے کہ اس سے قبل مجھے کبھی ایسا مال نہیں ملا جو اس سے مجھے زیادہ محبوب اور میرے نزدیک اس سے عظیم ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو تو اس کی اصل روک رکھو اور اس کا پھل صدقہ کر دو۔ تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسے صدقہ کر دیا پھر انہوں نے اس کے صدقہ کو بیان بھی کیا۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے اتنا مال حاصل ہے کہ (اس سے قبل) اتنا مال مجھے کبھی نہیں ملا اور میں نے اس کے

باب تحبیس الاصل وتسبیل الثمرة ۱۰۵۸- (۱۶۹۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ مَلَكَ مِائَةَ سَهْمٍ مِنْ خَيْبَرَ اشْتَرَاهَا فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَصَبْتُ مَالًا لَمْ أُصِبْ مِثْلَهُ قَطُّ، وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَتَقَرَّبَ بِهِ إِلَى اللَّهِ، فَقَالَ: ((حَبْسُ الْأَصْلِ، وَسَبْلُ الثَّمَرَةِ)).

۱۰۵۹- (۱۶۹۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ حَبِيبٍ الْقَاضِي وَهُوَ عُمَرُ بْنُ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ مِنْ خَيْبَرَ مَالًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَعْجَبَ إِلَيَّ مِنْهُ وَأَعْظَمَ عِنْدِي مِنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهُ وَسَبَلْتَ ثَمَرَهُ، فَتَصَدَّقَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِهِ ثُمَّ حَكَى صَدَقَتَهُ)).

۱۰۶۰- (۱۵۹۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: جَاءَ عُمَرُ ﷺ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي

[۱۰۵۸] صحيح البخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی الوقف، ح: ۲۷۳۷

[۱۰۵۹] ایضاً

[۱۰۶۰] صحيح مسلم، کتاب الصیام، باب قضاء الصیام عن المیت، ح: ۱۱۴۹

ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ارادہ کیا ہے۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی اصل روک لو اور اس
کا پھل اللہ کی راہ میں وقف کر دو۔

عمری اور رقبی کا بیان

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو اس کے اور اس کے
وارثوں کے واسطے کوئی چیز عمری کر دی جائے، تو وہ عمری
(کی ہوئی چیز) اسی کی ہو جاتی ہے جسے وہ دی گئی ہوتی ہے،
پھر وہ دوبارہ اسے نہیں مل سکتی جس نے وہ دی ہوتی ہے،
کیونکہ اس نے ایسی چیز دے دی ہے جس میں وراثت واقع
ہوتی ہے۔ (عمری سے مراد ایک معاملہ ہوتا ہے جس میں
کوئی چیز کسی کی ملکیت میں اس کی یا اصل مالک کی
زندگی بھر کے لیے دی جاتی ہے، اور موت کے بعد وہ
چیز اصل مالک یا اس کے وارثوں کی طرف لوٹ آتی
ہے)۔

سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ طارق نے سیدنا جابر
بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے نبی ﷺ سے روایت کردہ فرمان کی بنا
پر مدینہ میں عمری کا فیصلہ کیا تھا۔

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ
نے عمری کو وارث کے لیے مقرر فرمایا تھا۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

أَصَبْتُ مَا لَا لَمْ أَصِبْ مِثْلَهُ قَطُّ، وَقَدْ أَرَدْتُ
أَنْ أَتَقَرَّبَ بِهِ إِلَى اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
(أَحْبِسْ أَصْلَهُ، وَسَبِّلْ ثَمَرَهُ)).

باب العمری والرقبی

۱۰۶۱- (۱۰۸۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمَرَى لَهُ
وَلَعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي يُعْطَاهَا، لَا تَرْجِعُ إِلَى
الَّذِي أَعْطَاهَا، لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ
الْمَوَارِيثُ)).

۱۰۶۲- (۱۰۸۹): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ
عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ
طَارِقًا قَضَى بِالْمَدِينَةِ بِالْعُمَرَى، عَنْ قَوْلِ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۱۰۶۳- (۱۰۹۰): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ
عَمْرٍو، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنْ حُجْرِ الْمَدْرِيِّ،
عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ
الْعُمَرَى لِلْوَارِثِ.

۱۰۶۴- (۱۰۹۱): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ ابْنِ

[۱۰۶۱] الموطأ لإمام مالك: ۲/۷۵۶، صحيح مسلم، كتاب الهبات، باب العمرى، ح: ۱۶۲۵

[۱۰۶۲] [المصنف لعبد الرزاق: ۱۸۹/۹، سنن أبي داود، كتاب البيوع، باب من قال فيه، ح: ۳۵۰۲

[۱۰۶۳] [المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۴۶۱/۳۵، صحيح ابن حبان: ۵۳۴/۱۱

[۱۰۶۴] [سنن أبي داود، كتاب البيوع، باب من قال فيه، ح: ۳۵۰۱، سنن النسائي، كتاب الرقبى، ح: ۳۷۰۶

نے فرمایا: نہ تم عمری کرو اور نہ ہی رقی ہی کرو۔ چنانچہ جو چیز عمری کی گئی یا کسی کو رقی بنایا گیا تو وہ وراثت کے حکم میں ہی ہو گا۔ (رقی سے مراد ایک شخص کا دوسرے کو مکان یا زمین اس شرط پر دینا کہ دونوں میں سے جو پہلے مر جائے وہ اس مکان اور زمین کی ملکیت سے فارغ ہو جائے گا اور وہ زندہ رہنے والے کی ملکیت ہو گی۔)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جسے عمر بھر کے لیے کوئی چیز ہدیہ کر دی جائے وہ اسی کی ملکیت ہے۔

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمری وراثت کا حق ہے۔

جُرَيْجٌ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَلَا تُعْمَرُوا، وَلَا تُرْقَبُوا، فَمَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا أَوْ أَرْقَبَهُ فَهُوَ سَبِيلُ الْمِيرَاثِ)).

۱۰۶۵- (۱۶۰۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ)).

۱۰۶۶- (۱۶۰۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنْ حُجْرِ بْنِ الْمَدْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْعُمَرَى لِلْوَارِثِ)).

[۱۰۶۵] سنن النسائي، كتاب العمري، باب ذكر اختلاف النافلين، ح: ۳۷۳۱، سنن أبي داود، كتاب البيوع، باب من قال فيه، ح: ۳۵۵۷

[۱۰۶۶] سنن النسائي، كتاب العمري، ح: ۳۷۲۱، سنن ابن ماجه، كتاب الهبات، باب العمري، ح: ۲۳۸۱، صحيح ابن حبان: ۱۱/۵۳۴

کتاب العتق والولاء والمدبر والمکاتب وحسن الملكة

آزادی، ولاء، مدبر، مکاتب اور اچھا برتاؤ کرنے کے مسائل

اس کا بیان جو غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دے
سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دیا
اور اس کے پاس اتنا مال موجود ہو کہ جس سے غلام کی
قیمت ادا ہو سکتی ہو، تو اس غلام کی پوری پوری (یعنی نہ بہت
زیادہ اور نہ بہت کم) قیمت لگائی جائے، پھر وہ (یعنی جس
نے اپنا حصہ آزاد کیا ہے) اس (غلام) کے باقی شرکاء کو ان
کے حصے دے کر اسے آزاد کر دے۔ وگرنہ وہ غلام اسی
قدر ہی آزاد ہو گا، جتنا وہ آزاد ہوا ہے۔

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی غلام دو آدمیوں کے زیر ملکیت
ہو تو ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دے، پھر اگر وہ
آسانی سے اس کی باقی قیمت ادا کر سکتا ہو تو اس غلام کی
اچھی یا پوری پوری قیمت لگائی جائے، یعنی نہ تو بہت کم
ہو اور نہ ہی حد سے زیادہ ہو، پھر وہ اس کے باقی حصے کی بھی
قیمت ادا کر دے۔

مرض الموت میں غلام آزاد کرنے کا بیان

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت
یاد آدمی نے اپنے چھ غلام آزاد کیے اور اس کے پاس اس کے

باب من أعتق شركأله في عبد

۱۰۶۷-۱۶۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ،
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:
(مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَأَ لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ
يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قَوْمٍ عَلَيْهِ قِيمَةُ الْعَدْلِ
فَأَعْطَى شِرْكَاءَهُ هُوَ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ
الْعَبْدَ، وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ)).

۱۰۶۸-۹۶۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو
بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ
أَبِيهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((أَيُّمَا عَبْدٍ
كَانَ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيْبَهُ فَإِنْ
كَانَ مُوسِرًا فَإِنَّهُ يَقَوْمُ عَلَيْهِ بِأَعْلَى الْقِيَمَةِ أَوْ
قِيَمَةِ عَدْلٍ لَيْسَتْ بِوَكْسٍ وَلَا شَطِطٍ ثُمَّ يَغْرُمُ
لِهَذَا حِصَّتَهُ)).

باب العتق في مرض الموت

۱۰۶۹-۹۶۹): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنْ
أَبْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّهُ

[۱۰۶۷] الموطأ لإمام مالك: ۷۷۲/۲، صحيح البخاری، كتاب العتق، باب إذا أعتق عبداً بين اثنين، ح: ۲۵۲۳، صحيح مسلم، كتاب

العتق، باب ذكر السعاية، ح: ۱۵۰۲

[۱۰۶۸] أيضاً

[۱۰۶۹] المصنف لعبد الرزاق: ۱۵۹/۹

علاوہ کوئی اور مال بھی نہیں تھا، اس معاملے کو نبی ﷺ کے پاس لایا گیا تو آپ ﷺ نے ان کے درمیان قرعہ ڈالا اور ان میں سے ایک تہائی (یعنی دو غلام) آزاد کر دیے۔

سَمِعَ مَكْحُولًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: أَعْتَقْتُ امْرَأَةً أَوْ رَجُلًا سِتَّةَ أَعْبُدَ لَهَا وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مَالٌ غَيْرُهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فِي ذَلِكَ، فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ، فَأَعْتَقَ ثَلَاثَهُمْ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ معاملہ مُعتق (یعنی آزاد کرنے والے) کی اس بیماری کے دنوں کا ہے، جس میں اس کی موت واقع ہو گئی تھی۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَانَ ذَلِكَ فِي مَرَضِ الْمُعْتَقِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ.

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص نے بوقتِ موت وصیت کی اور چھ غلام آزاد کر دیے، اس کے پاس ان کے علاوہ کوئی اور مال بھی نہ تھا۔ اس بات کا نبی ﷺ کو پتہ چلا تو آپ ﷺ نے اس کے بارے میں بہت سخت الفاظ بولے۔ پھر آپ ﷺ نے ان (غلاموں) کو بلوایا اور انہیں تین حصوں میں تقسیم کر دیا، پھر ان میں قرعہ ڈالا اور (جن دو کے نام قرعہ نکلا، ان) دو کو آزاد کر دیا اور (باقی) چار کو غلام ہی رہنے دیا۔

۱۰۷۰- (۹۷): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ الْأَنْصَارِ أَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ فَأَعْتَقَ سِتَّةَ مَمَالِكَ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ، أَوْ قَالَ أَعْتَقَ عِنْدَ مَوْتِهِ سِتَّةَ مَمَالِكَ لَهُ وَلَيْسَ لَهُ شَيْءٌ غَيْرُهُمْ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ فِيهِ قَوْلًا شَدِيدًا، ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَأَهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً.

ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے

باب إتمام الولاء لمن أعتق

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس بریرہ آئی اور کہنے لگی: میں نے اپنے مالکوں سے نواوقیہ کے عوض مکاتبت کر لی ہے کہ ہر سال ایک اوقیہ دوں گی، چنانچہ آپ (مجھے آزاد کرانے میں) میری مدد کیجیے۔ میں نے کہا: اگر تمہارے مالک اس بات پر رضامند ہوں کہ میں ان کا مطلوبہ معاوضہ گن کر (یعنی پورا پورا) انہیں

۱۰۷۱ (۸۶۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَ تَيْبَى بَرِيرَةَ، فَقَالَتْ: إِنِّي كَاتِبْتُ أَهْلِي نَارًا، تَسْعُ أَوْاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَوْقِيَّةً فَأَعِينِينِي، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكَ أَنْ أَعِدَّهَا لَهُمْ عَدَدْتُهَا وَيَكُونَ وَلَاؤُكَ

[۱۰۷۰] صحيح مسلم، كتاب ايمان، باب من اعتق شركا له في عند، ح: ۱۶۶۸

[۱۰۷۱] الموطأ لإمام مالك: ۲/۷۸۰، صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب اذا شرط شروطا في البيع لا تحل، ح: ۲۱۶۸، صحيح مسلم،

كتاب العتق، باب انما الولاء لمن اعتق، ح: ۱۵۰۴

دے دوں اور تیری ولاء مجھے ملے گی، تو میں ایسا کرنے کے لیے تیار ہوں۔ بریرہ اپنے مالکوں کے پاس گئی اور ان سے یہ بیان کیا تو انہوں نے اسے انکار کر دیا۔ پھر بریرہ ان کے ہاں سے واپس (میرے پاس) آئی اور (اس وقت میرے پاس) رسول اللہ ﷺ بھی تشریف فرما تھے، تو کہنے لگی کہ میں نے انہیں یہ شرط پیش کی ہے لیکن وہ نہیں مانے (وہ کہتے ہیں کہ) ولاء انہی کی ہو گی۔ رسول اللہ ﷺ نے جب یہ سنا تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو بتلایا۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اسے پکڑ اور ان سے ولاء کی شرط لگائے رکھ، کیوں کہ ولاء تو ہوتی ہی اسی کی ہے جو آزاد کرائے، چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: اما بعد! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے پھرتے ہیں جن کا کتاب اللہ میں ذکر تک نہیں، جو بھی ایسی شرط کہ جس کا کتاب اللہ میں ذکر نہ ہو، وہ باطل ہے، اگرچہ سو شرطیں ہی ہوں، اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہی (عمل کا) زیادہ حقدار ہے اور اس کی بتلائی ہوئی شرط ہی زیادہ پختہ ہے، ولاء صرف اسی کو ملے گی جو آزاد کرائے گا۔

اختلافِ رواۃ کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً ولاء اسی کی ہو گی جو آزاد کرے گا۔

لِي فَعَلْتُ، فَذَهَبَتْ بِرِيرَةَ إِلَى أَهْلِهَا، فَقَالَتْ لَهُمْ ذَلِكَ فَأَبَوْا عَلَيْهَا، فَجَاءَتْ بِرِيرَةَ مِنْ عِنْدِ أَهْلِهَا، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ، فَقَالَتْ: إِنِّي عَرَضْتُ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ، فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَسَأَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خُذِيهَا وَاشْتَرِي لِهِنَّ الْوَلَاءَ، فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ))، فَفَعَلْتُ عَائِشَةُ ﷺ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ، فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ، مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ مِائَةِ شَرْطٍ، قَضَاءُ اللَّهِ أَحَقُّ، وَشَرْطُهُ أَوْثَقُ، وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)) .

۱۰۷۲ (۸۶۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ، مِثْلَهُ .

۱۰۷۳ (۱۱۰۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)) .

[۱۰۷۲] الموطأ لإمام مالك: ۲/۷۸۱

[۱۰۷۳] الموطأ لإمام مالك: ۲/۷۸۰، صحيح البخاری، کتاب البیوع، باب اذا شرط شروطاً فی البیع لا تحل، ح: ۲۱۶۸، صحیح مسلم،

کتاب العتق، باب انما الولاء لمن اعترق، ح: ۱۵۰۴

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک لونڈی کو خرید کر آزاد کرنا چاہا تو اس کے مالکوں نے کہا: ہم تجھے یہ اس شرط پر بیچیں گے کہ اس کی ولاء ہماری ہوگی، انہوں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کے پاس ذکر کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ولاء کو تجھ سے نہیں روک سکتے کیونکہ ولاء اسی کی ہوتی ہے جو اسے آزاد کرتا ہے۔

مالک، یحییٰ بن سعید سے، وہ عمرہ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں اور انہوں نے عن عائشہ نہیں کہا، یہ روایت مرسل ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس بریرہ آئی اور اس نے کہا: میں نے اپنے مالکوں سے نواوقیہ اور ہر سال میں ایک اوقیہ کے عوض مکاتبت کی ہے تو آپ میری مدد کیجیے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے فرمایا: یقیناً تیرے مالک جتنی قیمت چاہیں گے میں انہیں اتنی ہی دوں گی اور تیری ولاء کی مالک میں ہوں گی، بریرہ اپنے مالکوں کے پاس گئی (اور پھر واپس آئی) اور رسول اللہ ﷺ (میرے پاس) بیٹھے ہوئے تھے تو اس نے کہا: میں نے یہ شرط ان کے سامنے پیش کی ہے لیکن انہوں نے اس وجہ سے انکار کر دیا ہے کہ ولاء انہی کی ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے جب یہ بات سنی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، تو انہوں نے ساری بات بتادی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے پکڑ لے اور ولاء کی شرط قائم رکھ کیونکہ ولاء اسی کو ملتی ہے جو آزاد کرے۔ چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا، پھر

۱۰۷۴- (۱۰۱۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ عَائِشَةَ، أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةَ تُعْتِقُهَا، فَقَالَ أَهْلُهَا: نَبِيعُهَا عَلَى أَنْ وِلَاءَ هَا لَنَا، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: ((لَا يَمْنَعُكَ ذَلِكَ، فَإِنَّمَا الْوِلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)).

۱۰۷۵ (۱۰۱۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ عُمَرَ، بِنَحْوِهِ، لَمْ يَقُلْ عَنْ عَائِشَةَ، وَذَلِكَ مُرْسَلٌ.

۱۰۷۶ (۱۰۱۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَ ثَنِي بَرِيرَةَ، فَقَالَتْ: إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَةً، فَأَعْيَنِي، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكَ أَنْ أَعِدَّهَا لَهُمْ وَيَكُونُوا وَلَاؤُكَ لِي فَعَلْتُ، فَذَهَبَتْ بَرِيرَةَ إِلَى أَهْلِهَا، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ، فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوِلَاءُ لَهُمْ، فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَخْذِيهَا وَاشْتَرِي الْوِلَاءَ، فَإِنَّمَا الْوِلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ))، فَفَعَلْتُ عَائِشَةَ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ، ثُمَّ قَالَ:

[۱۰۷۴] [الموطأ لإمام مالك: ۲/۷۸۱، صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب اذا شرط شروطاً في البيع لا تحل، ح: ۲۱۶۹، صحيح مسلم،

كتاب العتق، باب انما الرزء لمن اعترك، ح: ۱۰۰۴

[۱۰۷۵] [الموطأ لإمام مالك: ۲/۷۸۱،

[۱۰۷۶] [الموطأ لإمام مالك: ۲/۷۸۰،

رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے، آپ ﷺ نے اللہ کی حمد بیان کی اور فرمایا: اما بعد! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے پھرتے ہیں کہ جن کا کتاب اللہ میں ذکر ہی نہیں اور کوئی بھی ایسی شرط کہ جس کا کتاب اللہ میں ذکر نہ ہو وہ باطل ہے، اگرچہ سو شرطیں ہی ہوں۔ اللہ کا فیصلہ زیادہ سچا ہے اور اسی کی شرط زیادہ پختہ ہے، یقیناً ولاء کا حقدار وہی ہے جو آزاد کرے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک لونڈی خرید کر اسے آزاد کرنا چاہا تو اس کے مالکان نے کہا: ہم اسے تمہیں اس شرط پر فروخت کریں گے کہ اس کی ولاء ہماری ہوگی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کو بتائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ چیز تمہیں اس کام سے نہ روکے، ولاء اس کا حق ہے جو آزاد کرے۔

عمرہ بنت عبد الرحمن بیان کرتی ہیں کہ بریرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس مکاتب میں تعاون کے سلسلہ میں آئی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اگر تیرے مالک پسند کریں گے کہ میں تیری قیمت یک مٹھ ادا کر دوں تو میں کر دیتی ہوں۔ چنانچہ بریرہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات اپنے مالکان کو بتائی تو انہوں نے کہا: نہیں۔ ولاء ہماری ہے۔ مالک بیان کرتے ہیں کہ بچی نے کہا: عمرہ کا گمان ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کو بیان کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شرط تمہیں اس سے باز نہ کرے، اسے خرید کر آزاد کر دو، ولاء تو اسی کا حق ہے جسے آزاد کیا۔

رہتے میں پڑے ملنے والے بچے کی ولاء کا بیان بنو سلیم کے ایک سنین ابو جمیل نامی شخص سے مروی ہے

((أَمَّا بَعْدُ، فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى، مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ، قَضَاءُ اللَّهِ أَحَقُّ، وَشَرْطُهُ أَوْثَقُ، وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)).

۱۰۷۷-۱۵۹۲: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةَ تُعْتِقُهَا، فَقَالَ أَهْلُهَا: نَبِيعُكَهَا عَلَى أَنْ وَلاَءَ هَا لَنَا، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: ((لَا يَمْنَعُكَ ذَلِكَ، إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)).

۱۰۷۸-۱۵۹۳: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ: عَائِشَةُ: إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكَ أَنْ أَصَبَّ لَهُمْ ثَمَنُكَ صَبَّةً وَاحِدَةً وَأَعْتَقَكَ فَعَلْتُ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ بَرِيرَةُ لِأَهْلِهَا، فَقَالُوا لَا، إِلَّا أَنْ يَكُونَ وَلَاؤُكَ لَنَا، قَالَ مَالِكٌ قَالُوا عَيْتِي: عُمَرُ، أَنَّ عَائِشَةَ ذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: ((لَا يَمْنَعُكَ ذَلِكَ، فَاشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)).

باب ولاء المنبوذ

۱۰۷۹-۱۱۳۵: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ

[۱۰۷۷] الموطأ لإمام مالك: ۲/۷۸۱

[۱۰۷۸] أيضاً

[۱۰۷۹] الموطأ لإمام مالك: ۲/۷۸۳. المصنف لعبد الرزاق: ۷/۵۰

کہ اس نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک لاوارث بچہ اپنی تحویل میں لیا اور اسے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ انہوں نے پوچھا: اس بات پر تجھے کس چیز نے برا بیختہ کیا کہ تو اس لاوارث کو پناہ دے؟ اس نے جواب دیا: مجھے اس کے ضائع ہونے کا خطرہ تھا، اس لیے میں نے اسے اٹھالیا۔ اس (بچہ اٹھانے والے) کے ایک جاننے والے نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ نیک آدمی ہے (واقعی اس کی یہی نیت ہو گی)، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا ایسا ہی ہے؟ اس (جاننے والے) نے کہا: جی ہاں، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جاؤ چلے جاؤ، یہ آزاد ہے اور تیرے لیے اس کی ولاء ہے اور ہم پر اس کا خرچ (یعنی نفقہ ہے)۔

ولاء کا وارث بننے کا بیان

عبد الملک بن ابی بکر بن حارث بن ہشام اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے انہیں بتلایا کہ عاص بن ہشام فوت ہوئے تو انہوں نے تین بیٹے چھوڑے، دو ماں کی طرف سے (یعنی سگے بھائی) تھے جبکہ ایک علاقی تھا (یعنی اس کی ماں اور تھی) جو ماں کی طرف سے تھے ان میں سے ایک فوت ہو گیا اور اس نے (وراثت میں) مال اور غلام چھوڑے۔ تو اس کا دوسرا بھائی جو اس کی ماں اور باپ کی طرف سے تھا وہ اس کے مال اور اس کے غلاموں کی ولاء کا وارث بن گیا، پھر وہ بھی فوت ہو گیا جو مال اور غلاموں کی ولاء کا وارث بنا تھا اور اس نے اپنے باپ کی طرف سے ایک بھائی اور ایک بیٹا چھوڑا تو اس کے بیٹے نے کہا: اپنے باپ کا مال اور غلاموں کی ولاء میں لوں گا، لیکن اس کے بھائی نے کہا کہ اس طرح تو نہیں ہو سکتا، کیونکہ یقیناً مال کا حق دار تو ہی ہے لیکن جو غلاموں کی ولاء ہے تو تیرا

شہاب، عَنْ سُنَيْنِ أَبِي جَمِيلَةَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ أَنَّهُ وَجَدَ مَنبُودًا زَمَانَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَجَاءَ بِهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى اخْتِذِ هَذِهِ النُّسَمَةَ. فَقَالَ: وَجَدْتُهَا ضَائِعَةً فَأَخَذْتُهَا فَقَالَ لَهُ عَرِيفِي: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّهُ رَجُلٌ صَالِحٌ قَالَ: أَكْذَلِكُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ عُمَرُ: أَذْهَبَ فَهُوَ حُرٌّ وَلَكَ وَلَاؤُهُ وَعَلَيْنَا نَفَقَتُهُ.

باب إرث الولاء

۱۰۸۰+۱۰۲۰: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ الْعَاصَ بْنَ هِشَامٍ هَلَكَ وَتَرَكَ بَيْنَ لَهُ ثَلَاثَةَ اثْنَانِ لِأُمِّ وَرَجُلٍ لِعَلَّةٍ، فَهَلَكَ أَحَدُ اللَّذَيْنِ لِأُمِّ فَتَرَكَ مَالًا وَمَوَالِيًا، فَوَرِثَهُ أَخُوهُ الَّذِي لِأُمِّهِ وَأَبِيهِ مَالَهُ وَوَلَاءَ مَوَالِيِهِ، ثُمَّ هَلَكَ الَّذِي وَرِثَ الْمَالَ وَوَلَاءَ الْمَوَالِي وَتَرَكَ ابْنَهُ وَأَخَاهُ لِأَبِيهِ، فَقَالَ ابْنُهُ: قَدْ أَحْرَزْتُ مَا كَانَ أَبِي أَحْرَزَ مِنَ الْمَالِ وَوَلَاءِ الْمَوَالِي، وَقَالَ أَخُوهُ: لَيْسَ كَذَلِكَ إِنَّمَا أَحْرَزْتَ الْمَالَ، فَأَمَّا وَوَلَاءُ الْمَوَالِي فَلَا أَرَأَيْتَ لَوْ هَلَكَ أَحَى الْيَوْمَ أَلَسْتُ أَرِثُهُ أَنَا؟ فَاخْتَصَمَا إِلَى عُثْمَانَ بْنِ

عَفَانٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَضَى لِأَخِيهِ بَوَاءَ الْمَوَالِي .
کیا خیال ہے کہ اگر میرا بھائی آج کے دن مرتا تو کیا میں اس کا وارث نہ بنتا؟ سو وہ دونوں اپنا جھگڑا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے غلاموں کی ولاء بھائی کو دینے کا فیصلہ فرمایا۔

ولاء کے باعث وارث بننے کا بیان

عطاء بن ابی رباح سے مروی ہے کہ طارق بن مرثع نے ایک گھر کے غلاموں کو ساہبہ کے طور پر آزاد کیا (ساہبہ سے مراد وہ غلام یا لونڈی ہے جسے اس کا مالک آزاد کرتے ہوئے کہہ دے کہ تیری ولاء کا حق کسی کو نہیں ملے گا) تو جب ان کی وراثت کا مال لایا گیا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ طارق کے ورثاء کو دے دو، لیکن انہوں نے وہ مال لینے سے انکار کر دیا، تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ انہی کے مثل لوگوں میں (تقسیم) کر دو۔

عطاء روایت کرتے ہیں کہ طارق بن مرثع نے یمنی غلاموں کے بہت سے گھروالوں کو آزاد کیا، جب وہ غلام فوت ہوئے تو انہوں نے تیرہ سے انیس ہزار تک کا مال چھوڑا، اس بات کا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تذکرہ کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے طارق یا طارق کے ورثاء کو دے دو۔ (امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ) مجھے حدیث (کے الفاظ) میں شک لاحق ہوا ہے۔

ولاء کی خرید و فروخت اور ہبہ کرنے کی ممانعت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ولاء کی خرید و فروخت سے اور اس کے ہبہ سے منع فرمایا۔

باب الارث بالولاء

۱۰۸۱ (۱۰۲۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ طَارِقَ بْنَ الْمُرْقَعِ أَعْتَقَ أَهْلَ بَيْتِ سَوَائِبَ فَاتَى بِمِيرَاثِهِمْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَعْطَوْهُ وَرَثَةَ طَارِقٍ فَأَبَوْا أَنْ يَأْخُذُوهُ فَقَالَ عُمَرُ: فَاجْعَلُوهُ فِي مِثْلِهِمْ مِنَ النَّاسِ .

۱۰۸۲ (۱۵۷۰): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَسَعِيدٌ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءِ أَنَّ طَارِقَ بْنَ الْمُرْقَعِ أَعْتَقَ أَهْلَ آبِيَاتٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ سَوَائِبَ فَانْقَلَعُوا عَنْ بَضْعَةِ عَشْرٍ أَلْفًا فَذَكَرَ ذَلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَمَرَ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى طَارِقٍ أَوْ وَرَثَتِهِ طَارِقِ . أَنَا شَكَّكْتُ فِي الْحَدِيثِ هَكَذَا .

باب النهي عن بيع الولاء وعن هبته

۱۰۸۳ (۱۰۱۵): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَسُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ بَيْعِ الْوَلَاءِ .

[۱۰۸۱] المصنف لعبد الرزاق: ۲۷/۹، السنن لسعيد بن منصور: ۱/۱۰۴

[۱۰۸۲] أيضاً

[۱۰۸۳] الموطأ لإمام مالك: ۲/۷۸۲، صحيح البخاري، كتاب العتق، باب بيع الولاء وهبته، ح: ۲۵۳۵، صحيح مسلم، كتاب العتق، باب

النهي عن بيع الولاء وهبته، ح: ۱۵۰۶

وَعَنْ هَبَيْتِه .

۱۰۸۴+۱۰۱۶: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: الْوَلَاءُ يُمَنْزِلُهُ الْحَلْفَ، أَقْرَهُ حَيْثُ جَعَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

مجاہد سے روایت ہے کہ سیدنا علی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے فرمایا: ولاء، معاہدہ کے بمقام ہے، میں اسے وہیں رکھوں گا جہاں اللہ نے اسے بنایا ہے۔

سیدنا ابن عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے ولاء کی خرید و فروخت اور اسے ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

سیدنا ابن عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے ولاء کی فروخت اور ہبہ کرنے سے منع کیا ہے۔

سیدنا ابن عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ رسول اللہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے فرمایا: ولاء نسب کے رشتہ کی طرح رشتہ داری ہے۔ نہ اسے بیچا جائے گا اور نہ ہی ہبہ کیا جائے گا۔

۱۰۸۵+۱۱۰۷: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَهَى عَنِ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَبَيْتِهِ .

۱۰۸۶+۱۰۹۴: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَهَى عَنِ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَبَيْتِهِ .

۱۰۸۷+۱۰۹۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((الْوَلَاءُ لُحْمَةٌ كُلُّحْمَةِ النَّسَبِ، لَا تَبَاعُ وَلَا تُوْهَبُ)).

مدبر غلام کی خرید و فروخت کا بیان

سیدنا جابر بن عبد اللہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بیان کرتے ہیں کہ بنو عذرہ کے ابو مذکورہ نامی آدمی کا قبیلی غلام تھا جسے اس نے اپنے مرنے کے بعد آزاد کر دینے کا کہا تھا۔ جب رسول اللہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے اس غلام کے بارے میں سنا تو آپ نے اسے بیچ دیا اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی فقیر ہو تو اسے اپنے

باب بیع المدبر

۱۰۸۸+۱۰۵۴: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: أَنَّ أَبَا مَذْكَورَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُدْرَةَ، كَانَ لَهُ غَلَامٌ قِبْطِيٌّ فَأَعْتَقَهُ عَنْ دُبْرٍ مِنْهُ، وَإِنَّ

[۱۰۸۴] سنن الدارمی: ۲/۳۰۱، المصنف لعبد الرزاق: ۳/۹

[۱۰۸۵] الموطأ لإمام مالك: ۲/۷۸۲

[۱۰۸۶] أيضاً

[۱۰۸۷] السنن الكبرى للبيهقي: ۵/۲۹۲

[۱۰۸۸] صحيح البخاري: كتاب البيوع، باب بيع المزايعة، ح: ۲۱۴۱، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب جواز بيع المدبر، ح: ۹۹۷.

المسند للحميدي: ۲/۵۱۳، المصنف لعبد الرزاق: ۹/۱۳۹

النَّبِيِّ ﷺ سَمِعَ بِذَلِكَ الْعَبْدِ فَبَاعَ الْعَبْدَ، وَقَالَ: ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فَقِيرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ، فَإِنْ كَانَ فَضْلٌ فَلْيَبْدَأْ مَعَ نَفْسِهِ بِمَنْ يَعُولُ، ثُمَّ إِنْ وَجَدَ بَعْدَ ذَلِكَ فَضْلًا فَلْيَتَصَدَّقْ عَلَى غَيْرِهِمْ)).

اور مسلم بن خالد راوی نے اپنی حدیث میں شینا کا اضافہ کیا ہے، جس کا معنی ہے کچھ یا کوئی چیز۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے مرنے کے بعد اپنا غلام آزاد کر دینے کا کہا، اس کا اس غلام کے علاوہ کوئی اور مال بھی نہ تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس غلام کو مجھ سے کون خریدے گا؟ تو اسے نعیم بن عبد اللہ نے آٹھ سو درہم کے بدلے خرید لیا، اور (آپ نے اسے بیچ کر) اس (غلام کے مالک) کو اس کی قیمت دے دی۔ اختلاف رواۃ کے ساتھ اسی کی مثل حدیث ہے۔

وَزَادَ مُسْلِمٌ بِنُ خَالِدٍ فِي الْحَدِيثِ شَيْنًا. ۱۰۸۹- (۱۵۵۵): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟)) فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَأَعْطَاهُ الثَّمَنَ. ۱۰۹۰- (۱۵۵۶): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلْمَةَ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ بنو عذرہ کے ایک آدمی نے اپنے بعد اپنے غلام کو آزاد کر دیے جانے کا کہا، جب اس کی یہ بات رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوئی تو آپ نے اس سے پوچھا: کیا تمہارے پاس اس کے علاوہ بھی کوئی مال ہے؟ اس نے کہا: نہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے مجھ سے کون خریدے گا؟ تو اسے نعیم بن عبد اللہ عدوی نے آٹھ سو درہم کے عوض خرید لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی قیمت لے کر اس مالک کو دے دی اور فرمایا: اپنے آپ سے شروع کرو اور اس پر خرچ کرو، اگر تمہارے اپنے خرچ سے کوئی چیز بیچ جائے تو اپنے اہل پر

۱۰۹۱- (۱۵۵۷): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنِ اللَّيْثِ، وَحَمَّادِ بْنِ سَلْمَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عُدْرَةَ عَبْدًا عَنْ دُبُرٍ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: ((أَلَيْكَ مَالٌ غَيْرُهُ؟)) فَقَالَ: لَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟)) فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَجَاءَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((أَبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا، فَإِنْ فَضَلَ عَنْ نَفْسِكَ شَيْءٌ

خرچ کرو، اگر پھر بھی کچھ بچ جائے تو اپنے اقرباء پر خرچ کرو، اگر تیرے اقرباء سے بھی کوئی چیز بچ جائے تو پھر اس طرح خرچ کرو یعنی دائیں بائیں خرچ کر دو۔

عمرو بن دینار اور ابو زبیر دونوں نے سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم میں ایک آدمی نے اپنے بعد اپنے غلام کو آزاد کرنے کا کہا اور اس کا اس غلام کے علاوہ کوئی اور مال بھی نہ تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس غلام کو مجھ سے کون خریدے گا؟ تو اسے نعیم نحام نے خرید لیا۔ عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے جابر سے سنا کہ فرمایا: قبلی غلام ابن زبیر کی امارت کے پہلے ہی سال فوت ہو گیا تھا۔ اور ابو زبیر نے اضافہ کیا ہے کہ اسے یعقوب کہا جاتا تھا یعنی اس کا نام یعقوب تھا۔

عمرہ روایت کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک لونڈی کو مدبر فرمایا، تو اس نے آپ پر جادو کر دیا، پھر اس نے جادو کرنے کا اعتراف بھی کر لیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کے متعلق حکم فرمایا کہ اسے تدمراز بدویوں کے ہاتھ بیچ دیا جائے، چنانچہ اسے (انہی کو) بیچ دیا گیا۔ (مدبر سے مراد غلام کی آزادی کو موت سے معلق کرنا، یعنی مالک اپنے غلام سے کہے کہ جب میں فوت ہو جاؤں گا تب تو آزاد ہے۔)

مکاتب غلام کا بیان

مجاہد روایت کرتے ہیں کہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مکاتب کے بارے میں فرمایا: وہ تب تک غلام ہی رہتا ہے

فَلَا هِلِكَ، فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِدَوَى قَرَابَتِكَ، فَإِنْ فَضَلَ عَنْ ذَوَى قَرَابَتِكَ فَهَكَذَا وَهَكَذَا يُرِيدُ عَنْ يَمِينِكَ وَشِمَالِكَ)).

۱۰۹۴- (۱۵۵۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، سَمِعَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه، يَقُولُ: دَبَّرَ رَجُلٌ مِنَّا غُلَامًا لَهُ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: ((مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟)) فَاشْتَرَاهُ نَعِيمُ النَّحَامِ. قَالَ عَمْرُو: فَسَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُولُ: عَبْدًا قَبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلِ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ. وَزَادَ أَبُو الزُّبَيْرِ: يُقَالُ لَهُ يَعْقُوبُ.

۱۰۹۳- (۱۱۳۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الرَّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها دَبَّرَتْ جَارِيَةَ لَهَا، فَسَحَرَتْهَا، فَاعْتَرَفَتْ بِالسَّحْرِ، فَأَمَرَتْ بِهَا عَائِشَةُ رضي الله عنها أَنْ تَبَاعَ مِنَ الْأَعْرَابِ مِمَّنْ يُسِيءُ مُلْكَتَهَا، فَبِيعَتْ.

باب المكاتب

۱۰۹۵- (۱۰۲۳): أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي دَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فِي

[۱۰۹۱] أَيْضًا

[۱۰۹۱] المصنف لعبد الرزاق: ۱۴۱/۹

[۱۰۹۰] المصنف لعبد الرزاق: ۴۰۵/۸، صحيح البخاری، کتاب المكاتب، باب بیع المكاتب اذا رضی، ح: ۲۵۶۴، سنن ابی داود کتاب العتق، باب فی المكاتب یودی بعض کتابته فیعجز أو یموت، ح: ۳۹۲۲، سنن الترمذی، أبواب البیوع، باب ما جاء فی المكاتب اذا بان عنده ما یودی، ح: ۱۲۶۰، المستدرک للحاکم: ۲۱۸/۲

جب تک کہ اس پر ایک درہم بھی باقی ہو۔

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے تیس ہزار کے عوض ایک غلام سے مکاتبت کی، پھر وہ آپ کے پاس آیا اور اس نے کہا: میں اس سے عاجز ہوں، تو آپ نے فرمایا: تو پھر مکاتبت ختم کر دے۔ اس نے کہا: میں اس سے بھی عاجز ہوں، آپ ہی اسے ختم کر دیجئے۔ نافع کہتے ہیں کہ میں نے اسکی طرف اشارہ کیا کہ اسے ختم کر دو اور وہ یہ لالچ کر رہا تھا کہ وہ اسے آزاد کر دیں۔ چنانچہ اس غلام نے اسے ختم کر دیا اور اس کے دو بیٹے یا ایک بیٹا تھا، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میری لونڈی سے کنارہ کشی اختیار لو، راوی کہتے ہیں: پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے بعد اس کے بیٹے کو آزاد کر دیا۔

اچھے برتاؤ کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غلام کو اچھے طریقے سے کھلایا پلایا جائے اور اسے اس کی طاقت سے بڑھ کر کسی کام کا مکلف نہ کیا جائے۔

ابراہیم بن ابی خدش بن عتبہ بن ابی لہب سے مروی ہے کہ انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو غلاموں کے متعلق فرماتے ہوئے سنا: جو تم کھاتے ہو اس سے انہیں کھلاؤ اور جو تم خود پہنتے ہو اسی طرح کا انہیں پہناؤ۔

الْمُكَاتِبُ: هُوَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ. --
 ۱۰۹۵-۱۰۳۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ،
 عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمِيَّةَ، أَنَّ
 نَافِعًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما كَاتَبَ
 غُلَامًا لَهُ عَلَى ثَلَاثِينَ أَلْفًا ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ قَدْ
 عَجَزْتُ فَقَالَ إِذَا أَمَحُ كِتَابَتِكَ فَقَالَ قَدْ
 عَجَزْتُ فَامْحُهَا أَنْتَ قَالَ نَافِعٌ فَأَشْرْتُ إِلَيْهِ
 أَمْحُهَا وَهُوَ يَطْمَعُ أَنْ يَعْتِقَهُ فَمَحَاهَا الْعَبْدُ
 وَلَهُ ابْنَانِ أَوْ ابْنٌ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اعْتَرَلْ
 جَارِيَتِي قَالَ فَأَعْتَقَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَهُ بَعْدُ.

باب حسن الملكة

۱۰۹۶-۱۴۸۵: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ،
 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ
 اللَّهِ بْنِ الْأَشَّحِ، عَنْ عَجَلَانَ أَبِي مُحَمَّدٍ،
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم
 قَالَ: ((لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ بِالْمَعْرُوفِ،
 وَلَا يَكْلَفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ)).

۱۰۹۷-۱۴۸۶: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ
 إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي خَدَّاشِ بْنِ عَتَبَةَ بْنِ أَبِي
 لَهَبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما يَقُولُ فِي
 الْمَمْلُوكِينَ: أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ
 وَالْبَسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ.

[۱۰۹۵] المصنف لعبد الرزاق: ۸/۴۰۷

[۱۰۹۶] صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب اطعام الملوک مما يأکل، ح: ۱۶۶۲، المسند للحمیدی: ۲/۴۸۹

[۱۰۹۷] صحيح البخاری، كتاب الايمان، باب المعاصی من أمر الجاهلیة، ح: ۳۰، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب اطعام الملوک مما

یأکل، ح: ۱۶۶۱

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو اس کا خادم (یعنی خادم کھانا تیار کر کے پیش کرے) تو مالک کو بھی چاہیے کہ وہ اپنے خادم کو بلا کر اپنے ساتھ بٹھالے۔ اگر وہ انکار کرے تو اس کے لیے کچھ الگ کر کے اسے پکڑا دے یا فرمایا: اسے دے دے یا اسی مفہوم کا کوئی اور لفظ بولا۔

۱۰۹۸- (۱۴۸۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِذَا كَفَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيَدْعُهُ فَلْيَجْلِسْهُ، فَإِنْ أَبِي فَلْيَرَوِّغْ لَهُ لُقْمَةً فَيَنَاولُهُ إِيَّاهَا))، أَوْ (يُعْطِهِ إِيَّاهَا) أَوْ كَلِمَةً هَذَا مَعْنَاهَا.

کتاب النکاح

نکاح کے مسائل

نبی ﷺ کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے شادی کا بیان
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول
اللہ ﷺ نے مجھ سے شادی کی تو میں سات سال کی تھی
اور جب میری رخصتی ہوئی تو میں نو سال کی تھی اور میں
بچیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی جو میرے اڑوس پڑوس کی
لڑکیاں تھیں، سو جب وہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھتیں تو
آپ ﷺ سے (ڈر کر) چھپ جایا کرتی تھیں، لیکن
نبی ﷺ انہیں میری طرف بھیج دیا کرتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
نے جب مجھ سے شادی کی تو میں سات سال کی تھی اور
جب میری رخصتی ہوئی تو میں نو سال کی تھی۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کا بیان

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب وہ مدینہ
آئیں، انہوں نے اہل مدینہ کو بتلایا کہ وہ ابی امیہ کی بیٹی
ہیں، لیکن انہوں نے اسے جھٹلا دیا اور کہا کہ کس قدر
عجیب و غریب جھوٹ ہے۔ حتیٰ کہ ان میں سے ایک آدمی

[۱۰۹۹] صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب الانبساط الی الناس، ح: ۶۱۳، صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تزویج الأب البکر

الصغیر، ح: ۱۴۲۲

[۱۱۰۰] صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب انکاح الرجل ولده الصغار، ح: ۵۱۳۳، صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تزویج الأب

المکر الصغیر، ح: ۱۴۲۲

[۱۱۰۱] المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۳۰۷/۶، السنن الكبرى للنسائی: ۲۹۳/۵

باب زواج النبی عائشة رضی اللہ عنہا

۱۰۹۹- (۸۵۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ
بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا، قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا بِنْتُ
سَبْعِ وَبَنِي بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعِ، وَكُنْتُ أَلْعَبُ
بِالْبَنَاتِ، وَكُنَّ جَوَارِي يَأْتِينَنِي فَإِذَا رَأَيْنَ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَقَمَّعْنَ مِنْهُ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ
يُسِرُّ بِهِنَّ إِلَيَّ.

۱۱۰۰ (۱۳۵۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ وَأَنَا بِنْتُ سَبْعِ سِنِينَ، وَبَنِي بِي وَأَنَا
ابْنَةُ تِسْعِ سِنِينَ.

باب زواج أم سلمة رضی اللہ عنہا

۱۱۰۱ (۱۳۹۴): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنْ
أَبْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، أَنَّ
عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ أَبِي عَمْرٍو،
وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

حج کے لیے تیار ہوا، تو اس نے کہا کہ کیا تو اپنے گھر والوں کے لیے کچھ (خط وغیرہ) لکھ کر دینا چاہتی ہے؟ تو انہوں نے اس کو لکھ کر دے دیا، پھر جب وہ مدینہ لوٹ کر آیا تو اس نے میری تصدیق کی تو لوگوں کی نظر میں میری عزت اور بڑھ گئی۔ جب میں عدت سے فارغ ہو گئی تو میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور مجھے نکاح کا پیغام دیا۔ میں نے کہا: میرے جیسی نکاح نہیں کر سکتی، اب مجھ میں بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں ہے اور میں غیور اور بال بچوں والی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے بڑا ہوں اور غیرت کو اللہ لے گیا ہے (یعنی تمہارے خاوند کے زندہ ہوتے ہوئے غیرت کی بات بجا تھی) اور رہا بال بچوں کا معاملہ تو وہ اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے شادی کر لی، آپ ﷺ ان کے پاس آیا کرتے اور پوچھتے: زنا ب کہاں ہے؟ (زنا ب پہلے خاوند سے ان کی بیٹی تھی) یہاں تک کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے آ کر اس (بچی) کو ان سے لے لیا اور کہا: یہ رسول اللہ ﷺ کے لیے مانع بنتی ہے، کیونکہ وہ اسے دودھ پلا رہی ہوتی تھیں، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ نے پوچھا: زنا ب کہاں ہے؟ تو اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس کھڑی قریبہ بنت ابی امیہ نے کہا: اسے عمار بن یاسر لے گئے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں رات کو آؤں گا۔ کہتی ہیں کہ میں کھڑی ہوئی اور میں نے چکی کے نیچے چڑھ رکھا اور جو کے دانے نکالے جو منکے میں تھے، میں نے چربی نکالی اور اسے ملایا (یعنی کوئی حلوسے جیسی چیز بنائی)۔ آپ نے رات گزاری اور جب صبح ہوئی تو فرمایا: تم اپنے خاوند کی نظر میں عزت و وقار والی ہو، اگر تم چاہو تو میں سات دن یہاں رہوں گا اور اگر سات دن

الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهَا سَمِعَا أَبَا بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنَ هِشَامٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا لَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ أَخْبَرَتْهُمْ أَنَّهَا ابْنَةُ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةَ، فَكَذَّبُوهَا وَقَالُوا: مَا أَكْذَبَ الْغُرَائِبَ، حَتَّى أَنْشَأَ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ الْحَجَّ، فَقَالُوا: أَتَكْتَبِينَ إِلَيَّ أَهْلِيكَ، فَكَتَبْتَ مَعَهُمْ فَرَجَعُوا إِلَى الْمَدِينَةِ، قَالَتْ: فَصَدَّقُونِي وَازْدَدْتُ عَلَيْهِمْ كَرَامَةً، فَلَمَّا حَلَلْتُ جَاءَ نَبِيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَخَطَبَنِي، فَقُلْتُ لَهُ: مَا مِثْلِي نِكَحَ، أَمَا أَنَا فَلَا وَلَدَ لِي وَأَنَا غَيُورٌ ذَاتُ عِيَالٍ، قَالَ: ((أَنَا أَكْبَرُ مِنْكَ، وَأَمَا الْغَيْرَةُ فَيُذْهِبُهَا اللَّهُ، وَأَمَا الْعِيَالُ فِإِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ))، فَتَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَجَعَلَ يَأْتِيهَا وَيَقُولُ: ((أَيْنَ زُنَابُ؟)) حَتَّى جَاءَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَاخْتَلَجَهَا، وَقَالَ: هَذِهِ تَمْنَعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَكَانَتْ تُرْضِعُهَا، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: ((أَيْنَ زُنَابُ؟))، فَقَالَتْ قَرِيبَةُ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ وَوَأَفَقَهَا عِنْدَهَا: أَخَذَهَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنِّي آتِيكُمْ اللَّيْلَةَ))، قَالَتْ: فَقُمْتُ فَوَضَعْتُ نِفَالِي، وَأَخْرَجْتُ حَبَاتٍ مِنْ شَعِيرٍ كَانَتْ فِي جَرِّ، وَأَخْرَجْتُ شَحْمًا فَعَصَدْتُهُ، أَوْ صَعَدْتُهُ، قَالَتْ: فَبَاتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْبَحَ، فَقَالَ حِينَ أَصْبَحَ: ((إِنَّ لَكَ عَلَيَّ أَهْلِيكَ كَرَامَةً، فَإِنْ شِئْتَ سَبَعْتُ

یہاں رہا تو سات سات دن اپنی دوسری بیویوں کے پاس بھی رہنا ہو گا۔

لَيْك، وَإِنْ أَسْبَعُ أَسْبَعُ لِنِسَائِي)).

عبد الملک بن ابو بکر بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی اور وہ صبح کے وقت آپ ﷺ ہی کے پاس موجود تھیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے خاوند کی نظر میں کم رتبہ نہیں ہو، اگر تم چاہو تو میں سات دن تمہارے پاس اور سات دن ان کے پاس (یعنی باقی بیویوں کے پاس) رہوں گا اور اگر تم چاہو تو تین دن تمہارے پاس رہوں گا اور ایک ایک دن ان کے پاس؟ تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: تین دن رہیے۔

۱۱۰۴ (۱۲۹۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلْمَةَ وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ، قَالَ: ((لَيْسَ بِكَ عَلَيَّ أَهْلِكَ هَوَانٌ، إِنْ شِئْتَ سَبَعْتُ عِنْدَكَ وَسَبَعْتُ عِنْدَهُنَّ، وَإِنْ شِئْتَ ثَلَاثٌ عِنْدَكَ وَدُرَّتْ))، قَالَتْ: ثَلَاثٌ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کنواری لڑکی کے لیے سات دن اور بیوہ یا مطلقہ کے لیے تین دن ہیں۔

۱۱۰۳ (۱۲۹۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: لِلْبِكْرِ سَبْعٌ، وَلِلثَّيْبِ ثَلَاثٌ.

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں پیغام نکاح دیا، پھر آپ ﷺ نے ان سے نکاح فرمایا اور ان کے ساتھ شب زفاف گزاری اور آپ ﷺ کا ام سلمہ کے لیے یہ بھی فرمانا تھا کہ اگر میں تیرے پاس سات دن رہوں گا تو سات سات دن دوسری بیویوں کے پاس بھی رہوں گا۔

۱۱۰۴ (۱۳۱۴): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَهَا فَسَاقَ نِكَاحَهَا وَبَنَاءَ هُ بِهَا، وَقَوْلُهُ لَهَا: ((إِنْ شِئْتَ سَبَعْتُ عِنْدَكَ وَسَبَعْتُ عِنْدَهُنَّ)).

باب تقسیم کرنے کا بیان

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی جب وفات ہوئی تو آپ کی نو بیویاں تھیں اور آپ نے

باب القسم
۱۱۰۵ (۱۲۹۳): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

[۱۱۰۲] الموطأ لإمام مالك: ۲/۵۲۹، صحيح مسلم، كتاب الرضاع، باب قدر ما تستحقه البكر، ح: ۱۴۶۰

[۱۱۰۳] الموطأ لإمام مالك: ۲/۵۳۰، صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب اذا تزوج البكر على الثيب، ح: ۵۲۱۳، صحيح مسلم، كتاب الرضاع، باب قدر ما تستحقه البكر، ح: ۱۴۶۰

[۱۱۰۴] المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۶/۳۰۷، السنن الكبرى للشافعي، ۵/۲۹۵

[۱۱۰۵] صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب كثرة النساء، ح: ۵۰۶۷، صحيح مسلم، كتاب الرضاع، باب حواز هبتها نوبتها لضرتها، ح: ۱۴۶۰

عَبَّاسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تُوْفِيَ عَنْ تِسْعِ آثْمِ كَيْ لِي بَارِيَا تَقْسِيمِ كَرَّرَ كَهِي تَهِيَا۔
نِسْوَةٌ وَكَانَ يُقْسِمُ لِثَمَانَ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت آپ ﷺ کی نو (9) بیویاں تھیں اور ان میں سے آٹھ کی باری مقرر کی ہوئی تھی۔

۱۱۰۶- (۱۳۱۴): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قُبِضَ عَنْ تِسْعِ نِسْوَةٍ، وَكَانَ يُقْسِمُ مِنْهُنَّ لِثَمَانَ .

ہشام اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری کاؤن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بہہ کر دیا تھا۔

۱۱۰۷ (۱۳۱۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَوْدَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا .

قرعہ اندازی کا بیان

نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی سفر پر جانا چاہتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے، سوان میں سے جس کے نام قرعہ نکل آتا اسے اپنے ساتھ لے جاتے۔

باب القرعة

۱۱۰۸ (۱۳۹۶): أَخْبَرَنَا عَمِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ شَافِعٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُمَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفْرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَتَهَنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا .

ازواج مطہرات کے مہر کا بیان

سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی ﷺ کا مہر کتنا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ ﷺ کا اپنی بیگمات کے لیے جو مہر تھا وہ بارہ اوقیے اور ایک نش تھا۔ پھر (ساتھ ہی) انہوں نے پوچھا: تمہیں پتہ ہے کہ ”نش“ کیا ہوتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، تو انہوں نے فرمایا: آدھا اوقیہ۔

باب صداقہ لازواجہ

۱۱۰۹- (۱۳۲۹): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: كَمْ كَانَ صَدَاقُ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَتْ: كَانَ صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَوْقِيَةً وَنَشًا، قَالَتْ: أَتَدْرِي مَا النَّشُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَتْ: نِصْفُ أَوْقِيَةٍ .

[۱۱۰۶] صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب جواز هبتها نوبتها لضررتها، ح: ۱۴۶۳

[۱۱۰۷] صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب جواز هبتها نوبتها لضررتها، ح: ۱۴۶۰

[۱۱۰۸] صحیح البخاری، کتاب الهبة، باب هبة المرأة لغير زوجها، ح: ۲۵۹۳، صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فی فضل عائشة رضی اللہ عنہا، ح: ۲۴۴۵

[۱۱۰۹] صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب الصداق، ح: ۱۴۲۶، المسند لإمام أحمد بن حنبل، ۱/۱۷۳

گٹھلی کے وزن برابر سونا مہر پر شادی کا بیان

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو لوگوں نے (یعنی انصار نے مہاجرین کو) قیام گاہوں میں تقسیم کیا تو سعد رضی اللہ عنہ بن ربیع کے حصے میں عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ آئے، تو سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آؤ میں تمہیں اپنا مال تقسیم کر دوں اور میری دونوں بیویوں میں سے جس سے آپ شادی کرنا چاہیں میں اسے چھوڑ دیتا ہوں اور کام کرنے کے لیے میں آپ کو کافی ہوں۔ تو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و مال میں برکت فرمائے، آپ مجھے بازار دیکھادیں، چنانچہ وہ بازار گئے اور وہاں سے انہوں نے کچھ حاصل کیا، پھر انہوں نے ایک عورت کو شادی کا پیغام بھیجا اور اس سے شادی کر لی، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے عبدالرحمن! کتنے مہر یہ تم نے اس سے شادی کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: گٹھلی کے بقدر سونا دے کر، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ولیمہ کرو، اگرچہ ایک بکری ہی ہو۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس تشریف لائے اور ان پہ زرد رنگ کا نشان لگا ہوا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا تو انہوں نے آپ ﷺ کو بتلایا کہ انہوں نے شادی کر لی ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے انس سے فرمایا: تم نے کتنا مہر دیا ہے؟ انہوں نے کہا: گٹھلی کے وزن برابر سونا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ولیمہ کرو، اگرچہ ایک بکری ہی ہو۔

باب الزواج علی وزن نواة من ذهب

۱۱۱۰-۱۱۴۰: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَسْهَمَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ، فَطَارَ سَهْمُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَلَى سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: تَعَالَ حَتَّى أَقَاسِمَكَ مَالِي، وَأَنْزِلَ لَكَ عَنْ أَيِّ امْرَأَتِي شِئْتَ، وَأَكْفِيكَ الْعَمَلَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَأَصَابَ شَيْئًا، فَخَطَبَ امْرَأَةً فَتَزَوَّجَهَا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَلَى كَمْ تَزَوَّجْتَهَا يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ؟)) قَالَ: عَلَى نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: ((أَوْلِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ)).

۱۱۱۱-۱۱۴۱: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَمْ سَقْتِ إِلَيْهَا؟)) قَالَ: زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَوْلِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ)).

[۱۱۱۰] صحيح البخاری، کتاب النکاح، باب الولیمة ولو بشاة، ح: ۵۱۶۷

[۱۱۱۱] صحيح البخاری، کتاب النکاح، باب الصفرة للمتزوج، ح: ۵۰۵۳

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ
عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے گٹھلی کے وزن (برابر سونے
مہر) پر شادی کی۔

بطور مہر قرآن کی ایک سورت کے عوض شادی کرنا
سیدنا سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا: اے
اللہ کے رسول! میں اپنے آپ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بہہ
کرتی ہوں، (یہ کہنے کے بعد) وہ کافی دیر کھڑی رہی،
ایک آدمی کھڑا ہوا اور بولا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ
کو اس کی حاجت نہیں ہے تو اس سے میری شادی
کردیجیے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس
کوئی چیز موجود ہے جو تم اسے مہر دے سکو؟ اس نے جواب
دیا: میرے پاس تو میرے اس تہہ بند کے سوا کچھ بھی نہیں
ہے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ بھی تو اسے دے
بیٹھا تو تو بغیر تہہ بند کے بیٹھا رہے گا، جا کوئی چیز ڈھونڈ کے
لا۔ اس نے کہا: مجھے کوئی چیز نہیں ملے گی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: کچھ ہی ڈھونڈ لا، خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔ اس
نے بسیار تلاش کی لیکن نہ ملی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
سے فرمایا: تجھے کچھ قرآن یاد ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں،
فلاں فلاں سورت یاد ہے، اس نے سورتوں کے نام لیے،
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تمہیں قرآن یاد ہے میں نے
اس کے بہ عوض تمہاری شادی اس سے کر دی۔

سیدنا سہل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے قرآن کی ایک سورت کے بدلے ایک عورت کی

۱۱۱۲ (۱۳۴۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُمَيْدٍ،
عَنْ أَنَسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ تَزَوَّجَ
عَلَى وَزْنِ نَوَاقِ.

باب الزواج على سورة من القرآن
۱۱۱۳- (۱۴۴۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي
حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ،
أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ
اللَّهِ، إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ، فَقَامَتْ
قِيَامًا طَوِيلًا؛ فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ
اللَّهِ، زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ،
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ
تُصَدِّقُهَا بِهَا؟)) فَقَالَ: مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي
هَذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنْ أَعْطَيْتَهَا إِيَّاهُ
جَلَسْتَ لَا إِزَارَ لَكَ، فَالْتَمَسُ شَيْئًا))،
فَقَالَ: مَا أَجِدُ شَيْئًا، قَالَ: ((الْتَمَسْ وَلَوْ
خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ))، فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ
شَيْئًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((هَلْ مَعَكَ
مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟)) قَالَ: نَعَمْ، سُورَةٌ كَذَا
وَسُورَةٌ كَذَا، السُّورُ سَمَّاهَا، فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ
الْقُرْآنِ)).

۱۱۱۴- (۵۲۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي
حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم

[۱۱۱۲] سبق تخريجه

[۱۱۱۳] الموطأ لإمام مالك: ۵۲۶/۲، صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب السلطان ولي، ح: 5135، صحيح مسلم، كتاب النكاح،

باب الصداق، ح: ۱۴۲۵

[۱۱۱۴] أيضا

شادی کر دی۔

زَوْجَ امْرَأَةٍ بِسُورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ .

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس کھڑی ایک عورت نے آپ ﷺ کو نکاح کا پیغام دیا، تو آپ ﷺ نے اس کے مہر کے بارے میں (اس سے شادی کے خواہشمند ایک شخص سے) فرمایا: کوئی بھی چیز ڈھونڈ لا، خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی ہو۔

۱۱۱۵- (۱۱۷۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ، أَنَّ رَجُلًا خَطَبَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ امْرَأَةً قَائِمَةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي صَدَاقِهَا فَقَالَ: ((الْتَمَسُ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ)).

بیماری میں نکاح کرنے اور مہر مثل کا بیان

باب النكاح في المرض وصدّاق المثل

عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں کہ ابن ام حکم نے اپنی بیوی سے مطالبہ کیا کہ وہ اسے اپنی مرض میں میراث سے نکال دے تو اس نے انکار کر دیا تو اس (شوہر) نے کہا: میں تجھ پر وہ داخل کروں گا جو تیرا حق کم کریں گی (یعنی سوکنیں) پھر اس نے تین عورتوں سے بیماری میں نکاح کیا اور ان میں سے ہر ایک کو ہزار دینار حق مہر دیا۔ تو عبدالمک بن مروان نے اسے درست قرار دیا۔

۱۱۱۶- (۱۷۷۱): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَسَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، أَنَّ ابْنَ أُمِّ الْحَكَمِ سَأَلَ امْرَأَةً لَهُ أَنْ يُخْرِجَهَا مِنْ مِيرَاثِهَا مِنْهُ فِي مَرَضِهِ فَأَبَتْ، فَقَالَ: لَأَدْخِلَنَّ عَلَيْكَ فِيهِ مَنْ يَنْقُصُ حَقَّكَ أَوْ يَضْرِبُهُ، فَنَكَحَ ثَلَاثًا فِي مَرَضِهِ أَصْدَقَ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ أَلْفَ دِينَارٍ، فَأَجَازَ ذَلِكَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ.

سعید بن سالم کہتے ہیں: اگر بیوی کا حق مہر (دوسری بیوی کے حق مہر کے) برابر ہو تو جائز ہے اور اگر زائد ہو تو اضافی حق مہر واپس کر دیا جائے گا اور انہوں نے محابات میں اسی طرح کہا ہے جس طرح میں نے کتاب الوصایا میں کہا ہے۔

قَالَ سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ: إِنْ كَانَ صَدَاقٌ مِثْلَهُنَّ جَازًا، وَإِنْ كَانَ أَكْثَرَ رُدَّتِ الزِّيَادَةُ وَقَالَ فِي الْمُحَابَاةِ كَمَا قُلْتُ أَنَا فِي كِتَابِ الْوَصَايَا.

عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں کہ عبد الرحمن بن ام حکم نے اپنی بیماری میں اپنی بیوی کو میراث سے محروم کرنے کا ارادہ کیا تو اس (بیوی) نے انکار کر دیا۔ یوں اس نے اس پر تین عورتوں سے نکاح کیا اور ہر بیوی

۱۱۱۷- (۱۷۷۲): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ يَقُولُ: أَرَادَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أُمِّ الْحَكَمِ فِي شُكُوَاهُ أَنْ يُخْرِجَ امْرَأَتَهُ

[۱۱۱۵] أَيْضًا

[۱۱۱۶] أَيْضًا

[۱۱۱۷] المصنف لعبد الرزاق: ۲۴۲/۶

کو ہزار دینار حق مہر دیا۔ تو عبد الملک بن مروان نے اسے جائز قرار دیا اور انہیں جائیداد کا برابر شریک ٹھہرایا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اسے برابر حق مہر میں جائز خیال کرتا ہوں۔ لیکن اگر مہر مثل سے زیادہ مہر ہو تو نکاح جائز ہے اور زائد مہر باطل ہے اگر وہ اسی بیماری میں فوت ہو جائے، کیونکہ یہ وصیت کے حکم میں شامل ہے اور وارث کے لیے وصیت جائز نہیں۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام نافع بیان کرتے ہیں کہ حفص بن مغیرہ کی بیٹی عبد اللہ بن ربیعہ کے نکاح میں تھیں تو انہوں نے اسے طلاق دے دی۔ پھر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس سے شادی کر لی اور یہ معلوم ہونے پر کہ یہ بانجھ ہے اور بچے جننے کے قابل نہیں تو انہوں نے اس سے مجامعت سے قبل طلاق دے دی۔ پھر وہ عمر کی خلافت اور کچھ عرصہ عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بن بیابھی رہی، پھر اس سے عبد اللہ بن ابی ربیعہ نے شادی کر لی حالانکہ وہ بیمار تھے تاکہ وہ میراث میں اس کی بیویوں کے ساتھ حصہ دار بنے کیونکہ ان دونوں (میاں بیوی) میں قربت تھی۔ نافع سے مروی ہے کہ ابن ابی ربیعہ نے حالت مرض میں نکاح کیا اور اسے جائز قرار دیا۔

نکاح کی ترغیب کا بیان

عمر و بن دینار روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما

مِنْ مِيرَانِهَا فَأَبَتْ فَتَكَحَّ عَلَيْهَا ثَلَاثَ نِسْوَةٍ وَأَصْدَقَهُنَّ أَلْفَ دِينَارٍ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ فَاجَّازَ ذَلِكَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ وَشَرِكَ بَيْنَهُنَّ فِي الثَّمَنِ . قَالَ الرَّبِيعُ هَذَا قَوْلُ الشَّافِعِيِّ رحمۃ اللہ علیہ . قَالَ الشَّافِعِيُّ: أَرَى ذَلِكَ صَدَاقٍ مِثْلَهُنَّ وَلَوْ كَانَصَ أَكْثَرَ مِنْ صَدَاقٍ مِثْلَهُنَّ، جَازَ النِّكَاحُ وَبَطَلَ مَا زَادَ عَلَى صَدَاقٍ مِثْلَهُنَّ إِنْ مَاتَ مِنْ مَرَضِهِ ذَلِكَ لِأَنَّهُ فِي حُكْمِ الْوَصِيَّةِ، وَالْوَصِيَّةُ لَا تَجُوزُ لِيُورِثُ .

۱۱۱۸- (۱۷۷۳): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعِ مَوْلَى بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَتْ ابْنَةُ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ تَزَوَّجَهَا فَحَدَّثَتْ أَنَّهَا عَاقِرٌ لَا تَلِدُ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا فَمَكَثَتْ حَيَاةَ عُمَرَ وَبَعْضَ خِلَافَةِ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہما ثُمَّ تَزَوَّجَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ لِتُشْرِكَ نِسَاءً فِي الْمِيرَاثِ وَكَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا قَرَابَةٌ . ۱۱۱۹- (۱۷۷۴): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ نَكَحَ وَهُوَ مَرِيضٌ فَجَازَ ذَلِكَ .

باب الترغيب في النكاح

۱۱۲۰- (۱۳۴۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو

[۱۱۱۸] المصنف لعبد الرزاق: ۲۴۱/۶

[۱۱۱۹] أيضاً

[۱۱۲۰] السنن لسعيد بن منصور: ۱/۱۶۸، المصنف لعبد الرزاق: ۱۷۲/۶

بن دینار، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَرَادَ أَنْ لَا يَنْكِحَ، فَقَالَتْ لَهُ حَفْصَةُ: تَزَوَّجْ فَإِنَّ وُلْدَكَ وَلَدٌ فَعَاشَ مِنْ بَعْدِكَ دَعَاكَ لَكَ.

نے (دوبارہ) نکاح نہ کرنے کا ارادہ کیا تو حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا: شادی کر لیجیے، کیونکہ اگر آپ کے ہاں اولاد نہ جنم لیا تو وہ آپ کے بعد آپ کے لیے دعا کیا کرے گی۔

باب ((لا یخطب أحدکم علی

(خطبة أخیه))

۱۱۴۱- (۹۲۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ)).

۱۱۴۲- (۹۲۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِثْلَهُ، وَقَدْ زَادَ بَعْضُ الْمُحَدِّثِينَ: حَتَّى يَتْرُكَ أَوْ يَأْذَنَ.

۱۱۴۳- (۱۲۴۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ)).

۱۱۴۴- (۱۴۳۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَلَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ)).

۱۱۴۵- (۱۴۳۵): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَثْبٍ، عَنْ مُسْلِمِ الْحَنَاطِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى أَنْ يَخْطُبَ

شادی کا پیغام نہ بھیجے

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص اپنے بھائی کی منگیتر کو شادی کا پیغام نہ بھیجے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اسی کی مثل ہی مروی ہے اور بعض محدثین نے یہ اضافہ کیا ہے: یہاں تک کہ پہلا آدمی اس کو چھوڑ دے یا وہ اجازت دے دے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اپنے (مسلمان) بھائی کی منگنی (والے گھر) پر اپنی شادی کا پیغام نہ بھیجے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی منگنی پر پیغام نکاح نہ بھیجے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ ایک آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کی منگنی کی جگہ پر اپنا پیغام نکاح بھیجے، یہاں تک کہ وہ (پہلا)

[۱۱۲۱] الموطأ لإمام مالك: ۲/۵۲۳، صحيح البخارى، كتاب النكاح، باب لا يخطب الرجل على خطبة أخيه، ح: ۵۱۴۲، صحيح

مسلم، كتاب النكاح، باب تحريم الخطبة على خطبة أخيه حتى يأذن أو يشرك، ح: ۱۳۱۲

[۱۱۲۲] صحيفة همام بن منبه: ۱۱۲

[۱۱۲۳] الموطأ لإمام مالك: ۲/۵۲۳

[۱۱۲۴] صحيح البخارى، كتاب البيوع، باب لا يبع على بيع أخيه، ح: ۲۱۴۰، صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب تحريم الخطبة على خطبة، ح: ۱۴۱۳

[۱۱۲۵] المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۲/۴۲، المعجم الكبير للطبراني: ۱۲/۳۳۶

الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكَحَ أَوْ خُودَ جَهْوُودَ دَعَى يَنْكَاحَ كَرَلَى - يَتْرُكُ .

باب التعريض بالخطبة

۱۱۲۶- (۱۳۶۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلْمَرْأَةِ وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا مِنْ وَفَاةِ زَوْجِهَا: إِنَّكَ عَلَيَّ لَكَرِيمَةٌ، وَإِنِّي فِيكَ لَرَاعِبٌ، وَإِنَّ اللَّهَ لَسَائِقٌ إِلَيْكَ خَيْرًا وَرِزْقًا، وَنَحْوَ هَذَا مِنَ الْقَوْلِ .

۱۱۲۷- (۱۳۵۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهَا: ((فَإِذَا حَلَلْتَ فَادْنِينِي))، قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ أَخْبَرْتُهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي، فَقَالَ: ((أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكُ لَا مَالَ لَهُ، وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ، أَنْ كِحِيَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ))، فَكَحَحْتُهُ، فَجَعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا وَاعْتَبَطْتُ بِهِ .

۱۱۲۸- (۹۲۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي

پیغام شادی کا بیان

قاسم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ (اور تم پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم عورتوں کو اشارۃً شادی کا پیغام دے دو) کی تفسیر میں فرمایا کرتے تھے کہ عورت جب اپنے خاوند کی وفات کی عدت گزار رہی ہو تو آدمی اس سے یوں کہہ سکتا ہے کہ تو مجھے پسند ہے، میں تجھ میں رغبت رکھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ تجھے بھلائی یا رزق پہنچانے والا ہے، اور اس طرح کی کوئی بھی بات (کہہ سکتا ہے)۔

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: جب تم حلال (یعنی عدت سے فارغ) ہو جاؤ تو مجھے بتلانا۔ سو جب میں حلال ہو گئی تو میں نے آپ ﷺ کو بتلایا کہ معاویہ اور ابو جہم نے مجھے شادی کا پیغام بھیجا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: معاویہ تو بیچارا نادار و غریب ہے، اس کے پاس تو کوئی مال ہی نہیں ہے اور جو ابو جہم ہے وہ اپنی گردن سے لاٹھی نیچے ہی نہیں رکھتا ہے (یعنی بہت سخت مزاج ہے، لہذا) تو اسامہ بن زید سے نکاح کر لے۔ چنانچہ میں نے انہی سے نکاح کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان میں خیر سے نوازا اور میں اس کے ساتھ خوش حال رہنے لگی۔

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ اپنے خاوند سے ملنے والی طلاق کی عدت گزار رہی تھیں کہ

[۱۱۲۶] الموطأ لإمام مالك: ۲/۵۲۴، تفسیر الطبری: ۱۰۰/۵

[۱۱۲۷] المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۴۲/۱۴۴، المصنف لابن أبي شيبة: ۱۲/۱۶۷

[۱۱۲۸] الموطأ لإمام مالك: ۲/۵۸۰، صحيح مسلم، كتاب الطلاق، باب المطلقة ثلاثاً لا نفقة لها، ح: ۱۴۸۰

سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهَا فِي عَدَّتِهَا مِنْ طَلَاقِ زَوْجِهَا: ((فَإِذَا حَلَلْتَ فَادْنِينِي))، قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ أَخْبَرْتُهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ، وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ، أَنْ كِحِي أُسَامَةَ))، قَالَتْ: فَكَرِهْتُهُ، فَقَالَ: ((أَنْ كِحِي أُسَامَةَ))، فَكَرِهْتُهُ فَجَعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا وَاعْتَبْتُ بِهِ.

رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: جب تم حلال (یعنی عدت سے فارغ) ہو جاؤ تو مجھے بتلانا۔ سو جب میں حلال ہو گئی تو میں نے آپ ﷺ کو بتلایا کہ معاویہ اور ابو جہم نے مجھے شادی کا پیغام بھیجا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: معاویہ تو نادار و محتاج ہے، اس کے پاس مال نہیں ہے اور جو ابو جہم ہے وہ لاشیٰ اپنی گردن سے نیچے نہیں رکھتا (یعنی سخت مزاج ہے) تو اسامہ بن زید سے شادی کر لے۔ کہتی ہیں کہ میں نے اسامہ کو ناپسند کیا تو آپ ﷺ نے (دوبارہ) فرمایا کہ اسامہ سے شادی کر لے، چنانچہ میں نے انہی سے شادی کر لی، تو اللہ تعالیٰ نے خیر و بہلائی سے نوازا اور میں ان کے ساتھ ہنسی خوشی رہنے لگی۔

اس کا بیان کہ عقل مند ولی اور دو عادل

گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میرے نزدیک عقل مند ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دو عادل گواہوں اور ایک مرشد ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ (امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) میرا خیال ہے کہ مسلم راوی نے اسے ابن خثیم سے سنا ہے۔

باب ((لانکاح الابولی

مرشد و شاہدی عدل))

۱۱۲۹- (۱۱۰۰): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ خَثِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَا نِكَاحَ إِلَّا بِالْوَالِيِّ مُرْشِدٍ وَشَاهِدَيْ عَدْلٍ.

۱۱۳۰- (۱۴۳۳): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ خَالِدٍ وَسَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَثْمَانَ بْنِ خَثِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَا نِكَاحَ إِلَّا بِشَاهِدَيْ عَدْلٍ وَوَالِيٍّ مُرْشِدٍ، وَأَحْسَبُ مُسْلِمًا قَدْ سَمِعَهُ مِنْ ابْنِ خَثِيمٍ.

[۱۱۲۹] سنن الدارقطني: ۳/۲۳۱

[۱۱۳۰] الموطأ لإمام مالك: ۲/۳۵۰

[۱۱۳۱] المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۴/۱۴۹، سنن الدارمی: ۲/۱۱۶، سنن أبي داود، كتاب النكاح، باب اذا أنكح الواليان، ح: ۲۰۸۸، سنن الترمذی، أبواب النكاح، باب ما جاء في الوليين يزوجان، ح: ۱۱۱۰، سنن النسائي، كتاب البيوع، باب الرجل يبيع السلعة فيستحقها

مستحق، ح: ۴۶۸۲

باب ((إذا أنكح الوليان فالاول أحق))

۱۱۳۱- (۱۳۶۰): أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيَّةَ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَنْكَحَ الْوَلِيَّانِ فَالْأَوَّلُ أَحَقُّ، وَإِذَا بَاعَ الْمُجْبِرَانِ فَالْأَوَّلُ أَحَقُّ)).

اس کا بیان کہ جب دو ولی نکاح کرائیں تو پہلا زیادہ حقدار ہے۔

کسی صحابی رسول سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب دو ولی نکاح کرائیں تو پہلا زیادہ حق رکھتا ہے اور جب دو شخص خرید و فروخت کر لیں تو پہلا زیادہ حقدار ہے۔

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جب دو ولی نکاح کر دیں تو پہلا زیادہ حق دار ہے۔

۱۱۳۲- (۱۴۲۹): أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْرُوفِ بِابْنِ عَلِيَّةَ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَنْكَحَ الْوَلِيَّانِ فَالْأَوَّلُ أَحَقُّ)).

عورت کسی کے نکاح میں ولی نہیں بن سکتی

عبدالرحمن بن قاسم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے خاندان میں سے کوئی انہیں نکاح کے متعلق کہتا تو آپ مکمل خطبہ پڑھتیں جب صرف عقد نکاح رہ جاتا تو آپ اپنے اہل میں سے کسی کو کہتیں کہ اس کی شادی (نکاح) کر دو، کیونکہ عورت کسی کا نکاح نہیں کروا سکتی۔

باب المرأة لا تلي عقدة النكاح

۱۱۳۳- (۱۴۳۰): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تُخَطِّبُ إِلَيْهَا الْمَرْأَةَ مِنْ أَهْلِهَا فَتَشْهَدُ فَإِذَا بَقِيَتْ عُقْدَةُ النِّكَاحِ قَالَتْ لِبَعْضِ أَهْلِهَا: زَوْجُ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَلِي عُقْدَةَ النِّكَاحِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہیں کر سکتی، یقیناً یہ سرکشی ہے کہ عورت خود ہی اپنا نکاح کر لے۔

۱۱۳۴- (۱۴۳۱): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ، فَإِنَّ الْبَعْثَى إِنَّمَا تُنْكَحُ نَفْسَهَا.

[۱۱۳۲] أيضاً

[۱۱۳۳] المصنف لابن أبي شيبة: ۴/۵۵۸، المصنف لعبد الرزاق: ۶/۲۰۱

[۱۱۳۴] سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، باب لا نكاح إلا بولي، ح: ۱۸۸۲، سنن الدار قطنی: ۳/۲۲۷، السنن الكبرى للبيهقي: ۷/۱۱۰

ولی کے بغیر نکاح باطل اور ناقابل قبول ہونا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس عورت کا بھی اس کے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا گیا تو اس کا نکاح باطل ہے، آپ ﷺ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کسی عورت کا اس کے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر دیا جائے تو اس کا نکاح ناقابل قبول ہے، آپ ﷺ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔ پھر اگر اس کے خاوند نے اس سے ہمبستری کر لی ہو تو عورت کو مہر ادا کیا جائے اس کے عوض جو اس (خاوند) نے اپنے لیے) اس کی شرمگاہ کو حلال کیا ہے، لیکن اگر وہ باہم الجھ پڑیں تو جس عورت کا کوئی ولی نہ ہو اس کا ولی بادشاہ (حکمران) بنے گا۔

سیدنا عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنی بکر بن کنانہ قبیلے کی آمنہ بنت ثمامہ نامی عورت نے عمر بن عبد اللہ بن مقرس سے نکاح کر لیا، علقمہ بن علقمہ عتواری نے عمر بن عبد العزیز کو خط لکھا جبکہ وہ مدینہ کے گورنر تھے، میں اس عورت کا ولی ہوں اور اس نے میری اجازت کے بغیر نکاح کر لیا ہے تو عمر بن عبد العزیز نے اس کا جواب لکھا اور عورت کو برقرار دیا اور فرمایا: اس کا نکاح باطل ہے، اگر آدمی نے اس سے صحبت کی ہے تو پھر آدمی کے اس

باب بطلان النکاح بغیر ولی وردہ

۱۱۳۵- (۱:۱۹۹): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنٍ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ)) ثَلَاثًا.

۱۱۳۶- (۱:۱۳۵): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنٍ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ)) ثَلَاثًا، ((فَإِنْ أَصَابَهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، فَإِنْ اشْتَجَرُوا فَالْسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ)).

۱۱۳۷- (۱:۱۴۸): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: نَكَحَتْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي بَكْرِ بْنِ كِنَانَةَ يُقَالُ لَهَا أَمْنَةُ بِنْتُ أَبِي ثُمَامَةَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُضَرِّسٍ، فَكَتَبَ عَلْقَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ الْعُتَوَارِيُّ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِذْ هُوَ وَالِي الْمَدِينَةِ: إِنِّي وَلِيِّهَا، وَإِنَّهَا نَكَحَتْ بِغَيْرِ أَمْرِي، فَرَدَّهُ عُمَرُ وَقَدْ أَصَابَهَا، قَالَ:

[۱۱۳۵] سنن أبي داود، كتاب النكاح، باب في الولي، ح: ۲۰۸۳، سنن الترمذی، أبواب النكاح، باب ما جاء لا نكاح الا بولي،

ح: ۱۱۰۲، المستدرک للحاکم: ۱۶۸/۲

[۱۱۳۶] ایضاً

[۱۱۳۷] المصنف لعبد الرزاق: ۱۹۸/۶

سے صحبت کرنے کی وجہ سے اس عورت کے لیے حق مہر ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسی صورت میں یہی فیصلہ کیا ہے۔

عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں کہ میں سفر میں چند ہمراہیوں کے ساتھ تھا کہ ان میں ایک بیوہ عورت بھی تھی جس نے ایک آدمی کو اپنا ولی منتخب کر دیا اور اس ولی نے اس عورت کا کسی مرد سے نکاح کر لیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نکاح کرنے والے اور جس کا نکاح ہوا تھا، دونوں کو کوڑے لگائے اور اس عورت کا نکاح بھی ختم کر دیا۔

عبدالرحمن بن معبد سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بغیر ولی کے نکاح کرنے والی عورت کا نکاح ناقابل قبول قرار دیا۔

ابوزبیر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ایسا نکاح لایا گیا جس پر صرف ایک مرد اور ایک عورت ہی گواہ تھے تو آپ نے فرمایا: یہ پوشیدہ نکاح ہے میں اسے جائز قرار نہیں دیتا، اگر مجھے اس کا پہلے علم ہو جاتا تو میں رجم کر دیتا۔

خفیہ شادی کرنے والے مرد و عورت اور مصنوعی بال لگانے اور لگوانے والی عورت کا بیان
عمرہ بنت عبدالرحمن روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے خفیہ طور پر قتل کرنے والے مرد اور عورت پر لعنت فرمائی ہے۔

فَأَيُّ امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنٍ وَلَيْهَا فَلَا نِكَاحَ لَهَا، لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، وَإِنْ أَصَابَهَا فَلَهَا صَدَاقٌ مِثْلُهَا بِمَا أَصَابَ مِنْهَا بِمَا قَضَى لَهَا بِهِ النَّبِيُّ ﷺ.

۱۱۳۸- (۱۴۲۶): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَسَعِيدٌ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: جَمَعَتِ الطَّرِيقُ رُفْقَةً فِيهِمْ امْرَأَةٌ تَيْبٌ فَوَلَّتْ مِنْهُمْ رَجُلًا أَمْرَهَا فَرَزَّوَجَهَا رَجُلًا فَجَلَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ النَّكَاحَ وَالْمُنْكَحَ وَرَدَّ نِكَاحَهَا.

۱۱۳۹- (۱۴۲۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْبُدِ بْنِ عُمَيْرٍ: أَنَّ عُمَرَ ﷺ رَدَّ نِكَاحَ امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ وُلَى.

۱۱۴۰- (۱۴۳۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، قَالَ: أَتَى عُمَرَ ﷺ بِنِكَاحٍ لَمْ يَشْهَدْ عَلَيْهِ إِلَّا رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ، فَقَالَ: هَذَا نِكَاحُ السِّرِّ وَلَا أُجِيزُهُ، وَلَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِيهِ لَرَجَمْتُ.

باب المختفی والمختفیه والواصله والموصوله

۱۱۴۱- (۱۷۰۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الرَّجَالِ، عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ الْمُخْتَفِيَّ وَالْمُخْتَفِيَةَ.

[۱۱۳۸] المصنف لابن أبي شيبة: ۴۰۶/۳، السنن لسعيد بن منصور: ۱۷۵/۱، المصنف لعبد الرزاق: ۱۹۸/۶

[۱۱۳۹] المصنف لعبد الرزاق: ۱۹۸/۶، السنن لسعيد بن منصور: ۱۸۵/۱

[۱۱۴۰] الموطأ لإمام مالك: ۲/۲۰۵

[۱۱۴۱] الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۳۸، السنن الكبرى للبيهقي: ۲۸۰/۸

محمد بن ادریس بیان کرتے ہیں کہ میں نے عقوبات اور اس کے بچاؤ کے متعلق کئی روایات مرسل روایت کی ہیں۔ لیکن ان کے منقطع ہونے کی وجہ سے ہم نے انہیں چھوڑ دیا ہے۔

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! میری بیٹی کو خسرہ کی بیماری ہے اور اس کے بال جھڑ گئے ہیں، کیا میں اس (کے سر) میں (مصنوعی) بال لگھ دوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بال لگانے والی اور لگوانے والی عورت پر لعنت کی گئی ہے۔

مطلقہ یا بیوہ عورت اپنے معاملہ میں اپنے ولی کی نسبت خود زیادہ حق رکھتی ہے جبکہ کنواری سے اجازت لی جائے گی

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مطلقہ یا بیوہ عورت اپنے معاملہ میں اپنے ولی کی نسبت خود زیادہ حق رکھتی ہے، جبکہ کنواری سے اس کے معاملہ کے (متعلق) اجازت لی جائے گی اور اسکی خاموشی ہی اس کی اجازت تصور ہوگی۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: وہ عورت جس کا شوہر نہ ہو وہ اپنے آپ پر اپنے ولی کی نسبت زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اس کے بارے میں اجازت لی جائے گی اور اس کی خاموشی کو ہی اس کی اجازت تصور کیا جائے گا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ: وَقَدْ رُوِيَ أَحَادِيثٌ مُرْسَلَةٌ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْعُقُوبَاتِ وَتَوْقِيئِهَا تَرَكَنَاهَا لِانْقِطَاعِهَا.

۱۱۴۲- (۸۱): عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: أَتَيْتُ امْرَأَةً النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ ابْنَتِي لِي أَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَتَمَزَّقَ شَعْرُهَا، أَفَأَصِلُ فِيهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَعْنَتِ الْوَاصِلَةِ وَالْمَوْصُولَةِ)).

باب ((الأيام أحق بنفسها من وليها والبكر تستأذن))

۱۱۴۳- (۸۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْأَيُّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صَمَاتُهَا)).

۱۱۴۴- (۱۰۹۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْأَيُّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا، وَإِذْنُهَا صَمَاتُهَا)).

[۱۱۴۲] صحيح البخاری، کتاب اللباس، باب الموصولة، ح: ۵۹۴۱، صحيح مسلم، کتاب اللباس والزينة، باب تحريم فصل الواصلة، ح: ۲۱۲۲

[۱۱۴۳] الموطأ لإمام مالك: ۵۴۲/۲، صحيح البخاری، کتاب النکاح، باب لا ینکح الأب وغیره، ح: ۵۱۳۶، صحيح مسلم، کتاب

النکاح، باب استئذان الثیب فی النکاح، ح: ۴۱۲۱

[۱۱۴۴] أيضاً

باب ولایۃ الاباء و رد نکاح الثیب

إنكرهته

۱۱۴۵- (۱۳۵۷): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ خَالِدٍ ،
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ
نُعَيْمًا أَنْ يُؤَامِرَ أُمَّ ابْنَتِهِ فِيهَا .

۱۱۴۶- (۸۵۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ ، وَمُجَمِّعِ ابْنِي يَزِيدَ بْنِ جَارِيَةَ ،
عَنْ عَمِّهِ ، عَنْ حَسَنَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ ، أَنَّ أَبَاهَا
زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ ، فَآتَتْ
النَّبِيَّ ﷺ ، فَرَدَّ نِكَاحَهَا .

باب نکاح الایامی

۱۱۴۷- (۱۴۳۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانٌ ، عَنْ يَحْيَى
بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ ابْنِ الْمُسَيْبِ فِي قَوْلِهِ
تَعَالَى: ﴿الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً﴾ الْآيَةَ ،
قَالَ: هِيَ مَنْسُوخَةٌ ، نَسَخَتْهَا: ﴿وَأَنْكِحُوا
الْأَيَامَى مِنْكُمْ﴾ فَهِيَ مِنْ أَيَامَى الْمُسْلِمِينَ .

۱۱۴۸- (۱۳۴۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانٌ ، عَنْ يَحْيَى ،
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّهُ قَالَ: هِيَ
مَنْسُوخَةٌ ، نَسَخَتْهَا: ﴿وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى
مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ﴾

آباء کے ولی ہونے اور عقیبہ کی ناپسندیدگی پر اس
کا نکاح ختم کرنے کا بیان

ابن جریر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
نُعیم رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ اپنی بیٹی کی ماں (یعنی اپنی بیوی)
کو اپنی بیٹی (کی مرضی جاننے) کے بارے میں ہدایت
کریں۔

خسائ بنت خدام روایت کرتی ہیں کہ ان کے باپ نے
ان کی شادی کر دی، حالانکہ وہ عقیبہ (بیوہ یا مطلقہ) تھیں،
تو انہوں نے اسے ناپسند کیا اور نبی ﷺ کے پاس آئیں
(اور اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا) تو آپ ﷺ نے اس
کا نکاح ختم کر دیا۔

کنوارے لڑکے لڑکیوں کے نکاح کا بیان

ابن مسیب اللہ تعالیٰ کے فرمان: الزَّانِي لَا يَنْكِحُ
إِلَّا زَانِيَةً ”زانی مرد صرف زانیہ عورت سے ہی نکاح
کر سکتا ہے“ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ
ہے اور اس کی ناسخ: وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى مِنْكُمْ ”تم میں
سے جو مرد اور عورتیں غیر شادی شدہ ہوں، ان کا نکاح
کر دیا کرو“ ہے۔ یہ زانیہ بھی مسلمانوں میں سے ہی ہے۔

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ وہ آیت منسوخ
ہے، اسے اس آیت وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى الخ تم میں سے
جو مرد اور عورتیں غیر شادی شدہ ہوں، ان کا نکاح
کر دیا کرو اور اپنے نیک بخت غلاموں اور لونڈیوں کا بھی

[۱۱۴۵] المصنف لعبد الرزاق: ۱۴۸/۶

[۱۱۴۶] الموطأ لإمام مالك: ۵۳۵/۲، صحيح البخارى، كتاب النكاح، باب اذا زوج الرجل ابنته وهي كارهة فنكاحها مردود، ح: ۵۱۲۷

[۱۱۴۷] السنن الكبرى للبيهقي: ۱۵۴/۷

[۱۱۴۸] السنن لسعيد بن منصور: ۲۵۴/۱

فَهِيَ مِنْ أَيَّامِ الْمُسْلِمِينَ يَعْنِي قَوْلَهُ: ﴿الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً﴾ الآية.

نے منسوخ کیا ہے، کیونکہ وہ (زانیہ) بھی مسلمانوں کے مجرد (غیر شادی شدہ) لوگوں میں سے ہے، ان کی (منسوخ آیت سے) مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً (زانی مرد صرف زانیہ عورت سے ہی نکاح کر سکتا ہے)۔

عبد اللہ بن یزید روایت کرتے ہیں کہ بعض اہل علم کا قول ہے: اس آیت میں ان دونوں کے درمیان وہی حکم ہے۔

عبد اللہ بن یزید، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ قَالَ: فِي هَذِهِ الْآيَةِ هُوَ حُكْمٌ بَيْنَهُمَا.

عبد اللہ بن یزید، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ قَالَ: فِي هَذِهِ الْآيَةِ هُوَ حُكْمٌ بَيْنَهُمَا.

مجاہد روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت دو رجہالت کی ان زانیہ عورتوں کے بابت نازل کی گئی تھی، جن کے مکانوں پر جھنڈے لگے ہوتے تھے۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ قَالَ: فِي هَذِهِ الْآيَةِ هُوَ حُكْمٌ بَيْنَهُمَا.

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ قَالَ: فِي هَذِهِ الْآيَةِ هُوَ حُكْمٌ بَيْنَهُمَا.

باب ما كان من نكاح المتعة

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوا کرتے تھے اور ہمارے ساتھ عورتیں (یعنی ہماری بیویاں) نہیں ہوتی تھیں، ہم نے خصی ہونا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمادیا۔ پھر آپ ﷺ نے ہمیں اس بات کی رخصت دے دی کہ ہم کسی شے کے عوض ایک وقت تک کسی عورت سے نکاح کر لیں۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ قَالَ: فِي هَذِهِ الْآيَةِ هُوَ حُكْمٌ بَيْنَهُمَا.

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ قَالَ: فِي هَذِهِ الْآيَةِ هُوَ حُكْمٌ بَيْنَهُمَا.

قیس بن ابی حازم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرماتے تھے: ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں جنگ میں شریک ہوئے اور ہماری بیویاں شریک نہیں ہوئی تھیں، چنانچہ ہم نے خصی ہونے

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ قَالَ: فِي هَذِهِ الْآيَةِ هُوَ حُكْمٌ بَيْنَهُمَا.

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ قَالَ: فِي هَذِهِ الْآيَةِ هُوَ حُكْمٌ بَيْنَهُمَا.

[۱۱۴۹] المعرفة للبيهقي: ۲۷۳/۵

[۱۱۵۰] المصنف لابن أبي شيبة: ۵۴۰/۳

[۱۱۵۱] صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب ما يكره من التبتل والخصاء، ح: ۵۷۳، صحيح مسلم، كتاب الطلاق، باب نكاح المتعة، ح: ۱۴۴۰

[۱۱۵۲] السنن لسعيد بن منصور: ۲۶۵/۱

نُخْتَصِي، فَهَنَانًا عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ
نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ إِلَى أَجَلٍ بِالشَّيْءِ.

باب النهي عن نكاح المتعة

۱۱۵۳- (۸۰۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ
الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَبْدِ اللَّهِ، ابْنِي
مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ
أَرْضَاهُمَا، عَنْ أَبِيهِمَا، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ
لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ
نِكَاحِ الْمُتَعَةِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

۱۱۵۴- (۱۱۴۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيمٍ
دَخَلَتْ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ، فَقَالَتْ: إِنَّ رَبِيعَةَ بِنْتُ أُمِّمَةَ اسْتَمْتَعَ
بِامْرَأَةٍ مُوَلَّدَةٍ فَحَمَلَتْ مِنْهُ فَخَرَجَ عُمَرُ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَجْرُدَاءَ هُ فَرَعَا، فَقَالَ: هَذِهِ
الْمُتَعَةُ، وَلَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِيهِ لَرَجَمْتُهُ.

۱۱۵۵- (۱۲۷۹): وَأَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، وَالْحَسَنِ ابْنِي
مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ
أَبِي طَالِبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ
مُتَعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ
الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

کا ارادہ کیا تو آپ نے ہمیں اس سے روک دیا، پھر
آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ہمیں عورت سے کچھ عرصہ کے لیے کسی
چیز کے بدلے نکاح کی رخصت دی۔

نکاح متعہ کی ممانعت کا بیان

سیدنا علی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے سیدنا ابن عباس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سے بیان کیا کہ
یقیناً نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے نکاح متعہ اور گھریلو گدھوں کے
گوشت سے منع فرمایا ہے۔

عروہ روایت کرتے ہیں کہ خولہ بنت حکیم سیدنا
عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کے ہاں آئیں اور انہوں نے کہا: ربیعہ بن امیہ نے
ایک بچوں والی عورت (کو تھوڑا سا فائدہ دے کر اس)
سے استمتاع کیا ہے اور وہ اس وجہ سے حاملہ ہو گئی ہے۔
سیدنا عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (غصے کے سبب) اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے نکلے
اور فرمایا: یہ متعہ ہے اور اگر میں اس سلسلہ میں پہلے اعلان
کر چکا ہوتا تو میں اسے رجم کر دیتا۔

سیدنا علی بن ابی طالب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے خیبر کے دن عورتوں سے متعہ کرنے
اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا تھا۔

[۱۱۵۳] الموطأ لإمام مالك: ۵۴۲/۲، صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب غزوة خيبر، ح: ۴۲۱۶، صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب

نكاح المتعة، ح: ۱۴۰۷

[۱۱۵۴] الموطأ لإمام مالك: ۸۶/۲، المصنف لعبد الرزاق: ۳۶۷/۹

[۱۱۵۵] الموطأ لإمام مالك: ۵۴۲/۲، صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب غزوة خيبر، ح: ۴۲۱۶، صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب

نكاح المتعة، ح: ۱۴۰۷

۱۱۵۶- (۲۸۰): أَخْبَرَنَا أَبُو عَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتَعَةِ.

سبرہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نکاحِ متعہ سے منع فرمایا ہے۔

۱۱۵۷- (۱۷۸۷): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، وَالْحَسَنِ ابْنِي مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَامَّ حَبِيرٍ عَنْ نِكَاحِ الْمُتَعَةِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خیبر کے سال نکاحِ متعہ اور گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع کیا۔

۱۱۵۸- (۱۸۱۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، أَخْبَرَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نِكَاحِ الْمُتَعَةِ.

سبرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاحِ متعہ سے منع فرمایا ہے۔

نکاحِ شغار کی ممانعت کا بیان

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاحِ شغار سے منع فرمایا ہے۔

شغار سے مراد یہ ہے کہ آدمی اپنی بیٹی کی شادی اس شرط پر کسی کے ساتھ کرے کہ وہ بھی اپنی بیٹی کی اس کے ساتھ شادی کرے گا اور ان دونوں میں کوئی حق مہر بھی نہ ہو۔

باب النهی عن الشغار

۱۱۵۹- (۱۳۶۸): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ.

وَالشِّغَارُ: أَنْ يُزَوَّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوَّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ.

۱۱۶۰- (۱۳۶۹): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ

[۱۱۵۶] صحيح البخاري، كتاب التفسير، تفسير سورة النور، باب والذين يرمون أزواجهم ولم يكن لهم شهداء إلا أنفسهم، ح: ۴۷۴۵،

صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب نكاح المتعة، ح: ۱۴۶۰

[۱۱۵۷] الموطأ لإمام مالك: ۵۴۲/۲، صحيح البخاري، كتاب الذبائح والعيد، باب لحوم الحمر الإنسانية، ح: ۵۵۲۳، صحيح مسلم،

كتاب العيد والذبائح، باب تحريم أكل لحوم الحمر الإنسانية، ح: ۱۴۰۷

[۱۱۵۸] صحيح البخاري، كتاب التفسير، تفسير سورة النور، باب والذين يرمون أزواجهم ولم يكن لهم شهداء إلا أنفسهم، ح: ۴۷۴۵،

صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب نكاح المتعة، ح: ۱۴۰۶

[۱۱۵۹] الموطأ لإمام مالك: ۵۳۵/۲، صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب الشغار، ح: ۵۱۱۲، صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب

تحريم نكاح الشغار وبتلانه، ح: ۱۴۱۵

[۱۱۶۰] أيضاً

ابن جریر، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّعَارِ.

مجاہد روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اسلام میں شغار نہیں ہے۔

۱۱۶۱- (۱۳۷۰): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے وہ سٹے کا نکاح ممنوع قرار دیا ہے اور مالک نے اسی حدیث میں اضافہ کیا ہے کہ شغار سے مراد یہ ہے کہ ایک آدمی کسی آدمی سے اپنی بیٹی کا نکاح اس شرط پر کرے کہ وہ اپنی بیٹی اس کی زوجیت میں دے گا۔

۱۱۶۲- (۱۷۶۸): أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ شَافِعِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ بْنِ هَاشِمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ عَلَابِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خَزِيمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ إِبْيَاسِ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِ بْنِ عَدْنَانَ، ابْنِ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، كِلَاهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ.

وَرَادَ مَالِكٌ فِي حَدِيثِهِ: وَالشِّغَارُ: أَنْ يَزُوجَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يَزُوجَهُ ابْنَتَهُ.

جن غلام اور آزاد عورتوں کو آدمی نکاح میں جمع نہیں کر سکتا، ان کا بیان

باب لا يجمع الرجل بينهن من ملك

اليمين والاحرار

تصیہ بن ذؤیب سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے

۱۱۶۳- (۱۴۱۹): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنِ ابْنِ

[۱۱۶۱] المصنف لعبد الرزاق: ۱۸۴/۶

ز [۱۱۶۲] أيضاً

[۱۱۶۳] الموطأ لإمام مالك: ۵۳۸/۲

شہاب، عَنْ قَيْصَةَ بِنِ ذُوَيْبٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْأَخْتَيْنِ مِنْ مَلِكِ الْيَمِينِ هَلْ يُجْمَعُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ عَثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَحَلَّتَهُمَا آيَةٌ وَحَرَّمَتْهُمَا آيَةٌ وَأَمَّا أَنَا فَلَا أُحِبُّ أَنْ أَصْنَعَ هَذَا قَالَ فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ فَلَقِيَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَوْ كَانَ لِي مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ فَمَا وَجَدْتُ أَحَدًا فَعَلَّ ذَلِكَ لَجَعَلْتُهُ نَكَالًا.

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے دو ایسی لونڈیوں کے بارے میں سوال کیا جو دونوں بہنیں ہیں کہ کیا انہیں (ایک ہی آدمی کے نکاح میں) جمع کیا جاسکتا ہے؟ تو عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دونوں کو قرآن کی ایک ہی آیت حلال کرتی ہے اور قرآنی آیت ہی ان دونوں کو حرام قرار دیتی ہے۔ لیکن میں تو ایسا پسند نہیں کرتا، وہ ان کے پاس سے نکلے تو راستے میں انہیں ایک صحابی رسول ملے تو انہوں نے فرمایا: اگر میرے سامنے اس طرح کا معاملہ پیش آجاتا اور میرے پاس اختیار بھی ہوتا تو اسے دوسروں کے لیے عبرت بنا دیتا۔

قَالَ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَرَاهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. قَالَ مَالِكٌ وَبَلَغَنِي عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ مِثْلَ ذَلِكَ.

ابن شہاب فرماتے ہیں: میرا خیال ہے کہ وہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔ مالک بیان کرتے ہیں کہ مجھے زبیر بن عوام سے اسی طرح کی حدیث پہنچی ہے۔

عبد اللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے والدہ اور بیٹی لونڈی کے متعلق سوال کیا گیا کہ کیا ان میں سے ایک سے صحبت کے بعد دوسری سے صحبت کی جاسکتی ہے؟ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہیں پسند کرتا کہ میں ان کی اکٹھی اجازت دوں۔

عبد اللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے لونڈی والدہ اور بیٹی کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: میں پسند نہیں کرتا کہ میں ان کی اکٹھی اجازت دوں۔ عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد کہتے تھے: میں چاہتا تھا کہ عمر رضی اللہ عنہ اس معاملہ میں اس سے بھی زیادہ سختی کریں۔

۱۱۶۵ - (۱۴۲۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عْتَبَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سُئِلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْأُمِّ وَأَبْنَتِهَا مِنْ مَلِكِ الْيَمِينِ فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ يُجْزِيَهُمَا جَمِيعًا. قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: قَالَ أَبِي فَوَدِدْتُ أَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ أَشَدَّ فِي ذَلِكَ مِمَّا هُوَ فِيهِ.

ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ معاذ بن عبد اللہ بن معمر، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے کہا: میری ایک لونڈی ہے جس سے میں صحبت کرتا ہوں، اس کی ایک بیٹی بھی میری لونڈی ہے جو بالغ ہو چکی ہے، تو کیا اسے پردے میں رکھوں (یعنی) اس کے قریب نہ جاؤں؟ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نہیں۔ وہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! میں اسے چھوڑوں گا نہیں یا پھر آپ کہیں گے کہ اسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔ فرمایا: میرے اہل میں سے کوئی ایسا نہیں کرتا اور نہ ہی میرا ماننے والا کوئی ایسا کرتا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص (اپنے نکاح میں) عورت اور اس کی مٹھو پھی گئی کو اکٹھا نہ کرے اور نہ ہی عورت اور اس کی خالہ کو۔ (یعنی بیک وقت مٹھو پھی بھتیجی اور خالہ بھانجی کو عقد نکاح میں نہ رکھے)۔

رہیہ اور رضاعت سے حرام رشتوں سے نکاح کی حرمت کا بیان

زینب بنت ابی سلمہ روایت کرتی ہیں کہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا میری بہن ابوسفیان کی بیٹی میں آپ ﷺ کی رغبت ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (میں) کیا کرنے والا ہوں؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ اس سے نکاح کر لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری بہن سے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو ایسا پسند کرے گی؟ انہوں نے جواباً کہا کہ

۱۱۶۶- (۱۶۲۳): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُخْبِرُ أَنَّ مَعَاذَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ جَاءَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا: إِنَّ لِي سُرِيَّةً أُصْبِتُهَا وَإِنِّي قَدْ بَلَغْتُ لَهَا ابْنَةً جَارِيَّةً لِي أَفَأَسْتَسِرُّ ابْنَتَهَا فَقَالَتْ: لَا قَالَ: فَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أَدْعُهَا إِلَّا أَنْ تَقُولِي حَرَمَهَا اللَّهُ فَقَالَتْ: لَا يَفْعَلُهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِي وَلَا أَحَدٌ أَطَاعَنِي.

۱۱۶۷- (۱۳۴۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (لَا يَجْمَعُ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا، وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا)).

باب تحريم الربيبة وما يحرم

بالرضاع

۱۱۶۸- (۱۳۳۷): أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَعَنْ أَبِيهَا، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ لَكَ فِي أُخْتِي ابْنَةَ أَبِي سُفْيَانَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَاعِلٌ مَاذَا؟)) قَالَتْ: تَنْكِحُهَا، قَالَ: ((أُخْتِكَ؟)) قَالَتْ:

[۱۱۶۶] السنن لسعيد بن منصور: ۱/۴۴۵، المصنف لعبد الرزاق: ۷/۱۹۰

[۱۱۶۷] الموطأ لإمام مالك: ۲/۵۲۳، صحيح البخاری، كتاب النكاح، باب لا ينكح المرأة عن عمته، ح: ۵۱۰۹، صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب تحريم الجمع بين المرأة وعمتها أو خالتها، ح: ۵۰۸۰

[۱۱۶۸] صحيح البخاری، كتاب النكاح، باب ورثا لیکم التي فی حور کم من نسائکم، ح: ۵۱۰۶، صحيح مسلم، كتاب الرضاع، باب

تحريم الربيبة وأخت المرأة، ح: ۱۴۴۹

مجھے تو یہی زیادہ پسند ہے کہ میرے ساتھ خیر و بھلائی میں جو شریک ہو، وہ میری ہی بہن ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ میرے لیے حلال نہیں ہے۔ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے تو یہ بتلایا گیا ہے کہ آپ نے ابوسلمہ کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اُم سلمہ کی بیٹی کو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر وہ میری گود میں پرورش پانے والی سوتیلی لڑکی نہ بھی ہوتی تو تب بھی میرے لیے حلال نہ ہوتی، کیونکہ وہ رضاعت کی نسبت سے میری بھتیجی لگتی ہے، مجھے اور اس کے باپ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے، لہذا تم مجھ پر اپنی بیٹیاں اور بہنیں پیش نہ کرو۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو (رشتے) ولادت کی رُو سے حرام ہوتے ہیں، وہ رضاعت سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔

ابن مسیب، سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ کی اپنے چچا حمزہ کی بیٹی سے شادی کی خواہش ہے؟ قریش کی خوبصورت ترین لڑکیوں میں سے ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا آپ کو معلوم نہیں حمزہ میرا رضاعی بھائی ہے اور اللہ تعالیٰ نے جن رشتوں کو نسب کی وجہ سے حرام قرار دیا ہے ان کو رضاعت کی وجہ سے بھی حرام

نَعَمْ، قَالَ: ((أَوْ تُحْبِبِينَ ذَلِكَ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ، لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِیَّةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكْنِي فِي خَيْرِ أُخْتِي، قَالَ: ((إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي))، قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَقَدْ أُخْبِرْتُ بِأَنَّكَ تَخْطُبُ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: ((بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَوَاللَّهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِیْتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي، إِنَّهَا لِابْنَةُ أُخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ، أَرْضَعْتَنِي وَأَبَاهَا ثَوْبِيَّةُ، فَلَا تَعْرِضَنَّ عَلَيَّ بِنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ)).

۱۱۶۹- (۱۳۴۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَحْرَمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرَمُ مِنَ الْوِلَادَةِ)).

۱۱۷۰- (۱۴۸۹): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ جُدْعَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ عَمِّكَ بِنْتِ حَمْزَةَ، فَإِنَّهَا أَجْمَلُ فَتَاةٍ فِي قُرَيْشٍ، فَقَالَ: ((أَمَّا عَلِمْتَ أَنَّ حَمْزَةَ أُخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ، وَأَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ

[۱۱۶۹] الموطأ لإمام مالك: ۲/۶۰۷، صحيح البخاری، كتاب الشهادات، باب الشهادة على الانساب، ح: ۲۶۴۶، صحيح مسلم، كتاب

الرضاع، باب بحرم من الرضاعة ما يحرم من الولادة، ح: ۱۴۴۴

[۱۱۷۰] صحيح مسلم، كتاب الرضاع، باب تحريم ابنه الأخ من الرضاعة، ح: ۱۴۴۶، المصنف لعبد الرزاق: ۷/۴۷۵، السنن لسعيد بن

منصور: ۱/۲۷۲، صحيح البخاری، كتاب النكاح، باب وأمهتكم التي أرضعنكم، ح: ۵۱۰۰

ظہر آیا ہے۔

اختلافِ رواۃ کے ساتھ سفیان کی حدیث کے مثل ہی

ہے۔

مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ)).

۱۱۷۱- (۱۴۹۰): أَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ

هَشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فِي ابْنَةِ

حَمْرَةَ، مِثْلَ حَدِيثِ سُفْيَانَ.

عمرو بن شریدر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس کی دو بیویاں ہیں ان میں سے ایک نے لڑکے کو اور دوسری نے لڑکی کو دودھ پلایا، تو کیا یہ لڑکی لڑکا آپس میں شادی کر سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، کیونکہ ان کا مادہ اور اصل ایک ہے۔

۱۱۷۲- (۱۴۹۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ

شَهَابٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ

بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ

امْرَأَتَانِ فَأَرْضَعَتْ إِحْدَاهُمَا غُلَامًا

وَأَرْضَعَتِ الْآخْرَى جَارِيَةً فَقِيلَ يَتَزَوَّجُ

الْغُلَامُ الْجَارِيَةَ؟ فَقَالَ: لَا، اللَّقَاحُ وَاحِدٌ.

نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس تھی کہ میں نے ایک آدمی کی آواز سنی جو حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگ رہا ہے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ آدمی آپ کے گھر میں داخلے کی اجازت طلب کر رہا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ یہ فلاں ہے، آپ ﷺ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی چچا کا نام لیا، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر فلاں زندہ ہوتا، یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے رضاعی چچا کے متعلق کہا، تو کیا وہ مجھ پر داخل ہو سکتا تھا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں رضاعت سے بھی وہی رشتے حرام ہوتے ہیں جو ولادت سے ہوتے ہیں۔

۱۱۷۳- (۱۴۸۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوَّجَ النَّبِيَّ ﷺ،

أَخْبَرَتْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا، وَأَنَّهَا

سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ

حَفْصَةَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ

اللَّهِ، هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ، فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَرَاهُ فُلَانًا، لِعَمِّ حَفْصَةَ

مِنَ الرِّضَاعَةِ))، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ

كَانَ فُلَانٌ حَيًّا، لِعَمِّهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ،

يَدْخُلُ عَلَيَّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

((نَعَمْ. إِنَّ الرِّضَاعَةَ تَحْرِمُ مَا تَحْرِمُ

الْوِلَادَةَ)).

[۱۱۷۱] تفرّد به الشافعی

[۱۱۷۲] الموطأ لإمام مالك: ۲/۶۰۲، سنن الترمذی، أبواب الرضاع، باب ما جاء في لبن الفحل، ح: ۱۱۴۹، سنن سعید بن منصور، ح: ۱/۲۷۶

[۱۱۷۳] الموطأ لإمام مالك: ۲/۶۰۱، صحيح البخاری، كتاب الشهادات، باب الشهادة على الانساب، ح: ۲۶۴۶، صحيح مسلم، كتاب

الرضاع، باب بحرم من الرضاعة ما يحرم من الولادة، ح: ۱۴۴۴

۱۱۷۴- (۱۱۷۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ،
عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ۖ
قَالَتْ: جَاءَ عَمِّي أَفْلَحُ... وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.
قَالَ الرَّبِيعُ: زَعَمَ الشَّافِعِيُّ مَا أَحَدٌ أَشَدُّ
خِلَافًا لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ مَالِكٍ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اَفْلَحُ (جو) نابینا (تھے)
، وہ آئے۔۔۔ اور (اس کے بعد ساری) حدیث ذکر کی۔
امام ربیع فرماتے ہیں: امام شافعی رضی اللہ عنہ کے خیال میں
(مسائل میں) اہل مدینہ کی مخالفت حضرت امام مالک رضی اللہ
سے بڑھ کر کوئی نہیں کرتا ہے۔

اس کا بیان کہ حرمت پانچ معلوم

رضعات سے ہوتی ہے

عمرہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے
فرمایا: قرآن میں دس معلوم رضعات (کا حکم) نازل
ہوا تھا جن سے حرمت ثابت ہوتی تھی، پھر پانچ رضعات
ہو گئے جن سے حرمت ثابت ہوتی تھی اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے
گھر وہی داخل ہوا کرتا تھا جس نے پانچ رضعات مکمل کیے
ہوتے تھے۔

اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے
قرآن میں دس مرتبہ دودھ پلانے کا جو حکم نازل فرمایا تھا وہ
پانچ مرتبہ پلانے کے حکم سے منسوخ کر دیا گیا تھا، اور
رسول اللہ ﷺ کی وفات تک عورتیں اسی حکم پر قائم
تھیں جو قرآن کی قرأت کی جاتی تھی۔

اُمّ المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے عاصم بن عبد اللہ بن
سعد کو اپنی بہن فاطمہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ وہ اسے
دس مرتبہ دودھ پلائیں تاکہ وہ ان کے پاس آجا سکیں، اور

۱۱۷۵- (۱۴۹۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى
بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ ۖ
كَانَتْ تَقُولُ: نَزَلَ الْقُرْآنُ بِعَشْرِ رَضَعَاتٍ
مَعْلُومَاتٍ يُحْرَمْنَ ثُمَّ صُبِرْنَ إِلَى خَمْسٍ
يُحْرَمْنَ فَكَانَ لَا يَدْخُلُ عَلَى عَائِشَةَ إِلَّا مَنْ
اسْتَكْمَلَ خَمْسَ رَضَعَاتٍ.

۱۱۷۶- (۱۱۰۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ،
عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ
الْمُؤْمِنِينَ ۖ قَالَتْ: كَانَ فِيمَا أَنْزَلَ اللَّهُ
مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ
يُحْرَمْنَ ثُمَّ نَسَخَنَ بِخَمْسِ مَعْلُومَاتٍ فَتَوَفَّى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُنَّ مِمَّا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ.

۱۱۷۷- (۱۱۰۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ،
عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ
حَفْصَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ۖ قَالَتْ: أُرْسِلَتْ بِعَاصِمِ بْنِ

[۱۱۷۴] الموطأ لإمام مالك: ۲/۶۰۲، صحيح البخاری، كتاب النكاح، باب لبن الفحل، ج: ۵۱۰۳، صحيح مسلم، كتاب الرضاع، باب

تحريم الرضاة من ماء الفحل، ج: ۱۴۴۵

[۱۱۷۵] سنن أبي داود، كتاب النكاح، باب في من حرم به، ج: ۲۰۶۱

[۱۱۷۶] الموطأ لإمام مالك: ۲/۶۰۸، صحيح مسلم، كتاب الرضاع، باب التحريم بخمس رضعات، ج: ۱۴۵۲

[۱۱۷۷] الموطأ لإمام مالك: ۲/۶۰۳، المصنف لعبد الرزاق: ۴۷/۷

وہ ابھی دودھ پیتے بچے ہی تھے، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا تو وہ ان کے پاس آنے جانے لگے۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ إِلَى أُخْتِهَا فَاطِمَةَ بِنْتِ عُمَرَ تَرْضِعُهُ عَشْرَ رَضَعَاتٍ لِيَدْخُلَ عَلَيْهَا وَهُوَ صَغِيرٌ يَرْضَعُ فَفَعَلْتُ وَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا.

ایک یاد مرتبہ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی

باب ((لا تحرم المصّة ولا المصتان))

سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک یاد مرتبہ دودھ چوسنے سے اور اسی طرح ایک یاد مرتبہ دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

۱۱۷۸- (۱۴۹۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُحْرِمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصْتَانِ، وَلَا الرَّضْعَةُ وَلَا الرَّضَعَتَانِ)).

سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک یاد مرتبہ دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

۱۱۷۹- (۱۱۰۵): أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُحْرِمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصْتَانِ)).

سالم بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں اپنی بہن ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اور آپ رضی اللہ عنہ ان کی رضاعت میں تھے، تو انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو تین مرتبہ دودھ پلایا پھر وہ بیمار ہو گئیں اور وہ اس تین مرتبہ دودھ پلانے کے علاوہ مجھے دودھ نہ پلا سکیں، چنانچہ میں اسی وجہ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس نہیں جایا کرتا تھا کہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے مجھے دس مرتبہ دودھ پلانے کی تعداد پوری نہیں کی تھی۔

۱۱۸۰- (۱۱۰۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَرْسَلَتْ بِهِ وَهُوَ يَرْضَعُ إِلَيَّ أُخْتَهَا أُمَّ كَلْثُومٍ فَأَرْضَعْتَهُ ثَلَاثَ رَضَعَاتٍ ثُمَّ مَرِضَتْ فَلَمْ تَرْضِعْهُ غَيْرَ ثَلَاثَ رَضَعَاتٍ فَلَمْ أَكُنْ أَدْخُلُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّ أُمَّ كَلْثُومٍ لَمْ تَكْمِلْ لِي عَشْرَ رَضَعَاتٍ.

حرمت اسی سے ثابت ہوتی ہے جو انٹریوں تک پہنچ جائے

باب ((لا يحرم الامافتق الامعاء))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا کہ صرف اسی

۱۱۸۱- (۱۴۹۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ

[۱۱۷۸] صحيح ابن حبان: ۱۰۰/۳۹، سنن الدارمی: ۲/۱۲۹

[۱۱۷۹] أيضاً

[۱۱۸۰] الموطأ لإمام مالك: ۲/۶۰۳، المصنف لعبد الرزاق: ۷/۴۶۹

[۱۱۸۱] صحيح ابن حبان: ۱۲۵۰، سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، باب لا رضاع بعد فصال، ح: ۱۹۴۶

رضاعت سے حرمت ثابت ہوگی جو انتڑیوں کو پھاڑدے
(یعنی جس رضاعت کا دودھ انتڑیوں تک پہنچ جائے)۔

بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ
الْحَجَّاجِ أَظْنَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَا يَحْرِمُ
مِنَ الرِّضَاعَةِ إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ .

اس کا بیان کہ مرد کی طرف سے رضاعت سے
کچھ بھی حرمت ثابت نہیں ہوتی

باب الرضاعة من قبل الرجل
لا يحرم شيئاً

ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن زعمہ روایت کرتے ہیں کہ ان
کی والدہ زینب بنت ابی سلمہ نے سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا
کو دودھ پلایا تھا جو کہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں، تو
زینب بنت ابی سلمہ نے کہا: زبیر میرے پاس آتے تھے اور
میں منگھی کر رہی ہوتی تھی، پھر وہ میرے بالوں کی لٹ
پکڑ کر کہتے کہ میری طرف توجہ کر اور مجھ سے باتیں
کر، میں انہیں اپنا باپ سمجھتی تھی اور ان کے بیٹے میرے
بھائی تھے۔ پھر عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حرہ سے قبل ام
کلثوم کے لیے (نکاح کا) پیغام بھیجا، یعنی مجھے پیغام بھیجا کہ
حمزہ بن زبیر کے لیے مجھے ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا رشتہ چاہیے، اور
حمزہ کی والدہ کلبیہ قبیلہ سے تھی۔ میں نے اس کے
قاصد سے کہا: یہ اس کے لیے کیسے حلال ہے حالانکہ یہ
اس کی بہن کی بیٹی ہے؟ تو عبد اللہ نے میری طرف یہ پیغام
روانہ کیا کہ اس منع کا تعلق تیری طرف سے ہے۔ اس
لیے کہ میں نہ تو تیرا بھائی ہوں اور نہ یہ اسماء رضی اللہ عنہا کے بیٹے
تیرے بھائی ہیں اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کے وہ بیٹے جو اسماء رضی اللہ عنہا
کے علاوہ سے ہیں وہ تیرے بھائی نہیں ہیں۔ اس کے بارے
میں تو (کسی سے بھی) پوچھ سکتی ہے۔ (فرماتی ہیں کہ اس
وقت) اصحاب رسول کثرت سے موجود تھے اور امہات
المؤمنین بھی حیات تھیں، چنانچہ میں نے ان کی طرف پیغام
بھیجا اور ان سے (اس بارے میں) سوال کیا، تو انہوں نے

۱۱۸۲-۱۱۷.۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
زَمْعَةَ: أَنَّ أُمَّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ
أَرْضَعَتْهَا أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ أَمْرَأَةَ الزُّبَيْرِ
بْنِ الْعَوَّامِ، فَقَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ:
وَكَانَ الزُّبَيْرُ دَخَلَ عَلَيَّ وَأَنَا أَمْتِشِطٌ، فَيَأْخُذُ
بِقَرْنٍ مِنْ قُرُونِ رَأْسِي فَيَقُولُ: أَقْبِلِي عَلَيَّ
فَحَدِيثِي، أَرَاهُ أَنَّهُ أَبِي، وَمَا وَلَدَ فَهُمْ
إِخْوَتِي. ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَبَلَ
الْحَرَّةَ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَخَطَبَ إِلَيَّ أُمَّ كَلْثُومِ
ابْنَتِي عَلَى حَمْزَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَكَانَ حَمْزَةُ
لِلْكَلْبِيِّ فَقَالَتْ لِرَسُولِهِ: وَهَلْ تَحِلُّ لُهُ، إِنَّمَا
هِيَ ابْنَةُ أُخْتِي؟ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
الزُّبَيْرِ إِنَّمَا أَرَدْتُ بِهَذَا الْمَنْعِ لِمَا قَبْلَكَ لَيْسَ
لَكَ بِأَخٍ أَنَا وَمَا وَلَدَتْ أَسْمَاءُ فَهُمْ
إِخْوَتُكَ، وَمَا كَانَ مِنْ وَلَدِ الزُّبَيْرِ غَيْرِ
أَسْمَاءَ فَلَيْسُوا لَكَ بِإِخْوَةٍ، فَأَرْسَلِي فَسَلِي
عَنْ هَذَا: فَأَرْسَلْتُ فَسَأَلْتُ وَأَصْحَابُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُونَ
وَأُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالُوا لَهَا: إِنَّ الرِّضَاعَةَ
مِنْ قَبْلِ الرَّجُلِ لَا تَحْرِمُ شَيْئاً، فَأَنْكَحَتْهَا

إِيَّاهُ فَلَمْ تَزَلْ عِنْدَهُ حَتَّى هَلَكَ .

جواب دیا کہ جو رضاعت مرد کی طرف سے ہوتی ہے وہ کچھ حرام نہیں کرتی (یعنی اس سے حرمت نہیں واقع ہوتی) چنانچہ میں نے اس کا نکاح حمزہ بن زبیر سے کر دیا اور وہ تاحیات اسی کے پاس رہی۔

عطار بن یاسر سے مروی ہے کہ مرد کی طرف سے رضاعت کچھ حرام نہیں کرتی ہے۔

۱۱۸۳- (۱۱۷۲): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَأَبِي سَلَمَةَ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ الرِّضَاعَةَ مِنْ قِبَلِ الرِّجَالِ لَا تُحَرِّمُ شَيْئًا .

بڑی عمر کے شخص کی رضاعت کا بیان

سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سہلہ بنت سہیل کو حکم دیا کہ وہ سالم کو پانچ مرتبہ دودھ پلائے تو اس سے وہ ان کی محرم ہو جائیں گی۔

باب فی رضاعة الكبير

۱۱۸۴- (۱۱۰۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہما، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أَمَرَ سَهْلَةَ بِنْتَ سَهِيلٍ أَنْ تُرَضِعَ سَالِمًا خَمْسَ رَضَعَاتٍ، فَتَحْرُمَ بِهِنَّ .

سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو حذیفہ کی بیوی کو فرمایا کہ وہ سالم کو پانچ دفعہ دودھ پلا دے تو وہ اس کے دودھ پلانے کی وجہ سے اس پر حرام ہو جائے گا۔ اس نے ایسے ہی کیا اور وہ انہیں اپنا بیٹا ہی سمجھا کرتی تھی۔

۱۱۸۵- (۱۴۹۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہما، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أَمَرَ امْرَأَةَ أَبِي حُدَيْفَةَ أَنْ تُرَضِعَ سَالِمًا خَمْسَ رَضَعَاتٍ يَحْرُمُ بِلَبَنِهَا فَفَعَلَتْ فَكَانَتْ تَرَاهُ ابْنًا .

مالک، ابن شہاب سے بیان کرتے ہیں کہ ان سے جب بڑے کی رضاعت کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہما، جو صحابی رسول تھے اور جنگ بدر میں بھی

۱۱۸۶- (۱۴۹۶): حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَضَاعَةِ الْكَبِيرِ، فَقَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ أَبَا حُدَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَكَانَ مِنْ

[۱۱۸۳] المصنف لابن أبي شيبة: ۴/۲۴۴

[۱۱۸۴] الموطأ لإمام مالك: ۲/۶۰۵، صحيح مسلم، كتاب الرضاع، باب رضاعة الكبير، ح: ۴۵۳

[۱۱۸۵] أيضاً

[۱۱۸۶] أيضاً

شریک ہوئے تھے، انہوں نے سالم کو متنبی بنایا ہوا تھا، جنہیں کہا ہی سالم مولیٰ ابی حذیفہ جاتا تھا۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے زید بن حارثہ کو متنبی بنایا تھا تو ابو حذیفہ نے سالم، جسے وہ بیٹا سمجھتے تھے، کی شادی کر دی اور شادی بھی اپنی بہتھی فاطمہ بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے کی اور فاطمہ ان دنوں اول مہاجرات اور قریش کی افضل بیوہ عورتوں میں سے تھی، جب اللہ تعالیٰ نے زید بن حارثہ کے متعلق جو کچھ نازل کیا تو آپ نے فرمایا: تم انہیں ان کے باپوں کا کھانا نسبت سے پکارو، یہی اللہ کے ہاں سب سے زیادہ انصاف پر مبنی ہے، اگر تمہیں ان کے باپوں کا علم نہیں تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں، تو جس نے بھی متنبی بنایا ہوا تھا اس نے اس کی نسبت اس کے والد کی طرف کر دی۔ اگر اسے اس کے والد کا علم نہیں تھا تو اس نے اس کے آقا کی طرف اسے منسوب کر دیا۔ سہلہ بنت سہیل جو ابو حذیفہ کی بیوی اور بنی عامر بن لوئی قبیلے سے تھی وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! ہم تو سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے، تیس ایک ہی کپڑا پہنے ہوئی تھی کہ وہ مجھ پر داخل ہو جاتے، ہمارا تو گھر بھی ایک ہی ہے، اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ ہم کو جو بات پہنچی ہے اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے پانچ مرتبہ دودھ پلا دو وہ اس دودھ کی وجہ سے محرم ہو جائے گا، اس نے ایسے ہی کیا اور وہ اسے اپنا رضاعی بیٹا ہی سمجھا کرتی تھی، تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی ان آدمیوں کے بارے میں یہی طریقہ کار اختیار کیا جنہیں وہ اپنے ہاں آنا اچھا سمجھتی تھی، تو جن مردوں اور عورتوں کو وہ اپنے ہاں آنا اچھا سمجھتی ان کے متعلق وہ اپنی بہن ام کلثوم اور اپنی بھانجیوں سے کہتی کہ وہ انہیں ان کے لیے دودھ پلائیں۔

أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَدْ كَانَ شَهْدَ بَدْرًا، وَكَانَ قَدْ تَنَّبَى سَالِمًا الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ كَمَا تَنَّبَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ، وَأَنْكَحَ أَبُو حُذَيْفَةَ سَالِمًا وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ ابْنُهُ، فَأَنْكَحَهُ بِنْتَ أُخِيهِ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَهِيَ يَوْمَئِذٍ مِنْ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولَى، وَهِيَ يَوْمَئِذٍ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِي قُرَيْشٍ، فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ فِي زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَا أَنْزَلَ، فَقَالَ: «الذُّعُومُ لِأَبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَاخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ»، رَدَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْ أَوْلِيَّكَ مَنْ تَنَّبَى إِلَى أَبِيهِ، فَإِنْ لَمْ يَعْلَمْ أَبَاهُ رَدَّهُ إِلَى الْمَوَالِي، فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سَهِيلٍ وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ وَهِيَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَوَلَدًا، وَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيَّ وَأَنَا فَضْلٌ، وَلَيْسَ لَنَا إِلَّا بَيْتٌ وَاحِدٌ، فَمَاذَا تَرَى فِي شَأْنِهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيمَا بَلَّغْنَا: ((أَرْضِعِيهِ خَمْسَ رَضَعَاتٍ فَيَحْرُمُ بِلَبَنِهَا))، فَفَعَلْتُ، وَكَانَتْ تَرَاهُ ابْنًا مِنَ الرِّضَاعَةِ، فَأَخَذْتُ بِذَلِكَ عَائِشَةُ فِيمَنْ كَانَتْ تُحِبُّ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا مِنَ الرِّجَالِ، فَكَانَتْ تَأْمُرُ أُخْتَهَا أُمَّ كَلْثُومَ وَبَنَاتِ أُخْتِهَا يُرِضَعْنَ لَهَا مِنْ أَحَبَّتْ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، وَأَبَى سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرِّضَاعَةِ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ، وَقُلْنَا: مَا

تَرَى الَّذِي أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَهْلَةً بِنْتِ
سُهَيْلٍ إِلَّا رُحْصَةً فِي سَالِمٍ وَحَدَهُ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، لَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا بِهَذِهِ
الرَّضَاعَةَ أَحَدٌ، فَعَلَى هَذَا مِنَ الْخَبَرِ كَانَ
أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ فِي رَضَاعَةِ الْكَبِيرِ.

جب کہ باقی تمام نبی ﷺ کی بیویوں نے اس طرح کی
رضاعت والے تمام مردوں کو اپنے پاس آنے سے منع
کر دیا اور فرمایا: ہمارا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو
سہلہ بنت سہیل کو اس طرح کا حکم دیا تھا، وہ آپ کی
طرف سے صرف سالم کے بارے میں رخصت تھی۔ ہم پر
ایسی رضاعت والا کوئی مرد داخل نہ ہو، تو بڑے کی
رضاعت کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی بیویوں میں اس
طرح کی بات پائی جاتی تھی۔

باب استقرار نکاح المشرک إذا أسلم ومفارقة ما زاد عن أربع

کوبر قرار رکھنا اور چار سے زائد بیویوں
کو چھوڑ دینا

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ غیلان بن
سلمہ ثقفی جب اسلام لائے تو ان کے عقد میں دس بیویاں
تھیں، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: چار کور کھ لے اور باقی
سب کو فارغ کر دے۔

۱۱۸۷- (۱۳۵۱): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، أَحْسَبُهُ
إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ
الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ ﷺ، أَنَّ
غَيْلَانَ بْنَ سَلْمَةَ الثَّقَفِيَّ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُ
نِسْوَةٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَمْسِكْ أَرْبَعًا
وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ)).

مالک، زہری سے وہی غیلان کی حدیث روایت کرتے
ہیں۔

۱۱۸۸- (۱۳۵۲): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنِ
الزُّهْرِيِّ، حَدِيثَ غَيْلَانَ.

سیدنا نوفل بن معاویہ دیلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
میں نے جب اسلام قبول کیا تو میرے پاس پانچ بیویاں
تھیں، میں نے نبی ﷺ سے (اس بابت) سوال
کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک کو چھوڑ دے او

۱۱۸۹- (۱۳۵۳): أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا،
عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ
سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ
عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ

[۱۱۸۷] سنن الترمذی، أبواب النکاح، باب الرجل یسلم وعنده أكثر من أربع نسوة، ح: ۱۱۲۸، سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب

الرجل یسلم وعنده أكثر من أربع نسوة، ح: ۱۹۵۳، المستدرک للحاکم: ۱۹۳/۲، صحیح ابن حبان: ۱۸۱/۶

[۱۱۸۸] الموطأ لإمام مالک: ۵۸۶/۲

[۱۱۸۹] السنن الکبری للبیہقی: ۱۸۴/۷

چار کور کھ لے۔ چنانچہ ان میں سے جو میرے ہاں عرصہ دراز (یعنی) ساٹھ سال سے (تھی اور) معمر (بھی ہو چکی) تھی، اسے میں نے فارغ کر دیا۔

الدَّيْلِيُّ، قَالَ: أَسَلَمْتُ وَتَحْتِي خَمْسُ نِسْوَةٍ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((فَارِقْ وَاحِدَةً، وَأَمْسِكْ أَرْبَعًا))، فَعَمَدْتُ إِلَيْهِ أَقْدِمَهُنَّ عِنْدِي عَاقِرٍ مُنْذُ سِتِّينَ سَنَةً فَفَارَقْتُهَا.

دیلی یا ابن دیلمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اسلام قبول کیا اور میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں، میں نے نبی ﷺ سے (اس بارے میں) پوچھا تو آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ ان دونوں میں سے جسے چاہوں رکھ لوں اور دوسری کو چھوڑ دوں۔

۱۱۹۰- (۱۳۵۶): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي وَهَبِ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ أَبِي خِرَاشٍ، عَنِ الدَّيْلَمِيِّ، أَوْ عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ، قَالَ: أَسَلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَنِي أَنْ أُمْسِكَ أَيُّهُمَا شِئْتُ وَأَفَارِقَ الْأُخْرَى.

ابن شہاب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ ثقیف کے اسلم نامی آدمی، جس کی دس بیویاں تھیں، سے فرمایا: تم چار بیویاں رکھ لو اور باقی کو چھوڑ دو۔

۱۱۹۱- (۱۴۳۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ أَسَلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ: ((أُمْسِكْ أَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ)).

ابن شہاب روایت کرتے ہیں کہ صفوان بن امیہ اسلام سے فرار ہو کر نبی ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے مشرک ہونے کے دور میں حنین اور طائف (کی جنگ) میں شرکت کی لیکن ان کی بیوی مسلمان تھی، تو (ان کا) نکاح باقی رہا۔

۱۱۹۲- (۱۹۰۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ هَرَبَ مِنَ الْإِسْلَامِ ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَشَهِدَ حُنَيْنًا وَالطَّائِفَ مُشْرِكًا وَأَمْرَاتِهِ مُسْلِمَةً، وَأَسْتَقَرَّ عَلَى النِّكَاحِ.

ابن شہاب فرماتے ہیں: صفوان اور اس کی بیوی کے اسلام (قبول کرنے) کے درمیان ایک مہینے کا فرق تھا۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ بَيْنَ إِسْلَامِ صَفْوَانَ وَأَمْرَاتِهِ نَحْوَ مِنْ شَهْرٍ.

[۱۱۹۰] سنن ابی داؤد، کتاب الطلاق، باب فی من أسلم وعنده نساء کثر من أربع أو أختان، ح: ۲۲۴۱، سنن الترمذی، أبواب النکاح، باب الرجل یسلم وعنده أختان، ح: ۱۱۲۹، سنن ابن ماجه، کتاب النکاح، باب الرجل یسلم وعنده أختان، ح: ۱۹۵، صحیح ابن

حبان: ۴۶۲/۹

[۱۱۹۱] الموطأ لإمام مالک: ۵۸۶/۲

[۱۱۹۲] الموطأ لإمام مالک: ۵۴۳/۲

کتاب عشرة النساء و الايلاء و الخلع

عورتوں کے ساتھ معاشرت، ایلاء اور خلع کا بیان

حائضہ عورت سے مباشرت کا بیان

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس (کسی کو) یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ کیا آدمی اپنی بیوی سے اس کے حائضہ ہونے کی حالت میں مباشرت کر سکتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اسے عورت کے جسم کے نچلے حصے پر تہبند باندھ لینا چاہیے، پھر اگر چاہے تو اس سے مباشرت کر لے۔

عورتوں کے پاس ان کی پٹھ کی طرف آنے کی ممانعت کا بیان

سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو عورتوں کی پٹھوں کی طرف سے آتا ہے، یا آدمی اپنی بیوی کی پٹھ میں آتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حال ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسے بلایا، یا اسے بلانے کا حکم دیا (جب وہ آ گیا) تو پوچھا: تو نے کس طرح سے کہا؟ دوسوراخوں میں سے کون سے سوراخ میں؟ (خُرْزُ، خُرْبِيَّةُ، نَهْفِيَّةُ، ان تینوں کا معنی سوراخ ہی ہے) عورت کے پیچھے کی طرف سے آ کر آگے میں جماع کرنا ہے تو یہ درست ہے، لیکن اگر عورت کے پیچھے سے آ کر پٹھ میں ہی جماع کرنا ہے

باب مباشرة الحائض

۱۱۹۳- (۱۳۵۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أُرْسِلَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَسْأَلُهَا: هَلْ يُبَاشِرُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ؟ فَقَالَتْ: لَيْسَ دُونَ إِزَارِهَا عَلَى أَسْفَلِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا إِنْ شَاءَ.

باب النهي عن إتيان النساء في أدبارهن

۱۱۹۴- (۱۳۵۹): أَخْبَرَنَا عَمِي، مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ شَافِعٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَحِيحَةَ بْنِ الْحَلَّاجِ، أَوْ عَنْ عَمْرِو بْنِ فُلَانِ بْنِ أَحِيحَةَ بْنِ الْحَلَّاجِ، قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَا سَكَكْتُ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ إِيْتَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ، أَوْ إِيْتَانِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((حَلَالٌ))، فَلَمَّا وَلِيَ الرَّجُلُ دَعَاهُ، أَوْ أَمْرَ بِهِ فُدِعِيَ، فَقَالَ:

[۱۱۹۳] الموطأ لإمام مالك: ۱/۵۸، صحيح البخاري، كتاب الحيض، باب مباشرة الحائض، ح: ۳۰۰، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب مباشرة الحائض فوق الأزار، ح: ۲۹۳

[۱۱۹۴] السنن الكبرى للنسائي: ۵/۳۱۸، صحيح ابن حبان: ۹/۵۱۲، شرح مشكل الآثار: ۱۵/۴۳۰، المتقى لابن الجارود: ص: ۲۹۷، سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، باب النهي عن إتيان النساء في أدبارهن، ح: ۱۹۲۳

تویہ قطعی جائز نہیں ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں
شرماتا، تم عورتوں کی پٹھوں میں نہ آؤ۔

((كَيْفَ قُلْتَ فِي أَيْ الْخُرْبَتَيْنِ ((، أَوْ ((فِي
أَيْ الْخَرَزَتَيْنِ))، أَوْ ((فِي أَيْ الْحَصَفَتَيْنِ،
أَمِنْ دُبْرَهَا فِي قُبْلِهَا، فَنَعَمْ، أَمْ مِنْ دُبْرَهَا
فِي دُبْرَهَا فَلَا، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ
الْحَقِّ، لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ)).

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا: تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا:
میرے چچا ثقہ ہیں اور عبد اللہ بن علی بھی ثقہ ہیں، مجھے محمد
نے انصاری سے اسے روایت کرتے ہوئے بتلایا ہے، انہوں
نے اس کی تعریف کی اور خزیمہ ان اشخاص میں سے ہیں
کہ جن کی ثقاہت میں عالم کو کوئی شک نہیں ہے، سو میں
تو اس میں رخصت نہیں دیتا بلکہ اس سے منع کرتا ہوں۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ رحمۃ اللہ علیہ: قَالَ: فَمَا تَقُولُ؟ قُلْتُ:
عَمِّي ثِقَّةٌ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَلِيٍّ ثِقَّةٌ، وَقَدْ
أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ عَنِ الْأَنْصَارِيِّ الْمُحَدِّثِ
بِهَا أَنَّهُ أَتَنَى عَلَيْهِ خَيْرًا وَخَزِيمَةَ مِمَّنْ لَا
يَشُكُّ عَالِمٌ فِي ثِقَّتِهِ، فَلَسْتُ أُرْخِصُ فِيهِ،
بَلْ أَنَهَيْتُهُ عَنْهُ.

لونڈیوں سے عزل کا بیان

باب فی العزل عن الولائد

سالم بن عبد اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ
سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے
کہ وہ اپنی باندیوں سے وطی کرتے ہیں پھر وہ عزل کر لیتے
ہیں، میرے پاس جو بھی باندی آتی ہے وہ اپنے مالک کی طرف
اسی تکلیف کی شکایت کرتی ہے کہ وہ اس سے اپنا ایک بچہ
اٹھائے ہوئے ہے، سو تم عزل کیا کرو یا چھوڑ دیا کرو۔

۱۱۹۵- (۱۱۱۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ،
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا بَالُ رِجَالٍ
يَطْنُونَ وَلَا يَدَهُمْ ثُمَّ يَعْزَلُونَ، لَا تَأْتِينِي
وَلَيْدَةٌ يَعْتَرِفُ سَيِّدَهَا أَنْ قَدْ أَلَمَّ بِهَا إِلَّا
الْحَقْتُ بِهِ وَلَدَهَا وَأَعْزَلُوا بَعْدُ أَوْ اتْرَكُوا.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے وطی کی جانے والی عورتوں کے بچوں
کے بارے میں ابن شہاب کی سالم سے روایت کردہ
حدیث ہی کے مثل مروی ہے۔

۱۱۹۶- (۱۱۱۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ،
عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فِي
إِرْسَالِ الْوَلَائِدِ يُطَانُ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ.

اس کا بیان کہ بچہ صاحب بستر کا ہو گا

باب ((الولد للفرش))

سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ یا سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (یہ شک سفیان

۱۱۹۷- (۹۴۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ

[۱۱۹۵] الموطأ لإمام مالك: ۷۴۲/۲، المصنف لعبد الرزاق: ۱۳۲/۷

[۱۱۹۶] الموطأ لإمام مالك: ۷۴۳/۲، المصنف لعبد الرزاق: ۱۳۲/۷

[۱۱۹۷] كتاب الحدود، باب للعاهر الحجر، ح: ۶۸۱۷، صحيح مسلم، كتاب الرضاع، باب الولد للفرش، ح: ۱۴۵۸

شہاب، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، أَوْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، الشُّكُّ مِنْ سُفْيَانَ، أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ،
وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ)).

کوہوا ہے) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
بچہ صاحبِ فراش کے لیے ہے (یعنی بچہ اسی کا ہو گا جس کے
بستر پہ پیدا ہوا) اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔

۱۱۹۸- (۹۳۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ،
عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،
أَنَّ عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ وَسَعْدًا، اخْتَصَمَا إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ابْنِ أُمِّ زَمْعَةَ ذَكَرَهُ،
فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوْصَانِي أُخِي
إِذَا قَدِمْتُ مَكَّةَ أَنْ أَنْظُرَ إِلَى ابْنِ زَمْعَةَ
فَأَقْبِضَهُ فَإِنَّهُ ابْنِي، فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أُخِي
وَأَبْنُ أُمِّ أَبِي، وَوُلِدَ عَلَيَّ فِرَاشِ أَبِي، فَرَأَى
شَبَهَا بَعْتَبَةَ، فَقَالَ: ((هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ
زَمْعَةَ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا
سَوْدَةَ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ زمعہ کی لونڈی کے
بیٹے کے بارے میں عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ،
نبی ﷺ کے پاس جھگڑائے کر آئے تو سعد رضی اللہ عنہ نے کہا:
اے اللہ کے رسول! مجھے میرے بھائی نے وصیت کی تھی
کہ جب میں مکہ آؤں تو ابن زمعہ کو اپنے قبضے میں لے
لوں کیونکہ وہ میرا بھتیجا ہے۔ تو عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے کہا:
یہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور
میرے باپ کے بستر پہ پیدا ہوا ہے۔ تو نبی ﷺ نے اس
بچے میں عتبہ کی مشابہت دیکھی تو آپ نے فرمایا: اے
عبد بن زمعہ! یہ تجھے ہی ملے گا، کیونکہ بچہ صاحبِ فراش
کا ہوتا ہے، اور اے سودہ! تو اس سے پردہ کر۔

۱۱۹۹- (۹۳۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ،
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ
أَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى شَيْخٍ مِنْ
بَنِي زُهْرَةَ كَانَ يَسْكُنُ دَارَنَا، فَذَهَبَتْ مَعَهُ
إِلَى عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ وِلَادٍ مِنْ وِلَادِ
الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ: أَمَّا الْفِرَاشُ فَلِفُلَانٍ، وَأَمَّا
النُّطْفَةُ فَلِفُلَانٍ، فَقَالَ عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: صَدَقْتَ، وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَضَى بِالْفِرَاشِ.

ابو یزید بیان کرتے ہیں کہ مجھے سیدنا عمر بن
خطاب رضی اللہ عنہ نے بنو زہرہ کے ایک بوڑھے شخص کی طرف
(اسے بلانے) بھیجا، جو ہمارے گھر میں رہتا تھا۔ تو میں اسے
عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے دو درجاہلیت
کے مولود کے متعلق پوچھا، تو اس نے جواب دیا کہ بستر
فلاں کا ہو تا تھا جبکہ نطفہ فلاں کا ہو تا تھا۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا: توجیح کہہ رہا ہے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے
فراش کے ساتھ فیصلہ کیا ہے (یعنی بچہ صاحبِ بستر کے لیے
ہے)۔

[۱۱۹۸] أيضاً

[۱۱۹۹] المسند للحمیدی: ۱/۱۵، سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب الولد للفراش وللعاہر الحجر، ۲۰۰۵، المسند لإمام

أحمد بن حنبل: ۱/۳۰۷

باب إنكار لون الولد واستقرار النكاح

على الشبه

۱۴۰۰-۱۳۲۰: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم، فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَوَلَدْتُ غُلَامًا أَسْوَدًا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: ((هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((مَا أَلْوَانُهَا؟)) قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: ((هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقٍ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((أَتَى تَرَى ذَلِكَ؟)) قَالَ: عِرْقٌ نَزَعَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: ((فَلَعَلَّ هَذَا نَزَعَهُ عِرْقٌ)).

بچے کے رنگ کی وجہ سے اسے اپنا بچہ نہ ماننے اور

شُبہ پر نکاح برقرار رکھنے کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ نبی صلى الله عليه وسلم کے پاس ایک دیہاتی شخص آیا اور کہنے لگا: میری بیوی نے بہت کالے رنگ کا بچہ جنم دیا ہے (اور مجھے لگتا ہے کہ وہ بچہ میرا نہیں ہے) تو نبی صلى الله عليه وسلم نے اس سے فرمایا: کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں، آپ صلى الله عليه وسلم نے پوچھا: ان کا رنگ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: سُرخ، آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: کیا ان میں کوئی سفید سیاہی مائل بھی ہے؟ وہ بولا: جی ہاں، آپ صلى الله عليه وسلم نے پوچھا: تیرے خیال میں وہ کہاں سے آیا ہے؟ اس نے جواباً کہا: اس نے (اور اپنی نسل میں سے کسی کی) کوئی رگ کھینچ لی ہو گی، تو نبی صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: شاید پھر اس نے بھی کوئی رگ کھینچ لی ہو گی۔

۱۴۰۱-۱۳۳۱: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ أَعْرَابِيًّا مِنْ بَنِي فِزَارَةَ أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم، فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَوَلَدْتُ غُلَامًا أَسْوَدًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: ((هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟)) فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَمَا أَلْوَانُهَا؟)) قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: ((هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقٍ؟)) قَالَ: إِنَّ فِيهَا لَوُرُقًا، قَالَ: ((فَأَنَّى أَتَاهَا ذَلِكَ؟)) قَالَ: لَعَلَّهُ نَزَعَهُ عِرْقٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: ((وَهَذَا لَعَلَّهُ نَزَعَهُ عِرْقٌ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلى الله عليه وسلم کے پاس بنو فزارہ کا ایک بدوی شخص آیا اور اس نے کہا: میری بیوی نے سیاہ رنگ کا بچہ جنم دیا ہے۔ نبی صلى الله عليه وسلم نے اس سے فرمایا: کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں، آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: ان کا رنگ کیا ہے؟ وہ بولا: سُرخ، آپ صلى الله عليه وسلم نے پوچھا: کیا ان میں کوئی سفید سیاہی مائل رنگ کا بھی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں، آپ صلى الله عليه وسلم نے پوچھا: تیرے خیال میں وہ کہاں سے آیا ہے؟ اس نے جواباً کہا: اس نے کوئی رگ کھینچ لی ہو گی، تو نبی صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: شاید پھر اس نے بھی کوئی رگ کھینچ لی ہو گی۔

[۱۲۰۰] الموطأ لإمام مالك: ص: ۱۴۱، صحيح البخارى، كتاب الطلاق، باب اذا عرض بنفى الولد، ح: ۵۳۵، صحيح مسلم،

كتاب العان، ح: ۱۵۰۰

[۱۲۰۱] أيضاً

عبد اللہ بن عبید اللہ بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میری بیوی کسی بھی چھونے والے کو منع نہیں کرتی، آپ ﷺ نے فرمایا: اسے طلاق دے دو۔ وہ کہنے لگا: میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر اسے بسائے رکھو۔

عورتوں کو مساجد میں جانے کی اجازت کا بیان سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کی باندیوں کو اللہ کی مساجد (میں جانے) سے مت روکو، اور جب وہ نکلیں تو انہیں بھی بغیر خوشبو لگائے ہی نکلتا چاہیے۔

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کی باندیوں کو اللہ کی مساجد (میں آنے) سے نہ روکو۔

خرچ و اخراجات کا بیان

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہندام معاویہ نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! ابوسفیان کبجوس آدمی ہے وہ مجھے اتنا بھی خرچ نہیں دیتا کہ جو مجھے اور میری اولاد کو کافی ہو، مگر (اسی سے گزارا کرتی ہوں) جو میں اس کے علم کے بغیر اس سے لے

۱۲۰۲- (۱۶۳۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هَارُونَ بْنِ رِيَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي امْرَأَةً لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَطَلِّقْهَا))، قَالَ: إِنِّي أُحِبُّهَا، قَالَ: ((فَأَمْسِكْهَا إِذَا)).

باب الإذن للنساء في الخروج إلى المساجد ۱۲۰۳- (۸۴۲): أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ، وَإِذَا خَرَجْنَ فَلْيَخْرُجْنَ تَفَلَاتٍ)).

۱۲۰۴- (۸۴۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ)).

باب في النفقات

۱۲۰۵- (۱۶۱۵): أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ، أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ، أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ هَذَا أُمَّ مَعَاوِيَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا

[۱] سنن أبي داود: كتاب النكاح، باب النهي عن تزويج من لم يلد من النساء، ح: ۲۰۶۹، سنن النسائي، كتاب النكاح، باب تزويج الزوايا، ح: ۳۲۲۸

[۱۲۰۳] سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب في خروج النساء إلى المسجد، ح: ۵۶۵، المنتقى لابن الجارود، ح: ۳۳۲، صحيح ابن خزيمة: ۹۰/۳، صحيح ابن حبان: ۵۹۲/۵

[۱۲۰۴] صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب استئذان المرأة زوجها في الخروج إلى المسجد وغيره، ح: ۵۲۳۸، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب خروج النساء إلى المساجد إذا لم يترتب عليه فتنه، ح: ۴۴۲

[۱۲۰۵] صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب من أجرى أمر الامصار على ما يتعارفون بينهم، ح: ۱۲۱۱، صحيح مسلم، كتاب الاقضية، باب قضية هند، ح: ۱۷۱۴، المسند للحميدي: ۴۹۵/۲

لوں، تو کیا اس کی وجہ سے مجھ پر کوئی (گناہ) حرج ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اتنا لے لیا کرو جو تجھے اور تیرے اولاد کو کافی ہو۔

سُفْيَانُ رَجُلٌ شَحِيحٌ، وَإِنَّهُ لَا يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ سِرًّا وَهُوَ لَا يَعْلَمُ، فَهَلْ عَلَيَّ فِي ذَلِكَ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أُخِذِي مَا يَكْفِيكَ وَوَلَدَكَ بِالْمَعْرُوفِ)).

۱۲۰۶- (۱۳.۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ هِنْدًا بِنْتَ عَتَبَةَ أْتَتْ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ، وَلَيْسَ لِي مِنْهُ إِلَّا مَا يَدْخُلُ عَلَيَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أُخِذِي مَا يَكْفِيكَ وَوَلَدَكَ بِالْمَعْرُوفِ)).

۱۲۰۷- (۱۳.۸): حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عِنْدِي دِينَارٌ، قَالَ: ((أَنْفَقْهُ عَلَى نَفْسِكَ))، قَالَ: عِنْدِي آخَرُ، قَالَ: ((أَنْفَقْهُ عَلَيَّ وَلَدِكَ))، قَالَ: عِنْدِي آخَرُ، قَالَ: ((أَنْفَقْهُ عَلَيَّ أَهْلِكَ))، قَالَ: عِنْدِي آخَرُ، قَالَ: ((أَنْفَقْهُ عَلَيَّ خَادِمِكَ))، قَالَ: عِنْدِي آخَرُ، قَالَ: ((أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ)).

قَالَ سَعِيدٌ: ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ: يَقُولُ وَلَدَكَ: أَنْفَقْ عَلَيَّ، إِلَى مَنْ تَكَلِّمُنِي؟ تَقُولُ زَوْجَتُكَ: أَنْفَقْ عَلَيَّ أَوْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! ابوسفیان بھیت ہی بخیل شخص ہے، اس کی طرف سے تو مجھے صرف وہی ملا ہے جس کے باعث وہ مجھ پر داخل ہوا ہے (یعنی حق مہر) تو نبی ﷺ نے فرمایا: تو عرف کے مطابق اس قدر (بغیر اجازت ہی) لے لیا کرو جو تجھے اور تیرے بچے کے لیے کافی ہو۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور بولا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس دینار ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں اپنے آپ پر خرچ کر۔ اس نے کہا: میرے پاس اور بھی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں اپنی اولاد پر خرچ کر۔ وہ بولا: میرے پاس مزید ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں اپنی بیوی پر خرچ کر۔ اس نے عرض کی: میرے پاس اور بھی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں اپنے خادم پر خرچ کر۔ وہ گویا ہوا: اور بھی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے مصرف کو تو بہتر جانتا ہے۔

سعید بیان کرتے ہیں کہ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب یہ حدیث بیان کرتے تو فرماتے: تیرا بیٹا کہے گا کہ مجھ پر خرچ کریا مجھے کسی اور کے سپرد کر دے، تمہاری بیوی کہے گی

[۱۲۰۶] أيضاً

[۱۲۰۷] المسند للحمیدی: ۲/۴۹۵، سنن أبی داود، کتاب الزکاة، باب فی صلة الرحم، ح: صحیح البخاری، کتاب النفقات، باب

وجوب النفقة علی الأهل والعیال، ح: ۵۳۵۵، المستدرک للحاکم: ۱/۴۱۵

طَلِقْنِي، يَقُولُ خَادِمُكَ: أَنْفِقْ عَلَيَّ أَوْ بَعْنِي.
کہ مجھ پر خرچ کریا مجھے طلاق دے دے اور تیرا خادم ہے
گا کہ مجھ پر خرچ کریا مجھے بیچ دے۔

۱۴۰۸- (۱۳۰۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي
الزِّنَادِ، قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ
الرَّجُلِ لَا يَجِدُ مَا يَنْفِقُ عَلَى امْرَأَتِهِ. قَالَ:
يُفْرَقُ بَيْنَهُمَا. قَالَ أَبُو الزِّنَادِ قُلْتُ: سُنَّةٌ.
قَالَ سَعِيدٌ: سُنَّةٌ.
ابوالزناد بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب
سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا جو اپنی بیوی پر خرچ
کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، انہوں نے جواب دیا کہ ان
دونوں کو جدا کر دیا جائے۔ ابوالزناد کہتے ہیں کہ میں نے
کہا: یہ سنت ہے؟ تو سعید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: (ہاں) یہ
سنت ہے۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَالَّذِي يُشْبِهُ قَوْلَ سَعِيدٍ سُنَّةٌ
أَنْ تَكُونَ سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.
امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سعید رضی اللہ عنہ کا سنت
کہنا سنت رسول ہونے کی مشابہت رکھتا ہے۔

۱۴۰۹- (۱۳۱۰): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ،
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ
عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ إِلَى
أُمَّرَأَةٍ الْأَجْنَادِ فِي رَجَالٍ غَابُوا عَنْ نِسَائِهِمْ
فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَأْخُذُوهُمْ بَأَنْ يَنْفِقُوا أَوْ يَطْلِقُوا
فَإِنْ طَلَّقُوا بَعَثُوا بِنَفَقَةٍ مَا حَسَبُوا.
سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے کمانڈروں کی طرف مراسلہ بھیجا کہ
وہ مرد جو اپنی عورتوں سے غائب ہیں ان کو پکڑا جائے، وہ
انہیں خرچہ دیں یا طلاق، اگر طلاق دیتے ہیں تو جتنا عرصہ
روکا ہے اس کا خرچہ بھی دیں۔

باب النفقة على الاقارب

۱۴۱۰- (۱۰۰۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ الْمُنْكَدِرِ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ،
فَقَالَ: إِنَّ لِي مَالًا وَعِيَالًا، وَإِنَّ لِأَبِي مَالًا
وَعِيَالًا، وَإِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَأْخُذَ مَالِي فَيُطْعِمَهُ
عِيَالَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَنْتَ وَمَالُكَ
لِأَبِيكَ)).
اقرباء پر خرچ کرنے کا بیان
محمد بن منکدر روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی
نبی ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا کہ میرے پاس مال ہے اور
میں عیال دار شخص ہوں اور میرے باپ کے پاس بھی مال
ہے اور وہ بھی عیال دار شخص ہے، لیکن وہ چاہتا ہے کہ
میرا ہی مال لے لے کر اپنے بیوی بچوں کو کھلاتا رہے۔
تو نبی ﷺ نے فرمایا: تو اور تیرا مال (دونوں) تیرے باپ

[۱۲۰۸] [المصنف لعبد الرزاق: ۹۶/۷، المصنف لابن أبي شيبة: ۱۶۹/۴، السنن لسعيد بن منصور: ۸۲/۲]

[۱۲۰۹] [المصنف لعبد الرزاق: ۹۳/۷، المصنف لابن أبي شيبة: ۱۶۹/۴]

[۱۲۱۰] [سنن ابن ماجه، كتاب التجارات، باب ما للرجل من مال ولده، ح: ۲۲۹۱، سنن أبي داود، كتاب البيوع والتجارات، باب في

الرجل يأكل من مال ولده، ح: ۳۵۳۰، سنن الترمذی، أبواب الاحكام، باب ما جاء أن الوالد يأخذ من مال ولده، ح: ۱۳۵۸، صحيح ابن

کے ہی ہیں۔

خاوند کی بددماغی کا بیان

ابن مسیب روایت کرتے ہیں کہ محمد بن مسلمہ کی بیٹی سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی۔ انہیں اس کی کوئی بات ناگوار گزری، بڑی عمر یا کوئی اور بات، جس وجہ سے اس نے طلاق دینا چاہی تو اس (کی بیوی) نے کہا مجھے طلاق نہ دیجیے اور مجھے (اپنے ہاں) بسائے رکھیے اور میری باری کا جو چاہیں کریں، آپ کو اختیار ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: **وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مَخَالَعَ النَّحْلِ** اور اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی بددماغی کا ڈر ہو۔“

ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ عقیل بن ابی طالب نے فاطمہ بنت عتبہ سے شادی کی تو اس نے کہا کہ مجھ پر صبر کر میں تجھ پر خرچ کروں گی۔ پھر جب بھی وہ اس کے پاس آتے تھے وہ کہتی: عتبہ اور شیبہ کہاں ہیں؟ وہ خاموش ہو جاتے۔ ایک دن جب وہ آئے اور وہ اکتا چکے تھے، اس نے کہا: عتبہ اور شیبہ کہاں ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: جب تو جہنم میں جائے گی تو وہ تیری بائیں جانب ہوں گے۔ چنانچہ اس نے کپڑے سنبھال لیے (یعنی علیحدگی کے لیے تیار ہو گئی) پھر وہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور واقعہ ذکر کیا، تو انہوں نے معاویہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما (کو یہ معاملہ نمٹانے کے لیے) بھیجا گیا، تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں انہیں جدا کر کے ہی رہوں گا اور معاویہ نے کہا: میں بنی عبد مناف کے ان دو معزز لوگوں کو جدا نہیں کروں گا۔ جب وہ آئے تو انہوں نے دیکھا کہ وہ اپنے کپڑے باندھے بیٹھے تھے (یعنی بالکل تیار بیٹھے

باب فی النشور

۱۴۱۱- (۱۴۹۱): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّ بِنْتَ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ عِنْدَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَكَّرَهُ مِنْهَا إِمَّا كِبَرًا أَوْ غَيْرَهُ فَأَرَادَ طَلَاقَهَا فَقَالَتْ: لَا تُطَلِّقْنِي وَأَمْسِكْنِي وَأَقْسِمُ لِي مَا بَدَأَ لَكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَغْلِهَا نَشُورًا﴾ الْآيَةَ.

۱۴۱۲- (۱۴۹۹): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعَهُ يَقُولُ: تَزَوَّجَ عَقِيلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَاطِمَةَ بِنْتَ عُتْبَةَ فَقَالَتْ: اصْبِرْ لِي وَأَنْفِقْ عَلَيْكَ فَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَتْ: أَيْنَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَأَيْنَ شَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ فَقَالَ: عَلَى يَسَارِكَ فِي النَّارِ إِذَا دَخَلَتْ. فَشَدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا فَجَاءَتْ تَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرَتْ لَهُ ذَلِكَ فَأَرْسَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَمُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا فَرْقَ بَيْنَهُمَا. وَقَالَ مُعَاوِيَةُ: مَا كُنْتُ لَأُفْرِقَ بَيْنَ شَيْخَيْنِ مِنْ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ قَالَ فَأَتَاهُمَا فَوَجَدَهُمَا قَدْ شَدَّ عَلَيْهِمَا أَثْوَابَهُمَا فَأَصْلَحَا أَمْرَهُمَا.

[۱۴۱۱] السنن الكبرى للبيهقي: ۷/۷۵، المصنف لعبد الرزاق: ۶/۲۳۸

[۱۴۱۲] المصنف لعبد الرزاق: ۶/۵۱۳، جامع البيان لابن جرير: ۵/۴۸

تھے) چنانچہ انہوں نے ان میں صلح کروادی۔

ابوعبیدہ سے سے مروی ہے، وہ اس آیت: وَإِنْ خِفْتُمْ - الخ ”یعنی اگر جدائی کا خطرہ ہو تو مرد عورت ہر ایک کے خاندان سے ایک ایک ثالث لے لیا جائے۔“ کی تفسیر کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علیؑ کے پاس ایک آدمی اور ایک عورت آئی، ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک گروہ تھا۔ سیدنا علیؑ نے فرمایا: ہر ایک گروہ میں سے ایک ایک ثالث بھیج دیں، پھر آپ نے ان دونوں ثالثوں سے فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے اگر تم دونوں اتفاق کرو کہ انہیں اکٹھا کر دیں تو اکٹھا کر دوں؟ لیکن اگر تم دیکھتے ہو کہ جدا کر دیا جائے تو جدا کر دیتا ہوں۔ عورت نے کہا: جو اللہ کی کتاب میں میرے حقوق اور واجبات ہیں، میں ان پر راضی ہوں۔ آدمی نے کہا: (میرا بھی) جدائی (کاراردہ) نہیں ہے۔ سیدنا علیؑ نے فرمایا: یہ غلط ہے، جیسا اس عورت نے اقرار کیا ایسے تو بھی کر۔

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ محمد بن مسلمہؑ کی بیٹی رافع بن خدیج کے نکاح میں تھی کہ اس نے اس عورت کے بڑھاپے یا کسی اور وجہ سے اسے ناپسند کیا اور اسے طلاق دینے کا ارادہ کیا تو اس نے کہا: تم مجھے طلاق نہ دو میں اپنی باری سے دستبردار ہو جاتی ہوں۔ پھر اس بارے یہ آیت نازل ہوئی: وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ - الخ ”اگر عورت اپنے خاوند کی نفرت یا بے رخی سے ڈرے“ راوی کہتے ہیں: پھر یہی سنت چل پڑی۔

عورتوں کو مارنے کی اجازت کا بیان

ایاس بن عبد اللہ بن ابی ذباب بیان کرتے ہیں کہ

۱۲۱۳- (۱۲۹۸): أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ، عَنْ أَبِي يُوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُبَيْدَةَ أَنَّهُ قَالَ: فِي هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَانْبِعْثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا﴾ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ إِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِتْنَامٌ مِنَ النَّاسِ فَأَمَرَهُمْ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَبَعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا ثُمَّ قَالَ لِلْحَكَمِيِّينَ: تَدْرِيانَ مَا عَلَيْكُمَا عَلَيْكُمَا إِنْ رَأَيْتُمَا أَنْ تَجْمَعَا أَنْ تَجْمَعَا وَإِنْ رَأَيْتُمَا أَنْ تَفْرَقَا أَنْ تَفْرَقَا قَالَتِ الْمَرْأَةُ: رَضِيتُ بِكِتَابِ اللَّهِ بِمَا عَلَيَّ فِيهِ وَلِي. وَقَالَ الرَّجُلُ: أَمَا الْفُرْقَةُ فَلَا. فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كَذَبْتَ وَاللَّهِ حَتَّى تَفْرَقَ بِمِثْلِ مَا أَقْرَبْتَ بِهِ.

۱۲۱۴- (۱۷۷۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ: كَانَتْ بِنْتُ مُحَمَّدٍ بِنْتُ مَسْلَمَةَ عِنْدَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، فَكْرَهُ مِنْهَا شَيْئًا إِمَّا كِبْرًا وَإِمَّا غَيْرَهُ، فَأَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا، فَقَالَتْ: لَا تُطَلِّقْنِي وَأَنَا أَحِلُّ لَكَ، فَنَزَلَ فِي ذَلِكَ: ﴿وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُورًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ الْآيَةَ، قَالَ: فَمَضَتْ بِذَلِكَ السُّنَّةِ.

باب الاذن في ضرب النساء

۱۲۱۵- (۱۲۹۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ

[۱۲۱۳] [المصنف لعبد الرزاق: ۵۱۲/۶، جامع البيان لابن جرير: ۴۶/۵]

[۱۲۱۴] [السنن الكبرى للبيهقي: ۷۵/۷، المصنف لعبد الرزاق: ۲۳۸/۶]

[۱۲۱۵] [سنن أبي داود، كتاب النكاح، باب في ضرب النساء، ح: ۲۱۴۶، المستدرک للحاكم: ۱۸۸/۲، صحيح ابن حبان: ۹۹۹/۹]

الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ إِيَّاسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللَّهِ، قَالَ: فَأَتَاهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ذَرِّ النَّسَاءَ عَلَى أَرْوَاجِهِنَّ، فَأُذِنَ فِي ضَرْبِهِنَّ، فَأَطَافَ بِأَلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءً كَثِيرًا كُلُّهُنَّ يَشْكُونَ أَرْوَاجِهِنَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَقَدْ أَطَافَ بِأَلِ مُحَمَّدٍ سَبْعُونَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ يَشْكِينَ أَرْوَاجِهِنَّ، وَلَا تَجِدُونَ أَوْلِيَّكَ خِيَارَكُمْ)).

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کی باندیوں کو (یعنی عورتوں کو) مارنا نہ کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! عورتیں تو اپنے شوہروں کی نافرمانی کرنے لگی ہیں، سو انہیں سیدھا کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیے۔ پھر نبی ﷺ کے گھر والوں کے پاس بہت سی عورتیں آنا شروع ہو گئیں اور وہ سبھی اپنے خاوندوں کی شکایت کرنے لگیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: آل محمد ﷺ کے پاس ستر (۷۰) عورتیں آئیں اور سب کی سب اپنے خاوندوں کی شکایت کر رہی تھیں اور تم ایسے لوگوں کو اپنے اچھے لوگ نہیں پاؤ گے۔

دایہ گری کا بیان

باب الحضانة

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بچے کو اس کے باپ اور ماں کے درمیان اختیار دیا۔

۱۲۱۶- (۱۴۱۶): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: أَظُنُّهُ عَنْ هَلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَيْرَ غُلَامًا بَيْنَ أَبِيهِ وَأُمِّهِ.

عمارہ جرمی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مجھے میری والدہ اور میرے چچا کے بارے میں اختیار دیا تھا، پھر میرے چھوٹے بھائی کے بارے میں فرمایا: جب یہ بھی اس طرح کا ہو جائے گا تو اسے بھی اختیار دوں گا۔

۱۲۱۷- (۱۴۱۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجَرْمِيِّ، عَنْ عُمَارَةَ الْجَرْمِيِّ قَالَ: خَيْرِنِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أُمِّي وَعَمِّي ثُمَّ قَالَ لِأَخٍ لِي أَصْغَرَ مِنِّي وَهَذَا أَيْضًا لَوْ قَدْ بَلَغَ مَبْلَغَ هَذَا لَخَيْرَتُهُ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابراہیم، یونس سے اور یونس عمارہ سے، وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح بیان

۱۲۱۸- (۱۴۱۸): قَالَ الشَّافِعِيُّ: قَالَ إِبْرَاهِيمُ، عَنْ يُونُسَ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ

[۱۲۱۶] سنن ابی داود، کتاب الطلاق، باب من أحق بالولد، ح: ۲۲۷۷، سنن الترمذی، أبواب الاحکام، باب ما جاء فی تخيير الغلام بين أبويه اذا افترقا، ح: ۱۳۵۷، سنن النسائی، کتاب الطلاق، باب اسلام أحد المزوجين وتخير الولد، ح: ۳۴۹۶، سنن ابن ماجه، کتاب الاحکام، باب تخيير الصبي بين أبويه، ح: ۲۳۵۱، المستدرک للحاکم: ۹۷/۴

[۱۲۱۷] السنن لسعيد بن منصور: ۱۴۱/۲

[۱۲۱۸] أيضاً

کرتے ہیں۔ وہ اسی حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ میں ان دنوں سات یا آٹھ سال کا تھا۔

مِثْلُهُ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: وَكُنْتُ ابْنَ سَبْعٍ أَوْ ثَمَانٍ سِنِينَ.

ایلاء کا بیان

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایلاء کرنے والا وہ ہوتا ہے جو یہ قسم اٹھائے کہ وہ کبھی بھی اپنی بیوی کے قریب نہیں جائے گا۔

باب الایلاء

۱۲۱۹- (۷۵۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ قَالَ: الْمَوْلَى الَّذِي يَحْلِفُ لَا يَقْرُبُ امْرَأَتَهُ أَبَدًا.

سلمان بن یسار بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دس سے زائد صحابہ کا یہی موقف دیکھا ہے کہ وہ سب یہی فرماتے تھے کہ (میاں بیوی کے ایک ساتھ یا علیحدہ رہنے کے معاملے کو) ایلاء کرنے والے پر موقوف کیا جائے گا۔

۱۲۲۰- (۷۵۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ قَالَ: أَدْرَكْتُ بَضْعَةَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم كُلُّهُمْ يَقُولُ: يَوْقَفُ الْمَوْلَى.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”بضعہ“ عشر سے کم از کم تیرہ لوگ مراد ہوتے ہیں، اور فرماتے ہیں کہ یہ انصاری صحابی تھے۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ: فَأَقْلُ بَضْعَةَ عَشَرَ أَنْ يَكُونُوا ثَلَاثَةَ عَشَرَ، وَهُوَ يَقُولُ: مِنَ الْأَنْصَارِ.

سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ میں نے متعدد صحابہ کو پایا ہے کہ وہ (میاں بیوی کے اکٹھے یا جدا رہنے کو) ایلاء کرنے والے پر موقوف کرتے تھے۔

۱۲۲۱- (۱۲۴۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ قَالَ: أَدْرَكْتُ بَضْعَةَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كُلُّهُمْ يُوقِفُ الْمَوْلَى.

عمر بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے ایلاء کرنے والے پر موقوف کیا۔

۱۲۲۲- (۱۲۴۹): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ أَوْقَفَ الْمَوْلَى.

مروان بن حکم سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے

۱۲۲۳- (۱۲۵۰): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ

[۱۲۱۹] السنن لسعيد بن منصور: ۵۰/۲

[۱۲۲۰] المصنف لابن أبي شيبة: ۱۲۸/۴، السنن لسعيد بن منصور: ۵۶/۲

[۱۲۲۱] أيضاً

[۱۲۲۲] السنن لسعيد بن منصور: ۵۵/۲، المصنف لعبد الرزاق: ۴۵۷/۶، المصنف لابن أبي شيبة: ۱۲۸/۴

[۱۲۲۳] أيضاً

لَيْثٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَوْقَفَ الْمُؤَلَّى.

۱۲۲۴-۱۲۵۱: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ طَاوُسٍ، أَنَّ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُوقِفُ الْمُؤَلَّى.

۱۲۲۵-۱۲۵۲: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِذَا ذَكَرَ لَهَا الرَّجُلُ يَحْلِفُ أَنْ لَا يَأْتِيَ أَمْرَأَتَهُ فَيَدْعُهَا خَمْسَةَ أَشْهُرٍ لَا تَرَى ذَلِكَ شَيْئًا حَتَّى يُوقِفَ وَتَقُولُ كَيْفَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَأِمْسَاكِ بِمَعْرِوْفٍ أَوْ تَسْرِيحٍ بِإِحْسَانٍ﴾.

۱۲۲۶-۱۲۵۳: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا أَلَى الرَّجُلُ مِنْ أَمْرَأَتِهِ لَمْ يَقَعْ عَلَيْهَا طَلَاقٌ، وَإِنْ مَضَتْ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ حَتَّى يُوقِفَ، فِيمَا أَنْ يُطَلِّقَ وَإِمَا أَنْ يَقِيءَ.

۱۲۲۷-۱۲۵۴: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُوقِفُ الْمُؤَلَّى.

۱۲۲۸-۱۳۰۰: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حَبِيبٍ نَسَبَ سَهْلَ بِيَانٍ كَرْتِي هِيَ كَمَا وَثَّقَتْ بِنِ قَيْسِ كَمَا بَيَانَ خَلْعِ كَمَا بَيَانَ

[۱۲۲۴] المصنف لعبد الرزاق: ۴۵۹/۶، المصنف لابن أبي شيبة: ۱۲۸/۴
 [۱۲۲۵] السنن لسعيد بن منصور: ۵۶/۲، المصنف لعبد الرزاق: ۴۵۸/۶، المصنف لابن أبي شيبة: ۱۲۹/۴
 [۱۲۲۶] الموطأ لإمام مالك: ۵۵۶/۲، السنن لسعيد بن منصور: ۵۶/۲، المصنف لعبد الرزاق: ۴۵۸/۶، المصنف لابن أبي شيبة: ۱۲۸/۴
 [۱۲۲۷] الموطأ لإمام مالك: ۵۶۴/۲، سنن أبي داود، كتاب الطلاق، باب في الخلع، ح: 2227، صحيح ابن حبان: (موارد: ۱۳۲۶)، صحيح البخاري، كتاب الطلاق، باب الخلع وكيف الطلاق فيه، ح: ۵۲۷۵
 [۱۲۲۸] أيضاً

عقد میں تھیں، (ایک روز) رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز کے لیے نکلے تو آپ نے اندھیرے میں دروازے کے پاس حبیبہ بنت سہل کو پایا، آپ ﷺ نے پوچھا: کون ہے؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں حبیبہ بنت سہل ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا مسئلہ ہے؟ اس نے کہا: میں اور ثابت اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ جب ثابت بن قیس آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حبیبہ بنت سہل ہے اور اس نے وہی کچھ بیان کیا ہے جو اللہ نے چاہا۔ حبیبہ کہنے لگیں: اے اللہ کے رسول! اس نے جو کچھ دیا ہے میرے پاس موجود ہے، آپ ﷺ نے (ثابت سے) فرمایا: تو اس سے واپس لے لے اور (اسے چھوڑ دے)، اور وہ (اس سے الگ ہو کر) اپنے گھر میں بیٹھ گئیں۔

حبیبہ بنت سہل روایت کرتی ہیں کہ وہ (صبح کے) اندھیرے میں نبی ﷺ کے پاس آئیں اور انہوں نے اپنے بدن کے متعلق کچھ اشیاء کا شکوہ کیا اور وہ کہنے لگیں کہ میں اور قیس اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ثابت! اس سے اپنا (دیا ہوا مال) لے لے، چنانچہ انہوں نے اس سے مال لے لیا اور وہ (اپنے گھر) بیٹھ گئیں۔

نافع، صفیہ بنت ابی عبید کی آزاد کردہ لونڈی سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے اپنی تمام ملکیت کے بدلے میں اپنے خاوند سے خلع لے لیا تو سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کا انکار نہیں کیا۔

سَعِيدٌ، عَنْ عُمَرَ، أَنَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ سَهْلِ، أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ فَوَجَدَ حَبِيبَةَ بِنْتَ سَهْلِ عِنْدَ بَابِهِ فِي الْعَلَسِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ هَذِهِ؟)) فَقَالَتْ: أَنَا حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: ((مَا شَأْنُكَ؟)) قُلْتُ: لَا أَنَا وَلَا ثَابِتٌ، لِيَزُوجَهَا، فَلَمَّا جَاءَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَذِهِ حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلِ قَدْ ذَكَرْتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَذْكُرَ))، فَقَالَتْ حَبِيبَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كُلُّ مَا أَعْطَانِي عِنْدِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خُذْ مِنْهَا)) وَجَلَسَتْ فِي أَهْلِهَا.

۱۲۴۹-۱۴۹۸: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ، عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتُ سَهْلِ، أَنَّهَا أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْعَلَسِ وَهِيَ تَشْكُو أَشْيَاءَ بَدَنِهَا، وَهِيَ تَقُولُ: لَا أَنَا وَلَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ، فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا ثَابِتُ، خُذْ مِنْهَا))، فَأَخَذَ مِنْهَا وَجَلَسَتْ.

۱۲۴۰-۱۵۹۹: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ مَوْلَاةٍ لَصْفِيَّةَ بِنْتُ أَبِي عُبَيْدٍ أَمْرَأَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِكُلِّ شَيْءٍ لَهَا فَلَمْ يُنْكَرْ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

گزشتہ سے پیوستہ احکام کا بیان

اُم بکر اسمیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے خاوند سے خلع لے لیا۔ پھر وہ دونوں اسی سلسلے میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما کے پاس آئے، تو آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ ایک طلاق ہے، ہاں اگر تو کوئی نام لے تو وہی ہوتا جو تو نام لیتی۔

باب منہ

۱۲۳۱- (۱۰۸۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جُمَهَانَ مَوْلَى الْأَسْلَمِيِّينَ عَنْ أُمِّ بَكْرَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ: أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَيْدٍ ثُمَّ آتَىاَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ: هِيَ تَطْلِقُكَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ سَمِيَّتَ شَيْئًا فَهُوَ مَا سَمِيَّتَ.

اس کا بیان کہ خلع لینے والی عورت خلع کے بعد طلاق نہیں لے سکتی

باب ((لا يلحق المختلعة طلاق بعد اختلاعها))

سیدنا ابن عباس اور سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہما خلع لینے والی ایسی عورت کے بارے میں کہ جسے اس کا خاوند طلاق دے دیتا ہے، فرماتے ہیں کہ اس عورت کو طلاق واقع نہیں ہوتی، کیونکہ اس نے اسے ایسی طلاق دی ہے جس کا وہ مالک نہیں تھا۔

۱۲۳۲- (۱۰۸۹): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا فِي الْمُخْتَلَعَةِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا قَالَا: لَا يَلْزِمُهَا طَلَاَقٌ لِأَنَّهُ طَلَّقَ مَا لَا يَمْلِكُ.

سیدنا ابن عباس اور سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ خلع لینے والی عورت کو عدت میں طلاق نہیں مل سکتی، کیونکہ (اس کے خاوند نے) اسے ایسی طلاق دی ہے جس کا وہ مالک نہیں تھا۔

۱۲۳۳- (۱۰۹۰): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا: لَا يَلْحَقُ الْمُخْتَلَعَةُ الطَّلَاَقُ فِي الْعِدَّةِ لِأَنَّهُ طَلَّقَ مَا لَا يَمْلِكُ.

[۱۲۳۱] الموطأ لإمام مالك: سويد: ج: ۳، ص: ۳۵۲، المصنف لعبد الرزاق: ۶/۴۸۳، السنن لسعيد بن منصور: ۱/۳۳۸، المصنف لابن أبي شيبة: ۴/۱۱۷

[۱۲۳۲] المصنف لعبد الرزاق: ۶/۸۷

[۱۲۳۳] أيضاً

کتاب الطلاق

طلاق کا بیان

شرعی طلاق کا بیان

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور وہ حاضرہ تھیں۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بابت سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کہو کہ وہ اس سے رجوع کر لے، پھر اسے روک لے (یعنی بسالے) یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے، پھر اسے حیض آئے، پھر وہ پاک ہو، پھر اگر چاہے تو اسے روک لے اور اگر چاہے تو چھونے سے پہلے طلاق دے۔ یہی وہ عدت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم فرمایا ہے۔

عزہ کے غلام عبد الرحمن بن ایمن نے سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کرتے ہوئے کہا: اس شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے جو اپنی بیوہ کو بحالت حیض طلاق دے دے؟ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (یعنی خود انہوں نے) اپنی بیوی کو بحالت حیض طلاق دے دی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کہو کہ وہ اس سے رجوع کر لے، پھر جب وہ پاک ہو جائے تو اسے طلاق دے دے یا روک لے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق

باب طلاق السنۃ

۱۲۳۴- (۱۰۹۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ عُمَرُ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: ((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهَرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهَرَ، فَإِنْ شَاءَ أَمْسَكْهَا، وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ، فِتْلِكَ الْعِدَّةِ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النَّسَاءُ)).

۱۲۳۵- (۱۶۰۸): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، وَسَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَيْمَنَ مَوْلَى عَزَّةَ يَسْأَلُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ، فَقَالَ: كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: طَلَّقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، فَإِذَا طَهَّرَتْ فَلْيَطْلِقْ أَوْ لِيُمْسِكْ))، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ

[۱۲۳۴] الموطأ لإمام مالك، ۵۷۶/۲، صحيح البخاري، كتاب الطلاق، باب قول الله تعالى: (يا أيها النبي إذا طلقتم النساء فطلقوهن

لعدهن)، ح: ۵۲۵۱، صحيح مسلم، كتاب الطلاق، باب تحريم طلاق الحائض بغير رضاها، ح: ۱۴۷۱

[۱۲۳۵] صحيح مسلم، كتاب الطلاق، باب تحريم طلاق الحائض بغير رضاها، ح: ۱۴۷۱

وَجَلَّ: يَايَهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ - دو تو انہیں ان کی عدت شروع ہونے سے پہلے طلاق دو۔

فَطَلِقُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ عِدَّتِهِنَّ، أَوْ لِقَبْلِ عِدَّتِهِنَّ.

امام شافعی رحمہ اللہ کو شک لاحق ہوا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مِنْ قَبْلِ عِدَّتِهِنَّ کہا یا لِقَبْلِ عِدَّتِهِنَّ۔

مجاہد روایت کرتے ہیں کہ وہ اسے اسی طرح پڑھا کرتے تھے۔

۱۲۳۶- (۱۶۰۹): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، وَسَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقْرؤها كَذَلِكَ.

عبداللہ بن دینار روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یوں پڑھا کرتے تھے: إِذَا طَلَقْتُمْ النِّسَاءَ (یعنی مِنْ قَبْلِ کی بجائے لِقَبْلِ پڑھتے تھے۔)

۱۲۳۷- (۱۶۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ: ﴿إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِقُوهُنَّ لِقَبْلِ عِدَّتِهِنَّ﴾

ابوزیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن ابن کو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کرتے سنا کہ آپ کی ایسے شخص کے بارے میں کیا رائے ہے جو اپنی بیوی کو بحالت حیض طلاق دے دے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے زمانہ نبوی میں اپنی بیوی کو بحالت حیض طلاق دے دی، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس بابت سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے کہو کہ وہ اس سے رجوع کر لے، چنانچہ آپ ﷺ نے اسے میرے پاس واپس بھیج دیا اور اسے کسی قسم کا کوئی حکم نہیں دیا، اور فرمایا: جب وہ حالت طہر میں آجائے تو وہ اسے طلاق دے دے یا روک لے۔

۱۲۳۸- (۹۶۸): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمُجِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَيْمَنَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ، وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ: كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا؟ فَقَالَ: طَلَّقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مُرُّهُ فَلْيُرَاجِعْهَا))، فَرَدَّهَا عَلَيَّ وَلَمْ يَرَهَا شَيْئًا، فَقَالَ: ((إِذَا طَهَّرَتْ فَلْيَطْلِقْ أَوْ لِيْمْسِكْ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور وہ

۱۲۳۹- (۹۶۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ

[۱۲۳۶] السنن لسعيد بن منصور: ۲۹۸/۱، السنن الكبرى للبيهقي: ۳۲۳/۷

[۱۲۳۷] الموطأ لإمام مالك: ۵۸۷/۲

[۱۲۳۸] صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب لا تحل المطلقة ثلاثا، ح: ۱۴۳۳

[۱۲۳۹] صحيح مسلم، كتاب الطلاق، باب تحريم طلاق الحائض، ح: ۱۴۷۱

حاضرہ تھیں۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس بابت سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے کہو کہ وہ اس سے رجوع کر لے، پھر اسے روک لے (یعنی بسالے) یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے، پھر اسے حیض آئے، پھر اگر چاہے تو اسے روک لے اور اگر چاہے تو چھونے سے پہلے طلاق دے دے۔ یہی وہ عدت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم فرمایا ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور وہ حاضرہ تھیں۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بابت سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کہو کہ وہ اس سے رجوع کر لے، پھر اسے روک لے (یعنی بسالے) یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے، پھر اسے حیض آئے، پھر وہ پاک ہو، پھر اگر چاہے تو اسے روک لے اور اگر چاہے تو چھونے سے پہلے طلاق دے دے۔ یہی وہ عدت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم فرمایا ہے۔

ابن جریج روایت کرتے ہیں کہ وہ نافع کی طرف ان سے یہ پوچھنے کے لیے بھیجے گئے کہ کیا عہد نبوت میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طلاق کافی سمجھی گئی؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

صریح طلاق کا بیان

ابوصہبہ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: عہد رسالت اور عہد صدیقی میں تین طلاقیں ایک ہی

عَلَىٰ عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَرَّةً فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيَمْسِكْهَا حَتَّىٰ تَطْهَرَ ثُمَّ تَحِيضَ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ، وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ، فِتْلِكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ)).

۱۲۴۰- (۸۷۴) أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ عُمَرُ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: ((مَرَّةً فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيَمْسِكْهَا حَتَّىٰ تَطْهَرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهَرَ، فَإِنْ شَاءَ أَمْسَكْهَا، وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ، فِتْلِكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ)).

۱۲۴۱- (۹۶۶): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَنَّهُمْ أُرْسِلُوا إِلَىٰ نَافِعٍ يَسْأَلُونَهُ هَلْ حُسِبَتْ تَطْلِيقَةُ ابْنِ عُمَرَ عَلَىٰ عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: نَعَمْ.

باب صریح الطلاق

۱۲۴۲- (۹۶۰): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ

[۱۲۴۰] أيضاً

[۱۲۴۱] المصنف لعبد الرزاق: ۳۰۹/۶

[۱۲۴۲] صحيح مسلم، كتاب الطلاق، باب الطلاق الثلاث، ح: ۱۴۷۲، المصنف لعبد الرزاق: ۲۹۲/۶

تصور کی جاتی تھیں اور عہد فاروقی میں تین شمار ہونے لگیں؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہاں۔

مجاہد روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میں نے اپنی بیوی کو سو (۱۰۰) طلاقیں دے دی ہیں۔ تو آپ نے فرمایا تین (۳) پکڑ لے اور باقی ستانوںے (۹۷) چھوڑ دے۔

ہم بستری سے قبل ہی تین طلاقیں دینے کا بیان محمد بن ایاس بن بکیر بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے مجامعت سے قبل ہی اسے تین طلاقیں دے دیں، پھر اس کا اسی سے شادی کرنے کا ارادہ بن گیا تو وہ فتویٰ لینے کے لیے آیا اور ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے (اس بارے میں) پوچھا، تو ان دونوں نے جواب دیا کہ ہماری رائے میں تو ایسا شخص تب تک اس عورت سے نکاح نہیں کر سکتا جب تک وہ تیرے علاوہ کسی اور سے شادی نہ کر لے۔ اس آدمی نے کہا: میری طلاق جو اسے ہوئی وہ تو ایک ہی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو تیرے پاس زائد حق تھا تو نے وہ بھی اپنے ہاتھ سے گنوا دیا ہے۔

عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ایسے شخص کے بابت سوال کرنے لگا کہ جس نے اپنی بیوی کو چھونے سے پہلے

طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ، قَالَ لَابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّمَا كَانَتْ الثَّلَاثُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تُجْعَلُ وَاحِدًا، وَأَبَى بَكْرٍ، وَثَلَاثٌ مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ. ۱۲۴۳- (۹۶۱): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لَابْنِ عَبَّاسٍ: طَلَّقْتُ أُمَّرَأَتِي مِائَةً قَالَ: تَأْخُذُ ثَلَاثًا وَتَدْعُ سَبْعًا وَتَسْعِينَ.

باب منه: في الطلاق ثلاثاً قبل الدخول

۱۲۴۴- (۸۸۲): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَّاسِ بْنِ الْبَكَيْرِ قَالَ: طَلَّقُ رَجُلٌ أُمَّرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ثُمَّ بَدَأَ لَهُ أَنْ يَنْكِحَهَا فَجَاءَ يَسْتَفْتِي فَسَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: لَا نَرَى أَنْ تَنْكِحَهَا حَتَّى تَزُوجَ زَوْجًا غَيْرَكَ قَالَ: إِنَّمَا كَانَ طَلَاقِي إِيَّاهَا وَاحِدَةً، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّكَ أُرْسَلْتَ مِنْ يَدِكَ مَا كَانَ لَكَ مِنْ فَضْلٍ.

۱۲۴۵- (۸۸۲): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَكَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّحِجِّ، عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ

[۱۲۴۳] المصنف لعبد الرزاق: ۲۹۶/۶، المصنف لابن أبي شيبة: ۶۲/۴

[۱۲۴۴] الموطأ لإمام مالك: ۵۷۰/۲

[۱۲۴۵] الموطأ لإمام مالك: ۵۷۰/۲، السنن لسعيد بن منصور: ۲۶۸/۱، المصنف لعبد الرزاق: ۶۶/۴

ہی تین طلاقیں دے دی تھیں۔ عطاء کہتے ہیں کہ میں نے کہا: کنواری کی تو ایک ہی طلاق ہوتی ہے، تو عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بولے: تو صرف قصہ خواں ہے، ایک طلاق اسے بائن کر دیتی ہے اور تین اسے حرام کر دیتی ہیں، جب تک کہ وہ کسی اور سے شادی نہ کر لے۔

محمد بن ایاس بن بکیر بیان کرتے ہیں ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ہمبستری کرنے سے پہلے ہی اسے تین طلاقیں دے دیں، پھر اس کا دل کیا کہ وہ اس سے (دوبارہ) نکاح کر لے۔ چنانچہ وہ فتویٰ لینے آیا تو میں اس کے لیے (اس بارے میں) مسئلہ پوچھنے اس کے ساتھ گیا، اس نے ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں سوال کیا، تو ان دونوں نے فرمایا: ہماری رائے میں تم اس کے ساتھ تب تک نکاح نہیں کر سکتے جب تک وہ تمہارے علاوہ کسی اور سے نکاح نہ کر لے۔ اس نے کہا: میں نے تو اسے صرف ایک ہی طلاق دی ہے، تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو تیرے ہاتھ میں ایک اختیار تھا وہ تو نے کھو دیا ہے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے تین طلاقیں دینے کو برا نہیں سمجھا۔

عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ایک آدمی ایسے شخص کے متعلق فتویٰ لینے آیا جس نے اپنی بیوی کو کھٹھونے سے پہلے ہی تین طلاقیں دے دی تھیں۔ عطاء کہتے ہیں: میں نے کہا کہ کنواری کی طلاق تو ایک ہی شمار ہوگی، تو عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يَسْتَفِي عِبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا، فَقَالَ عَطَاءُ "فَقُلْتُ: إِنَّمَا طَلَاقُ الْبِكْرِ وَاحِدَةٌ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: إِنَّمَا أَنْتَ قَاصٌّ، الْوَاحِدَةُ تَبِينُهَا وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ."

۱۲۴۶- (۱۳۳۳): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَّاسِ بْنِ الْبَكْرِ قَالَ: طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ثُمَّ بَدَأَ لَهُ أَنْ يَنْكِحَهَا فَجَاءَ يَسْتَفِي فَذَهَبْتُ مَعَهُ أَسْأَلُ لَهُ فَسَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَا: لَا نَرَى أَنْ تَنْكِحَهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ قَالَ: إِنَّمَا كَانَ طَلَاقِي إِيَّاهَا وَاحِدَةً، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّكَ أُرْسَلْتَ مِنْ يَدِكَ مَا كَانَ لَكَ مِنْ فَضْلِي.

قَالَ الشَّافِعِيُّ: مَا عَبَّ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ أَنْ يُطَلِّقَ ثَلَاثًا.

۱۲۴۷- (۱۳۳۴): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بَكْرِ، عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يَسْتَفِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ

لگے: تو تو بس قصہ خواں ہے، ایک طلاق اسے رجوع کے ناقابل بنا دیتی ہے جبکہ تین اسے حرام ہی کر دیتی ہیں، جب تک کہ وہ کسی اور خاوند سے نکاح نہ کر لے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اسے یہ نہیں فرمایا کہ جو تونے تین طلاقیں دی ہیں، یہ بُرا کام کیا ہے۔

ابن ابی عیاش روایت کرتے ہیں کہ وہ سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور عاصم بن عمر کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس محمد بن ایاس بن بکیر آئے اور کہا: ایک دیہاتی شخص نے اپنی بیوی سے ہمبستری کرنے سے پہلے ہی اسے تین طلاقیں دے دیں، تو آپ کی اس کے بارے میں کیا رائے ہے؟ ابن زبیر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ یہ تو ایسا معاملہ ہے کہ جس کے بارے میں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے، لہذا آپ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جائیں، میں انہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس (بیٹھے) چھوڑ کر آیا ہوں، ان سے پوچھیے اور پھر آ کر ہمیں بھی بتلائیے گا۔ چنانچہ وہ گئے اور ان سے پوچھا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابو ہریرہ! اسے فتویٰ دیجیے، یہ آپ کے پاس بہت مشکل میں آیا ہے، تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک طلاق اسے ناقابل رجوع بنا دیتی ہے اور تین اسے حرام کر دیتی ہیں، جب تک کہ وہ کسی اور خاوند سے نکاح نہ کر لے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی اسی کے مثل فرمایا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تین طلاقیں دینے پر اسے

يَمَسَّهَا، فَقَالَ عَطَاءٌ قُلْتُ: إِنَّمَا طَلَاقُ الْبِكْرِ وَاحِدَةٌ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: إِنَّمَا أَنْتَ قَاصُّ الْوَاحِدَةِ تُبَيِّنُهَا وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَلَمْ يَقُلْ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: بِسَمَا صَنَعْتَ حِينَ طَلَّقْتَ ثَلَاثًا.

۱۲۴۸- (۱۳۳۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُكَيْرٍ، أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ أَبِي عِيَّاشٍ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَاصِمِ بْنِ عَمَرَ رضي الله عنهما، قَالَ: فَجَاءَهُمَا مُحَمَّدُ بْنُ إِيَّاسِ بْنِ الْبَكْرِ فَقَالَ: إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَمَاذَا تَرَيَانِ؟ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: إِنَّ هَذَا لَأَمْرٌ مَا لَنَا فِيهِ قَوْلٌ أَذْهَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فَإِنِّي تَرَكْتُهُمَا عِنْدَ عَائِشَةَ رضي الله عنها فَسَأَلْتُهُمَا ثُمَّ اثْتِنَا فَأَخْبَرَنَا فَذَهَبَ فَسَأَلْتُهُمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: أَفْتِي يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَدْ جَاءَكَ مُعْضَلَةٌ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: الْوَاحِدَةُ تُبَيِّنُهَا وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلَ ذَلِكَ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَلَمْ يَعْبَأْ عَلَيْهِ الثَّلَاثُ وَلَا

نہ تو ان دونوں (ابن عباس رضی اللہ عنہما و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) نے معیوب سمجھا اور نہ ہی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے۔

عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا .

ہمسٹری کے بعد تین طلاقیں دینے کا بیان

نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس رفاعہ قرظی کی بیوی آئی اور کہنے لگی: رفاعہ نے مجھے طلاق بتے دے دی، اور عبدالرحمن بن زبیر نے میرے ساتھ شادی کر لی، لیکن اس کے پاس تو کپڑے کے جھار کے مثل ہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم دوبارہ رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو؟ ایسا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تو اس کا شہد نہ چکھ لے اور وہ تیرا شہد نہ چکھ لے (یعنی جب تک تو اس کے ساتھ ہمسٹری نہ کر لے)۔

باب منه: في الطلاق الثلاث بعد الدخول

۱۲۴۹- (۱۱۸۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ امْرَأَةً رِفَاعَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَبِتَّ طَلَاقِي، وَإِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ تَزَوَّجَنِي، وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ لَا، حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتِكَ)).

زبیر بن عبدالرحمن بن زبیر روایت کرتے ہیں کہ رفاعہ نے اپنی بیوی تمیمہ بنت وہب کو عہد رسالت میں تین طلاقیں دیں تو بعد میں اس سے عبدالرحمن بن زبیر نے نکاح کر لیا لیکن وہ اسے چھو نہ سکا، اس سے الگ ہی رہا، پھر اس نے اسے طلاق دے دی۔ رفاعہ نے دوبارہ پھر اس سے نکاح کرنا چاہا اور یہ اس کا پہلا خاوند تھا اور اس نے اس کو طلاق دے دی تھی، اس نے یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا تو آپ نے اسے اس عورت سے شادی کرنے سے منع کر دیا اور فرمایا: یہ عورت آپ کے لیے حلال نہیں ہے حتیٰ کہ وہ اس دوسرے خاوند کا شہد نہ چکھ لے۔

۱۲۵۰- (۱۴۲۸): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ رِفَاعَةَ الْقُرْظِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَمِيمَةَ بِنْتَ وَهَبٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثًا، فَتَكَحَّهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزُّبَيْرِ، فَأَعْتَرَضَ عَنْهَا فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَمْسَهَا فَفَارَقَهَا، فَأَرَادَ رِفَاعَةَ أَنْ يَنْكِحَهَا وَهُوَ زَوْجُهَا الْأَوَّلُ الَّذِي كَانَ طَلَّقَهَا، فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَفَهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا، وَقَالَ: ((لَا تَحِلُّ لَكَ حَتَّى تَذُوقِ الْعُسَيْلَةَ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہا: میں رفاعہ کے پاس

۱۲۵۱- (۱۴۲۹): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ

[۱۲۴۹] صحيح البخاري، كتاب الشهادات، باب شهادة المخبئي، ح: ۲۶۳۹، صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب لا تحل المطلقة ثلاثا، ح: ۱۴۳۳

[۱۲۵۰] الموطأ لإمام مالك: ۵۳۱/۲

[۱۲۵۱] أيضاً

تھی کہ اس نے مجھے طلاق دے دی، میں نے عبد الرحمن بن زبیر سے شادی کر لی اور اس کے پاس تو کپڑے کی جہاں کے مثل ہے (یعنی کمزور سا ہے) رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا: کیا تو دوبارہ رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے؟ ایسا تب تک نہیں ہو سکتا جب تک تو اس دوسرے خاوند کا شہد نہ چکھ لے اور وہ تیرا شہد چکھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے اور خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ دروازے پر کھڑے اجازت کا انتظار کر رہے تھے، تو انہوں نے آواز دی: اے ابو بکر! کیا آپ سُن نہیں رہے کہ یہ عورت رسول اللہ ﷺ سے کس طرح اونچی آواز میں گفتگو کر رہی ہے؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس رفاعہ قرظی کی بیوی آئی اور کہنے لگی: میں رفاعہ کے عقد میں تھی تو اس نے مجھے طلاق بتہ دیدی، تو میں نے اس کے بعد عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح کر لیا لیکن اس کے پاس تو کپڑے کے جہاں جتنا ہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ مسکرا پڑے اور فرمایا: تو رفاعہ سے دوبارہ نکاح کرنا چاہتی ہے؟ یہ تو تب تک ممکن نہیں جب تک وہ تیرا شہد نہ چکھ لے اور تو اس کا شہد نہ چکھ لے۔ (اس وقت) سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ دروازے پر کھڑے اجازت ملنے کا انتظار کر رہے تھے، انہوں نے آواز دی: اے ابو بکر! کیا آپ سُن نہیں رہے کہ یہ عورت نبی ﷺ کے سامنے کس طرح اونچی آواز سے باتیں کیے جا رہی ہے؟۔

النَّبِيِّ ﷺ سَمِعَهَا تَقُولُ: جَاءَتِ امْرَأَةً رِفَاعَةَ الْقُرْظِيَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبِتَّ طَلَاقِي، فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ، فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: ((أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ لَا، حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتِكَ))، قَالَ: وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤَدَّنَ لَهُ فَنَادَى: يَا أَبَا بَكْرٍ، أَلَا تَسْمَعُ مَا تَجْهَرُ بِهِ هَذِهِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ.

۱۲۵۲ - (۹۶۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهُ سَمِعَهَا تَقُولُ: جَاءَتِ امْرَأَةً رِفَاعَةَ يَعْنِي الْقُرْظِيَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبِتَّ طَلَاقِي، فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَقَالَ: ((تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ لَا، حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتِكَ، وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ))، وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤَدَّنَ، فَنَادَى: يَا أَبَا بَكْرٍ، أَلَا تَسْمَعُ مَا تَجْهَرُ بِهِ هَذِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

باب طلاق العبد و أنها تحرم عليه

بائنتین

۱۲۵۳- (۱۴۴۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنه كَانَ يَقُولُ: مَنْ أَدَانَ لِعَبْدِهِ أَنْ يَنْكِحَ فَالطَّلَاقُ بِيَدِ الْعَبْدِ لَيْسَ بِيَدِ غَيْرِهِ مِنْ طَلَاقِهِ شَيْءٌ.

۱۲۵۴- (۱۴۴۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ، أَنَّ نَفِيعًا مَكَاتِبًا لَامٌ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اسْتَفْتَى زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ: إِنِّي طَلَقْتُ امْرَأَةً لِي حُرَّةً تَطْلِيقَتَيْنِ، فَقَالَ زَيْدٌ: حَرُمَتْ عَلَيْكَ.

۱۲۵۵- (۱۴۴۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ نَفِيعًا مَكَاتِبًا لَامٌ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ عَبْدًا كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَأَةٌ حُرَّةٌ فَطَلَّقَهَا اثْنَتَيْنِ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَأَمَرَهُ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَأْتِيَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضي الله عنه يَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَذَهَبَ إِلَيْهِ فَلَقِيَهُ عِنْدَ الدَّرَجِ أَخَذًا بِيَدِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَسَأَلَهُمَا فَايْتَدَرَاهُ جَمِيعًا فَقَالَا: حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَرُمَتْ عَلَيْكَ.

۱۲۵۶- (۱۴۴۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ نَفِيعًا مَكَاتِبًا

غلام کی طلاق کا بیان اور اس کی بیوی دو طلاقوں پر ہی اس پہ حرام ہو جائے گی

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضي الله عنهما فرمایا کرتے تھے: جس نے اپنے غلام کو نکاح کرنے کی اجازت دے دی تو طلاق کا اختیار بھی غلام کے پاس ہی ہے، اس کی طلاق کا کسی اور کو کوئی اختیار نہیں۔

محمد بن ابراہیم بن حارث تمیمی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بیوی ام سلمہ کے مکاتب نفع نے زید بن ثابت سے فتویٰ طلب کیا کہ میں نے اپنی آزاد بیوی کو دو طلاقیں دی ہیں تو زید نے فرمایا: وہ آپ پر حرام ہے۔

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ نفع جو نبی ﷺ کی بیوی ام سلمہ کے مکاتب یا غلام تھے، ان کی ایک بیوی تھی جو کہ آزاد تھی، انہوں نے اسے دو طلاقیں دے دیں پھر اس سے رجوع کرنا چاہا تو انہیں ازواج مطہرات نے کہا کہ آپ سیدنا عثمان بن عفان رضي الله عنه کے پاس جائیں اور ان سے اس مسئلہ کے متعلق سوال کریں وہ انے پاس گئے اور ان کی سیدنا عثمان رضي الله عنه سے راستے میں ملاقات ہوئی، آپ نے زید بن ثابت کے ہاتھ کو پکڑا ہوا تھا، انہوں نے دونوں سے پوچھا تو دونوں نے اکٹھا ہی جلدی سے جواب دیا کہ وہ آپ پر حرام ہے، وہ آپ پر حرام ہے۔

ابن مسیب سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی بیوی ام سلمہ کی مکاتب نے اپنی آزاد بیوی کو دو طلاقیں دینے کے

[۱۲۵۳] الموطأ لإمام مالك، ۵۷۵/۲، المصنف لعبد الرزاق: ۲۴۰/۷

[۱۲۵۴] الموطأ لإمام مالك، ۵۷۴/۲، المصنف لعبد الرزاق: ۲۳۴/۷، السنن لسعيد بن منصور: ۳۵۶/۱

[۱۲۵۵] أيضاً

[۱۲۵۶] أيضاً

بعد جب عثمان بن عفان سے فتویٰ طلب کیا تو عثمان رضی اللہ عنہ نے اُسے فرمایا: وہ آپ پر حرام ہے۔
لَمْ سَلِمَةَ طَلَّقَ امْرَأَةً حُرَّةً تَطْلِيقَتَيْنِ فَاسْتَفْتَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: حَرَمَتْ عَلَيْكَ.

طلاق کے اشارہ کنایہ کا بیان

انہی سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: الخلیۃ (ٹو میری طرف سے خالی یعنی فارغ ہے) اور البریۃ (ٹو بری ہے) جیسے الفاظ (جو طلاق کے مترادف ہیں) بھی تین بار ہیں۔

آزاد ہونے کے بعد لونڈی کو اختیار دینے کا بیان نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہ کے بارے میں تین سُنن جاری ہوئیں اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب وہ آزاد ہو گئی تو اسے اس کے خاوند کے بارے میں اختیار دیا گیا۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ایسی لونڈی کہ جو غلام کے نکاح میں ہو پھر آزاد کردی جائے، کے بارے میں فرمایا کرتے تھے: اگر تو خاوند نے اس سے ہمبستری نہ کی ہو تو اسے اختیار ہے، لیکن اگر اس نے اس سے ہمبستری کی ہو تو پھر اسے اختیار حاصل نہیں ہے۔

عروہ بن زبیر روایت کرتے ہیں کہ عدی بن کعب کی زبراء نامی آزاد کردہ لونڈی ایک غلام کے نکاح میں تھی اور وہ ان دنوں لونڈی تھی، پھر وہ آزاد ہو گئی، وہ بیان کرتی ہے کہ اس نے حصصہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیجا۔

باب کنایۃ الطلاق

۱۲۵۷- (۱۱۶۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: فِي الْخَلِيَّةِ وَالْبَرِيَّةِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا.

باب تخییر الامۃ إذا عتقت

۱۲۵۸- (۱۲۲۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنهَا قَالَتْ: كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنِ وَكَانَتْ فِي إِحْدَى السُّنَنِ أَنهَا أُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا.

۱۲۵۹- (۱۲۳۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْأَمَةِ تَكُونُ تَحْتَ الْعَبْدِ فَتُعْتَقُ: أَنَّ لَهَا الْخِيَارَ مَا لَمْ يَمْسَهَا فَإِنَّ مَسَّهَا فَلَا خِيَارَ لَهَا.

۱۲۶۰- (۱۲۳۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَوْلَاةَ لَبْنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ يُقَالُ لَهَا زَبْرَاءُ أُخْبِرَتْ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ وَهِيَ أَمَةٌ يَوْمَئِذٍ فَأُعْتِقَتْ،

[۱۲۵۷] الموطأ لإمام مالك: ۵۰۲/۲، المصنف لعبد الرزاق: ۳۵۷/۶، السنن لسعيد بن منصور: ۴۳۳/۱

[۱۲۵۸] الموطأ لإمام مالك: ۵۶۲/۲، صحيح البخاری، كتاب الطلاق، باب لا يكون بيع الامۃ طلاقاً، ج: ۵۲۸۰، صحيح مسلم، كتاب

العتق، باب الولا لمن اعتق، ج: ۱۵۰۴

[۱۲۵۹] الموطأ لإمام مالك: ۵۶۲/۲، المصنف لعبد الرزاق: ۲۵۲/۷

[۱۲۶۰] الموطأ لإمام مالك: ۵۶۳/۲، المصنف لعبد الرزاق: ۲۵۱/۷، السنن: ۳۳۸/۱

انہوں نے اسے بلایا اور فرمایا: میں تمہیں ایک بات بتلانا چاہتی ہوں، میں یہ پسند نہیں کرتی کہ تو کچھ کرے، تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے، جب تک تیرا خاوند تجھے چھو نہ لے۔ (مطلب جلد بازی نہ کر، سوچ سمجھ کے کر) وہ کہتی ہے کہ میں نے اس سے تین (طلاق کے بعد) علیحدگی اختیار کر لی۔

قَالَ: فَأَرْسَلْتُ إِلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَدَعَتْنِي فَقَالَتْ: إِنِّي مُخْبِرَتُكَ خَيْرًا وَلَا أَحِبُّ أَنْ تَصْنَعِي شَيْئًا إِنْ أَمْرُكَ بِيَدِكَ مَا لَمْ يَمْسِكِ زَوْجُكَ. قَالَتْ: فَفَارَقْتُهُ ثَلَاثًا.

عروہ بن زبیر سے ہی مروی ہے کہ عدی بن کعب کی ایک آزاد کردہ لونڈی جسے زبراء نام سے پکارا جاتا تھا، ایک غلام کے نکاح میں تھی اور وہ ان دنوں لونڈی تھی، پھر وہ آزاد ہو گئی، وہ بیان کرتی ہے کہ اس نے حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیجا۔ انہوں نے اسے بلایا اور فرمایا: میں تمہیں ایک خبر دینا چاہتی ہوں، میں یہ پسند نہیں کرتی کہ تو کچھ کرے، تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے، جب تک تیرا خاوند تجھے چھو نہ لے۔ وہ کہتی ہے کہ میں نے خاوند سے تین (طلاق کے بعد) اس سے جدا ہو گئی۔

۱۲۶۱- (۱۳۳۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ مَوْلَاةَ لِبْنِي عَدِيَّ بْنِ كَعْبٍ يُقَالُ لَهَا زَبْرَاءُ أُخْبِرَتْ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتِ عَبْدٍ وَهِيَ أُمَّةٌ يَوْمَئِذٍ فَعْتَقَتْ، قَالَ: فَأَرْسَلْتُ إِلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَدَعَتْنِي فَقَالَتْ: إِنِّي مُخْبِرَتُكَ خَيْرًا وَلَا أَحِبُّ أَنْ تَصْنَعِي شَيْئًا إِنْ أَمْرُكَ بِيَدِكَ مَا لَمْ يَمْسِكِ زَوْجُكَ. قَالَتْ: فَفَارَقْتُهُ ثَلَاثًا.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اسے یہ نہیں کہا کہ یہ جائز ہی نہیں ہے کہ تمہیں تین طلاقیں دی جائیں۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَلَمْ تَقُلْ لَهَا حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: لَا يَجُوزُ أَنْ تُطَلِّقِي ثَلَاثًا.

عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بریرہ کے خاوند کا ذکر کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا: مغیث بنوفلاں کا غلام تھا، گویا (اب بھی) وہ مجھے (ویسے ہی) دکھائی دے رہا ہے کہ وہ اس (بریرہ) کے پیچھے راہوں میں روتا پتھر رہا ہے۔

۱۲۶۲- (۱۳۳۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ ذَكَرَ عِنْدَهُ زَوْجَ بَرِيرَةَ، فَقَالَ: كَانَ ذَلِكَ مُغِيثَ عَبْدٍ لِبْنِي فَلَانَ كَانَتْ كَاتِبِي أَنْظَرُ إِلَيْهِ يَتَّبِعُهَا فِي السَّرِّيِّ وَهُوَ يَبْكِي.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بریرہ کا خاوند غلام تھا۔

۱۲۶۳- (۱۳۴۴): أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

[۱۲۶۱] أيضًا

[۱۲۶۲] سنن أبي داود، كتاب الطلاق، باب خيار الأمة تحت العبد، ح: ۵۲۸۰

[۱۲۶۳] السنن الكبرى للبيهقي: ۲۲۲/۷

دِينَار، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ زَوْجَ
بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا.

باب الذی بیده عقدہ النکاح

۱۲۶۶- (۱۳۴۵): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ
أَيُّوبَ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: الذِّي بِيَدِهِ
عُقْدَةُ النِّكَاحِ: الزَّوْجُ.

۱۲۶۵- (۱۳۴۶): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ،
عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ قَالَ: الذِّي بِيَدِهِ عُقْدَةُ
النِّكَاحِ: الزَّوْجُ.

۱۲۶۶- (۱۳۴۷): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ،
عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ بَلَّغَهُ، عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ
أَنَّهُ قَالَ: هُوَ الزَّوْجُ.

باب الطلاق قبل المس ونصف

الصداق

۱۲۶۷- (۷۵۲): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ،
عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ،
عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَيْسَ لَهَا
إِلَّا نِصْفَ الْمَهْرِ وَلَا عِدَّةَ عَلَيْهَا يَعْنِي لِمَنْ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ
أَنْ تَمْسُوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً﴾،
وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ
قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ

جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہوتی ہے
ابن سیرین فرماتے ہیں کہ جس شخص کے ہاتھ میں
نکاح کی گرہ ہوتی ہے، وہ خاوند ہے۔

سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ وہ خاوند ہی ہے جس کے
ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔

ابن مسیب کا بھی یہی قول ہے کہ وہ خاوند ہے۔

چھونے سے پہلے ہی طلاق دینے اور

نصف مہر کا بیان

سیدنا ابن عباس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا روایت کرتے ہیں کہ ایسی عورت
کو آدھا حق مہر (واپس) ملے گا اور اس کی کوئی عدت نہیں
ہے، یعنی جس عورت کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَإِنْ
طَلَّقْتُمُوهُنَّ... الخ ”اور اگر تم نے انہیں چھونے سے پہلے
ہی طلاق دے دی، اور تم نے ان کے لیے مہر بھی مقرر کر
دیا ہو۔“ اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ... الخ
”پھر تم نے انہیں چھونے سے پہلے طلاق دے دی، تو
تمہارے لیے ان پر کوئی عدت نہیں جسے تم شمار کرو۔“

[۱۲۶۶] المصنف لعبد الرزاق: ۶/۲۸۴، المصنف لابن أبي شيبة: ۳/۵۴۴، تفسير الطبري: ۷/۱۵۴، السنن الكبرى للبيهقي: ۷/۲۵۱

[۱۲۶۵] تفسير الطبري: ۵/۱۵۵

[۱۲۶۶] أيضاً

[۱۲۶۷] المصنف لعبد الرزاق: ۶/۲۹۰، السنن لسعيد بن منصور: ۱/۲۳۴، المصنف لابن أبي شيبة: ۳/۳۰۲

تَفْتَدِرْنَهَا» .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہر عورت کو فائدہ (نان و نفقہ) ملے گا، سوائے اس عورت کے جس کا حق مہر مقرر کر دیا گیا ہو لیکن (اس کے خاوند نے) اس کے ساتھ ہم بستری نہ کی ہو۔

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: (حق مہر مقرر نہ ہونے کی صورت میں) طلاق شدہ عورت کو فائدہ پہنچانا (لازم) ہے، لیکن اگر ایسی عورت کو طلاق دی گئی جس کا حق مہر مقرر کیا جا چکا تھا اور اسے چھو بھی نہیں گیا تو مقرر شدہ مہر کا نصف اسے کافی ہو گا۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے ایک آدمی کے متعلق فرمایا جو کہ شادی کرتا ہے اور اس عورت سے خلوت بھی اختیار کرتا ہے لیکن اسے چھو تا نہیں اور پھر اسے طلاق دے دیتا ہے فرمایا: اس عورت کے لیے صرف آدھا حق مہر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً مِمَّا فَرَضْتُمْ» .

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک عورت سے شادی کی اور اسے طلاق دینے تک اس کے ساتھ مجامعت نہیں کی تھی، چنانچہ انہوں نے اسے پورا حق مہر بھیج دیا، انہیں جب اس کے بابت کہا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ میرا زیادہ حق

۱۲۶۸- (۷۵۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ قَالَ: لِكُلِّ مُطَلَّغَةٍ مُتَعَةٌ، إِلَّا الَّتِي فُرِضَ لَهَا الصَّدَاقُ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَحَسْبُهَا نِصْفُ الْمَهْرِ.

۱۲۶۹- (۱۱۶۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لِكُلِّ مُطَلَّغَةٍ مُتَعَةٌ إِلَّا الَّتِي تَطَلَّقَ وَقَدْ فُرِضَ لَهَا الصَّدَاقُ وَلَمْ تَمَسَّ فَحَسْبُهَا نِصْفُ مَا فُرِضَ لَهَا.

۱۲۷۰- (۱۴۵۶): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ يَخْلُو بِهَا وَلَا يَمَسُّهَا ثُمَّ يَطْلِقُهَا: لَيْسَ لَهَا إِلَّا نِصْفُ الصَّدَاقِ، لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: ﴿وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ﴾ .

۱۲۷۱- (۱۴۴۴): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ وَسَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الْمُسَوَّرِ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتَّى طَلَّقَهَا

[۱۲۶۸] الموطأ لإمام مالك: ۵۷۳/۲

[۱۲۶۹] الموطأ لإمام مالك: ۵۷۳/۲، المصنف لعبد الرزاق: ۶۸/۷، السنن لسعيد بن منصور: ۲۷/۲

[۱۲۷۰] المصنف لعبد الرزاق: ۶/۲۹۰، السنن لسعيد بن منصور: ۱/۲۳۴، المصنف لابن أبي شيبة: ۳/۵۲۰

[۱۲۷۱] السنن الكبرى للبيهقي: ۷/۲۵۱، المعرفة للبيهقي: ۵/۳۹۵، المصنف لعبد الرزاق: ۶/۲۸۴، المصنف لابن أبي شيبة: ۳/۵۴۴

فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِالصَّدَاقِ تَامًا، فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ: أَنَا أَوْلَى بِالْفَضْلِ.

بتا ہے کہ میں احسان و نوازش کروں۔

جو شخص اپنی مطلقہ بیوی کے کسی اور سے شادی کرنے کے بعد اس سے شادی کر لے، تو وہ جب تک زندہ رہے گا اسی کی ہوگی

باب من تزوج مطلقته بعد ماتزوجت
غیره فہی عنده علی مابقی

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اہل بحرین میں سے ایک ایسے آدمی کے متعلق سوال کیا جس نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دی تھیں، پھر اس کی عدت گزرنے کے بعد اس سے کسی اور آدمی نے شادی کر لی، پھر اس نے بھی اسے طلاق دے دی اور وہ فوت ہو گیا، پھر اس سے اس کے پہلے خاوند نے شادی کر لی، تو انہوں نے فرمایا: یہ اسی کے پاس رہے گی جب تک وہ زندہ رہے گا۔

۱۴۷۴- (۱۴۴۰): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ وَسَلِيمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمْ سَمِعُوا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَأَلْتُ عُمَرَ رضي الله عنه عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقًا أَوْ اثْنَيْنِ فَانكِحَتْ زَوْجًا ثُمَّ مَاتَ عَنْهَا أَوْ طَلَّقَهَا فَرَجَعَتْ إِلَى الزَّوْجِ الْأَوَّلِ عَلَى كَمِّ هِيَ عِنْدَهُ؟ قَالَ: هِيَ عِنْدَهُ عَلَى مَا بَقِيَ.

کتاب الرجعة

رجوع کے مسائل

طلاق اور رجوع کا بیان

عروہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو طلاق دیتا تھا اور اس کی عدت کے خاتمے سے پہلے پہلے رجوع کر لیتا تھا، تو یہ اس کے لیے (جائز) ہے، اگرچہ اس نے اسے ہزار بار طلاق دی ہو۔ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، پھر اسے ویسے ہی چھوڑے رکھا، یہاں تک کہ جب اس کی عدت ختم ہونے کا وقت قریب آیا تو اس نے اس سے رجوع کر لیا اور (دوبارہ) پھر اسے طلاق دے ڈیٹھای اور کہا: اللہ کی قسم! میں نہ تو تجھے بساؤں گا اور نہ ہی تو ہمیشہ کے لیے آزاد ہوگی (یعنی اپنی طلاق کی مدت ختم ہونے سے پہلے پہلے رجوع کر لیا کروں گا)، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: **الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ... الخ** ”طلاق دو مرتبہ دینا ہے، پھر یا تو اچھے طریقے سے روکنا (بسانا) ہے یا احسان کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔“ اس دن کے بعد سے لوگ اس نئی طلاق (یعنی طلاق کے نئے حکم کی) طرف متوجہ ہو گئے، چاہے کسی نے طلاق دی تھی یا نہیں دی تھی۔

باب ما كان من الطلاق والرجعة

۱۲۷۳- (۹۶۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثُمَّ أَمْهَلَهَا قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتَهَا كَانَ ذَلِكَ لَهُ وَإِنْ طَلَّقَهَا أَلْفَ مَرَّةٍ فَعَمَدَ رَجُلٌ إِلَى امْرَأَةٍ لَهُ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ أَمْهَلَهَا حَتَّى إِذَا شَارَفَتِ انْقِضَاءَ عِدَّتِهَا ارْتَجَعَهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا وَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أُوِيكَ إِلَيَّ وَلَا تَحِلِّينَ أَبَدًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانٍ فِيمَا نَسَاكَ بِمَعْرِوْفٍ أَوْ تَسْرِيحٍ بِإِحْسَانٍ﴾ فَاسْتَقْبَلَ النَّاسُ الطَّلَاقَ جَدِيدًا مِنْ يَوْمِئِذٍ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ طَلَّقَ أَوْ لَمْ يَطَّلِقْ.

ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ آدمی جب اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے اور اس کی عدت گزرنے سے پہلے اس سے رجوع کر لیتا ہے تو وہ اس کی

۱۲۷۴- (۱۶۸۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثُمَّ أَمْهَلَهَا قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتَهَا كَانَ

[۱۲۷۳] المصنف لعبد الرزاق: ۳۰۹/۶

[۱۲۷۴] الموطأ لإمام مالك: ۵۸۸/۲، سنن الترمذی، أبواب الطلاق، ح: ۱۱۹۲، سنن أبي داود، كتاب الطلاق، باب نسخ المراجعة بعد

التطبيقات الثلاث، ح: ۳۵۵۴، المستدرک للحاکم: ۲۷۹/۲

بیوی رہتی ہے اگرچہ اسے ہزار طلاق بھی دے دیتا۔ ہوتا اس طرح کہ آدمی اپنی بیوی کو طلاق دیتا جب اس کی عدت ختم ہونے لگتی تو اس سے رجوع کر لیتا۔ پھر اسے طلاق دے دیتا اور کہتا: اللہ کی قسم! نہ تو میں تجھے بساؤں گا اور اور نہ تو کبھی حلال ہوگی کہ نکاح کر سکے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: **الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ... الخ** ”طلاق دو مرتبہ ہے۔ اچھے طریقے سے بسانا ہے یا پھر اچھے طریقے سے چھوڑنا ہے“ تو جس نے طلاق دی تھی یا جس نے نہیں دی تھی سب نے نئے سرے سے طلاق شمار کرنا شروع کر دی۔

پہلی اور دوسری طلاق میں رجوع کا بیان

نافع بن عجم روایت کرتے ہیں کہ رکانہ بن عبد یزید نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور بولا: میں نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دے دی ہے اور قسم بخدا! میرا ارادہ صرف ایک ہی طلاق کا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تم صرف ایک ہی طلاق دینا چاہتے تھے؟ رکانہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں صرف ایک ہی طلاق دینا چاہتا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے (یعنی اس کی بیوی کو) اس کی طرف لوٹا دیا۔

نافع بن عجم بن عبد یزید روایت کرتے ہیں کہ رکانہ بن عبد یزید نے اپنی بیوی سہیمہ مزمیہ کو طلاق بتہ دیدی، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں اپنی بیوی سہیمہ کو طلاق بتہ دے بیٹھا ہوں، جبکہ قسم بخدا میرا ارادہ صرف ایک ہی طلاق دینے کا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے رکانہ سے فرمایا: اللہ کی قسم! (کیا) تم ایک

ذَلِكَ لَهُ وَإِنْ طَلَّقَهَا أَلْفَ مَرَّةٍ فَعَمَدَ رَجُلٌ إِلَى امْرَأَةٍ لَهُ فَطَلَّقَهَا حَتَّى إِذَا شَارَفَتْ أَنْقِضَاءَ عِدَّتِهَا ارْتَجَعَهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا وَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَوِيكَ إِلَيَّ وَلَا تَحْلِينَ أَبَدًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٍ بِإِحْسَانٍ﴾ فَاسْتَقْبَلَ النَّاسُ الطَّلَاقَ جَدِيدًا مَنْ كَانَ مِنْهُمْ طَلَّقَ أَوْ لَمْ يَطْلُقْ.

باب الرجعة في الواحدة والاثنتين

۱۲۷۵- (۷۱۴): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ شَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عَجْبَرِ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ، أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثُمَّ أتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي الْبَتَّةَ، وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً؟)) فَقَالَ رُكَانَةُ: وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً، فَردَّهَا إِلَيْهِ.

۱۲۷۶- (۱۳۱۷): أَخْبَرَنَا عَمِيَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ شَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عَجْبَرِ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ، أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ سَهِيمَةَ الْمَزْمِيَّةَ الْبَتَّةَ ثُمَّ أتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي سَهِيمَةَ

ہی طلاق دینا چاہتے تھے؟ رُکانہ نے جواب دیا: جی ہاں) اللہ کی قسم! میں ایک ہی طلاق دینا چاہتا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے (یعنی اس کی بیوی کو) اس کے پاس واپس بھیج دیا۔ پھر اس نے اسے (یعنی اپنی کی بیوی کو) عبد فاروقی میں دوسری اور عبد عثمانی میں تیسری طلاق دے دی۔

الْبَتَّةَ، وَ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِرُكَانَةَ: ((وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً؟)) فَقَالَ رُكَانَةُ: وَ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً، فَرَدَّهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِي زَمَانِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَالثَّلَاثَةَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

محمد بن عباد بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ مجھے مطلب بن حطب نے بتلایا کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دی، پھر وہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے برا ہیختہ کیا؟ مطلب کہتے ہیں کہ میں نے کہا: میں نے (خود ہی) کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: «وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا... الخ» اور اگر وہ ہی کریں جس کی انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو یقیناً یہی ان کے لیے یہی بہتر اور بہت زیادہ مضبوطی والا ہے۔“ کس بات نے تمہیں ایسا کرنے پر ابھارا ہے؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: میں نے (اپنے ارادے سے ہی) کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی بیوی کو اپنے پاس ہی روکے رکھ، کیونکہ ایک طلاق رشتے کو نہیں توڑتی۔

۱۴۷۷- (۱۳۱۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ حَنْطَبٍ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ ثُمَّ أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ؟ قَالَ قُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ قَالَ فَقَرَأَ: «وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَأَشَدَّ تَبِيئًا» مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ؟ قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ قَالَ: أُمِسِّكَ عَلَيْكَ امْرَأَتَكَ فَإِنَّ الْوَاحِدَةَ تَبَّتْ.

سليمان بن ييار روايت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے توامہ سے بھی وہی فرمایا تھا جو مطلب سے فرمایا تھا۔

۱۴۷۸- (۱۳۱۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِلتَّوَامَةِ مِثْلَ قَوْلِهِ لِلْمُطَّلِبِ.

ابن مستب سے مروی ہے کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے تو وہ

۱۴۷۹- (۱۳۶۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ

أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا حَتَّى تَغْتَسِلَ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّلَاثَةِ فِي الْوَاحِدَةِ وَالثُّنَيْنِ.

اس سے تب تک رجوع کا حق رکھتا ہے، جب تک کہ وہ تیسرے حیض سے غسل نہ کرے۔

نافع، سیدنا ابن عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور وہ حصہ کے گھر تھی، ابن عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا کے گھر کا راستہ مسجد کی طرف تھا لیکن وہ اپنی بیوی سے اجازت طلب کرنے کو ناپسند سمجھتے ہوئے گھروں کے پیچھے والے راستے سے گزر جاتے، حتیٰ کہ انہوں نے اس سے رجوع کر لیا۔

رجوع پر گواہ بنانے کا بیان

سعید بن جبیر، سیدنا علی بن ابی طالب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے ایک ایسے آدمی کے متعلق بیان کرتے ہیں جس نے اپنی بیوی کو طلاق دی، پھر اس سے رجوع کیا اور اس پر گواہ بھی بنا لیا، لیکن عورت کو اس کا علم نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ پہلے کی ہی بیوی ہے، دوسرے نے اس عورت سے صحبت کی ہو یا نہ۔

عورت کو اس کے معاملے کا مالک بنانے کا بیان سیدنا ابن عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فرمایا کرتے تھے کہ جب آدمی کسی عورت کا مالک ہو جاتا ہے (یعنی شوہر بن جاتا ہے) تو فیصلہ وہی ہے جو عورت کرے گی (طلاق کا فیصلہ مراد ہے) مگر اس صورت میں کہ شوہر انکار کر دے، وہ کہے کہ میں نے تو صرف ایک طلاق کا ارادہ کیا تھا اور اس پر قسم بھی کھائے تو دورانِ عدت وہ اس عورت کا زیادہ حقدار ہے۔

۱۴۸۰- (۱۴۸۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ فِي مَسْكَنِ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَكَانَ طَرِيقَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَكَانَ يَسْلُكُ الطَّرِيقَ الْآخَرَ مِنْ أَدْبَارِ الْبُيُوتِ كَرَاهِيَةً أَنْ يَسْتَأْذِنَ عَلَيْهَا حَتَّى رَاجِعَهَا.

باب الاشهاد على الرجعة

۱۴۸۱- (۱۴۳۷): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَالِكِ الْجَزْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يُشْهَدُ عَلَى رَجْعَتِهَا وَلَمْ تَعْلَمْ بِذَلِكَ قَالَ: هِيَ امْرَأَةٌ الْأَوَّلِ دَخَلَ بِهَا الْآخَرُ أَوْ لَمْ يَدْخُلْ.

باب في تملك المرأة أمرها

۱۴۸۲- (۱۱۶۱): وَبِهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: إِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَالْقَضَاءُ مَا قَضَتْ إِلَّا أَنْ يُنَاكِرَهَا الرَّجُلُ فَيَقُولُ لَمْ أُرِدْ إِلَّا تَطْلِيقًا وَاحِدَةً فَيَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ وَيَكُونُ أَمْلَكَ بِهَا مَا كَانَتْ فِي عِدَّتِهَا.

[۱۲۸۰] الموطأ لإمام مالك: ۲/۵۸۰، المصنف لعبد الرزاق: ۶/۳۲۴، المصنف لابن أبي شيبة: ۴/۱۶۳

[۱۲۸۱] المصنف لعبد الرزاق: ۶/۳۱۳

[۱۲۸۲] الموطأ لإمام مالك: ۲/۵۵۳، المصنف لعبد الرزاق: ۲/۵۱۸، السنن لسعيد بن منصور: ۱/۴۱۹

خارجہ بن زید بیان کرتے ہیں کہ وہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ محمد بن عتیق آئے، ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے اپنی عورت کو حق طلاق دیا تھا تو اس نے مجھے جدا کر دیا، زید رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: تجھے کس بات نے اس کام پہ برا بھلا سمجھتے کر دیا؟ تو انہوں نے کہا: تقدیر نے، زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو رجوع کر سکتا ہے کیونکہ یہ ایک طلاق ہے اور تو ہی اس کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

۱۴۸۳- (۱۱۶۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه فَاتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَتِيقٍ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ فَقَالَ لَهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: مَلَكَتُ امْرَأَتِي أَمْرَهَا فَفَارَقْتَنِي، فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ: مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ؟ فَقَالَ: الْقَدَرُ، فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ: ارْتَجِعْهَا إِنْ شِئْتَ فَإِنَّمَا هِيَ وَاحِدَةٌ وَأَنْتَ أَمْلِكُ بِهَا.

کتاب العدد والسکنی والنفقات

عدتوں، رہائش اور خرچ و اخراجات کے مسائل

مطلقہ کی عدت کا بیان

عروہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حفصہ بنت عبد الرحمن جب تیسرے حیض میں داخل ہوئیں تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں منتقل کر دیا۔

ابن شہاب فرماتے ہیں کہ یہ بات جب میں نے عمرہ بنت عبد الرحمن سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: عروہ نے سچ کہا ہے۔ اور لوگوں سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم سچ کہتے ہو، لیکن تم جانتے ہو کہ اقراء سے کیا مراد ہے؟ اقراء سے مراد طہر (اطہار) ہیں۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو بکر بن عبد الرحمن سے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ میں نے فقہاء میں سے کسی ایک کو بھی اس بات کے علاوہ کچھ اور کہتے نہیں پایا، ان کی مراد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا والی بات تھی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب مطلقہ تیسرے حیض کے خون میں داخل ہو جائے تو وہ اس سے (یعنی اپنے خاوند سے) بری ہے۔

باب عدة المطلقة

۱۲۸۴- (۱۴۴۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا انْتَقَلَتْ حَفْصَةَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ حِينَ دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّلَاثَةِ.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَتْ: صَدَقَ عُرْوَةُ وَقَدْ جَادَلَهَا فِي ذَلِكَ أَنَسُ وَقَالُوا إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: ﴿ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ﴾ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: وَتَدْرُونَ مَا الْأَقْرَاءُ إِنَّمَا الْأَقْرَاءُ الْأَطْهَارُ.

۱۲۸۵- (۱۴۴۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ: مَا أَدْرَكْتُ أَحَدًا مِنْ فُقَهَائِنَا إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ هَذَا يُرِيدُ الَّذِي قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا.

۱۲۸۶- (۱۴۴۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِذَا طَعَنْتِ الْمُطَلَّقَةَ فِي الدَّمِ مِنْ

[۱۲۸۴] الموطأ لإمام مالك: ۲/۵۷۶، السنن لسعيد بن منصور: ۱/۲۹۳، المصنف لعبد الرزاق: ۶/۳۱۹

[۱۲۸۵] الموطأ لإمام مالك: ۲/۵۷۷، المصنف لعبد الرزاق: ۶/۳۲۰

[۱۲۸۶] أيضاً

الْحَيْضَةِ الثَّلَاثَةِ فَقَدْ بَرَّتْ مِنْهُ.

سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ احوص مُلکِ شام میں اس وقت فوت ہو گئے جب ان کی بیوی حیض کے تیسرے خون میں داخل ہو چکی تھی اور انہوں نے اسے طلاق دے رکھی تھی، تو معاویہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اس کے بارے میں پوچھنے کے لیے لکھ کر بھیجا، تو زید رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ جواب لکھا کہ وہ تیسرے خون میں داخل ہو چکی ہے تو وہ اس سے بری ہے اور وہ اس سے بری تھا، نہ تو وہ اس کی وارث بنے گی اور نہ ہی وہ اس کا وارث بنے گا۔

۱۲۸۷- (۱۴۵۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ الْأَحْوَصَ هَلَكَ بِالشَّامِ حِينَ دَخَلَتْ امْرَأَتُهُ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّلَاثَةِ وَكَانَ قَدْ طَلَقَهَا وَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ زَيْدٌ أَنَّهُ إِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّلَاثَةِ فَقَدْ بَرَّتْ مِنْهُ وَبِرَّاءَ مِنْهَا وَلَا تَرْتُهُ وَلَا يَرْتُهَا.

سیدنا زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ جب مطلقہ کو تیسرا حیض شروع ہو جائے تو وہ اس سے (یعنی اپنے خاوند سے) بری ہے۔

۱۲۸۸- (۱۴۵۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: إِذَا طَعَنَتِ الْمُطَلَّقَةُ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّلَاثَةِ فَقَدْ بَرَّتْ مِنْهُ.

نافع سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب آدمی اپنے اہل خانہ کو طلاق دے دے اور وہ تیسرے حیض میں داخل ہو جائے تو وہ عورت اس آدمی سے بری ہے اور آدمی اس عورت سے بری ہے، نہ تو عورت آدمی کی وارث بنے گی اور نہ ہی آدمی عورت کا وارث بنے گا۔

۱۲۸۹- (۱۴۵۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَدَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّلَاثَةِ فَقَدْ بَرَّتْ مِنْهُ وَبِرَّاءَ مِنْهَا، وَلَا تَرْتُهُ وَلَا يَرْتُهَا.

لونڈی کی عدت کا بیان

عبد اللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غلام دو عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے اور طلاقیں بھی دو دے گا اور لونڈی ہو حیض عدت گزارے گی، اگر اسے حیض نہیں آتا تو دو مہینے یا ایک مہینہ اور

باب عدة الامة

۱۲۹۰- (۱۴۵۷): حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: يَنْكِحُ

[۱۲۸۷] الموطأ لإمام مالك: ۵۷۷/۲، المصنف لعبد الرزاق: ۳۲۰/۶

[۱۲۸۸] السنن لسعيد بن منصور: ۳۳۳/۱

[۱۲۸۹] الموطأ لإمام مالك: ۵۷۸/۲

[۱۲۹۰] السنن لسعيد بن منصور: ۳۴۴/۱، المصنف لعبد الرزاق: ۲۲۱/۸

العَبْدُ امْرَأَتَيْنِ وَيُطَلِّقُ تَطْلِيقَتَيْنِ وَتَعْتَدُ الْأُمَّةُ حَيْضَتَيْنِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَحِيضُ فَشَهْرَيْنِ أَوْ شَهْرًا وَنِصْفًا.

قَالَ سَفِيَانُ: وَكَانَ ثِقَةً.

سفیان فرماتے ہیں: وہ ثقہ تھے۔

۱۲۹۱- (۱۴۵۸): أَخْبَرَنَا سَفِيَانُ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ أَوْسِ الثَّقَفِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرُ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَوْ اسْتَطَعْتُ لَجَعَلْتُهَا حَيْضَةً وَنِصْفًا، فَقَالَ رَجُلٌ: فَاجْعَلْهَا شَهْرًا وَنِصْفًا، أَفَسَكَتَ عَمْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

ثقیف قبیلے کے ایک آدمی سے مروی ہے کہ اس نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: اگر میرے پاس طاقت ہوتی تو میں اسے ڈیڑھ ماہ کر دیتا، ایک آدمی بولا: کیا میں اسے ڈیڑھ ماہ نہ کر دوں؟ تو عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔

۱۲۹۲- (۱۴۵۹): أَخْبَرَنَا مَالِكُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ فِي أُمِّ الْوَالِدِ يَتَوَفَى عَنْهَا سَيِّدُهَا: تَعْتَدُ بِحَيْضَةٍ.

نافع، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ایسی ام ولد کے بارے میں کہ جس کا آقا فوت ہو گیا ہو، فرمایا کہ وہ ایک حیض عدت گزارے گی۔

باب من رفعتها حيضة

اس عورت کا بیان جسے حیض آنا بند ہو جائے

۱۲۹۳- (۱۴۵۵): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَيزيد بن عبد الله بن قسيط، عن ابن المسيب أنه قال: قال عمر بن الخطاب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ طَلَّقَتْ فَحَاضَتْ حَيْضَةً أَوْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ رَفَعَتْهَا حَيْضَةً فَإِنَّهَا تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ فَإِنْ بَانَ بِهَا حَمْلٌ فَذَلِكَ وَإِلَّا اعْتَدَتْ بَعْدَ التَّسْعَةِ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ثُمَّ حَلَّتْ.

ابن مسیب بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس عورت کو بھی طلاق ہوئی اور اسے ایک یا دو دفعہ حیض آیا، پھر اس کا حیض رک گیا، تو وہ نو ماہ انتظار کرے گی، اگر اس کا حمل واضح ہو گیا تو اس کا اعتبار ہو گا، ورنہ وہ نو ماہ کے بعد تین ماہ عدت گزارے گی، پھر وہ حلال ہو جائے گی۔

باب عدة من نكحت في العدة

اس عورت کا بیان جو دورانِ عدت نکاح کر لے

۱۲۹۴- (۱۴۷۱): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ

ابن مسیب اور سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ طلیحہ، رشید ثقفی کی بیوی تھی تو اس نے اسے طلاق بتہ دے دی

[۱۲۹۱] السنن لسعيد بن منصور: ۳/۱: ۳۴۳، المصنف لعبد الرزاق: ۲۲۱/۷

[۱۲۹۲] الموطأ لإمام مالك: ۵۹۳/۲: ۳۴۶/۱، السنن لسعيد بن منصور: ۳۴۶/۱

[۱۲۹۳] الموطأ لإمام مالك: ۵۸۲/۲: ۳۳۹/۶، السنن لسعيد بن منصور: ۳۴۸/۱

[۱۲۹۴] المصنف لعبد الرزاق: ۹۰/۷: ۴۵۱/۱، السنن لسعيد بن منصور: ۴۵۱/۱

اور طلیمح نے دورانِ عدت ہی آگے نکاح کر لیا تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسے اور اس کے خاوند کو کوڑے لگائے اور دونوں کے درمیان جدائی ڈال دی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو کوئی عورت اپنی عدت میں ہی نکاح کر لے اور جس خاوند نے اس سے شادی کی ہو، اس نے اگر اس سے ہمبستری نہیں کی ہو گی تو ان دونوں کے درمیان جدائی ڈال دی جائے گی، پھر وہ پہلے خاوند کے اعتبار سے ہی اپنی بقیہ عدت گزارے گی اور وہ آدمی ایسے ہی ہو گا جیسے اس نے ابھی صرف پیغامِ نکاح ہی بھیجا ہے۔ اور اگر دوسرے مرد نے اس سے دخول کر لیا ہے تو پھر بھی ان کے درمیان جدائی ڈال دی جائے گی اور اپنی بقیہ عدت وہ پہلے خاوند کے اعتبار سے گزارے گی اور پھر وہ دوسرے خاوند کی عدت گزارے گی، پھر اس سے کبھی نکاح نہیں کر سکے گی۔ سعید فرماتے ہیں: اس آدمی کے ذمے اس کی شرم گاہ حلال کرنے کی وجہ سے اس عورت کے لیے حق مہر بھی ہے۔

زازان ابو عمر سے مروی ہے، وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے اس عورت کے متعلق فیصلہ کیا جو دورانِ عدت ہی نکاح کر لیتی ہے کہ ان کے درمیان جدائی ڈال دی جائے، اور آدمی کے عورت کی شرمگاہ کو جائز کرنے کی وجہ سے اس عورت کے لیے حق مہر بھی ہے اور جو پہلے خاوند کی عدت اس نے چھوڑی ہے وہ بھی پوری کرے گی اور دوسرے خاوند کی بھی عدت گزارے گی۔

اس بیوہ کی عدت کا بیان جو حاملہ ہو

عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ سبیحہ بنتِ حارث نے اپنے خاوند کی وفات کے چند راتوں بعد بچہ جنم دیا، ان کے پاس

يَسَارُ: أَنَّ طُلَيْحَةَ كَانَتْ تَحْتَ رُشَيْدِ الثَّقَفِيِّ فَطَلَّقَهَا الْبَتَّةَ فَنَكَحَتْ فِي عِدَّتِهَا فَضَرَبَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ وَضَرَبَ زَوْجَهَا بِالْمُخَفَّةِ ضَرْبَاتٍ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحْتَ فِي عِدَّتِهَا فَإِنْ كَانَ زَوْجُهَا الَّذِي تَزَوَّجَ بِهَا لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ اعْتَدْتَ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا مِنْ زَوْجِهَا الْأَوَّلِ وَكَانَ خَاطِبًا مِنْ الْخَطَّابِ فَإِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ اعْتَدْتَ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا مِنْ زَوْجِهَا الْأَوَّلِ ثُمَّ اعْتَدْتَ مِنَ الْآخِرِ ثُمَّ لَمْ يَنْكِحْهَا أَبَدًا. قَالَ سَعِيدٌ: وَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْهَا.

۱۲۹۵- (۱۴۷۳): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَادَانَ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ: أَنَّهُ قَضَى فِي الَّتِي تَزَوَّجُ فِي عِدَّتِهَا أَنَّهُ يَفْرَقُ بَيْنَهُمَا وَلَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَتُكْمَلُ مَا أَفْسَدَتْ مِنْ عِدَّةِ الْأَوَّلِ وَتَعْتَدُ مِنَ الْآخِرِ.

باب عدة المتوفى عنها زوجها وهي حامل

۱۲۹۶- (۱۳۳۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ

[۱۲۹۵] السنن لسعيد بن منصور: ۱/۲۲۰، المصنف لعبد الرزاق: ۶/۲۰۸، المصنف لابن أبي شيبة: ۴/۱۴۸

[۱۲۹۶] السنن لسعيد بن منصور: ۱/۳۹۴، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۵/۴۲۲، صحيح البخاري، كتاب الطلاق، باب أولات الأحمال

أجلهن أن يضمن حملهن، ح: ۵۳۱۹، صحيح مسلم، كتاب الطلاق، باب انقضاء عدة المتوفى عنها زوجها وغيرها، ح: ۱۴۸۴

سے ابوسائل بن بلک گزرے تو انہوں نے کہا: تم تو شادی کے لیے تیار ہوئی بیٹھی ہو حالانکہ اس کی عدت چار مہینے اور دس دن ہے۔ سیدہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے بیان کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابوسائل نے ٹھیک نہیں کہا، یا (آپ ﷺ نے یوں فرمایا کہ) جیسا ابوسائل نے کہا ہے ویسا نہیں ہے، تم حلال ہو اور شادی کر لو۔

ابوسلمہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بیوہ عورت کے متعلق سوال کیا گیا جو کہ حاملہ بھی ہو، تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دونوں مدتوں میں سے بعد والی مدت گزارے گی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب بچے کو جنم دے لی گی تو حلال ہو جائے گی، ابوسلمہ نبی ﷺ کی بیوی ام سلمہ کے پاس گئے اور ان سے اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ سیدہ اسمیہ نے اپنے خاوند کی وفات کے نصف ماہ بعد بچے کو جنم دیا اور اسے دو آدمیوں نے پیغام نکاح بھیجا، ایک ان میں سے جوان تھا اور دوسرا ادھیڑ عمر، اس نے نوجوان کا پیغام نکاح قبول کر لیا اور دوسرا کہنے لگا: یہ حلال نہیں ہوئی، اس عورت کے گھر والے کہیں گئے ہوئے تھے اور بوڑھے کا خیال تھا کہ جب وہ آئیں گے تو وہ اسی کو ترجیح دیں گے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو حلال ہے، جس سے چاہے تو نکاح کر لے۔

أَبِيهِ، أَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَصَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلِيَالٍ، فَمَرَّ بِهَا أَبُو السَّنَائِلِ بِنُ بَعَكَكِ، فَقَالَ: قَدْ تَصَنَعْتَ لِلْأَزْوَاجِ إِنَّهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ سُبَيْعَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: ((كَذَبَ أَبُو السَّنَائِلِ))، أَوْ ((لَيْسَ كَمَا قَالَ أَبُو السَّنَائِلِ، قَدْ حَلَلْتَ فَتَزَوَّجِي)).

۱۲۹۷- (۱۴۶۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: آخِرُ الْأَجَلَيْنِ، وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِذَا وَلَدَتْ فَقَدْ حَلَّتْ، فَدَخَلَ أَبُو سَلَمَةَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَتْ: وَلَدَتْ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِنِصْفِ شَهْرٍ فَخَطَبَهَا رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا شَابٌّ وَالْآخَرُ كَهْلٌ، فَخُطِبَتْ إِلَى الشَّابِّ، فَقَالَ الْكَهْلُ: لَمْ تَحْلِلْ، وَكَانَ أَهْلُهَا غَيْبًا وَرَجَا إِذَا جَاءَ أَهْلُهَا أَنْ يُؤْتِرُوهُ بِهَا، فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: ((قَدْ حَلَلْتَ، فَانكِحِي مَنْ شِئْتِ)).

۱۲۹۸- (۱۴۶۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى

[۱۲۹۷] الموطأ لإمام مالك: ۵۸۹/۲، سنن النسائي، كتاب الطلاق، باب عدة الحامل المتوفى عنها زوجها، ج: ۳۵۰، ۹، صحيح البخاري، كتاب التفسير، من سورة الطلاق، باب وأولات الأحمال أجلهن أن يضعن حملهن ومن يتق الله يجعل له من أمره يسرا، ج: ۴۹۰، ۹

[۱۲۹۸] الموطأ لإمام مالك: ۵۹۰/۲، صحيح مسلم، كتاب الطلاق، باب انقضاء عدة المتوفى عنها زوجها وغيرها بوضع الحمل، ج: ۱، ۸۵۰، سنن النسائي، كتاب الطلاق، باب عدة الحامل المتوفى عنها زوجها، ج: ۳۵۱، ۴

اور سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے ایک ایسی عورت کے متعلق اختلاف کیا جو اپنے خاوند کی وفات کے چند دنوں بعد ہی بچے کو جنم دے دیتی ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمانے لگے: دو مدتوں میں سے بعد والی مدت کا انتظار کرے گی، اور ابو سلمہ کہنے لگے: جب بھی بچے کو جنم دے گی حلال ہو جائے گی، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: میں بھی اپنے بھتیجے ابو سلمہ کے ساتھ ہوں، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے غلام کریب کو ام سلمہ کے پاس بھیجا تا کہ وہ ان سے اس مسئلہ کے متعلق پوچھ کر آئے، وہ جب واپس آیا تو کہا: آپ فرماتی ہیں کہ سبیعہ اسمیہ نے اپنے خاوند کی وفات کے چند دنوں بعد بچے کو جنم دیا تھا اور اس نے جب یہ رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تھا: تو حلال ہے اور تو نکاح کر سکتی ہے۔

سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سبیعہ اسمیہ اپنے خاوند کی وفات کے چند دن بعد ہی بچے کو جنم دینے کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ ﷺ سے نکاح کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ سے اجازت دے دی۔

نافع سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حاملہ بیوہ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: جب بچے کو جنم دے لے تو وہ حلال ہے، آپ کو ایک انصاری نے بتلایا کہ ابن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اگر اس کا خاوند چار پائی پہ ہو، اسے ابھی دفن بھی نہ کیا گیا ہو اور وہ بچے کو جنم دے دے تو وہ (اسی وقت) حلال ہو جائے گی۔

بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ. وَأَبَا سَلَمَةَ اخْتَلَفَا فِي الْمَرْأَةِ تَنْفَسُ بَعْدَ وِفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيْالٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: آخِرُ الْأَجَلَيْنِ، وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: إِذَا نَفَسَتْ فَقَدْ حَلَّتْ، فَجَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي، يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ، فَبَعَثُوا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ ذَلِكَ، فَجَاءَ هُمْ فَأَخْبَرَهُمْ، أَنَّهَا قَالَتْ: وَلَدْتُ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وِفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيْالٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ لَهَا: ((قَدْ حَلَّتْ فَاذْكَرِي)).

۱۲۹۹-۱۶۶۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نَفَسَتْ بَعْدَ وِفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيْالٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَأْذَنَتْهُ فِي أَنْ تُنْكَحَ، فَأُذِنَ لَهَا.

۱۳۰۰-۱۶۶۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ يَتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَقَدْ حَلَّتْ، فَأَخْبَرَهُ رَجُلٌ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَوْ وَضَعَتْ وَزَوْجُهَا عَلَى سَرِيرِهِ لَمْ يُدْفَنَ لَحَلَّتْ.

[۱۲۹۹] الموطأ لإمام مالك: ۲/۵۹۰، صحيح البخاری، كتاب الطلاق، باب وأولات الأحمال أجلهن أن يضعن حملهن، ح: ۵۳۲۰

[۱۳۰۰] الموطأ لإمام مالك: ۲/۵۸۹، المصنف لعبد الرزاق: ۳/۵۵۴

باب عدة المتوفی عنها قبل

انقضاء عدتها

۱۳۰۱ (۱۴۵۴): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ حَبَّانُ بْنُ مُنْقِدٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهُوَ صَحِيحٌ وَهِيَ تَرْضِعُ ابْنَتَهُ فَمَكَثَتْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا لَا تَحِيضُ يَمْنَعُهَا الرَّضَاعُ أَنَّ تَحِيضُ ثُمَّ مَرَضَ حَبَّانُ بَعْدَ أَنْ طَلَّقَهَا سَبْعَةَ أَشْهُرٍ أَوْ ثَمَانِيَةَ قَلِيلَ لَهُ: إِنَّ امْرَأَتَكَ تَرِيدُ أَنْ تَرثَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ: احْمِلُونِي إِلَى عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَحَمَلُوهُ إِلَيْهِ فَذَكَرَ لَهُ شَأْنَ امْرَأَتِهِ وَعِنْدَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَهُمَا عُمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا تَرِيَانِ؟ فَقَالَ: نَرَى أَنَّهَا تَرثُهُ إِنْ مَاتَ وَبِرْثُهَا إِنْ مَاتَتْ فَإِنَّهَا لَيْسَتْ مِنَ الْقَوَاعِدِ اللَّاتِي قَدْ يَيْسُنَ مِنَ الْمَحِيضِ وَلَيْسَتْ مِنَ الْأَبْكَارِ اللَّاتِي لَمْ يَبْلُغْنَ الْمَحِيضَ ثُمَّ هِيَ عَلَى عِدَّةٍ حَيْضُهَا مَا كَانَ مِنْ قَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ فَرَجَعَ حَبَّانُ إِلَى أَهْلِهِ فَأَخَذَ ابْنَتَهُ فَلَمَّا فَقَدَتْ الرَّضَاعَ حَاضَتْ حَيْضَةً ثُمَّ حَاضَتْ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ تَوَفَّى حَبَّانُ قَبْلَ أَنْ تَحِيضَ الثَّلَاثَةَ فَأَعْتَدْتُ عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجَهَا وَوَرِثْتُ.

اس عورت کی عدت کا بیان جس کی عدت پوری

ہونے سے پہلے ہی اس کا خاوند فوت ہو جائے

عبدالرحمن بن ابی بکر بیان کرتے ہیں کہ حبان بن منقذ نامی ایک انصاری شخص نے تندرستی میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور یہ اس کی بیٹی کو دودھ پلاتی تھی، اسے دودھ پلانے کی وجہ سے سترہ ماہ تک حیض نہ آیا، اس کا خاوند حبان اسے طلاق دینے کے سترہ یا اٹھارہ ماہ بعد بیمار ہو گیا۔ میں نے اسے کہا کہ تمہاری بیوی تمہاری وارث بنا چاہتی ہے، اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ مجھے عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے چلو، وہ اسے ان کے پاس لے گئے، اس نے اس عورت کی بات ان سے بیان کی اور ان کے پاس علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے کہا: آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا: ہمارا خیال ہے کہ اگر یہ فوت ہو گیا تو وہ اس کی وارث بنے گی اور اگر وہ فوت ہو گئی تو یہ اس کا وارث بنے گا، کیونکہ وہ ان عورتوں میں سے نہیں ہے جو حیض سے ناامید ہو چکی ہوں اور نہ ہی وہ ان کنواری عورتوں میں سے ہے جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئیں، پھر وہ اپنے حیض کی عدت پر بھی ہے جب اسے حیض آ رہا ہے، چاہے حیض تھوڑا ہو یا زیادہ، حبان اپنے گھر واپس آ گئے اور اپنی بیٹی اس عورت سے واپس لے لی، جب عورت نے دودھ پلانا چھوڑ دیا تو اسے حیض آ گیا، پھر دوسری دفعہ حیض آ گیا، پھر تیسری دفعہ حیض آنے سے پہلے ہی حبان فوت ہو گیا تو اس عورت نے بیوہ کی عدت گزاری اور اس کی وارث بنی۔

۱۳۰۴- (۱۴۵۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ أَنَّهُ قَالَ: كَانَتْ عِنْدَ جَدِّهِ حَبَّانُ امْرَأَتَانِ لَهُ هَاشِمِيَّةٌ وَأَنْصَارِيَّةٌ فَطَلَّقَ الْأَنْصَارِيَّةَ وَهِيَ تَرْضِعُ فَمَرَّتْ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ هَلَكَ عَنْهَا وَلَمْ تَحْضُ فَقَالَتْ: أَنَا أَرْتُهُ لَمْ أَحْضُ فَأَخْتَصَمَا إِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَضَى لَهُمَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْمِيرَاثِ فَلَامَتِ الْهَاشِمِيَّةُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ابْنُ عَمِّكَ هُوَ أَشَارَ إِلَيْنَا بِهَذَا يَعْنِي عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

محمد بن یحییٰ بن حبان بیان کرتے ہیں کہ ان کے دادا کے نکاح میں ہاشمی اور انصاری دو عورتیں تھیں، اس نے انصاری عورت کو طلاق دے دی اور وہ دودھ پلا رہی تھی، اسے ایک سال ہی ہوا تھا کہ وہ فوت ہو گیا جبکہ اسے ابھی حیض نہیں آیا تھا، اس عورت نے کہا: میں اس کی وارث بنوں گی کیونکہ مجھے حیض نہیں آیا، یہ جھگڑالے کر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو آپ نے انصاری عورت کے حق میں وراثت کا فیصلہ کر دیا، ہاشمی عورت نے اس فیصلے کی وجہ سے عثمان رضی اللہ عنہ کو ملامت کی تو عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ عمل آپ کے چچا کے بیٹے کا ہے، انہوں نے (ہی اس مسئلے میں) ہماری راہنمائی کی ہے۔ ان کی مراد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔

باب عدة المتوفى عنها زوجها ولم

يدخل بها

۱۳۰۳- (۱۸۱۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يُفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا أَنَّ لَهَا الْمِيرَاثَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَا صَدَاقَ لَهَا.

اس بیوہ کی عدت کا بیان جس کے ساتھ اس کے خاوند نے ہمبستری نہ کی ہو

عبد خیر سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایسے مرد کے متعلق فیصلہ کیا جو کسی عورت سے شادی کر لے، پھر اس سے دخول کیے بغیر اور حق مہر مقرر کیے بغیر فوت ہو جائے، کہ اس عورت کے لیے میراث ہے اور اس پر عدت لاگو ہو گی لیکن اس کے لیے حق مہر نہیں۔

۱۳۰۴- (۱۲۴۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَةَ عَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَأُمُّهَا ابْنَةُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ كَانَتْ تَحْتَ ابْنِ لَعْبُدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَمَاتَ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يَسِّمْ لَهَا صَدَاقًا

نافع روایت کرتے ہیں کہ عبید اللہ بن عمر کی بیٹی، جس کی والدہ زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھی، وہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے کی بیوی تھی، وہ (یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے) فوت ہو گئے، جبکہ ابھی انہوں نے نہ اس سے مجامعت

[۱۳۰۲] أَيْضًا

[۱۳۰۳] السنن لسعيد بن منصور: ۱/۲۶۵

[۱۳۰۴] الموطأ لإمام مالك: ۲/۵۲۷، المصنف لعبد الرزاق: ۶/۲۹۲، السنن لسعيد بن منصور: ۱/۲۶۶

کی تھی اور نہ ہی اس کا مہر مقرر کیا تھا، اس کی ماں نے اس کے مہر کا تقاضا کیا تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کا مہر نہیں ہے، اور اگر ہوتا تو ہم اسے تم سے روکے نہ رکھتے اور نہ ہی ہم اس پر ظلم کرتے۔ لیکن اس (کی ماں نے) ان کی بات نہ مانی، تو انہوں نے اپنے درمیان زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ثالث بنا لیا، تو انہوں نے یہ فیصلہ فرمایا کہ اسے مہر تو نہیں ملے گا البتہ وراثت ملے گی۔

سوگ منانے کا بیان

حمید بن نافع، زینب بنت ابی سلمہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے مجھے یہ تین احادیث بیان کی ہیں، زینب فرماتی ہیں: جب ابوسفیان فوت ہوئے تو میں نبی ﷺ کی بیوی سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے زرد قسم کی خوشبو منگوائی، جو خلوق تھی یا کوئی اور وہ خوشبو، انہوں نے ایک لڑکی کو لگائی اور پھر اس لڑکی کے رخساروں کو چھوا اور فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے خوشبو کی حاجت نہیں تھی، میں نے تو رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ آپ نے فرمایا: اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لانے والی کسی عورت کے لیے جائز نہیں ہے کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے۔ ہاں، اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ منائے گی۔

فَابْتَغَتْ أُمُّهَا صَدَاقَهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَيْسَ لَهَا صَدَاقٌ وَلَوْ كَانَ لَهَا صَدَاقٌ لَمْ نَمْنَعُكُمْ مَوْهُ وَلَمْ نَظْلِمُهَا فَأَبَتْ أَنْ تَقْبَلَ ذَلِكَ فَجَعَلُوا بَيْنَهُمْ زَيْدَ بْنِ ثَابِتٍ فَقَضَى أَنْ لَا صَدَاقَ لَهَا وَلَهَا الْمِيرَاثُ.

باب الاحداد

۱۳۰۵، ۱۳۰۷ (۱۶۶۹۱۶۶۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هَذِهِ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ، قَالَ: قَالَتْ زَيْنَبُ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوَفِّي أَبُو سُفْيَانَ، فَدَعَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ بِطَبِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ، خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنْتُ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَحَتْ بِعَارِضِيهَا، ثُمَّ قَالَتْ: وَاللَّهِ مَالِي بِالطَّبِيبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: ((لَا يَجِلُّ لِامْرَأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحَدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا)).

[۱۳۰۵] الموطأ لإمام مالك: ۵۹۶/۲، صحيح البخاری، كتاب الطلاق، باب تحد المتوفى عنها زوجها أربعة أشهر وعشراً، ح: ۵۳۳۴،

صحيح مسلم، كتاب الطلاق، باب وجوب الاحداد في عدة الوفاة، ح: ۱۴۸۶

[۱۳۰۶] صحيح البخاری، كتاب الطلاق، باب تحد المتوفى عنها زوجها أربعة أشهر عشر، ح: ۵۳۳۵، صحيح مسلم، كتاب الطلاق،

باب وجوب الاحداد في عدة الوفاة، ح: ۱۴۸۷

[۱۳۰۷] صحيح البخاری، كتاب الطلاق، باب تحد المتوفى عنها زوجها أربعة أشهر وعشراً، ح: ۵۳۳۶، صحيح مسلم، كتاب الطلاق،

باب وجوب الاحداد في عدة الوفاة، ح: ۱۴۸۸

زینب فرماتی ہیں کہ میں سیدہ زینب بنت جحش کے پاس گئی جب ان کے بھائی عبداللہ فوت ہوئے، اس نے خوشبو منگوا کر لگائی اور فرمایا: مجھے خوشبو کی حاجت تو نہیں تھی سو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ آپ نے فرمایا: جب آپ منبر پر تشریف فرماتے کہ اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے حلال نہیں ہے کہ کسی پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے۔ ہاں اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ منائے گی۔

زینب بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنی والدہ ام سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھیں دکھ رہی ہیں، کیا میں اسے سُرْمہ لگا سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، دو یا تین مرتبہ یہی فرمایا اور ہر مرتبہ نفی میں جواب دیا، پھر فرمایا: یہ تو صرف چار ماہ دس دن ہیں، جبکہ جاہلیت میں تمہاری عورتیں ایک مکمل سال گزرنے کے بعد میٹھی پھینکا کرتی تھیں۔ حمید فرماتے ہیں: میں نے زینب سے کہا: سال بعد میٹھی پھینکنے کا کیا مطلب ہے؟ تو زینب نے بتلایا کہ عورت کا جب خاوند فوت ہو جاتا تھا تو وہ جھوپڑی میں داخل ہو جاتی اور بڑے ترین کپڑے پہن لیتی، خوشبو وغیرہ کچھ بھی نہ لگاتی، حتیٰ کہ اسی طرح سال گزر جاتا، پھر اس کے پاس گدھا، بکری یا کوئی پرندہ لایا جاتا جس سے وہ اپنا جسم لگاتی، اڑایا ہوتا کہ جس سے جسم لگاتی وہ مر جاتا، پھر وہ وہاں سے نکلتی، اس کے پاس میٹھی لانی جاتی اور وہ اسے پھینکتی، پھر اس کے بعد وہ جو چاہتی خوشبو وغیرہ استعمال کر سکتی۔

وَقَالَتْ زَيْنَبُ: دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوْفِي أٰخُوَهَا عَبْدُ اللّٰهِ، فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ: مَالِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ اَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُوْلُ عَلٰى الْمُنْبِرِ: ((لَا يَجِلُّ لَامْرَاةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ تُحَدِّثَ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا)).

قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ اُمِّيْ اُمَّ سَلَمَةَ، تَقُوْلُ: جَاءَتِ امْرَاةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَبْتِيْ تُوْفِي عَنْهَا زَوْجَهَا وَقَدْ اَشْتَكَّتْ عَيْنَيْهَا، اَفَنَكْحُلُهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا)) مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا، كُلُّ ذَلِكَ يَقُوْلُ: ((لَا))، ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَقَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبُعْرَةِ عَلٰى رَاسِ الْحَوْلِ))، قَالَ حُمَيْدٌ: فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ: وَمَا تَرْمِي بِالْبُعْرَةِ عَلٰى رَاسِ الْحَوْلِ؟ فَقَالَتْ زَيْنَبُ: كَانَتِ الْمْرَاةُ اِذَا تُوْفِي عَنْهَا زَوْجَهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبَسَتْ شَرِيَابَهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيْبًا وَلَا شَيْئًا حَتٰى تَمْرِبَهَا سَنَةً، ثُمَّ تُوْتِيْ بِدَابَّةٍ حِمَارٍ اَوْ شَاةٍ اَوْ طَيْرٍ فَتَقْبِصُ بِهٖ، فَقَلَمًا تَقْبِصُ بِشَيْءٍ اِلَّا مَاتَ، ثُمَّ تَخْرُجُ فَتَعْطِيْ بُعْرَةً فَتَرْمِيْ بِهَا، ثُمَّ تَرٰجِعُ بَعْدَ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيْبٍ اَوْ غَيْرِهٖ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْحِفْشُ: الْبَيْتُ الصَّغِيْرُ

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بالوں سے بنے ہوئے

چھوٹے سے خیمے اور گھر وغیرہ کو قبض کہتے ہیں۔ قبض کا مطلب ہے جانور کے پاؤں کے ناخنوں کو پکڑنا، اور قبض کا معنی ہے مٹھی بھرنا۔

صفیہ بنت ابی عبید، سیدہ عائشہ یا حفصہ رضی اللہ عنہما سے بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھنے والی عورت کے لیے جائز نہیں ہے کہ کسی فوت شدہ پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے، مگر اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ منائے گی۔

گمشدہ خاوند والی عورت کا بیان

سیار بن ابی حکم، سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے گم شدہ خاوند والی عورت کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ جب اس کا خاوند آجائے اور اس عورت نے آگے شادی کر لی ہو تو وہ پہلے کی ہی بیوی ہو گی، اگر (پہلا خاوند) چاہے تو اسے طلاق دے دے اور اگر چاہے تو اسے اپنے نکاح میں ہی رکھے اور عورت کو کسی طرح کا کوئی اختیار نہیں دیا جائے گا۔

عباد بن عبد اللہ اسدی سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے گم شدہ خاوند والی عورت کے متعلق فرمایا: وہ آگے شادی نہیں کرے گی۔

مطلقہ کی رہائش کا بیان

فاطمہ بنت قیس روایت کرتی ہیں کہ ابو عمرو بن حفص نے اسے طلاق دے دی، جبکہ وہ شام میں تھے۔ پھر باقی

الدَّلِيلُ مِنَ الشَّعْرِ وَالْبِنَاءِ وَغَيْرِهِ، وَالْقَبْضُ: أَنْ تَأْخُذَ مِنَ الدَّابَّةِ مَوْضِعًا بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهَا، وَالْقَبْضُ: الْأَخْذُ بِالْكَفِّ كُلِّهَا.

۱۳۰۸- (۱۴۷۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَوْ حَفْصَةَ، أَوْ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لَامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحَدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا)).

باب فی امرأۃ المفقود

۱۳۰۹- (۱۴۸۲): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ سَيَّارِ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي امْرَأَةِ الْمَفْقُودِ: إِذَا قَدِمَ وَقَدْ تَزَوَّجَتْ امْرَأَتُهُ هِيَ امْرَأَتُهُ إِنْ شَاءَ طَلَّقَ وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَلَا تَخِيرُ.

۱۳۱۰- (۱۴۸۱): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فِي امْرَأَةِ الْمَفْقُودِ: أَنَّهُ لَا تَتَزَوَّجُ.

باب فی سکنی المطلقۃ

۱۳۱۱- (۱۴۷۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي

[۱۳۰۸] الموطأ لإمام مالك: ۵۹۸/۲، صحيح مسلم، كتاب الطلاق، باب وجوب الاحداد في عدة الوفاة، ح: ۱۴۸۹

[۱۳۰۹] السنن لسعيد بن منصور: ۴۵۲/۱، المصنف لابن أبي شيبة: ۵۲۲/۳

[۱۳۱۰] المصنف لعبد الرزاق: ۹۰/۷، السنن لسعيد بن منصور: ۵۱/۱

[۱۳۱۱] الموطأ لإمام مالك: ۵۸۰/۲، صحيح مسلم، كتاب الطلاق، باب المطلقة ثلاثاً لا نفقة لها، ح: ۱۱۱۴

حدیث ذکر کی اور اس میں یہ بھی ذکر کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور یہ تمام معاملہ آپ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا اس کے ذمہ نفقہ نہیں ہے اور آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ اُم شریک کے گھر عدت گزارے۔ پھر فرمایا: اس عورت کے پاس اکثر صحابہ کا آنا جانا رہتا ہے تو تم ابن اُم مکتوم کے ہاں عدت گزار لو، وہ نابینا آدمی ہے، تم اپنے کپڑے اتار سکتی ہو۔

میمن بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ آیا اور میں نے وہاں کے سب سے بڑے عالم کے متعلق پوچھا تو مجھے سعید بن مسیب کے پاس بھیجا گیا، میں نے ان سے مہوتہ (جسے طلاق تہ دی گئی ہو) کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: وہ اپنے خاوند کے گھر میں ہی عدت گزارے گی، میں نے کہا: فاطمہ بنت قیس کی حدیث پھر کہاں جائے گی؟ فرمایا: افسوس! مروان بیان کرتے ہیں کہ آپ بہت غصے ہوئے اور فرمایا: فاطمہ نے تو لوگوں کو فتنے میں ڈال دیا ہے، اس کی زبان بہت تیز تھی اور وہ اپنے خاوند کے رشتہ داروں کے بارے میں زبان درازی کیا کرتی تھی، تو رسول اللہ ﷺ نے اس لیے اسے حکم دیا تھا کہ وہ ابن ام مکتوم کے گھر عدت گزارے۔

قاسم اور سلیمان بن یبار بیان کرتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید بن عاص نے عبدالرحمن بن حکم کی بیٹی کو طلاق یتہ دے دی اور عبدالرحمن نے اپنی بیٹی کو کسی اور جگہ منتقل کر دیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مروان بن حکم کی طرف پیغام بھیجا، جو اس وقت مدینہ کے حاکم تھے، فرمایا: اے مروان! اللہ سے ڈرو، اور اس عورت کو اس کے گھر بھیجو۔ سلیمان

سَلَمَةَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، أَنَّ أَبَا عَمْرٍو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ بِالشَّامِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ فِيهِ: فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: ((لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ))، وَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ، ثُمَّ قَالَ: تِلْكَ أُمْرَاءٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي، فَأَعْتَدِي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى، تَضْعِيعِ ثِيَابِكَ.

۱۳۱۲- (۱۴۷۶): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْتُ عَنْ أَعْلَمٍ، أَهْلِهَا فَذَفَعْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَبْتُوتَةِ، فَقَالَ: تَعْتَدُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا، فَقُلْتُ: فَأَيْنَ حَدِيثُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ؟ فَقَالَ: هَاهُ، فَوَصَفَ أَنَّهُ تَعِيْطٌ، وَقَالَ: فَتَنَّتْ فَاطِمَةُ النَّاسَ، وَكَانَ لِلسَّانِيهَا ذَرَابَةٌ فَاسْتَطَالَتْ عَلَى أَحْمَائِهَا، فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَعْتَدَ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ.

۱۳۱۳- (۱۴۷۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ الْقَاسِمِ وَسَلِيمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ بِنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِنِ الْحَكَمِ فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَهُوَ أَمِيرُ

[۱۳۱۲] المصنف لعبد الرزاق: ۲۶/۷، سنن أبي داود، كتاب الطلاق، باب من أنكر على فاطمة بنت قيس، ح: ۲۲۹۶

[۱۳۱۳] الموطأ لإمام مالك: ۵۷۹/۲، صحيح البخاری، كتاب الطلاق، باب قصة فاطمة بنت قيس، ح: ۵۳۲۱

کی حدیث میں ہے کہ مروان نے کہا: عبدالرحمن مجھ پر غالب آگئے ہیں۔ قاسم کی حدیث میں ہے کہ مروان نے کہا: کیا آپ کو فاطمہ بنت قیس کے معاملے کا علم نہیں ہے؟ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر آپ فاطمہ کا معاملہ ذکر نہ کریں تو آپ پر کوئی حرج نہیں، مروان نے فرمایا: اگر آپ اس کے عذر کو کافی سمجھتی ہیں تو پھر جو ان دونوں کے درمیان تھا آپ کو وہ بھی کافی ہونا چاہیے۔

محمد بن ابراہیم سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں: اے فاطمہ! اللہ سے ڈرو تم جانتی ہو کہ یہ حکم کس چیز کے متعلق تھا۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فرمان: **إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيَّنَةٍ** ”مگر یہ کہ وہ عورتیں واضح طور پر بے حیائی کا ارتکاب کریں۔“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے خاندان کے گھر والوں سے بدزبانی کریں، اگر ایسا کریں تو انہیں گھر سے نکالنا جائز ہے۔

مطلقة کے خرچ و اخراجات کا بیان

فاطمہ بنت قیس روایت کرتی ہیں کہ ابو عمرو بن حفص نے انہیں طلاق بتہ دے دی اور وہ شام میں تھے، تو انہوں نے اپنے وکیل کو جو دے کر ان کے پاس بھیجا تو وہ ناراض ہونے لگیں، تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! تیرے لیے ہمارے ذمے کوئی چیز نہیں پڑتی، تو وہ نبی ﷺ کے پاس آئیں اور آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

الْمَدِينَةِ اتَّقَى اللَّهُ يَا مَرْوَانُ! وَارْدِدِ الْمَرْأَةَ إِلَى بَيْتِهَا، فَقَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَكَمِ عَلَيَّيْ، وَقَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ الْقَاسِمِ: أَوْ مَا بَلَغَكَ شَأْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ؟ قَالَتْ: لَاعَلَيْكَ أَنْ لَا تَذْكُرَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ، فَقَالَ: إِنْ كَانَ بِكَ الشَّرُّ فَحَسْبُكَ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ.

۱۳۱۴- (۱۴۷۴): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ: اتَّقَى اللَّهُ يَا فَاطِمَةَ فَقَدْ عَلِمْتِ فِي أَيِّ شَيْءٍ كَانَ ذَلِكَ.

۱۳۱۵- (۱۳۱۱): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيَّنَةٍ﴾ قَالَ: أَنْ تَبْذُو عَلَى أَهْلِ زَوْجِهَا فَإِذَا بَدَتْ فَقَدْ حَلَّ إِخْرَاجُهَا.

باب في نفقة المطلقة

۱۳۱۶- (۱۳۲۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، أَنَّ أَبَا عَمْرٍو بْنَ حَفْصِ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ بِالشَّامِ، فَبَعَثَ إِلَيْهَا وَكِيلَهُ بِشَعِيرٍ فَسَخِطَتْ، فَقَالَ: وَاللَّهِ مَالِكٌ عَلَيْنَا

[۱۳۱۴] صحيح البخاری، أيضاً، ح: ۵۳۲۳، صحيح مسلم، كتاب الطلاق، باب المطلقة ثلاثاً لا نفقة لها، ح: ۱۱۱۴، سنن أبي داود، كتاب الطلاق، باب من أنكر على فاطمة بنت قيس، ح: ۲۲۹۲

[۱۳۱۵] المصنف لعبد الرزاق: ۳۲۳/۶، المصنف لابن أبي شيبة: ۱۸۹/۴

[۱۳۱۶] الموطأ لإمام مالك: ۵۸۰/۲، صحيح مسلم، كتاب الطلاق، باب المطلقة ثلاثاً لا نفقة لها، ح: ۱۱۱۴

مِنْ شَيْءٍ، فَجَاءَ تِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: ((لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ)).

تیرے لیے اس کے ذمے نفقہ نہیں ہے۔

۱۳۱۷- (۱۴۷۹): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: نَفَقَةُ الْمُطَلَّاقَةِ مَا لَمْ تَحْرُمَ فَإِذَا حُرِّمَتْ فَمَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ.

ابوزبیر سے مروی ہے انہوں نے سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: مطلقہ کا اس وقت تک (خاوند کے ذمہ) نفقہ ہوتا ہے جب تک وہ حرام نہیں ہوتی، جب حرام ہو جائے گی پھر اچھے طریقہ سے صرف فائدہ پہنچانا ہے۔

۱۳۱۸- (۱۴۸۰): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: لَيْسَتْ الْمَبْتُوتَةُ الْحُبْلَى مِنْهُ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَنَّهُ يُنْفِقُ عَلَيْهَا مِنْ أَجْلِ الْحَبْلِ فَإِذَا كَانَتْ غَيْرَ حُبْلَى فَلَا نَفَقَةَ لَهَا.

عطاء بیان کرتے ہیں کہ ایسی حاملہ عورت جسے طلاقِ بتہ ہوئی ہو اس کے لیے کچھ بھی نہیں، مگر حمل کی وجہ سے آدمی اس پر خرچ کرے گا۔ اور اگر حاملہ بھی نہیں تو پھر اس کے لیے کوئی نفقہ نہیں۔

باب فی سكن المتوفی عنها ونفقتها

۱۳۱۹- (۱۴۲۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ عَمَّتِهِ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ أَنَّ الْفَرِيعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانَ، أَخْبَرَتْهَا أَنهَا جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهَا فِي بَنِي خُدْرَةَ، فَإِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْبُدٍ لَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ بِطَرَفِ الْقُدُومِ لِحَقِّهِمْ فَفَقَتَلُوهُ، فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي فَإِنَّ زَوْجِي لَمْ يَتْرُكْنِي فِي مَسْكَنِ يَمْلِكُهُ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نَعَمْ))، فَاَنْصَرَفْتُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ دَعَانِي، أَوْ أَمْرِي فِدُعِيْتُ لَهُ

فریہ بنت مالک بن سنان بیان کرتی ہیں کہ وہ نبی ﷺ سے یہ پوچھنے آئیں کہ وہ اپنے اہل بنو خدرہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہے، اس لیے کہ اس کا خاوند بھگورے غلاموں کی تلاش میں جب قدم پہنچا تو وہ (غلام) اسے مل گئے اور انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں اپنے اہل کے پاس لوٹ جاؤں؟ اس لیے کہ میرے خاوند نے اپنی ملکیت کی میرے لیے کوئی رہائش گاہ نہیں چھوڑی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں (چلی جاؤ)، اور جب میں جانے لگی، ابھی میں حجرہ یا مسجد میں ہی تھی کہ آپ ﷺ نے مجھے آواز دی یا بلانے کا حکم دیا اور پوچھا: تو نے کیا کہا تھا؟ میں نے وہ قصہ دوبارہ بیان کر دیا جو میں اپنے خاوند کے بارے میں پہلے ہی بتا چکی

[۱۳۱۷] [المصنف لابن أبي شيبة: ۴/۱۳۶]

[۱۳۱۸] [المصنف لعبد الرزاق: ۷/۱۸]

[۱۳۱۹] [الموطأ لإمام مالك: ۲/۵۹۱، سنن أبي داود، كتاب الطلاق، باب في المتوفى عنها تنتقل، ح: ۲۳۰۰، سنن الترمذی، ابواب الطلاق، باب ما جاء أين تعتد المتوفى عنها زوجها، ح: ۱۲۰۴، سنن النسائی، كتاب الطلاق، باب مقام المتوفى عنها زوجها في بيتها حتى تحل، ح: ۳۵۲۸، سنن ابن ماجه، كتاب الطلاق، باب أين تعتد المتوفى عنها زوجها، ح: ۲۰۳۱]

تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھر میں ٹھہری رہ، یہاں تک کہ عدت کی مدت ختم ہو جائے۔ وہ کہتی ہے کہ میں نے چار ماہ دس دن عدت گزاری۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں مجھ سے دریافت کروایا، تو میں نے انہیں بتلایا، چنانچہ انہوں نے (اسی بات کی) اتباع کی اور اسی کے مطابق فیصلہ فرمایا۔

ہشام اپنے والد سے بیان کرتے ہیں وہ اس دیہاتی عورت کے متعلق فرماتے ہیں جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو کہ جہاں اس کے گھر والے منتقل ہوں گے وہ بھی وہیں منتقل ہو جائے گی۔

ہشام اپنے والد اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے مثل سابق یا اس کے ہم معنی ہی بیان کرتے ہیں، ان (کی روایات) میں کوئی اختلاف نہیں۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیوہ کے لیے نفقہ نہیں ہے، اسے وراثت ہی کافی ہے۔

دورانِ عدت باہر نکلنے والی عورت کو روکنا اسلم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ فرمایا کرتے تھے: جب عورت وفات یا طلاق کی وجہ سے عدت گزار رہی ہو تو اس کے لیے درست نہیں ہے کہ وہ اپنے گھر کے علاوہ کسی اور جگہ رات گزارے۔

فَقَالَ: ((كَيْفَ قُلْتِ؟))، فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِي ذَكَرْتُ لَهُ مِنْ شَأْنِ زَوْجِي، فَقَالَ: ((أَمْكُثِي فِي بَيْتِكَ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ))، قَالَتْ: فَأَعْتَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَسَأَلَنِي عَنْ ذَلِكَ، فَأَخْبَرْتُهُ فَاتَّبَعَهُ وَقَضَى بِهِ.

۱۳۲۰-۱۴۶۵: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: فِي الْمَرْأَةِ الْبَادِيَةِ يَتَوَفَى عَنْهَا زَوْجُهَا أَنَّهُ تَتَوَفَى حَيْثُ انْتَوَى أَهْلُهَا.

۱۳۱۱-۱۴۶۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْتَةَ مِثْلَهُ، أَوْ مِثْلَ مَعْنَاهُ لَا يَخَالِفُهُ.

۱۳۲۲-۱۴۶۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ لِلْمُتَوَفَى عَنْهَا زَوْجُهَا نَفَقَةٌ حَسْبُهَا الْمِيرَاثُ.

باب الانكار على من خرجت في العدة
۱۳۲۳-۱۴۷۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا يَصْلُحُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَبِيْتَ لَيْلَةً وَاحِدَةً إِذَا كَانَتْ فِي عِدَّةٍ وَفَاةٍ أَوْ طَلَاقٍ إِلَّا فِي بَيْتِهَا.

[۱۳۲۰] الموطأ لإمام مالك: ۵۹۶/۳، المصنف لعبد الرزاق: ۳۶/۷، السنن لسعيد بن منصور: ۳۶۶/۱

[۱۳۱۱] أيضاً

[۱۳۲۲] مصنف عبد الرزاق: ۳۷/۷، السنن لسعيد بن منصور: ۳۶۹/۱، المصنف لابن أبي شيبة: ۱۶۵/۴

[۱۳۲۳] المصنف لعبد الرزاق: ۳۱/۷

۱۳۲۴- (۱۴۷۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَةَ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ كَانَتْ تَحْتِ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو بْنِ عُثْمَانَ فَطَلَّقَهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا ابْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا .

نافع بیان کرتے ہیں کہ سعید بن زید کی بیٹی عبداللہ کے نکاح میں تھی۔ انہوں نے اسے طلاق بتہ دے دی، وہ باہر نکلی تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے منع کر دیا۔

کتاب اللعان

لعان کے مسائل

طریقہ لعان کا بیان

سیدنا سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ، عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہنے لگے: اے عاصم! آپ کی ایسے شخص کے بارے میں کیا رائے ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پائے، تو کیا وہ اسے قتل کر دے؟ (اگر وہ ایسا کرے گا) تو (قصاص میں) تم اسے قتل کر دو گے، تو پھر وہ کیا کرے؟ اے عاصم! میرے لیے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھو۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے (اس طرح کے) مسائل کو ناپسند فرمایا اور اسے معیوب جانا، یہاں تک کہ جو عاصم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، وہ ان پر گراں گزرا۔ پھر جب عاصم اپنے گھر لوٹے تو عویمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور پوچھا: اے عاصم! رسول اللہ ﷺ نے آپ سے کیا فرمایا ہے؟ تو عاصم رضی اللہ عنہ نے عویمر کو جواب دیا کہ تو کوئی اچھا سوال لے کر نہیں آیا، رسول اللہ ﷺ نے اس مسئلہ کو ناپسند فرمایا ہے جو تو نے پوچھا ہے۔ عویمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! میں تب تک باز نہیں آؤں گا جب تک کہ اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ نہ لوں۔ پھر عویمر چل پڑے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آ پہنچے،

باب فی سنۃ اللعان

۱۳۲۵-۱۳۲۸: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيِّ الْأَنْصَارِيِّ، فَقَالَ لَهُ: أَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ، أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَأَلَ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، فَسَأَلَ عَاصِمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، فَكَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ، فَقَالَ: يَا عَاصِمُ، مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ: لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ، قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتَهُ عَنْهَا، فَقَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللَّهِ لَا أَنْتَهَى حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا، فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَسَطَ النَّاسِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ، أَمْ

[۱۳۲۵] الموطأ لإمام مالك: ۵۶۶/۲، صحيح البخاری، كتاب الطلاق، باب من جوز الطلاق الثلاث، ح: ۵۲۵۹، صحيح مسلم، كتاب

آپ ﷺ اس وقت لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے، عویمیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ کی ایسے شخص کے بارے میں کیا رائے ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے، تو کیا وہ اسے قتل کر دے؟ (اگر وہ ایسا کرے گا) تو (قصاص میں) آپ ﷺ اسے قتل کر دیں گے، تو پھر وہ کیا کرے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں (حکم) نازل فرمادیا ہے، لہذا تم جاؤ اور اسے لے کر آؤ۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان دونوں نے آپس میں لعان کیا اور میں بھی لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا، پھر جب وہ دونوں لعان سے فارغ ہو گئے تو عویمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر میں اسے اپنے عقد میں رکھوں (تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ) میں نے جھوٹ بولا ہے۔ پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم فرمانے سے قبل ہی اسے تین طلاقیں دے دیں۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ تب سے لعان کرنے والوں کا یہی طریقہ جاری ہو گیا۔

سیدنا سہل بن سعد الساعدي رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ عویمیر عجلانی رضی اللہ عنہ، عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے عاصم! میرے لیے ایسے شخص کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھیے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پاتا ہے اور وہ اسے قتل کر دیتا ہے، تو کیا اس وجہ سے اسے بھی قتل کر دیا جائے گا؟ یا وہ کیا کرے؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے پوچھا تو نبی ﷺ نے (اس طرح کے) سوالات پوچھنا ناپسند فرمایا۔ پھر عویمیر رضی اللہ عنہ ان سے ملے تو انہوں نے پوچھا کہ (جو آپ کو کام کہا تھا، اس

كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ، فَادْهَبْ فَأْتِ بِهَا))، فَقَالَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ: فَتَلَا عَلْنَا، وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا فَرَعَا مِنْ تَلَاغِهِمَا، قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمْسَكْتُهَا فَطَلَقْتُهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: فَكَانَتْ تِلْكَ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنِينَ.

۱۳۶۶- (۱۲۸۲): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَخْبَرَهُ، قَالَ: جَاءَ عُوَيْمِرُ الْعَجْلَانِيُّ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ، فَقَالَ: يَا عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ، سَلْ لِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَيَقْتُلُهُ، أَيْقَتُلُ بِهِ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَسَأَلَ عَاصِمُ النَّبِيَّ ﷺ، فَعَابَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَسَائِلَ، فَلَقِيَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: صَنَعْتُ إِنَّكَ لَمْ

کا) آپ نے کیا کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے وہ کام کر دیا ہے، لیکن تم نے تو مجھے مصیبت میں ڈال دیا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے (ایسے) مسائل کو معیوب سمجھا۔ عویر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! میں لازماً رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤں گا اور آپ ﷺ سے اس بابت پوچھ کر ہی رہوں گا۔ پھر وہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے دیکھا کہ آپ ﷺ پر انہی دونوں (عویر رضی اللہ عنہ اور ان کی بیوی) کے بارے میں ہی وحی نازل کی جا رہی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان دونوں کو بلایا اور ان میں لعان کروایا۔ پھر عویر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں اسے لے کر چلا گیا (یعنی اسے دوبارہ اپنے گھر بسالیا) تو میں نے (گویا) اس پر جھوٹ باندھا ہے، لہذا قبل اس کے کہ رسول اللہ ﷺ انہیں حکم فرماتے انہوں نے خود ہی اسے فارغ کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس عورت کو دیکھنا کہ اگر تو یہ سیاہ رنگ، سیاہ آنکھوں اور بڑے سُریوں والا بچہ جنم دے تو میرے خیال میں عویر نے سچ بولا ہے، لیکن اگر وہ سُرخ رنگ کا بچہ جنم دے جو حورۃ کے مانند ہو (حورۃ سے مراد ایسا جانور ہے جو چھپکلی کے مانند ہوتا ہے اور وہ کھانے پینے کی جس چیز کو بھی چھو لیتا ہے اُسے زہر آلود کر دیتا ہے) تو میری رائے میں یہ (یعنی عویر) چھوٹا ہو گا۔ چنانچہ اس عورت نے ناپسندیدہ (یعنی اول الذکر) خصلت وللاہی بچہ جنم دیا۔

ابن شہاب فرماتے ہیں کہ پھر لعان کرنے والوں کا یہی طریق کار چل پڑا۔

سیدنا سہل بن سعد سے ہی مروی ہے کہ عویر رضی اللہ عنہ، عاصم رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور مرد کو دیکھ

تَاتِنِي بِخَيْرٍ، سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَابَ الْمَسَائِلَ، فَقَالَ عُوَيْرٌ: وَاللَّهِ لَأَتِيَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَلَأَسْأَلَنَّهُ، فَاتَاهُ فَوَجَدَهُ قَدْ أُنزِلَ عَلَيْهِ فِيهِمَا، فَدَعَاهُمَا فَلَاعَنَ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ عُوَيْرٌ: لَإِنِ انْطَلَقْتُ بِهَا لَقَدْ كَذَبْتُ عَلَيْهَا، فَفَارَقَهَا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((انظروها، فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ، أَدْعَجَ، عَظِيمَ الْإِلْتِيْنِ فَلَا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحِيْمَرَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أَرَاهُ إِلَّا كَاذِبًا))، فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الْمَكْرُوهِ.
قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَصَارَتْ سُنَّةَ الْمُتْلَاعِيْنَ.

۱۳۲۷- (۱۲۸۲): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ عُوَيْرًا جَاءَ إِلَى

لیتا ہے اور وہ اسے قتل کر دیتا ہے، تو کیا تم لوگ (قصاص میں) اسے قتل کر دو گے؟ اے عاصم! میرے لیے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیجیے۔ چنانچہ عاصم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے (ایسے) مسائل کو ناپسند فرمایا اور اسے معیوب جانا۔ عاصم رضی اللہ عنہ جب عومیر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آئے تو انہوں نے انہیں بتایا کہ نبی ﷺ نے (ایسے) مسائل کو ناپسند اور معیوب جانا ہے۔ تو عومیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! میں (یہ مسئلہ پوچھنے) رسول اللہ ﷺ کے پاس ضرور آؤں گا، چنانچہ وہ آئے اور عاصم رضی اللہ عنہ کے واپس جانے کے بعد قرآن نازل ہو چکا تھا، جب عومیر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں کے بارے قرآن نازل ہو گیا ہے۔ چنانچہ وہ دونوں آئے اور لعان کیا، پھر انہوں نے (یعنی عومیر رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: اگر میں اسے روکے رکھوں (یعنی دوبارہ گھربالوں) تو (یہ ایسے ہی ہو گا کہ جیسے) میں نے اس پر جھوٹ باندھا ہے، پھر انہوں نے اسے فارغ کر دیا، حالانکہ (ابھی) نبی ﷺ نے انہیں حکم نہیں دیا تھا، پھر لعان کرنے والوں کا یہی طریقہ چل پڑا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس عورت کو دیکھنا کہ اگر یہ سُرخ رنگ اور حرۃ جانور کی طرح چھوٹے قد کا بچہ جنم دے تو میرے خیال میں اس (عومیر رضی اللہ عنہ) نے اس پر (یعنی اپنی بیوی پر) جھوٹ باندھا ہے، لیکن اگر یہ عورت کالے رنگ، سیاہ آنکھوں اور بڑے سُریں والی بچہ جنم دے، تو میرے خیال میں اس نے اس عورت کے خلاف سچ ہی بولا ہے۔ پھر اس عورت نے ناپسندیدہ صفات کے مطابق ہی بچہ جنم دیا۔

سیدنا عبید اللہ بن عتیبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

عَاصِمٌ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَتَلَهُ، اتَّقَتُلُونَهُ؟ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، فَكَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا، فَرَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى عُوَيْمِرٍ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَرِهَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا، فَقَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللَّهِ لَأَتَيْنَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَجَاءَ وَقَدْ نَزَلَ الْقُرْآنُ خِلَافَ عَاصِمٍ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: ((قَدْ نَزَلَ فِيكُمْ الْقُرْآنُ))، فَتَقَدَّمَامَا فَتَلَعْنَا، ثُمَّ قَالَ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا إِنْ أَمْسَكْتَهَا، فَفَارَقَهَا وَمَا أَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَمَضَتْ سُنَّةُ الْمُتَلَاعِنِينَ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((انظروها، فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْيِمِرٌ قَصِيرًا كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمٌ، أَعْيَنَ، ذَا الْيَتِينَ، فَلَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا))، فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الْمَكْرُوهِ.

۱۳۲۸- (۱۲۸۴): سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعِيدٍ

نبی ﷺ نے فرمایا: اگر یہ عورت ایسا بچہ جنم دے جو سفید سرخی مائل رنگ، پورے جسم اور سیدھے بالوں والا ہو (یعنی جو چھوٹے قد اور گھٹنگھریالے بالوں والا نہ ہو) تو وہ اس کے خاوند کا ہی ہو گا، لیکن اگر وہ چھوٹی چھوٹی سیاہ آنکھوں والا بچہ جنم دیتی ہے تو وہ اسی شخص کا ہو گا جس پر عویمیر بنی الزام لگا رہا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس عورت نے چھوٹی چھوٹی سیاہ آنکھوں والا ہی بچہ جنم دیا۔

سیدنا سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور بولا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ کی ایسے شخص کے بارے میں کیا رائے ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے، کیا وہ اسے قتل کر دے؟ (اگر وہ اسے قتل کر دے گا) تو (قتل کے بدلے میں) آپ اسے قتل کر دیں گے، تو پھر وہ کیا کرے؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کے معاملے میں قرآنی حکم نازل فرمایا، جو لعان کرنے والوں کے معاملہ کی رو سے قرآن میں بھی مذکور ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں فیصلہ ہو چکا ہے۔ راوی کا کہنا ہے کہ پھر انہوں نے لعان کیا اور میں وہیں موجود تھا، پھر اس نے نبی ﷺ کی موجودگی میں ہی اسے جدا کر دیا۔ اس کے بعد یہی طریقہ رائج ہو گیا کہ لعان کرنے والوں کو جدا کر دیا جاتا۔ وہ عورت حاملہ تھی لیکن آدمی نے اسے ٹھکرادیا، لہذا اس کے بچے کی نسبت اس کی ماں کی طرف کی جاتی تھی۔

قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا جب وہ لعان کرنے والوں کی

يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، وَعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنْ جَاءَتْ بِهِ أَشْقَرٌ سَبِيطًا فَهُوَ لِزَوْجِهَا، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُدْيَعَجٌ فَهُوَ لِلَّذِي يَتَّهِمُهُ))، قَالَ: فَجَاءَتْ بِهِ أُدْيَعَجٌ.

۱۳۲۹- (۱۲۸۵): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعِيدِ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيْقَتَلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ، أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي شَأْنِهِ مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ أَمْرِ الْمُتَلَاعِنِينَ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((قَدْ قُضِيَ فِيكَ وَفِي امْرَأَتِكَ))، قَالَ: فَتَلَاعِنَا وَأَنَا شَاهِدٌ ثُمَّ فَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَكَانَتْ سَنَةً بَعْدَهُمَا أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنِينَ، وَكَانَتْ حَامِلًا فَانْكَرَهَا، فَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَى أُمِّهِ.

۱۳۳۰- (۱۲۸۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ:

[۱۳۲۹] صحیح البخاری، کتاب الطلاق، باب التلاعن فی المسجد، ح: ۳۵۰۹، صحیح مسلم، کتاب اللعان، ح: ۱۴۹۳

[۱۳۳۰] صحیح مسلم، کتاب اللعان، ح: ۱۴۹۷

حدیث بیان کر رہے تھے، تو ابن شداد نے ان سے کہا: کیا یہ وہی عورت تھی جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میں بغیر دلیل کے کسی کو رجم کرتا تو اس عورت کو کرتا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: نہیں، اس عورت نے تو اعلانیہ برائی کا ارتکاب کیا تھا۔

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے دولعان کرنے والوں کے متعلق حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس (عورت) کے بچے کو دیکھنا کہ اگر وہ بہت زیادہ سیاہ، موٹی (عورت) آ نکھوں والا اور بڑے سرینوں والا بچہ جنم دے تو میرے خیال میں وہ (یعنی اس عورت کا شوہر) سچا ہے، لیکن اگر وہ حرہ جانور کی طرح کا گہرا سرخ رنگ کا بچہ جنم دے تو میرے خیال سے اس کا شوہر جھوٹا ہے (اور یہ سچی ہے)۔ چنانچہ اس نے ناپسندیدہ صفت والے بچے کو ہی جنم دیا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر وہ (عورت) سرخ رنگ کا اور سیدھے بالوں والا بچہ جنم دے تو وہ اس کے خاوند کا ہو گا۔ اور اگر وہ سیاہ چھوٹی آنکھوں والا گھنگریالے بالوں والا بچہ جنم دے تو وہ اسی کا ہے جو ملزم ٹھہرایا گیا ہے۔ تو اس نے چھوٹی سیاہ آنکھوں والا بچہ ہی جنم دیا۔

ہشام بن عروہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ کے پاس مجلانی آیا، وہ سرخی مائل رنگ، سیدھے بالوں والا اور کمزور پتلے جسم والا تھا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنے پچازاد شریک بن سحاء، جو بڑے چوتڑوں، سیاہ آنکھوں اور بھاری بھر کم جسم والا ہے،

شَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ بِحَدِيثِ الْمُتْلَاعَيْنِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ شَدَّادٍ: أَهِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُهَا))، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا، تِلْكَ امْرَأَةٌ قَدْ أَعْلَنْتُ.

۱۳۳۱- (۹۳۸): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، وَذَكَرَ حَدِيثَ الْمُتْلَاعَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَبْصُرُوهَا، فَإِنْ جَاءَتْ بِهٍ أَسْحَمَ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ، عَظِيمَ الْإِلْتِيَانِ فَلَا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهٍ أَحْمَرَ كَأَنَّهُ وَحْرَةٌ فَلَا أَرَاهُ إِلَّا كَاذِبًا))، فَجَاءَتْ بِهٍ عَلَى النَّعْتِ الْمَكْرُوهِ.

۱۳۳۲- (۹۲۹): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، وَعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنْ جَاءَتْ أُمِّيغِرٌ سَبَطًا فَهُوَ لِرَوْجِهَا، وَإِنْ جَاءَتْ بِهٍ أُدْبِجَجَ جَعْدًا فَهُوَ لِلذِّي يَتِمُّهُ))، فَجَاءَتْ بِهٍ أُدْبِجَجَ.

۱۳۳۳- (۱۳۰۲-۱۳۰۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْلَانِيُّ وَهُوَ أَحْمَرٌ سَبَطٌ نَضْوُ الْخَلْقِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ شَرِيكَ ابْنِ

[۱۳۳۱] صحيح البخاری، كتاب التفسير، تفسير سورة النور، باب والذين يرمون أزواجهم ولم يكن لهم شهداء إلا أنفسهم، ح: ۵۷۴۵.

سنن أبي داود، كتاب الطلاق، باب في اللعان، ح: ۲۲۴۷.

[۱۳۳۲] تفرّد به الشافعی

[۱۳۳۳] المعرفة للبيهقي: ۷/۶

السَّحْمَاءِ، يَعْنِي: ابْنِ عَمِّهِ، وَهُوَ رَجُلٌ عَظِيمُ الْأَلْتَيْنِ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ حَالُ الْخَلْقِ يُصِيبُ فِلَانَةَ، يَعْنِي: أَمْرَاتَهُ، وَهِيَ حُبْلَى، وَمَا قَرَّبَتْهَا مِنْذُ كَذَا، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِيكَهَا فَجَحَدَهُ وَدَعَا الْمَرْأَةَ فَجَحَدَتْ، فَلَا عَنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا وَهِيَ حُبْلَى، ثُمَّ قَالَ: ((تَبْصُرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهٍ أَدْعَجَ عَظِيمُ الْأَلْتَيْنِ فَلَا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا، وَإِنْ جَاءَتْ بِهٍ أَحْيَمَرَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا)). فَجَاءَتْ بِهٍ أَدْعَجَ عَظِيمُ الْأَلْتَيْنِ.

۱۳۳۴- (۱۳۰۴): فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيمَا بَلَّغْنَا: ((إِنَّ أَمْرَهُ لَيَبِينُ لَوْلَا مَا قَضَى اللَّهُ)).
يَعْنِي: أَنَّهُ لَمَنْ زَنَى لَوْلَا مَا قَضَى اللَّهُ مِنْ أَنْ لَا يُحْكَمَ عَلَى أَحَدٍ إِلَّا بِإِقْرَارٍ أَوْ اعْتِرَافٍ عَلَى نَفْسِهِ، لَا يَحِلُّ بِدَلَالَةٍ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَإِنْ كَانَتْ بَيِّنَةٌ، فَلَوْلَا مَا قَضَى اللَّهُ لَكَانَ لِي فِيهَا قَضَاءٌ غَيْرُهُ وَلَمْ يَعْرِضْ لِشَرِيكِ وَلَا لِلْمَرْأَةِ. وَاللَّهُ أَعْلَمُ، وَأَنْفَذَ لِلْحُكْمِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَهُمَا كَاذِبٌ. ثُمَّ عَلِمَ بَعْدَ أَنْ الزَّوْجُ هُوَ الصَّادِقُ.

۱۳۳۵- (۱۳۲۷): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، حَدَّثَهُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ

کو میں نے اپنی بیوی کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں دیکھا ہے اور وہ حاملہ بھی ہو گئی ہے، حالانکہ میں اتنے عرصے سے اس کے قریب بھی نہیں گیا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے شریک کو بلایا (اور اس سے پوچھا) تو اس نے انکار کر دیا، پھر آپ نے عورت کو بلایا، اس نے بھی انکار کر دیا۔ آپ ﷺ نے اس عورت اور اس کے خاوند کے درمیان لعان کروا دیا۔ وہ عورت حاملہ تھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: دھیان رکھنا اگر اس کا بچہ بڑے چوڑوں اور سیاہ آنکھوں والا ہوا، تو میرا خیال ہے اس (آدمی) نے سچ بولا ہے اور اگر وہ سرخ و حرہ جیسا بچہ بنے تو میرا خیال ہے کہ وہ جھوٹا ہے۔ پھر عورت نے جو بچہ جنم دیا وہ بڑے سرینوں اور سیاہ آنکھوں والا تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کا معاملہ واضح ہو گیا ہے، اگر اللہ نے فیصلہ نہ کر دیا ہوتا یعنی اگر یہ نہ ہوتا کہ حد صرف اقرار اور اعتراف پر ہی لگائی جائے گی اور ان دو کے علاوہ تیسرا کسی صورت جائز نہیں اگرچہ واضح بھی ہو جائے، تو میرا فیصلہ اس کے علاوہ کوئی اور ہی ہوتا۔ آپ ﷺ نے شریک اور اس عورت کا کچھ مواخذہ نہ فرمایا۔ اللہ جاننے والا ہے، اس نے اپنے حکم کو نافذ فرمایا اور وہ جانتا ہے کہ تم دو میں ایک جھوٹا ہے، بعد میں پتا چل گیا کہ خاوند سچا تھا۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! جب سے عفارِ نخل ہوا ہے میں نے اپنی بیوی

[۱۳۳۴] المصنف عبدالرزاق: ۱۱۵/۷، صحیح البخاری، کتاب التفسیر، سورة النور، باب ویدرؤ عنها العذاب أن تشهد أربع شهادات بالله، ح: ۴۷۴۷

[۱۳۳۵] صحیح البخاری، کتاب الطلاق، باب قول الامام اللهم بین، ح: ۵۳۱۶، صحیح مسلم، کتاب اللعان، ح: ۱۴۹۷

سے ہم بستری نہیں کی، پھر وہ بتانے لگا کہ عفارِ نخل سے مراد یہ ہے کہ پہلے کھجور کی پیوند کاری کی جاتی ہے، پھر اسے چالیس دن مٹی میں ڈال دیا جاتا ہے اور اس پیوند کاری کے بعد پانی نہیں دیا جاتا۔ اس نے کہا: میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک آدمی کو پایا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کا خاوند زرد رنگ، تپلی پنڈلیوں اور سیدھے بالوں والا تھا، جبکہ وہ آدمی جس پر الزام لگایا جا رہا تھا وہ موٹا تازہ، سیاہی مائل رنگ، گھنگھریالے بالوں اور بڑے سرینوں والا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! (حقیقت کو) واضح فرمادے، پھر آپ ﷺ نے ان میں لعان کروایا، پھر عورت نے اس شخص سے ملتا جلتا بچہ جنم دیا جس کے ساتھ (غلط کاری کا) اس پر الزام لگایا گیا تھا۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جس وقت دو لعان کرنے والوں میں لعان کروایا تو آپ ﷺ نے ایک شخص کو حکم فرمایا کہ وہ پانچویں قسم کے وقت اس کے (یعنی آدمی کے) منہ پر ہاتھ رکھ لے، اور فرمایا: یقیناً یہ (میاں بیوی کے درمیان جدائی اور اللہ کے غضب کو) واجب کر دینے والی ہے۔

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے حضور لعان کرنے والوں کے پاس میں موجود تھا اور تب میں پندرہ برس کا تھا۔۔۔ پھر انہوں نے حدیث بیان کی جو انہیں بالیقین یاد نہیں تھی۔

بچہ عورت کے حوالے کرنے کا بیان

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول

رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَاللَّهِ مَا لِي عَهْدٌ بِأَهْلِي مُنْذُ عَفَّارِ النَّخْلِ، قَالَ: وَعَفَّارُهَا أَنَهَا إِذَا كَانَتْ تُؤَبَّرُ تُعْفَرُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا لَا تُسْقَى بَعْدَ الْآبَارِ، قَالَ: فَوَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا، قَالَ: وَكَانَ زَوْجَهَا مُصْفَرًّا، حَمَشَ السَّاقَيْنِ، سَبَطَ الشَّعْرَ، وَالَّذِي رُمِيَتْ بِهِ حَدَلًا إِلَى السَّوَادِ، جَعَدًا، فَطَطًا، مُسْتَهًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ بَيْنَ))، ثُمَّ لَاعَنَ بَيْنَهُمَا، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ يُشِبُّهُ الَّذِي رُمِيَتْ بِهِ.

۱۳۳۶- (۱۳۲۵): أَخْبَرَنَا ابْنُ عَمِيْنَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ لَاعَنَ بَيْنَ الْمُتْلَاعَيْنِ أَمْرَ رَجُلًا أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فِيهِ عِنْدَ الْخَامِسَةِ، وَقَالَ: ((أَنَهَا مُوجِبَةٌ)).

۱۳۳۷- (۱۳۲۶): حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: شَهِدْتُ الْمُتْلَاعَيْنِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ سَنَةً. ثُمَّ سَأَقِ الْحَدِيثَ، فَلَمْ يَتَّقِنَهُ إِتْقَانَ هَوْلَاءَ.

باب منہ: وإلحاق الولد بالمرأة

۱۳۳۸- (۹۲۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ،

[۱۳۳۶] سنن أبي داود، كتاب الطلاق، باب في اللعان، ح: ۲۲۵۵، سنن النسائي، كتاب الطلاق، باب الأمر لوضع اليد على في المتلاعنين، ح: ۳۴۷۲،

[۱۳۳۷] صحيح البخاري، كتاب الحدود، باب من أظهر الفاحشة واللطخ والتهمة بغير بينة، ح: ۶۸۵۴، سنن أبي داود، كتاب الطلاق،

باب في اللعان، ح: ۲۲۵۱

[۱۳۳۸] الموطأ لإمام مالك: ۲/۵۶۷، صحيح البخاري، كتاب الطلاق، باب يلحق الولد بالملاعة، ح: ۵۳۱۵، صحيح مسلم، كتاب اللعان، ح: ۱۴۹۴

اللہ ﷺ نے لعان کرنے والے مرد اور عورت کے درمیان تفریق (جدائی) ڈال دی اور بچہ عورت کے حوالے کر دیا۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ زمانہ نبوی ﷺ میں ایک شخص نے اپنی بیوی سے لعان کیا اور اس کے بچے کو اپنا بچہ ماننے سے انکار کر دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو جدا کر دیا اور بچہ عورت کو دے دیا۔

لعان کرنے والی عورت کے مہر کا بیان

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے لعان کرنے والوں سے فرمایا: تم دونوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے، تم دونوں میں سے ایک (ضرور) جھوٹا ہے۔ (پھر آدمی سے فرمایا:) اب اس پر تیرا کوئی حق نہیں ہے۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا مال؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کوئی مال نہیں ملے گا، اگر تو ٹوٹنے سے بچ بولا ہے تو وہ اس کے طور پر ہو جائے گا جس کے سبب تو نے اس کی شرمگاہ جائز بنائی، لیکن اگر تو نے اس کے خلاف جھوٹ بولا ہے تو یہ تیرے لیے اس سے بعید تر ہے۔

توبہ کی پیشکش، جو عورت اپنی قوم میں کسی ایسے شخص کو داخل کرے جو ان میں سے نہ ہو اور جو شخص اپنے بچے کا انکار کرے، اس کا بیان

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو عجلان کے میاں بیوی کو الگ کر دیا تھا اور راوی نے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنِينَ وَالْحَقَّ الْوَالِدَ بِالْمَرْأَةِ.

۱۳۳۹- (۱۳۹۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا، فَفَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَهُمَا، وَالْحَقَّ الْوَالِدَ بِالْمَرْأَةِ.

باب فی صداق الملاءنة

۱۳۴۰- (۱۳۸۸): وَسَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ، يَقُولُ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنِينَ: ((حِسَابُكُمْ عَلَى اللَّهِ، أَحَدُكُمْ كَاذِبٌ، لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا))، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَالِي، قَالَ: ((لَا مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ فَهُوَ بِمَا اسْتَحَلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَلِكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا أَوْ مِنْهُ)).

باب عرض التوبة ومن أدخلت

على قوم من ليس منهم،

ومن جحد ولده

۱۳۴۱- (۱۳۸۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ

[۱۳۳۹] أيضاً

[۱۳۴۰] صحيح البخاری، کتاب الطلاق، باب قول الامام للمتلاعنين إن أحدكما كاذب فهل منكما تائب، ح: ۵۳۱۲، صحيح مسلم،

کتاب اللعان، ح: ۱۴۹۳

[۱۳۴۱] أيضاً

اپنی شہادت اور ذرمیان والی انگلی کو الگ الگ کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح، اور آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے (ضرور) ایک جھوٹا ہے، تو کیا تم میں سے (جو جھوٹا ہے) وہ توبہ کرے گا؟

عُمَرَ، يَقُولُ: فَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَخْوَى بَنِي الْعَجْلَانِ، وَقَالَ هَكَذَا: بِأَصْبَعِيهِ الْمُسْبِحَةِ وَالْوَسْطَى فَفَرَّقَهُمَا الْوَسْطَى وَالَّتِي تَلِيهَا يَعْنِي الْمُسْبِحَةَ، وَقَالَ: ((اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو اس وقت یہ فرماتے سنا جب آیت ملاعنہ نازل ہوئی کہ جو بھی عورت (اپنی) قوم میں کسی ایسے شخص کو داخل کرے جو ان میں سے نہ ہو، تو وہ کسی معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے عافیت کی حقدار نہیں ہے اور اللہ اسے اپنی جنت کا داخلہ بھی نہیں دے گا، اور (اسی طرح) جو شخص اپنے بچے کا انکار کر دے، جبکہ وہ (بچہ) اس کی طرف دیکھ بھی رہا ہو، تو اللہ تعالیٰ اس سے پردہ فرمائے گا اور اگلے پھلے تمام لوگوں کے سامنے اسے ذلیل و رسوا کرے گا۔

۱۳۴۲- (۱۳۸۷): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ، أَنَّهُ سَمِعَ الْمُقْبِرِيَّ، يُحَدِّثُ الْقُرْطُبِيَّ، قَالَ الْمُقْبِرِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ، يَقُولُ: لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْمَلَاعِنَةِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلَتْ عَلَى قَوْمٍ مِنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ، وَلَمْ يُدْخِلْهَا اللَّهُ جَنَّتَهُ، وَأَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ احْتَجَبَ اللَّهُ مِنْهُ وَفَضَحَهُ عَلَى رَأْسِ الْخَلَائِقِ فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ)).

کتاب الفرائض والوصیة

فرائض اور وصیت کے مسائل

اس کا بیان کہ مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان

کا وارث نہیں بن سکتا

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث بن سکتا ہے اور نہ ہی کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث بن سکتا ہے۔

علی بن حسین بیان کرتے ہیں کہ عقیل اور طالب ابوطالب کے وارث بنے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور جعفر رضی اللہ عنہ اس کے وارث نہ بنے۔ کہتے ہیں کہ اسی وجہ سے ہم نے شعب ابی طالب سے اپنا حصہ چھوڑ دیا۔

قاتل، مقتول کی کسی چیز کا وارث نہیں بن سکتا سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بنی مدج کا ایک قادی نامی شخص تھا، اس نے اپنے بیٹے کی طرف تلوار پھینکی جو اسکی پنڈلی میں جا لگی اور خون بہنے لگا، اسی سے اسکی موت واقع ہو گئی۔ سراقہ بن جعشم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے یہ بات بیان کی، تو سیدنا

باب ((لا یرث المسلم

الکافر ولا الکافر المسلم))

۱۳۴۳- (۱۱۸۹): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ)).

۱۳۴۴- (۱۷۹۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: إِنَّمَا وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ عَلِيٌّ وَلَا جَعْفَرٌ، قَالَ: فَلِذَلِكَ تَرَكَنَا نَصِيبَنَا مِنَ الشَّعْبِ.

باب ((لا یرث القاتل من مقتوله شیئاً))

۱۳۴۵- (۱۰۰۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ يُقَالُ لَهُ قَتَادَةُ حَدَفَ ابْنَهُ بِسَيْفٍ فَأَصَابَ سَاقَهُ فَتَزَى فِي جُرْحِهِ فَمَاتَ، فَقَدِمَ سَرِاقَةُ بْنُ جُعْشِمٍ عَلَى عُمَرَ بْنِ

[۱۳۴۳] الموطأ لإمام مالك: ۵۱۹/۲، صحيح البخاری، كتاب الفرائض، باب لا یرث المسلم الكافر ولا الكافر المسلم، ح: ۶۷۶۴،

صحيح مسلم، كتاب الفرائض، ح: ۱۶۱۴

[۱۳۴۴] السنن الكبرى للبيهقي: ۶/۲۶۸

[۱۳۴۵] الموطأ لإمام مالك: ۸۶۷/۲، سنن الدار قطنی: ۱۴۰/۳، سنن الترمذی، أبواب الديات، باب ما جاء فی الرجل یقتل ابنه یقاد منه أم

لا، ح: ۱۳۹۹، المستدرک للحاکم: ۲/۲۱۵

عمر بن الخطابؓ نے فرمایا: تو مقامِ قدیدہ میرے لیے ایک سو میں اونٹوں کا انتظام کر، حتیٰ کہ میں تیرے پاس آؤں، جب سیدنا عمر بن الخطابؓ تشریف لائے تو انہوں نے ان اونٹوں میں سے تیس چھے، تیس جذبے اور چالیس حاملہ اونٹیاں لیں، پھر فرمایا: مقتول کا بھائی کہاں ہے؟ اس نے کہا: میں یہاں ہوں، فرمایا: یہ لے لو۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ قاتل کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ (تھہ) اس اونٹ کو کہتے ہیں جس کی عمر کے تین سال مکمل ہو چکے ہوں اور جذبہ وہ اونٹ جسے چار سال مکمل ہو چکے ہوں)۔

عورت کو اس کے خاوند کی ویت سے وراثت دینا ابن مسیب سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطابؓ کہا کرتے تھے کہ ویت عاقلہ عورت کے لیے ہے اور عورت اپنے خاوند کی ویت سے کسی چیز کی وارث نہیں بنے گی۔ ضحاک بن سفیان نے انہیں بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف لکھا تھا کہ وہ اشیم ضبابی کی عورت کو اس کی ویت سے وارث بنائے، تو سیدنا عمر بن الخطابؓ نے اس کی طرف رجوع کیا۔

ابن شہاب روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ضحاک بن سفیان کو لکھا تھا کہ اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کی ویت سے وراثت دو۔ ابن شہاب کہتے ہیں: اشیم غلطی سے قتل کر دیا گیا تھا (یعنی اس کا قتل؛ قتلِ خطا تھا)۔

طلاقِ بتہ والی بیوہ عورت کو دورانِ عدت وراثت

دینے کا بیان

ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سیدنا ابن

الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: أَعْدُدْ لِي عَلَى قَدِيدٍ عَشْرِينَ وَمِائَةَ بَعِيرٍ حَتَّى أَقْدِمَ عَلَيْكَ، فَلَمَّا قَدِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَخَذَ مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ ثَلَاثِينَ حِقَّةً وَثَلَاثِينَ جَذَعَةً وَأَرْبَعِينَ خَلِيفَةً، ثُمَّ قَالَ: أَيْنَ أَخُو الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: هَا أَنَا ذَا، قَالَ: خُذْهَا، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ لِقَاتِلِ شَيْءٍ)).

باب توريث المرأة من دية زوجها

۱۳۴۶ - (۱۰۰۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَانَ يَقُولُ: الدِّيَةُ لِلْعَاقِلَةِ، وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا، حَتَّى أَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ يُورِثَ امْرَأَةً أَشِيمَ الضَّبَابِيِّ مِنْ دِيَتِهِ فَرَجَعَ إِلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۱۳۴۷ - (۱۰۱۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ إِلَى الضَّحَّاكِ بْنِ سُفْيَانَ أَنْ وَرِثَ امْرَأَةً أَشِيمَ الضَّبَابِيِّ مِنْ دِيَتِهِ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ أَشِيمٌ قُتِلَ خَطَأً.

باب إرث المبتوتة المتوفى عنها وهي

في عدتها

۱۳۴۸ - (۱۴۴۱): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ،

[۱۳۴۶] سنن أبي داود، كتاب الفرائض، باب في المرأة ترث من دية زوجها، ح: ۲۹۲۷، سنن الترمذی، أبواب الفرائض، باب ما جاء في

ميراث المرأة من دية زوجها، ح: ۲۱۱۰، المعجم الكبير للطبرانی: ۲۸۲/۱

[۱۳۴۷] الموطأ لإمام مالك: ۲/۸۶۶

[۱۳۴۸] الموطأ لإمام مالك: ۲/۵۷۱، المصنف لعبد الرزاق: ۶۱/۷، المصنف لابن أبي شيبة: ۴/۱۷۱

زیر رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی کے متعلق سوال کیا جو اپنی بیوی کو طلاق بتے دینے کے بعد فوت ہو جاتا ہے جبکہ وہ عورت ابھی عدت میں ہو، عبد اللہ بن زیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ عبد الرحمن بن عوف نے تمار بنت اصغ کو طلاق بتے دی تھی اور پھر وہ فوت گئے جبکہ وہ ابھی عدت میں ہی تھی تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے وارث بنایا تھا۔ ابن زیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میری یہ رائے نہیں ہے کہ طلاق بتے والی وارث بنے گی۔

طلحہ بن عبد اللہ بن عوف، جو ان میں اس مسئلے کا سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں، سے اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے مروی ہے کہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق بتے دے دی اور وہ مریض تھے، تو اسے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی عدت گزر جانے کے بعد ان کا وارث بنایا۔

اس کا بیان کہ وارث کے لیے وصیت نہیں کی جاسکتی اور حج واجب اصل مال سے ہوتا ہے

مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وارث کے لیے وصیت نہیں کی جاتی۔

عطاء اور طاؤس فرماتے ہیں کہ حج واجب اصل مال سے ہوتا ہے۔

وَمُسْلِمٌ بِنُ خَالِدٍ ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مَلِكَةَ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَنِ الرَّجُلِ الَّذِي يُطَلِّقُ الْمَرْأَةَ فَيَبْتِهَا ثُمَّ يَمُوتُ وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ : طَلَّقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَمَاضِرَ بِنْتَ الْأَصْبَغِ الْكَلْبِيَّةِ فَبَتَّهَا ثُمَّ مَاتَ وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ : وَأَمَّا أَنَا فَلَا أَرَى أَنْ تَرِثَ مَبْتُوتَةٌ .

۱۳۴۹- (۱۴۴۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، قَالَ : وَكَانَ أَعْلَمَهُمْ بِذَلِكَ . وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ : أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ وَهُوَ مَرِيضٌ ، فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْهُ بَعْدَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا .

باب ((لا وصية لوارث))، والحجة

الواجبة من رأس المال

۱۳۵۰- (۱۱۸۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((لَا وَصِيَّةَ لَوَارِثٍ)) .

۱۳۵۱ (۵۱۴): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ أَنَّهُمَا قَالَا : الْحُجَّةُ الْوَاجِبَةُ مِنْ رَأْسِ الْمَالِ .

[۱۳۴۹] الموطأ لإمام مالك: ۵۷۲/۲

[۱۳۵۰] المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۲۶۷/۵، سنن أبي داود، كتاب البيوع، باب في تضمين العربية، ح: ۳۵۶۵، سنن الترمذی، أبواب

الوصايا، باب ما جاء لا وصية لوارث، ح: ۲۱۲۱، سنن الدارقطني: ۱۵۲/۴

[۱۳۵۱] المصنف لابن أبي شيبة: ۴/۴۱، المصنف لعبد الرزاق: ۹/۹۴

کتاب البيوع

خرید و فروخت کے مسائل

باب ((لا يبيع الرجل على

بيع أخيه))

۱۳۵۲- (۸۵۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، وَسُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ)).

۱۳۵۳- (۸۵۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ)).

۱۳۵۴- (۸۵۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ)).

۱۳۵۵- (۸۶۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلُهُ.

باب ((لا يبيع حاضر لباد))

۱۳۵۶- (۸۶۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ،

کوئی شخص کسی مسلمان بھائی کے سودے پر سودا

نہ کرے

سابقہ حدیث ہی ہے، یہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی کسی کی تجارت پر تجارت نہ کرے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے پر اپنا سودا نہ کرے۔

اختلاف رواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

شہری، دیہاتی کے لیے تجارت نہیں کر سکتا

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

[۱۳۵۲] الموطأ لإمام مالك: ۲/۶۸۳، صحيح البخارى، كتاب البيوع، باب لا يبيع بعضكم على بيع بعض، ح: ۲۰۴۰، صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب تحريم بيع الرجل على بيع أخيه، ح: ۱۵۱۵ [۱۳۵۳] أيضاً

[۱۳۵۴] صحيح البخارى، كتاب البيوع، باب لا يبيع بعضكم على بيع بعض، ح: ۲۰۴۰ [۱۳۵۵] أيضاً

[۱۳۵۶] صحيح البخارى، كتاب البيوع، باب من كره أن يبيع حاضر لباد، ح: ۲۱۰۰

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ)).
 نے فرمایا: کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے تجارت نہ کرے۔

۱۳۵۷- (۸۶۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ، دَعَا النَّاسَ يَرْزُقُ اللَّهُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ)).
 فرمایا: شہری دیہاتی کے لیے تجارت نہ کرے، لوگوں کو (ان کے حال پہ ہی) چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ ان کو ایک دوسرے کے سبب سے رزق دیتا ہے۔

۱۳۵۸- (۸۶۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (لَا تَلْقُوا السِّلْعَ)).
 سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سامان (لانے والوں قافلوں) سے (آگے جا کر) نہ ملو۔

باب النهی عن الملامسة والمنابذة

۱۳۵۹- (۱۰۹۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، وَعَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ.
 سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا ہے۔

باب النهی عن النجش

۱۳۶۰- (۸۵۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ النَّجْشِ.
 بڑھا چڑھا کر بولی لگانے کی ممانعت کا بیان
 سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بڑھا چڑھا کر بولی لگانے سے منع فرمایا۔
 ۱۳۶۱- (۸۵۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (لَا تَنَاجَشُوا)).
 سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر بولی مت لگاؤ۔

[۱۳۵۷] صحیح مسلم، باب تحریم البادی للحاضر، ح: ۱۵۲۲

[۱۳۵۸] صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب تحریم تلقی الحلب، ح: ۱۵۱۷

[۱۳۵۹] الموطأ لإمام مالك: ۲/۶۶۶، صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب بیع المنابذة، ح: ۲۱۴۶، صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب

ابطال بیع الملامسة والمنابذة، ح: ۱۵۱۱

[۱۳۶۰] الموطأ لإمام مالك: ۲/۶۸۴، صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب النجش، ح: ۲۱۴۲، صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب

تحریم بیع الرجل علی بیع أخیه، ح: ۱۵۱۶

[۱۳۶۱] الموطأ لإمام مالك: ۲/۶۸۳، صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب لا بیع بعضکم علی بیع بعض، ح: ۲۱۴۰، صحیح مسلم،

کتاب البیوع، باب تحریم بیع الرجل علی بیع أخیه، ح: ۱۵۱۵

اختلافِ رواۃ کے ساتھ اسی کے مثل روایت ہے۔

۱۳۶۲- (۸۵۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، وَمَالِكُ،
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

اس میں بھی صرف راویوں کا اختلاف ہے۔

۱۳۶۳- (۸۵۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي
سَيْرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

باب الاشتراط في البيع

۱۳۶۴- (۷۰۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ
الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ بَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُوْبِرَ
فَثَمَرَهَا لِلْبَّائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ)).

۱۳۶۵- (۷۰۵): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ نَافِعٍ،
عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:
((مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبْرِتْ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَّائِعِ إِلَّا
أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ)).

۱۳۶۶- (۱۱۹۰): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ
لِلْبَّائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ)).

باب في الخيار في البيع

۱۳۶۷- (۱۰۹۴): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ نَافِعٍ،

[۱۳۶۲] أيضاً

[۱۳۶۳] السنن المأثورة للشافعی: ۱/ ۳۴۰

[۱۳۶۴] صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب من باع نخلاً عليها ثمر، ح: ۱۵۴۳

[۱۳۶۵] الموطأ لإمام مالك: ۲/ ۶۱۷، صحيح البخاری، كتاب البيوع، باب من باع نخلاً قد أُبْرِتْ، ح: ۲۲۰۴، صحيح مسلم، كتاب

البيوع، باب من باع نخلاً عليها ثمر، ح: ۱۵۴۳

[۱۳۶۶] صحيح البخاری، كتاب الشرب والمساقاة، باب الرجل يكون له معرأو شرب في حائط أو في نخل، ح: ۲۳۷۹، صحيح مسلم،

كتاب البيوع، باب من باع نخلاً عليها ثمر، ح: ۱۵۴۳

[۱۳۶۷] الموطأ لإمام مالك: ۲/ ۶۷۱، صحيح البخاری، كتاب البيوع، باب البيعان بالخيار ما لم يتفرقا، ح: ۲۱۱۰، صحيح مسلم، كتاب

البيوع، باب ثبوت خيار المجلس للمبتاعين، ح: ۱۵۳۱

خرید و فروخت میں شرط عائد کرنے کا بیان

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے پیوند کاری کرنے کے بعد کھجور کا درخت بیچا تو اس کا پھل بیچنے والے ہی کا رہتا ہے، البتہ اگر خریدنے والا شرط لگا دے (تو پھر اس کا ہو گا)۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے پیوند کاری کیے جانے کے بعد کھجور کا درخت بیچا تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہی ہو گا، مگر یہ کہ خریدنے والا شرط لگا دے۔

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کوئی غلام بیچے تو اس (غلام) کے پاس مال بھی ہو تو اس کا مال بیچنے والے کو ہی ملے گا، ہاں اگر خریدنے والا یہ شرط لگا دے (تو پھر اسی کا ہو گا)۔

تجارت میں اختیار کا بیان

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: دو باہم خرید و فروخت کرنے والوں میں سے ہر ایک کو اپنے ساتھی پر تب تک اختیار حاصل ہے جب تک کہ وہ جدا نہ ہو جائیں، سوائے بیع خیار کے (یعنی جس خرید و فروخت میں اختیار کی شرط رکھ دی گئی ہو)۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جنہوں نے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی چیز خریدتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سودے کو پکا کرنا چاہتے تو تھوڑا سا چل کر اپنے ساتھی سے جدا ہو جاتے، پھر لوٹ آتے۔

ابن جریج نے نافع سے، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو باہم خرید و فروخت کرنے والوں میں سے ہر شخص کو تب تک (سودا ختم کرنے کا) اختیار حاصل ہوتا ہے جب تک وہ جدا نہ ہو جائیں، سوائے بیع خیار کے (یعنی اس تجارت کے سوا جس میں پہلے ہی اختیار کی شرط رکھ دی گئی ہو)۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو شخص باہم خرید و فروخت کا معاملہ کریں، تو ان دو میں سے ہر شخص کو اپنے اس سودے (کو ختم کرنے) کا تب تک اختیار حاصل ہوتا ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں یا پھر انہوں نے اپنے اس سودے میں ہی اختیار کی شرط رکھ دی ہو۔ نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب کوئی سودا کر کے اسے پکا کرنا چاہتے تو تھوڑا سا چل کر (اس جگہ سے کہیں اور) چلے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الْمُتَبَاعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بِبَيْعِ الْخِيَارِ)).

قَالَ الشَّافِعِيُّ رحمۃ اللہ علیہ: وَابْنُ عُمَرَ الَّذِي سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا ابْتَاعَ الشَّيْءَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَجِبَ لَهُ فَارَقَ صَاحِبَهُ فَمَشَى قَلِيلًا ثُمَّ رَجَعَ.

۱۳۶۸- (۱۰۹۵): أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ، سُفْيَانُ، عَنِ

ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما.

۱۳۶۹- (۶۷۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ نَافِعٍ،

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الْمُتَبَاعَانِ بِالْخِيَارِ كُلُّ

وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا

بِبَيْعِ الْخِيَارِ)).

۱۳۷۰- (۶۷۲): أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ:

أَمَلَى عَلَيَّ نَافِعٌ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ ابْنَ

عُمَرَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِذَا

تَبَاعَ الْمُتَبَاعَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ

مِنْ بَيْعِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونَ بَيْعُهُمَا عَنْ

خِيَارٍ))، قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا ابْتَاعَ

الْبَيْعَ فَأَرَادَ أَنْ يُوجِبَ الْبَيْعَ مِنْهُ قَلِيلًا ثُمَّ

يَرْجِعُ.

[۱۳۶۸] أيضاً

[۱۳۶۹] أيضاً

[۱۳۷۰] صحيح البخاری، كتاب البيوع، باب اذا كان البائع بالخيار هل يجوز البيع، ح: ۲۱۱۳، صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب ثبوت

خيار المجلس للمتبايعين، ح: ۱۵۳۱

جاتے اور پھر واپس لوٹ آتے۔

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باہم خرید و فروخت کرنے والے دونوں شخص تب تک اختیار رکھتے ہیں جب تک وہ جدا نہیں ہو جاتے۔ پھر اگر وہ بیچ بولیں اور (اس چیز کے تمام خصائل و عیوب) واضح کر دیں تو ان کی اس تجارت میں برکت کا شمول واجب ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ غلط بیانی کریں اور (اس چیز کے نقائص) چھپائیں تو ان کی تجارت سے برکت زائل کر دی جاتی ہے۔

ابو بزرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: خرید و فروخت کرنے والے دونوں ساتھیوں کو (بیچ فسخ کرنے کا) تب تک اختیار حاصل ہوتا ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے الگ نہ ہو جائیں۔

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ہونے کے بعد ایک شخص کو اختیار دیا، تو اس شخص نے کہا: اللہ آپ کی عمر دراز کرے، آپ کن سے تعلق رکھتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریش کا ایک شخص ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے والد قسم اٹھایا کرتے تھے کہ اختیار ہوتا ہی بیچ ہو چکنے کے بعد ہے۔

۱۳۷۱- (۶۷۶-۶۷۵): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ. وَأَخْبَرَنَا الثَّقَفُ، عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْحَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَّا وَجَبَتِ الْبُرْكََةُ فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتِ الْبُرْكََةُ مِنْ بَيْعِهِمَا)).

۱۳۷۲- (۶۷۶): أَخْبَرَنَا الثَّقَفُ، عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْوَضِيِّ، قَالَ: كُنَّا فِي غَزَاةٍ، فَبَاعَ صَاحِبٌ لَنَا فَرَسًا مِنْ رَجُلٍ، فَلَمَّا أَرَدْنَا الرَّجِيلَ خَاصَمَهُ إِلَى أَبِي بَرَزَةَ، فَقَالَ أَبُو بَرَزَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، يَقُولُ: ((الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا)).

۱۳۷۳- (۶۷۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَيْرَ مَدَسُورٍ اللَّهُ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلًا بَعْدَ الْبَيْعِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: عَمَرَكَ اللَّهُ، وَمَنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَمْرُوٌّ مِنْ قُرَيْشٍ))، قَالَ: وَكَانَ أَبِي يَحْلِفُ: مَا الْخِيَارُ إِلَّا بَعْدَ الْبَيْعِ.

[۱۳۷۱] صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب اذا كان البائع بالخيار هل يجوز البيع، ح: ۲۱۱۴، صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب الصدق

في البيع والبيان، ح: ۱۵۳۲

[۱۳۷۲] سنن أبي داود، كتاب البيوع، باب في خيار المتبايعين، ح: سنن ابن ماجه، كتاب الإحارات، باب البيعان بالخيار ما لم يتفرقا،

ح: ۲۱۸۲، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۴۷/۳۳

[۱۳۷۳] سنن ابن ماجه، كتاب التجارات، باب بيع الخيار، ح: ۲۱۸۴، المصنف لعبد الرزاق: ۵۰/۸، سنن الدار قطنی: ۲۱/۳، سنن

الترمذی، أبواب البيوع، باب ما جاء في البيعين بالخيار ما لم يتفرقا، ح: ۱۲۴۹، المستدرک للحاکم: ۴۸/۲

باب الردِّ بالعيب وأن الخراج بالضمآن

عيب دار چیز واپس کرنے اور آمدنی کا حق ضامن کو دینے کا بیان

مخلد بن خفاف بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک غلام خریدا، جو کہ میں نے کافی مہنگا خرید لیا، پھر میں اس کے عیب پر مطلع ہو اتو میں یہ معاملہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس لے گیا، انہوں نے میرا غلام مجھے واپس کرنے کا فیصلہ فرمادیا اور مجھ پہ یہ لازم کیا کہ غلے کے ساتھ واپس کروں۔ میں عروہ کے پاس آیا اور انہیں اس بات کی اطلاع دی، تو انہوں نے کہا کہ میں شام کے وقت انہیں جا کر بتاؤں گا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کا فیصلہ فرمایا تھا کہ آمدنی اسی کو ملے گی جو جائیداد کا ضامن ہے۔ میں جلدی سے عمر بن عبدالعزیز کے پاس گیا اور اسے اس بات کی خبر دی جو عروہ نے مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا کی نبی ﷺ سے روایت کردہ بات بتلائی تھی، تو عمر فرمانے لگے کہ اس سے زیادہ آسان کوئی فیصلہ نہ تھا جو میں نے کیا، اللہ جانتا ہے کہ میں نے اس معاملے میں صرف حق کا ارادہ کیا ہے۔ اب مجھے اس بارے میں سنت رسول پہنچ گئی ہے۔ چنانچہ میں عمر کا (یعنی اپنا) فیصلہ ختم کرتا ہوں اور سنت رسول کو نافذ کرتا ہوں۔ پھر عروہ ان کے پاس گئے اور انہوں نے میرے حق میں فیصلہ فرمادیا کہ اس آمدنی کا حق میرا ہے کیونکہ میں اس کا ضامن تھا۔

۱۳۷۴- (۱۳۳۱): أَخْبَرَنِي مَنْ لَا أَنَّهُمْ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ، أَخْبَرَنِي مَخْلَدُ بْنُ خَفَّافٍ، قَالَ: ابْتَعْتُ غَلَامًا، فَاسْتَغَلَلْتُهُ ثُمَّ ظَهَرْتُ مِنْهُ عَلَى عَيْبٍ، فَخَاصَمْتُ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَضَى لِي بِرَدِّهِ، وَقَضَى عَلَيَّ بِرَدِّ غَلَّتِهِ، فَاتَيْتُ عُرْوَةَ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: أَرْوِحْ إِلَيْهِ الْعَشِيَّةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرْتَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي مِثْلِ هَذَا أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَّانِ، فَعَجَلْتُ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ مَا أَخْبَرَنِي عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ عُمَرُ: فَمَا أَيْسَرَ عَلَيَّ مِنْ قَضَاءِ قَضِيَّتِهِ، وَاللَّهِ يَعْلَمُ إِنِّي لَمْ أُرِدْ فِيهِ إِلَّا الْحَقَّ، فَبَلَغْتَنِي فِيهِ سُنَّةٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَرَدْتُ قَضَاءَ عُمَرَ وَأُنْفِذُ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَرَاحَ إِلَيْهِ عُرْوَةَ فَقَضَى لِي أَنْ أَخْذَ الْخَرَاجَ مِنَ الَّذِي قَضَى بِهِ عَلَيَّ لَهُ.

۱۳۷۵- (۹۴۰): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ

[۱۳۷۴] سنن أبی داود، کتاب البیوع، والاحارات، باب فیمن اشتری عبداً فاستعمله فوجد به عیباً، ح: ۳۵۰۸، سنن الترمذی، أبواب

البیوع، باب ما جاء فیمن یشتری العبد ویستعمله ثم یجد به عیباً، ح: ۱۲۸۵

[۱۳۷۵] سنن أبی داود، کتاب البیوع، والاحارات، باب فیمن اشتری عبداً فاستعمله ثم وجد به عیباً، ح: ۳۵۰۸، سنن النسائی، کتاب

البیوع، باب الخراج بالضمآن، ح: ۴۴۹۰، سنن ابن ماجه، کتاب التجارات، باب الخراج بالضمآن، ح: ۲۲۴۲، صحیح ابن

حبان: ۲۹۸/۱۱، المستدرک للحاکم: ۱۵/۲

نے یہ فیصلہ فرمایا کہ آمدنی کا حق ضامن کو ملے گا۔

اختلاف رواۃ کے ساتھ سابقہ حدیث ہی ہے۔

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عاصم بن عدی سے باندی خرید لی۔ پھر انہیں پتہ چلا کہ اس کا تو خاوند بھی ہے (یعنی یہ شادی شدہ ہے)، تو انہوں نے اسے واپس کر دیا۔

بیع مصراۃ کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹوں اور بکریوں کا دودھ نہ روکا جائے، جو اسے خریدے تو اسے دودھ دھونے کے بعد اختیار حاصل ہے کہ اگر وہ اس سے خوش ہو تو اسے رکھ لے لیکن اگر وہ ناخوش ہو تو اسے واپس کر دے اور ساتھ ایک صاع کھجور بھی دے۔

سفیان کے طریق سے سابقہ حدیث ہی ہے۔

ابن ابی ذئب، عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خَفَافٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَضَى أَنَّ الْخِرَاجَ بِالضَّمَانِ.

۱۳۷۶- (۹۴۱): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الْخِرَاجُ بِالضَّمَانِ)).

۱۳۷۷- (۱۸۱۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ اشْتَرَى مِنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيِّ جَارِيَةً فَأَخْبَرَ أَنَّ لَهَا زَوْجًا فَرَدَّهَا.

باب بیع المصراۃ

۱۳۷۸- (۹۴۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ، فَمَنْ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلُبَهَا، إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ)).

۱۳۷۹- (۹۴۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ، فَمَنْ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلُبَهَا، إِنْ

[۱۳۷۶] أيضاً

[۱۳۷۷] سبق تخريجه

[۱۳۷۸] صحيح البخارى، كتاب البيوع، باب النهى للبايع أن لا يحفل الإبل والبقر والغنم وكل محفلة، ح: ۲۱۴۸، صحيح مسلم، كتاب

البيوع، باب حكم بيع المصراة، ح: ۱۵۲۴

[۱۳۷۹] أيضاً

رَضِيهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا
وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ)).

یہ بھی گزشتہ حدیث ہی ہے۔

۱۳۸۰- (۹۴۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي
الزَّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا
تُصْرُوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ، فَمَنْ ابْتَاعَهَا بَعْدَ
ذَلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلِبَهَا، إِنْ
رَضِيهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا
وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی کے مثل ہی
روایت کرتے ہیں مگر وہ یہ اضافہ کرتے ہیں کہ
آپ ﷺ نے فرمایا: (ناپسندیدگی کی صورت میں) وہ اسے
واپس کر دے اور ایک صاع کھجور بھی ساتھ دے، اور
(کھجور کی جگہ) گندم نہیں دے سکتا۔

۱۳۸۱- (۹۴۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ،
عَنِ ابْنِ سَيْرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ
قَالَ: ((رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ، لَا
سَمْرَاءَ)).

مبادلہ کا بیان

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کو سونے کے بدلے میں نہ بیچو،
مگر اس صورت میں کہ جب وہ برابر برابر ہوں اور ایک
دوسرے پر بڑھاء و مت، چاندی کو چاندی کے بدلے مت
بیچو، سوائے برابر برابر اور دست بدست کے اور اس کے
ایک کو دوسرے پر زیادہ مت کرو اور نہ ہی موجود چیز کے
بدلے میں غائب چیز کی خرید و فروخت کرو۔

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

باب المصارفة

۱۳۸۲- (۶۸۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ،
عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ
إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشْفُوا بَعْضَهَا عَلَى
بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا
بِمِثْلٍ، يَدًا بِيَدٍ، وَلَا تُشْفُوا بَعْضَهُ عَلَى
بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ)).

۱۳۸۳- (۹۰۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ

[۱۳۸۰] أَيْضًا

[۱۳۸۱] أَيْضًا

[۱۳۸۲] الموطأ لإمام مالك: ۶۳۲/۲، صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب الفضة بالفضة، ح: 2177، صحيح مسلم، كتاب المساقاة،

باب الربا، ح: ۵۸۵

[۱۳۸۳] أَيْضًا

اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کی سونے کے بدلے خرید و فروخت برابری کے ساتھ ہو سکتی ہے اور تم اس کے ایک کو دوسرے پر مت بڑھاؤ۔ اور چاندی کی خرید و فروخت چاندی کے بدلے برابری کے ساتھ ہو سکتی ہے اور تم اس کے ایک کو دوسرے پر مت بڑھاؤ اور غائب چیز کی موجودگی کے بدلے خرید و فروخت نہ کرو۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دینار کو دو دیناروں کے بدلے اور ایک درہم کو درہم کے بدلے نہ بیچو۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دینار کو دینار کے بدلے اور درہم کو درہم کے بدلے لیا جائے گا ان میں کسی قسم کی کمی بیشی نہیں کی جاسکتی۔

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر جب وہ ایک ہی مثل کے ہوں اور نہ ہی تم ایک کو دوسرے پر بڑھاؤ اور نہ چاندی کو چاندی کے بدلے بیچو لیکن جب وہ ایک ہی مثل ہوں اور نہ ہی تم (ان میں سے) ایک کو دوسرے پر بڑھاؤ۔

مجاہد روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: دینار کے بدلے دینار اور درہم کے بدلے درہم ہے، ان دونوں میں کوئی اضافی ادائیگی نہیں ہوگی، یہی وعدہ ہمارے نبی ﷺ نے ہم سے لیا تھا اور یہی ہم تم سے لیتے ہیں۔

أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشْفُوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشْفُوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا غَائِبًا مِنْهَا بِنَاجِرٍ)).

۱۳۸۴- (۹۰۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ جَدِّهِ، مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ، عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَبِيعُوا الدِّينَارَ بِالدِّينَارِينَ، وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمِينَ)).

۱۳۸۵- (۹۰۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي تَمِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ، وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ، لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا)).

۱۳۸۶- (۱۰۹۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشْفُوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشْفُوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ.

۱۳۸۷- (۱۲۰۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ، وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا، هَذَا عَهْدُ نَبِيِّنَا ﷺ إِلَيْنَا،

[۱۳۸۴] الموطأ لإمام مالك: ۷۱۳/۲، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب الربا، ح: ۱۵۸۵

[۱۳۸۵] الموطأ لإمام مالك: ۶۳۲/۲، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب الصرف وبيع الذهب بالورق نقداً، ح: ۱۵۸۸

[۱۳۸۶] الموطأ لإمام مالك: ۶۳۴/۲

[۱۳۸۷] الموطأ لإمام مالك: ۲/۲

وَعَهْدَنَا إِلَيْكُمْ .

عطاء بن یسار روایت کرتے ہیں کہ معاویہ بن سفیان نے سونے یا چاندی کا ایک برتن اس سے زیادہ سونا یا چاندی دے کر خرید لیا، تو ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو اس جیسا سودا کرنے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔ معاویہ کہنے لگے: میں تو اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا، ابو درداء رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: مجھے معاویہ سے کون براء الذمہ قرار دے گا؟ کیونکہ میں کہہ رہا ہوں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے یہ بات بتلائی گئی ہے اور یہ مجھے اپنی رائے بتلا رہا ہے۔ میں اس سرزمین پر نہیں رہوں گا۔

سونے اور اناج کا بیان

مالک بن اوس بن حدثان روایت کرتے ہیں کہ انہیں سو دینار کے مبادلہ (در اہم) کی ضرورت پیش آئی، کہتے ہیں کہ مجھے طلحہ بن عبد اللہ نے بلایا، پھر انہوں نے باہمی رضامندی کے ساتھ مجھ سے دینار لے لیے اور ہاتھ سے الٹ پلٹ کرنے لگے، پھر کہا: میرے خزانچی کے آنے تک ٹھہرو، یا (کہا:) میرے خزانچی کے غائبہ (مدینہ کے قریب ایک جگہ کا نام) سے آنے تک ٹھہرو۔ امام شافعی کہتے ہیں کہ الفاظ کا یہ شک مجھے ہوا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ (ہماری باتیں) سن رہے تھے، فرمانے لگے: اللہ کی قسم! تو اس سے تب تک جدا نہ ہونا جب تک کہ اس سے (متبادل رقم) نہ لے لے، پھر انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: سونے کی سونے کے بدلے خرید و فروخت سود ہے،

۱۳۸۸- (۱۳۲۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ مَعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ بَاعَ سِقَايَةَ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَرَقٍ بِأَكْثَرٍ مِنْ وَزْنِهَا، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذَا، فَقَالَ مَعَاوِيَةُ: مَا أَرَى بِهَذَا بَأْسًا، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ مَعَاوِيَةَ؟ أَخْبَرَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَيُخْبِرُنِي عَنْ رَأْيِهِ لَا أُسَاكِنُكَ بِأَرْضٍ .

باب منه: في الذهب والحبوب

۱۳۸۹- (۶۷۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، أَنَّهُ التَّمَسَّ صَرْفًا بِمِائَةِ دِينَارٍ، قَالَ: فَدَعَانِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ فَتَرَاوَضْنَا حَتَّى اصْطَرَفَ مِنِّي وَأَخَذَ الذَّهَبَ قَلْبَهَا فِي يَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: حَتَّى يَأْتِيَ خَازِنِي، أَوْ حَتَّى تَأْتِيَ خَازِنَتِي مِنَ الْغَابَةِ، قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَا شَكَّكْتُ، وَعَمْرٌ يُسْمَعُ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَاللَّهِ لَا تَفَارِقُهُ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ

[۱۳۸۸] الموطأ لإمام مالك: ۲/۶۳۴، سنن النسائي، كتاب البيوع، باب بيع الذهب بالذهب، ح: ۴۵۷۲، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۵۰/۲۰.

[۱۳۸۹] الموطأ لإمام مالك: ۲/۶۳۲، صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب بيع الشعير بالشعير، ح: ۲۱۷۴، صحيح مسلم، كتاب

المساقاة، باب الصرف وبيع الذهب بالورق نقداً، ح: ۱۵۸۶.

بِالشَّعِيرِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ)).

سوائے اس صورت کے کہ جب وہ نقد و نقد ہو، (اسی طرح) گندم کی گندم کے بدلے، کھجور کی کھجور کے بدلے اور جو کی جو کے بدلے خرید و فروخت سود ہے، سوائے اس صورت کے کہ جب وہ نقد و نقد ہو۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہوئے انہیں ٹھیک اسی طرح بغیر شک کے پڑھ کر سنا، پھر عرصہ دراز گزر جانے کے باعث مجھے یاد نہیں رہا اور شک ہو گیا کہ لفظ خازنی تھا کہ خازنی۔ البتہ میرے علاوہ سب نے اسے خازنی ہی روایت کیا ہے۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث کے معنی کے مثل ہی ہے۔ جب وہ لفظ خازنی پر آئے تو فرمایا: مجھے یاد ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سونا چاندی کے بدلے بیچنا یا خریدنا سود ہے، سوائے نقد و نقد کی صورت کے (اسی طرح) گندم کے بدلے گندم کی خرید و فروخت، کھجور کے بدلے کھجور کی خرید و فروخت، اور جو کے بدلے جو کی خرید و فروخت سود ہے، سوائے نقد و نقد کی صورت کے۔

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے کی سونے کے بدلے، چاندی کی چاندی کے بدلے، گندم کی گندم کے بدلے،

قَالَ الشَّافِعِيُّ رحمۃ اللہ علیہ: قَرَأْتُهُ عَلَى مَالِكٍ رحمۃ اللہ علیہ صَحِيحًا لَا شَكَّ فِيهِ، ثُمَّ طَالَ عَلَى الزَّمَانِ فَلَمْ أَحْفَظْهُ حِفْظًا، فَشَكَّكْتُ فِي خَازِنِي أَوْ خَازِنِي، وَغَيْرِي يَقُولُ عَنْهُ: خَازِنِي.

۱۳۹۰- (۶۷۹): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ: حَتَّى يَأْتِيَ خَازِنِي، قَالَ: فَحَفِظْتُ، لَا شَكَّ فِيهِ.

۱۳۹۱- (۷۳۴): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ)).

۱۳۹۲- (۷۳۵): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَّارٍ، وَرَجُلٍ آخَرَ، عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ،

[۱۳۹۰] صحيح البخاری، كتاب البيوع، باب ما يذكر في بيع الطعام والحكرة، ح: ۲۱۳۴، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب الصرف

وبيع الذهب بالورق نقداً، ح: ۱۵۸۶

[۱۳۹۱] أيضاً

[۱۳۹۲] صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب الصرف وبيع الذهب بالورق نقداً، ح: ۱۵۸۷

جو کی جو کے بدلے، اور نمک کی نمک کے بدلے خرید و فروخت نہ کرو، ہاں اس صورت میں (جائز ہے) کو برابر برابر ہوں، دونوں ایک ہی جیسے ہوں اور دست بدست ہو۔ لیکن سونے کی چاندی کے بدلے، چاندی کی سونے کے بدلے، گندم کی جو کے بدلے، جو کی گندم کے بدلے، کھجور کی نمک کے بدلے اور نمک کی کھجور کے بدلے دست بدست جیسے تم چاہو خرید و فروخت کر سکتے ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ (آپ ﷺ نے یہ اس لیے فرمایا کہ) کسی نے کھجور اور نمک میں سے کسی ایک میں کمی کی تھی۔

ابو العباس فرماتے ہیں کہ میری کتاب میں ایوب، ابن سیرین سے روایت کرتے ہیں، پھر انہوں نے اس پہ مارا اور وہ شیخ یعنی ربیع کی کتاب کو دیکھ رہے تھے۔

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کو سونے کے بدلے، چاندی کو چاندی کے بدلے، گندم کو گندم کے بدلے، جو کو جو کے بدلے، کھجور کو کھجور کے بدلے اور نمک کو نمک کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر، معین معین اور نقد و نقد کی صورت میں (بیچ سکتے ہو)۔ اور سونے کو چاندی کے بدلے اور چاندی کو سونے کے بدلے گندم کو جو کے بدلے اور جو کو گندم کے بدلے، کھجور کو نمک کے بدلے اور نمک کو کھجور کے بدلے، نقد و نقد جیسے تم چاہو بیچ سکتے ہو۔ اور اگر فروخت کنندہ یا خریدار میں سے کسی ایک نے کھجور یا نمک میں کمی زیادتی کی، تو پھر جس نے زیادہ لیا یا زیادہ دیا تو یقیناً وہ سود کا مرتکب ٹھہرا۔

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَبِعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ، وَلَا الْبُرِّ بِالْبُرِّ، وَلَا الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ، وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ، عَيْنًا بِعَيْنٍ، يَدًا بِيَدٍ، وَلَكِنْ يَبِعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ، وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ، وَالْبُرِّ بِالشَّعِيرِ، وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ، وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ، وَالْمِلْحَ بِالتَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ، كَيْفَ شِئْتُمْ))، قَالَ: وَنَقَصَ أَحَدُهُمَا التَّمْرَ وَالْمِلْحَ .

قَالَ أَبُو الْعَبَّاسِ الْأَصَمُّ: فِي كِتَابِي: أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، ثُمَّ ضَرَبَ عَلَيْهِ، يُنظَرُ فِي كِتَابِ الشَّيْخِ، يَعْنِي الرَّبِيعَ .

۱۳۹۳-۱۳۹۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، وَرَجُلٍ آخَرَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَبِعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ، وَلَا الْبُرِّ بِالْبُرِّ، وَلَا الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ، وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ، وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ، عَيْنًا بِعَيْنٍ، يَدًا بِيَدٍ، وَلَكِنْ يَبِعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ، وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ، وَالْبُرِّ بِالشَّعِيرِ، وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ، وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ، وَالْمِلْحَ بِالتَّمْرِ، يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْتُمْ))، وَنَقَصَ أَحَدُهُمَا التَّمْرَ أَوْ الْمِلْحَ، وَزَادَ

أَحَدُهُمَا: مَنْ زَادَ أَوْ زَادَادَ فَقَدْ أَرَبَى .

باب ((إنما الربا في النسيئة))

۱۳۹۴- (۸۹۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي يَزِيدَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ)).

اس کا بیان کہ سود اُدھار کی بیع میں ہوتا ہے۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بتلایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سود اُدھار کی بیع میں ہوتا ہے۔

باب النهي عن بيع ما

لم يقبض

۱۳۹۵- (۹۴۵): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ)).

اس چیز کی خرید و فروخت کی ممانعت کا بیان جو قبضے میں نہ ہو

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی کھانا (اناج) خریدے تو وہ اسے تب تک (آگے) نہ بیچے جب تک اسے پورا حاصل نہ کر لے (یعنی اپنے قبضے میں نہ لے لے)۔

۱۳۹۶- (۹۴۶): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو کھانا (اناج) خریدے تو وہ اسے تب تک (آگے) نہ بیچے جب تک اسے قبضے میں نہ لے لے۔

۱۳۹۷- (۱۱۳۵): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَمَا الَّذِي نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يَبَاعَ حَتَّى يَقْبِضَ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَرَأِيهِ: وَلَا أَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلَهُ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس چیز کو قبضے میں لینے سے پہلے ہی بیچنے سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے وہ طعام (اناج) ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی رائے بیان کرتے ہیں کہ میرے نزدیک قبضہ میں لینے والی شرط ہر چیز میں ہے۔

[۱۳۹۴] صحيح البخارى، كتاب البيوع، باب بيع الدينار بالدينار نساء، ح: ۲۱۷۸، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب بيع الطعام مثلاً

بمثل، ح: ۱۵۹۶

[۱۳۹۵] الموطأ لإمام مالك ۲/ ۶۴۰، صحيح البخارى، كتاب البيوع، باب الكيل على البائع والمعطى، ح: ۲۱۲۶

[۱۳۹۶] أيضاً

[۱۳۹۷] صحيح البخارى، كتاب البيوع، باب بيع الطعام قبل أن يقبض ويبع ما ليس عندك، ح: ۲۱۳۵، صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب

بطلان بيع المبيع قبل القبض، ح: ۱۵۱۳، المسند للحميدى: ۲/ ۲۳۶

۱۳۹۸- (۹۴۹): أَخْبَرَنَا الثَّقَةُ، عَنْ أَيُّوبَ،
عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِكٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ
حِزَامٍ، قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ
مَا لَيْسَ عِنْدِي.

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے مجھے اس چیز کی خرید و فروخت سے منع فرمایا
جو میرے پاس موجود نہ ہو۔

۱۳۹۹- (۱۲۱۱): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ
الْقَدَّاحُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي
رَبَاحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مَوْهَبٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ
حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمُ أَنْبَأُ))، أَوْ: ((الْمُ
يَبْلُغُنِي))، أَوْ كَمَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ،
((أَنَّكَ تَبِيعَ الطَّعَامَ؟)) قَالَ حَكِيمٌ: بَلَى يَا
رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا
تَبِيعَنَّ طَعَامًا حَتَّى تَشْتَرِيَهُ وَتَسْتَوْفِيَهُ)).

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: مجھے یہ اطلاع ملی ہے یا
(فرمایا کہ) مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ تم غلہ فروخت کرتے
ہو؟ حکیم رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول! کیوں
نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اس وقت تک
ہر گز فروخت نہ کیا کر جب تک تو غلہ خرید کر اپنے قبضے
میں نہ کر لے۔

اختلاف رواۃ کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

۱۴۰۰- (۱۲۱۲): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ
ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، ذَلِكَ أَيْضًا عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَصَمَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ،
أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس چیز کو قبضے میں
لینے سے پہلے ہی بیچنے سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے وہ طعام
(انج) ہے۔

۱۴۰۱- (۹۴۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ
دِينَارٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،
قَالَ: أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَهُوَ

[۱۳۹۸] سنن أبي داود، كتاب البيوع، والاجارات، باب في الرجل يبيع ما ليس عنده، ح: ۳۵۳، سنن الترمذی، أبواب البيوع، باب ما جا
فی كراهية بيع ما ليس عندك، ح: ۱۲۲۲، سنن ابن ماجه، كتاب التجارات، باب النهی عن بيع ما ليس عندك، ح: ۲۱۸۷، صحيح ابن
حبان: ۳۵۸/۱

[۱۳۹۹] صحيح البخاری، كتاب البيوع، باب الكيل على البائع والمعطى، ح: ۲۱۲۶، صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب بطلان البيع قبل
القبض، ح: ۱۵۲۶، سنن النسائی، كتاب البيوع، بيع الطعام قبل أن يستوفى، ح: ۴۶۰۱، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۴۰۳/۳
[۱۴۰۰] أيضاً

[۱۴۰۱] صحيح البخاری، كتاب البيوع، باب بيع الطعام قبل أن يقبض وبيع ما ليس عندك، ح: ۲۱۳۵، صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب
بطلان بيع المبيع قبل القبض، ح: ۱۵۱۳، المسند للحميدي: ۲۳۶/۲

الطَّعَامُ أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يُسْتَوْفَى .

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِرَأْيِهِ ، وَلَا أَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلَهُ .

باب النهی عن بیع البیضاء بالسلت

والتمر بالتمر، والرخصة فی العرایا

۱۴۰۲- (۷۲۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ ، أَنَّ زَيْدًا أَبَا عِيَّاشٍ ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالْسُلْتِ ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: أَيُّهُمَا أَفْضَلُ؟ فَقَالَ: الْبَيْضَاءُ ، فَنَهَى عَنْ ذَلِكَ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُسْتَلُّ عَنْ شِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطْبِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَيَنْقُصُ الرُّطْبُ إِذَا بَيْسَ؟)) فَقَالُوا: نَعَمْ ، فَنَهَى عَنْ ذَلِكَ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی رائے بیان کرتے ہیں کہ میرے نزدیک قبضہ میں لینے والی شرط ہر چیز میں ہے۔

سفید گندم کو سلت کے بدلے، کھجور کو کھجور

کے بدلے بیچنے کی ممانعت اور بیع عرایا میں رخصت

زید ابو عیاش نے سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سفید گندم کو سلت (جو کی ایک قسم) کے بدلے بیچنے کے بارے میں پوچھا، تو سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ان میں افضل کونسا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ سفید گندم، تو انہوں نے اس سے منع کر دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ سے خشک کھجور کو تازہ کھجور کے بدلے بیچنے کے بابت سوال کیا گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تازہ کھجور خشک ہو جائے تو کیا وہ کم ہو جاتی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں، تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرما دیا۔

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے پھل کی تجارت تب تک کرنے سے منع فرمایا ہے جب تک وہ اچھی طرح پک نہ جائیں (اور اسی طرح) کھجور کے بدلے پھل کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بیع عرایا میں رخصت دی۔ (بیع عرایا سے مراد یہ ہے کہ پھل ابھی تیار نہ ہو، لیکن مستحق لوگوں کے بار بار چکر لگانے کی مشقت سے انہیں بچانے کے لیے ایک

۱۴۰۳- (۷۱۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ ، وَعَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالْتَّمْرِ . قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا .

[۱۴۰۲] الموطأ لإمام مالك: ۲/۶۲۴، سنن أبي داود، كتاب البيوع، باب في التمر بالتمر، ح: ۳۳۵۹، سنن الترمذی، أبواب البيوع، باب ما جاء في النهي عن المحاقلة والمزابنة، ح: ۱۲۳۵، سنن النسائي، كتاب البيوع، باب اشتراء التمر بالرطب، ح: ۴۵۴۵، سنن ابن ماجه، كتاب التجارات، باب بيع الرطب بالتمر، ح: ۲۲۶۴، المستدرک للحاكم: ۳۸/۲

[۱۴۰۳] صحيح البخاری، كتاب البيوع، باب تفسير العرایا، ح: ۲۱۹۲

یاد و درخت عاریتاً نہیں دے دینا، تا کہ حسن سلوک کا یہ عمل اس بناء پر منقطع نہ ہونے پائے۔)

اسماعیل شیبانی یا ان کے علاوہ کسی اور نے بیان کیا کہ میں نے کھجور کے درخت پر پھل کو ایک وسق کے بدلے بیچ دیا، اس شرط پر کہ اگر زیادہ ہو تو بھی انہی کا اور اگر کم ہو تو بھی انہی کے ذمے ہو گا، پھر میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے، مگر آپ نے بیچ عرایا میں اس کی رخصت دی ہے۔

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحبِ عربیہ کو اجازت دی کہ وہ اسے اندازے برابر میوے کے بدلے بیچ دے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کے اس سودے میں رخصت دی ہے جو پانچ وسق سے کم ہو یا پانچ وسق ہو۔ یہ شک داؤد کو ہوا ہے۔

۱۴۰۴ (۷۲۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الشَّيْبَانِيِّ، أَوْ غَيْرِهِ، قَالَ: بَعْتُ مَا فِي رُءُوسِ نَخْلِي بِمِائَةِ وَسْقٍ، إِنْ زَادَ فَلَهُمْ، وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَيْهِمْ، فَسَأَلْتُ ابْنَ عَمَرَ فَقَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذَا، إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا.

۱۴۰۵ (۷۲۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ يَبِيعَهَا بِخَرْصِهَا.

۱۴۰۶ (۷۲۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ - شَكَّ دَاوُدُ - قَالَ: خَمْسَةُ أَوْسُقٍ أَوْ دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ.

۱۴۰۷ (۷۲۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ

[۱۴۰۴] المسند للحميدي ۲/۲۹۶، صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب تحريم بيع الرطب بالتمر في العرايا، ح: ۱۵۳۹

[۱۴۰۵] الموطأ لإمام مالك: ۲/۶۱۹، صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب بيع المزبنة، ح: ۲۱۸۸، صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب

تحريم بيع الرطب بالتمر في العرايا، ح: ۱۵۳۹

[۱۴۰۶] الموطأ لإمام مالك: ۲/۶۲۰، صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب بيع الثمر على رؤوس النخل بالذهب والفضة، ح: ۲۳۸۲،

صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب تحريم بيع الرطب بالتمر في العرايا، ح: ۱۵۴۱

[۱۴۰۷] صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب بيع الثمر على رؤوس النخل بالذهب والفضة، ح: ۲۱۸۴، صحيح مسلم، كتاب البيوع،

باب تحريم بيع الرطب بالتمر في العرايا، ح: ۱۵۴۰

ہے، مگر آپ ﷺ نے عریہ میں رخصت دی ہے کہ اسے اندازے کے ساتھ کھجور کے بدلے میں بیچا جاسکتا ہے، تاکہ اسکا مالک تازہ کھجور کھا سکے۔

سَهْلَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ، إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ تَبَاعَ بِخُرْصِهَا تَمْرًا، يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رَطْبًا.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع مزانہ سے منع فرمایا، اور مزانہ سے مراد کھجور کے بدلے کھجور کی خرید و فروخت کرنا ہے۔ لیکن آپ ﷺ نے عریا میں رخصت دی ہے۔

۱۴۰۸- (۷۲۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ، وَالْمُزَابَنَةُ: بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ، إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا.

بیع مزانہ، بیع محافلہ اور بیع مخابره کی ممانعت کا

باب النهی عن المزابنة والمحاقله

بیان

والمخابرة

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزانہ سے منع فرمایا ہے۔

۱۴۰۹ (۷۳۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ.

مزانہ سے مراد یہ ہے کہ کھجور کا وزن کر کے کھجور کے بدلے پینا اور تازہ انگور کا وزن کر کے خشک انگور کے بدلے پینا۔

وَالْمُزَابَنَةُ: بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا، وَبَيْعُ الْكُرْمِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا.

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ یا سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزانہ اور محافلہ سے منع فرمایا ہے۔ مزانہ سے مراد درختوں پر کھڑی کھجور کو کھجور کے بدلے خریدنا اور محافلہ سے مراد گندم کے بدلے زمین ٹھیکے پر لینا یا دینا ہے۔

۱۴۱۰ (۷۳۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، أَوْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ.

[۱۴۰۸] صحیح البخاری، کتاب الشرب والمساقاة، باب الرجل یكون له ممر أو شرب فی حائط أو نخل، ح: ۲۳۸۱، صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب النهی عن المحاقلة والمزابنة وعن المخابرة، ح: ۱۱۷۵

[۱۴۰۹] الموطأ لإمام مالک: ۲/۶۲۴، صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب بیع المزابنة، وہی بیع التمر بالتمرو بیع الزبيب بالکرم، ح: ۲۱۸۵، صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب تحریم الرطب بالتمرة فی العریا، ح: ۱۵۴۲

[۱۴۱۰] صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب بیع المزابنة، وہی بیع التمر بالتمرو بیع الزبيب بالکرم، ح: ۲۱۸۶، صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب کراء الارض: ۱۵۴۶

وَالْمَزَابِنَةُ: اشْتَرَاءُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ فِي رُءُوسِ النَّخْلِ، وَالْمُحَاقَلَةُ: اسْتِكْرَاءُ الْأَرْضِ بِالْحِنْطَةِ.

سعيد بن مسیب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا۔ مزابنہ سے مراد کھجور کے بدلے کھجور خریدنا اور محاقلہ سے مراد گندم کے بدلے کھیتی خریدنا یا گندم کے بدلے زمین کرائے پر لینا یا دینا ہے۔

۱۴۱۱- (۷۳۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمَزَابِنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ، وَالْمَزَابِنَةُ: اشْتَرَاءُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ، وَالْمُحَاقَلَةُ: اشْتَرَاءُ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ وَاسْتِكْرَاءُ الْأَرْضِ بِالْحِنْطَةِ، قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: فَسَأَلْتُ عَنْ اسْتِكْرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِذَلِكَ.

ابن شہاب کہتے ہیں کہ میں نے (سعيد بن مسیب سے) سونے اور چاندی کے عوض زمین کرائے پر لینے یا دینے کے بابت پوچھا، تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مخابره، محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

۱۴۱۲- (۷۳۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُخَابِرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمَزَابِنَةِ.

وَالْمُحَاقَلَةُ: أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ الزَّرْعَ بِمِائَةِ فَرَقِ حِنْطَةٍ، وَالْمَزَابِنَةُ: أَنْ يَبِيعَ التَّمْرَ فِي رُءُوسِ النَّخْلِ بِمِائَةِ فَرَقٍ، وَالْمُخَابِرَةُ: كِرَاءُ الْأَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبْعِ.

محاقلہ سے مراد یہ ہے کہ آدمی گندم کے سو فرق کے بدلے کھیتی بیچ دے، مزابنہ کا مطلب یہ ہے کہ درخت پر لگی کھجور کو سو فرق کے بدلے فروخت کر دے اور مخابره زمین کو چوتھائی یا تہائی حصے کے بدلے ٹھیکے پر دینے کو کہتے ہیں۔

۱۴۱۳- (۷۳۹): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ

ابو الزبیر سے مروی ہے کہ انہوں نے سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے ایسے ڈھیر کی خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے

[۱۴۱۱] الموطأ لإمام مالك: ۲/۶۲۴، صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب تحريم بيع الرطب بالتمر في العرايا، ح: ۱۵۳۹

[۱۴۱۲] المسند للحميدي: ۲/۵۴۰، صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب النهي عن المحاقلة والمزابنة وعن المخابرة، ح: ۱۵۳۶

[۱۴۱۳] صحيح البخاري، كتاب الحراثة والمزارعة، باب ما كان من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يو اسى بعضهم بعضاً في الزراعة

والتمر، ح: ۲۳۴۵، صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب كراء الأرض، ح: ۱۵۴۷

کہ جسکا وزن معلوم نہ ہو، اسے وزن کی ہوئی کھجوروں کے بدلے بیچ دینا جائز نہیں۔

پھلوں کے اچھی طرح پک جانے تک ان کی خرید و فروخت کی ممانعت کا بیان

سالم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کی اس وقت تک خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے جب تک وہ اچھی طرح پک نہ جائیں۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کی تب تک خرید و فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے جب تک وہ پک نہ جائیں۔ آپ کی یہ ممانعت فروخت کنندہ اور خریدار دونوں کے لیے ہے۔

راویوں کے اختلاف کے ساتھ گزشتہ حدیث کے مثل ہی ہے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کی خرید و فروخت سے اس وقت تک منع فرمایا ہے جب تک وہ اچھی طرح پک نہ جائیں۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اچھی طرح پکنے کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک وہ سرخ نہ ہو جائیں، اور (پھر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ پھل ہی ضائع کر دے تو تمہارا

اللہ ﷻ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ، لَا يُعْلَمُ مَكِيلَتُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ التَّمْرِ.

باب النهی عن بیع الثمار حتی

یبدو صلاحها

۱۴۱۴- (۷.۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ.

۱۴۱۵- (۷.۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ، نَهَى الْبَائِعِ وَالْمُسْتَرِي.

۱۴۱۶- (۷.۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَعْْنِي بِنَحْوِهِ.

۱۴۱۷- (۷.۱۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تَزْهَى، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا تَزْهَى؟ قَالَ: ((حَتَّى تَحْمَرَ))، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَرَأَيْتُمْ إِذَا مَنَّعَ اللَّهُ الثَّمْرَةَ، فَبِمَ يَأْخُذُ أَحَدَكُمْ مَالَ أُخِيهِ)).

[۱۴۱۴] الموطأ لإمام مالك: ۲/۶۱۸، صحيح البخاری، كتاب البيوع، باب بیع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، ح: ۲۱۹۴، صحيح مسلم،

كتاب البيوع، باب النهی عن بیع الثمار قبل يبدو صلاحها بغير شرط القطع، ح: ۱۵۳۴

[۱۴۱۵] أيضاً

[۱۴۱۶] أيضاً

[۱۴۱۷] الموطأ لإمام مالك: ۲/۶۱۸، صحيح البخاری، كتاب البيوع، باب اذا باع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، ح: ۲۱۹۸، صحيح

مسلم، كتاب المساقاة، باب وضع الجوائح، ح: ۱۵۵۵

کوئی شخص اپنے بھائی کا مال کیونکر لے سکتا ہے؟

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زہو سے پہلے پھل کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔ سوال ہوا کہ زہو سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: جب تک کہ وہ سرخ نہ ہو جائیں۔

عمرہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی تب تک خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے، جب تک وہ آفت سے محفوظ نہ ہو جائیں۔

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی اس وقت تک خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے، جب تک کہ آفت ختم نہ ہو جائے۔

عثمان کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آفت کب ختم ہوتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ستارے طلوع ہو جانے پر۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو تب تک خریدنے اور بیچنے سے منع فرمایا ہے جب تک کہ ان کا پک جانا واضح نہ ہو جائے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا: کیا جابر رضی اللہ عنہ نے کھجور اور پھل کے ساتھ خاص کیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: بلکہ کھجور کے ساتھ ہی خاص کیا ہے اور ہم تمام پھلوں کو اسی کے مثل ہی سمجھتے تھے۔

۱۴۱۸- (۷۱۱): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ بَيْعِ ثَمَرَةِ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهُوَ، قِيلَ: وَمَا تَزْهُو؟ قَالَ: ((حَتَّى تَحْمَرَ)).

۱۴۱۹- (۷۱۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الرَّجَالِ، عَنْ عَمْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَارِ حَتَّى تَنْجُو مِنَ الْعَاهَةِ.

۱۴۲۰- (۷۱۳): أَخْبَرَنَا أَبُو أَبِي فُذَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ، عَنْ عَثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَارِ حَتَّى تَذْهَبَ الْعَاهَةُ.

قَالَ عَثْمَانُ: فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ: مَتَى ذَلِكَ؟ فَقَالَ: طُلُوعَ الثُّرَيَّا.

۱۴۲۱- (۷۱۵): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُو صَلَاحَهُ.

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَقُلْتُ: أَخَصَّ جَابِرُ النَّخْلَ وَالثَّمَرَ؟ قَالَ: بَلِ النَّخْلُ، وَلَا نَرَى كُلَّ الثَّمَرِ إِلَّا مِثْلَهُ.

[۱۴۱۸] صحيح البخاری، كتاب البيوع، باب بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، ح: ۲۱۹۵

[۱۴۱۹] الموطأ لإمام مالك: ۲/۶۱۸، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۴/۴۷۱

[۱۴۲۰] المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۹/۵۵، السنن الكبرى للبيهقي: ۳۰/۵، التمهيد لابن عبد البر: ۱۳/۱۳۴

[۱۴۲۱] صحيح البخاری، كتاب الشرب والمساقاة، باب الرجل يكون له مر أو شرب في حائط أو نخل، ح: ۲۳۸۱، صحيح مسلم،

كتاب البيوع، باب النهي عن المحاقلة والمزابنة وعن المخابرة وبيع قبل بدو صلاحها، ح: ۱۵۳۶

طاؤس روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا: پھل کی تہ تک خرید و فروخت نہ کی جائے جب تک کہ اسکا پک جانا واضح نہ ہو جائے اور ہم نے سنا، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ پھل کی تہ تک خرید و فروخت نہ کی جائے جب تک کہ وہ پک کر تیار نہ ہو جائیں۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ اپنے غلام سے کھجوروں کی بیج ان کے پک جانے سے پہلے ہی کر لیا کرتے تھے، اور وہ اپنے اور غلام کے درمیان (ہونے والے اس سودے کو) سود نہیں سمجھتے تھے۔

کسی آفت کے باعث چھوٹ دینے اور تجارت میں باہم آسانی و نرمی کرنے کا بیان

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سالہا سال کی تجارت سے منع فرمایا ہے اور کسی آفت آن پڑنے کی صورت میں چھوٹ دینے کا حکم فرمایا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے سفیان کو یہ حدیث کثرت سے بیان کرتے سنا، میری ان سے عرصہ دراز تک مجلس رہی ہے کہ جسے میں شمار ہی نہیں کر سکتا، ان کے بکثرت بیان کرنے کے باوجود میں نے ان سے یہ نہیں سنا کہ انہوں نے مر بوض الجوائح کا ذکر کیا ہو اور انہوں نے اس حکم سے زیادہ کہ ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سالہا سال کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔“ بیان نہیں کیا، پھر اس کے بعد اضافہ کیا کہ ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی آفت آن پڑنے کی

۱۴۲۲- (۷۱۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: لَا يَبْتَاعُ الثَّمَرُ حَتَّى يَبْدُو صَلَاحَهُ، وَ سَمِعْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ يَقُولُ: لَا يَبْتَاعُ الثَّمَرُ حَتَّى يُطْعَمَ.

۱۴۲۳- (۷۱۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ أَظَنَّهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَبِيعُ الثَّمَرَ مِنْ غَلَامِهِ قَبْلَ أَنْ يَطْعَمَ وَكَانَ لَا يَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ غَلَامِهِ رِبَاً.

باب الامر بوضع الجوائح والمسامحة

فی البیع

۱۴۲۴- (۷۲۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ بَيْعِ السِّنِينِ، وَأَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ. قَالَ الشَّافِعِيُّ رحمۃ اللہ علیہ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ يُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ كَثِيرًا فِي طَوْلِ مُجَالَسَتِي لَهُ مَا لَا أَحْصِي مَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ مِنْ كَثْرَتِهِ، لَا يَذْكَرُ فِيهِ: أَمْرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ، لَا يَزِيدُ عَلَيَّ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ بَيْعِ السِّنِينِ، ثُمَّ زَادَ بَعْدَ ذَلِكَ: فَأَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ. قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ حُمَيْدٌ يَذْكَرُ بَعْدَ بَيْعِ السِّنِينِ كَلَامًا قَبْلَ وَضْعِ الْجَوَائِحِ لَا

[۱۴۲۲] المصنف لعبد الرزاق: ۶۳/۸، المصنف لابن أبي شيبة: ۴/۴۳۰

[۱۴۲۳] المصنف لعبد الرزاق: ۷۶/۸، السنن الكبرى للبيهقي: ۳۰۲/۵، المصنف لعبد الرزاق: ۲۷۳/۴

[۱۴۲۴] صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب وضع الجوائح، ح: ۱۵۵۴

صورت میں مٹھوٹ دینے کا حکم فرمایا ہے۔ “سفیان فرماتے ہیں: حمید بیع السنینکے بعد اور وضع الجواخ سے پہلے کچھ اور کلام بھی ذکر کرتے ہیں جو مجھے یاد نہیں، البتہ میں وضع الجواخ کے ذکر سے بچتا رہتا ہوں، کیونکہ مجھے نہیں معلوم یہ کلام کیسی تھی، البتہ حدیث میں ”امر بوضع الجوانح“ کے الفاظ موجود ہیں۔

ابو الزبیر کے حوالے سے اسی کے مثل حدیث ہے۔

ابو الرجال اپنی ماں عمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے انہیں بیان کرتے سنا: عہد رسالت میں ایک شخص نے باغ کا پھل خریدا، وہ اس پر لگا رہا اور ٹھہرا رہا، جب تک کہ اس کے سامنے نقصان واضح نہیں ہو گیا پھر اس نے باغ کے مالک سے کہا کہ وہ اسے تب تک کچھ مٹھوٹ دے، تو مالک نے قسم اٹھائی کہ وہ ایسا نہیں کرے گا۔ چنانچہ خریدار کی ماں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور یہ معاملہ ذکر کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے اس بات کی قسم اٹھائی ہے کہ وہ بھلائی نہیں کرے گا؟ اس بات کو مالک کے سامنے لے کر آیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! وہ اسی کا ہے۔

سالہاسال کی تجارت سے ممانعت کا بیان

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سالہاسال کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔

أَحْفَظُهُ، وَكُنْتُ أَكْفُ عَنْ ذِكْرِ وَضَعِ الْجَوَانِحِ لِأَنِّي لَا أَدْرِي كَيْفَ كَانَ الْكَلَامُ، وَفِي الْحَدِيثِ أَمْرٌ بِوَضْعِ الْجَوَانِحِ.

۱۴۲۵- (۷۳۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

۱۴۲۶- (۷۳۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الرَّجَالِ، عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَهَا تَقُولُ: ابْتَاعَ رَجُلٌ ثَمَرَ حَائِطٍ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَعَالَجَهُ وَأَقَامَ عَلَيْهِ حَتَّى تَبَيَّنَ لَهُ النُّقْصَانُ، فَسَأَلَ رَبَّ الْحَائِطِ أَنْ يَضَعَ، فَحَلَفَ أَنْ لَا يَفْعَلَ، فَذَهَبَتْ أُمُّ الْمُشْتَرِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَأَلَّى أَنْ لَا يَفْعَلَ خَيْرًا))، فَسَمِعَ بِذَلِكَ رَبَّ الْمَالِ، فَأَتَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هُوَ لَهُ.

باب النهي عن بيع السنين

۱۴۲۷- (۱۵۷۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ بَيْعِ السِّنِينَ.

[۱۴۲۵] المسند للحمیدی: ج: ۲/۵۳۸،

[۱۴۲۶] الموطأ لإمام مالك: ۲/۶۲۱، صحيح البخاری، كتاب الصلح، باب هل يشير الامام بالصلح، ج: ۲۸۰، صحيح مسلم، كتاب

المساقاة، باب استحباب الوضع من الدين، ج: ۱۵۵۷،

[۱۴۲۷] صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب كراء الارض، ج: ۱۵۳۶،

اختلافِ رواۃ کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو کھجور کے درخت کی بیج ایک سال کے معاملہ پر کرنے سے منع کیا تھا۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ساہا سال کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔

ابوزبیر کے حوالے سے اسی کے مثل مروی ہے۔

تنخواہ، فصل سے غلہ نکلنے اور فروخت ہونے تک (کے ادھار پر) سودا کرنے کی ممانعت کا بیان سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وظیفے (یعنی تنخواہ) تک، فصل سے غلہ نکل آنے تک اور غلہ فروخت ہو جانے تک (کے ادھار پر) خرید و فروخت نہ کرو۔

نامعلوم وزن والے کھجور کے ڈھیر کی خرید و فروخت کی ممانعت کا بیان

ابو الزبیر سے مروی ہے کہ انہوں نے سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے ایسے ڈھیر کی خرید و فروخت سے منع فرمایا کہ

۱۴۲۸- (۱۵۷۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

۱۴۲۹- (۱۵۷۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ، سَمِعَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: نَهَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَنِ بَيْعِ النَّخْلِ مُعَاوَمَةً.

۱۴۳۰- (۷۱۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ السِّنِينِ.

۱۴۳۱- (۷۱۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

باب النهی عن البیع إلى العطاء

والاندروالدياس

۱۴۳۲- (۶۸۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: لَا تَبِيعُوا إِلَى الْعَطَاءِ، وَلَا إِلَى الْأَنْدَرِ، وَلَا إِلَى الدِّيَاسِ.

باب النهی عن بیع الصبرة من

التمر لا يعلم کیلها

۱۴۳۳- (۷۲۹): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ

[۱۴۲۸] أيضاً

[۱۴۲۹] شرح معانی الآثار: ۴/۲۵، المصنف لعبد الرزاق: ۸/۶۶

[۱۴۳۰] صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب كراء الارض، ح: ۱۰۴۳، المسند للحميدي: ۲/۵۳۸

[۱۴۳۱] أيضاً

[۱۴۳۲] المصنف لعبد الرزاق: ۸/۶۸، السنن الكبرى للبيهقي: ۶/۲۵

[۱۴۳۳] صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب تحريم بيع صبرة التمر المحمولة القدر بتمر، ح: ۱۵۳۰

جس کا وزن معلوم نہ ہو، اسے وزن کی ہوئی کھجوروں کے بدلے بیچ دینا جائز نہیں۔

اللَّهُ تَعَالَى عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ، لَا يُعْلَمُ مِكْيَلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ التَّمْرِ.

مقررہ مدت تک متعین سلف کرنے کا بیان
سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ متعین سلف مقررہ مدت تک اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جائز قرار دی ہے، پھر یہ آیت پڑھی: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا... الخ ”اے ایمان والو! جب تم آپس میں قرض کا ایک مقررہ مدت تک لین دین کرو۔“ (سلف سے مراد یہ ہے کہ خریدار قیمت فوری ادا کر دے اور سودا لینے کے لیے ایک وقت مقرر کر لے کہ میں فلاں دن سودا لوں گا)۔

باب السلف المضمون إلى أجل معلوم
۱۴۳۴- (۶۸۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي حَسَّانِ الْأَعْرَجِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ السَّلْفَ الْمَضْمُونِ، إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى قَدْ أَحَلَّهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ وَأَذِنَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدِينٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى﴾.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو لوگ کھجور (کی خرید و فروخت میں) ایک یا دو سال تک سلف کیا کرتے تھے، بسا اوقات تین سال کا بھی کہتے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی بیچ سلف کرے تو اسے معلوم وزن میں معلوم مدت تک سلف کرنا چاہیے۔

۱۴۳۵- (۶۸۱): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي التَّمْرِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ، وَرَبَّمَا قَالَ: وَالثَّلَاثَ، فَقَالَ: مَنْ أَسْلَفَ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے ویسے ہی یاد رکھا جیسے میں نے سفیان سے کئی مرتبہ بیان کیا۔
سفیان سے مروی ہے انہوں نے اسی طرح بیان کیا جس طرح میں نے کیا، اور مدت کے بارے میں بیان فرمایا کہ معلوم مدت تک ہو۔

مِرَارًا. قَالَ: فَحَفِظْتُهُ كَمَا وَصَفْتُ مِنْ سُفْيَانَ.

۱۴۳۶- (۶۸۲): أَخْبَرَنِي مَنْ أَصَدَّقَهُ، عَنْ سُفْيَانَ، أَنَّهُ قَالَ كَمَا قُلْتُ، وَقَالَ فِي الْأَجَلِ: إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب

۱۴۳۷- (۹۴۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ابْنِ أَبِي

[۱۴۳۴] المصنف لعبد الرزاق: ۵/۸، السنن الكبرى للبيهقي: ۶/۱۸۱، المستدرک للحاکم: ۲/۲۸۶

[۱۴۳۵] صحيح البخاری، كتاب السلم، باب السلم في وزن معلوم، ح: ۲۲۴۰، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب السلم، ح: ۱۶۰۴،

مسند لحميدي: ۱/۲۳۷

[۱۴۳۶] أيضاً

مدینہ تشریف لائے تو اہل مدینہ کھجوروں کو ایک، دواور تین سال تک کے لیے ادھار دے دیتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی بیع سلف کرے تو اسے معلوم ماپ، معلوم وزن اور معلوم وقت سے (یا فرمایا:) معلوم وقت تک کرنی چاہیے۔

گزشتہ سے پیوستہ احکام کا بیان

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی ایسی چیز کی ایک وقت تک خرید و فروخت کرے کہ جس کی اصل اس کے پاس نہ ہو۔

اختلاف رواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ وہ کچھ حصہ اناج لے لے اور کچھ حصہ دینار۔

چاندی میں بیع سلف کا بیان

قاسم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک شخص کو ایسے آدمی کے بارے میں سوال کرتے سنا جس نے چاندی کے سیکے ادھار لیے اور اس نے چاہا کہ وہ انہیں قبضے میں لینے سے پہلے فروخت کر دے، تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تو چاندی کے بدلے

نَجِیح، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ التَّمْرَ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَسْلَفَ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ، وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ، وَأَجَلٍ مَعْلُومٍ، أَوْ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ)).

باب منہ

۱۴۳۸- (۶۸۶): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ شَيْئًا إِلَى أَجَلٍ لَيْسَ عِنْدَهُ أَصْلُهُ.

۱۴۳۹- (۶۸۷): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ.

۱۴۴۰- (۷۰۶): أَخْبَرَنَا سَفْيَانٌ، عَنْ سَلْمَةَ بِنِ مَوْسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ذَلِكَ الْمَعْرُوفُ أَنْ يَأْخُذَ بَعْضُهُ طَعَامًا وَبَعْضُهُ دَنَائِرٍ.

باب السلف في الورق

۱۴۴۱- (۱۱۳۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَرَجُلًا يَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ سَلَفَ فِي سَبَائِكَ، قَالَ الرَّبِيعُ: سَبَائِكَ، فَأَرَادَ أَنْ يَبِيعَهَا قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهَا. قَالَ ابْنُ

[۱۴۳۷] أيضاً

[۱۴۳۸] السنن الكبرى للبيهقي: ۶/۲۰

[۱۴۳۹] أيضاً

[۱۴۴۰] المصنف لعبد الرزاق: ۱۳/۸، المصنف لابن أبي شيبة: ۴/۲۶۹

[۱۴۴۱] الموطأ لإمام مالك: ۲/۶۵۹

عَبَّاسٍ: تِلْكَ الْوَرِقُ بِالْوَرِقِ، وَكَرِهَ ذَلِكَ. وَقَالَ مَالِكٌ: وَذَلِكَ فِيمَا نَرَى لِأَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَبِيعَهَا مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِي اشْتَرَاهُ بِأَكْثَرٍ مِنَ الثَّمَنِ الَّذِي ابْتَاعَهَا مِنْهُ، وَلَوْ بَاعَهَا مِنْ غَيْرِ الَّذِي اشْتَرَاهَا مِنْهُ لَمْ يَكُنْ يَبِيعُهُ بِأَسْ.

۱۴۴۲-۶۸۲: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنه يَقُولُ: لَا نَرَى بِالسَّلْفِ بِأَسَا الْوَرِقُ فِي الْوَرِقِ نَقْدًا.

۱۴۴۳-۶۸۴: أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَنَّ ابْنَ عَمْرٍو كَانَ يُجِيزُهُ.

باب استسلاف الحيوان وحسن

القضاء

۱۴۴۴-۴۲۰: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا، فَجَاءَتْهُ إِبِلٌ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْضِيَهُ إِيَّاهُ.

۱۴۴۵-۶۹۲: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: اسْتَسْلَفَ رَسُولُ

چاندی کی بیچ ہے اور انہوں نے اسے ناپسند کیا۔ امام مالک رضي الله عنه فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک اسکا مفہوم یہ بنتا ہے کہ جس سے خریدے ہیں اسی کو بیچ دے اور قیمت خرید زیادہ اور قیمت فروخت کم ہو، لیکن اگر جس سے خریدے ہیں اس کے علاوہ کسی اور کو بیچ دے، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سیدنا ابن عباس رضي الله عنهما بیان کرتے ہیں کہ ہم چاندی کی بیچ چاندی کے بدلے سلف کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے، بایں صورت کہ جب وہ نقد و نقد ہو۔

عمرو بن دینار روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضي الله عنهما اس کی اجازت دیا کرتے تھے۔

جانور ادھار لینے اور اچھے طریقے سے اس کی

(قیمت کی) ادائیگی کرنے کا بیان

سیدنا ابورافع رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے ایک آدمی سے (اونٹ کا) پہلا بچہ بطور قرض لے لیا، پھر جب آپ صلى الله عليه وسلم کے پاس صدقہ کے اونٹ آئے تو آپ صلى الله عليه وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ میں ان سے اس کا قرض چکا دوں۔

رسول اللہ صلى الله عليه وسلم کے غلام رافع بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے جو ان اونٹ بطور سلف لیا، پھر آپ صلى الله عليه وسلم کے پاس صدقہ کا اونٹ آیا تو رسول اللہ صلى الله عليه وسلم

[۱۴۴۲] السنن الكبرى للبيهقي: ۱۹/۶

[۱۴۴۳] المصنف لعبد الرزاق: ۵/۸

[۱۴۴۴] الموطأ لإمام مالك: ۶۸۰/۲، صحيح البخاری، كتاب الوكالة، باب الوكالة في قضاء الديون، ح: ۲۳۰۶، صحيح مسلم، كتاب

المساقاة، باب من استسلف شيئاً ففرضه خيراً منه وخيركم أحسنكم قضاء، ح: ۱۶۰۰

[۱۴۴۵] أيضاً

نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اس شخص کو اس کے اونٹ کا ادھار چکا دوں۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے اونٹوں میں سے (اس کے اونٹ جیسا) نہیں ملا، مگر اس سے بہتر اور چار چار برس عمر کے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہی دے دو، کیونکہ لوگوں میں سے بہتر وہ ہے جو ان میں سب سے اچھے طریقے سے قرض ادا کرتا ہو۔

اختلافِ رواۃ کے ساتھ اسی حدیث کے معنی جیسی ہی ہے۔

کمی بیشی کے ساتھ جانور کے بدلے جانور کی

خرید و فروخت کا بیان

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک غلام آیا اور اس نے رسول اللہ ﷺ سے ہجرت پر بیعت کی، آپ ﷺ نے (کسی سے بھی) نہیں سنا تھا کہ وہ غلام ہے۔ اس کا مالک آ گیا اور اسے واپس لے جانے کا مطالبہ کرنے لگا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: اسے فروخت کر دو، چنانچہ آپ ﷺ نے اسے دو حبشی غلاموں کے عوض خرید لیا، پھر اس کے بعد آپ ﷺ کسی سے بھی اس وقت تک بیعت نہ لیتے جب تک کہ اس سے پوچھ نہ لیتے کہ وہ غلام ہے یا آزاد۔

سیدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کے غلام زیاد بن ابو مریم بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے زکوٰۃ وصول کرنے والے اپنے ایک آدمی کو بھیجا، وہ آپ ﷺ کے پاس بڑے اونٹ لے کر آیا، جب نبی ﷺ نے اسے دیکھا تو

اللہ ﷻ بکرًا، فَجَاءَ تَهُ إِبِلٌ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ، قَالَ أَبُو رَافِعٍ: فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷻ أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكَرَهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ لَمْ أَجِدْ فِي الْإِبِلِ إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رِبَاعِيًّا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷻ: ((أَعْطِهِ إِيَّاهُ، فَإِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً)).

۱۴۴۶- (۶۹۴): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷻ، بِمِثْلِ مَعْنَاهُ.

باب بیع الحيوان بالحيوان

متفاضلا

۱۴۴۷- (۶۹۵): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: جَاءَ عَبْدُ قَبَايِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷻ عَلَى الْهَجْرَةِ وَلَمْ يَسْمَعْ أَنَّهُ عَبْدٌ، فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷻ: ((بِعْهُ))، فَاسْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ، ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدَهُ حَتَّى يَسْأَلَهُ: ((اعْبُدْهُ أَوْ حَرِّ)).

۱۴۴۸- (۶۹۶): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَنَّ عَبْدَ الْكَرِيمِ الْجَزْرِيَّ، أَخْبَرَهُ أَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِي مَرِيَمٍ مَوْلَى عُمَانَ بْنِ عَفَانَ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷻ بَعَثَ

[۱۴۴۶] صحيح البخاری، کتاب استقراض، باب هل يعطى أكبر من سنة، ح: ۲۳۹۲

[۱۴۴۷] صحيح مسلم، کتاب المساقاة، باب جواز بيع الحيوان بالحيوان من جنسه متفاضلاً، ح: ۱۶۰۲

[۱۴۴۸] المصنف لعبد الرزاق: ۲۳/۸

فرمایا: تو برباد ہو گیا ہے، تو نے برباد کر دیا ہے۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے دو یا تین جوان اونٹ اس بڑے اونٹ کے بدلے دست بدست بیچے ہیں، کیونکہ نبی ﷺ کی سواری کی ضرورت کو جانتا تھا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: پھر ٹھیک ہے۔

طاؤس روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دو اونٹوں کے بدلے ایک اونٹ (خریدنے یا بیچنے) کے بارے میں پوچھا گیا، تو انہوں نے فرمایا: کوئی ایک اونٹ دو اونٹوں سے بہتر ہوتا ہے۔

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے ایک مدت تک بیس اونٹوں کے بدلے اپنا ایک اونٹ بیچا، جسے عصفیر کے نام سے پکارا جاتا تھا۔

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے چار اونٹوں کے بدلے ایک سائڈنی خریدی اور یہ (بطور شرط) ٹھہرایا کہ ان کا مالک ان اونٹوں کو ربذہ میں پہنچائے گا۔

انہی سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے چار اونٹنیوں کے بدلے میں ایک اونٹنی خریدی اور یہ شرط رکھی کہ اونٹنیاں ربذہ مقام پر حوالے کی جائیں گی۔

گوشت کے بدلے جانور کی خرید و فروخت

قاسم بن ابی بزہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینے آیا تو میں نے قربان کیا ہوا ایک اونٹ دیکھا جس کے بہت سے حصے

مُصَدَّقًا لَهُ فَجَاءَهُ بِظَهْرٍ مُسْنَبٍ، فَلَمَّا رَأَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((هَلَكْتَ وَأَهْلَكَتَ))، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي كُنْتُ أَبِيعُ الْبَكْرَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ بِالْبَعِيرِ الْمُسْنَبِ يَدًا بِيَدٍ، وَعَلِمْتُ مِنْ حَاجَةِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الظَّهْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَذَاكَ إِذَا)).

۱۴۴۹-۶۹۷: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ بَعِيرٍ بَبَعِيرَيْنِ فَقَالَ: قَدْ يَكُونُ الْبَعِيرُ خَيْرًا مِنَ الْبَعِيرَيْنِ.

۱۴۵۰-۶۹۸: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ بَاعَ جَمَلًا لَهُ يُدْعَى عَصْفِيرًا بَعِشْرِينَ بَعِيرًا إِلَى أَجْلِ.

۱۴۵۱-۶۹۹: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ اشْتَرَى رَاحِلَةً بِأَرْبَعَةِ أْبَعْرَةٍ مَضمُونَةٍ عَلَيْهِ يُوْفِيهَا صَاحِبُهَا بِالرَّبْذَةِ.

۱۴۵۲-۱۱۶۵: وَبِهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ اشْتَرَى رَاحِلَةً بِأَرْبَعَةِ أْبَعْرَةٍ مَضمُونَةٍ عَلَيْهِ بِالرَّبْذَةِ.

باب النهي عن بيع الحيوان باللحم

۱۴۵۳-۱۲۵۶: أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ، قَالَ

[۱۴۴۹] المصنف لعبد الرزاق: ۲۱/۸، صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب بيع العبد والحيوان بالحيوان نسيئة، تعليقا

[۱۴۵۰] الموطأ لإمام مالك: ۶۵۲/۲، المصنف لعبد الرزاق: ۲۲/۸

[۱۴۵۱] الموطأ لإمام مالك: ۶۵۲/۲، المصنف لابن أبي شيبة: ۳۰۵/۴

[۱۴۵۲] أيضا

[۱۴۵۳] السنن الكبرى للبيهقي: ۲۹۶/۵، المستدرک للحاكم: ۳۵/۲

کے گئے تھے، میں نے اس سے ایک حصہ خریدنا چاہا تو اہل مدینہ میں سے ایک شخص نے مجھے کہا: رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ مردہ جانور کے بدلے میں زندہ کو بیچا جائے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس شخص کے بابت پوچھا تو مجھے اس کے متعلق اچھا تعارف کروایا گیا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جانور کے بدلے میں گوشت کی خرید و فروخت کو مکروہ سمجھتے تھے۔

جانور کی پشت پر موجود اُون اور اس کے پستانوں میں موجود دودھ کی خرید و فروخت کی کراہت سلیمان بن یسار روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بکری کی پیٹھ پر موجود اُون اور بکری کے پستانوں میں موجود دودھ کی خرید و فروخت کو مکروہ سمجھتے تھے، البتہ ماپ کر لینے یا دینے کو اس سے مستثنیٰ کرتے تھے۔

خرید و فروخت میں کسی کو وکیل بنانے کا بیان عروہ بن ابی جعد روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں ایک دینار دیا، تاکہ وہ ان سے بکری یا قربانی کا کوئی جانور خرید لائیں، تو انہوں نے آپ ﷺ کے لیے دو بکریاں خریدیں، پھر ان میں سے ایک کو ایک دینار میں بیچ دیا اور آپ ﷺ کے پاس بکری بھی لے آئے اور دینار بھی لے آئے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے ان کی تجارت میں برکت کی دعا فرمائی، پھر وہ منیٰ بھی

قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَوَجَدْتُ جَزُورًا قَدْ نُحِرَتْ فَجَزَيْتُ أَجْزَاءَ ، كُلُّ جُزْءٍ مِنْهَا بَعْنَاقُ ، فَأَرَدْتُ أَنْ أُتْبَعَ مِنْهَا جُزْءًا ، فَقَالَ لِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يَمِيتَ ، قَالَ: فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ ، فَأَخْبِرْتُ عَنْهُ خَيْرًا .

۱۴۵۴- (۱۲۵۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى التَّوَّامَةِ ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَ اللَّحْمِ بِالْحَيَوَانِ .

باب كراهية بيع الصوف على

ظهر الغنم واللبن في ضروعها

۱۴۵۵- (۶۹): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ بَيْعَ الصُّوفِ عَلَى ظَهْرِ الْغَنَمِ وَاللَّبَنِ فِي ضُرُوعِ الْغَنَمِ إِلَّا بِكَيْلٍ .

باب الوكالة في الابتياح والبيع

۱۴۵۶- (۱۲۶۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ شَيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ ، أَنَّهُ سَمِعَ الْحَيَّ ، يُحَدِّثُونَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَاهُ دِينَارًا لِيَشْتَرِيَ لَهُ بِهِ شَاةً أَوْ أَضْحِيَّةً ، زَاشْتَرَى لَهُ شَاتَيْنِ ، فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ وَأَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِينَارٍ ، فَدَعَى لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْعِهِ بِالْبَرَكَةِ ، فَكَانَ لَوْ اشْتَرَى

[۱۴۵۴] السنن الكبرى، لابن عسقلان، ۲۹۷/۵

[۱۴۵۵] السنن الكبرى للبيهقي، ۵/۵۵۵، المصنف لعبد الرزاق، ۷۶/۸

[۱۴۵۶] صحيح البخاري، كتاب المناقب، باب سؤال المشركين أن يريهم النبي صلى الله عليه وسلم آية، فأراهم انشقاق القمر، ح: ۳۶۴۲

خریدتے تھے تو اس میں بھی منافع پاتے۔

شیب بن غرقہ نے اسے عروہ بن ابی جعد سے موصول روایت کیا ہے، اسی قصہ یا اس کے معنی کے مثل۔

تَرَابًا لَرَبِيعَ فِيهِ .

۱۴۵۷- (۱۳۶۶): قَالَ: وَقَدْ رَوَى هَذَا سُفْيَانُ بِنُ عُوَيْنَةَ، عَنْ شَيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ فَوْصَلَهُ، وَيُرْوَاهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، بِمِثْلِ هَذِهِ الْقِصَّةِ أَوْ مَعْنَاهَا .

شراب کی تجارت کے حرام ہونے کا بیان

ابن وعلہ مصری سے مروی ہے کہ انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انگور کے شیرے کے متعلق سوال کیا، تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو شراب کی مشکلیں ہدیہ میں دیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام کر دیا ہے؟ اس نے فرمایا: نہیں، اور اس نے اپنے پہلو میں کھڑے ایک آدمی سے آہستہ آواز میں بات کی، آپ نے فرمایا: تم نے اس سے کیا بات کی ہے؟ اس نے کہا: میں نے اسے شراب بیچنے کا کہا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس ذات نے اسے پینا حرام کیا ہے اسی نے اسے بیچنا بھی حرام کیا ہے۔ اس آدمی نے دونوں مشکوں کا منہ کھول دیا حتیٰ کہ وہ دونوں بہہ گئیں۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کو ایک آدمی کے شراب بیچنے کے متعلق علم ہوا تو آپ نے فرمایا: اللہ فلاں کو تباہ کرے، کیا اسے معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: اللہ یہود کو تباہ کرے ان پر چربی حرام کی گئی تھی، لیکن وہ اسے پگھلا

باب تحريم بيع الخمر

۱۴۵۸- (۱۳۹۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ ابْنِ وَعَلَةَ الْمِصْرِيِّ، أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَهْدَى رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَاوِيَةً خَمْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَهَا؟)) فَقَالَ: لَا، فَسَارَّ إِنْسَانًا إِلَى جَنْبِهِ، فَقَالَ: ((بِمَ سَارَرْتَهُ؟)) فَقَالَ: أَمْرَتُهُ أَنْ يَبِيعَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الَّذِي حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا))، فَفَتَحَ الْمَزَادَتَيْنِ حَتَّى ذَهَبَ مَا فِيهِمَا .

۱۴۵۹- (۱۳۹۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا بَاعَ خَمْرًا، فَقَالَ: قَاتَلَ اللَّهُ فُلَانًا بَاعَ الْخَمْرَ، أَمَا عَلِمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ،

[۱۴۵۷] سنن ابن ماجه، كتاب الصدقات، باب الامين يتجر فربيع، ح: ۲۴۰۲، سنن الترمذی، أبواب البيوع، باب ما جاء في اشتراط الولاء

والزجر عن ذلك، ح: ۱۲۵۸

[۱۴۵۸] الموطأ لإمام مالك: ۸۴۶/۴، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب تحريم بيع الخمر، ح: ۱۵۷۹

[۱۴۵۹] صحيح مسلم، أيضاً، صحيح البخاری، كتاب البيوع، باب يذاب شحم الميتة ولا يباع ودكه، ح: ۲۲۲۳

حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا)).
 ۱۴۶۰- (۱۴۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ،
 عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ
 قَالُوا لَهُ: إِنَّا نَبْتِاعُ مِنْ ثَمَرِ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ
 فَنَعَصِرُهُ حَمْرًا فَنَبِيعُهَا، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنِّي
 أَشْهَدُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ وَمَنْ سَمِعَ مِنَ
 الْحَجْنِ وَالْإِنْسِ أَنِّي لَا أَمُرُّكُمْ أَنْ تَبِيعُوهَا وَلَا
 تَبْتِاعُوهَا وَلَا تَعَصِرُوهَا وَلَا تُسْقُوها فَإِنَّهَا
 رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ.

کر اس کی خرید و فروخت کرنے لگے۔
 نافع، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ چند
 عراقیوں نے ان سے کہا کہ ہم کھجور اور انگور خرید کر،
 اس کی شراب نکال کر بیچتے ہیں، عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں
 تم پر اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اور جن دانس میں سے جو
 سن رہے ہیں، ان سب کو تم پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے
 تمہیں اسے خریدنے، اسے بیچنے، اسے نکالنے اور اسے پینے
 کا حکم نہیں دیا۔ یہ گندگی تو شیطانِ عمل ہے۔

کتے کی قیمت، فاحشہ کی کمائی اور کاہن کے

نذرانے سے ممانعت کا بیان

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، فاحشہ کی کمائی اور
 کاہن کے نذرانے سے منع فرمایا ہے۔

باب النهی عن ثمن الكلب ومهر

البغی وحلوان الكاهن

۱۴۶۱- (۷۰۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ
 شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،
 عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ
 الْبَغِيِّ، وَحُلُوانِ الْكَاهِنِ.

سیدنا ابو مسعود انصاری، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے
 ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، بدکار عورت کی
 کمائی، اور نجومی کی اجرت سے منع فرمایا ہے۔

۱۴۶۲- (۱۰۹۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ
 شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
 الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودِ
 الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ
 الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلُوانِ الْكَاهِنِ.

امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کتے کی
 قیمت سے منع کرنے کی وجہ سے شکاری اور غیر شکاری کتے
 کی تجارت کو مکروہ جانا گیا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَإِنَّمَا كُرِهَ بَيْعُ الْكَلَابِ
 الضَّوَارِي وَعَبِيرِ الضَّوَارِي لِئِنَّهُ لِنَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ.

[۱۴۶۰] الموطأ لإمام مالك: ۲/۸۴۷

[۱۴۶۱] الموطأ لإمام مالك: ۲/۶۵۶، صحيح البخاری، كتاب البيوع، باب ثمن الكلب، ح: ۲۲۳۷، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب

تحريم ثمن الكلب وحلوان الكاهن، ح: ۱۵۶۷

[۱۴۶۲] أيضاً

زمین کو سونے چاندی کے عوض کرائے پر دینا
حظلمہ بن قیس روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا
رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے زمین کرائے پر دینے کے بابت
پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین
کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ حظلمہ نے کہا: کیا سونے اور
چاندی کے بدلے دی جاسکتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ
سونے اور چاندی کے بدلے میں دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
ابن شہاب روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سعید بن
میتب سے سونے اور چاندی کے بدلے زمین کرائے
پر لینے دینے کے بارے میں سوال کیا، تو انہوں نے جواب
دیا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔

ہشام بن عروہ نے بھی اپنے باپ سے اسی کے مشابہ
روایت کی ہے۔
ابن شہاب، سالم کے حوالے سے اسی کے مثل روایت
کرتے ہیں۔

عبداللہ بن دینار روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن
عمر رضی اللہ عنہما جسے اپنی زمین کرائے (ٹھیکے) پر دیتے اس پر یہ شرط
عائد کرتے تھے کہ وہ اسے آگے کرائے پہ نہ دے اور یہ
اس سے پہلے کی بات ہے جب عبداللہ رضی اللہ عنہ نے زمین
کرائے پر دینا چھوڑ دی۔

مساقات کا بیان

ابن میتب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح
خیبر کے دن یہودیوں سے فرمایا: میں بھی تم پر وہی

باب کری الارض بالذهب والورق
۱۴۶۳- (۱۳۶۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ رِبِيعَةَ بْنِ
أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ،
أَنَّهُ سَأَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ،
فَقَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ
الْأَرْضِ، فَقَالَ: أَبِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ؟ فَقَالَ:
أَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَلَا بَأْسَ بِهِ.

۱۴۶۴- (۱۳۶۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَأَلَهُ
عَنْ اسْتِكْرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ،
فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ.

۱۴۶۵- (۱۳۶۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ
عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ شَيْهَابٍ بِهِ.

۱۴۶۶- (۱۳۶۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ مِثْلِهِ.

۱۴۶۷- (۱۵۶۳): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ
كَانَ يَشْتَرِطُ عَلَى الَّذِي يُكْرِيه أَرْضَهُ
أَنْ لَا يَعْرِهَا وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَدَعَ عَبْدُ
اللَّهِ الْكِرَاءَ.

باب المساقاة

۱۴۶۸- (۱۱۱۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ رَسُولَ

[۱۴۶۳] الموطأ لإمام مالك: ۷۱۱/۲، صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب كراء الأرض، ح: ۱۵۴۷

[۱۴۶۴] أيضاً [۱۴۶۶] أيضاً

[۱۴۶۷] المصنف لابن أبي شيبة: ۴/۴۸۵، السنن الكبرى للبيهقي: ۶/۱۳۸

[۱۴۶۸] الموطأ لإمام مالك: ۲/۷۰۳، صحيح البخاري، كتاب الحرث والمزارعة، باب الزراعة بالشرط ونحوه، ح: ۲۳۲۷، صحيح مسلم،

كتاب المساقاة، باب المساقاة والمعاملة بجزء من التمر والزرع، ح: ۱۵۵۱

برقرار رکھوں گا جو اللہ تعالیٰ نے تم پر مقرر فرمایا ہے، اس شرط پر کہ ہمارے اور تمہارے درمیان کھجور مشترک ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا کرتے تھے، وہ (درخت دیکھ کر کھجور کا) اندازہ لگاتے، پھر وہ (یہودیوں سے) کہتے: چاہو تو تم رکھ لو اور چاہو تو مجھے دے دو۔

سعید بن مسیب روایت کرتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں سے فرمایا: میں تم پر وہی برقرار رکھوں گا جو اللہ تعالیٰ نے تم پر مقرر فرمایا ہے، راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجتے تھے تو وہ ان کے پھلوں کا اندازہ لگاتے، پھر کہتے: اگر تم چاہو تو (یہ اندازہ کیے ہوئے پھل) تم رکھ لو اور اگر چاہو تو ہم رکھ لیتے ہیں، تو وہ (یعنی یہود) خود ہی رکھ لیا کرتے تھے۔

سلیمان بن یسار روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا کرتے تھے تو وہ آپ کے اور یہود کے درمیان اندازہ لگاتے تھے۔

اللہ ﷺ قَالَ لِلْيَهُودِ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ: ((اِقْرُكُمْ مَا اَقْرَكُمُ اللّٰهُ عَلٰى اَنَّ التَّمْرَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ))، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَبْعَثُ ابْنَ رَوَاحَةَ فَيَخْرُصُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ، وَاِنْ شِئْتُمْ فَلِيْ.

۱۴۶۹- (۴۴۲): اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِلْيَهُودِ حَيْبَرَ حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ: ((اِقْرُكُمْ مَا اَقْرَكُمُ اللّٰهُ عَلٰى اَنَّ التَّمْرَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ))، قَالَ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَيَخْرُصُ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ، وَاِنْ شِئْتُمْ فَلِيْ، فَكَانُوْا يَأْخُذُوْنَهُ.

۱۴۷۰- (۴۴۳): اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ، فَيَخْرُصُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ يَهُودٍ.

[۱۴۶۹] الموطأ لإمام مالك: ۲/۷۳، سنن أبي داود، كتاب البيوع والاجارات، باب في الحرص، ح: ۳۴۱۴

[۱۴۷۰] الموطأ لإمام مالك: ۱/۷۰۳

کتاب الرهن والقراض والحجر والتفليس واللقطة

رهن، قراض، حجر، تفليس اور لقطہ کے مسائل

نبی ﷺ کا اپنی زرہ گروی رکھنے کا بیان

جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی ظفر کے ایک یہودی شخص ابوالشحم کے پاس اپنی زرہ گروی رکھی تھی۔

محمد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوالشحم یہودی کے پاس اپنی زرہ گروی رکھی تھی۔

محمد روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ابوالشحم یہودی کے پاس اپنی زرہ گروی رکھی۔

گروی چیز کے فائدہ و نقصان کا بیان

سعید بن مسیب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گروی چیز اپنے مالک سے بند نہیں ہو گی (یعنی مالک کو لوٹانے سے روکی نہیں جاسکتی) اور جس نے اسے گروی رکھا ہو اس کا فائدہ بھی اسی کے لیے ہے

باب رهن النبي درعه

۱۴۷۱- (۶۸۵): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَهَنَ دِرْعَهُ عِنْدَ أَبِي الشَّحْمِ الْيَهُودِيِّ، رَجُلٌ مِنْ بَنِي ظَفَرٍ.

۱۴۷۲- (۷۲۷): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَّاورِدِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَهَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِرْعَهُ عِنْدَ أَبِي الشَّحْمِ الْيَهُودِيِّ.

۱۴۷۳- (۱۲۶۰): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَبْرُهُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَهَنَ دِرْعَهُ عِنْدَ أَبِي الشَّحْمِ الْيَهُودِيِّ.

باب غنم الرهن وغرمه

۱۴۷۴- (۷۲۸): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فَدْيِكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَثْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَغْلُقُ الرَّهْنُ مِنْ صَاحِبِهِ

[۱۴۷۱] صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب شراء النبي صلى الله عليه وسلم بالنسيئة، ح: ۲۰۶۸، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب

الرهن وجوازه في الحضر والسفر، ح: ۱۶۰۳

[۱۴۷۲] أيضاً

[۱۴۷۳] أيضاً

[۱۴۷۴] المستدرک للحاکم: ۵۱/۲، صحيح ابن حبان: ۱۱۲۳، سنن الدار قطنی: ۳/۳۲، الموطأ لإمام مالک: ۲/۲۲۸

اور اس کی چٹی بھی اسی کے ذمے ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: فائدے سے مراد اس کا اضافہ ہے اور چٹی سے مراد اس کا ضیاع و نقصان ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل یا اس کے معنی کے مثل ہی روایت کرتے ہیں (یعنی وہ (پچھلی حدیث کے) خلاف بیان نہیں کرتے۔

اختلاف رواۃ کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گروی رکھی ہوئی چیز اس کے مالک کو واپس کرنے سے روکی نہیں جائے گی، جس نے اسے گروی رکھا ہو، اس کا فائدہ بھی اسی کے لیے ہے اور اس کی چٹی بھی اسی کے ذمے ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابی ذئب کی حدیث کے مثل ہی روایت کرتے ہیں۔

قراض کا بیان

اسلم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دونوں صاحبزادے عبداللہ اور عبید اللہ رضی اللہ عنہما ایک لشکر میں عراق

الَّذِي رَهْنَهُ، لَهُ غَنَمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ)).

قَالَ الشَّافِعِيُّ رحمۃ اللہ علیہ: غَنَمُهُ: زِيَادَتُهُ، وَعُرْمُهُ: هَلَاكُهُ وَنَقْصُهُ.

۱۴۷۵- (۷۲۹): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أَنَسَةَ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، مِثْلَهُ، أَوْ مِثْلَ مَعْنَاهُ، لَا يُخَالِفُهُ.

۱۴۷۶- (۷۲۸): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فَدْلِكَ، عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، مِثْلَهُ، أَوْ مِثْلَ مَعْنَاهُ، لَا يُخَالِفُهُ.

۱۴۷۷- (۱۲۵۸): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِي رَهْنَهُ، لَهُ غَنَمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ)).

۱۴۷۸- (۱۲۵۹): وَقَدْ أَخْبَرَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أَنَسَةَ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ.

باب القراض

۱۴۷۹- (۱۲۶۷): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ

کی جانب روانہ ہوئے۔ جب لوٹے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ایک عامل کے پاس سے گزرے، اس نے انہیں خوش آمدید کہا، وہ امیر بصرہ تھے۔ انہوں نے کہا: اگر مجھے قدرت ہوئی تو میں تمہیں ایسا کام دوں گا جس میں تم دونوں کا نفع ہوگا۔ پھر کہنے لگے: کیوں نہیں، یہ یہ مال (رقم) جسے میں امیر المؤمنین کی خدمت میں بھیجنا چاہتا ہوں، اس سے تم عراقی سامان کی خریداری کرو اور اسے مدینہ میں جا کر بیچ دینا، پھر اصل مال (رقم) امیر المؤمنین کو دے دینا اور جو منافع ہووہ تمہارا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ہم تیار ہیں۔ اس نے ایک خط سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف لکھ دیا جس میں ان دونوں کا ذکر تھا کہ وہ ان دونوں سے مال وصول کر لیں۔ جب وہ مدینہ آئے انہوں نے مال فروخت کر دیا، انہیں منافع ہوا۔ جب وہ دونوں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے (آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا انہوں نے سارے لشکر کو ادھار مال دیا تھا یا صرف تمہیں دیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں (سب کو نہیں دیا)، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے تمہیں اس لیے ادھار مال دیا کہ تم امیر المؤمنین کے بیٹے ہو، لہذا مال بھی دو اور منافع بھی نکالو۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ خاموش رہے اور عبید اللہ رضی اللہ عنہ بول پڑے: امیر المؤمنین! یہ آپ کے لیے مناسب نہیں ہے، اس لیے کہ (اگر) مال ضائع ہو جاتا تو ہم اس کے ذمہ دار ہوتے۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ادا کرو (یعنی مال اور منافع دونوں دو)، عبد اللہ رضی اللہ عنہ پھر بھی چپ رہے مگر عبید اللہ نے وہی بات کہی جو پہلے کہی تھی۔ ایک مجلس نشیں نے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر آپ اسے قراض قرار دے دیں تو بہتر ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اصل مال لیا اور نصف منافع بھی لے لیا۔ عبد اللہ اور عبید اللہ رضی اللہ عنہما نے (بھی) نصف منافع لیا۔

وَعَبِيدُ اللَّهِ ابْنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي جَيْشٍ إِلَى الْعِرَاقِ فَلَمَّا قَفَلَا مَرَّ عَلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَرَحَّبَ بِهِمَا وَسَهَّلَ وَهُوَ أَمِيرُ الْبَصْرَةِ فَقَالَ: لَوْ أَقْدِرُ لَكُمَا عَلَى أَمْرٍ أَنْفَعَكُمَا بِهِ لَفَعَلْتُ ثُمَّ قَالَ: بَلَى هَا هُنَا مَالٌ مِنْ مَالِ اللَّهِ أُرِيدُ أَنْ أَبْعَثَ بِهِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَأَسْلِفُكُمَاهُ فِتْبَاعًا بِهِ مَتَاعًا مِنْ مَتَاعِ الْعِرَاقِ فَتَبِعَانَهُ بِالْمَدِينَةِ فَتَوَدَّيَانِ رَأْسَ الْمَالِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَيَكُونُ لَكُمَا الرِّبْحُ فَقَالَا وَدِدْنَا فَفَعَلَا فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ رضي الله عنه أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُمَا الْمَالَ فَلَمَّا قَدِمَا الْمَدِينَةَ بَاعَا وَرَبِحَا فَلَمَّا رَفَعَا ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: أَكَلُ الْجَيْشِ أَسْلَفَهُ كَمَا أَسْلَفَكُمَا؟ قَالَا: لَا. قَالَ عُمَرَ رضي الله عنه: ابْنَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَأَسْلَفَكُمَا أَدْيَا الْمَالَ وَرَبِحَهُ فَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ فَسَلَّمَ وَأَمَّا عَبِيدُ اللَّهِ فَقَالَ: لَا يَنْبَغِي لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَذَا لَوْ هَلَكَ الْمَالُ أَوْ نَقَصَ لَضَمَانَهُ. قَالَ: أَدْيَاهُ. فَسَكَتَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَاجَعَهُ عَبِيدُ اللَّهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَاءِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ جَعَلْتَهُ قَرَاضًا فَقَالَ: قَدْ جَعَلْتُهُ قَرَاضًا فَأَخَذَ عُمَرَ رضي الله عنه الْمَالَ وَنِصْفَ رِبْحِهِ وَأَخَذَ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبِيدُ اللَّهِ نِصْفَ رِبْحِ الْمَالِ.

(قراض کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ایک کا مال ہو اور دوسرے کی محنت ہو، اور منافع میں دونوں شریک ہوں۔)

روکنے کا بیان

سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے ایک سامان خریدا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر تیرے خلاف اس کا حکم جاری کروں گا۔ ابن جعفر نے یہ بات زبیر رضی اللہ عنہ کو بتائی تو انہوں نے کہا: میں اس سودے میں تیسرا حصہ دار ہوں۔ پھر سیدنا علی، عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ اس کے خلاف پابندی عائد کیجئے تو زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کا حصہ دار ہوں۔ چنانچہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص کو خرید و فروخت سے کیسے روک سکتا ہوں جس کا حصہ دار زبیر ہیں۔

مفلس قرار دینے کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص (یعنی خریدار) مفلس ہو گیا اور آدمی (یعنی بیچنے والے) نے اپنا مال بعینہ (اس کے پاس) پالیا، تو وہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول

باب الحجر

۱۴۸۰ (۱۸۰۱): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ أَوْ غَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقِ فِي الْحَدِيثِ، أَوْ هُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ابْتَاعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بَيْعًا فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا تَبْنَ عُمَانَ فَلَا حُجْرَ نَّ عَلَيْكَ أَعْلَمَ ذَلِكَ ابْنُ جَعْفَرِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: أَنَا شَرِيكَكَ فِي بَيْعِكَ فَآتَى عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عُمَانَ فَقَالَ: أَحْجِرْ عَلِيَّ هَذَا، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا شَرِيكَهُ، فَقَالَ عُمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَحْجِرْ عَلِيَّ رَجُلُ شَرِيكَهُ الزُّبَيْرِ.

باب التفليس

۱۴۸۱ (۱۵۵۹): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ أَفْلَسَ فَأَدْرَكَ الرَّجُلُ مَالَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ)).

۱۴۸۲ (۱۵۶۰): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ

۱۴۸۰ | المصنف لعبد الرزاق: ۲۶۷/۸، السنن الكبرى للبيهقي: ۶۱/۶

۱۴۸۱ | الموطأ لإمام مالك: ۶۷۸/۲، صحيح البخاري، كتاب الإستقراض، باب اذا وجد ماله عند مفلس، ج: ۲، ۲۴۰، صحيح مسلم،

كتاب المساقاة، باب من ادرك ما باعه عند المشتري، ج: ۱، ۱۵۰۹۷

۱۴۸۲ | أيضاً

اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنا مال بعینہ اس شخص کے پاس پائے جو مفلس ہو گیا ہو، تو وہ اپنے غیر کی نسبت خود اس مال کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

الْمَجِيدِ الثَّقَفِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ)).

ابن خلدہ زرقی، جو مدینہ کے نج تھے، بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے ایک ساتھی کے بارے میں مسئلہ پوچھنے آئے جو مفلس ہو گیا تھا، تو انہوں نے کہا: یہ تو ایسا مسئلہ ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ جو بھی شخص فوت ہو جائے یا مفلس ہو جائے، تو صاحب سامان جب اپنا سامان کسی کے پاس بعینہ پائے تو وہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔

۱۴۸۳- (۱۵۶۱): أَخْبَرَنَا أَبُو أَبِي فُذَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْمُعْتَمِرِ ابْنُ عَمْرٍو بْنُ رَافِعٍ، عَنِ ابْنِ خَلْدَةَ الزُّرْقِيِّ وَكَانَ قَاضِي الْمَدِينَةِ، أَنَّهُ قَالَ: جِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي صَاحِبٍ لَنَا قَدْ أَفْلَسَ، فَقَالَ: هَذَا الَّذِي قَضَى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ أَوْ أَفْلَسَ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أَحَقُّ بِمَتَاعِهِ إِذَا وَجَدَهُ بِعَيْنِهِ)).

گری پڑی چیز اٹھانے کا بیان

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے گری پڑی چیز کے بارے میں حکم پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا سر بند اور اس کی رسی پھان لے، پھر ایک سال تک اعلان کر، سو اگر اس کا مالک آجائے (تو اسے دے دے) ورنہ تو اسے استعمال کر لے۔

باب اللَّقْطَةِ

۱۴۸۴- (۱۱۰۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ اللَّقْطَةِ فَقَالَ: ((اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوَكَّاءَ هَا ثُمَّ عَرَفْهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَانُكَ بِهَا)).

۱۴۸۵- (۱۱۰۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ

معاویہ بن عبد اللہ بن بد روایت کرتے ہیں کہ ان

[۱۴۸۳] المستدرک للحاکم: ۷۹۳/۳، سنن أبی داود، کتاب البیوع والاحارات، باب فی الرجل یفلس فیجد الرجل متاعه بعینه عنده،

ح: ۳۵۱۹، سنن ابن ماجہ، کتاب الاحکام، باب من وجد متاعه بعینه عند رجل قد افلس، ح: ۲۳۶۰.

[۱۴۸۴] الموطأ لإمام مالک: ۷۵۷/۲، صحیح البخاری، کتاب اللقطة، باب اذا لم یوجد صاحب اللقطة بعد سنة فهی عن وجدها،

ح: ۲۴۲۹، صحیح مسلم، کتاب اللقطة، ح: ۱۷۲۲

[۱۴۸۵] الموطأ لإمام مالک: ۷۵۷/۲، المصنف لعبد الرزاق: ۱۳۶/۷

کے باپ نے انہیں بتلایا کہ وہ شام کے راستے میں کسی قوم کے ہاں ٹھہرے تو انہیں ایک تھیلی ملی جس میں اسی (۸۰) دینار تھے، انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: ایک سال تک مساجد کے دروازوں پر اس کا اعلان کر اور جو بھی شام سے آدمی آئے اسے اس کے بارے میں بتلا، اور جب سال گزر جائے تو اسے اپنے استعمال میں لے آ۔

نافع روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے گری ہوئی کوئی چیز پائی تو وہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہا: میں نے گری ہوئی چیز پائی ہے تو آپ کا (اس کے بارے میں) کیا خیال ہے؟ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے فرمایا: اس کا اعلان کر، اس نے کہا: میں نے کیا ہے انہوں نے کہا: مزید کر، اس نے کہا میں نے کیا ہے، انہوں نے کہا: میں تجھے اس کو کھانے کی اجازت نہیں دوں گا، اگر تو چاہتا تو اسے پکڑتا ہی نہ۔

مُوسَى، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرِ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ نَزَلَ مَنْزِلًا بِطَرِيقِ الشَّامِ فَوَجَدَ صُورَةً فِيهَا ثَمَانُونَ دِينَارًا فَذَكَرَ ذَلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رضي الله عنه: عَرَفَهَا عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ وَادْكُرْهَا لِمَنْ يَقْدُمُ مِنَ الشَّامِ سَنَةً فَإِذَا مَضَتِ السَّنَةُ فَشَانِكَ بِهَا.

۱۴۸۶- (۱۱۱۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ لُقْطَةً فَجَاءَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ: إِنِّي وَجَدْتُ لُقْطَةً فَمَاذَا تَرَى؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: عَرَفَهَا، قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ، قَالَ: زِدْ، قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ، قَالَ: لَا أَمْرُكَ أَنْ تَأْكُلَهَا وَلَوْ شِئْتَ لَمْ تَأْخُذْهَا.

کتاب الشفعة والصلح وإحياء الموات

شفعة، صلح اور بنجر زمین آباد کرنے کے مسائل

شفعة غیر تقسیم شدہ چیز میں ہوتا ہے

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شفعة اس چیز میں ہوتا ہے جو تقسیم نہ ہوئی ہو، لیکن جب حدود واقع ہو جائیں تو شفعة نہیں ہو سکتا۔

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بعینہ اسی کی مثل بیان کرتے ہیں۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: شفعة اس چیز میں ہو سکتا ہے جو تقسیم نہ ہوئی ہو، سو جب حدود واقع ہو جائیں تو شفعة نہیں ہو سکتا۔

پڑوسی کے شفعة کا بیان

ابورافع بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پڑوسی اپنی قربت کی وجہ سے (شفعة کا) زیادہ حق دار ہے۔

باب الشفعة فيما لم يقسم

۱۴۸۷- (۹۰۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْشُّفْعَةُ فِيمَا لَمْ يُقَسَّمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فَلَا شُفْعَةَ)).

۱۴۸۸- (۹۰۴): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، مِثْلَهُ أَوْ مِثْلَ مَعْنَاهُ لَا يَخَالِفُهُ.

۱۴۸۹- (۹۰۵): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ، عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((الْشُّفْعَةُ فِيمَا لَمْ يُقَسَّمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فَلَا شُفْعَةَ)).

باب شفعة الجار

۱۴۹۰- (۹۰۶): أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ، قَالَ: فَإِنَّ سُقْيَانَ أَخْبَرَهُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْجَارُ أَحَقُّ بِسُقْيِهِ)).

[۱۴۸۷] الموطأ لإمام مالك: ۲/۷۱۳، سنن ابن ماجه، كتاب الشفعة، باب اذا وقعت الحدود فلا شفعة، ح: ۲۳۹۷، صحيح ابن

حبان: ۱۱/۵۹۰

[۱۴۸۸] صحيح البخارى، كتاب الشفعية، باب الشفعة فيما لم يقسم، ح: ۲۲۵۷، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب الشفعة، ح: ۱۶۰۸

[۱۴۸۹] أيضاً

[۱۴۹۰] صحيح البخارى، كتاب العيل، باب فى الهبة والشفعة، ح: ۶۹۷۷

صلح وغیرہ کا بیان

یحییٰ مازنی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 نہ خود نقصان اٹھاؤ اور نہ کسی کو نقصان پہنچاؤ۔

باب الصلح ونحوہ

۱۴۹۱-۱۱۲۱: أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ، أَنَّ مَالِكًا،
 أَخْبَرَهُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ
 أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا ضَرَرَ وَلَا
 ضِرَارَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے پڑوسی کو اپنی
 دیوار میں شہتیر گاڑنے سے منع نہ کرے۔ راوی کہتے ہیں
 کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: کیا بات ہے کہ میں تمہیں
 اس حکم سے اعراض کرتے دیکھ رہا ہوں، قسم بخدا! میں
 اس (حدیث) کو تمہارے کندھوں میں ماروں گا۔

۱۴۹۲-۱۱۲۲: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ
 شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي
 هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا
 يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ جَارُهُ أَنْ يَغْرَزَ خَشْبَةً فِي
 جِدَارِهِ))، قَالَ: يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا لِي
 أَرَأَيْتُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ، وَاللَّهِ لَأَرْمِينَ بِهَا
 بَيْنَ أَكْتَفَيْكُمْ.

یحییٰ مازنی روایت کرتے ہیں کہ ضحالیہ بن خلیفہ نے پانی
 کا ایک چوڑا نالہ جاری کیا اور ارادہ کیا کہ اسے محمد بن
 مسلمہ رضی اللہ عنہ کی زمین سے گزاریں گے، انہوں نے
 انکار کر دیا۔ ضحالیہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے بات کی، تو انہوں
 نے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے کہا: وہ ان کے
 راستے سے ہٹ جائیں، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا۔
 سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے بھائی کے فائدے کو نہ روکو،
 اس میں تمہارا بھی فائدہ ہے، تو پہلے اور آخر میں اس سے
 سیراب کر سکتا ہے اور تجھے اس کا کوئی نقصان بھی تو نہیں،
 سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا نہیں ہوگا، سیدنا
 عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ گزر کے رہے گی، چاہے تیرے پیٹ
 سے گزاری پڑے۔

۱۴۹۳-۱۱۲۳: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ
 يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ
 خَلِيفَةَ سَاقَ خَلِيجًا لَهُ مِنَ الْعَرِيضِ فَأَرَادَ أَنْ
 يُمْرَهُ فِي أَرْضِ لِمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ فَأَبَى
 مُحَمَّدٌ فَكَلَّمَهُ فِيهِ الضَّحَّاكُ عُمَرَ بْنَ
 الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَدَعَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ
 فَأَمَرَهُ أَنْ يُخْلِيَ سَبِيلَهُ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ
 مَسْلَمَةَ: لَا. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لِمَ تَمْنَعُ أَحَاكَ
 مَا يَنْفَعُهُ وَهُوَ لَكَ نَافِعٌ تَشْرَبُ بِهِ أَوْ لَا وَآخِرًا
 وَلَا يَضُرُّكَ فَقَالَ مُحَمَّدٌ: لَا. فَقَالَ
 عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَاللَّهِ لَيَمُرَّنَّ بِهِ وَلَوْ عَلَى بَطْنِكَ.

[۱۴۹۱] المستدرک للحاکم: ۲/۵۷، الموطأ لإمام مالک: ۲/۷۵۴، المعجم الأوسط للطبرانی: ۶/۹۱، المعجم الكبير للطبرانی: ۲/۸۰

[۱۴۹۲] الموطأ لإمام مالک: ۲/۷۴۰، صحيح البخاری، كتاب المظالم، باب لا يمنع جار حاره ان يغرز خشبة في جداره، ح: ۲۴۶۳، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب غرز الخشب في جدار الحار، ح: ۱۶۰۹

[۱۴۹۳] الموطأ لإمام مالک: ۲/۷۴۶

۱۴۹۴- (۱۷۹۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَنَعَ فَضْلَ الْمَاءِ لِيَمْنَعَ بِهِ الْكَلْبَ مَنَعَهُ اللَّهُ فَضْلَ رَحْمَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے (کسی کو) زائد پانی (استعمال کرنے سے) اس لیے روکا تا کہ وہ گھاس (اُگنے) سے روک دے تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اسے اپنے فضل و رحمت سے محروم کر دیں گے۔

باب إحياء الموات

۱۴۹۵- (۱۱۱۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ، وَلَيْسَ لِعِرْقِ ظَالِمٍ حَقٌّ)).

ہشام اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو کسی مُردہ (یعنی بنجر) زمین کو زندہ (یعنی آباد) کرے تو وہ اسی کی ہو گی، اور کسی ظالم رگ کے لیے کوئی حق نہیں ہے (یعنی جس نے غاصبانہ قبضہ کیا ہو، اس کا کوئی حق نہیں ہے)۔

۱۴۹۶- (۱۱۲۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ.

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو کسی بنجر زمین کو آباد کرے تو وہ اسی کی ہو گی۔

۱۴۹۷- (۱۷۹۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ طَاوُوسِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحْيَا مَوْتًا مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ لَهُ، وَعَادَى الْأَرْضِ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مِثِّي)).

طاؤس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بنجر زمین آباد کی وہ اسی کی ملکیت ہے اور دشمن کی زمین اللہ اور رسول کی ملکیت ہے، پھر میری طرف سے وہ تمہارا حق ہے۔

۱۴۹۸- (۱۷۹۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ،

ہشام اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ

[۱۴۹۴] الموطأ لإمام مالك: ۲/۷۴۴، صحيح البخاري، كتاب الشرب والمساقاة، باب من قال ان صاحب الماء أحق بالماء، ح: ۲۳۵۳، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب تحريم بيع فضل الماء الذي يكون بالفلاة ويحتاج إليه لرعى الكلاب، ح: ۱۵۶۶

[۱۴۹۵] سنن أبي داود، كتاب الخراج والامارة، باب في إحياء الموات، ح: ۳۰۷۳، سنن الترمذي، أبواب الاحكام، باب ما ذكر من أحياء

أرض الموت، ح: ۱۳۷۸

[۱۴۹۶] الموطأ لإمام مالك: ۲/۷۳۳

[۱۴۹۷] السنن الكبرى للبيهقي: ۶/۱۴۳

[۱۴۹۸] الموطأ لإمام مالك: ۲/۷۴۳، صحيح البخاري، كتاب الحرث والمزارعة، باب من أحيى أرضاً مواتاً، ح: ۲۳۳۵

نے فرمایا: جس نے بجز زمین آباد کی وہ اسی کی ملکیت ہے اور ظالم کی رگ کا اس میں کوئی حق نہیں۔

علقمہ بن نصلہ بیان کرتے ہیں کہ ابوسفیان بن حرب اپنے گھر کے صحن پر کھڑے ہوئے اور زمین پر اپنا پاؤں مار کر کہا: زمین کے بیج کا حصہ ہے، اس کی کئی اقسام ہیں۔ ابن فرقد اسلمی کا زعم ہے کہ میں اس کے حق سے اپنا حق پہچانتا ہوں، میرے لیے مروہ کا سفید حصہ اور اس کے لیے اس کا سیاہ حصہ ہے۔ اور ملکیت میں یہاں سے یہاں تک زمین ہے۔ اس بات کا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو انہوں نے فرمایا: زیر ملکیت زمین صرف وہ ہے جس کی چار دیواری ہے، بجز زمینوں کی آباد کاری سے مراد فصل اگانا، کنواں کھودنا اور پتھر کی دیواروں سے گھیرنا ہے۔ یہ حکم پتھروں کی دیوار سے قبضہ جمانے کے ابطال کی مثل ہے، یعنی آباد کی جائے۔ یہ اس زمین کی مثل ہے جس کی پتھروں سے دیوار قائم کی گئی ہے۔

گھر اور وادئ عقیق الاث کرنے کا بیان

یحییٰ بن جعدہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ نے لوگوں کو گھر الاث کیے تو بنو زہرہ کے ایک قبیلہ بنو عبد بن زہرہ نے کہا کہ ابن ام عبد ہم سے الگ ہو گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ نے مجھے کس لیے مبعوث کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ ایسی امت کو محترم نہیں ٹھہراتا جن میں ضعیف کا حق نہ لیا جائے۔

عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَحْيَا مَوَاتًا فَهُوَ لَهُ، وَلَيْسَ لِعِزْقِ ظَالِمٍ حَقٌّ)).

۱۴۹۹- (۱۷۹۶): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَسَنِ بْنِ الْقَاسِمِ الْأَزْرَقِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ: أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ قَامَ بِفِنَاءِ دَارِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِرِجْلِهِ، وَقَالَ: سَنَامُ الْأَرْضِ إِنَّ لَهَا سَنَامًا، زَعَمَ ابْنُ فَرْقَدٍ الْأَسْلَمِيُّ أَنِّي لَا أَعْرِفُ حَقِّي مِنْ حَقِّهِ لِي بِيَاضِ الْمَرْوَةِ وَلَهُ سَوَادُهَا، وَلِي مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: لَيْسَ لِأَحَدٍ إِلَّا مَا أَحَاطَتْ عَلَيْهِ جُدْرَانُهُ، إِنَّ إِحْيَاءَ الْمَوَاتِ مَا يَكُونُ زَرْعًا أَوْ حَفْرًا أَوْ يُحَاطُ بِالْجُدْرَاتِ وَهُوَ مِثْلُ إِبْطَالِهِ التَّحْجِيرِ، يَعْنِي مَا يَعْمُرُ بِهِ مِثْلَ مَا يَحْجَرُ.

باب منه: في إقطاع الدور والعقيق

۱۵۰۰- (۱۷۹۰): أَخْبَرَنَا ابْنُ عَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَقْطَعَ النَّاسَ الدُّورَ، فَقَالَ حَيٌّ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَبْدِ بْنِ زُهْرَةَ: نَكَبَ عَنَّا ابْنُ أُمِّ عَبْدِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَلِمَ ابْتَعْنِي اللَّهُ إِذَا؟ إِنَّ اللَّهَ لَا يُقَدِّسُ أُمَّةً لَا يُؤْخَذُ لِلضَّعِيفِ فِيهِمْ حَقُّهُ)).

[۱۴۹۹] اخبار مكة للأزرقي، ص ۴۴۸، ۴۴۹

[۱۵۰۰] صحيح البخاري، كتاب فرض الخمس، باب ما كان النبي يعطى المؤلفه قلوبهم وغيرهم من الخمس ونحوه، ح: ۳۱۴۳، صحيح

مسلم، كتاب السلام، باب جواز ارحاف المرأة الأجنبية اذا الميت في الطريق، ح: ۲۱۸۲

ہشام اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کو زمین الاث کی۔ اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تمام وادی عقیق الاث کردی اور فرمایا: جاگیر کا مطالبہ کرنے والے کہاں ہیں؟ اور یہ عقیق نامی وادی مدینہ کے قریب واقع ہے۔

چراگاہ کا بیان

سیدنا صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چراگاہ اللہ اور اس کے رسول ہی کے لیے ہے۔

اسلم بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے چراگاہ پر اپنا ایک آزاد کردہ ہنی نامی غلام نگران مقرر کیا اور اسے کہا: اے ہنی! لوگوں کے لیے نرم گوشہ اختیار کر اور مظلوم کی بددعا سے بچ، کیونکہ اسے شرف قبول حاصل ہے اور اونٹوں اور بکریوں کے مالک کو (چراگاہ میں) داخل ہونے دے اور ابن عفان اور عبدالرحمن کے مویشی کو داخل نہ ہونے دینا، کیونکہ اگر ان کے مویشی ہلاک ہو جائیں تو یہ کھجور اور زراعت کا مشغلہ اپنالیں گے۔ لیکن اونٹوں اور بکریوں کے مالک اپنے عیال سمیت آتے ہیں اور کہتے ہیں: اے امیر المؤمنین! (جانوروں کے چرنے کی رخصت دیجیے) تو کیا میں انہیں روک دوں؟ پانی اور گھاس میرے نزدیک دنانیر و دراہم زیادہ حقیر ہیں، اس بات پر وہ سمجھتے ہیں کہ میں ان پر ظلم کر رہا ہوں جب

۱۵۰۱ (۱۷۹۲-۱۷۹۱): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْطَعَ الزُّبَيْرَ أَرْضًا. وَأَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَقْطَعَ الْعَقِيقَ أَجْمَعِ، وَقَالَ: أَيْنَ الْمُسْتَقْطَعُونَ؟ وَالْعَقِيقُ قَرِيبٌ مِنَ الْمَدِينَةِ.

باب الحمى

۱۵۰۲ (۱۷۸۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا حِمَى إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ)).

۱۵۰۳ (۱۷۸۹): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، اسْتَعْمَلَ مَوْلَى لَهُ يُقَالُ لَهُ: هُنَى عَلَى الْحِمَى، فَقَالَ لَهُ: يَا هُنَى، ضُمَّ جَنَاحَكَ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ مُجَابَةٌ. وَأَدْخَلَ رَبَّ الْغَنِيمَةِ وَالصَّرِيمَةَ وَإِيَّايَ وَنَعَمَ ابْنَ عَفَانَ وَنَعَمَ ابْنَ عَوْفٍ، فَإِنَّهُمَا إِنْ تَهَلَّكَ مَا شِئْتُهُمَا يَرْجِعَانِ إِلَى نَخْلِ وَزَرْعٍ، وَإِنَّ رَبَّ الْغَنِيمَةِ يَأْتِي بِعِيَالِهِ فَيَقُولُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَفْتَارِكُهُمْ أَنَا؟ لَا أَبَا لَكَ، فَالْمَاءُ وَالْكَلاهُونُ عَلَى مِنَ الدَّنَائِيرِ وَالدَّرَاهِمِ، وَإِيْمُ اللَّهِ لَعَلَّ ذَلِكَ

[۱۵۰۱] ایضاً

[۱۵۰۲] صحیح البخاری، کتاب الشرب والمساقاة، باب لا حمی الا للہ ولرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم، ح: ۲۳۸۰

[۱۵۰۳] الموطأ لإمام مالک ۲/۱۰۰۳، صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسمیر، باب اذا أسلم قوم فی دار الحرب، ح: ۲۰۶۰

أَنَّهُمْ لَيَرَوُنَّ أُنِّي قَدْ ظَلَمْتُهُمْ إِنَّهَا لِبِلَادِهَا
 قَاتَلُوا عَلَيْهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَأَسْلَمُوا عَلَيْهَا
 فِي الْإِسْلَامِ. وَلَوْلَا الْمَالُ الَّذِي أَحْمِلُ
 عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى مَا حَمَيْتُ عَلَى
 الْمُسْلِمِينَ مِنْ بِلَادِهِمْ شِبْرًا.

کہ ان کے علاقے میں جن کی خاطر انہوں نے جاہلیت میں
 لڑائی کی اور اس عہد میں مشرف بہ اسلام ہو، اگر وہ مال
 مویشی نہ ہوتے جن پر میں اللہ کی راہ (جہاد) میں لوگوں
 کو سوار کرتا ہوں تو میں مسلمانوں کے گھروں میں بالشت
 برابر زمین بھی ممنوعہ قرار نہ دیتا۔

کتاب الاطعمة والصيد والذبائح

ماکولات، شکار اور ذبیحوں کے مسائل

گھوڑوں کے گوشت کا بیان

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور ہمیں گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نے عہد رسالت میں گھوڑا ذبح کیا اور اس کا گوشت تناول کیا۔

بجو کا بیان

ابن ابی عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے بَجُو کے بارے میں پوچھا کہ کیا وہ بھی شکار ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں، میں نے کہا: کیا وہ کھلایا جا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، میں نے عرض کیا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

ابن ابی عمار ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے بَجُو کے متعلق پوچھا تو کہا کیا یہ شکار ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، میں نے پوچھا: کیا یہ

[۱۵۰۴] صحیح البخاری، کتاب الذبائح والعبید، باب اکل کل ذی ناب عن النساء، ح: ۵۵۲۰، صحیح مسلم، کتاب العبید والذبائح،

باب تحريم اكل كل ذی ناب، ح: ۱۹۴۱

[۱۵۰۵] صحیح البخاری، ایضاً، ح: ۵۵۱۹، صحیح مسلم، ایضاً، ح: ۱۹۴۲

[۱۵۰۶] سنن الترمذی، باب ما جاء فی الضبع یصیبا المحرم، ح: ۸۵۱، المتفق لابن الحارود: ۴۳۸، صحیح ابن خزيمة: ۱۸۲/۴،

صحیح ابن حبان: ۹/۹۷۸، المستدرک للحاکم: ۱/۴۵۲

[۱۵۰۷] ایضاً

باب فی لحوم الخیل

۱۵۰۴ (۱۷۸۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ.

۱۵۰۵ (۱۷۸۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَكَلْنَاهُ.

باب فی الضبع

۱۵۰۶ (۶۶۱): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الضَّبْعِ، أَصِيدُ هِيَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: أَتَوَكَّلُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ.

۱۵۰۷ (۱۶۰۵): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ،

کھایا جاتا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا، میں نے کہا: کیا آپ نے یہ نبی ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الضَّبِّ، أَصِيدُ هِيَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَتَوَكَّلُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ.

گوہ کا بیان

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گوہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو اسے نہیں کھاتا لیکن میں اسے حرام بھی قرار نہیں دیتا۔

باب فی الضبِّ

۱۵۰۸- (۸۳۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَأَلَ عَنِ الضَّبِّ، فَقَالَ: ((لَسْتُ بِأَكِلِهِ، وَلَا مُحَرِّمِهِ)).

اختلافِ رواة کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

۱۵۰۹- (۸۳۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

ابو امامہ، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے شک ہے کہ انہوں نے مالک، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہا ہے یا یوں کہا ہے کہ مالک ابن عباس رضی اللہ عنہما اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہما (دونوں) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ دونوں نبی ﷺ کے ساتھ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو بھنی ہوئی گوہ خدمت میں پیش کی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے (گوہ کے گوشت کا برتن) اپنی طرف کھینچ لیا، میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں موجود آپ ﷺ کی کسی بیوی نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو اس کا بتلا دیجیے جو آپ کھانا چاہ رہے ہیں،

۱۵۱۰- (۸۳۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَشْكُ، أَقَالَ: مَالِكٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، أَوْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، أَنَّهُمَا دَخَلَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بَيْتَ مَيْمُونَةَ، فَأَتَى بِضَبِّ مَحْنُوزٍ، فَاهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ: أَخْبِرُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ، فَقَالُوا: إِنَّهُ ضَبٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ،

[۱۵۰۸] الموطأ لإمام مالك: ۲/۹۶۸، صحيح البخاري، كتاب العيد والذبايح، باب الضب، ح: ۵۵۳۶، صحيح مسلم، كتاب العيد والذبايح، باب اباحة الضب، ح: ۱۹۴۵، سنن الترمذي، أبواب الاطعمه، باب ما جاء في أكل الضب، ح: ۱۷۹۰، المسند

للحميدي: ۲/۲۸۵

[۱۵۰۹] أيضاً

[۱۵۱۰] الموطأ لإمام مالك: ۲/۹۶۸، صحيح البخاري، كتاب العيد والذبايح، باب الضب، ح: ۵۵۳۷، صحيح مسلم، صحيح مسلم،

كتاب العيد والذبايح، باب اباحة الضب، ح: ۱۹۴۵

توصحابہ نے بتلایا کہ اے اللہ کے رسول! یہ گوہ ہے۔
تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے اپنا ہاتھ اٹھالیا۔ ابن
عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: کیا یہ حرام ہے؟
آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، لیکن یہ میری قوم کی زمین میں
نہیں پائی جاتی، لہذا میں اس سے بچنے کی کوشش کرتا
ہوں۔ پھر میں نے اسے کھینچ لیا اور کھانے لگا، اور رسول
اللہ ﷺ (مجھے کھاتا) دیکھ رہے تھے۔

دومرداروں اور دوخونوں کا بیان

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: ہمارے لیے دومردار اور دوخون حلال ہیں:
دومردار مچھلی اور مکڑی ہیں اور دوخون جگر اور تلی ہیں۔

سینگی لگانے والے کی کمائی کا بیان۔

حرام بن سعد بن محیصہ روایت کرتے ہیں کہ محیصہ
نے نبی ﷺ سے حجام (سینگی لگانے والے) کی کمائی کے
متعلق پوچھا، تو آپ ﷺ نے انہیں اس سے منع فرمادیا، وہ
مسلل آپ ﷺ سے (اس بارے میں) گفتگو کرتے
رہے، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے اپنے
غلاموں کو کھلا دے اور آپاشی والے اونٹوں کو چارے میں
ڈال دے۔

حرام بن سعد بن محیصہ اپنے باپ کے متعلق روایت
کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے حجام کی مزدوری
کے بارے میں اجازت چاہی، تو آپ ﷺ نے انہیں اس

باب المیتین والدمین

۱۵۱۱ (۱۶۰۳): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ
بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما،
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَحِلَّتْ لَنَا
مَيْتَانِ وَدَمَانِ، الْمَيْتَانِ: الْحَوْتُ وَالْجَرَادُ،
وَالدَّمَانِ - أَحْسِبُهُ قَالَ -: الْكَبْدُ وَالطَّحَالُ)).

باب فی کسب الحجام

۱۵۱۲ - (۹۵۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ
الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيْصَةَ،
أَنَّ مُحَيْصَةَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ كَسْبِ
الْحَجَّامِ، فَنَهَاهُ عَنْهُ، فَلَمْ يَزَلْ يَكَلِّمُهُ حَتَّى
قَالَ: ((أَطْعِمُهُ رَقِيقَكَ، وَأَعْلِفُهُ
نَاصِحَكَ)).

۱۵۱۳ (۹۵۳): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،
عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيْصَةَ، عَنْ أَبِيهِ،
أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ ﷺ فِي إِجَارَةِ الْحَجَّامِ

[۱۵۱۱] سنن ابن ماجہ، کتاب الأطعمہ، باب الكبدة والطحال، ح: ۳۳۱۴

[۱۵۱۲] سنن أبی داود، کتاب البیوع، باب کسب الحجام، ح: ۳۴۱۵، سنن الترمذی، أبواب البیوع، باب ما جاء فی کسب الحجام، ح: ۱۲۷۷

[۱۵۱۳] أيضاً

فَنَهَا عَنْهُ، فَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُهُ وَيَسْتَأْذِنُهُ حَتَّى قَالَ: ((أَعْلِفُهُ نَاصِحَكَ وَرَقِيقَكَ)).

سے منع فرمادیا، وہ مسلسل آپ ﷺ سے سوال کرتے رہے اور اجازت مانگتے رہے، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے اپنے غلاموں کو کھلا دے اور آپاشی والے اونٹوں کو چارے میں ڈال دے۔

۱۵۱۴- (۹۵۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ، وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّقُوا عَنْهُ مِنْ خِرَاجِهِ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو طیبہ نے رسول اللہ ﷺ کو سیٹگی لگائی تو آپ ﷺ نے اسے کھجور کا ایک صاع دینے کا حکم فرمایا اور اس کے مالک کو اس کے خراج سے تخفیف کرنے کی ہدایت فرمائی۔

۱۵۱۵- (۹۵۵): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ قِيلَ لَهُ: ائْتِجِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ، فَأَعْطَاهُ صَاعَيْنِ وَأَمَرَ مَوَالِيَهُ أَنْ يُخَفِّقُوا عَنْهُ مِنْ ضَرَبِيَّتِهِ، وَقَالَ: ((إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحَجَامَةَ وَالْقَسْطَ الْبَحْرِيَّ لِصَيَّانِكُمْ مِنَ الْعُدْرَةِ، وَلَا تُعَدِّبُوهُمْ بِالْغَمْرِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا اللہ کے نبی ﷺ نے سیٹگی لگوائی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں، ابو طیبہ نے آپ ﷺ کو سیٹگی لگائی تھی، تو آپ ﷺ نے اسے دو صاع دیے تھے اور اس کے مالکوں کو حکم دیا کہ اس کی مزدوری سے (جو اس نے اپنی آزادی کے لئے طے کی ہے) نرمی کر دی جائے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: سیٹگی لگوانا بہترین علاج ہے اور تمہارے بچوں کے دردِ حلق کا بہترین علاج قسطِ بحری ہے (یہ ایک بوٹی کا نام ہے) اور انہیں غمز کا عذاب مت دو (یعنی انگلیوں سے حلق کی تکلیف کا علاج کرنا)۔

۱۵۱۶- (۹۵۶): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سَيْرِينَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے وہی حدیث ہے۔

۱۵۱۷- (۹۵۷): وَأَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُوسٍ، قَالَ: ائْتِجِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَقَالَ لِلْحَجَّامِ: ((اشْكُمُوهُ)).

طاووس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیٹگی لگوائی اور سیٹگی لگانے والے کے لیے فرمایا: اسے معاوضہ دو۔

[۱۵۱۴] الموطأ لإمام مالك: ۹۷۳/۲، صحيح البخارى، كتاب البيوع، باب ذكر الحمام، ح: ۲۱۰۲

[۱۵۱۵] صحيح البخارى، كتاب الطب، باب الحمامة من الداء، ح: ۵۶۹۶، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب حل أجرة الحمامة، ح: ۱۵۷۷

[۱۵۱۶] المصنف لعبد الرزاق: ۳۰/۱۱

[۱۵۱۷] المعجم الكبير للطبراني: ۴۱/۱۱

باب السبق والرمی

۱۵۱۸- (۱۶۵): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي نَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا سَبَقَ إِلَّا فِي نَصَلٍ أَوْ حَافِرٍ أَوْ خُفٍّ)).

۱۵۱۹- (۱۶۵): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا سَبَقَ إِلَّا فِي حَافِرٍ أَوْ خُفٍّ)).

۱۵۲۰- (۱۶۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ.

باب النهی عن کل ذی ناب من

السباع

۱۵۲۱- (۱۹۶): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْحُسَيْنِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ.

۱۵۲۲- (۱۹۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، عَنْ عَبِيدَةَ بْنِ

گھوڑ دوڑ کے مقابلہ اور تیر اندازی کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیر اندازی، گھوڑ دوڑ اور اونٹ کے سوانعام پر مقابلہ بازی درست نہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: گھوڑے اور اونٹ کی دوڑ کے سوانعامی مقابلہ بازی جائز نہیں ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے تفسیر شدہ گھوڑوں کی دوڑ کا مقابلہ کرایا۔

کچلی والے تمام درندوں کا گوشت کھانے کی

ممانعت کا بیان

سیدنا ثعلبہ نضی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہر کچلی والے درندے (کا گوشت) کھانے سے منع فرمایا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر کچلی والے درندے (کا گوشت) کھانا حرام ہے۔

[۱۵۱۸] سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب فی السبق؛ ۲۵۷۴، سنن الترمذی، أبواب الجہاد، باب فی الرهان والسبق، ح: ۱۷۰۰، سنن النسائی، باب فی السبق؛ ۳۱۹، سنن ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب السبق والرهان، ح: ۲۸۷۸، صحیح ابن حبان: ۵۴۴/۱۰،

[۱۵۱۹] السنن الکبری للبیہقی: ۱۶/۱۰

[۱۵۲۰] صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب هل یقال مسجد بنی فلان، ح: ۴۲۰، صحیح مسلم، کتاب الامارة، باب المسابقة بین

الخیل وتصمیرھا، ح: ۱۸۷۰

[۱۵۲۱] الموطأ لإمام مالک: ۴۹۶/۲، صحیح البخاری، کتاب الذبائح والعید، باب أكل كل ذی ناب من السباع، ح: ۵۵۳۰، صحیح

مسلم، کتاب العید والذبائح، باب تحريم أكل كل ذی ناب، ح: ۱۹۴۱

[۱۵۲۲] الموطأ لإمام مالک: ۴۹۶/۲، صحیح مسلم، کتاب العید والذبائح، باب تحريم أكل كل ذی ناب من السباع وکل ذی منخل

من الطیر، ح: ۱۹۳۳

سُفْيَانُ الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَكُلْ كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ حَرَامٌ)).

ابو ثعلبہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہر کچلی والے درندے (کا گوشت کھانے سے) سے منع فرمایا۔

۱۵۲۳- (۱۷۸۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ.

اختلاف رواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

۱۵۲۴- (۱۷۸۳): قَالَ الشَّافِعِيُّ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر کچلی والا درندہ حرام ہے۔

۱۵۲۵ (۱۷۸۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، عَنْ عَيْبَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ حَرَامٌ)).

شکاری کتے کا بیان

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مویشیوں کی نگرانی یا شکار کرنے کے علاوہ کوئی کتابالا اس کے عمل سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں۔

باب فی کلب الصيد

۱۵۲۶- (۷۰۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِيًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَان)).

سیدنا سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس نے کتابالا اس کے نامہ اعمال سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں۔

۱۵۲۷- (۷۰۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ أَرْدٍ

[۱۵۲۳] أيضاً

[۱۵۲۴] أيضاً

[۱۵۲۵] الموطأ لإمام مالك: أيضاً، صحيح مسلم، ج: ۱۹۳۳

[۱۵۲۶] الموطأ لإمام مالك: ۲/۹۶۹، صحيح البخاري، كتاب الذبائح والعيد، باب من اقتنى كلبا ليس بكلب صيد أو ماشية، ج: ۵۴۸۲، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب الامر بقتل الكلاب وبيان نسخه، ج: ۱۵۷۴

[۱۵۲۷] صحيح البخاري، كتاب الحرث والمزارعة، باب اقتناء الكلب للحرث، ج: ۲۳۲۳، الموطأ لإمام مالك: ۲/۹۶۹، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب الامر بقتل الكلاب وبيان نسخه، ج: ۱۵۷۴

لوگوں نے (سفیان بن عیینہ سے) کہا: کیا تو نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی؟ انہوں نے جواب دیا: اس مسجد کے رب کی قسم! ہاں۔

شَوْءَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: ((مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ فِرَاطَانًا))، قَالُوا: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: إِي، وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ.

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

۱۵۲۸- (۷۰۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ.

ذبح کرنے کا بیان

جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: مچھلی اور مگزی پاکیزہ ہیں۔

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کل ہم دشمن کا سامنا کرنے والے ہیں جب کہ ہمارے پاس چھریاں بھی نہیں ہیں، تو کیا ہم بانس کے چھلکے سے جانور ذبح کر لیں؟ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: جو بھی چیز خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اسے کھالو، البتہ ذبح کا آلہ دانت اور ناخن نہ ہو، کیونکہ دانت انسان کی ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں (عیسائیوں) کی چھریاں ہیں۔

باب التذكية

۱۵۲۹- (۱۶۰۲): أَخْبَرَنَا حَاتِمٌ وَالْدَّرَّاءُ وَرَدِيُّ أَوْ أَحَدَهُمَا، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: النَّوْنُ وَالْجَرَادُ ذُكِيٌّ.

۱۵۳۰- (۱۶۰۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا لَأَقْوَا الْعُدْوِ غَدَاً، وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدَى، أُنْذَكِي بِاللَّيْطِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ عَلَيْهِ اسْمُ اللَّهِ فَكُلُوا إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِنَّ أَوْ ظْفَرٍ، فَإِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ مِنَ الْإِنْسَانِ، وَالظَّفَرُ مَدَى الْحَبَشِ)).

عرب کے عیسائیوں کے ذبیحوں کا بیان

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عرب کے عیسائی اہل کتاب نہیں ہیں، نہ ہمارے لیے ان کا ذبیحہ حلال ہے اور نہ میں انہیں اس وقت تک معاف کر سکتا ہوں جب تک کہ وہ

باب فی ذبائح نصاری العرب

۱۵۳۱- (۱۶۰۸): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعْدِ الْجَارِيِّ أَوْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

[۱۵۲۸] صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا وقع الذباب فی شراب أحدکم، ح: ۳۲۲۳

[۱۵۲۹] المصنف لعبد الرزاق: ۵۰۶/۴

[۱۵۳۰] صحیح البخاری، کتاب الشریکة، باب قسمة الغنم، ح: ۲۴۸۸، صحیح مسلم، کتاب الأضاحی، باب جواز الذبیح، ح: ۱۹۶۸

[۱۵۳۱] السنن الکبری للبیہقی: ۲۱۶/۹

اسلام نہ لے آئیں یا پھر میں ان کی گردنیں اڑا دوں۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سعد فلجہ یا ابن سعد فلجہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عرب کے عیسائی اہل کتاب نہیں اور ان کے ذبیحے ہمارے لیے حلال نہیں۔ اور جب تک یہ مشرف بہ اسلام نہ ہو جائیں میں انہیں چھوڑوں گا نہیں یا میں ان کی گردنیں اڑا دوں گا۔

عبیدہ سلمانی سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بنو تغلب قبیلے کے ذبح شدہ جانور نہ کھاؤ، کیونکہ انہوں نے اپنے دین میں سے سوائے شراب نوشی کے کسی چیز کو مضبوطی سے نہیں پکڑ رکھا۔

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو تغلب قبیلے کے عیسائیوں کے ذبیحے مت کھاؤ، کیونکہ انہوں نے اپنی نصرانیت اور اپنے دین میں سے صرف شراب نوشی ہی کو تھام رکھا ہے۔
راوی سفیان ہیں یا عبد الوہاب یا کہ دونوں؟ یہ شک امام شافعی رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہے۔

عکرمہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرب عیسائیوں کے ذبیحوں کے بارے سوال ہوا تو انہوں نے

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا نَصَارَى الْعَرَبِ بِأَهْلِ كِتَابٍ وَمَا يَحِلُّ لَنَا ذَبَائِحَهُمْ وَمَا أَنَا بِتَارِكِهِمْ حَتَّى يُسَلِّمُوا أَوْ أُضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ.

۱۵۳۲- (۱۶۰۰): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعْدِ الْفَلَجَةِ مَوْلَى عُمَرَ أَوْ ابْنِ سَعْدِ الْفَلَجَةِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا نَصَارَى الْعَرَبِ بِأَهْلِ كِتَابٍ وَمَا يَحِلُّ لَنَا ذَبَائِحَهُمْ وَمَا أَنَا بِتَارِكِهِمْ حَتَّى يُسَلِّمُوا أَوْ أُضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ.

۱۵۳۳- (۱۶۰۱): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: لَا تَأْكُلُوا ذَبَائِحَ نَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ فَإِنَّهُمْ لَمْ يَتَمَسَّكُوا مِنْ دِينِهِمْ إِلَّا بِشُرْبِ الْخَمْرِ.

۱۵۳۴- (۱۶۵۲): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ سَفِيَانُ أَوْ عَبْدُ الْوَهَّابِ أَوْ هُمَا، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا تَأْكُلُوا ذَبَائِحَ نَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ فَإِنَّهُمْ لَمْ يَتَمَسَّكُوا مِنْ نَصْرَانِيَّتِهِمْ وَمِنْ دِينِهِمْ إِلَّا بِشُرْبِ الْخَمْرِ. الشَّكُّ مِنَ الشَّافِعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۱۵۳۵- (۱۶۵۱): أَخْبَرَنِيهِ ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ وَأَبْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ ثَوْرِ الدِّبْلِيِّ، عَنْ

[۱۵۳۲] سبق تحریرہ

[۱۵۳۳] المصنف لعبد الرزاق: ۴/۸۵

[۱۵۳۴] أيضاً

[۱۵۳۵] الموطأ لإمام مالك: ۲/۸۹

عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ
 ذَبَائِحِ نَصَارَى الْعَرَبِ فَقَالَ قَوْلًا حَكِيَاهُ هُوَ
 إِحْلَالُهَا وَتَلَا: ﴿وَمَنْ يَتَوَلَّاهُمْ مِّنْكُمْ فَيَأْتِهِ
 مِنْهُمْ﴾
 نے ان کے حلال ہونے کا فرمایا اور یہ آیت تلاوت کی:
 ”اور جو ان سے دوستی
 رکھے گا وہ ان ہی میں سے ہے۔“

وَلَكِنَّ صَاحِبَنَا سَكَتَ عَنِ اسْمِ عِكْرِمَةَ
 وَثَوَّرَ لَمْ يَلْقَ ابْنَ عَبَّاسٍ .
 لیکن ہمارے صاحب نے عکرمہ کا نام ذکر کرنے سے
 خاموشی اختیار کی اور ثور نے ابن عباس رضي الله عنهما سے ملاقات
 نہیں کی۔

کتاب الاشریة والانبذة والاعویة

مشروبات، نبیذوں اور برتنوں کے مسائل

باب تحريم الخمر

۱۵۳۶- (۱۳۸۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأَبِي بَن كَعْبٍ شَرَابًا مِنْ فُضِيخٍ أَوْ تَمْرٍ فَجَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أَنَسُ قُمْ إِلَى هَذِهِ الْجِرَارِ فَاكْسِرْهَا، قَالَ أَنَسُ: فَقُمْتُ إِلَى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِأَسْفَلِهِ حَتَّى تَكَسَّرَتْ.

۱۵۳۷- (۱۳۸۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا نَمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرْمَهَا فِي الْآخِرَةِ)).

شراب کے حرام قرار دیے جانے کا بیان

سیدنا انس بن مالک رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ میں ابو عبیدہ بن جراح، ابو طلحہ انصاری اور ابی بن کعب رضي الله عنهم کو انگور اور کھجور سے کشید کردہ شراب پلایا کرتا تھا۔ ایک دن ان کے پاس ایک آنے والے نے آ کر کہا: شراب تو حرام کر دی گئی ہے، ابو طلحہ کہنے لگے: اے انس! اس منکے کی طرف بڑھیں اور اسے توڑ دیں، انس رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ میں نے او کھلی پکڑ کر اس منکے کے نیچے دے ماری جس سے وہ ٹوٹ گیا۔

سیدنا ابن عمر رضي الله عنهما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دنیا میں شراب نوشی کی اور پھر اس سے توبہ نہ کی تو اسے آخرت میں (جنت کی) شراب سے محروم رکھا جائے گا۔

باب كل شراب أسكر فهو حرام

۱۵۳۸- (۱۳۸۲): حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ

ہر وہ مشروب حرام ہے جو نشہ آور ہو

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضي الله عنها بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ مشروب جو نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔

[۱۵۳۶] الموطأ لإمام مالك: ۸۴۶/۲، صحيح البخاري، كتاب الأشربة، باب تحريم الخمر وهي من البسر والتمر، ح: ۵۵۸۲، صحيح

مسلم، كتاب الأشربة، باب تحريم الخمر، ح: ۱۹۸۰

[۱۵۳۷] الموطأ لإمام مالك: ۸۴۶/۲، صحيح البخاري، كتاب الأشربة، باب قول الله تعالى: إنما الخمر والميسر والأنصاب والأزلام

رجس من عمل الشيطان، ح: ۵۵۷۵، صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب عقوبة من شرب الخمر إذا لم يتب منها، ح: ۲۰۰۳

[۱۵۳۸] صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب لا يجوز الوضوء بالنبذ ولا المسكر، ح: ۲۴۲، صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب بيان

كل مسكر خمر، ح: ۲۰۰۱

اللہ ﷻ: ((كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ)).

۱۵۳۹- (۱۲۸۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ، فَقَالَ: ((كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ)).

۱۵۴۰- (۱۳۹۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَبَا وَهَبَ الْجَيْشَانِيَّ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ، فَقَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)).

۱۵۴۱- (۱۳۹۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْجَوَيْرِيَةَ الْجَرُمِيَّ يَقُولُ: إِنِّي لِأَوَّلِ الْعَرَبِ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ مُسِنِدٌ ظَهَرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْبَادِقِ، فَقَالَ: سَبَقَ مُحَمَّدٌ الْبَادِقَ وَمَا أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ.

۱۵۴۲- (۱۶۰۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

۱۵۴۳- (۱۶۱۲): أَخْبَرَنَا الْأَصَمُّ، قَالَ سَمِعْتُ الرَّبِيعَ يَقُولُ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ وَهُوَ يَحْتَجُّ فِي ذِكْرِ الْمُسْكِرِ، وَكَانَ كَلَامًا قَدْ تَقَدَّمَ لَا أَحْفَظُهُ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ شَرِبَ عَشْرَةَ وَلَمْ يَسْكُرْ؟ فَإِنْ قَالَ: حَلَالٌ. قِيلَ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے تیز نبید کے بارے میں سوال کیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔

طاؤس سے مروی ہے کہ ابو وہب جیشانی نے رسول اللہ ﷺ سے تیز نبید کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

ابو جوریہ جرمی بیان کرتے ہیں کہ میں عرب میں سے سب سے پہلا آدمی ہوں جس نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے باذق شراب کے متعلق سوال کیا تھا جبکہ آپ کعبہ میں ٹیک لگائے بیٹھے تھے تو آپ نے فرمایا: باذق کا حکم پہلے گزر چکا ہے، جو بھی نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔

نافع، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور حرام ہے۔

ربیع بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے سنا کہ وہ نشہ آور چیز کے مسئلہ میں اسے بطور دلیل پیش کیا کرتے تھے۔ اور ان کی کلام گزر چکی ہے جو مجھے یاد نہیں ہے، فرماتے تھے: آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر وہ دس دفعہ بھی پئے اور اسے نشہ نہ ہو تو؟ اگر حلال کہیں تو ان سے

[۱۵۳۹] صحیح البخاری، کتاب الأشربة، باب الخمر من العسل وهو البتع، ح: ۵۵۸۵، صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب بیان کل

مسکر خمر، ح: ۲۰۰۱، الموطأ لإمام مالک: ۸۴۵/۲

[۱۵۴۰] المعرفة للبيهقي: ۴۳۶/۶

[۱۵۴۱] صحیح البخاری، کتاب الأشربة، باب البادق، ح: ۵۵۹۸

[۱۵۴۲] صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب بیان أن کل مسکر خمر، ح: ۲۰۰۳

[۱۵۴۳] تفرّد به الشافعی

کہا جائے گا آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر وہی آدمی باہر نکلے اور اسے شراب کی بوتلی بچنے کی وجہ سے نشہ ہو جائے تو؟ اگر فرمائیں حرام ہے تو ان سے پھر کہا جائے گا کہ آپ کی کیا رائے ہے ایسی چیز کے بارے میں جو اس نے پی ہے اور اس کے پیٹ میں جانے تک تو وہ حلال ہے اور پھر صرف بوتلی کی وجہ سے وہ حرام ہو جائے؟

امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جسے زیادہ پیہ سے نشہ ہو اسے تہوڑا پینا بھی حرام ہے۔

عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے باجرہ، جوار سے بنی ہوئی شراب کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں بھی کوئی بھلائی نہیں ہے، اور آپ ﷺ نے اس سے منع کر دیا۔

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زید بن اسلم نے فرمایا: یہ نشہ آور چیز ہے۔

پکی ہوئی چیز کا بیان جس کا دو تہائی خشک ہو جائے محمود بن لبید انصاری سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب شام آئے تو آپ سے اہل شام نے وہاں کی آب و ہوا اور بیماری کی شکایت کی اور کہا کہ ہمارا علاج صرف شراب ہی ہے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شہد استعمال کرو، انہوں نے کہا کہ شہد ہمارا علاج نہیں ہے، تو وہاں کے چند لوگوں نے کہا کہ کیا ہم آپ کے لیے اس سے ایسا مشروب تیار نہ کریں جو نشہ آور نہ ہو؟ فرمایا: ٹھیک ہے، تو انہوں نے اسے پکانا شروع کیا حتیٰ کہ جب اس کا دو تہائی خشک اور ایک تہائی باقی رہ گیا تو وہ اسے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر آئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں اپنی انگلی ڈال کر نکالی

أَفْرَأَيْتَ إِنْ حَرَجَ فَأَصَابَتْهُ الرِّيحُ فَسَكِرَ، فَإِنْ قَالَ: حَرَامٌ، قِيلَ لَهُ: أَفْرَأَيْتَ شَيْئًا قَطُّ شَرِبَهُ فَصَارَ إِلَى جَوْفِهِ حَلَالًا ثُمَّ صَبَرَتْهُ الرِّيحُ حَرَامًا؟ قَالَ الشَّافِعِيُّ: مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ.

۱۵۴۴-۱۲۸۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْغُبِيرَاءِ، فَقَالَ: ((لَا خَيْرَ فِيهَا))، وَنَهَى عَنْهَا. قَالَ مَالِكٌ: قَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ: هِيَ السُّكْرُكَةُ.

باب فی المطبوع حتی ینذهب ثلثاہ

۱۵۴۵-۱۴۰۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحَصِينِ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعِيدِ بْنِ مُعَاذٍ، وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَوْفِ بْنِ سَلَامَةَ أَخْبَرَاهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدِ الْأَنْصَارِيِّ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ قَدِمَ الشَّامَ، فَشَكَاَ إِلَيْهِ أَهْلُ الشَّامِ وَبَالَ الْأَرْضِ وَثِقَلَهَا، وَقَالُوا: لَا يُصْلِحُنَا إِلَّا هَذَا الشَّرَابُ. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: اشْرَبُوا الْعَسَلَ. فَقَالُوا: لَا يُصْلِحُنَا الْعَسَلُ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ: هَلْ لَكَ أَنْ نَجْعَلَ

تو وہ گاڑھا ہونے کی وجہ سے ساتھ ہی کھینچا آیا، آپ نے فرمایا: یہ تو اونٹ کو لگائے جانے والے طلا کی طرح ہے، پھر آپ نے انہیں پینے کا کہا تو عباده بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے تو اسے ان کے لیے حلال کر دیا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر گز نہیں، اللہ کی قسم! اے اللہ! میں نے ان کے لیے کوئی ایسی چیز حرام نہیں کی جسے تُو نے حلال کیا ہو اور نہ ہی میں نے ان کے لیے کوئی ایسی چیز حلال کی ہے، جسے تُو نے ان کے لیے حرام قرار دیا ہو۔

مِنْ هَذَا الشَّرَابِ شَيْئًا لَا يُسْكِرُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَطَبَّخُوهُ حَتَّى ذَهَبَ مِنْهُ الثُّلُثَانُ، وَبَقِيَ الثُّلُثُ، فَأَتَوْا بِهِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَأَدْخَلَ عُمَرُ فِيهِ إصْبَعَهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ، فَتَبِعَهَا يَتَمَطَّطُ فَقَالَ: هَذَا الطَّلَاءُ هَذَا مِثْلُ طَّلَاءِ الْإِبِلِ. فَأَمَرَهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ يَشْرَبُوهُ.

فَقَالَ لَهُ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ: أَحَلَلْتَهَا وَاللَّهِ. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَلَّا وَاللَّهِ، اللَّهُمَّ إِنِّي لَا أَجِلُّ لَهُمْ شَيْئًا حَرَمْتَهُ عَلَيْهِمْ، وَلَا أَحْرِمُ عَلَيْهِمْ شَيْئًا أَحَلَلْتَهُ لَهُمْ.

نبیذوں کا بیان

سیدنا سعید بن کعب رضی اللہ عنہما، جنہوں نے دونوں قبلہ کی طرف نماز ادا کی تھی، نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو چیزوں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع کیا ہے اور فرمایا: ہر ایک کی الگ الگ نبیذ بناؤ۔

باب فی الانبذة

۱۵۴۶- (۱۳۸۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أُمِّهِ وَكَانَتْ قَدْ صَلَّتِ الْقِبْلَتَيْنِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَلِيطَيْنِ، وَقَالَ: ((أَبْذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ)).

عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خشک کھجور اور گدر کھجور کو ملا کر اور خشک کھجور اور کچی کھجور کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع کیا ہے۔

۱۵۴۷- (۱۳۹۶): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُبْنَذَ التَّمْرُ وَالْبُسْرُ جَمِيعًا، وَالتَّمْرُ وَالزَّهْوُ جَمِيعًا.

برتنوں کا بیان

ابن ابی اوفی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

باب فی الاوعية

۱۵۴۸- (۱۳۸۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي

[۱۵۴۶] صحیح البخاری، کتاب الأشربة، باب من رأى أن لا يخلط البسر والتمر، ح: ۵۶۰۱، صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب كراهية

انتباز التمر والذبيب مخلوطين، ح: ۱۹۸۶

[۱۵۴۷] الموطأ لإمام مالك: ۲/۸۴۴

[۱۵۴۸] صحیح البخاری، کتاب الأشربة، باب ترخيص النبي صلى الله عليه وسلم في الأوعية، ح: ۵۵۹۶، سنن النسائي، کتاب الأشربة،

باب الحر الأخضر، ح: ۵۶۳۷

إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ نَبِيذِ الْجَرِّ الْأَبْيَضِ وَالْأَبْيَضِ وَالْأَحْمَرِ.

سبز، سفید اور سرخ مکے کی نبیذ سے منع فرمایا ہے۔

۱۵۴۹- (۱۳۹۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تَنْبَذُوا فِي الدُّبَاءِ وَالْمَرْفَتِ، قَالَ: يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاجْتَنَبُوا الْحَنَاتِمَ وَالنَّقِيرَ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کدو اور تار کول لگے برتن میں نبیذ نہ بناؤ۔ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: تم ہرے رنگ کے اور کھجور کے تنے سے بنائے ہوئے برتن (میں نبیذ بنانے) سے بچو۔

۱۵۵۰ (۱۳۹۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْمَرْفَتِ أَنْ يَنْبَدَ فِيهِ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو اور تار کول لگے برتن میں نبیذ بنانے سے منع کیا ہے۔

۱۵۵۱ (۱۳۹۴): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنِ نَافِعِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فِي بَعْضِ مَعَازِيهِ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: فَأَقْبَلْتُ نَحْوَهُ فَانصَرَفَ قَبْلَ أَنْ أَبْلُغَهُ، فَسَأَلْتُ: مَاذَا قَالَ؟ قَالُوا: نَهَى أَنْ يُنْبَذَ فِي الدُّبَاءِ وَالْمَرْفَتِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی غزوے میں خطبہ ارشاد فرمایا، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں آپ کی طرف گیا لیکن آپ نے میرے پہنچنے سے پہلے ہی خطبہ ختم کر دیا، میں نے سوال کیا کہ آپ ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ لوگوں نے بتلایا کہ آپ نے کدو اور تار کول کے برتن میں نبیذ بنانے سے منع کیا ہے۔

۱۵۵۲ (۱۳۹۵): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ أَبِيهِ، عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ فِي الدُّبَاءِ وَالْمَرْفَتِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو اور تار کول لگے برتن میں نبیذ تیار کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۵۵۳ (۱۳۸۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَاصِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بَيَانِ كَرْتِهِ هِيَ كَمَا

[۱۵۴۹] صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب النهي عن الانتباذ في المرفت، ح: ۱۹۹۶

[۱۵۵۰] صحيح مسلم، أيضاً، صحيح البخاري، كتاب الأشربة، باب الخمر من العسل وهو البتع، ح: ۵۵۸۷

[۱۵۵۱] الموطأ لإمام مالك: ۲/۸۴۳، صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب النهي عن الانتباذ في المرفت والدباء والحتم، ح: ۱۹۹۷

[۱۵۵۲] أيضاً

[۱۵۵۳] صحيح البخاري، كتاب الأشربة، باب ترخيص النبي صلى الله عليه وسلم في الأوعية والظروف، ح: ۵۵۹۳، صحيح مسلم،

كتاب الأشربة، باب النهي عن الانتباذ في المرفت والدباء، ح: ۲۰۰۰

الأَحْوَالِ، عَنِ مُجَاهِدٍ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: لَمَّا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْأَوْعِيَةِ، قِيلَ لَهُ: لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً، فَأَذِنَ لَهُمْ فِي غَيْرِ الْمُرَقَّتِ.

جب رسول اللہ ﷺ نے برتنوں کے استعمال سے منع کر دیا، تو آپ ﷺ سے کہا گیا: ہم میں سے ہر ایک کے لیے مشک میسر نہیں ہے، تو آپ ﷺ نے انہیں تار کول لگے برتن کے علاوہ کی اجازت دے دی۔

۱۵۵۴- (۱۳۹۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُبَدُّ لَهُ سِقَاءً، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَتَوَرَّ مِنْ حِجَارَةٍ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے مشک میں نبید بنائی جاتی تھی، اگر وہ نہ ہوتی تو پتھر کے ایک برتن میں بنائی جاتی۔

کتاب الحدود

حدود کے مسائل

باب ((لایتجافی لذی الهيئة عن حد)) با اثر شخص کو حد سے مستثنیٰ نہیں کیا جائے گا

۱۵۵۵+ (۱۷.۵): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((تَجَافُوا لِذَوِي الْهَيْئَاتِ عَنْ عَثْرَاتِهِمْ)).

قال مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ: سَمِعْتُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ يَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ، وَيَقُولُ: يَتَجَافَى لِلرَّجُلِ ذِي الْهَيْئَةِ عَنْ عَثْرَتِهِ مَا لَمْ يَكُنْ حَدًّا.

۱۵۵۶- (۱۴۱۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ بَنِي دِينَارٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ عَمْرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنْ يُجْلَدُ قَدَامَةَ الْيَوْمِ فَلَنْ يَتْرُكَ أَحَدٌ بَعْدَهُ، وَكَانَ قَدَامَةَ بَدْرِيًّا.

حدود اور گناہوں کے کفارے کا بیان

باب الحدود وكفارة للذنوب

۱۵۵۷+ (۱۷.۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[۱۵۵۵] سنن أبي داود، كتاب الحدود، باب في الحد يشفع فيه، ح: ۴۳۷۵، السنن الكبرى للنسائي: ۴/۳۱۰، المسند لإمام أحمد بن

حنبل: ۱/۱۸۱، صحيح ابن حبان: ۱/۲۹۶

[۱۵۵۶] المصنف لعبد الرزاق: ۹/۲۴۰

[۱۵۵۷] صحيح البخاری، كتاب الحدود، باب الحدود وكفارة، ح: ۶۷۸۴

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نیک طینت لوگوں کی لغزشوں سے درگزر کرو۔

محمد بن ادریس فرماتے ہیں: میں نے ان اہل علم سے سنا جو اس حدیث کی معرفت رکھتے تھے کہ آپ فرماتے تھے: نیک طینت شخص سے اس کی لغزش معاف کر دو جب تک وہ حد کو نہ پہنچے۔

ابو جعفر سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر قدامہ کو آج حد لگائی گئی تو پھر ان کے بعد کسی کو بھی معاف نہیں کیا جائے گا، اور قدامہ بدری صحابی تھے۔

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مجلس میں تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بات پر تم میری بیعت کرو کہ تم

فی مَجْلِسٍ، قَالَ: ((بَابِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا))، وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْآيَةَ، قَالَ: ((فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسْتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ، إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ، وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ)).

اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے اور آپ ﷺ نے ان پر آیت تلاوت کی، اور فرمایا: جس نے اس کو وفا کیا تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ پر ہے اور جس نے اس میں کسی چیز کا ارتکاب کیا پھر وہ سزا دیا گیا تو یہ اس کا کفارہ ہے، اور جس نے ان میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی کی تو اس کا معاملہ اللہ کی طرف ہے چاہے تو اسے معاف کر دے اور چاہے تو اسے عذاب سے دوچار کر دے۔

باب تکرار الحد بتکرار الشرب

۱۵۵۸ - (۱۴۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَبِيصَةَ بِنِ ذُوَيْبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ شَرِبَ فَاقْتُلُوهُ)). لَا يَدْرِي الزُّهْرِيُّ بَعْدَ الثَّلَاثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ، فَأَتَى بَرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ أَتَى بِهِ قَدْ شَرِبَ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ أَتَى بِهِ قَدْ شَرِبَ فَجَلَدَهُ وَوَضَعَ الْقَتْلَ، وَصَارَتْ رُحْصَةً.

زہری، قبیسہ بن ذویب سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی آدمی شراب پیے تو کوڑے لگاؤ، اگر وہ پھپھے تو اسے پھر کوڑے لگاؤ، اگر وہ پھپھے تو معلوم نہیں کہ آپ ﷺ نے قتل کا حکم تیسری بار دیا یا چوتھی بار۔ آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی ہوئی تھی تو آپ ﷺ نے اسے کوڑے لگائے، اسے (دوبارہ) پھر شراب پینے کی وجہ سے لایا گیا تو آپ ﷺ نے پھر کوڑے لگائے، (ایک روز) پھر اسے شراب پینے کے جرم میں لایا گیا تو آپ ﷺ نے اسے کوڑے لگائے، قتل نہیں کیا۔ تو یہ ایک رخصت ہو گئی۔

سُفْيَانُ كَقَبِيصَةَ بِنِ ذُوَيْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَبِيصَةَ بِنِ ذُوَيْبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ شَرِبَ فَاقْتُلُوهُ)). لَا يَدْرِي الزُّهْرِيُّ بَعْدَ الثَّلَاثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ، فَأَتَى بَرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ أَتَى بِهِ قَدْ شَرِبَ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ أَتَى بِهِ قَدْ شَرِبَ فَجَلَدَهُ وَوَضَعَ الْقَتْلَ، وَصَارَتْ رُحْصَةً.

سُفْيَانُ كَقَبِيصَةَ بِنِ ذُوَيْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَبِيصَةَ بِنِ ذُوَيْبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ شَرِبَ فَاقْتُلُوهُ)). لَا يَدْرِي الزُّهْرِيُّ بَعْدَ الثَّلَاثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ، فَأَتَى بَرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ أَتَى بِهِ قَدْ شَرِبَ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ أَتَى بِهِ قَدْ شَرِبَ فَجَلَدَهُ وَوَضَعَ الْقَتْلَ، وَصَارَتْ رُحْصَةً.

[۱۵۵۸] سنن أبي داود، كتاب الحدود، باب اذا تتابع في شرب الخمر، ح: ۴۴۸۵، سنن الترمذی، أبواب الحدود، باب ما جاء من شرب الخمر فاجلدوه، ح: ۱۴۴۴، المستدرک للحاکم: ۳۷۱/۴

[۱۵۵۹] سنن أبي داود، كتاب الحدود، باب اذا تتابع في شرب الخمر، ح: ۴۴۸۵، سنن الترمذی، أبواب الحدود، باب ما جاء من شرب الخمر فاجلدوه، ح: ۱۴۴۴

قال: ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ)).

باب مقدار الحد

حد کی مقدار کا بیان

عبدالرحمن بن ازہر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حنین کے سال رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ خالد بن ولید کی رہائش کے متعلق پوچھ رہے ہیں، میں نے بھی آگے بڑھ کر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی منزل کے متعلق سوال کیا، یہاں تک کہ اسی دوران انہیں زخمی حالت میں لایا گیا، اور اسی وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ایسا آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: اسے مارو، تولوگوں نے اسے ہاتھوں اور کپڑوں سے مار اور اس پر مٹی پھینکی، پھر فرمایا: اسے مارو! لوگوں نے اسے پھر مارا، پھر آپ ﷺ نے اسے چھوڑ دیا۔ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت آیا تو انہوں نے اسی مار کے وقت موجود لوگوں کے متعلق سوال کیا۔ اور پھر شراب کی حد چالیس کوڑے مقرر کر دی۔ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خود بھی اپنی زندگی میں چالیس کوڑے لگائے، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس کوڑے لگائے، حتیٰ کہ جب لوگ کثرت سے شراب پینے لگے تو آپ نے بعد از مشاورت اسی کوڑے مقرر کر دیے۔

ثوب بن زید دہلی روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شراب پینے والے کے متعلق مشورہ کیا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارا خیال ہے کہ اسے اسی کوڑے لگائے جائیں، کیونکہ جب وہ شراب پیتا ہے اور نشہ ہوتا ہے تو وہ بکواس کرتا ہے اور جب بکواس کرے گا تو جھوٹ بولے گا، یا جیسے فرمایا، چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے شراب کی حد میں اسی کوڑے لگائے۔

۱۵۶۰ + (۱۴.۷): أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَامَ حُتَيْنِ سَأَلَ عَنْ رَحْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، فَجَرِيتُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَسْأَلُ عَنْ رَحْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ حَتَّى أَتَاهُ جَرِيحًا، وَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِشَارِبٍ، فَقَالَ: ((اضْرِبُوهُ))، فَضْرَبُوهُ بِالْأَيْدِي وَالنِّعَالِ وَأَطْرَافِ الشِّيَابِ وَحَثُوا عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((بَكْتُوهُ))، فَبَكْتُوهُ، ثُمَّ أَرْسَلَهُ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ: مَنْ حَضَرَ ذَلِكَ الْمَضْرُوبَ؟ فَقَوْمَهُ أَرْبَعِينَ، فَضْرَبَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْخَمْرِ أَرْبَعِينَ حَيَاتَهُ، ثُمَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى تَتَابَعَ النَّاسُ فِي شُرْبِ الْخَمْرِ، فَاسْتَشَارَ فَضْرَبَهُ ثَمَانِينَ.

۱۵۶۱ - (۱۴.۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ الدِّيلِيِّ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَشَارَ فِي الْخَمْرِ يَشْرُبُهَا الرَّجُلُ، فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: نَرَى أَنْ تَجْلِدَهُ ثَمَانِينَ فَإِنَّهُ إِذَا شَرِبَ سَكِرَ وَإِذَا سَكِرَ هَذَى وَإِذَا هَذَى افْتَرَى أَوْ كَمَا قَالَ فَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِينَ فِي الْخَمْرِ.

دو کناروں والے کوڑے کے ساتھ حد لگانا
ابو جعفر محمد بن علی سے مروی ہے کہ سیدنا علی بن ابی
طالب رضی اللہ عنہ نے ولید کو ایسے کوڑے کے ساتھ حد لگائی جس
کے دو کنارے تھے۔

نشہ آور مشروب کی بو پاتے پر حد لگانے کا بیان
سائب بن یزید سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن
خطاب رضی اللہ عنہ ان کی طرف نکلے تو فرمایا: میں فلاں آدمی سے
شراب کی بو پارہا ہوں جبکہ اس آدمی کا خیال ہے کہ اس
نے طلا پیا ہے، میں اس سے پوچھتا ہوں کہ اس نے کیا پیا
ہے، اگر وہ نشہ آور ہوئی تو میں اسے کوڑے لگاؤں گا۔ تو
عمر رضی اللہ عنہ نے اسے شراب پینے کے پورے کوڑے لگائے۔

سائب بن یزید سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن
خطاب رضی اللہ عنہ نکلے اور نماز جنازہ پڑھائی، سائب نے انہی سے
سنا کہ آپ صفر فرما رہے تھے: میں نے عبید اللہ اور ان کے
ساتھیوں سے شراب کی بو محسوس کی ہے اور میں ان سے
اس چیز کے بابت پوچھنے والا ہوں جو انہوں نے پی ہے؟ اگر
وہ نشہ آور ہوئی تو میں انہیں حد لگاؤں گا۔

زہری سائب بن یزید سے بیان کرتے ہیں کہ ان کے
پاس اس وقت موجود تھے جب وہ لوگوں کو کوڑے
لگا رہے تھے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء سے کہا:
کیا آپ شراب کی بو کی وجہ سے بھی کوڑے لگائیں گے؟

باب الجلد بسوط له طرفان

۱۵۶۲- (۱۴۱): حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ
عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ
عَلِيٍّ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَلَدَ
الْوَلِيدَ بِسَوْطٍ لَهُ طَرَفَانِ.

باب الحد في ریح الشراب المسكر

۱۵۶۳- (۱۴۰۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ:
إِنِّي وَجَدْتُ مِنْ فُلَانٍ رِيحَ شَرَابٍ فَرَعَمَ أَنَّهُ
شَرِبَ الْبُلَاءَ وَأَنَا سَأَلْتُ عَمَّا شَرِبَ فَإِنْ كَانَ
يُسْكِرُ جَلَدْتُهُ. فَجَلَدَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْحَدَّ تَامًا.

۱۵۶۴- (۱۴۰۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ
الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ فَصَلَّى عَلَى جَنَازَةِ
فَسَمِعَهُ السَّائِبُ يَقُولُ: إِنِّي وَجَدْتُ مِنْ عُبَيْدِ
اللَّهِ وَأَصْحَابِهِ رِيحَ شَرَابٍ وَأَنَا سَأَلْتُ عَمَّا
شَرِبُوا فَإِنْ كَانَ مُسْكِرًا حَدَدْتُهُمْ.

قَالَ سُفْيَانُ فَأَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ
السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ أَنَّهُ حَضَرَهُ يَحْدُهُمْ.

۱۵۶۵- (۱۴۰۴): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ
ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَتَجَلِدُ فِي رِيحِ

[۱۵۶۲] السنن الكبرى للبيهقي: ۳۲۱/۸

[۱۵۶۳] الموطأ لإمام مالك: ۸۴۲/۲

[۱۵۶۴] أيضاً

[۱۵۶۵] المصنف لعبد الرزاق: ۲۳۰/۹

توانہوں فرمایا: تو اس شراب کی بھی ہو سکتی ہے جس میں کوئی بھی قباحت نہ ہو، جب تمام لوگ ایک ہی شراب نوش کریں اور ان میں سے ایک کو بھی نشہ ہو جائے تو تمام کو ہی مکمل کوڑے لگائے جائیں گے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عطاء کا قول بھی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے قول کی طرح ہی ہے ان میں کوئی مخالفت نہیں۔ جعفر بن محمد اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ولید کو دو طرفی کوڑے کے ساتھ حد لگائی۔

الشَّرَابِ؟ فَقَالَ عَطَاءٌ: إِنَّ الرِّيحَ لَتَكُونُ مِنَ الشَّرَابِ الَّذِي لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ فَإِذَا اجْتَمَعُوا جَمِيعًا عَلَى شَرَابٍ وَاحِدٍ فَسَكَرَ أَحَدُهُمْ جُلِدُوا جَمِيعًا الْحَدَّ تَامًا.

قَالَ الشَّافِعِيُّ وَقَوْلُ عَطَاءٍ مِثْلُ قَوْلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ لَا يُخَالِفُهُ.

۱۵۶۶- (۱۶۰۹): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَا أُوتَى بِرَجُلٍ شَرِبَ خَمْرًا وَلَا نَبِيذًا مُسْكِرًا إِلَّا جَلَدْتُهُ الْحَدَّ.

زنا کی حد کا بیان

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے (زانی کی سزا) اخذ کر لو، مجھ سے اخذ کر لو، اللہ نے ان کے لئے راہ نکالی ہے۔ جب کنوارہ مرد کنواری عورت سے زنا کرے تو سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ہے اور جب شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت سے زنا کرے تو انہیں سو کوڑے لگائے جائیں اور انہیں رجم کیا جائے۔

مجھے ثقہ راوی نے بیان کیا ہے کہ حسن اپنے اور عبادہ بن حطان کے درمیان رقاشی کا ادخال کرتے تھے، مجھے نہیں معلوم کہ عبدالوہاب نے ان کے درمیان یہ ادخال کیا ہے، پھر جب میں نے اسے بدلا تو وہ میری کتاب سے رہ گیا (مجھے یہ بھی نہیں معلوم) کہ وہ اصل تھا یا نہیں، کیونکہ جس وقت میں نے یہ کتاب لکھی، اس وقت اصل

باب حد الزنا

۱۵۶۷- (۸۱۷): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُبَادَةَ يَعْنِي ابْنَ الصَّامِتِ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: خُذُوا عَنِّي، خُذُوا عَنِّي، قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا، الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدٌ مِئَةٌ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ، وَالثَّيْبُ بِالثَّيْبِ جَلْدٌ مِئَةٌ وَالرَّجْمُ.

۱۵۶۸- (۸۱۷): وَقَدْ حَدَّثَنِي الثَّقَفَةُ، أَنَّ الْحَسَنَ كَانَ يُدْخِلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عُبَادَةَ حِطَّانَ الرَّقَاشِيَّ، فَلَا أُدْرِي أَدْخَلَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ بَيْنَهُمَا، فَتَرَكَ مِنْ كِتَابِي حِينَ حَوَّلْتُ وَهُوَ فِي الْأَصْلِ أَوْ لَا، وَالْأَصْلُ يَوْمَ كَتَبْتُ هَذَا الْكِتَابَ غَائِبٌ عَنِّي.

میرے پاس موجود نہ تھا۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: رجم کی سزا کتاب اللہ کا حکم ہے اور یہ ہر اس پر لاگو ہوگی جو پاکباز (شادی شدہ) ہوتے ہوئے بھی زنا کا ارتکاب کرے اور اس پر دلیل قائم ہو جائے یا (عورت کو) حمل (ہو جائے) یا (ان میں سے کوئی) اعتراف کر لے۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت رجم کے بارے میں یہ کہہ کر ہلاکت مول لینے سے بچو کہ ہم کتاب اللہ میں دو حدیں نہیں پاتے، یقیناً نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا ہے تو ہم بھی رجم کریں گے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ عمر نے کتاب اللہ میں اضافہ کر دیا ہے تو میں اس میں یہ لکھ دیتا کہ: الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَبَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ ”جب عمر رسیدہ شخص اور عمر رسیدہ عورت (یعنی شادی شدہ) زنا کریں تو انہیں لازمی طور پر رجم ہی کیا جائے“ کیوں کہ ہم نے یہ آیت پڑھی ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) اپنے بیٹے کا ذکر کیا کہ اس نے ایک آدمی کی بیوی سے زنا کر لیا ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم دونوں کے درمیان ضرور بہ ضرور کتاب اللہ (کے حکم) کے مطابق فیصلہ کروں گا،

۱۵۶۹- (۸۱۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه يَقُولُ: الرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَا إِذَا أَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبْلُ أَوْ الْإِعْتِرَافُ.

۱۵۷۰- (۸۱۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ، يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه: إِيَّاكُمْ أَنْ تَهْلِكُوا عَنْ آيَةِ الرَّجْمِ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ: لَا نَجِدُ حَدِيثًا فِي كِتَابِ اللَّهِ، فَقَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَرَجَمْنَا، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَكَتَبْتَهُمَا: الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَبَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ، فَإِنَا قَدْ قَرَأْنَاهَا.

۱۵۷۱- (۸۱۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ زَادِ سُفْيَانَ، وَشَيْبَلٍ، أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ أَنَّ ابْنَهُ زَنَى بِامْرَأَةٍ رَجُلِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا قُضِيَنَّ

[۱۵۶۹] الموطأ لإمام مالك: ۲/۸۲۳، صحيح البخاري، كتاب الحدود، باب الاعتراف بالزنا، ج: ۶، ۶۸۲۹، صحيح مسلم، كتاب الحدود،

باب رجم الثيب في الزنى، ح: ۱۶۹۱

[۱۵۷۰] الموطأ لإمام مالك: ۲/۸۲۴، سنن الترمذی، ابواب الحدود، باب ما جاء في تحقيق الرجم، ح: ۱۴۳۱، المسند لإمام أحمد بن

حنبل: ۱/۳۶۲

[۱۵۷۱] سبق تحريجه

چنانچہ آپ ﷺ نے اس کے بیٹے کو سو کوڑے لگائے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کر دیا اور آپ ﷺ نے انیس اسلمی بنی النبیؐ کو حکم فرمایا کہ وہ دوسری (یعنی مجرمہ) عورت کے پاس جائے (اور اس سے پوچھے) پھر اگر وہ اعتراف کر لے تو اسے رجم کر دے۔ سو اس عورت نے اعتراف کر لیا تو انہوں نے اسے رجم کر دیا۔

سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی نبی ﷺ کے پاس اپنا ایک جھگڑا لے کر آئے، ایک کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمادیں۔ دوسرا جو زیادہ سمجھدار تھا، اس نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق ہی فیصلہ فرمائیے اور مجھے اجازت دیجیے کہ میں بات کی ابتداء کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بات کرو، اس نے کہا: میرا بیٹا اس کے ہاں مزدور تھا اور اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کر لیا، مجھے بتلایا گیا کہ میرے بیٹے پر رجم کی سزا لگوتی ہے، میں نے اس کی طرف سے سو بکریاں اور ایک لونڈی بطور فدیہ دے دی۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتلایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کے لیے جلا وطنی ہے، اور اس کی عورت پر رجم کی حد ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق ہی فیصلہ کروں گا، بکریاں اور لونڈی تجھے واپس ملیں گی اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے اور جلا وطنی کی سزا ہوگی۔ اور آپ ﷺ نے انیس اسلمی سے فرمایا کہ وہ اس عورت کے پاس جائے، اگر وہ اقرار جرم

بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ))، فَجَلَدَ ابْنَهُ مِئَةً وَغَرَبَهُ عَامًا، وَأَمَرَ اُنَيْسًا الْاَسْلَمِيَّ اَنْ يَّعْدُوَ عَلٰى اَمْرَاةِ الْاٰخَرِ فَاِنْ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمَهَا، فَاَعْتَرَفَتْ فَارْجَمَهَا.

۱۵۷۲ - (۱۳۰۱): اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عْتَبَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ، اَنْهُمَا اَخْبَرَاهُ، اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَقَالَ الْاٰخَرُ وَهُوَ اَفْقَهُهُمَا: اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَاَنْذَنْ لِي فِي اَنْ اَتَكَلَّمَ، قَالَ: ((تَكَلَّمْ))،

قَالَ: اِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هَذَا فَرَزَنِي بِاَمْرَاتِهِ، فَاُخْبِرْتُ اَنَّ عَلٰى ابْنِي الرَّجْمَ، فَاَفْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي، ثُمَّ اِنِّي سَأَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاُخْبِرُونِي اَنْ عَلٰى ابْنِي جَلْدَ مِئَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ، وَاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلٰى اَمْرَاتِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا اُقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، اَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرُدُّ اِلَيْكَ)) وَجَلَدَ ابْنَهُ مِئَةً وَغَرَبَهُ عَامًا، وَأَمَرَ اُنَيْسًا الْاَسْلَمِيَّ اَنْ يَّاتِيَ اَمْرَاةَ الْاٰخَرِ فَاِنْ

[۱۵۷۲] الموطأ لإمام مالك: ۸۲۲/۲، صحيح البخاري، كتاب الأيمان والنذور، باب كيف كان يعين النبي صلى الله عليه وسلم،

ح: ۶۶۳۳، صحيح مسلم، كتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنا، ج: ۱، ص: ۱۰۷.

اعْتَرَفَتْ فَارْجُمَهَا، فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا. کر لے تو اسے رجم کر دے۔ چنانچہ اس نے اعتراف کر لیا تو انہوں نے اسے رجم کر دیا۔

۱۵۷۳- (۱۲.۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَجَمَ يَهُودِيَيْنِ زَنِيَا. سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یہودیوں کو رجم کیا تھا، جو زنا کے مرتکب ہوئے تھے۔

۱۵۷۴- (۷۵۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجَمَ يَهُودِيَيْنِ زَنِيَا. سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو زانی یہودیوں کو رجم کیا۔

۱۵۷۵- (۱۷.۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي أَمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، أَنَّ رَجُلًا، قَالَ أَحَدُهُمَا: أَحَبَّنِ، وَقَالَ الْآخَرُ: مُقْعَدًا، كَانَ عِنْدَ جَدَارِ سَعْدٍ فَأَصَابَ امْرَأَةً حَبَلٌ فَرُمِيَتْ بِهِ، فَسُئِلَ فَاعْتَرَفَ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِهِ قَالَ أَحَدُهُمَا: فَجَلِدْ بِأَثْكَالِ النَّخْلِ، وَقَالَ الْآخَرُ: بِأَثْكَوْلِ النَّخْلِ. ابوامامہ بن سہل بن حنیف بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص، ان میں سے ایک راوی کہتا ہے کہ پھولے ہوئے پیٹ والا تھا اور دوسرا راوی کہتا ہے کہ وہ اپانج تھا کہ وہ سعد کی دیوار کے نیچے تھا، اس نے ایک حاملہ عورت سے مجامعت کر لی اور اس پر اس عورت کے ساتھ بد فعلی کا الزام لگایا گیا، پھر اس سے اس بارے پوچھ گچھ ہوئی تو اس نے اعتراف کر لیا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا اور اس کے کھجور کی چھڑی کے ساتھ حد لگائی گئی۔

۱۵۷۶- (۱۵۸۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: الرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: کتاب اللہ میں مذکور رجم کی سزا پر اس مرد و عورت پر لاگو ہوگی جو شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرے اور اس کے خلاف دلیل موجود ہو، یا عورت کو حمل ٹھہر جائے یا وہ خود اعتراف کر لیں۔

[۱۵۷۳] الموطأ لإمام مالك: ۸۱۹/۲، صحيح البخاری، كتاب الحدود، باب أحكام أهل الذمة واحسانهم، ح: ۶۸۴۱، صحيح مسلم، كتاب الحدود، باب رجم اليهود أهل الذمة في الزنا، ح: ۱۶۹۹ [۱۵۷۴] أيضاً

[۱۵۷۵] سنن أبي داود، كتاب الحدود، باب في اقامة الحد على المريض، ح: ۴۴۷۲، السنن الكبرى للنسائي: ۳۱۱/۴، سنن ترمذی، ح: ۹۹/۳

[۱۵۷۶] الموطأ لإمام مالك: ۸۲۳/۲، صحيح البخاری، كتاب الحدود، باب الاعتراف بالزنى، ح: ۶۸۲۹، صحيح مسلم، كتاب الحدود، باب النيب في الزنى، ح: ۱۶۹۱

زَنَا إِذَا أَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا
قَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيْتَةُ أَوْ كَانَ الْحَبْلُ أَوْ
الْإِعْتِرَافُ.

۱۵۷۷- (۱۵۸۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى
بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي
وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ
رَجُلٌ وَهُوَ بِالشَّامِ فَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ
أَمْرَأَتِهِ رَجُلًا فَبَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَبَا وَاقِدِ اللَّيْثِيَّ إِلَى أَمْرَأَتِهِ يَسْأَلُهَا عَنْ ذَلِكَ
فَأَتَاهَا وَعِنْدَهَا نِسْوَةٌ حَوْلَهَا فَذَكَرَ لَهَا الَّذِي
قَالَ زَوْجُهَا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَخْبَرَهَا
أَنَّهَا لَا تُؤْخَذُ بِقَوْلِهِ وَجَعَلَ يُلْقِنُهَا أَشْبَاهَ
ذَلِكَ لِتَنْزِعَ فَأَبَتْ أَنْ تَنْزِعَ وَثَبَّتَ عَلَى
الْإِعْتِرَافِ فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ابو واقد لیشی روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن
خطاب رضی اللہ عنہ شام میں تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور
اس نے آپ سے ذکر کیا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ
کسی غیر مرد کو دیکھا ہے، تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے
ابو واقد لیشی کو اس عورت سے اس بابت پوچھنے اس کے پاس
بھیجا، جب وہ اس کے پاس آئے تو اس عورت کے
ارد گرد کچھ اور عورتیں بھی بیٹھی تھیں، ابو واقد نے اس
عورت سے وہ بات بیان کی جو اس کے خاوند نے عمر بن
خطاب رضی اللہ عنہ سے کہی تھی اور اسے یہ بھی بتلایا کہ صرف
اس کے خاوند کے کہنے پر اس کا مواخذہ نہیں کیا جائے گا،
وہ اس عورت کو اسی طرح کی تلقین کرتے رہے تاکہ وہ
اقرار سے باز ہے، لیکن اس نے باز رہنے سے انکار کر دیا اور
اقرار جرم پر ہی قائم رہی۔ چنانچہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس
کے بارے میں حکم صادر فرمایا تو اسے رجم کر دیا گیا۔

ابویزید سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت
سے شادی کی اور اس عورت کی کسی اور آدمی سے ایک
بیٹی تھی، اور اس آدمی کا بھی کسی اور عورت سے ایک بیٹا
تھا، اس لڑکے نے اس لڑکی سے زنا کر لیا جس سے وہ حاملہ
ہو گئی، جب عمر رضی اللہ عنہ مکہ تشریف لائے تو آپ کے سامنے یہ
معاملہ پیش کیا گیا، آپ نے ان دونوں سے پوچھا تو انہوں
نے اعتراف کر لیا تو آپ نے ان دونوں کو کوڑے لگائے
اور آپ نے یہ خواہش کی کہ دونوں کو اکٹھا (یعنی ان

۱۵۷۸- (۱۶۳۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي
عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا
تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَهَا ابْنَةٌ مِنْ غَيْرِهِ وَلَهُ ابْنٌ مِنْ
غَيْرِهَا فَفَجَرَ الْغُلَامُ بِالْجَارِيَةِ فَظَهَرَ بِهَا حَبْلٌ
فَلَمَّا قَدِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَكَّةَ رُفِعَ ذَلِكَ إِلَيْهِ
فَسَأَلَهُمَا فَاعْتَرَفَا فَجَلَدَهُمَا عُمَرُ الْحَدَّ
وَحَرَّصَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا فَأَبَى الْغُلَامُ.

کا آپس میں نکاح) کر دیا جائے تو لڑکے نے انکار کر دیا۔

لوٹڈی کے زنا کرنے پر اسے حد میں کوڑے لگانا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی لوٹڈی زنا کرے اور اس کا زنا ظاہر ہو جائے تو وہ اس پر حد نافذ کرے اور اسے اس گناہ پر عار نہ دلائے، پھر اگر وہ دوبارہ زنا کرے اور اس کے زنا کا پتہ چل جائے تو اس پر حد نافذ کرے۔ لیکن اسے اس پر ملامت نہ کرے۔ پھر اگر وہ سہ بارہ زنا کا ارتکاب کرے اور اس کا زنا ظاہر ہو جائے تو اسے بیچ دے، خواہ بال کے برابر (ہی قیمت ملے) آپ ﷺ کی (بال سے) مراد رسی تھی۔

حسن بن محمد بن علی بیان کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ نے اپنی لوٹڈی کو حد لگائی، جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا۔

حد صرف اسے لگائی جائے گی جسے اس گناہ کا علم ہو گا صحیحی بن حاطب بیان کرتے ہیں کہ حاطب فوت ہو گئے تو انہوں نے اپنے غلاموں میں سے نماز و روزہ کی ادائیگی کرنے والوں کو آزاد کر دیا، ان کی نوبیہ لوٹڈی تھی، جو نماز بھی پڑھتی اور روزہ بھی رکھتی تھی اور وہ عجمی عورت تھی، اس کے لیے اس کا حمل آڑ بن گیا، حالانکہ وہ شادی شدہ تھی۔ چنانچہ وہ (یعنی حاطب) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور انہیں یہ معاملہ بیان کیا۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو ایسا آدمی ہے جو اچھی خبر لے کر نہیں آتا، اس خبر نے آپ کو پریشان کر دیا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کی طرف

باب جلد الامة الحد اذا زنت

۱۵۷۹- (۱۸۱۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا زَنَّتْ أُمَّةٌ أَحَدَكُمْ فَتَبَيَّنَ زَنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثْرَبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ إِنْ عَادَتْ فَزَنَّتْ فَتَبَيَّنَ زَنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثْرَبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ إِنْ عَادَتْ فَزَنَّتْ فَتَبَيَّنَ زَنَاهَا فَلْيَعْبَعْهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ مِنْ شَعْرِهَا) يَعْنِي الْحَبْلَ.

۱۵۸۰- (۱۷۰۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدَّتْ جَارِيَةَ لَهَا زَنْتًا.

باب منه: ليس الحد الا على من علمه

۱۵۸۱- (۸۲۳): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ حَاطِبٍ حَدَّثَهُ قَالَ: تَوَقَّى حَاطِبٌ فَأَعْتَقَ مَنْ صَلَّى مِنْ رَقِيقِهِ وَصَامَ وَكَانَتْ لَهُ أُمَّةٌ نُوبِيَّةٌ قَدْ صَلَّتْ وَصَامَتْ وَهِيَ أَعْجَمِيَّةٌ لَمْ تَفْقَهُ فَلَمْ تَرَعُهُ إِلَّا بِحَبْلِهَا وَكَانَتْ ثَيِّبًا فَذَهَبَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَحَدَّثَهُ فَقَالَ: لَأَنْتَ الرَّجُلُ لَا تَأْتِي بِخَيْرٍ فَأَفْرَعُهُ ذَلِكَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَحْبَلْتِ؟

[۱۵۷۹] المسند للحميدي: ۲/۳۵۵، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۲/۴۶۳، صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب بيع العبد الرائي،

ح: ۲۱۵۳، صحيح مسلم، كتاب الحدود، باب رجم اليهود أهل الذمة في الزنى، ح: ۱۷۰۳

[۱۵۸۰] المصنف لعبد الرزاق: ۷/۳۹۴، المصنف لابن أبي شيبة: ۹/۵۱۴

[۱۵۸۱] المصنف لعبد الرزاق: ۷/۴۰۳

(پیغام) بھیجا، (جب وہ آگئی) تو آپ نے پوچھا: کیا تو حاملہ ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، دودرہم کے بدلے مرعوش نامی شخص سے (میں نے زنا کیا ہے) وہ اسے بہت ہی معمولی معاملہ سمجھ رہی تھی اور اس نے اسے بالکل نہیں چھپایا۔ راوی کہتے ہیں کہ اتفاقاً وہاں سیدنا علی، عثمان اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم آگئے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے مشورہ دو، راوی کہتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے، وہ لیٹ گئے، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس پر حدِ رجم لاگو ہوگی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عثمان! آپ بھی مجھے کچھ بتلائیے، تو عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کے دو بھائیوں نے آپ کو اشارہ کر تو دیا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن آپ بھی کچھ اشارہ کیجیے، تو انہوں نے فرمایا: میری رائے یہ ہے کہ یہ جو اس کام کو معمولی سمجھ رہی ہے، اس کا مطلب ہے کہ اسے (اس گناہ کا) علم نہیں تھا اور حد صرف اس پر لاگو ہوتی ہے جسے اس کا علم ہو۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے سچ کہا ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! حد اسی پر لاگو ہوتی ہے جسے اس کا علم ہو، چنانچہ آپ نے اسے سو کوڑے لگائے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کر دیا۔

چوری کی حد اور وہ قیمت ما فیہ القطع سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاتھ کاٹنے کا حکم چوتھائی دینار اور اس سے زیادہ (کی چوری) میں ہے۔

فَقَالَتْ: نَعَمْ مِنْ مَرَعُوشٍ بِدِرْهَمَيْنِ فِإِذَا هِيَ تَسْتَهْلُ بِذَلِكَ لَا تَكْتُمُهُ قَالَ وَصَادَفَ عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَقَالَ: أَشِيرُوا عَلَيَّ وَكَانَ عُثْمَانُ جَالِسًا فَاضْطَجَعَ فَقَالَ عَلِيٌّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ: قَدْ وَقَعَ عَلَيْهَا الْحَدُّ. فَقَالَ: أَشِيرْ عَلَيَّ يَا عُثْمَانُ. فَقَالَ: قَدْ أَشَارَ عَلَيْكَ أَخَوَاكَ. قَالَ: أَشِيرْ عَلَيَّ أَنْتَ. قَالَ: أُرَاهَا تَسْتَهْلُ بِهِ كَأَنَّهَا لَا تَعْلَمُهُ وَلَيْسَ الْحَدُّ إِلَّا عَلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ. فَقَالَ: صَدَقْتَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا الْحَدُّ إِلَّا عَلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ فَجَلَدَهَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِائَةً وَغَرَبَهَا عَامًا.

باب حد السرقة وقيمة ما فيه القطع

۱۵۸۲- (۱۵۷۴): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْقَطْعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا)).

[۱۵۸۲] صحیح البخاری، کتاب الحدود، باب قول الله تعالى (والسارق والسارقة فاقطعوا أيديهما)، ح: ۶۷۸۹، صحیح مسلم، کتاب

الحدود، باب حد السرقة ونصابها، ح: ۱۶۸۴.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ڈھال (چرانے کی حد) میں ایک چور کا ہاتھ کاٹا تھا، اس ڈھال کی قیمت تین درہم تھی۔

عمرہ بنت عبد الرحمن روایت کرتی ہیں کہ عبد عثمانی میں ایک چور نے اترجہ (یہ لیموں جیسا پھل ہوتا ہے) چرایا، تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی قیمت معلوم کرنے) کا حکم فرمایا، تو اس کی قیمت ایسے تین درہم بتلائی گئی جو ایک دینار کے مبادلہ میں بارہ آتے ہیں، تو آپ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اترجہ وہ ہے جسے لوگ کھاتے ہیں۔

حمید طویل بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے قتادہ کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہاتھ کانٹنے کے بارے میں سوال کرتے سنا، تو انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا، انہوں نے ایک چور کا ایسی چیز (کی چوری) میں ہاتھ کاٹا کہ جو مجھے تین درہم میں بھی ملتی تو مجھے اچھی نہ لگتی۔

محمد سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاتھ کانٹنے کا حکم چوتھائی دینار اور اس سے زیادہ (قیمت کی چوری) میں لاگو ہو گا۔

عمرہ بنت عبد الرحمن بیان کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مکہ کی طرف روانہ ہوئیں اور ان کے ساتھ دولونڈیاں اور عبد اللہ بن ابی بکر کے بیٹے کا ایک غلام تھا، تو عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۸۳- (۱۵۷۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَطَعَ سَارِقًا فِي مَجَنِّ قِيمَتِهِ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمٍ.

۱۵۸۴- (۱۵۷۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ سَارِقًا سَرَقَ أُتْرُجَةً فِي عَهْدِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَمَرَ بِهَا عُثْمَانُ فَقَوِّمَتْ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمٍ مِنْ صَرْفِ اثْنَيْ عَشَرَ دِرْهَمًا بِدِينَارٍ فَقَطَعَ يَدَهُ.

قَالَ مَالِكٌ: وَهِيَ الْأُتْرُجَةُ الَّتِي يَأْكُلُهَا النَّاسُ.

۱۵۸۵- (۱۵۷۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ أَنَّهُ سَمِعَ قَتَادَةَ يَسْأَلُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقَطْعِ فَقَالَ أَنَسٌ: حَضَرْتُ أَبَا بَكْرٍ الصَّدِيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَطَعَ سَارِقًا فِي شَاءٍ مَا يَسْرُرُنِي إِنَّهُ لِي بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمٍ.

۱۵۸۶- (۱۵۷۸): أَخْبَرَنَا غَيْرٌ وَاحِدٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: الْقَطْعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا.

۱۵۸۷- (۱۵۸۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِلَى مَكَّةَ

[۱۵۸۳] الموطأ لإمام مالك: ۸۳۱/۲، صحيح البخاري، كتاب الحدود، باب قول الله تعالى (والسارق والسارقة فاقطعوا أيديهما)،

ح: ۶۸۹۵، صحيح مسلم، كتاب الحدود، باب حد السرقة ونصابها، ح: ۱۶۸۶

[۱۵۸۴] الموطأ لإمام مالك: ۸۳۲/۲، المصنف لعبد الرزاق: ۲۳۷/۱۰

[۱۵۸۵] المصنف لعبد الرزاق: ۲۳۶/۱۰، المصنف لابن أبي شيبة: ۴۷۰/۹

[۱۵۸۶] السنن الكبرى للبيهقي: ۲۶۰/۸

[۱۵۸۷] الموطأ لإمام مالك: ۸۳۲/۲

نے ان لونڈیوں کے ہاتھ ایک منقش چادر بھیجی جس پر کپڑے کے سبز ٹکڑوں کو سلائی کیا گیا تھا (یعنی وہ چادر ان میں بھپائی ہوئی تھی)، راویہ کہتی ہیں کہ غلام نے وہ چادر پکڑی، اسے ادھیڑ کر وہ چادر نکال لی اور اس کی جگہ اُون کا کپڑا اور بال دار چزار کھ دیا اور اس پر (اسی طرح) سلائی کر دی۔ پھر جب وہ لونڈیاں مدینہ آئیں اور انہوں نے وہ کپڑا اس کے مالک کے حوالے کیا، تو جب انہوں نے اسے ادھیڑا اور اس میں اون کی چادر پائی اور (اپنی مطلوبہ) چادر اس میں نہ پائی تو انہوں نے ان لونڈیوں سے اس بارے میں پوچھ گچھ کی اور ان لونڈیوں نے اس واقعے کی اطلاع عائشہ رضی اللہ عنہا کو دی، تو انہوں نے اس (غلام) کا ہاتھ کاٹ دیا اور فرمایا: چوتھائی دینار اور اس سے زیادہ (قیمت کی چوری) میں ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

قاسم بیان کرتے ہیں کہ ایک یمنی شخص جس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کٹا ہوا تھا، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے آپ کو شکایت کی کہ یمن کے گورنر نے اس پر ظلم کیا ہے اور وہ شخص تہجد گزار تھا، تو ابو بکر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: تیرے باپ کی قسم! تمہاری رات کسی چور کی رات جیسی نہیں ہوتی ہو گی، اتفاقاً ابو بکر رضی اللہ عنہ کی زوجہ اسماء بنت عمیس کے زیورات گم ہو گئے، تو وہ شخص بھی لوگوں کے ساتھ مل کر ڈھونڈنے لگا اور (ساتھ ساتھ) کہتا: اے اللہ! اس کا مواخذہ تیرے ہی ذمے ہے جس نے اس نیک گھروالوں کے ساتھ بُرا کیا ہے۔ پھر لوگوں نے وہ زیورات ایک سُنار کے پاس دیکھے تو اسی یمنی شخص کو اس کے پاس لایا گیا تو اس نے اعتراف کر لیا یا اس کے خلاف گواہی ثابت ہو گئی تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے

وَمَعَهَا مَوْلَاتَانِ وَمَعَهَا غُلَامٌ لِّبْنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَبَعَثَ مَعَ الْمَوْلَاتَيْنِ بَيْرِدَ مَرَّاجِلٍ قَدْ خِيَطَ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ خَضْرَاءُ قَالَتْ فَأَخَذَ الْغُلَامُ الْبُرْدَ فَفَتَقَ عَنْهُ وَاسْتَخْرَجَهُ وَجَعَلَ مَكَانَهُ لُبْدًا أَوْ فَرُورَةً وَخَاطَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَدِمَتَا الْمَوْلَاتَانِ الْمَدِينَةَ دَفَعَتَا ذَلِكَ إِلَى أَهْلِهِ فَلَمَّا فَتَقُوا عَنْهُ وَجَدُوا فِيهِ اللَّبْدَ وَلَمْ يَجِدُوا الْبُرْدَ فَكَلَّمُوا الْمَوْلَاتَيْنِ فَكَلَّمَتَا عَائِشَةَ أَوْ كَتَبْنَا إِلَيْهَا وَاتَّهَمَتَا الْعَبْدَ فَسُئِلَ الْعَبْدُ عَنْ ذَلِكَ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَتْ بِهِ عَائِشَةُ فَقُطِعَتْ يَدُهُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: الْقَطْعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا.

۱۵۸۸- (۱۵۸۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ أَقْطَعَ الْيَدَ وَالرَّجْلَ قَدِمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَشَكَا إِلَيْهِ أَنَّ عَامِلَ الْيَمَنِ ظَلَمَهُ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَيَقُولُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَبِيكَ مَا لَيْلِكَ بَلِيلٍ سَارِقٍ ثُمَّ إِنَّهُمْ افْتَقَدُوا حُلِيًّا لِأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَمْرًا أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَطُوفُ مَعَهُمْ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِمَنْ بَيْتَ أَهْلَ هَذَا الْبَيْتِ الصَّالِحِ فَوَجَدُوا الْحُلِيَّ عِنْدَ صَائِغٍ وَأَنَّ الْأَقْطَعَ جَاءَ بِهِ فَاعْتَرَفَ الْأَقْطَعَ أَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ فَأَمَرَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُطِعَتْ يَدُهُ الْيُسْرَى وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهِ

اس کے بارے میں حکم جاری فرمایا۔ تو اس کا بایاں ہاتھ بھی کاٹ دیا گیا، اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اس کا اپنے آپ کے خلاف بددعا کرنا میری نظر میں اس کی چوری سے زیادہ سخت ہے۔

جب حد کا کیس امام (قاضی یا حاکم) کے پاس پہنچ جائے تو پھر معافی نہیں ہو سکتی

باب إذا وصل الحد إلى الامام لم يبق فيه عفو

صفوان بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ صفوان بن امیہ سے کہا گیا کہ جس نے ہجرت نہیں کی وہ ہلاک ہو گیا۔ پھر صفوان جب (ہجرت کر کے) مدینہ آئے تو وہ اپنی چادر کو تکیہ بنا کر مسجد میں سوئے ہوئے تھے کہ ایک چور آیا اور اس نے آپ کے سر کے نیچے سے چادر نکال لی، صفوان نے (اسے) پکڑ لیا اور اسے نبی ﷺ کے پاس لے آئے، تو آپ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم جاری فرمایا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ صفوان بولے: میں ایسا نہیں چاہتا، وہ (چادر) اس پر صدقہ ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو تم نے اسے میرے پاس لانے سے پہلے (یہ صدقہ) کیوں نہ کر دیا؟

اختلاف رواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

۱۵۸۹- (۱۵۸۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ، قِيلَ لَهُ: مَنْ لَمْ يُهَاجِرْ هَلْكَ، فَقَدِمَ صَفْوَانُ الْمَدِينَةَ، فَتَمَّ فِي الْمَسْجِدِ مُتَوَسِّدًا رِدَاءَهُ، فَجَاءَ سَارِقٌ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ، فَأَخَذَ صَفْوَانُ السَّارِقَ فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَقْطَعُ يَدَهُ، فَقَالَ صَفْوَانُ: إِنِّي لَمْ أُرِدْ هَذَا، هُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَهَلَّا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ)).

۱۵۹۰- (۱۵۸۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَ حَدِيثِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

ہاتھ کاٹنے اور عاقلہ کی چٹی کو دو گنا

کرنے کا بیان

یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب روایت کرتے ہیں کہ

باب منه: في القطع ومضاعفة

غرم العاقلة

۱۵۹۱- (۱۱۲۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ

[۱۵۸۹] الموطأ لإمام مالك: ۲/۸۳۴، سنن أبي داود، كتاب الحدود، باب من سرق من حرز، ح: ۴۳۹۴، سنن النسائي، كتاب قطع السارق، الرجل يتجاوز للسارق عن سرقته، ح: ۴۸۸۳، المستدرک للحاکم: ۴/۳۸۰

[۱۵۹۰] أيضاً

[۱۵۹۱] الموطأ لإمام مالك: ۲/۷۴۸

سیدنا حاطب رضی اللہ عنہ کے غلاموں نے مزینہ قبیلے کے ایک آدمی کی اونٹنی چرائی اور اسے ذبح کر ڈالا، اس معاملے کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف لے جایا گیا۔ آپ نے کثیر بن صلت کو حکم دیا کہ ان کے ہاتھ کاٹ دیے جائیں۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ تم انہیں بھوکا مارتے ہو، اللہ کی قسم! میں تجھ پہ تاوان ڈالوں گا جو تیرے لیے قابل مشقت ہو گا۔ پھر انہوں نے مزنی سے پوچھا: تیرے اونٹ کی کیا قیمت ہے؟ اس نے کہا: چار سو درہم، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے آٹھ سو درہم ادا کرو۔

عُرْوَةَ، عَنِ أَبِيهِ، عَنِ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ: أَنَّ رَقِيقًا لِحَاطِبٍ سَرَقُوا نَاقَةَ لِرَجُلٍ مِنْ مَزِينَةَ، فَانْتَحَرَوْهَا، فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَأَمَرَ كَثِيرَ بْنَ الصَّلْتِ أَنْ يَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: إِنِّي أَرَاكَ تُجِيعُهُمْ، وَاللَّهِ لِأُغْرَمَنَّكَ غُرْمًا يَشُقُّ عَلَيْكَ، ثُمَّ قَالَ لِلْمَزْنِيِّ: كَمْ ثَمَنُ نَاقَتِكَ؟ قَالَ: أَرْبَعُمِائَةِ دِرْهَمٍ، فَقَالَ عُمَرُ: أَعْطِهِ ثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ.

انہی سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ایک بھگوڑے غلام نے چوری کر لی، تو سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹنے سے انکار کر دیا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں حکم فرمایا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

۱۵۹۲- (۱۱۶۹): وَبِهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدًا لَهُ سَرَقَ وَهُوَ أَبِي قَابِي سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْطَعُهُ فَأَمَرَ بِهِ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَطَعَتْ يَدُهُ.

غلام کا اپنے مالک کی چوری کرنے پر اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

باب ((لا يقطع العبد في

مال سيده))

سائب بن یزید روایت کرتے ہیں کہ عمرو بن حضری ایک غلام کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائے اور کہا: اس کا ہاتھ کاٹ دیجیے، اس نے چوری کی ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اس نے کیا چرایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اس نے میری بیوی کا آئینہ چرایا ہے، جس کی قیمت ساٹھ درہم ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، کیونکہ اس پر ہاتھ کاٹنے کا حکم لاگو نہیں ہوتا، تمہارا مال تمہارے ہی خادم نے تو چرایا ہے۔

۱۵۹۳- (۱۱۳۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْحَضْرَمِيِّ جَاءَ بِغُلَامٍ لَهُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ: أَقْطَعُ يَدَ هَذَا فَإِنَّهُ سَرَقَ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَاذَا سَرَقَ؟ قَالَ: سَرَقَ مِرَاةً لِامْرَأَتِي ثَمَنُهَا سِتُونَ دِرْهَمًا. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَرْسَلُهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعُ خَادِمِكَمْ سَرَقَ مَتَاعَكُمْ.

[۱۵۹۲] الموطأ لإمام مالك: ۲/۸۳۳، المصنف لعبد الرزاق: ۱۰/۲۴۰، المصنف لابن أبي شيبة: ۹/۴۸۳

[۱۵۹۳] الموطأ لإمام مالك: ۲/۸۳۹، سنن الدار قطنی: ۳/۱۸۸، المصنف لعبد الرزاق: ۱۰/۲۱۰

باب ما لا یقطع فیہ

۱۵۹۴- (۱۵۸۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: ((لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ، فَإِذَا آوَاهُ الْجَرِينُ فِيهِهِ الْقَطْعُ)).

اس کا بیان جس میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا
سیدنا عمرو بن شعیب، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لکھے ہوئے پھل (کو چرانے) میں ہاتھ کاٹنے کا حکم نہیں ہے، لیکن جب (اس کا مالک) اسے غلہ اکٹھا کرنے کی جگہ میں محفوظ کر لے تو اس میں (چوری پر) ہاتھ کاٹنے کا حکم لاگو ہوگا۔

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: پھل اور کھجور کے شگونے (کی چوری) میں ہاتھ کاٹنے کا حکم نہیں ہے۔

۱۵۹۵- (۱۵۷۹-۱۵۸۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرًا)).

أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِيهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

ایک اور سند سے بھی اسی کے مثل حدیث مروی ہے۔

باب فی أهل اللقاح وقطاع الطريق

والمحارب

۱۵۹۶- (۱۵۷۸): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ: لَا وَاللَّهِ، مَا سَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَيْنًا، وَلَا زَادَ أَهْلَ اللَّقَاحِ عَلَى قَطْعِ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلِهِمْ.

اونٹ بھگا کر لے جانے والوں، راہزنوں اور جنگجوؤں کا بیان

علی بن حسین بیان کرتے ہیں کہ نہیں، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے کسی کی آنکھ نہیں پھوڑی اور اونٹ بھگا کر لے جانے والوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹنے کے علاوہ ان سے اس سے زائد اور کچھ نہیں کیا۔

[۱۵۹۴] الموطأ لإمام مالك: ۲/۸۳۱، سنن أبي داود، كتاب الحدود، باب ما لا قطع فيه، ح: ۴۳۹۰، سنن النسائي، كتاب قطع السارق،

باب الثمر المعلق، ح: ۴۹۷۲، المستدرک للحاکم: ۴/۳۸۱

[۱۵۹۵] الموطأ لإمام مالك: ۲/۸۳۹، سنن أبي داود، كتاب الحدود، باب ما لا قطع فيه، ح: ۴۳۸۸، سنن الترمذی، أبواب الحدود، باب

ما جاء لا قطع في ثمر ولا كثر، ح: ۱۴۴۹، صحيح ابن حبان: ۱۰/۳۱۶

[۱۵۹۶] المسند الكبير للبيهقي: ۹/۷۰

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما راہزنوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب وہ قتل بھی کر دیں اور مال بھی ہتھیالیں تو انہیں یا تو قتل کر دیا جائے یا پھانسی دے دی جائے، جب وہ قتل کریں لیکن مال نہ ہتھیائیں تو انہیں سولی نہیں دی جائے گی بلکہ قتل ہی کیا جائے اور جب وہ مال ہتھیائیں اور قتل نہ کریں تو مخالف سمت سے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے جائیں، لیکن جب وہ صرف راہ گزروں کو خوفزدہ کریں اور مال نہ ہتھیائیں تو انہیں جلاوطن کر دیا جائے۔

عمر بن دینار فرماتے ہیں: قرآن میں مذکور تمام وہ احکام جو لفظ اذ کے ساتھ بیان ہوئے ہیں، ان میں آدمی کو اختیار دیا گیا ہے۔ ابن جریج فرماتے ہیں: لیکن اللہ تعالیٰ کے فرمان **إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ** میں اختیار نہیں دیا گیا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محاربہ کے مسئلہ میں جو ابن جریج نے کہا ہے، وہی میرا قول ہے۔

۱۵۹۷- (۱۵۸۶): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ صَالِحِ مَوْلَى التَّوَّامَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فِي قُطَاعِ الطَّرِيقِ: إِذَا قَتَلُوا وَأَخَذُوا الْمَالَ قَتَلُوا وَصَلَبُوا وَإِذَا قَتَلُوا وَلَمْ يَأْخُذُوا الْمَالَ قَتَلُوا وَلَمْ يُصَلَبُوا وَإِذَا أَخَذُوا الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلُوا قَطَعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ وَإِذَا أَخَافُوا السَّبِيلَ وَلَمْ يَأْخُذُوا مَالًا نَفَوْا مِنَ الْأَرْضِ.

۱۵۹۸- (۶۵۴): عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ فِي الْقُرْآنِ أَوْ لَهُ آيَةٌ شَاءَ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: إِلَّا قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: **﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾** فَلَيْسَ بِمُخَيَّرٍ فِيهَا.

قَالَ الشَّافِعِيُّ كَمَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَغَيْرُهُ فِي الْمُحَارِبِ وَغَيْرِهِ فِي هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ أَقُولُ.

کتاب القتل والقصاص والديات والقسامة قتل، قصاص، دیات اور قسامت کے مسائل

اس کا بیان جسے قتل کرنا حرام ہے

سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے بتلائیے کہ اگر میری مڈ بھیڑ ایک کافر سے ہو جاتی ہے اور وہ تلوار سے میرا ہاتھ کاٹ دیتا ہے، پھر وہ مجھ سے ایک درخت کے پیچھے پناہ لیتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اللہ کے لیے مسلمان ہوا، تو اے اللہ کے رسول! کیا اس کے یہ کہنے کے بعد میں اسے قتل کروں؟ (یعنی قبول اسلام کا اقرار کرنے کے بعد) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اسے قتل مت کر، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس نے میرا ہاتھ کاٹا ہے اور اس ہاتھ کاٹنے کے بعد وہ یہ کہہ رہا ہے، کیا میں اسے قتل نہ کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے قتل نہ کر، اور اگر تو نے اسے قتل کر دیا تو قتل سے قبل وہ تیرے مقام پہ ہے اور وہ کلمہ کہنے سے قبل جو اس نے کہا، تو اس کے مقام پہ ہے۔

عبید اللہ بن عدی بن خیار روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے آہستہ آواز میں بات کی، مجھے پتہ نہ چلا کہ اس نے آہستہ آواز میں کیا کہا ہے، حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے واضح کیا تو پتہ چلا کہ وہ تو کسی منافق کے قتل کی اجازت طلب کر رہا ہے۔ رسول

باب ما یحرم بہ القتل

۱۵۹۹- (۹۸۱): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ الْخِيَارِ، عَنِ الْمُقَدَّادِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلَنِي فَضْرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَدَمْنِي بِشَجْرَةٍ، فَقَالَ: أَسَلَّمْتُ لَكَ، أَفَأَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَقْتُلُهُ))، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُ قَطَعَ يَدِي ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ أَنْ قَطَعَهَا، أَفَأَقْتُلُهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَقْتُلُهُ، فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ، وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ)).

۱۶۰۰- (۱۵۳۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ الْخِيَارِ، أَنَّ رَجُلًا سَارَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ نَدْرِ مَا سَارَّهُ بِهِ حَتَّى جَهَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَإِذَا هُوَ يَسْتَأْمِرُ

[۱۵۹۹] صحيح البخاری، کتاب المغازی، ح: ۴۰۱۹، صحيح مسلم، کتاب الايمان، باب تحريم قتل الكافر بعد ان قال لا اله الا الله، ح: ۹۵

[۱۶۰۰] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۷۱، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۷۳/۳۹

اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا وہ لا الہ الا اللہ کی گواہی نہیں دیتا؟ اس نے کہا: ہاں، لیکن (یہ) اس کی کوئی (سچی) گواہی نہیں، آپ ﷺ نے پوچھا: کیا وہ نماز نہیں پڑھتا؟ کہا: ہاں، اور اس کی (یہ) کوئی (حقیقتاً) نماز نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کے قتل سے اللہ تعالیٰ نے مجھے منع کیا ہے۔

زہری بیان کرتے ہیں کہ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں عبد اللہ بن ابی کی نفاق والی تین مجلسوں میں حاضر ہوا ہوں۔

جو خود کو کسی چیز سے قتل کر لے تو اسے روزِ

قیامت اسی کے ساتھ عذاب دیا جائے گا

سیدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے آپ کو کسی چیز سے قتل کر لے، تو اسے روزِ قیامت اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔

ان امور کا بیان کہ جن سے قتل جائز ہو جاتا ہے

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان شخص کا قتل جائز نہیں ہے، سوائے تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت کے: ایمان قبول کرنے کے بعد کفر اختیار کر لینا، پاکدامنی (یعنی شادی

فِي قَتْلِ رَجُلٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْيَسَّ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟)) قَالَ: بَلَى ، وَلَا شَهَادَةَ لَهُ ، قَالَ: ((الْيَسَّ يُصَلِّي؟)) قَالَ: بَلَى ، وَلَا صَلَاةَ لَهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أُولَئِكَ الَّذِينَ نَهَانِي اللَّهُ عَنْ قَتْلِهِمْ)).

۱۶۰۱- (۱۵۳۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: شَهِدْتُ مِنْ نِفَاقِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَلَاثَ مَجَالِسٍ .

باب من قتل نفسه بشيء عذب به

يوم القيامة

۱۶۰۲- (۹۸۲): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ رَفِيَ الدُّنْيَا عَذَبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

باب ما يحل به القتل

۱۶۰۳- (۹۷۹): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي أَمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنيفٍ ، عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ قَتْلُ امْرِءٍ

[۱۶۰۱] مسند البزار: ۲۵/۷

[۱۶۰۲] المسند للحميدي: ۲/۳۷۵، صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب ما ينهى من السباب واللعن، ح: ۶۰۴۷، صحيح مسلم، كتاب

الایمان، باب غليظ تحريم قتل الانسان نفسه، ح: ۱۱۰

[۱۶۰۳] سنن أبي داود، كتاب الديات، باب الامام يامر بالعفو في الدم، ح: ۴۵۰۲، سنن الترمذي، أبواب الفتن، باب ما جاء لا يحل دم

امرء مسلم الا باحدی ثلاث، ح: ۲۱۵۸، سنن النسائي، كتاب تحريم الدم، باب ذكر ما يحل به دم مسلم، ح: ۴۰۱۹، مسنن ابن ماجه،

كتاب الحدود، باب لا يحل دم امرء مسلم الا في ثلاث، ح: ۲۵۳۳، صحيح البخاري، كتاب الديات، باب قوله تعالى، أن النفس بالنفس،

ح: ۶۸۷۸، صحيح مسلم، كتاب القسامة، باب ما يباح به دم المسلم، ح: ۱۶۷۶

شده ہونے) کے باوجود زنا کرنا یا بغیر کسی جان کے بدلے کے قتل کر دینا۔

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی آدمی کا خون قطعاً جائز نہیں ہے، ہاں اگر وہ (ان) تین (جرائم) میں سے کسی ایک کا مرتکب ہو تو پھر (اسے قتل کرنا جائز ہے): ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر ہو جائے، پاکیزہ کردار (یعنی شادی شدہ) ہوتے ہوئے بھی زنا کا ارتکاب کرے اور بغیر کسی بدلے کے کسی کو قتل کر دے۔

زید بن اسلم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنا دین تبدیل کیا اس کو قتل کر دو۔

مرتد سے طلبِ توبہ کا بیان

محمد بن عبد اللہ بن عبد القاری بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ابو موسیٰ کی طرف سے ایک آدمی آیا، اس نے آپ سے لوگوں کے متعلق سوال کیا، عمر رضی اللہ عنہ نے اسے بتلایا، پھر پوچھا: تمہارے پاس اہل مغربہ کے بارے میں کوئی خبر ہے؟ اس نے کہا: ہاں، ایک آدمی نے اسلام لانے کے بعد کفر کر دیا، آپ نے پوچھا: تم نے اس کا کیا کیا؟ اس نے بتلایا: ہم اسے لے کر آئے اور ہم نے اسے قتل کر دیا، تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اسے بند کیوں نہیں کیا؟ تین مرتبہ فرمایا: تم اسے روزانہ روٹی کھلاتے، اور اسے توبہ کرنے کو کہتے، شاید کہ وہ توبہ کر لیتا اور اللہ کے دین کو قبول کر لیتا، پھر فرمایا: اے اللہ! میں ان میں موجود نہیں تھا اور نہ ہی میں نے انہیں کہا تھا اور نہ خبر پہنچنے

مُسْلِمٍ إِلَّا يَأْخُذِي ثَلَاثٌ: كُفْرٌ بَعْدَ إِيمَانٍ، أَوْ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ، أَوْ قَتَلَ نَفْسَ بَغَيْرِ نَفْسٍ)).

۱۶۰۳ م (۱۸۹): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ وَهُوَ يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ، عَنْ حَمَادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِلَّا يَجِلُّ دَمُ امْرِئٍ إِلَّا مِنْ إِحْدَى ثَلَاثٍ: كُفْرٌ بَعْدَ إِيمَانٍ، أَوْ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ، أَوْ قَتَلَ نَفْسَ بَغَيْرِ نَفْسٍ)).

۱۶۰۴ م (۱۵۲۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ غَيَّرَ دِينَهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ)).

باب استتابة المرتد

۱۶۰۵ م (۱۵۲۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ قَالَ: قَدِمَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَجُلٌ مِنْ قِبَلِ أَبِي مُوسَى، فَسَأَلَهُ عَنِ النَّاسِ فَأَخْبَرَهُ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ كَانَ فِيكُمْ مِنْ مُغْرَبَةٍ خَيْرٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ، قَالَ: فَمَا فَعَلْتُمْ بِهِ؟ قَالَ: قَرَبْنَاهُ فَضْرَبْنَا عُنُقَهُ، فَقَالَ عُمَرُ: فَهَلَّا حَبَسْتُمُوهُ ثَلَاثًا وَأَطَعْتُمُوهُ كُلَّ يَوْمٍ رَغِيضًا وَأَسْتَبْتُمُوهُ لَعَلَّهُ يَتُوبُ وَيَرْاجِعَ أَمْرَ اللَّهِ، اللَّهُمَّ إِنِّي لَمْ أَحْضُرْ وَلَمْ أَرْضُ وَلَمْ أَمُرْ إِذْ بَلَغَنِي.

پر میں راضی ہوں۔

اپنے مال کی حفاظت میں قتل کر دیا جانے

والا شہید ہے

سعید بن زید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنا مال بچاتا ہوا قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے۔

سعید بن زید بن عمرو بن نفیل روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے مال کی حفاظت میں قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے۔

ایک شخص کے قتل میں بہت سوں کے شریک ہونا

سعید بن مسیب روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے بدلے پانچ یاسات لوگوں کو قتل کیا تھا، انہوں نے اس آدمی کو دھوکہ دے کر قتل کیا تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تمام اہل صنعاء اس کے قتل میں شریک ہوتے تو میں سبھی کو قتل کر ڈالتا۔

جادو گر کے قتل کا بیان

بجالہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے

باب ((من قتل دون ماله

فہو شہید))

۱۶۰۶- (۹۹۶): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُمَيْرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((وَمَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ)).

۱۶۰۷- (۱۵۰۹): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُمَيْرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ)).

باب قتل الجماعة بالواحد

۱۶۰۸- (۹۹۲): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَتَلَ نَفْرًا خَمْسَةَ أَوْ سَبْعَةَ بِرَجُلٍ قَتَلُوهُ قِتْلَ غَيْلَةٍ وَقَالَ: لَوْ تَمَالَأَ عَلَيْهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتَهُمْ جَمِيعًا.

باب قتل السحرة

۱۶۰۹- (۱۷۹۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو

[۱۶۰۶] سنن أبي داود، كتاب السنة، باب في قتال اللصوص: ۴۷۷۱، سنن الترمذی، أبواب الديات، باب ما جاء فيمن قتل دون ماله فهو شهيد، ح: ۱۴۲۱، سنن النسائی، كتاب تحريم الدم، باب من قاتل دون أهله، ح: ۴۰۹۴، صحيح البخاری، كتاب المظالم والغضب، باب من قاتل دون ماله، ح: ۲۴۸۰، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب الدليل على أن من قصد أخذ مال غيره بغير حق، ح: ۱۴۱ [۱۶۰۷] أيضاً

[۱۶۰۸] الموطأ لإمام مالك: ۸۷۱/۲، صحيح البخاری، كتاب الديات باب اذا أصاب قوم من رجل هل يعاقب أو يقتص منهم كلهم، ح: ۶۸۹۶، المصنف لعبد الرزاق: ۴۷۵/۹

[۱۶۰۹] الموطأ لإمام مالك: ۸۷۱/۲، المصنف لعبد الرزاق: ۱۸۰/۱۰

بْنِ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ بَجَالَه يَقُولُ: كَتَبَ
عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ أَقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ وَسَاحِرَةٍ،
قَالَ: فَفَقْتَلْنَا ثَلَاثَ سَوَاحِرٍ.

۱۶۱۰- (۱۷۹۸): قَالَ: وَأَخْبَرَنَا أَنَّ حَفْصَةَ
زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَتْ
جَارِيَةً لَهَا سَحَرَتْهَا.

۱۶۱۱- (۱۷۹۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ،
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يَا
عَائِشَةُ، أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِي أَمْرِ
اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ)) - وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَكَتَ كَذَا وَكَذَا يُخِيلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَأْتِي النِّسَاءَ
وَلَا يَأْتِيهِنَّ - ((أَتَانِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ
أَحَدُهُمَا عِنْدَ رِجْلِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رَأْسِي،
فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رِجْلِي لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي: مَا
بَالِ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟
قَالَ: لَبِيدُ بْنُ أَعْصَمٍ، قَالَ: وَفِيمَ؟ قَالَ: فِي
جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ، فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ تَحْتَ
رَابِعُوفَةٍ - أَوْ رَاعُوفَةٍ، شَكَّ الرَّبِيعُ - فِي بَثْرِ
ذُرْوَانَ قَالَ: فَجَاءَ هَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:
((هَذِهِ الَّذِي أُرِيَتْهَا كَأَنَّ رُءُوسَ نَحْلَهَا رُءُ
وُوسُ الشَّيَاطِينِ، وَكَأَنَّ مَاءَ هَا نَفَاعَةٌ
الْحِنَاءِ))، فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأُخْرِجَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ
اللَّهِ، فَهَلَّا، قَالَ سُفْيَانُ: تَعْنِي تَنْشَرَتْ،

[۱۶۱۰] أيضاً

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں اس بات کا پتہ چلا
کہ ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باندی قتل کر دی
تھی جس نے ان پر جادو کیا تھا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نے فرمایا: اے عائشہ! تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
اس چیز کا مجھے بتا دیا ہے جس کا میں نے اس سے مطالبہ
کیا تھا۔ اور رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کچھ عرصہ رُکے رہے، آپ
کو یہ خیال ہوتا تھا کہ آپ اپنی بیویوں کے پاس جاتے ہیں
حالانکہ آپ ان کے پاس جاتے نہ تھے۔ آپ نے فرمایا:
میرے پاس دو آدمی آئے ان میں سے ایک میرے پاؤں کی
جانب اور دوسرا سر کے قریب بیٹھ گیا۔ پاؤں کی جانب
والے نے سر کی جانب والے سے کہا: اس آدمی کا کیا مسئلہ
ہے؟ اس نے کہا: سحر زدہ ہے۔ اس نے پوچھا: اس پر کس
نے جادو کیا ہے؟ اس نے کہا: لبید بن اعصم نے۔ اس نے
پوچھا: کس چیز میں؟ اس نے بتایا کہ نر کھجور کے خوشے کی
تھیلی میں کنگھی اور کنگھی سے گرے بالوں سمیت کنویں کی
سِل کے نیچے۔ پھر رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اس جگہ آئے اور فرمایا:
یہ مقام مجھے دکھایا گیا ہے۔ گویا اس کھجور کے سر شیطانوں
کے سر تھے اور اس کا پانی مہندی کے رنگ کی طرح تھا۔
رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حکم دیا تو وہ نکال لیا گیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا
نے کہا: اس واقعہ کی تشہیر کیوں نہ کی؟ آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے
فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا یاب کر دیا ہے (یہی کافی ہے)

اور میں ناپسند کرتا ہوں کہ لوگوں میں اس کے شر کو ہوادوں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ لیبید بن اعصم بنوزریق قبیلے کا فرد اور یہودیوں کا حلیف تھا۔

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَالَ: ((أَمَا اللَّهُ فَقَدْ شَفَانِي، وَأَكَرَهُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا))، قَالَتْ: وَلَيْبِيدُ بْنُ أَعْصَمٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُودَ .

اجھے انداز میں قتل / ذبح کرنے کا بیان

باب حسن القتلة

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی چڑیا یا اس سے بھی کم کسی چیز کو بغیر اس کے حق کے قتل کیا اللہ تعالیٰ اس آدمی سے اس قتل کی جانے والی چیز کے متعلق سوال کرنے گا۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! اس کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے ذبح کرے اور اسے کھائے، اس کے سر کو کاٹ کر پھینک نہ دے۔

۱۶۱۲- (۱۵۱۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ صُهَيْبِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَأَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ قَتْلِهِ))، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا حَقُّهَا؟ قَالَ: ((أَنْ يَذْبَحَهَا فَيَأْكُلَهَا، وَلَا يَقْطَعَ رَأْسَهَا فَيَرْمِي بِهَا)).

عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو علی رضی اللہ عنہ کے مرتدین اور زنادقہ کو جلانے کی خبر ملی، تو آپ نے فرمایا: اگر میں ہوتا تو میں انہیں نہ جلاتا، بلکہ میں انہیں رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے قتل کر دیتا جو آپ نے فرمایا ہے کہ جو اپنا دین تبدیل کرے اسے قتل کر دو اور میں انہیں آپ کے اس فرمان کی وجہ سے نہ جلاتا جو آپ نے فرمایا ہے کہ اللہ کے عذاب کی طرح کا عذاب دینا کسی کے لائق نہیں ہے۔

۱۶۱۳- (۱۵۲۲): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ عِكْرَمَةَ، قَالَ: لَمَّا بَلَغَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَرَّقَ الْمُرْتَدِينَ وَالزَّنَادِقَةَ، قَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أَحْرِقْهُمْ وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ))، وَلَمْ أَحْرِقْهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُعَذِّبَ بِعَذَابِ اللَّهِ)).

محمد سے مروی ہے کہ ابن ملجم نے جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا تو آپ نے فرمایا: ابن ملجم کو کھلاؤ پلاؤ اور اس کی برائی کے بدلے اس سے اچھا سلوک کرو، اگر میں

۱۶۱۴- (۱۵۱۰): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فِي ابْنِ مُلْجَمٍ بَعْدَ مَا ضَرَبَهُ: أَطْعَمُوهُ

[۱۶۱۲] سنن النسائي، كتاب العيد والذبايح، باب اباحة أكل العصافير، ح: ۴۳۴۹، المستدرک للحاکم: ۴/۲۳۳، سنن الدارمی: ۲/۷۲،

المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۴/۳۸۸۹

[۱۶۱۳] صحیح البخاری، كتاب الجهاد والسير، باب لا يعذب بعذاب الله، ح: ۶۹۲۲

[۱۶۱۴] السنن الكبرى للبيهقي: ۸/۱۸۳

زندہ رہا تو میں اپنے خون کا مالک ہوں، اگر میں چاہوں تو اسے معاف کر دوں اور اگر چاہوں تو اس سے بدلہ لوں، اور اگر میں فوت ہو جاؤں تو اسے قتل کر دینا، لیکن اس کا مثلہ نہ کرنا۔

اللہ کے خلاف سب سے بڑھ کر زیادتی کرنے والا شخص وہ ہے جو ایسے شخص کو قتل کر دے جس نے اس سے لڑائی نہ کی ہو

جعفر بن محمد اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی تلوار کے دستے میں یہ تحریر پائی گئی کہ یقیناً لوگوں میں سے سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے خلاف زیادتی کرنے والا وہ شخص ہے جو کسی ایسے شخص کو قتل کر دے جس نے اس سے لڑائی نہ کی ہو اور وہ ایسے شخص کو مارے جس نے اسے مارا نہ ہو، اور جس نے اپنے مالک (یا اپنے والد) کے سوا کسی اور کی طرف اپنی نسبت کی تو اس نے اس چیز کے ساتھ کفر کیا جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے محمد ﷺ پر نازل فرمائی۔

محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر محمد بن علی سے کہا کہ اس صحیفہ میں کیا (لکھا) تھا جو رسول اللہ ﷺ کی تلوار کی میان میں تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس میں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو ایسے شخص سے لڑائی کرے جو اس سے نہ لڑا ہو اور وہ ایسے شخص کو مارے جس نے اسے نہ مارا ہو، اور جو شخص اپنے محسن کے سوا کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے تو اس نے اس چیز کے ساتھ کفر کیا جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے محمد ﷺ پر نازل فرمائی۔

وَأَسْقُوهُ وَأَحْسِنُوا إِسَارَهُ فَإِنْ عَشْتُ فَأَنَا وَلِيُّ دِمِي أَعْفُو إِنْ شِئْتُ وَإِنْ شِئْتُ اسْتَقَدْتُ وَإِنْ مِتُّ فَقَتَلْتُمُوهُ فَلَا تَمِثُّوْا.

باب ((إِنْ أَعْدَى النَّاسَ عَلَى اللَّهِ الْقَاتِلُ غَيْرِ قَاتِلِهِ))

۱۶۱۵- (۹۸۳): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: وَجَدَ فِي قَائِمِ سَيْفِ النَّبِيِّ ﷺ كِتَابٌ: ((إِنَّ أَعْدَى النَّاسِ عَلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى الْقَاتِلُ غَيْرَ قَاتِلِهِ، وَالضَّارِبُ غَيْرَ ضَارِبِهِ، وَمَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ)).

۱۶۱۶- (۹۸۴): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ: مَا كَانَ فِي الصَّحِيفَةِ الَّتِي كَانَتْ فِي قِرَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ: كَانَ فِيهَا: ((لَعَنَ اللَّهُ الْقَاتِلَ غَيْرَ قَاتِلِهِ، وَالضَّارِبَ غَيْرَ ضَارِبِهِ، وَمَنْ تَوَلَّى غَيْرَ وَلِيِّ نِعْمَتِهِ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ)).

باب ((لاتزروازرة و زراخری))

اس کا بیان کہ کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا
عمر بن اوس بیان کرتے ہیں کہ (پہلی امتوں میں)
آدمی کا کسی دوسرے کے گناہ پر بھی مواخذہ کر لیا جاتا تھا،
یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے، سو (اسی ضمن
میں) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَىٰ ۖ أَتَدْرُ
وَازِرَةً وَذَرَ أَخْرَىٰ** اور ابراہیم (علیہ السلام) کہ جنہوں نے
اپنا قول پورا کر دکھایا کہ کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ
نہیں اٹھائے گا۔“

۱۶۱۷-۱۳۶۷: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو
بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ قَالَ: كَانَ
الرَّجُلُ يُؤْخَذُ بِذَنْبٍ غَيْرِهِ، حَتَّىٰ جَاءَ
إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِبْرَاهِيمَ
الَّذِي وَفَىٰ ۖ أَتَدْرُ وَازِرَةً وَذَرَ أَخْرَىٰ﴾

ابو رمثہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ
رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرے والد نے
رسول اللہ ﷺ کی پشت پر کچھ دیکھا (یعنی مہر نبوت)
تو انہوں نے کہا: مجھے اجازت مرحمت فرمائیں تو میں اس
کا علاج کر دیتا ہوں جو آپ کی پشت پر ہے، کیونکہ میں
بہت مہربان طیب ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: یہ
تیرے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا: میرا بیٹا ہے، میں
اس کی گواہی دیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تیرے
گناہ کا سزاوار نہیں ہو گا اور تو اس کے گناہ کا سزاوار نہیں
ہو گا۔

۱۶۱۸-۹۸۶: أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ
الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبَجَرَ، عَنْ إِيَادِ بْنِ
لَقِيْطٍ، عَنْ أَبِي رَمْثَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ
أَبِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَأَىٰ أَبِي الَّذِي
بَطَّهْرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: دَعْنِي
أَعَالِجْ هَذَا الَّذِي بَطَّهْرَكَ، فَإِنِّي طَيِّبٌ
رَفِيقٌ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ هَذَا
مَعَكَ؟)) قَالَ: ابْنِي، أَشْهَدُ بِهِ، قَالَ:
((أَمَّا إِنَّهُ لَا يَجْنِي عَلَيْكَ، وَلَا تَجْنِي
عَلَيْهِ)).

ذمیوں سے ایفائے عہد اور ان کے لیے

قصص لینے کا بیان

عبد الرحمن بن بیلمانی بیان کرتے ہیں کہ ایک مسلمان
نے ایک ذمی کو قتل کر دیا، پھر یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ
کے پاس لے جایا گیا تو آپ نے اس قاتل کے بارے (میں)

باب الوفاء لاهل الذمة

و القصاص لهم

۱۶۱۹-۱۶۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ،
أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ،

[۱۶۱۷] جامع البيان: ۲۷/۴۲

[۱۶۱۸] سنن أبي داود، كتاب الديات، باب لا يواخذ أحد بحريرة أخته أو أبيه، ح: ۴۹۵، سنن النسائي، كتاب القسامة، باب هل يؤخذ

أحد بحريرة غيره، ح: ۴۸۳۲، المستدرک للحاکم: ۲/۴۲۵، صحيح ابن حبان: ۱۳/۳۳۷

[۱۶۱۹] سنن الدارقطني: ۳/۱۳۴، شرح معاني الآثار: ۳/۱۹۵

أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ
الذِّمَّةِ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،
فَقَالَ: ((أَنَا أَحَقُّ مَنْ أَوْفَى بِذِمَّتِهِ)) ثُمَّ أَمَرَ بِهِ
فَقُتِلَ.

ابو جنوب اسدی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی
طالب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مسلمان کولایا گیا جس نے ایک
ذمی شخص کو قتل کیا تھا اور اس کا ثبوت بھی موجود تھا،
چنانچہ علی رضی اللہ عنہ نے اس کے قتل کا حکم جاری کیا تو مقتول
کا بھائی حاضر ہوا اور اس نے کہا: میں نے اسے (قاتل کو)
معاف کر دیا ہے۔ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ممکن ہے تجھے قاتل
کے ورثاء وغیرہ نے ڈرایا دھمکایا ہو۔ اس نے کہا: ایسی کوئی
بات نہیں کیونکہ قاتل کے قتل سے مجھے میرا بھائی تو نہیں
ملے گا اور انہوں نے مجھے خون بہا دے دیا ہے اور میں راضی
ہوں، علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تم بہتر سمجھتے ہو، جو ہمارا ذمی ہے
اس کا خون ہمارے خون کی طرح ہے اور اس کی دیت
ہماری دیت ہے مثل ہے۔

۱۶۲۰-۱۶۱۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ،
أَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَسَدِيُّ، عَنْ أَبَانَ
بْنِ تَغْلِبٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مِيمُونٍ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، عَنْ
أَبِي الْجَنُوبِ الْأَسَدِيِّ قَالَ: أَتَى عَلِيُّ بْنُ أَبِي
طَالِبٍ ﷺ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَتَلَ رَجُلًا
مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ قَالَ فَقَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيْتَةُ فَأَمَرَ
بِقَتْلِهِ فَجَاءَ أَخُوهُ فَقَالَ إِنِّي قَدْ عَفَوْتُ قَالَ
فَلَعَلَّهُمْ هَدَدُوكَ وَفَرَّقُوكَ وَفَزَعُوكَ قَالَ لَا
وَلَكِنْ قَتَلَهُ لَا يَرُدُّ عَلَيَّ أَحْيَى وَعَوَّضُونِي
فَرَضِيْتُ قَالَ أَنْتَ أَعْلَمُ مَنْ كَانَ لَهُ ذِمَّتُنَا
فَدَمُهُ كَدَمِنَا وَدَيْتُهُ كَدَيْتِنَا.

باب ((لا يقتل مسلم بكافر))

کسی کافر کے بدلے میں مسلمان کو قتل نہ کیا جانا
مجاہد اور حسن روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
نے فتح مکہ کے روز فرمایا: کسی کافر کے بدلے مومن
کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

۱۶۲۱-۹۵۰: أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنْ ابْنِ أَبِي
حُسَيْنٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُسٍ، أَحْسَبُهُ،
قَالَ: وَمُجَاهِدٌ، وَالْحَسَنُ، أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ: ((وَلَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ
بِكَافِرٍ)).

ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے
دریافت کیا: کیا آپ کے پاس اللہ کے نبی کی طرف سے

۱۶۲۲-۹۵۱: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ
مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي حُجَيْفَةَ،

[۱۶۲۰] سنن الدار قطنی: ۱۴۷/۳

[۱۶۲۱] المنتقى لابن الحارود: ۱۰۷۳

[۱۶۲۲] صحيح البخاری، كتاب العلم، باب كتابة العلم، ح: ۱۱۱

قرآن کے علاوہ کچھ اور چیز بھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں، اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کو پیدا فرمایا! سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ اپنی کتاب سے کسی کو سوجھ بوجھ عطا فرمادے اور جو اس صحیفہ میں ہے۔ میں نے کہا: اس صحیفہ میں کیا ہے؟ کہنے لگے: دیت (کے احکام) اور قیدیوں کو چھڑانے (کے احکام) اور یہ کہ کسی کافر کے بدلے میں مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

ایک اور مقام پہ ہے کہ مومن کو کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

حسن بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے سال اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

انہوں نے پوچھا: یہ روایت مرسل ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔

زہری روایت کرتے ہیں کہ ابن شاس جدامی نے شام کا ایک نبطی شخص قتل کر دیا تو اس کا معاملہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس لے جایا گیا، تو انہوں نے قاتل کے قتل کا حکم دیا۔ چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ سمیت کچھ صحابہ نے عثمان رضی اللہ عنہ سے بات چیت کی اور انہیں قاتل کے قتل سے روک دیا۔ پھر انہوں نے اس کی دیت ایک ہزار دینار مقرر کی۔

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ ہر ذمی کے عہد

قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيًّا: هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْءٌ سِوَى الْقُرْآنِ؟ فَقَالَ: لَا، وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، إِلَّا أَنْ يُعْطَى اللَّهُ عِدًّا فَهُمَا فِي كِتَابِهِ، وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ، فَقُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: الْعَقْلُ، وَفِكَائِكُ الْأَسِيرِ، وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ.

۱۶۲۳- (۱۰۰۵): وَفِي مَوْضِعٍ آخَرَ: لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ.

۱۶۲۴- (۱۶۲۲): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُسٍ، وَمُجَاهِدٍ، وَالْحَسَنِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ الْفَتْحِ: لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ. فَقَالَ: هَذَا مُرْسَلٌ، قُلْتُ: نَعَمْ.

۱۶۲۵- (۱۶۲۰): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ ابْنَ شَاسِ الْجُدَامِيِّ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَنْبَاطِ الشَّامِ فَرَفَعَ إِلَى عَثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَمَرَ بِقَتْلِهِ فَكَلَّمَهُ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنَهَوْهُ عَنْ قَتْلِهِ قَالَ فَجَعَلَ دِيَّتَهُ أَلْفَ دِينَارٍ.

۱۶۲۶- (۱۶۲۱): وَبِهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ

[۱۶۲۳] [المصنف لعبد الرزاق: ۹۹/۱۰، المصنف لابن أبي شيبة: ۲۹۵/۹، السنن الكبرى للبيهقي: ۲۹/۸]

[۱۶۲۴] [تفرّد به الشافعی]

[۱۶۲۵] [المصنف لعبد الرزاق: ۹۶/۱۰]

[۱۶۲۶] [مراسيل لأبي داؤد، ح: ۲۶۴]

سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ: دِيَّةُ كُلِّ مُعَاهِدٍ فِي عَهْدِهِ أَلْفُ دِينَارٍ. ضمانت پر دیت ایک ہزار دینار ہے۔

باب التخيير في العقل والقود

۱۶۲۷- (۱۶۱۶): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ لَهُ قَتِيلًا فَاهْلُهُ بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ، إِنْ أَحْبَبُوا فَلَهُمُ الْعَقْلُ، وَإِنْ أَحْبَبُوا فَلَهُمُ الْقَوْدُ)).

دیت اور بدلے میں اختیار کا بیان
ابو شریح کعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جن کا مقتول قتل ہو تو ورثاء کو دو چیزوں کا اختیار ہے اگر پسند کریں تو دیت لیں اور اگر پسند نہ کریں تو انہیں قصاص کا حق ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسی حدیث کے مثل یا اس کے ہم معنی روایت کی ہے۔

۱۶۲۸- (۱۶۱۷): أَخْبَرَنَا الثَّقَفَةُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ، أَوْ مِثْلَ مَعْنَاهُ.

ابو شریح کعبی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا: جس کا کوئی بندہ قتل کر دیا جائے تو وہ دو اختیاروں میں سے ایک کا حق رکھتا ہے: اگر چاہے تو دیت لے لے اور اگر چاہے تو بدلے میں (قاتل کو) قتل کر دے۔

۱۶۲۹- (۱۶۲۳): أَخْبَرَنِي أَبُو حَنِيفَةَ بْنُ سِمَاكٍ بْنُ الْفَضْلِ الْيَمَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ عَامَ الْفَتْحِ: ((مَنْ قَتَلَ لَهُ قَتِيلًا فَهُوَ بَخِيرٌ النَّظْرَيْنِ، إِنْ أَحَبَّ أَخَذَ الْعَقْلَ، وَإِنْ أَحَبَّ فَلَهُ الْقَوْدُ)).

ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن ابی ذنب سے پوچھا: اے ابو حارث! کیا تو اسے اختیار کر رہا ہے؟ اس نے

فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ: فَقُلْتُ لِابْنِ أَبِي ذَنْبٍ: اتَّأَخِذْ بِهَذَا يَا أَبَا الْحَارِثِ؟ فَضَرَبَ صَدْرِي

[۱۶۲۷] صحيح البخاری، كتاب العلم، باب ليلغ العلم الشاهد الغائب، ح: ۱۰۴، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب تحريم مكة وصيدها

وخلاها وشجرها، ح: ۱۳۵۴، سنن الترمذی، أبواب الديات، باب ما جاء في حكم ولي القتل، ح: ۱۴۰۶

[۱۶۲۸] صحيح البخاری، كتاب الديات، باب من قتل له قتيلا فهو بخير النظرين، ح: ۶۸۸۰، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب تحريم

مكة وصيدها وخلاها وشجرها، ح: ۱۳۵۵

[۱۶۲۹] سبق تخریجه

میرے سینے پہ ہاتھ مارا اور مجھ پہ چیخا اور بُرا بھلا کہتے ہوئے بولا: میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کر رہا ہوں اور تم کہتے ہو کہ تم اسے اختیار کرو گے، ہاں، میں اسے اختیار کروں گا۔ یہ مجھ پر اور ہر اس شخص پر فرض ہے جو اسے سنے۔ یقیناً اللہ رب العزت نے محمد ﷺ کو مخلوق میں سے چنا، لوگوں کو ان کے ذریعہ سے ہدایت بخشی اور ان کے لیے جو بھی پسند فرمایا وہ محمد ﷺ کی زبان کے ذریعہ سے ہی تھا۔ چنانچہ مخلوق پر واجب ہے کہ وہ آپ ﷺ کی پیروی کریں، خوشی سے یا ذلیل ہو کے، اسکے علاوہ مسلمان کے پاس کوئی چارہ نہیں ہے۔ ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ وہ خاموش نہیں ہو رہے تھے اور میں چاہ رہا تھا کہ وہ خاموش ہو جائیں۔

ابو شریح کعمی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً مکہ کو اللہ تعالیٰ نے حرام ٹھہرایا ہے، لوگوں نے اسے حرام نہیں کیا، لہذا اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھنے والے کے لیے جائز نہیں ہے کہ (مکہ میں) خون بہائے اور نہ ہی اس کا درخت کاٹے، سو جو شخص اس بات سے رخصت پکڑے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے لیے جائز قرار دیا گیا ہے، تو یقیناً اللہ تعالیٰ نے اسے میرے لیے حلال کیا ہے لیکن لوگوں کے لیے حرام ہی ہے اور مجھے بھی دن کے تھوڑے سے وقت کے لیے حلال کیا گیا ہے، پھر یہ اسی طرح حرام ہو جائے گا جس طرح کل اس کی حرمت تھی۔ اے خزاعہ! تم نے یہ ہڈیلی شخص قتل کیا ہے، اور اللہ کی قسم! اس کی ویت میں وصول کروں گا، سو جو کوئی اس کے بعد کسی کو قتل کرے گا تو اس کے

وَصَاحَ عَلَيَّ صِيَا حَا كَثِيرًا وَنَالَ مِنِّي ، وَقَالَ :
أَحَدْتُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، وَتَقُولُ : تَأْخُذُ
بِهِ نَعْمَ آخِذُ بِهِ ، وَذَلِكَ الْفَرَضُ عَلَيَّ وَعَلَى
مَنْ سَمِعَهُ ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اخْتَارَ
مُحَمَّدًا ﷺ مِنَ النَّاسِ فَهَدَاهُمْ بِهِ وَعَلَى
يَدَيْهِ اخْتَارَ لَهُمْ مَا اخْتَارَ لَهُ عَلَى لِسَانِهِ ،
فَعَلَى الْخَلْقِ أَنْ يَتَّبِعُوهُ طَائِعِينَ أَوْ دَاخِرِينَ ،
لَا مَخْرَجَ لِمُسْلِمٍ مِنْ ذَلِكَ ، قَالَ : وَمَا
سَكَتَ عَنِّي حَتَّى تَمْنَيْتَ أَنْ يَسْكُتَ .

۱۶۳۰-۹۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ
بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ ، عَنْ
سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي شَرِيحِ الْكَعْبِيِّ ،
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : (إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ
وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ ، فَلَا يَجِلُّ لِمَنْ كَانَ
يَوْمَئِذٍ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ دَمًا وَلَا
يَعْضُدَ بِهَا شَجَرًا ، فَإِنْ ارْتَخَصَ أَحَدٌ ،
فَقَالَ : أُحِلَّتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ، فَإِنَّ اللَّهَ أَحَلَّهَا
لِي وَلَمْ يُحِلَّهَا لِلنَّاسِ ، وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي
سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ كَحُرْمَتِهَا
بِالْأَمْسِ ثُمَّ أَنْتُمْ يَا خَزَاعَةَ ، قَدْ قَتَلْتُمْ هَذَا
الْقَتِيلَ مِنْ هُدَيْلٍ ، وَأَنَا وَاللَّهِ عَاقِلُهُ ، فَمَنْ
قَتَلَ بَعْدَهُ قَتِيلًا فَأَهْلُهُ بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ : إِنْ أَحْبَبُوا

قَتَلُوا، وَإِنْ أَحْبَبُوا أَخَذُوا الْعُقْلَ)).

ورثاء دو طرح کا اختیار رکھتے ہیں (جن میں سے ایک کا انہیں حق حاصل ہے) اگر وہ چاہیں تو قاتل کو قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو دیت لے لیں۔

مقاتل بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: **فَمَنْ عُفِيَ لَهُ... الخ** ”جسے مقتول کے بہائی کی جانب سے کچھ معاف کر دیا جائے تو اچھے انداز میں اس پر عمل پیرا ہوا جائے“ کی تفسیر حفظا حدیث کی ایک جماعت سے حاصل کی ہے، ان میں سے مجاہد، حسن اور ضحاک بن مزاحم رحمہم اللہ ہیں۔ فرماتے ہیں کہ اہل توراہ پر یہ فرض تھا کہ جو کسی کو بغیر کسی جان کے بدلے مار ڈالے تو اسے بھی قتل کر دیا جائے، نہ اس کو معافی دی جائے اور نہ ہی اس سے دیت قبول کی جائے۔ اور اہل انجیل پر یہ فرض کیا گیا کہ اسے معافی دی جاسکتی ہے اور اسے قتل نہ کیا جائے۔ لیکن امت محمدیہ کے لیے یہ رخصت ہے کہ چاہے تو وہ (مقتول کو) قتل کر دے، چاہے دیت لے لے اور چاہے تو معاف کر دے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: **ذَلِكَ تَخْفِيفٌ... الخ** ”یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے“ کی تفسیر ہے کہ دیت اللہ کی طرف سے تخفیف ہے اور اس نے دیت مقرر کر کے (یہ رخصت دیدی کہ مقتول کو) قتل نہ کیا جائے۔ پھر فرمایا: **فَمَنْ اعْتَدَى... الخ** ”سو جو شخص اس کے بعد بھی زیادتی کرے تو اس کے لیے دردناک عذاب ہے“ فرماتے ہیں کہ جو دیت لینے کے بعد (قاتل کو) قتل کر دے تو اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرمان: **وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ... الخ** کی تفسیر میں

۱۶۳۱- (۹۸۹): **أَخْبَرَنَا مَعَاذُ بْنُ مُوسَى عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ مُقَاتِلٌ أَخَذْتُ هَذَا التَّفْسِيرَ عَنْ نَفَرٍ حَفِظَ مَعَاذُ مِنْهُمْ مُجَاهِدًا وَالْحَسَنَ وَالضَّحَّاكَ بْنَ مُزَاحِمٍ فِي قَوْلِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتَّبِعْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ الْآيَةَ، قَالَ: كَانَ كَتَبَ عَلَى أَهْلِ التَّوْرَةِ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بغيرِ نَفْسٍ حَقٌّ أَنْ يُقَادَ بِهَا، وَلَا يُعْفَى عَنْهُ، وَلَا تُقْبَلُ مِنْهُ الدِّيَّةُ، وَفُرِضَ عَلَى أَهْلِ الْإِنْجِيلِ أَنْ يُعْفَى عَنْهُ وَلَا يُقْتَلَ، وَرُخِّصَ لِأُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ﷺ إِنْ شَاءَ قَتَلَ وَإِنْ شَاءَ أَخَذَ الدِّيَّةَ وَإِنْ شَاءَ عَفَا، فَذَلِكَ قَوْلُهُ: ﴿ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ﴾ يَقُولُ الدِّيَّةُ تَخْفِيفٌ مِنَ اللَّهِ إِذْ جَعَلَ الدِّيَّةَ وَلَا يُقْتَلُ ثُمَّ قَالَ: ﴿فَمَنْ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ يَقُولُ مَنْ قَتَلَ بَعْدَ أَخْذِهِ الدِّيَّةَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ، وَقَالَ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ يَقُولُ لَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَتَّهَى بِهَا بَعْضُكُمْ عَنْ بَعْضٍ أَنْ يُصِيبَ مَخَافَةً أَنْ يُقْتَلَ.**

[۱۶۳۱] جامع البيان للطبري: ۶۵/۲، السنن لسعيد بن منصور: ۶۵۲/۲، صحيح البخاري، كتاب التفسير، تفسير سورة البقرة، يا ايها الذين

فرماتے ہیں کہ تمہارے لیے قصاص میں بہ اس طور زندگی ہے کہ (قصاص میں) خود قتل کر دیے جانے کے خوف سے تم ایک دوسرے کے قتل سے باز آ جاؤ گے۔

مجاہد بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا: بنی اسرائیل میں قصاص تو تھا لیکن دیت نہیں تھی، تو اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے فرمایا: **كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ** الخ ”تم پر مقتولوں کا قصاص لینا فرض کیا گیا ہے، آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت۔ ہاں جس کسی کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی دے دی جائے تو اسے بہلائی کی اتباع کرنی چاہیے اور آسانی کے ساتھ دیت ادا کرنی چاہیے، تمہارے رب کی طرف سے یہ تخفیف اور رحمت ہے“ بہ نسبت اس کے جو تم سے پہلے لوگوں پہ فرض کیا گیا تھا، ”سو جو شخص اس کے بعد بھی زیادتی کرے تو اس کے لیے دردناک عذاب ہو گا۔“

قتل عمد اور قتل خطاء کی دیت کا بیان

سیدنا ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو کسی مومن کے قتل پر خوش ہو (یعنی کوئی کسی کو ارادتا قتل کر دے) تو وہ اس کے بدلے میں قتل کیا جائے گا، ہاں اگر وہ مقتول کے ولی کو راضی کر لے (تو قتل ہونے سے بچ سکتا ہے) اور جو اس کے قصاص کے مسئلہ میں رکاوٹ ڈالے، اس پر اللہ کی لعنت اور غضب ہو، اس سے کسی قسم کی کمی بیشی قبول نہیں کی جائے گی (یعنی کوئی رعایت نہیں برتی جائے گی)۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول

۱۶۳۲- (۹۹۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما يَقُولُ: كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ: **﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ الْحُرِّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأَنْثَى بِالْأَنْثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتَّبِعْ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدِّاءُ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ﴾** مِمَّا كُتِبَ عَلَيَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ: **﴿فَمَنْ اعْتَدَى بِغَدِّ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾**

باب مافی قتل العمد وعمد الخطأ

۱۶۳۳- (۹۸۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، أَوْ عَنْ عَيْسَى بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ اغْتَبَطَ مُؤْمِنًا بِقَتْلِ فَهُوَ قَوْدٌ يَدِيهِ، إِلَّا أَنْ يُرْضِيَ وَوَلِيَّ الْمَقْتُولِ، فَمَنْ حَالَ دُونَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَعَظْبُهُ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ)).

۱۶۳۴- (۹۸۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَلِيٍّ

[۱۶۳۲] صحيح البخاری، ا: ۱۰۰

[۱۶۳۳] المستدرک للحاکم: ۱/۳۹۵

[۱۶۳۴] سنن ابی داود، کتاب الدیات، باب فی دية الخطأ شبه العمد، ح: ۴۷۹۱، صحيح ابن حبان: ۳/۳۶۴

اللہ ﷺ نے فرمایا: سنو! جو قتلِ عمد اور قتلِ خطا کوڑے یا ڈنڈے سے ہو، اس میں دیتِ مغلظہ ہے، جس میں سوانٹ ہوں گے اور ان میں سے چالیس حاملہ اونٹیاں ہوں گی۔

اختلافِ رواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

طاؤس روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص اندھی لڑائی میں پتھر، کوڑا یا ڈنڈا لگنے سے قتل ہو جائے تو یہ قتلِ خطا ہے اس کی دیت قتلِ خطا کی دیت ہے اور جو عمداً قتل کیا جائے اس کا قصاص ہے جو اس میں رکاوت ہو اس پر اللہ کی لعنت اور غضب ہے اور اس کی نفل و فرض عبادت قبول نہ ہو گی۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! کوڑے یا سونے سے کیے جانے والے قتلِ عمد شبہِ خطا میں سوانٹ دیتِ مغلظہ ہے جس میں چالیس حاملہ اونٹیاں ہوں گی جن کے پیٹ میں بچے ہوں۔

بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَلَا إِنَّ فِي قَتْلِ الْعَمْدِ وَالْخَطَا بِالسَّوِطِ أَوْ الْعِصِي مِئَةً مِنَ الْإِبِلِ مُغْلَظَةٌ مِنْهَا أَرْبَعُونَ خَلِيفَةً فِي بَطُونِهَا أَوْ لَادُهَا)).

۱۶۳۵- (۹۸۸): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، يَعْنِي مِثْلَهُ.

۱۶۳۶- (۱۶۲۵): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّةٍ فِي رَمِيًّا تَكُونُ بَيْنَهُمْ بِحِجَارَةٍ أَوْ جَلْدٍ بِالسَّوِطِ أَوْ ضَرْبٍ بَعْضًا فَهُوَ خَطَا، عَقَلَهُ عَقْلُ الْخَطَا، وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوْدٌ يَدِيهِ، فَمَنْ حَالَ دُونَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَغَضَبُهُ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ)).

۱۶۳۷- (۱۶۲۶): أَخْبَرَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَلَا إِنَّ فِي قَتْلِ الْعَمْدِ وَالْخَطَا بِالسَّوِطِ وَالْعَصَا مِئَةً مِنَ الْإِبِلِ مُغْلَظَةٌ مِنْهَا أَرْبَعُونَ خَلِيفَةً فِي بَطُونِهَا أَوْ لَادُهَا)).

[۱۶۳۵] أيضاً

[۱۶۳۶] المصنف لعبد الرزاق: ۹/۲۷۸، سنن النسائي، كتاب القسامة، باب من قتل بحجر أو سوط، ح: ۴۷۸۹، سنن ابن ماجه، كتاب لاديات، باب من حال بين ولي المقتول وبين القود اودية، ح: ۲۶۲۵

[۱۶۳۷] سنن أبي داود، كتاب الديات، باب في دية الخطا شبه العمد، ح: ۴۵۴۷، سنن النسائي، كتاب القسامة، باب كم دية شبه العمد، ح: ۴۷۹۱، صحيح ابن حبان: ۳/۳۶۴

دورانِ جنگِ قتلِ خطاء کا بیان

عروہ بیان کرتے ہیں کہ ابو حذیفہ بن یمان بہت بوڑھے آدمی تھے اور جنگِ احد میں انہیں ٹیلوں میں عورتوں کے ساتھ جنگ سے دُور رکھا گیا، چنانچہ وہ شہادت کے ارادے سے نکلے اور اس جانب سے برآمد ہوئے جو مشرکین کی طرف تھی، مسلمانوں نے ان سے (منٹنے میں) جلد بازی کی اور اپنی تلواروں سے انہیں کاٹ کر رکھ دیا اور سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ یہ کہتے رہ گئے کہ یہ میرے باپ ہیں یہ میرے باپ ہیں، مگر جنگی افراتفری کی وجہ سے وہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کی آواز نہ سن سکے، یہاں تک کہ انہوں نے ان کو قتل کر دیا۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ انہیں معاف فرمائے، وہ ارحم الراحمین ہے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں دیت کا فیصلہ فرمایا۔

سیدنا قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک قوم نے نخم قبیلے والوں سے پناہ لی اور جب مسلمان ان پر حملہ آور ہوئے تو وہ بچنے کے لیے سجدے میں پڑ گئے، لیکن مسلمانوں نے ان میں سے کچھ کو قتل کر دیا۔ جب اس بات کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی نماز کی وجہ سے انہیں نصف دیت ادا کر دی جائے، پھر اسی موقع پہ فرمایا: خبردار! میں اس مسلمان سے بری ہوں جو مشرکوں کے ساتھ رہتا ہے۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں کو ایک دوسرے کی آگ دکھائی نہ دے (یعنی ان دونوں میں اتنا فاصلہ ہونا چاہیے)۔

باب فی قتل الخطأ فی الحرب

۱۶۳۸ - (۱۰۰۲): أَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: كَانَ أَبُو حُدَيْفَةَ بْنُ الْيَمَانِ شَيْخًا كَبِيرًا، فَرَفِعَ فِي الْأَطَامِ مَعَ النِّسَاءِ يَوْمَ أُحُدٍ، فَخَرَجَ يَتَعَرَّضُ لِلشَّهَادَةِ، فَجَاءَ مِنْ نَاحِيَةِ الْمُشْرِكِينَ فَابْتَدَرَهُ الْمُسْلِمُونَ فَشَقُّوهُ بِأَسْيَافِهِمْ، وَحُدَيْفَةُ يَقُولُ: أَبِي أَبِي، فَلَا يَسْمَعُونَهُ مِنْ شُغْلِ الْحَرْبِ حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حُدَيْفَةُ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، فَقَضَى النَّبِيُّ ﷺ فِيهِ بِدَيْتِهِ.

۱۶۳۹ - (۱۰۰۱): أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: لَجَأَ قَوْمٌ إِلَى خَثْعَمٍ فَلَمَّا غَشِيَهُمُ الْمُسْلِمُونَ اسْتَعْصَمُوا بِالسُّجُودِ فَقَتَلُوا بَعْضَهُمْ فَبَلَغَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((أَعْطُوهُمْ نِصْفَ الْعَقْلِ لِصَلَاتِهِمْ))، ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذَلِكَ: ((أَلَا إِنِّي بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مَعَ مُشْرِكٍ))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ؟ قَالَ: ((لَا تَرَايَا نَارَاهُمَا)).

[۱۶۳۸] صحيح البخاری، کتاب فضائل الصحابة، باب ذکر حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ، ح: ۳۸۲۴، المستدرک للحاکم: ۳/۳۷۹

[۱۶۳۹] سنن أبی داود، کتاب الجهاد، باب النهی عن قتل من اعتصم بالسجود، ح: ۲۶۴۵، سنن الترمذی، أبواب السیر، باب ما جاء فی

کراهیة المقام بین أظهر المشرکین، ح: ۱۶۰۴

انسانی جان کی دیت کا بیان

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جو خط رسول اللہ ﷺ نے عمر بن حزم کے نام تحریر کیا اس میں درج تھا کہ جان کی دیت سواونٹ ہے۔

عبداللہ بن ابی بکر بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن حزم کے لیے تحریر شدہ خط میں جان کی دیت سواونٹ ہے۔

ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی بکر سے کہا کہ کیا تمہیں نبی ﷺ کے اس خط میں شک ہے؟ تو انہوں نے نفی میں جواب دیا۔
طاؤس نے بھی یہی روایت بیان کی ہے۔

دیت کے اونٹوں کی قیمت لگانے کا بیان

عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بستی والوں پر اونٹوں کی قیمت چار سو دینار یا اس کے برابر چاندی مقرر کرتے تھے۔ آپ اسی قیمت کو اونٹوں کے مطابق تقسیم کرتے اور جب اونٹ منگے ہوتے تو آپ (درہم و دینار کی) قیمت بڑھادیتے اور جب اونٹوں کی قیمت کم ہوتی تو آپ بستی والوں کے لیے (درہم و دینار کی) اسی حساب سے قیمت کم کردیتے۔

ابن شہاب، مکحول اور عطاء بیان کرتے ہیں کہ ہم نے لوگوں کو (اس پر متفق) پایا کہ عہد رسالت میں آ زاد

باب دية النفس

۱۶۴۰- (۱۶۳۴): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ: ((فِي النَّفْسِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ)).

۱۶۴۱- (۱۶۳۳): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فِي الدِّيَاتِ فِي كِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ لِعَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ: ((فِي النَّفْسِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ)).

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ: فِي شَكِّكُمْ مِنْ أَنَّهُ كِتَابُ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: لَا.

۱۶۴۲- (۱۶۳۴): أَخْبَرَنَا ابْنُ عَمِيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، يَعْنِي بِذَلِكَ.

باب تقويم إبل الدية

۱۶۴۳- (۱۶۳۸): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَوِّمُ الْإِبِلَ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى أَرْبَعِمِائَةَ دِينَارٍ أَوْ عَدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ، يَفْسِمُهَا عَلَى أَثْمَانِ الْإِبِلِ، فَإِذَا عَلَتْ رَفَعَ فِي قِيَمَتِهَا، وَإِذَا هَانَتْ نَقَصَ مِنْ قِيَمَتِهَا عَلَى أَهْلِ الْقُرَى الثَّمَنَ مَا كَانَ.

۱۶۴۴- (۱۶۳۵): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى،

[۱۶۴۰] الموطأ لإمام مالك: ۲/۸۴۹

[۱۶۴۱] الموطأ لإمام مالك: ۲/۸۴۹، صحيح ابن حبان: ۱۴/۵۰۱، المستدرک للحاکم: ۱/۳۹۵

[۱۶۴۲] المصنف لعبد الرزاق: ۹/۲۹۲

[۱۶۴۳] المصنف لعبد الرزاق: ۲۹۴

مسلمان کی دیت سوانٹ تھی۔ پھر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بستوں والوں پر اس کی قیمت ہزار دینار اور پارہ ہزار درہم مقرر کی اور آزاد مسلمان عورت کی دیت اگر وہ بستی کی رہائشی ہے تو پانچ سو دینار یا چھ ہزار درہم اس کی دیت ہوگی اور اگر اس کا قاتل دیہاتی ہو تو اس کی دیت پچاس اونٹ ہوگی اور دیہاتی عورت کی دیت جب اس کا قاتل دیہاتی ہو تو پچاس اونٹ ہے، البتہ دیہاتی کو سونے اور چاندی ادا کرنے کا پابند کیا جائے۔

جنین کی دیت کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بنو لحيان کی عورت کے جنین (وہ بچہ جو پیٹ میں ہو) کے بارے میں جو مردہ پیدا ہوا تھا، ایک غلام یا لونڈی (بطور دیت دینے) کا فیصلہ فرمایا، پھر جس عورت کے خلاف آپ ﷺ نے غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا تھا وہ فوت ہو گئی، تو رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ دیا کہ اس کی وراثت اس کے بیٹوں اور اس کے خاوند کو ملے گی اور دیت اس کے عصبہ ادا کریں گے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ وہ کوئی حدیث ہے جس میں بیان ہے کہ نبی ﷺ نے جنین کی دیت کا فیصلہ عصبہ پر نافذ کیا تھا؟ تو اس کا جواب یہ حدیث ہے، جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً

عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَكْحُولٍ وَعَطَاءٍ قَالُوا: أَدْرَكْنَا النَّاسَ عَلَىٰ أَنَّ دِيَةَ الْمُسْلِمِ الْحُرِّ عَلَىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِائَةٌ مِنَ الْبَابِلِ، فَقَوْمَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ تِلْكَ الدِّيَةُ عَلَىٰ أَهْلِ الْقُرَىٰ أَلْفَ دِينَارٍ أَوْ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَدِيَةَ الْحُرَّةِ الْمُسْلِمَةِ إِذَا كَانَتْ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ خَمْسِمِائَةَ دِينَارٍ أَوْ سِتَّةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ فَإِذَا كَانَ الَّذِي أَصَابَهَا مِنَ الْأَعْرَابِ فَدِيَتُهَا خَمْسُونَ مِنَ الْبَابِلِ وَدِيَةُ الْأَعْرَابِيَّةِ إِذَا أَصَابَهَا الْأَعْرَابِيُّ خَمْسُونَ مِنَ الْبَابِلِ لَا يَكْلَفُ الْأَعْرَابِيُّ الذَّهَبَ وَلَا الْوَرِقَ.

باب دية الجنين

۱۶۴۵- (۱۰۰۲): أَخْبَرَنَا يَحْيَىٰ بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ ابْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَىٰ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لِحْيَانَ سَقَطَ مِثْيَا بَغْرَةَ عَبْدٍ أَوْ أُمَةٍ، ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَىٰ عَلَيْهَا بِالْبَغْرَةِ تَوَقَّيْتُ، فَقَضَىٰ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَالْعَقْلَ عَلَىٰ عَصَبَتِهَا.

۱۶۴۶- (۱۶۲۴): قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: مَا الْخَبْرُ بِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَىٰ بِالْجَنِينِ عَلَىٰ الْعَاقِلَةِ؟ قِيلَ: أَخْبَرَنَا الثَّقَفَةُ، قَالَ الرَّبِيعُ: وَهُوَ يَحْيَىٰ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ اللَّيْثِ

[۱۶۴۴] مصنف عبدالرزاق: ۲۹/۸، المصنف لابن أبي شيبة: ۱۲۷/۹

[۱۶۴۵] الموطأ لإمام مالك: ۲/۸۵۵، صحيح البخاری، كتاب الديات، باب جنين المرأة وان العقل على وعصبة الوالد لا على الولد.

ح: ۶۹۰۹، صحيح مسلم، كتاب الفسامة، باب دية الجنين، ح: ۱۶۸۱

[۱۶۴۶] أيضاً

بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ مَرْوَى هـ۔
الْمُسَيَّبِ، عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

۱۶۴۷- (۱۶۳۶): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ،
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ قَضَى فِي الْجَنِينِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ
أُمِّهِ بَعْرَةَ عَبْدِ أَوْ وَليدَةَ، فَقَالَ الَّذِي قَضَى
عَلَيْهِ: كَيْفَ أَغْرَمَ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ
وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ، وَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ؟
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا هَذَا مِنْ
إِخْوَانِ الْكُهَّانِ)).

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے
ایک جنین، جو اپنی ماں کے پیٹ میں قتل کیا گیا تھا، کے
بارے میں غلام یا لونڈی کا فیصلہ کیا تو جس کے خلاف فیصلہ
ہوا تھا اس نے کہا: اس جان کا جرمانہ میں کیسے ادا کروں
جس نے پیانا نہ کھایا، نہ بولانا چلایا؟ اور اس جیسے کی دیت
تو معدوم ہوتی ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ تو
کاہنوں کے بھائیوں سے ہے۔

۱۶۴۸- (۱۶۳۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ عَمْرٍو،
عَنْ طَاوُوسٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،
قَالَ: أَذْكَرُ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فِي
الْجَنِينِ شَيْئًا، فَقَامَ حَمَلُ بَنِي مَالِكِ بْنِ
النَّابِغَةِ، فَقَالَ: كُنْتُ بَيْنَ جَارَتَيْنِ لِي،
فَضْرَبْتُ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِمِسْطَحٍ فَأَلْقَتْ
جَنِينًا مَيِّتًا، فَقَضَى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
بَعْرَةَ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنْ كِدْنَا أَنْ نَقْضِيَ
فِي مِثْلِ هَذَا بَرَأِينَا .

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے
فرمایا: میں اس شخص کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس نے
نبی ﷺ سے جنین کی دیت کے متعلق سنا ہو (وہ بیان
کردے۔ یہ سن کر) حمل بن مالک بن نابغہ کھڑے
ہوئے اور انہوں نے کہا: میں اپنی دو پڑوسنوں کے درمیان
تھا کہ ان میں سے ایک نے دوسری کو خیمے کا ستون
مارا تو اس نے مردہ جنین گرادیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس
میں ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ کیا۔ (اس پر) عمر رضی اللہ عنہ نے
فرمایا: ہم اپنی رائے سے اسی طرز کا فیصلہ کرنے والے تھے۔

۱۶۴۹- (۱۶۲۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ عَمْرٍو
بْنِ دِينَارٍ، وَابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ
طَاوُوسٍ، أَنَّ عُمَرَ، قَالَ: أَذْكَرُ اللَّهُ أَمْرًا
سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْجَنِينِ شَيْئًا، فَقَامَ
حَمَلُ بَنِي مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ، فَقَالَ: كُنْتُ بَيْنَ

طاؤس سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی
کو نبی ﷺ سے جنین کے بارے میں کچھ یاد ہو تو بتائے۔
حمل بن مالک کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ میں اپنی دو
لونڈیوں کے درمیان تھا یعنی دو سوکنوں کے پاس موجود
تھا کہ ایک نے دوسری کو خیمے کی لکڑی دے ماری، اس

[۱۶۴۷] أَيْضًا

[۱۶۴۸] أَيْضًا

[۱۶۴۹] سنن ابی داؤد، کتاب الديات، باب دية الجنين، ح: ۵۷۳۳، المصنف لعبد الرزاق: ۱۰/۵۸، المستدرک للحاکم: ۳/۵۷۵، صحیح

ابن حبان: ۱۳/۳۷۸

جَارَتَيْنِ لِي، يَعْنِي ضَرَّتَيْنِ، فَضَرَبَتْ أَحَدَاهُمَا الْأُخْرَى بِمِسْطَحٍ، فَأَلْقَتْ جَنِينًا مَيِّتًا، فَقَضَى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَغْرَةً، فَقَالَ عُمَرُ: لَوْ لَمْ نَسْمَعْ هَذَا لَقَضَيْنَا فِيهِ بَغِيرَ هَذَا.

باب جراح العبد

غلام کے زخموں (کی دیت) کا بیان

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ غلام کی دیت اس کی قیمت میں ہے۔

۱۶۵۰-۱۶۱۱: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّهُ قَالَ: عَقْلُ الْعَبْدِ فِي ثَمَنِهِ.

سعید بن مسیب ہی فرماتے ہیں کہ غلام کی دیت اس کی قیمت ہے، جیسے آزاد کا زخم اس کی دیت کا حصہ ہے اور ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ غلام کی دیت کی قیمت لگائی جائے گی۔

۱۶۵۱-۱۶۱۲: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّهُ قَالَ: عَقْلُ الْعَبْدِ فِي ثَمَنِهِ كَجِرَاحِ الْحَرِّ فِي دَيْتِهِ، وَقَالَ ابْنُ شَهَابٍ: وَكَانَ رِجَالٌ يَقُولُونَ يَقُومُ سَلْعَةً.

ذمی اور مجوسی کی دیت کا بیان

صدقہ بن یسار بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ذمی کی دیت معلوم کرنے لیے سعید بن مسیب کے پاس آدمی بھیجا تو انہوں نے فرمایا: سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ذمی کی دیت کا چار ہزار فیصلہ نافذ کیا تھا۔ پھر ہم نے پوچھا کہ اس سے قبل کیا سزا تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم (ذمی کے قاتل کو) پتھر مارتے تھے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے آخر میں سوال کیا تھا۔

باب دية الذمی والمجوسی

۱۶۵۲-۱۶۳۳: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: أُرْسِلْنَا إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ نَسْأَلُهُ عَنْ دِيَةِ الْمُعَاهِدِ فَقَالَ: قَضَى فِيهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِأَرْبَعَةِ آلَافٍ قَالَ فَقُلْنَا فَمَنْ قَبَلَهُ قَالَ فَحَصَبْنَا.

قَالَ الشَّافِعِيُّ: هُمْ الَّذِينَ سَأَلُوهُ آخِرًا.

صدقہ بن یسار بیان کرتے ہیں کہ ہم سعید بن مسیب کی طرف بھیجے گئے تا کہ ہم ان سے یہودی اور عیسائی کی دیت کا سوال کریں۔ سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس پر سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے چار ہزار درہم کا فیصلہ کیا ہے۔

۱۶۵۳- (۱۶۵۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: أُرْسِلْنَا إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ نَسْأَلُهُ عَنْ دِيَةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ، فَقَالَ سَعِيدٌ: قَضَى فِيهِ عَثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِأَرْبَعَةِ آلَافٍ.

سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہودی اور عیسائی کے بارے میں چار ہزار درہم اور مجوسی کے بارے میں تین ہزار درہم کا فیصلہ کیا۔

۱۶۵۴- (۱۶۵۴): أَخْبَرَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَضَى فِي الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ بِأَرْبَعَةِ آلَافٍ دِرْهَمٍ وَفِي الْمَجُوسِيِّ بِثَمَانِمِائَةٍ.

اعضائے بدن کی دیت کا بیان

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اس تحریر کے متعلق جو رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو لکھ کر دی تھی، بیان کرتے ہیں کہ اس میں (اس کا بھی ذکر) ہے کہ ناک اگر جڑ سے کاٹ دیا جائے تو اس میں سواونٹ ہیں۔ سر پر لگنے والی چوٹ میں تہائی دیت اور جسم کے اندر لگنے والی میں بھی اس کے مثل ہے۔ آنکھ میں پچاس اونٹ، ہاتھ میں پچاس اور پاؤں میں بھی پچاس اونٹ ہیں، ہر انگلی میں دس، دانت میں پانچ اور وہ زخم جس سے ہڈی نظر آجائے پانچ اونٹ ہیں۔

باب دية الاعضاء
۱۶۵۵- (۱۶۲۹): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ: ((وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُوعِيَ جَدْعًا مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثَلَاثُ النَّفْسِ، وَفِي الْجَائِفَةِ مِثْلَهَا، وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ، وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ، وَفِي الرَّجْلِ خَمْسُونَ، وَفِي كُلِّ أَصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ، وَفِي الْمَوْضِحَةِ خَمْسٌ)).

ابو بکر بن محمد بیان کرتے ہیں کہ وہ تحریر جسے رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے لیے لکھا تھا، اس میں یہ بھی تھا کہ ہر انگلی (کی دیت) میں اس علاقہ کے حساب سے دس اونٹ لازم ہوں گے۔

۱۶۵۶- (۱۰۰۶): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ: ((وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ

[۱۶۵۳] المصنف لعبد الرزاق: ۹۲/۱۰، المصنف لابن أبي شيبة: ۲۸۸/۹، سنن الدار قطنی: ۱۳۰/۳

[۱۶۵۴] أيضاً

[۱۶۵۵] المعوطاً لإمام مالك: ۸۹۴/۱، صحيح ابن حبان: ۵۰۱/۱۴، المستدرک للحاکم: ۳۹۰/۱

[۱۶۵۶] أيضاً

مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِّنَ الْيَابِلِ)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انگلیوں (کی دیت) میں دس دس (اونٹ) ہیں۔

سعید بن مسیب روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انگوٹھے کے قصاص میں پندرہ، اس کے ساتھ والی انگلی میں دس، چھنگلی کے ساتھ والی میں نو اور چھنگلی میں چھ (اونٹ) بہ طور دیت ادا کرنے) کا فیصلہ فرمایا۔

اختلافِ رواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ڈاڑھ، ہنسی کی ہڈی اور پسی کی ہڈی کے (توڑنے کی دیت) میں ایک اونٹ کا فیصلہ فرمایا۔

عطفان بن طریف بیان کرتے ہیں مروان بن حکم نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف اپنی بیجا کہ وہ انہیں ڈاڑھ

۱۶۵۷- (۱۰۰۷): أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ، بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فِي الْأَصَابِعِ عَشْرُ عَشْرٍ)).

۱۶۵۸- (۱۲۲۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَضَى فِي الْإِبْهَامِ بِخَمْسَةِ عَشْرٍ، وَفِي الَّتِي تَلِيهَا بِعَشْرَةٍ، وَفِي الَّتِي تَلِي الْخِنْصِرِ بِتِسْعٍ، وَفِي الْخِنْصِرِ بِسِتٍّ.

۱۶۵۹- (۱۲۲۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنْ أَسْلَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَضَى فِي الْإِبْهَامِ بِخَمْسَةِ عَشْرٍ، وَفِي الَّتِي تَلِيهَا بِعَشْرَةٍ، وَفِي الَّتِي تَلِي الْخِنْصِرِ بِتِسْعٍ، وَفِي الْخِنْصِرِ بِسِتٍّ.

۱۶۶۰- (۱۱۲۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَضَى فِي الضَّرْسِ بِجَمَلٍ وَفِي التَّرْفُوقَةِ بِجَمَلٍ وَفِي الضِّلَعِ بِجَمَلٍ.

۱۶۶۱- (۱۶۱۵): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحَصِينِ،

[۱۶۵۷] سنن أبي داود، كتاب الديات، باب ديات الأعضاء، ح: ۴۵۵۶، سنن النسائي، كتاب القسامة، باب عقل الاصابع، ح: ۴۸۴۳،

صحيح ابن حبان: ۱۳/۳۶۷

[۱۶۵۸] المصنف لعبد الرزاق: ۹/۳۸۴

[۱۶۵۹] أيضاً

[۱۶۶۰] الموطأ لإمام مالك: ۲/۱۸۶، المصنف لعبد الرزاق: ۹/۳۶۷

[۱۶۶۱] الموطأ لإمام مالك: ۲/۸۶۲، المصنف لعبد الرزاق: ۹/۳۴۵

کی دیت کے کے متعلق پوچھے۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ دائرہ کی دیت پانچ اونٹ ہیں۔ راوی کہتے ہیں: مروان نے مجھے دوبارہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بھیجا اور کہا: کیا ہم منہ کے سامنے حصے کی دیت ڈاڑھوں کے برابر مقرر کریں؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: اگر آپ اس کا اعتبار نہیں کرتے تو انگلیوں پر قیاس کر لو، کیونکہ تمام انگلیوں کی دیت برابر ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث دلیل ہے کہ ہونٹوں کی دیت یکساں ہیں اور ہونٹوں کی دیت کے متعلق کئی اور آثار بھی منقول ہیں۔

دماغی اور سر کی چوٹ کی دیت کا بیان

عبداللہ بن ابی بکر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ اس تحریر میں جو نبی ﷺ نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو لکھی تھی، اس میں (یہ بھی) تھا کہ سر کی ایسی چوٹ کہ جس سے ہڈی نظر آنے لگے، اس میں پانچ اونٹ دیت ہے۔

سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما نے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ دماغ تک پہنچنے والے زخم میں سر کی اس چوٹ کی ادھی دیت ہے جس سے ہڈی نظر آنے لگے۔

اختلافِ رواۃ کے ساتھ اسی کے مثل یا اسی کے معنی کے مثل ہی مروی ہے۔

أَنَّ أَبَا غَطَفَانَ بْنَ طَرِيفِ الْمُرِّيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَرْسَلَهُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ مَا فِي الضَّرْسِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فِيهِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ فَرَدَّنِي مَرْوَانُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: أَفَتَجْعَلُ مُقَدَّمَ الْفَمِ مِثْلَ الْأَضْرَاسِ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: لَوْ أَنَّكَ لَا تَعْتَبِرُ ذَلِكَ إِلَّا بِالْأَصَابِعِ عَقَلَهَا سَوَاءٌ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: فَهَذَا مِمَّا يَدُلُّكَ عَلَى أَنَّ الشَّفَتَيْنِ عَقْلُهُمَا سَوَاءٌ وَقَدْ جَاءَ فِي الشَّفَتَيْنِ سَوَى هَذَا آثَارٌ.

باب منه: في الموضحة والملاطاة

۱۶۶۲- (۱۰۰۸): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ أَبِيهِ، أَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ النَّبِيُّ ﷺ لِعَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ: ((وَفِي الْمَوْضِحَةِ خَمْسٌ)).

۱۶۶۳- (۱۱۷۴): أَخْبَرَنَا الْبَيْهَقِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، إِنَّ لَمْ أَكُنْ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَضَيَا فِي الْمِلْطَاةِ بِنَصْفِ دِيَةِ الْمَوْضِحَةِ.

۱۶۶۴- (۱۱۷۵): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيدَ

[۱۶۶۲] الموطأ لإمام مالك: ۲/۸۴۹

[۱۶۶۳] المصنف لابن أبي شيبة: ۶/۲۸۲، المصنف لعبد الرزاق: ۹/۳۱۳، الموطأ لإمام مالك: ۲/۸۵۹

[۱۶۶۴] أيضاً

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ أَوْ مِثْلَ مَعْنَاهُ.

۱۶۶۵- (۱۷۷۶): قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَأَخْبَرَنِي مَنْ
سَمِعَ ابْنَ نَافِعٍ يَذْكُرُ عَنْ مَالِكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.
قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَقَرَأْنَا عَلَى مَالِكٍ أَنَا لَمْ نَعْلَمْ
أَحَدًا مِنَ الْأُئِمَّةِ فِي الْقَدِيمِ وَلَا فِي الْحَدِيثِ
قَضَى فِيمَا دُونَ الْمَوْضِعَةِ بِشَيْءٍ.

باب في العجماء

۱۶۶۶- (۹۷۱): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ
ابْنِ شَهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
(الْعَجْمَاءُ جَرَحُهَا جَبَارٌ).

باب ما لاقصاص فيه ولادية

۱۶۶۷- (۹۹۲): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ
جُرَيْجٍ، أَظْنَهُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ
يَعْلَى بْنِ أُمِيَّةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
عَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزْوَةً، وَقَانَ
يَعْلَى، يَقُولُ: وَكَانَتْ بِلُكِ الْعَزْوَةِ أَوْثَقُ
عَمَلِي فِي نَفْسِي، قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ صَفْوَانُ:
قَالَ يَعْلَى: كَانَ لِي أَجِيرٌ، فَقَاتَلَ إِنْسَانًا
فَعَضَّ أَحَدَهُمَا يَدَ الْآخَرَ فَاتَزَعَّ يَعْنِي
الْمَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاضِ فَذَهَبَتْ

[۱۶۶۵] أيضًا

[۱۶۶۶] الموطأ لإمام مالك/۲/۸۶۸، صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب في الركاز الخمس، ح: ۱۴۹۹، صحيح مسلم، كتاب

الحدود، باب جرح العجماء، والمعدن والبرجبار، ح: ۱۷۱۰

[۱۶۶۷] صحيح البخاري، كتاب الإحارة، باب الإحير في الغزو، ح: ۲۲۶۵، صحيح مسلم، كتاب القسامة، باب الصائل على نفس

الإنسان أو عضوه، ح: ۲۲۶۵

اختلاف رواة کے ساتھ اسی کس مثل حدیث ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ
پڑھا کہ ہم پہلے اور بعد کے دور کے کسی ایسے امام کو نہیں
جانتے جس نے سر کی ایسی چوٹ میں کہ جس سے ہڈی
نظر نہ آئے، کچھ ادا کرنے کا فیصلہ کیا ہو۔

جانور کے زخمی کر دینے کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: جانور کے زخمی کر دینا رازیگاں ہے (یعنی اس میں
کوئی دیت نہیں ہے)۔

ایسے امور جن میں قصاص اور دیت نہیں ہے

سیدنا یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شرکت کی، صفوان
کہتے ہیں کہ یعلیٰ کہا کرتے تھے: میری نظر میں یہ غزوہ
میرا سب سے پختہ عمل تھا، میرے ساتھ ایک مزدور بھی
تھا، اس کا ایک شخص سے جھگڑا ہو گیا اور ان میں سے ایک
آدمی نے دوسرے کا ہاتھ چبا ڈالا۔ سو جس کا ہاتھ
چبایا گیا تھا اس نے چبانے والے کے منہ سے اپنا ہاتھ
کھینچا تو اس کے سامنے کے دودانتوں میں سے ایک دانت
ٹوٹ گیا، چنانچہ وہ شخص (اپنا دانت ٹوٹنے کی شکایت لے

إِحْدَى ثِنْتَيْهِ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَهْدَرَ ثِنْتَيْهِ .
(کری نبی ﷺ کے پاس آ گیا، تو نبی ﷺ نے اس کا دانت

(ٹوٹا) رائیگاں قرار دے دیا (یعنی قصاص نہیں دلویا)۔

قَالَ عَطَاءٌ: وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَيَدُ يَدِهِ فِي فَيْكٍ تَقْضُمُهَا كَأَنَّهَا فِي فَيْ فَحَلٍ يَقْضُمُهَا))، قَالَ عَطَاءٌ: وَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانٌ أَنَّهُمَا عَضَّ، فَانْسَيْتُهُ .
عطاء کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ راوی نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں ہی چھوڑ دیتا کہ تو اسے ایسے چباجاتا جیسے سانڈ کے منہ میں ہاتھ دینے سے وہ چبا ڈالتا ہے۔ عطاء کہتے ہیں کہ مجھے صفوان نے یہ بھی بتلایا تھا کہ اس نے کون سا ہاتھ چبایا تھا، لیکن مجھے بھول گیا۔

۱۶۶۸- (۹۹۴): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَنَّ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ إِنْسَانًا جَاءَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَضَّهُ إِنْسَانٌ، فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَذَهَبَتْ ثِنْتَيْهِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: تَعَدَّتْ ثِنْتَيْهِ .
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس کا ایک آدمی نے ہاتھ چبایا تھا، اس نے جب اپنا ہاتھ (اس کے منہ سے) کھینچا تو اس کے سامنے کے دو دانت ٹوٹ گئے، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے دانت رائیگاں ہیں۔

۱۶۶۹- (۹۹۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانٌ، عَنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ أَمْرًا أَطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَحَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَاتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ جُنَاحٌ)) .
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص بغیر اجازت تجھ پر جھانکے اور تو اسے کنکری مار کے اس کی آنکھ پھوڑ دے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

۱۶۷۰- (۹۹۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، يَقُولُ: اطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُحْرِ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ، وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِدْرَى يَحْكُ بِهِ رَأْسَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعْنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ، إِنَّمَا جُعِلَ الْإِسْتِثْنَانُ
سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے حجر مبارک میں (دروازے کے) سوراخ سے جھانکا اور نبی ﷺ کے پاس لوہے کی کنگھی تھی جس سے آپ ﷺ اپنا سر کھنچ رہے تھے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے علم ہوتا کہ تم دیکھو گے تو میں اس (کنگھی) کے ساتھ تمہاری آنکھ پھوڑ دیتا، طلب اجازت

[۱۶۶۸] صحيح البخارى، كتاب الإحارة، باب الإحيرة فى الغزو، ح: ۲۲۶۶

[۱۶۶۹] صحيح البخارى، كتاب الديات، باب من اطلع فى بيت قوم ففقئوا عينه فلا دية له، ح: ۶۹۰۲، صحيح مسلم، كتاب الأدب، باب

تحريم النظر فى بيت غيره، ح: ۲۱۵۸

[۱۶۷۰] صحيح البخارى، باب من اطلع فى بيت قوم ففقئوا عينه فلا دية له، ح: ۶۹۰۱، صحيح مسلم، كتاب الادب، باب تحريم النظر فى

بيت غيره، ح: ۲۱۵۶

مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ)).

۱۶۷۱- (۹۹۹): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي بَيْتِهِ رَأَى رَجُلًا أَطْلَعَ عَلَيْهِ فَأَهْوَى لَهُ بِمَشْقَصٍ فِي يَدِهِ، كَأَنَّهُ لَوْ لَمْ يَتَأَخَّرْ لَمْ يُبَالِ أَنْ يَطْعَنَهُ.

کا حکم ہوں دیکھنے کی وجہ سے ہی دیا گیا ہے۔
سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنے گھر میں تشریف فرماتھے کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ آپ ﷺ کے گھر جھانک رہا ہے، آپ ﷺ نے اس تیر کو جو آپ ﷺ کے ہاتھ میں تھا، اس کی طرف بڑھایا، گویا (صورتِ حال ایسی تھی) کہ اگر وہ پیچھے نہ ہٹتا تو آپ ﷺ کو اس بات کی چنداں پرواہ نہ ہوتی کہ وہ اسے لگ جاتا۔

قسم اٹھا کر حصہ لینے کا بیان

سہل بن ابی عبد اللہ بن سہل بن ابی حثمہ اور محبصہ خیبر کی طرف اس مشقت کے باعث نکلے جو انہیں پیش آئی تھی۔ پھر وہ دونوں اپنے اپنے کام کی وجہ سے مختلف علاقوں میں چلے گئے۔ محبصہ واپس آئے تو انہیں بتایا گیا کہ عبد اللہ بن سہل کو قتل کر کے ویران جگہ یا چشمے میں پھینک دیا گیا ہے۔ تو محبصہ یہودیوں کے پاس آئے اور کہا: اللہ کی قسم! تم نے ہی اسے قتل کیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: قسم بخدا! ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ تو وہ واپس اپنی قوم کے پاس آگئے اور ان سے اس کا ذکر کیا، تو وہ خود اور اس کا بھائی جو کہ اس سے بڑا تھا اور مقتول کا بھائی عبد الرحمن بن سہل نبی ﷺ کے پاس آئے اور جو خیبر میں موجود تھا اس نے بات کرنی شروع کی، تو رسول اللہ ﷺ نے محبصہ سے کہا: بڑے کو موقع دو، بڑے کو موقع دو۔ آپ کی اس سے مراد عمر میں بڑا ہونا تھی، تو پہلے حوصہ نے بات کی، پھر محبصہ نے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا تو وہ تمہارے اس

باب القسامة

۱۶۷۲- (۱۶۴۳): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ أَبِي لَيْلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ رِجَالٌ مِنْ كُبْرَاءِ قَوْمِهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَمُحْبِصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدِ أَصَابِهِمَا فَتَفَرَّقَا فِي حَوَانِجِهِمَا، فَآتَى مُحْبِصَةُ فَأَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فَقِيرٍ أَوْ عَيْنٍ، فَآتَى يَهُودَ، فَقَالَ: أَنْتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ، فَقَالُوا: وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ، فَأَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُمْ، فَأَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيْصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلِ أَخُو الْمَقْتُولِ فَذَهَبَ مُحْبِصَةُ يَتَكَلَّمُ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمُحْبِصَةَ:

[۱۶۷۱] صحيح البخاری، باب من اطلع فی بیت قوم ففقوا عنه فلا دية له، ح: ۶۹۰۰، صحيح مسلم، كتاب الادب، باب تحريم النظر فی

بیت غیره، ح: ۲۱۵۶

[۱۶۷۲] الموطأ لإمام مالك: ۸۷۷/۲، صحيح البخاری، كتاب الأحكام، باب كتاب الحاكم عماله والقاضي إلى أمانته، ح: ۷۱۹۲

صحيح مسلم، كتاب القسامة، باب القسامة، ح: ۱۶۶۹

((كَبْرَ كَبْرًا))، يُرِيدُ السِّنَّ، فَتَكَلَّمَ حَوِیَصَةَ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحِیَصَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤَذِّنُوا بِحَرْبٍ))، فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ، فَكَتَبُوا: إِنَّا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِحَوِیَصَةَ وَمُحِیَصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ: ((تَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ؟)) قَالُوا: لَا، قَالَ: ((فَتَحْلِفُ يَهُودٌ))، قَالُوا: لَا، لَيْسُوا مُسْلِمِينَ، فَوَدَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتَّى أَدْخَلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ، فَقَالَ سَهْلٌ: لَقَدْ رَكَّضَنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ.

بھائی کی دیت دیں گے یا جنگ کا اعلان کر دیں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک خط لکھا، تو انہوں نے جواباً لکھا کہ اللہ کی قسم! ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حویصہ اور محیصہ اور عبد الرحمن سے فرمایا: تم قسم اٹھا دو اور اپنے اس بھائی کے خون کے حق دار بن جاؤ گے۔ انہوں نے انکار کر دیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر یہودی قسم اٹھالیں گے۔ انہوں نے کہا: نہیں، وہ مسلمان نہیں ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے اس کی دیت دے دی۔ آپ ﷺ نے ان کی طرف سے سواونٹ بھیجے، جو کہ ان کی حویلی میں داخل کر دیے گئے۔ سہل کہتے ہیں کہ ان میں سے سرخ رنگ کی اونٹنی نے مجھے ٹانگ ماری تھی۔

سہل بن ابی عبد اللہ بن سہل بن ابی حثمہ اور محیصہ خیبر کی طرف روانہ ہوئے، پھر وہ دونوں اپنی کسی ضرورت کے باعث جُدا ہو گئے۔ عبد اللہ بن سہیل کو قتل کر دیا گیا، تو وہ (یعنی سہل بن حثمہ) اور عبد الرحمن (مقتول کا بھائی) اور حویصہ بن مسعود رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ ﷺ سے عبد اللہ بن سہل کے قتل کا تذکرہ کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم پچاس قسمیں کھاؤ اور اپنے قاتل یا (فرمایا) اپنے ساتھی کے خون بہا کے مستحق بن سکتے ہو۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم گواہ نہیں ہیں اور نہ ہی ہم حاضر تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر یہودی پچاس قسمیں اٹھا کر بری ہو جائیں گے۔ وہ کہنے لگے: ہم کافر قوم کی قسمیں کیسے قبول کر سکتے ہیں؟ راوی کا زعم ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمادی۔ بشر بن یسار بیان کرتے ہیں کہ سہل نے

۱۶۷۳- (۹۵۹): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ التَّقْفِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَّارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ، وَمُحِیَصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا لِحَاجَتِهِمَا، فَقَتَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ، فَانْطَلَقَ هُوَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخُو الْمَقْتُولِ وَحَوِیَصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرُوا لَهُ قَتْلَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ قَاتِلِكُمْ)) (أَوْ- صَاحِبِكُمْ))، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَحْضُرْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَتَبْرئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ؟ فَرَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَقَلَهُ مِنْ

کہا: ان میں سے ایک صدقے کی اونٹنی نے مجھے ہمارے باڑے میں ٹانگ ماری تھی۔

سہل بن حمہ اور ان کی قوم کے اکابر لوگ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حویصہ، حیصہ، اور عبدالرحمن سے فرمایا کہ کیا تم قسم اٹھاتے ہو (کہ یہودیوں نے اسے مارا ہے)؟ تبھی تم اپنے ساتھی کی دیت کے حقدار بنو گے، انہوں نے جواب دیا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر یہودی قسم اٹھالیں گے۔

سیدنا سہل بن ابی حمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (حویصہ، حیصہ اور عبدالرحمن سے) ابتداء کی، لیکن جب انہوں نے قسم نہ اٹھائی تو آپ ﷺ نے یہود پر قسم لوٹادی (کہ وہ اٹھائیں گے)۔ اختلاف رواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

سلیمان بن یسار روایت کرتے ہیں کہ بنو سعد بن لیث کے ایک شخص نے گھوڑا دوڑایا تو اس نے جہینہ کے ایک آدمی کی انگلی کچل ڈالی، اس سے خون بہنے لگا اور وہ مر گیا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں جن کے خلاف دعویٰ کیا گیا تھا، فرمایا: تم پچاس قسمیں اٹھاؤ کہ وہ انگلی کچلنے سے نہیں مرا، انہوں نے انکار کر دیا اور قسمیں اٹھانے سے رک گئے، پھر آپ نے دوسروں سے فرمایا کہ تم قسمیں اٹھاؤ، لیکن انہوں نے بھی انکار کر دیا۔

عِنْدِهِ، قَالَ بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ: قَالَ سَهْلٌ: لَقَدْ رَكَضْتَنِي فَرِيضَةً مِنْ تِلْكَ الْفَرَائِضِ فِي مَرِيدٍ لَنَا.

۱۶۷۴- (۷۶۵): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ، أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَتْمَةَ، أَخْبَرَهُ وَرَجَالَ مِنْ كِبَرَاءِ قَوْمِهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِحَوَيْصَةَ وَمُحَيْصَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ: ((تَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ؟)) قَالُوا: لَا، قَالَ: ((فَتَحْلِفُ يَهُودُ)).

۱۶۷۵- (۷۶۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، وَالثَّقَفِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَدَأَ، فَلَمَّا لَمْ يَحْلِفُوا رَدَّ الْأَيْمَانَ عَلَى يَهُودَ.

۱۶۷۶- (۷۶۷): أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

۱۶۷۷- (۷۶۸): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ لَيْثٍ أَجْرَى فَرَسًا فَوَطَّءَ عَلَى أَصْبَعِ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ فَنَزَى مِنْهَا فَمَاتَ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلَّذِينَ ادَّعَى عَلَيْهِمْ: اتَّحْلِفُونَ بِاللَّهِ حَمْسِينَ يَمِينًا مَا مَاتَ مِنْهَا فَأَبَوْا وَتَحَرَّجُوا مِنَ الْأَيْمَانِ، فَقَالَ لِلْآخَرِينَ احْلِفُوا أَنْتُمْ فَأَبَوْا.

[۱۶۷۴] الموطأ لإمام مالك: ۲/۸۷۷، صحيح البخاری، كتاب الأحكام، باب كتاب الحاكم عماله والقاضي إلى أمانته، ح: ۷۱۹۲.

صحيح مسلم، كتاب القسامة، باب القسامة، ح: ۱۶۶۹.

[۱۶۷۵] صحيح البخاری، كتاب الديات، باب القسامة، ح: ۲۸۹۸، صحيح مسلم، كتاب القسامة، باب القسامة، ح: ۱۶۶۹.

[۱۶۷۶] الموطأ لإمام مالك: ۲/۸۷۸.

[۱۶۷۷] الموطأ لإمام مالك: ۲/۸۵۱.

کتاب القضا والاحکام والدعاوی والبیانات والیمن مع الشاهد والایمان والشهادات

فیصلوں، احکام، دعویوں، دلائل، قسم مع گواہ، قسموں اور گواہیوں کے مسائل

آداب قاضی کا بیان

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قاضی یا حاکم دو آدمیوں کے درمیان بہت زیادہ غصے کی حالت میں فیصلہ نہ کرے۔

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حکمران یا جج دو فریقوں کے درمیان انتہائی غصے کی حالت میں فیصلہ نہ کرے۔

مشاورت کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **وَأْمُرْهُمْ شُورَىٰ** اور ان کے آپس کے معاملات مشورے سے طے پاتے ہیں۔“

باب آدب القاضی

۱۶۷۸- (۱۷۷۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَقْضِي الْقَاضِي - أَوْ - لَا يَحْكُمُ الْحَاكِمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضَبَانُ)).

۱۶۷۹- (۱۳۶۵): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحْكُمُ الْحَاكِمُ أَوْ لَا يَقْضِي الْقَاضِي بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضَبَانُ)).

باب منه: في الشورى

۱۶۸۰- (۱۳۶۶): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ مُشَاوَرَةً لِأَصْحَابِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَأْمُرْهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ﴾.

[۱۶۷۸] صحيح البخاری، کتاب الاحکام، باب هل يقضي القاضي أو يفتي وهو غضبان، ح: ۷۱۵۸، صحيح مسلم، کتاب الافضية، باب

كراهية قضاء القاضي وهو غضبان، ح: ۱۷۱۷

[۱۶۷۹] أيضاً

[۱۶۸۰] المسند لإمام أحمد بن حنبل، ۴/۳۲۸، صحيح ابن حبان، ۱/۲۱۶

سالم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی حدیث سننے کے بعد واپس لوٹنے کا فیصلہ فرمایا۔ جب وہ شام کی طرف جا رہے تھے تو انہیں اطلاع ملی کہ وہاں تو طاعون پھوٹ پڑا ہے۔

ابو جعفر محمد بن علی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جب رجسٹر میں تمام لوگوں کے نام درج کرنے لگے تو پوچھا: تمہاری کیا رائے ہے کہ کس سے ابتداء کی جائے؟ کہا گیا: جو آپ کے سب سے قریبی ہے، پھر جو اس کے بعد ہو۔ تو آپ نے فرمایا: بلکہ میں تو اس سے شروع کرتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کا سب سے زیادہ قریبی ہے، پھر جو اس کے بعد ہو گا۔

حاکم کے اجتہاد اور اس کے اجر و ثواب کا بیان سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جب حاکم فیصلہ کرتے وقت اجتہاد کرے اور درست فیصلہ کرنے میں کامیاب ہو جائے تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے، لیکن جب وہ اجتہاد کر کے فیصلہ کرے اور اس میں غلطی کر بیٹھے تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔

یزید بن ہاد بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث محمد

۱۶۸۱- (۱۳۴۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّمَا رَجَعَ بِالنَّاسِ عَنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ يَعْنِي حِينَ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَبَلَغَهُ وَقُوعُ الطَّاعُونِ بِهَا.

۱۶۸۲- (۱۵۵۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانٌ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا دَوَّنَ الدَّوَاوِينَ فَقَالَ: بِمَنْ تَرَوْنَ أَنْ أَبْدَأَ؟ فَقِيلَ لَهُ: أَبْدَأْ بِالْأَقْرَبِ فَلَا أَقْرَبَ بِكَ قَالَ: بَلْ أَبْدَأْ بِالْأَقْرَبِ فَلَا أَقْرَبَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

باب فی اجتہاد الحاکم وأجره

۱۶۸۳- (۱۳۳۷): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ بَسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ)).

۱۶۸۴- (۱۳۳۸): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

[۱۶۸۱] الموطأ لإمام مالك: ۲/۸۹۶، صحيح البخاری، كتاب الطب، باب ما يذكر في الطاعون، ح: ۵۷۳۰، صحيح مسلم، كتاب

السلام، باب الطاعون والطيرة والكهاتة ونحوها، ح: ۲۲۱۹

[۱۶۸۲] السنن الكبرى للبيهقي: ۶/۳۶۴، الأموال لأبي عبيد: ۵۴۹

[۱۶۸۳] صحيح البخاری، كتاب الاعتصام، باب أجر الحاكم اذا اجتهد فأصاب أو أخطأ، ح: ۷۳۵۲، صحيح مسلم، كتاب الأفضية، باب

بيان أجر الحاكم اذا اجتهد فأصاب أو أخطأ، ح: ۱۷۱۶

[۱۶۸۴] أيضاً

بن عمرو بن حزم سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے بھی مجھے اسی طرح بیان کی۔

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جب حاکم فیصلہ کرتے وقت اجتہاد کرے اور درست فیصلہ کر دے تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے لیکن جب وہ اجتہاد کر کے فیصلہ کرے اور اس میں غلطی کر بیٹھے تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔

یزید بن ہاد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ میں نے یہ حدیث ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے بیان کی، وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابو سلمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی طرح بیان کی۔

ظاہری امر پر حکم لاگو ہونے کا بیان

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بشر کے سوا کچھ نہیں ہوں، تم اپنے جھگڑے میرے پاس (فیصلے کے لئے) لے کر آتے ہو، تو بسا اوقات تم میں سے ایک شخص دوسرے کی نسبت اپنی دلیل کو زیادہ اچھے انداز میں بیان کرتا ہے تو میں اسی کے مطابق فیصلہ کر دیتا ہوں جو میں نے سنا ہوتا ہے، سو جس کے لیے میں کسی چیز کا فیصلہ کرتے ہوئے اس کے (مسلمان) بھائی کا حق اسے دے

مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيدِ بْنِ الْهَادِ، قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهِذَا الْحَدِيثِ أَبَا بَكْرٍ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنَ حَزْمٍ، فَقَالَ: هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه.

۱۶۸۵- (۱۶۵۶): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ)).

قَالَ يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ: فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثِ أَبَا بَكْرٍ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنَ حَزْمٍ، فَقَالَ: هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

باب الحكم بالظاهر

۱۶۸۶- (۷۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَحْسَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذْهُ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ

[۱۶۸۵] أيضاً

دو تو وہ ہر گز اسے نہ لے، کیونکہ میں اسے آگ کا ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوتا ہوں۔

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو بس تمہاری ہی طرح کا ایک بشر ہوں، تم میرے پاس (فیصلہ کرانے کے لیے) اپنے جھگڑے لے کر آتے ہو تو بسا اوقات (ایسا ہوتا ہے کہ) تمہارا ایک فریق اپنی دلیل کو دوسرے کی نسبت بہت اچھے انداز میں بیان کرتا ہے تو میں انہی دلائل کی بناء پر جو میں نے اس سے سنے ہوتے ہیں، فیصلہ اس کے حق میں کر دیتا ہوں، سو میں جس کے حق میں (ظاہری دلائل کی بنیاد پر) اس کے (مسلمان) بھائی کے حق کا فیصلہ کر دوں تو وہ اسے قبول نہ کر لے، کیونکہ میں اسے آگ کا ٹکڑا کاٹ کے دے رہا ہوتا ہوں۔

۱۶۸۷- (۱۳۰۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ، وَإِنِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، فَلَعَلَّ بَعْضُكُمْ أَنْ يَكُونَ الْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ، فَمَنْ قَضَيْتَ لَهُ مِنْ شَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ)).

مویشیوں کے نقصان کر دینے پر چٹھی کا بیان

حرام بن سعد روایت کرتے ہیں کہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اونٹنی نے کسی قوم کے باغ میں داخل ہو کر کافی تباہی کر دی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کے مالکوں کے لیے یہ فیصلہ فرمایا کہ دن کے وقت وہ خود اس کی حفاظت کریں اور جانور جو نقصان رات کے وقت کریں تو اس کے ذمہ دار اس جانور کے مالک ہوں گے۔

باب ضمان ما أفسدت المواشى

۱۶۸۸- (۹۷۳): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيْصَةَ، أَنَّ نَاقَةَ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ دَخَلَتْ حَائِطًا لِقَوْمٍ فَأَفْسَدَتْ فِيهِ، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى أَهْلِ الْأَمْوَالِ حَفْظَهَا بِالنَّهَارِ، وَمَا أَفْسَدَتِ الْمَوَاشِيَ بِاللَّيْلِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى أَهْلِهَا.

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کچھ لفظی اختلاف کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

۱۶۸۹- (۹۷۳): أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيْصَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَنَّ نَاقَةَ

[۱۶۸۷] أيضاً

[۱۶۸۸] الموطأ لإمام مالك: ۲/۷۳۷، سنن أبي داود، كتاب البيوع، باب المواشى تفسد زرع قوم، ح: ۳۰۶۴

[۱۶۸۹] المستدرک للحاکم: ۲/۴۷

لِالْبِرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطَ رَجُلٍ مِّنَ
الْأَنْصَارِ فَأَفْسَدَتْ فِيهِ، فَقَضَى رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ عَلَى أَهْلِ الْحَوَائِطِ حَفِظَهَا بِالنَّهَارِ،
وَعَلَى أَهْلِ الْمَاشِيَةِ مَا أَفْسَدَتْ مَا شِئْتَهُمْ
بِاللَّيْلِ.

باب الدعوى والبيئات

۱۶۹۰- (۹۵۸): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ
ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:
((الْبَيْتَةُ عَلَى الْمُدْعَى))، وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا
أَتَيْقَنُهُ إِنَّهُ قَالَ: ((وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ)).

۱۶۹۱- (۱۵۶۲): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنِ
إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرُوقَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ
الْحَكَمِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلَيْنِ تَدَاعَا دَابَّةً فَأَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا
الْبَيْتَةَ أَنَّهَا دَابَّتُهُ تَنْجَحَهَا، فَقَضَى بِهَا رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ لِلَّذِي هِيَ فِي يَدِهِ.

باب قبول القافة في الولد

۱۶۹۲- (۱۵۶۴): أَخْبَرَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ، عَنِ
حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ أَنَّهُ شَكَ فِي ابْنِ لَهُ فَدَعَا لَهُ
الْقَافَةَ.

۱۶۹۳- (۱۵۶۵): أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ،
عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ

دعوؤں اور دلائل کا بیان

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: دلیل دعویٰ کرنے والے پر ہوگی،
میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا، لیکن مجھے
یقین نہیں ہے کہ واقعی آپ ﷺ نے فرمایا کہ قسم اس
پر ہوگی جس پر دعویٰ کیا گیا۔

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
دو آدمیوں نے ایک جانور کی ملکیت کا دعویٰ کر دیا،
ہر دونے دلیل پیش کی کہ ان کے جانور نے اسے جنم
دیا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے اس جانور کا فیصلہ اس کے
حق میں دے دیا جس کے ہاتھ میں وہ تھا۔

بچے کے بابت قیافہ شناسوں کی بات قبول کرنا

حمید روایت کرتے ہیں کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کو اپنے بیٹے
کے بارے میں شک لاحق ہوا تو انہوں نے قیافہ شناسوں
کو بلوایا۔

یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب بیان کرتے ہیں کہ
دو آدمیوں نے ایک بچے کا دعویٰ کر دیا، تو سیدنا عمر رضی اللہ
عنہ

[۱۶۹۰] السنن الکبری للبیہقی: ۲۵۲/۱۰، صحیح مسلم، کتاب الأقضية، باب اليمين على المدعى عليه، ح: ۱۷۱۱، صحیح البخاری،

کتاب الشهادات، باب اليمين على المدعى عليه في الاموال والحدود، ح: ۲۶۶۸

[۱۶۹۱] سنن الدار قطنی: ۲۰۹/۴، السنن الکبری للبیہقی: ۲۵۶/۱۰

[۱۶۹۲] السنن الکبری للبیہقی: ۲۶۴/۱۰

[۱۶۹۳] الموطأ لإمام مالك: ۷۴۰/۲، المصنف لعبد الرزاق: ۳۶۰/۷

نے اس بچے کے لیے قیافہ شناسوں کو بلایا تو انہوں نے کہا کہ اس میں یہ دونوں ہی شریک ہیں۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے (اس بچے سے) فرمایا: ان دونوں میں جس کے ساتھ تم چاہو چلے جاؤ۔

اختلافِ رواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے معنی کے مثل ہی ہے۔

یہ بھی رواۃ کے اختلاف کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ تَدَاعَايَا وَلَدَا فَدَعَا لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالُوا لَقَدْ اشْتَرَكَا فِيهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَالِإِيهَمَا شِئْتُ.

۱۶۹۴- (۱۵۶۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، مِثْلَ مَعْنَاهُ.

۱۶۹۵- (۱۵۶۷): أَخْبَرَنَا مُطَرِّفُ بْنُ مَازَنٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، مِثْلَ مَعْنَاهُ.

زنا پر گواہی کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو دیکھوں تو میں چار گواہ لانے تک اسے چھوڑے رکھوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا خیال ہے اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پاؤں تو اس کو تپ تک چھوڑے رکھوں جب تک چار گواہ نہ پیش کر دوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

باب الشهادة على الزنا

۱۶۹۶- (۹۹۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ سَعْدًا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا أُمَهُلُهُ حَتَّى آتَى بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نَعَمْ)).

۱۶۹۷- (۱۷۸۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ سَعْدًا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا، أُمَهُلُهُ حَتَّى آتَى بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نَعَمْ)).

ابن مسیب سے مروی ہے کہ سیدنا علی بن ابی

۱۶۹۸- (۱۳۶۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى

[۱۶۹۴] أَيْضًا

[۱۶۹۵] أَيْضًا

[۱۶۹۶] الموطأ لإمام مالك: ۲/۷۳۷، صحيح مسلم، كتاب اللعان، ج: ۱، ۱۴۹۸

[۱۶۹۷] أَيْضًا

[۱۶۹۸] الموطأ لإمام مالك: ۷۳۷، المصنف لابن أبي شيبة: ۹/۴۰۳

طالب رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص (کے حکم) کے بارے میں پوچھا گیا، جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پائے اور اس مرد کو یا اپنی بیوی کو قتل کر دے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر وہ چار گواہ پیش نہیں کرے گا تو اس کے گلے کی رسی مقتول کے ورثاء کو دی جائے (یعنی اس سے قصاص لیا جائے)۔

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ شام میں ایک شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک مرد کو دیکھا، تو اس نے اس مرد کو یا اپنی بیوی کو قتل کر دیا، چنانچہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ وہ اس بارے میں علی رضی اللہ عنہ سے پوچھیں۔ انہوں نے سوال کیا تو سعید بن مسیب نے فرمایا: یہ صورت سرزمین عراق میں موجود نہیں، اس نے قسم دیکر مطالبہ کیا کہ آپ اس بارے میں ضرور بتائیں تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ابو حسن ہوں، اگر وہ چار گواہ نہ لائے تو اس کے گلے کی رسی مقتول کے ورثاء کو دی جائے (یعنی اس سے قصاص لیا جائے)۔

بہتان باز کے تائب ہونے پر قبول گواہی کا بیان زہری بیان کرتے ہیں کہ اہل عراق کا یہ خیال تھا کہ قذف (بہتان) لگانے والے کی گواہی (قبول کرنا) جائز نہیں، سو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں اس لیے کہ سعید بن مسیب نے مجھے بتلایا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو بکر سے فرمایا تھا کہ توبہ کر لو، تمہاری گواہی قبول کی جائے گی یا (فرمایا) اگر تم توبہ کر لو گے تو تمہاری گواہی قبول کی جائے گی۔ میں نے سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کو یہ روایت اسی طرح کئی مرتبہ بیان کرتے سنا، میں نے انہیں

بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَتَلَهُ أَوْ قَتَلَهَا، فَقَالَ: إِنْ لَمْ يَأْتِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَلْيُعْطَ بِرُمَّتِهِ.

۱۶۹۹- (۱۷.۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّ رَجُلًا بِالشَّامِ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَتَلَهُ أَوْ قَتَلَهَا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةَ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ بَأَنَّ يَسْأَلُ لَهُ عَنْ ذَلِكَ عَلِيًّا فَسَأَلَهُ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنْ هَذَا لَشَيْءٌ مَا هُوَ بِأَرْضِ الْعِرَاقِ عَزَمْتُ عَلَيْكَ لِتُخْبِرَنِي فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَا أَبُو حَسَنِ إِنْ لَمْ يَأْتِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَلْيُعْطَ بِرُمَّتِهِ.

باب قبول شهادة القاذف إذا تاب

۱۷۰۰ (۷۵۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: زَعَمَ أَهْلُ الْعِرَاقِ أَنَّ شَهَادَةَ الْمُحْدُودِ لَا تَجُوزُ فَأَشْهَدُ لِأَخْبَرَنِي فَلَانَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِأَبِي بَكْرَةَ تَبَّ تَقْبَلُ شَهَادَتَكَ، أَوْ: إِنْ تَبَّ قَبِلْتُ شَهَادَتَكَ، وَسَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يُحَدِّثُ بِهِ هَكَذَا مِرَارًا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: شَكَّكَ فِيهِ.

[۱۶۹۹] أيضاً

[۱۷۰۰] المستدرک للحاکم: ۳/۴۴۸

یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے اس میں شک ہو گیا ہے۔
 امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:
 میں اس لیے گواہی دیتا ہوں کہ مجھے فلاں نے بتلایا۔ پھر
 انہوں نے اس آدمی کا نام بھی لیا، لیکن مجھے اس کا نام یاد
 نہیں رہا، میں نے پوچھا تو مجھے عمر بن قیس نے بتایا کہ وہ
 سعید بن مسیب تھے، سفیان اس میں شک نہیں کیا کرتے
 تھے کہ وہ سعید بن مسیب ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے ان سے روایت لی ہے وہ ابن
 شہاب سے، وہ سعید بن مسیب سے اور وہ عمر رضی اللہ عنہ سے
 روایت کرتے ہیں۔

زہری بیان کرتے ہیں کہ جب میں کھڑا ہوا اور میں
 نے پوچھا تو عمر بن قیس نے بتایا جو میرے ساتھ مجلس میں
 شریک تھے کہ وہ سعید بن مسیب تھے۔

میں نے سفیان سے کہا: جب سعید بن مسیب نے آپ
 کو بتلایا، تو کیا آپ نے اس وقت شک کیا؟ انہوں نے
 جواب دیا: نہیں، وہ تو ویسے ہی ہے جیسے انہوں نے کہا،
 سوائے اس کے کہ اس بارے میں مجھے شک لاحق ہوا ہے۔

سعید بن مسیب روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن
 خطاب رضی اللہ عنہ جس وقت تین آدمیوں کو کوڑے لگانے لگے تو آپ
 نے انہیں توبہ کی ترغیب دلائی، تو دو نے توبہ کر لی، سو آپ نے
 ان کی گواہی قبول کی۔ لیکن ابو بکرہ نے توبہ کرنے سے انکار
 کر دیا، چنانچہ آپ نے اس کی گواہی کو مردود ٹھہرایا۔

عورتوں اور بچوں کی گواہی کا بیان

ابن جریج سے مروی ہے کہ عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے عورتوں

قَالَ الشَّافِعِيُّ: قَالَ سُفْيَانُ أَشْهَدُ لَأَخْبَرَنِي بِهِ
 فُلَانٌ، ثُمَّ سَمَى رَجُلًا، فَذَهَبَ عَلَيَّ حِفْظُ
 اسْمِهِ، فَسَأَلْتُ قَالَ لِي عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ هُوَ
 سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ، وَكَانَ سُفْيَانُ لَا يَشْكُ
 فِيهِ إِنَّهُ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَغَيْرُهُ يَرُويهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
 عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ عُمَرَ رضي الله عنه.

۱۷۰۱- (۷۵۵): أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ،
 قَالَ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ فَلَمَّا قُمْتُ، سَأَلْتُ،
 فَقَالَ لِي عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ وَحَضَرَ الْمَجْلِسَ
 مَعِيَ: هُوَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ.

قُلْتُ لِسُفْيَانَ: أَشَكَّكَ فِيهِ حِينَ أَخْبَرَكَ أَنَّهُ
 سَعِيدٌ؟ قَالَ: لَا، هُوَ كَمَا قَالَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ
 كَانَ دَخَلَنِي الشَّكُّ.

۱۷۰۲- (۷۵۶): أَخْبَرَنِي مَنْ أَتَى بِهِ مِنْ أَهْلِ
 الْمَدِينَةِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ
 الْمُسَيْبِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه لَمَّا جَلَدَ
 الثَّلَاثَةَ اسْتَبَّاهُمْ فَرَجَعَ اثْنَانِ فَقَبِلَ شَهَادَتَهُمَا
 وَأَبَى أَبُو بَكْرَةَ أَنْ يَرْجِعَ فَرَدَّ شَهَادَتَهُ.

باب شهادة النساء والصبيان

۱۷۰۳- (۱۵۶۸): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَسَعِيدٌ بْنُ

سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ قَالَ فِي شَهَادَةِ النِّسَاءِ عَلَى الشَّيْءِ مِنْ أَمْرِ النِّسَاءِ لَا يَجُوزُ فِيهِ أَقْلٌ مِنْ أَرْبَعٍ .

۱۷۰۴- (۱۳۶۳): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ قَالَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ لِرَجُلٍ مَعَهُنَّ فِي أَمْرِ النِّسَاءِ أَقْلٌ مِنْ أَرْبَعٍ عَدُولٍ .

۱۷۰۵- (۱۳۶۴): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِأَنَّ اللَّهَ يَقُولُ: ﴿مَنْ تَزَوَّنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ﴾ .

باب اليمين مع الشاهد

۱۷۰۶- (۷۴۰): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ سَيْفِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمَكِّيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ، قَالَ عُمَرُ: وَفِي الْأَمْوَالِ .

۱۷۰۷- (۷۴۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَجُلٍ آخَرَ سَمَّاهُ فَلَا يَحْضُرُنِي ذِكْرُ اسْمِهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ .

۱۷۰۸- (۷۴۲): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ عَمْرِو

کے کسی معاملہ میں عورتوں کی گواہی کے بابت فرمایا کہ اس میں چار گواہیوں سے کم ہونا جائز نہیں ہے۔

عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورتوں کے کسی معاملہ میں ان عورتوں کی گواہی کہ جن کے ساتھ کوئی مرد نہ ہو، چار عادل گواہیوں سے کم ہونا جائز نہیں ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَمَنْ تَزَوَّنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ ”گواہ وہ ہوں جن سے تم راضی ہو۔“

ایک گواہ کے ساتھ قسم لینے کا بیان

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گواہ کے ساتھ قسم پر فیصلہ فرمایا۔ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ کا یہ فیصلہ مالی معاملہ کے بارے میں تھا۔

معاذ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اور نبی ﷺ کے ایک اور صحابی جن کا نام مجھے یاد نہیں، روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم مع گواہ پر فیصلہ فرمایا۔

ابن مسیب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم

[۱۷۰۴] السنن الكبرى للبيهقي: ۱۰/۱۵۱

[۱۷۰۵] السنن الكبرى للبيهقي: ۱۰/۱۵۱

[۱۷۰۶] صحيح مسلم، كتاب الاقضية، باب القضاء باليمين والشاهد، ح: ۱۷۱۲، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۱/۳۲۳

[۱۷۰۷] صحيح مسلم، كتاب الاقضية، باب القضاء باليمين والشاهد، ح: ۱۷۱۲، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۱/۳۲۳

[۱۷۰۸] أيضاً

اور ایک گواہ پر فیصلہ فرمایا۔

بْنِ أَبِي عُمَرَ، مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنِ ابْنِ
الْمُسَيَّبِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ
مَعَ الشَّاهِدِ.

سعید بن عبادہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے سیدنا
معاذ رضی اللہ عنہ کی کتاب (تحریر) میں یہ (حکم لکھا ہوا) پایا کہ
رسول اللہ ﷺ نے قسم مع گواہ پر فیصلہ فرمایا۔

۱۷۰۹ (۷۴۳): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ
بْنِ أَبِي عُبَيْدَةَ الدَّرَّاورِدِيُّ، عَنْ رَبِيعَةَ بِنِ
أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو بِنِ
شُرْحَبِيلِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَبَّادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
جَدِّهِ، قَالَ: وَجَدْنَا فِي كِتَابِ سَعْدِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ.

عمرو بیان کرتے ہیں کہ ہم نے سعد بن عبادہ کی
تحریروں میں (یہ لکھا) پایا (جس کے متعلق) سعد بن عبادہ
گواہی دیتے ہیں کہ عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ
نے یہ حکم فرمایا کہ وہ قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ کرے۔

۱۷۱۰ (۷۴۴): أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ، قَالَ: وَذَكَرَ
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ
عَمْرٍو، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: وَجَدْنَا فِي كِتَابِ سَعْدِ
بْنِ عَبَّادَةَ يَشْهَدُ سَعْدُ بْنُ عَبَّادَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ أَمَرَ عَمْرٍو بِنِ حَزْمٍ أَنْ يَقْضِيَ
بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے قسم کے ساتھ ایک گواہ کی موجودگی میں
فیصلہ فرمایا۔

۱۷۱۱ (۷۴۵): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ،
عَنْ رَبِيعَةَ بِنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي
صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ.

عبد العزیز کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث سہیل سے
بیان کی اور مجھے ربیعہ نے بتلائی۔ ربیعہ میری نظر میں ثقہ
راوی ہیں اور میں نے ان سے حدیث بھی بیان کی ہے لیکن
مجھے وہ یاد نہیں۔

قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسُهَيْلٍ،
قَالَ: أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ، وَهُوَ عِنْدِي ثِقَّةٌ، أَنِّي
حَدَّثْتُهُ إِيَّاهُ وَلَا أَحْفَظُهُ.

[۱۷۰۹] سنن الترمذی، أبواب الأحكام، باب ما جاء في اليمين مع الشاهد، ح: ۱۳۴۳، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۱۲۵/۳۸، السنن

الكبرى للبيهقي: ۱۷۱/۱۰

[۱۷۱۰] أيضاً

[۱۷۱۱] سنن أبي داود، كتاب الأفضية، باب القضاء باليمين والشاهد، ح: ۳۶۰۸، سنن الترمذی، أبواب الأحكام، باب ما جاء في اليمين

مع الشاهد، ح: ۱۳۴۳، أبي عوانة: ۵۶/۴

عبدالعزیز کہتے ہیں کہ دراصل سہیل کو کوئی عارضہ لاحق ہوا تھا جو ان کے حافظہ پر اثر انداز ہوا اور بعض حدیثیں وہ بھول گئے اور سہیل اس کے بعد عن ربیعۃ عنہ عن اُبیہ کے الفاظ سے بیان کیا کرتے تھے۔
محمد بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک قسم اور ایک خواہ پر فیصلہ فرمایا۔

جعفر بن محمد بیان کرتے ہیں کہ حکم بن عتیہ قبر کی دیوار پر اپنا ہاتھ رکھ کر اٹھتے ہوئے میرے باپ سے سوال کرنے لگے کہ کیا نبی ﷺ نے ایک گواہ کے ساتھ قسم پر فیصلہ فرمایا تھا؟ محمد نے جواب دیا: جی ہاں، اور اسی کے مطابق ہی تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے تمہارے درمیان فیصلے کیے ہیں۔
مسلم بیان کرتے ہیں کہ جعفر نے فرمایا: (یہ فیصلہ) قرض کے متعلق تھا۔

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے گواہی کے بابت فرمایا: اگر کوئی شخص گواہ لے کر آئے تو وہ اپنے گواہ کے ساتھ قسم اٹھائے۔

ابو جعفر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم مع گواہ پر فیصلہ فرمایا۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ

قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: وَقَدْ كَانَ أَصَابَ سَهَيْلًا عِلَّةٌ أَذْهَبَتْ بَعْضَ حِفْظِهِ، وَنَسِيَ بَعْضَ حَدِيثِهِ، وَكَانَ سَهَيْلٌ بَعْدُ يُحَدِّثُهُ، عَنْ رَبِيعَةَ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ.

۱۷۱۲- (۷۴۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ.

۱۷۱۳- (۷۴۷): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، سَمِعْتُ الْحَكَمَ بْنَ عْتَبَةَ يَسْأَلُ أَبِي، وَقَدْ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى جِدَارِ الْقَبْرِ لَيَقُومَ أَقْضَى النَّبِيِّ ﷺ بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، وَقَضَى بِهَا عَلَيَّ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ.

قَالَ مُسْلِمٌ: قَالَ جَعْفَرٌ: فِي الدِّينِ.

۱۷۱۴- (۷۴۸): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي الشَّهَادَةِ: ((فَإِنْ جَاءَ بِشَاهِدٍ حَلَفَ مَعَ شَاهِدِهِ)).

۱۷۱۵- (۷۴۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ.

۱۷۱۶- (۱۵۳۵): أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ، أَنَّهُ قَالَ

[۱۷۱۲] الموطأ لإمام مالك: ۲/۷۲۱، سنن الترمذی، ابواب احکام، باب ما جاء فی اليمين مع الشاهد، ح: ۱۳۴۴

[۱۷۱۳] المصنف لابن ابي شيبة: ۴/۵۴۴

[۱۷۱۴] صحيح ابي عوانة: ۴/۵۸، سنن الدار قطنی: ۴/۲۱۳، المصنف لعبد الرزاق: ۸/۱۵۴۶

[۱۷۱۵] سبق تخريجه

[۱۷۱۶] المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۲۲/۱۸۱، سنن الترمذی، باب ما جاء فی اليمين مع الشاهد، ح: ۱۳۴۴

لِبَعْضٍ مِّنْ يُّنَاظِرُهُ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: رَوَى
الثَّقَفِيُّ وَهُوَ ثِقَةٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ،
عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم
قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ.

قسم کے مقام اور اس کے وقت کا بیان

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: جس نے میرے اس منبر پر جھوٹی قسم
اٹھائی، اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لیا۔

باب موضع اليمين ووقتها

۱۷۱۷- (۷۱۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ
هَاشِمِ بْنِ عْتَبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ نِسْطَاسٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه، أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى مِنبَرِي
هَذَا يَمِينٍ آثِمَةً تَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

ابو غطفان جمری بیان کرتے ہیں کہ سیدنا زید بن
ثابت رضي الله عنه اور ابن مطیع اپنا جھگڑا لے کر مروان بن حکم کے
پاس گھر آئے، تو مروان نے زید بن ثابت رضي الله عنه کو یہ فیصلہ
سنایا کہ وہ منبر پر قسم اٹھائیں، تو زید رضي الله عنه فرمانے لگے کہ
میں اپنی جگہ پر ہی اسے قسم دیتا ہوں۔ مروان نے کہا:
نہیں، اللہ کی قسم! یہ تو وہیں کرنا پڑے گا جہاں لوگوں کے
غصب شدہ حقوق چھڑائے جاتے ہیں (یعنی منبر پر)، تو زید
بن ثابت رضي الله عنه قسم اٹھانے لگے کہ ان کی بات سچ ہے اور
منبر پر قسم اٹھانے سے منع کرتے رہے۔ مروان اس بات
سے تعجب کرتے تھے۔

۱۷۱۸- (۷۱۶): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ
دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا غَطَفَانَ بْنَ
طَرِيفِ الْمُرِّيِّ قَالَ: اخْتَصَمَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ
وَأَبْنُ مُطِيعٍ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فِي دَارِ
فَقَضَى بِالْيَمِينِ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَلَى
الْمِنْبَرِ فَقَالَ زَيْدٌ أَحْلِفْ لَهُ مَكَانِي قَالَ
مَرْوَانُ لَا وَاللَّهِ إِلَّا عِنْدَ مَقَاتِعِ الْحُقُوقِ
فَجَعَلَ زَيْدٌ يَحْلِفُ أَنْ حَقَّهُ لِحَقِّ وَيَأْبَى أَنْ
يَحْلِفَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَجَعَلَ مَرْوَانُ يَعْجَبُ
مِنْ ذَلِكَ.

مالک رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ زید رضي الله عنه نے زبردستی کی قسم
کو ناپسند فرمایا۔

قَالَ مَالِكٌ: كَرِهَ زَيْدٌ صَبْرَ الْيَمِينِ.

ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے طائف سے
سیدنا ابن عباس رضي الله عنه کو دو لونڈیوں کا مقدمہ لکھ کر

۱۷۱۹- (۷۱۱): أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْمَلٍ،
عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ

[۱۷۱۷] الموطأ لإمام مالك: ۲/۷۲۷، سنن أبي داود، كتاب الأيمان والنذور، ح: ۳۲۴۱، سنن ابن ماجه، كتاب الاحكام، باب اليمين عند
مقاطع الحقوق: ۲۳۲۵، المستدرک للحاکم: ۴/۲۹۶

[۱۷۱۸] الموطأ لإمام مالك: ۲/۷۲۸، صحيح البخاری، كتاب الشهادات، باب يحلف المدعى عليه، تعليقا

[۱۷۱۹] السنن الكبرى للبيهقي: ۱۰/۱۷۸

بھیجا کہ ان میں سے ایک نے دوسری کو مارا ہے لیکن ان دونوں کے خلاف کوئی گواہ نہیں ہے، تو انہوں نے مجھے یہ لکھ کر بھیجا کہ انہیں عصر کے بعد قید کر دو پھر انہیں یہ آیت پڑھ کر سناؤ: **إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ..... الخ** ”یقیناً وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی سی قیمت خرید لیتے ہیں۔“ سو میں نے ایسا ہی کیا تو ایک لونڈی نے اعتراف کر لیا۔

لغو قسم اور پختہ قسم اٹھانے کا بیان

عطاء بیان کرتے ہیں کہ میں اور عبید بن عمیر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے جب کہ وہ حجرے میں محتلف تھیں۔ ہم نے ان سے اس آیت: **لَا يُؤَاخِذُكُمُ..... الخ** ”اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں کی وجہ سے تمہارا مواخذہ نہیں کرے گا۔“ کے بارے پوچھا، تو انہوں نے بتایا کہ اس سے مراد لا واللہ اور بلی واللہ جیسی قسمیں ہیں۔

عروہ سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: لغو قسم سے مراد آدمی کا لا واللہ اور بلی واللہ کہنا ہے۔

انہی سے مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو شخص قسم اٹھائے اور پھر اسے مٹتے کر لے، (پھر اگر وہ اسے توڑے گا) تو اس پر غلام آزاد کرنا لازم ہو گا۔

عَبَّاسٍ مِنَ الطَّائِفِ فِي جَارِيَتَيْنِ ضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى وَلَا شَاهِدَ عَلَيْهِمَا، فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنْ أَحْسِبَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ، ثُمَّ أَقْرَأُ عَلَيْهِمَا: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ ففعلت، فاعترفت.

باب لغو اليمين ومن حلف على يمين فوكدها

۱۷۲۰- (۱۶۴۸): **أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: ذَهَبْتُ أَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عَمِيرٍ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ مُعْتَكِفَةٌ فِي ثَبِيرٍ فَسَأَلْنَاهَا عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ﴾ قَالَتْ: هُوَ لَا وَاللَّهِ وَبَلَى وَاللَّهِ.**

۱۷۲۱- (۱۱۳۲): **أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: لَغْوُ الْيَمِينِ قَوْلُ الْإِنْسَانِ: لَا وَاللَّهِ وَبَلَى وَاللَّهِ.**

۱۷۲۱ م- (۱۱۶۷): **وَبِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَوَكَدَهَا فَعَلِيهِ عِتْقُ رَقَبَةٍ.**

کتاب الجهاد وقسم الغنائم

جہاد اور غنیمتوں کی تقسیم کے مسائل

توحید کے پرچار کے لیے قتال کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تب تک لوگوں سے مسلسل قتال کرتا رہوں گا جب تک وہ لا إله إلا الله نہ کہہ دیں، پھر جب وہ یہ کہہ دیں گے تو وہ اپنے خون اور اموال مجھ سے محفوظ کر لیں گے، مگر ان کا حق (ادا کرنا لازم رہے گا) اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہو گا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں لوگوں سے اس وقت تک مسلسل قتال کرتا رہوں گا جب تک وہ لا إله إلا الله نہ کہہ دیں، سو جب وہ یہ کہہ دیں گے تو وہ مجھ سے اپنے خون اور اپنے مال محفوظ کر لیں گے مگر کسی حق کے ساتھ (ان کا مواخذہ کیا جاسکتا ہے) اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو گا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسری (فارس کا بادشاہ) ہلاک ہو جائے گا

باب القتال علی التوحید

۱۷۲۲ - (۸۳۶): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا أَزَالُ أَقَاتِلُ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَإِذَا قَالُوا فَقَدْ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

۱۷۲۳ - (۹۸۰): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا أَزَالُ أَقَاتِلُ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَإِذَا قَالُوا فَقَدْ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ)).

۱۷۲۴ - (۱۰۲۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي

[۱۷۲۲] صحيح البخارى، كتاب الزكاة، باب وجوب الزكاة، ح: ۱۳۹۹، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب الأمر بقتال الناس حتى

يقولوا: لا اله الا الله محمد رسول الله، ح: ۲۰

[۱۷۲۳] أيضاً

[۱۷۲۴] صحيح البخارى، كتاب الايمان والنذور، باب كيف يعين رسول الله صلى الله عليه وسلم ح: ۶۶۳۰، صحيح مسلم، كتاب

الفتن وأشراف الساعة، باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل، ح: ۲۹۱۸

تو اس کے بعد کوئی کسری نہیں آئے گا اور جب قیصر (روم کا بادشاہ) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں آئے گا، اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم ضرور ان دونوں کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَنْفَعَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ)).

باب ((لا يفرو احد من اثنين))

دو کے مقابلے میں ایک میدان سے نہ بھاگے
سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: **إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ خِيفَةٌ...** الخ ”اگر تم میں سے بیس لوگ صبر کرنے والے ہوئے تو وہ دو سو پر غالب آجائیں گے“ تو اللہ نے ان پر لکھ دیا کہ بیس لوگ دو سو کو دیکھ کر فرار نہ ہوں، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: **الآن خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ...** الخ ”اب اللہ تعالیٰ نے تم سے تخفیف کر دی ہے اور اس نے تم میں کمزوری دیکھ لی ہے، لہذا اب اگر تم میں سے سو صبر کرنے والے لوگ ہوئے تو وہ دو سو پر بھاری آئیں گے۔“ سو اللہ تعالیٰ نے ان سے تخفیف کر دی اور ان پر یہ لکھ دیا کہ دو سو کے مقابلے سے سو لوگ نہ بھاگیں۔

۱۷۲۵- (۱۰۲۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عَشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتِينَ﴾ فَكُتِبَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَقِرَّ الْعَشْرُونَ مِنَ الْمِائَتِينَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿الآن خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ﴾ فَخَفَّفَ عَنْهُمْ وَكُتِبَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَقِرَّ مِائَةٌ مِنَ مِائَتَيْنِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو تین آدمیوں کے مقابلے سے بھاگے وہ حقیقت میں بھاگا نہیں، بھاگا تو وہ ہے جو دو آدمیوں سے ڈر کر بھاگ جائے۔

۱۷۲۶- (۱۵۱۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَنْ فَرَّ مِنْ ثَلَاثَةٍ فَلَمْ يَقِرَّ، وَمَنْ فَرَّ مِنْ اثْنَيْنِ فَقَدْ فَرَّ.

باب منه: الفارون والعكارون

فرار ہونے والے اور پلٹ کر حملہ کرنے والے
سیدنا عبد الرحمن بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک معرکہ کے لیے بھیجا، جب ہم دشمن سے ملے تو لوگوں نے (ہمیں) چاروں طرف سے

۱۷۲۷- (۱۰۲۶): أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيْنَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي

[۱۷۲۵] صحيح البخارى، كتاب التفسير، سورة الأنفال، باب يا أيها النبي حرض المؤمنين على القتال، ح: ۲۶۵۲

[۱۷۲۶] السنن الكبرى للبيهقي: ۷۶/۹

[۱۷۲۷] سنن أبي داود، كتاب الجهاد، باب في التولى يوم الزحف، ح: ۲۶۴۷، سنن الترمذی، أبواب الجهاد، باب ما جاء في الفرار من

الزحف، ح: ۱۷۱۶، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۵۸/۲

گھیر لیا، پھر ہم مدینہ پلٹ آئے اور جب ہم نے دروازہ کھولا تو کہا: اے اللہ کے رسول! ہم میدان چھوڑ کر بھاگ آئے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تم پلٹ کر حملہ کرنے والے ہو اور میں تمہاری جماعت ہوں۔

وفود اور لشکر بھیجنے کا بیان

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی لشکر بھیجتے تو ان کا ایک امیر مقرر کر دیتے اور فرماتے: جب تمہارا مشرکین میں سے کسی دشمن سے سامنا ہو تو انہیں تین امور کی دعوت دینا (عقلمہ کو شک ہوا ہے کہ آپ ﷺ نے لفظ خلال بولا، یا خصال) انہیں اسلام کی دعوت دینا، اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو تم بھی ان سے قبول کر لینا اور ان سے ہاتھ کھینچ لینا (یعنی ان سے لڑائی مت کرنا)، پھر انہیں ان کے علاقے سے مہاجرین کے علاقے کی طرف چلنے کو کہنا اور انہیں یہ بھی بتلانا کہ اگر وہ ایسا کریں گے تو انہیں وہ سب کچھ ملے گا جو مہاجرین کا حق ہے اور ان پر وہ سب کچھ لازم ہو گا جو مہاجرین پر لازم ہے، لیکن اگر وہ اپنے علاقے میں ہی ٹھہرنے کو اختیار کریں تو انہیں بتلانا کہ وہ مسلمانوں کے دیہاتی لوگوں کی حیثیت سے ہوں گے، ان پر بھی اللہ کا حکم اسی طرح لاگو ہو گا جس طرح مسلمانوں پر لاگو ہوتا ہے اور ان کے لیے مال نے میں کوئی حصہ نہیں ہو گا، ہاں اگر وہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد کریں (تو انہیں حصہ ملے گا) لیکن اگر وہ تمہاری (دعوت اسلام) قبول نہ کریں تو انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ جزیہ ادا کریں، اگر تو وہ ایسا کرنے پر تیار ہو جائیں تو ان سے (جزیہ) قبول کر لینا اور معاف کر دینا، لیکن اگر وہ اس سے

سَرِيَّةً فَلَقُوا الْعَدُوَّ، فَحَاصَّ النَّاسُ حَيْصَةَ، فَاتَيْنَا الْمَدِينَةَ، فَفَتَحْنَا بَابَهَا، وَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَحْنُ الْفَرَارُونَ، قَالَ: ((بَلْ أَنْتُمْ الْعَكَارُونَ، وَأَنَا فِتْنَتُكُمْ)).

باب فی البعوث

۱۷۲۸-۸۲۸: أَخْبَرَنَا الثَّقَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثِدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا أَمَرَ عَلَيْهِمْ أَمِيرًا، وَقَالَ: ((فَإِذَا لَقِيتَ عَدُوًّا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى ثَلَاثِ خِلَالَ أَوْ ثَلَاثِ خِصَالٍ، شَكَ عِلْقَمَةَ- اذْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ اذْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ، وَأَخْبِرْهُمْ إِنْ هُمْ فَعَلُوا أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ، وَأَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ، فَإِنْ اخْتَارُوا الْمَقَامَ فِي دَارِهِمْ فَاعْلِمْهُمْ أَنَّهُمْ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ، يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ كَمَا يَجْرِي عَلَى الْمُسْلِمِينَ، وَلَيْسَ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ، فَإِنْ لَمْ يُجِيبُوكَ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ، فَإِنْ فَعَلُوا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَدَعَّهُمْ، فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِينِ بِاللَّهِ تَعَالَى وَقَاتِبْهُمْ)).

بھی انکار کر دیں تو اللہ تعالیٰ سے مدد کے خواستگار ہوتے ہوئے ان سے قتال کرنا۔

سلیمان بن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب کوئی لشکر بھیجتے تو ان کا ایک امیر مقرر فرمادیتے تھے۔ اور انہوں نے آگے مکمل حدیث ذکر کی۔

۱۷۲۹- (۱۰۳۲): أَخْبَرَنَا الثَّقَمَةُ يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا أَمَرَ عَلَيْهِمُ أَمِيرًا، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

باب النهي عن قتل النساء والصبيان

۱۷۳۰- (۱۵۱۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى الَّذِينَ بَعَثَ إِلَى ابْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ عَنِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ.

۱۷۳۱- (۱۲۰۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهِ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا بَعَثَ إِلَى ابْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ نَهَى عَنِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ.

باب المصاب من نساء المشركين

وذراهم

۱۷۳۲- (۱۲۰۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَتَامَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يُسْأَلُ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُبْتَوْنَ، فَيُصَابُ مِنْ

عورتوں اور بچوں کے قتل کی ممانعت کا بیان

ابن کعب بن مالک اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے جن صحابہ کو ابن ابی حقیق کے قتل کے لیے بھیجا تھا انہیں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع کیا تھا۔

ابن کعب بن مالک اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب ابن ابی حقیق کی طرف (لشکر) بھیجا تو آپ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔

جنگ میں مارے جانے والے مشرکین کی

عورتوں اور بچوں کا بیان

سیدنا صعّب بن جتامة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے مشرکین کے گھروں پر رات کے وقت شب خون مارنے کے بارے میں نبی ﷺ سے سنا، جس میں ان کی عورتیں اور بچے بھی قتل ہو جاتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ انہی میں سے ہیں۔ اور عمرو بن دینار،

[۱۷۲۹] السنن الكبرى للبيهقي: ۱۵/۹

[۱۷۳۰] المسند للحميدي: ۳۸۵/۲، الموطأ لإمام مالك: ۴۴۷/۲.

[۱۷۳۱] المسند للحميدي: ۳۸۵/۲، مسند أبي عوانة: ۲۲۱/۴

[۱۷۳۲] صحيح البخاري، كتاب الجهاد والسير، باب أهل الدار يبتون فيصاب الولدان والذراير، ح: ۳۰۱۲، صحيح مسلم، كتاب

الجهاد والسير، باب جواز قتل النساء والصبيان في البيت من غير قصد، ح: ۱۷۶۵

نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيَهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (هُم مِّنْهُمْ))، وَزَادَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ: هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ.

زہری سے یہ اضافہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے آباء میں سے ہیں۔

۱۷۳۳- (۱۵۱۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سئِلَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُبَيِّتُونَ فَيَصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (هُم مِّنْهُمْ))، وَرَبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فِي الْحَدِيثِ: هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ.

سیدنا صعْب بن جثامہ لیشی رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ان مشرکین کے متعلق سوال کیا گیا جو اپنے گھروں میں رات گزار رہے ہوتے ہیں اور ان کی عورتیں اور بچے قتل کر دیے جاتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ انہی میں سے ہیں۔ بسا اوقات سفیان حدیث میں یہ الفاظ بیان کرتے ہیں کہ وہ آباء میں سے ہیں۔

باب الحصار و النزول على حكم الامام

۱۷۳۴- (۱۵۲۱): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَهُ: إِذَا حَاصَرْتُمْ الْمَدِينَةَ كَيْفَ تَصْنَعُونَ؟ قَالَ: نَبَعْتُ الرَّجُلَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَنَصْنَعُ لَهُ هَنَّةً مِنْ جُلُودٍ، قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ رُمِيَ بِحَجَرٍ؟ قَالَ: إِذَا يُقْتَلُ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَسْرُنِي أَنْ تَفْتَحُوا مَدِينَةَ فِيهَا أَرْبَعَةُ آلَافٍ مُّقَاتِلٍ بِتَضْيِيعِ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ.

محاصرے اور امام کے فیصلے کو بجالانے کا بیان

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: جب تم شہر کا محاصرہ کر لو تو تم کیا کرو گے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم ایک آدمی کو چمڑے کا لباس پہنا کر شہر کی طرف بھیجیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر اسے کوئی پتھر مار دے تو؟ انہوں نے کہا: تب وہ قتل ہو جائے گا۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم اس طرح نہ کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے پسند نہیں کہ تم ایک مسلمان کے ضیاع کے بدلے میں ایک ایسا شہر فتح کرو جس میں چار ہزار لڑنے والے آدمی ہوں۔

۱۷۳۵- (۱۵۲۰): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَهُ: إِذَا حَاصَرْتُمْ الْمَدِينَةَ كَيْفَ تَصْنَعُونَ؟ قَالَ: نَبَعْتُ الرَّجُلَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَنَصْنَعُ لَهُ هَنَّةً مِنْ جُلُودٍ، قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ رُمِيَ بِحَجَرٍ؟ قَالَ: إِذَا يُقْتَلُ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَسْرُنِي أَنْ تَفْتَحُوا مَدِينَةَ فِيهَا أَرْبَعَةُ آلَافٍ مُّقَاتِلٍ بِتَضْيِيعِ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے تستر قلعے کا محاصرہ کیا، ہر مزان عمر رضی اللہ عنہ کے حکم پر اترا تو میں اسے عمر رضی اللہ عنہ

[۱۷۳۳] المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۲/۱۰۳، كشف الاستار: ۱/۱۱۴، مسند ابی یعلی: ۳۳۳/۹

[۱۷۳۴] السنن الكبرى للبيهقي: ۹/۴۲

[۱۷۳۵] صحيح البخاري، كتاب الحزبية والموادعة، باب اذا قالوا صابنا و لم يحسنوا اسلمنا، ح: ۲۶۷۰

کے پاس لے کر آیا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: بات کرو، اس نے کہا: زندہ (یعنی دلیر) آدمی کی (طرح بات کروں) یا مردہ (یعنی بزدل) آدمی کی (طرح)؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بات کرو تمہیں کوئی اندیشہ نہیں ہے (یعنی جو کچھ کہنا چاہتے ہو بلا خوف و خطر کہو)۔ وہ کہنے لگا: ہم اور آپ عرب کے باشندے ہیں مگر اللہ نے ہمارے اور تمہارے درمیان فرق رکھا ہے ہم تمہیں غلام بنایا کرتے تھے اور تمہیں قتل کیا کرتے اور تمہارا مال غصب کر لیا کرتے تھے، جب اللہ تمہارے ساتھ ہو گیا تو ہم کمزور ہو گئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! میں نے اپنے بعد بہت زیادہ دشمن اور طاقت چھوڑی ہے، اگر آپ ان کو بھی قتل کر دیں گے تو لوگ زندگی سے ناامید ہو جائیں گے اور اس طرح آپ کی طاقت بھی بڑھ جائے گی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شرم کرو، براء بن مالک اور مجز اہ بن ثور نے لڑائی کی جب تم اس کے قتل کیے جانے سے ڈرے تو تم کہنے لگے: اس کے قتل کی کوئی گنجائش نہیں، میں نے تو اسے کہا ہے بات کرو تمہیں کوئی اندیشہ نہیں ہے، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اس سے رشوت یا کوئی اور چیز لی ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم! نہ میں نے اس سے نہ رشوت لی ہے اور نہ ہی کوئی اور چیز، تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو تم نے گواہی دی ہے اس پر اپنے علاوہ کوئی اور آدمی بھی پیش کر دیا پھر تمہیں سزا ملے گی، میں وہاں سے نکلا تو مجھے زبیر بن عوام ملے تو انہوں نے بھی میرے ساتھ گواہی دی، عمر رضی اللہ عنہ نے اسے قتل نہ کیا، وہ بھی بعد میں مسلمان ہو گیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی تنخواہ مقرر کر دی۔

غزوة خیبر کا بیان

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

الْهُرْمَزَانُ عَلَى حُكْمِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَدِمْتُ بِهِ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا أَنْتَهَيْنَا إِلَيْهِ قَالَ لَهُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَكَلَّمْ قَالَ كَلَامٌ حَيٌّ أَوْ كَلَامٌ مَيِّتٌ قَالَ تَكَلَّمْ لَا بَأْسَ . قَالَ: إِنَّا وَإِيَّاكُمْ مَعَاشِرَ الْعَرَبِ مَا خَلَى اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كُنَّا نَتَعَبِدُكُمْ وَنَقْتُلُكُمْ وَنَعَصِبُكُمْ فَلَمَّا كَانَ اللَّهُ مَعَكُمْ لَمْ يَكُنْ لَنَا يَدَانِ . فَقَالَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا تَقُولُ؟ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ تَرَكْتُ بَعْدِي عَدُوًّا كَثِيرًا وَشَوْكَةً شَدِيدَةً فَإِنْ قَتَلْتَهُ يَأْيُسُ الْقَوْمُ مِنَ الْحَيَاةِ وَيَكُونُ أَشَدَّ لَشَوْكَتِهِمْ فَقَالَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَسْتَحْيِي قَاتِلَ الْبِرَاءِ بْنِ مَالِكٍ وَمَجْرَاهَةَ بْنَ ثَوْرٍ فَلَمَّا خَشِيتُ أَنْ يَقْتُلَهُ قُلْتُ لَيْسَ إِلَيَّ قَتْلُهُ سَبِيلٌ قَدْ قُلْتَ لَهُ تَكَلَّمْ لَا بَأْسَ . فَقَالَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ارْتَشَيْتُ وَأَصَبْتُ مِنْهُ . فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا ارْتَشَيْتُ وَلَا أَصَبْتُ مِنْهُ قَالَ لَتَأْتِيَنِي عَلَى مَا شَهِدْتَ بِهِ بِغَيْرِكَ أَوْ لِأَبْدَانٍ بِعُقُوبَتِكَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَقِيْتُ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَشَهِدَ مَعِيَ وَأَمْسَكَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَسْلَمَ وَفَرِضَ لَهُ .

باب غزوة خیبر

۱۷۳۶ - (۱۵۲۳): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

خیبر کی طرف چلے اور رات کو وہاں پہنچ گئے اور رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ آپ کہیں جب رات کو پہنچتے تو تب تک وہاں حملہ نہ کرتے جب تک کہ صبح نہ ہو جاتی۔ اگر اذان کی آواز سنتے تو رُک جاتے، اور اگر وہاں کے لوگ نماز نہ پڑھتے ہوتے (یعنی اذان کی آواز نہ آتی) تو صبح ہوتے ہی ان پر حملہ کر دیتے۔ جب آپ نے خیبر میں صبح کی تو آپ سوار ہوئے اور مسلمان بھی سوار ہو گئے۔ وہاں کے لوگ جب اپنے ہتھوڑوں اور اپنی کدالوں کو لیے نکلے اور جیسے ہی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو پکار اٹھے: محمد اور لشکر، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر، خیبر تباہ ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے پاس آتے ہیں تو ڈرائے ہوؤں کی صبح بری ہوتی ہے۔

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ابو طلحہ کے پیچھے سوار تھا اور میرے قدم رسول اللہ ﷺ کے قدموں کو چھو رہے تھے۔

غزوة بنی مصطلق اور بنی نضیر کا بیان

عبد اللہ بن عون بیان کرتے ہیں کہ نافع نے ان کی طرف خط لکھا جس میں انہوں نے لکھا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی مصطلق پر شب خون مارا اور وہ مریسج مقام پر اپنے اونٹوں میں بے خبری کی حالت میں تھے، تو آپ نے ان کے لڑائی کے قابل لوگوں کو قتل کر دیا اور ان کے بچوں کو قیدی بنا لیا۔

نافع، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر کے اموال کو جلا یا تھا۔

الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ فَانْتَهَى إِلَيْهَا لَيْلًا، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا طَرَقَ قَوْمًا لَمْ يُغِرْ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ، وَإِنْ لَمْ يَكُونُوا يُصَلُّونَ أَغَارَ عَلَيْهِمْ حِينَ يُصْبِحُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ رَكِبَ وَرَكِبَ الْمُسْلِمُونَ وَخَرَجَ أَهْلُ الْقَرْيَةِ وَمَعَهُمْ مَكَاتِلُهُمْ وَمَسَاحِيهِمْ، فَلَمَّا رَأَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَالْحَمِيسُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اللَّهُ أَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ، فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ)).

قَالَ أَنَسٌ: وَإِنِّي لَرَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ، وَإِنَّ قَدَمِي لَتَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

باب غزوة بنی المصطلق وبنی النضیر

۱۷۳۷- (۱۵۱۳): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْنٍ، أَنَّ نَافِعًا كَتَبَ إِلَيْهِ يُخْبِرُهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُونَ فِي نَعْمِهِمْ بِالْمَرِيْسِجِ، فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الدَّرِيَّةَ.

۱۷۳۸- (۱۵۱۵): أَخْبَرَنَا أَبُو ضَمْرَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ

[۱۷۳۷] صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب غزوة بنی المصطلق، ح: ۴۱۳۸، صحيح مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب جواز الإغارة

على الكفار الذين بلغتهم دعوة الإسلام، ح: ۱۷۳۰

[۱۷۳۸] صحيح البخاري، كتاب الجهاد والسير، باب حرق الدور والنخيل، ح: ۳۰۲۱، صحيح مسلم، كتاب الجهاد، باب جواز قطع

أشجار الكفار وتحريقها، ح: ۱۷۴۶

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَرَقَ أَمْوَالَ بَنِي النَّضِيرِ .

ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر کے اموال کو جلایا تو کسی کہنے والے نے کہا: ”بنی لوی کے سرداروں پر بویہ نامی مقام پر آگ کے بڑے بڑے شعلوں کا اٹھنا آسان ہو گیا ہے۔“

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر کی کھجوریں کاٹیں اور انہیں جلایا جو کہ بویہ میں تھیں۔

ابن شہاب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر کے اموال جلادیئے تھے، تو ایک کہنے والے نے کہا تھا: بنو لوی کے سرداروں پر بویہ نامی جگہ پر شعلوں کا اٹھنا آسان ہو گیا ہے۔

اسامہ بن زید روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں گھروں پر صبح کے وقت حملہ کروں اور انکے گھروں کو جلادوں۔

غزوة حنین اور قاتل کو اضافی طور پہ سامانِ مقتول دینے کا بیان

سیدنا ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حنین

۱۷۳۹- (۱۵۱۶): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَرَقَ أَمْوَالَ بَنِي النَّضِيرِ فَقَالَ قَائِلٌ:

وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ حَرِيقٌ بِالْبُؤَيْرَةِ مُسْتَطِيرٌ

۱۷۴۰ (۱۵۲۷): أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَقَ، وَهِيَ الْبُؤَيْرَةُ.

۱۷۴۱- (۱۵۲۸): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَرَقَ أَمْوَالَ بَنِي النَّضِيرِ، فَقَالَ قَائِلٌ:

وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ حَرِيقٌ بِالْبُؤَيْرَةِ مُسْتَطِيرٌ

۱۷۴۲- (۱۵۲۹): أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ الْأَزْهَرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أُغِيرَ صَبَاحًا عَلَى أَهْلِ أَبْنَاءِ وَأُحَرِّقَ.

باب غزوة يوم حنين و تنفيل القاتل

سلب المقتول

۱۷۴۳- (۱۱۱۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ

[۱۷۴۱] أيضاً

[۱۷۴۰] أيضاً

[۱۷۳۹] أيضاً

[۱۷۴۲] سنن أبي داود، كتاب الجهاد، باب في الحرق في بلاد العدو، ح: ۲۶۱۵، سنن ابن ماجه، كتاب الجهاد، باب التحريق بأرض

العدو، ح: ۲۸۴۳، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۲۰۵/۵، شرح معاني الآثار: ۲۰۸/۳

[۱۷۴۳] الموطأ لإمام مالك: ۴۵۴/۲، صحيح البخاری، كتاب فرض الخمس، باب من لم يحسن من الاسلام، ح: ۳۱۴۲، صحيح مسلم،

كتاب الجهاد والسير، باب استحراق القاتل سلب القتل، ح: ۱۷۵۱

کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے، جب ہم (دشمن سے) ملے تو مسلمانوں کی گشت لگانے والی ایک جماعت تھی، میں نے دیکھا کہ ایک مشرک مسلمانوں میں سے ایک آدمی پر غلبہ پائے ہوئے تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں اس کے گرد چکر لگانے لگا، یہاں تک کہ میں نے اس کو پیچھے سے آلیا اور اس کی گردن کورسی کا بہت سخت پھندا ڈال دیا تو وہ مجھ پر پلٹا اور اس نے مجھے اتنی سختی سے کھینچا کہ مجھے اس سے موت کی یو آنے لگی، پھر وہ مر گیا۔ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے ان سے پوچھا کہ لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ کا حکم ہے، پھر لوگ لوٹ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی کو قتل کرے اور (اس کے پاس) اس پر کوئی دلیل ہو تو اس (مقتول) کا سامان اسی کو ملے گا۔ میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا: میری گواہی کون دے گا؟ (جب کسی نے گواہی نہ دی تو) میں بیٹھ گیا، آپ ﷺ نے دوسری مرتبہ فرمایا تو میں پھر کھڑا ہوا اور کہا: میری گواہی کون دے گا؟ (لیکن گواہی نہ ملنے پر) میں پھر بیٹھ گیا، پھر آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ فرمایا تو میں تیسری بار کھڑا ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو قتادہ! تیرا کیا معاملہ ہے؟ میں نے آپ ﷺ کے سامنے سارا قصہ بیان کر دیا تو لوگوں میں سے ایک شخص بولا: اے اللہ کے رسول! اس نے سچ کہا ہے اور اس مقتول کا سامان میرے پاس ہے، آپ ﷺ اسے یہ دے کر اس کو خوش کر دیجیے۔ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم بخدا! ایسا کبھی نہیں ہو گا اور نہ ہی آپ ﷺ ایسا کریں گے کہ شیران خدا میں سے ایک شیر اللہ کی طرف سے لڑے اور اس کا سامان آپ ﷺ تجھے دے دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس

سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ كَثِيرٍ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا التَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ: فَاسْتَدْرْتُ لَهُ حَتَّى آتَيْتُهُ مِنْ وِرَائِهِ فَضَرَبْتُهُ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ ضَرْبَةً فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ، فَأَرْسَلَنِي، فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا بَالُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَمْرُ اللَّهِ، ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيْنَةٌ فَلَهُ سَلْبُهُ))، فَقُمْتُ، فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ، فَقَالَهَا الثَّانِيَّةُ، فَقُمْتُ، فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ، فَقَالَهَا الثَّلَاثَةُ، فَقُمْتُ فِي الثَّلَاثَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ؟)) فَأَقْتَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَسَلَبُ ذَلِكَ الْقَتِيلِ عِنْدِي، فَأَرْضِيهِ مِنْهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَا هَا هِيَ إِلَّا إِذَا، لَا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أَسَدِ اللَّهِ تَعَالَى يُقَاتِلُ عَنْ اللَّهِ فَيُعْطِيكَ سَلْبَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((صَدَقَ، فَأَعْطِهِ إِيَّاهُ))، قَالَ أَبُو قَتَادَةَ: فَأَعْطَانِيهِ، فَبِعْتُ الدَّرْعَ فَأَبْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلَمَةَ، فَإِنَّهُ لِأَوَّلِ مَالٍ تَأْتَلْتُ فِي الْإِسْلَامِ.

نے سچ کہا ہے، لہذا اسے اُس کا سامان دے دو۔ ابو قتادہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے وہ سامان دے دیا، تو میں نے زہ بیچ ڈالی اور اس (کی قیمت) سے بنو سلمہ کے محلے میں ایک باغ خرید لیا، یہ پہلامال تھا جو میں نے اسلام میں حاصل کیا تھا۔

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: الحرف نے مراد کھجور (کا باغ) ہے۔

قَالَ مَالِكٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: الْمَخْرَفُ: النَّخْلُ.

دوڑر ہیں پہن کر نکلنے کا بیان

سائب بن یزید بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ احد کے دن دوڑر ہیں پہنے ہوئے نکلے۔

باب المظاهرة بين درعين

۱۷۴۴- (۱۵۳۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ظَاهَرَ يَوْمَ أُحُدٍ بَيْنَ دَرْعَيْنِ.

مال غنیمت کی تقسیم کا بیان

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑے کے دو حصے اور گھوڑسوار کا ایک حصہ مقرر کیا۔

باب قسم المغنم

۱۷۴۵- (۱۵۴۲): أَخْبَرَنَا الثَّقَفُ، مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ إِسْحَاقَ الْأَزْرَقِ الْوَأَسْطِي، عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَرَبَ لِلْفَرَسِ بِسَهْمَيْنِ، وَلِلْفَارِسِ بِسَهْمٍ.

یحییٰ بن عباد بن عبد اللہ بن زبیر سے مروی ہے بیان کرتے ہیں کہ زبیر بن عوام مال غنیمت میں چار حصے مقرر کیا کرتے تھے۔ ایک حصہ اپنے لیے، دو گھوڑے کے اور ایک حصہ اقرباء میں تقسیم کرتے۔

۱۷۴۶- (۱۵۴۳): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَضْرِبُ فِي الْمَغْنَمِ بِأَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ سَهْمٌ لَهُ وَسَهْمَيْنِ لِقَرَيْبِهِ وَسَهْمٌ فِي ذِي الْقُرْبَى.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اقرباء کے حصے سے مراد ان کی ماں صفیہ کا حصہ ہے، واللہ اعلم۔ سفیان کوشک

قَالَ الشَّافِعِيُّ: يَعْنِي وَاللَّهِ أَعْلَمُ، بِسَهْمِ ذِي الْقُرْبَى سَهْمَ صَفِيَّةِ أُمِّهِ، وَقَدْ شَكَّ سُفْيَانُ،

[۱۷۴۴] سنن ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب السلاح، ح: ۲۸۰۵

[۱۷۴۵] صحیح البخاری، کتاب الجہاد ج باب سهام الفرس، ح: ۲۸۶۳، صحیح مسلم، کتاب الجہاد والسير، باب كيفية قسمة الغنمة

بين الحاضرین، ح: ۱۷۶۲

[۱۷۴۶] السنن الكبرى للبيهقي: ۳۲۶/۶، سنن الدارقطني: ۱۰۹/۴، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۴۰/۳

لاحق ہوا ہے کہ آیا انہوں نے ہشام سے اور ہشام نے یحییٰ سے سماع روایت کی ہے، البتہ سفیان کو اس میں شک نہیں ہے کہ وہ ہشام کی حدیث ہے جسے وہ یحییٰ کے طریق سے روایت کرتے ہیں، انہیں اور ان کے علاوہ ہشام سے یاد رکھنے والوں میں سے بھی کسی کو شک نہیں ہے۔

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قرابت داروں کا حصہ بنو ہاشم اور بنی مطلب میں تقسیم کیا تو میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے اور ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ بنو ہاشم سے ہمارے بھائی ہیں، ہم ان کی فضیلت کا انکار نہیں کرتے آپ کے اس مقام و مرتبہ کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے ان سے آپ کو دیا ہے۔ بنو مطلب کے ہمارے بھائیوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ نے انہیں تو دیا ہے اور ہمیں محروم رکھا ہے جبکہ ہماری اور ان کی قرابت ایک ہی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنو ہاشم اور بنو مطلب اس طرح ایک ہی چیز ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیں۔

زہری سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سابقہ حدیث کے معنی کی مثل ہی بیان کرتے ہیں۔

سعید بن مسیب، سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل سابق بیان کرتے ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے مطرف بن مازن سے ذکر کیا کہ

أَحْفَظُهُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ يَحْيَى سَمَاعًا، وَلَمْ يَشْكُ سَفْيَانَ أَنَّهُ مِنْ حَدِيثِ هِشَامٍ، عَنْ يَحْيَى هُوَ وَلَا غَيْرُهُ مِمَّنْ حَفِظَهُ عَنْ هِشَامٍ.

۱۷۴۷- (۱۵۴۴): أَخْبَرَنَا مُطَرِّفُ بْنُ مَازَانَ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَهْمَ ذِي الْقُرْبَى بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ آتَيْتُهُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَؤُلَاءِ إِخْوَانُنَا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، لَا نُكْرُ فَضْلَهُمْ لِمَكَانِكَ الَّذِي وَضَعَكَ اللَّهُ بِهِ مِنْهُمْ، أَرَأَيْتَ إِخْوَانَنَا مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ، أَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكَنَا أَوْ مَنَعْتَنَا، وَإِنَّمَا قَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ وَاحِدَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ، وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ هَكَذَا))، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ.

۱۷۴۸- (۱۵۴۵): أَخْبَرَنَا أَحْسِبُهُ دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَ مَعْنَاهُ.

۱۷۴۹- (۱۵۴۶): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنِ

یونس اور ابن اسحاق دونوں ابن شہاب سے حدیث بیان کرتے ہیں اور وہ ابن سنیب سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: ہمیں اسی طرح معمر نے بیان کیا ہے جس طرح میں نے بیان کیا ہے۔ شاید ابن شہاب نے اسے ان دونوں سے اکٹھا روایت کیا ہے۔

علی بن حسین، رسول اللہ ﷺ سے مثل سابق بیان کرتے ہیں اور اضافہ بھی کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جو بنو ہاشم اور بنو مطلب کے درمیان تفریق ڈالے۔

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قرابت داروں کا حصہ بنو ہاشم اور بنو مطلب میں تقسیم کیا، اس میں سے نہ تو بنو عبد شمس سے کسی کو دیا اور نہ ہی بنو نوفل کو کوئی چیز دی۔

عبدالرحمن بن ابی لیلی بیان کرتے ہیں کہ میری ملاقات سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے زیتون والے پہاڑوں کے پاس ہوئی، تو میں نے ان سے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، تم اہل بیت کا خمس سے جو حصہ ہے اس کے متعلق سیدنا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے کیا کیا ہے؟ تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تو خمس تھا ہی نہیں اور اگر تھا بھی تو وہ انہوں نے ہمیں پورا پورا دے دیا تھا۔ رہے عمر رضی اللہ عنہ تو وہ ہمیں باقاعدہ دیتے رہے، یہاں تک کہ ان کے پاس سوس اور اہواز کا ساز و سامان آیا، یا کہا کہ اہواز اور فارس کا، مجھے (یعنی امام شافعی رضی اللہ عنہ کو ان الفاظ میں) شک ہوا ہے،

النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ مَعْنَاهُ .
قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُطَرِّفِ بْنِ مَازِنَ، أَنَّ يُونُسَ وَابْنَ إِسْحَاقَ رَوِيَا حَدِيثَ أَبِي شَهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ كَمَا وَصَفْتُ، فَلَعَلَّ ابْنَ شَهَابٍ رَوَاهُ عَنْهُمَا مَعًا .

۱۷۵۰- (۱۵۴۷): أَخْبَرَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ شَافِعٍ، عَنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، مِثْلَهُ، وَزَادَ: ((لَعَنَ اللَّهُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ)).

۱۷۵۱- (۱۵۴۸): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَهَمَ ذِي الْقُرْبَى بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ، وَلَمْ يُعْطِ مِنْهُ أَحَدًا مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَلَا بَنِي نَوْفَلِ شَيْئًا .

۱۷۵۲- (۱۵۴۹): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَطَرِ الْوَرَّاقِ وَرَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ كِلَاهُمَا عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَتِيْبَةَ، عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: لَقِيتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَى أَنْتَ وَأُمِّي، مَا فَعَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي حَقِّكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ مِنَ الْخُمْسِ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَمَا أَبُو بَكْرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ فَلَمْ يَكُنْ فِي زَمَانِهِ أَخْمَاسٌ وَمَا كَانَ فَقَدْ أَوْفَانَاهُ وَأَمَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعْطِينَاهُ حَتَّى جَاءَهُ مَالُ السُّوسِ وَالْأَهْوَاذِ

[۱۷۵۰] أيضاً

[۱۷۵۱] أيضاً

حدیث مطریا کسی دوسری حدیث میں یہ بھی ذکر ہے کہ آپ نے فرمایا: مسلمانوں میں دوستی ہے اگر تم چاہو تو اپنا حق چھوڑ دو اور ہم اسے مسلمانوں کے بھائی چارے میں خرچ دیں، حتیٰ کہ جب ہمارے پاس مال آئے گا تو ہم تمہیں تمہارا پورا پورا حق دے دیں گے۔ تو عباس رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ اسے ہمارا حق نہ کھلائیں، میں نے اسے کہا: اے ابوالفضل! کیا ہم ان سے زیادہ حق نہیں رکھتے جنہوں نے امیر المؤمنین کو تسلیم کیا اور مسلمانوں کے بھائی چارے کا دفاع کیا۔ ہم عمر رضی اللہ عنہ کو پورا پورا دیں گے، قبل اس سے کہ ان کے پاس مال آئے اور وہ ہمیں اس سے ادا کریں۔

اور حکم حدیث مطریا کسی دوسری حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا حق ہے اور میں نہیں جانتا کہ جب مال زیادہ ہو جائے گا تو تمام ہی تمہارا ہو گا۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں اتنا دیتا ہوں جتنا میں تمہارے لیے سمجھتا ہوں۔ تو انہوں نے (اتنا لینے سے) انکار کر دیا، سوائے اس کے کہ وہ سارا دیں۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے بھی انہیں مکمل دینے سے انکار کر دیا۔

مالک بن اوس سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غلاموں کے علاوہ ہر ایک کا اس مال میں حق ہے وہ اسے دیا جائے یا اس سے روک لیا جائے، سوائے تمہارے غلاموں کے۔

مالک بن اوس نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور (اس میں یہ اضافہ ہے کہ) آپ نے فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو ایک چرواہے کو بھی اس کے حق کی

أَوْ قَالَ الْأَهْوَازِ أَوْ قَالَ فَارِسَ قَالَ الشَّافِعِيُّ: أَنَا أَشْكُ فَقَالَ فِي حَدِيثِ مَطَرٍ أَوْ حَدِيثِ الْآخَرَ فَقَالَ: فِي الْمُسْلِمِينَ خَلَّةٌ فَإِنْ أَحْبَبْتُمْ تَرَكَتُمْ حَقَّكُمْ فَجَعَلْنَاهُ فِي خَلَّةِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى يَأْتِيَنَا مَالٌ فَأَوْفِيكُمْ حَقَّكُمْ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِعَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا تُطْمَعُهُ فِي حَقِّنَا فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا الْفَضْلِ أَلَسْنَا أَحَقُّ مِنْ أَجَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَفَعَ خَلَّةَ الْمُسْلِمِينَ فَتَوَفَّى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُ مَالٌ فَيَقْضِيَنَاهُ. وَقَالَ الْحَكَمُ فِي حَدِيثِ مَطَرٍ وَالْآخَرَ: إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَكُمْ حَقٌّ وَلَا يَبْلُغُ عِلْمِي إِذْ كَثُرَ أَنْ يَكُونَ لَكُمْ كُلُّهُ فَإِنْ شِئْتُمْ أُعْطِيَتْكُمْ مِنْهُ بِقَدْرِ مَا أَرَى لَكُمْ فَأَيُّنَا عَلَيْهِ إِلَّا كُلُّهُ فَأَبَى أَنْ يُعْطِيَنَا كُلَّهُ.

۱۷۵۳- (۱۵۵۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا أَحَدٌ إِلَّا وَلَهُ فِي هَذَا الْمَالِ حَقٌّ أُعْطِيَهُ أَوْ مَنَعَهُ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ.

۱۷۵۴- (۱۵۵۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَحْوَهُ، وَقَالَ: لَيْسَ

عَشْتُ لِيَأْتِيَنَّ الرَّاعِيُ بِسُرٍّ وَحَمِيرٍ حَقَّةٌ.

کھجوریں اور گدھالے گا۔

باب منه: في تنفيل السرية

۱۷۵۵- (۱۵۴۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ،
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ
سَرِيَّةً فِيهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَبْلَ نَجْدٍ فَعَزَمُوا إِيَّالَا
كَثِيرَةً، فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمْ اثْنِي عَشَرَ بَعِيرًا، أَوْ
أَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا، ثُمَّ نَفَلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا.

کسی لشکر کو مالِ غنیمت سے زائد دینے کا بیان
سیدنا ابن عمر رضي الله عنهما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
نے ایک لشکر نجد کی طرف بھیجا جس میں عبد اللہ بن عمر رضي الله عنهما
بھی تھے، انہیں بہت سے اونٹ غنیمت میں ملے تو ان میں
سے ہر ایک کے حصے میں بارہ یا گیارہ اونٹ آئے، پھر ایک
ایک اونٹ انہیں زائد بھی دیا گیا۔

باب الفرق بين المقاتلة

والذرية

۱۷۵۶- (۱۵۵۲): أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ
اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما
قَالَ: عُرِضْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ عَامَ أُحُدٍ وَأَنَا
ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ سَنَةً، فَرَدَّنِي، ثُمَّ عُرِضْتُ
عَلَيْهِ عَامَ الْخُنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ
فَأَجَازَنِي.

مقابلے میں لڑنے والوں اور ان کے بچوں میں
فرق کرنا

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضي الله عنهما نے فرمایا:
میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جنگِ اُحد کے سال (جنگ)
میں شرکت کی اجازت کے لیے (لایا گیا، اس وقت میں
چودہ برس کا تھا تو آپ ﷺ نے مجھے واپس بھیج دیا، پھر میں
آپ کے پاس جنگِ خندق کے موقع پر آیا اور اس وقت میری
عمر پندرہ برس تھی تو آپ نے اجازت دے دی۔ نافع بیان
کرتے ہیں کہ یہی حدیث میں نے عمر بن عبدالعزیز سے
بیان کی تو انہوں نے فرمایا: یہ بچوں اور جنگجوؤں کے
درمیان فرق ہے اور آپ نے لکھا کہ پندرہ سال کے
لڑکوں کو جنگجوؤں میں شمار کیا جائے اور اس سے کم عمر
والوں کو بچوں میں شمار کیا جائے۔

قَالَ نَافِعٌ: فَحَدَّثْتُ بِهِذَا الْحَدِيثِ عُمَرَ بْنَ
عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَقَالَ: هَذَا فَرْقٌ بَيْنَ الْمُقَاتِلَةِ
وَالذَّرِيَّةِ وَكَتَبَ أَنْ يُفَرِّضَ لِابْنِ خَمْسِ
عَشْرَةَ سَنَةً فِي الْمُقَاتِلَةِ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْهَا فِي
الذَّرِيَّةِ.

اس کا بیان جو اللہ تعالیٰ نے بنو نضیر کے اموال سے

باب ما أفاء الله على رسوله ﷺ من

أموال بني النضير

۱۷۵۷- (۱۵۳۶): أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ، وَسَمِعْتُ

اپنے رسول کو عطا فرمایا تھا
مالک بن اوس بن حد ثان بیان کرتے ہیں کہ میں نے

[۱۷۵۵] الموطأ لإمام مالك: ۴۵۰/۲، صحيح البخاري، كتاب فرض الخمس، باب ومن الدليل على ان الخمس للإمام، ج: ۳۱۳۴،

صحيح مسلم، كتاب الجهاد، باب الأنفال، ج: ۱۷۴۹

[۱۷۵۶] صحيح البخاري، كتاب الشهادات، باب بلوغ الصبيان وشهادتهم، ج: ۲۶۶۴، صحيح مسلم، كتاب الإمامة، باب سن البلوغ، ج: ۱۸۶۸

[۱۷۵۷] صحيح البخاري، كتاب الجهاد والسير، باب المحج ومن يترس بترس صاحبه، ج: ۲۹۰۴

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جب عباس رضی اللہ عنہ اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آپ کے پاس نبی ﷺ کے اموال کے متعلق جھگڑالے کر آئے، تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بنو نضیر کے جو اموال تھے، یہ ان میں سے تھے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بطور عطاء کیے تھے اور یہ اس میں سے تھے جس میں مسلمانوں نے اونٹ اور گھوڑے نہیں دوڑائے تھے (یعنی جنگ کی نوبت نہیں آئی تھی) اور یہ مسلمانوں کی بجائے صرف رسول اللہ ﷺ کے لیے خاص تھے۔ رسول اللہ ﷺ اس میں سے اپنے اہل پر خرچ کرتے، سال بھر جو بچتا ہے جہاد فی سبیل اللہ کی تیاری کے لیے گھوڑوں اور اسلحہ میں خرچ کر دیتے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے رحلت فرما جانے کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ اسی طرح والی بنے جس طرح رسول اللہ ﷺ تھے۔ پھر میں اس کا والی بنا جس طرح رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر تم نے مجھ سے کہا کہ میں تم کو ذمہ دار بنا دوں تو میں نے تم دونوں کو اس شرط پر اس کا ذمہ دار بنا دیا کہ تم بھی اس میں اسی طرح کام کرو جس طرح رسول اللہ ﷺ اپنی ولایت میں کیا کرتے تھے۔ بعد ازاں اس کے ابو بکر رضی اللہ عنہ والی بنے۔ پھر میں اس کا ذمہ دار بنا اور تم میرے پاس جھگڑالے کر آئے ہو کہ میں تم سے ہر ایک کو اس کا حصہ دے دوں، کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم میں اس فیصلے کے خلاف فیصلہ کروں جو میں نے تم میں پہلے کیا تھا؟ ایسا ہر گز نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے اذن سے آسمان اور زمین قائم ہے! میں آپ کے درمیان اس کے سوا اور کوئی فیصلہ نہیں کروں گا۔ اگر تم اس سے عاجز آ گئے ہو تو اسے مجھے واپس کر دو۔ میں ہی تم دونوں سے اسے کافی ہوں۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے سفیان نے بیان کیا کہ

ابن عیینہ، یحَدِّثُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ مَالِكَ بْنَ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَالْعَبَّاسَ، وَعَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَخْتَصِمَانِ إِلَيْهِ فِي أَمْوَالِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ عُمَرُ ﷺ: كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا آفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ، فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَالِصًا دُونَ الْمُسْلِمِينَ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُفِقُ مِنْهَا عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَةٍ، فَمَا فَضَلَ جَعَلَهُ فِي الْكِرَاعِ وَالسَّلَاحِ عِدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَوَلِيَهَا أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ بِمِثْلِ مَا وَلِيَهَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ وَلِيَتْهَا بِمِثْلِ مَا وَلِيَهَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ سَأَلْتُمَانِي أَنْ أُوَلِّيَكُمَاهَا فَوَلَّيْتُكُمَاهَا عَلَى أَنْ تَعْمَلَا فِيهِ بِمِثْلِ مَا وَلِيَهَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ وَلِيَهَا بِهِ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ وَلَّيْتُهَا بِهِ، فَجِئْتُمَانِي تَخْتَصِمَانِ، أَتْرِيدَانِ أَنْ أَدْفَعَ إِلَيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا نِصْفًا؟ أَتْرِيدَانِ مِنِّي قِضَاءً غَيْرَ مَا قَضَيْتُ بِهِ بَيْنَكُمَا أَوْ لَا؟ فَلَا وَالَّذِي يَأْذِنُهُ تَقْوَمُ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ، لَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا قِضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ أَكْفِيكُمَاهَا.

قَالَ الشَّافِعِيُّ ﷺ: قَالَ لِي سُفْيَانُ: لَمْ

میں نے اسے زہری سے سنا نہیں لیکن مجھے اسکی عمر و بن دینار نے زہری سے خبر دی ہے۔ میں نے کہا: جس طرح قصصت؟ قَالَ: نَعَمْ.

تعداد و مقدار کا بیان

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میرے پاس بحرین کا مال آئے گا تو میں آپ کو اتنا اتنا دوں گا۔ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے لیکن آپ کے پاس بحرین کا مال نہ آیا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور ان کے پاس وہ مال آیا تو آپ نے مجھے اس سے عطا کیا۔

ربیع بقیہ حدیث بیان کرتے ہیں: مجھے امام شافعی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اس کے قول سے کہ آپ نے فرمایا: اگر میرے پاس آئے تو۔

عورتوں کی غزوہ میں شرکت اور غنیمت سے ان

کا حصے کا بیان

یزید بن ہرمز بیان کرتے ہیں کہ نجدہ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھا: کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں کو جنگ میں شریک کرتے تھے؟ اور کیا وہ ان کے لیے حصے مقرر کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ زخمیوں کی مرہم پٹی کے لیے عورتوں کو جنگ میں لے جایا کرتے تھے اور ان کے لیے حصے نہیں نکالتے تھے لیکن غنیمت کے مال سے انہیں کچھ دے دیا جاتا تھا۔

یزید بن ہرمز سے مروی ہے کہ نجدہ نے سیدنا ابن

باب فی العدة

۱۷۵۸- (۱۵۳۹): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ جَاءَ نَبِيٌّ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أُعْطِيَتْكَ هَكَذَا وَهَكَذَا))، فَتُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَأْتِهِ، فَجَاءَ أَبَا بَكْرٍ فَأَعْطَانِي حِينَ جَاءَهُ. قَالَ الرَّبِيعُ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ: حَدَّثَنِي غَيْرُ الشَّافِعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ: قَالَ: لَوْ جَاءَ نَبِيٌّ.

باب الغزو بالنساء وحذيهن من

الغنيمة

۱۷۵۹- (۱۰۲۴): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدِ بْنِ هُرْمَزٍ، أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ؟ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ؟ فَقَالَ: قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ فَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى، وَلَمْ يَكُنْ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ، وَلَكِنْ يُحْدِثْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ.

۱۷۶۰- (۱۵۳۶): أَخْبَرَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ،

[۱۷۵۸] صحيح البخاری، کتاب الہبة، باب اذا وهب هبة أو وعد ثم مات قبل أن تصل الیه، ح: ۲۵۹۸، صحيح مسلم، کتاب الفضائل،

باب ما سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئاً قط فقال لا وكثرة عطائه، ح: ۲۳۱۱

[۱۷۵۹] صحيح مسلم، کتاب الجهاد والسير، باب النساء الغازيات يرضخ لهن ولا يسهم، ح: ۱۸۱۲

[۱۷۶۰] أيضاً

عباس رضی اللہ عنہما کی طرف خط لکھا، جس میں وہ خلال کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لوگوں کا کہنا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حروریہ سے خط و کتابت کرتے ہیں اور اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ میں علم چھپا رہا ہوں تو میں اس کی طرف نہ لکھتا۔ نجدہ نے آپ کی طرف خط لکھا جس میں تھا: اما بعد! آپ مجھے بتائیں، کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں کو غزوے میں شریک کیا کرتے تھے؟ کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں کے لیے حصہ مقرر کیا کرتے تھے؟ کیا آپ جنگ میں بچوں کو قتل کیا کرتے تھے؟ نیز یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے، اور خمس کے متعلق پوچھا کہ وہ کس کے لیے ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب میں لکھا: آپ نے لکھ کر مجھ سے پوچھا ہے کہ کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں کے ہمراہ قتال کیا کرتے تھے؟ ہاں آپ ان کو ساتھ لیے قتال کیا کرتے تھے وہ مریضوں کی دیکھ بھال کیا کرتی تھیں اور آپ انہیں غنیمت سے کچھ دے دیا کرتے تھے، مگر مقرر حصہ آپ نے انہیں نہیں دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بچوں کو قتل نہیں کیا، آپ بھی انہیں قتل نہ کریں، ہاں اگر آپ کو بھی اس طرح علم ہو جائے جس طرح خضر کو علم ہوا تھا تو انہوں نے بچہ قتل کر دیا تھا تو پھر آپ کر سکتے ہیں وگرنہ نہیں۔ آپ کافر اور مومن کے درمیان فرق کریں، آپ کافر کو قتل کر دیں اور مومن کو نہیں، اور آپ نے جو یہ پوچھا ہے کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے، تو مجھے میری عمر کی قسم! کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدمی کی داڑھی تو سفید ہو جاتی ہے لیکن وہ لین دین کے معاملے میں بالکل نابلد ہوتا ہے؟ جب وہ لوگوں کی طرح اچھے طریقے سے لینا دینا شروع کر دے تو اس کی یتیمی ختم ہو جائے گی،

عَنْ جَعْفَرِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدِ بْنِ هُرْمُزٍ، أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَتْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ خِلَالٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يُكَاتِبُ الْحُرُورِيَّةَ، وَلَوْ لَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ أَكْتُمَ عِلْمًا لَمْ أَكْتُبْ إِلَيْهِ، فَكَتَبَتْ نَجْدَةُ إِلَيْهِ: أَمَا بَعْدُ، فَأَخْبِرْنِي، هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ؟ وَهَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ؟ وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصَّبِيَّانَ؟ وَمَتَى يَنْقُضِي يَتِمُّ الْيَتِيمِ؟ وَعَنِ الْخُمْسِ لِمَنْ هُوَ؟ فَكَتَبَتْ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ، وَقَدْ كَانَ يَغْزُو بِهِنَّ فَيَدَاوِينُ الْمَرْضَى، وَيُحْدِثِينَ مِنَ الْغَنِيمَةِ، وَأَمَّا السَّهْمُ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ، وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَقْتُلِ الْوَالِدَانَ، فَلَا تَقْتُلُهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا عِلِمَ الْحَضْرُ مِنْ الصَّبِيِّ الَّذِي قَتَلَ، فَتُمَيِّزَ بَيْنَ الْمُؤْمِنِ وَالْكَافِرِ، فَتَقْتُلَ الْكَافِرَ وَتَدَعَ الْمُؤْمِنَ، وَكَتَبَتْ: مَتَى يَنْقُضِي يَتِمُّ الْيَتِيمِ، وَلَعَمْرِي، إِنَّ الرَّجُلَ لَتَشِيبُ لِحْيَتُهُ وَإِنَّهُ لَضَعِيفُ الْأَخْذِ، ضَعِيفُ الْأَعْطَاءِ، فَإِذَا أَخَذَ لِنَفْسِهِ مِنْ صَالِحٍ مَا يَأْخُذُ النَّاسُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْيَتِيمُ، وَكَتَبَتْ تَسْأَلُنِي عَنِ الْخُمْسِ، وَإِنَّا كُنَّا نَقُولُ: هُوَ لَنَا، فَأَبَى عَلَيْنَا قَوْمُنَا فَصَبَرْنَا عَلَيْهِ.

اور آپ نے جو مجھ سے خمس سے متعلق پوچھا ہے تو ہم تو کہا کرتے تھے: یہ ہمارے لیے ہے، لیکن لوگوں نے ہمارے لیے اس کا انکار کیا تو ہم نے اس پر صبر کیا۔

جنگی ساز و سامان کی تقسیم کا بیان

جریر بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ بجیلہ لوگوں کا چوتھائی تھا اور ان کے لیے چوتھائی مال تقسیم کیا گیا، پھر انہوں نے اس مال سے تین یا چار سال فائدہ اٹھایا۔ راوی کہتے ہیں اس کی تعیین میں مجھے شک ہے۔ پھر میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو اور میرے ساتھ فلانہ بنت فلان اس قبیلہ کی ایک عورت تھی۔ جریر نے اس کا نام لیا تھا لیکن مجھے اس کا نام یاد نہیں۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر یہ مال تقسیم کرنے والا اور اس کا مؤول نہ ہو تو میں تمہیں پہلی تقسیم پہ چھوڑے رکھتا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ تم لوگوں سے مطالبہ کرو گے۔

باب قسم السواد

۱۷۶۱-۱۶۵۰: أَخْبَرَنَا الثَّقَفَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ: كَانَتْ بَجِيلَةٌ رُبْعَ النَّاسِ فَقَسَمَ لَهُمْ رُبْعَ السَّوَادِ فَاسْتَعْلَوْهُ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعَ سِنِينَ أَنَا شَكَّكْتُ ثُمَّ قَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ وَمَعِيَ فُلَانَةٌ بِنْتُ فُلَانَ امْرَأَةٌ مِنْهُمْ قَدْ سَمَّاهَا لَا يَحْضُرُنِي ذَكَرْتُ اسْمَهَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: لَوْلَا أَنِّي قَائِمٌ مَسْئُولٌ لَتَرَكْتُكُمْ عَلَى مَا قُسِمَ لَكُمْ وَلَكِنْ أَرَى أَنَّ تَرُدُّوْا عَلَى النَّاسِ.

کتاب الاسر والفاء وضرب الجزية وأخذها قیدی، فدیہ، جزیہ کے تقرر اور اس کی وصولی کے مسائل

قیدی اور فدیے کا بیان

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے بنو عقیل کے ایک شخص کو قید کر لیا، اور (اس سے پہلے) قبیلہ ثقیف نے نبی ﷺ کے دو صحابیوں کو قید کیا ہوا تھا، تو نبی ﷺ نے (بنو عقیل کے) اس شخص کو ثقیف کے قید کردہ دو صحابیوں کے بدلے میں فدیہ میں دیا۔

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے بنو عقیل کا ایک آدمی غلام بنا لیا اور اسے باندھ کر حرہ میدان میں پھینک دیا۔ رسول اللہ ﷺ اس آدمی کے پاس سے گزرے اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے، یا (رادی نے یوں) کہا: رسول اللہ ﷺ اس آدمی کے پاس پہنچے اس حال میں کہ آپ گدھے پر سوار تھے اور آپ کے نیچے چادر تھی، اس آدمی نے آپ کو دیکھتے ہی آواز دی: یا محمد، یا محمد! آپ ﷺ اس کے پاس پہنچے اور اس سے فرمایا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ وہ کہنے لگا: مجھے کس وجہ سے پکڑا گیا ہے اور سابقہ حجاج کو آپ نے کس وجہ سے پکڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اپنے حلیف ثقیف کے جرم میں پکڑے گئے ہو۔ اور ثقیف

باب الاسر والفاء

۱۷۶۲- (۷۸۶): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: أَسَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَقِيلٍ، وَكَانَتْ ثَقِيفٌ قَدْ أَسَرَتْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَدَاهُ النَّبِيُّ ﷺ بِالرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ أَسَرْتَهُمَا ثَقِيفٌ.

۱۷۶۳- (۱۵۲۴): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَسَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَقِيلٍ، فَأَوْتَقَوْهُ فَطَرَحُوهُ فِي الْحَرَّةِ، فَمَرَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ مَعَهُ، أَوْ قَالَ: أَتَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى حِمَارٍ وَتَحْتَهُ قَطِيفَةٌ، فَنَادَاهُ: يَا مُحَمَّدُ، يَا مُحَمَّدُ، فَاتَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: ((مَا سَأَلْتُكَ؟)) قَالَ: فِيْمَ أَخَذْتُ، وَفِيْمَ أَخَذْتَ سَابِقَةَ الْحَاجِّ؟ قَالَ: ((أَخَذْتُ بِجَرِيرَةِ حُلْفَائِكُمْ ثَقِيفٌ))،

[۱۷۶۲] صحیح مسلم، کتاب النذر، باب لا وفاء لنذر فی معصیة اللہ ولا فیما لا یملک العبد، ح: ۱۶۴۱، سنن الترمذی، أبواب السیر، باب

ما جاء فی قتل الأسارى والفاء، ح: ۱۵۶۸

[۱۷۶۳] صحیح مسلم، کتاب النذر، باب لا وفاء لنذر فی معصیة اللہ ولا فیما لا یملک العبد، ح: ۱۶۴۱

نے اصحاب رسول سے دو آدمیوں کو پکڑا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس آدمی کو وہیں چھوڑ کر آگے گزر گئے تو اس نے پھر آواز دی: یا محمد، یا محمد!۔ رسول اللہ ﷺ کو اس پر رحم آگیا، آپ ﷺ پھر اس کے پاس آئے اور پوچھا: کیا مسئلہ ہے؟ وہ کہنے لگا: میں مسلمان ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم یہ اس وقت کہتے جب تم اپنے مکمل مالک تھے تو تم ہر طرح کی فلاح پا جاتے۔ آپ نے اسے چھوڑا اور آگے گزر گئے، اس نے پھر یا محمد، یا محمد کہہ کر پکارا۔ آپ کے پاس آئے تو وہ کہنے لگا: میں بھوکا ہوں مجھے کچھ کھلائیں، راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ اس نے یہ بھی کہا کہ میں پیاسا ہوں مجھے کچھ پلائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ہے تمہارا مسئلہ، پھر آپ ﷺ نے اسے اپنے ان اصحاب کے بدلے چھوڑ دیا جنہیں ثقیف نے پکڑا ہوا تھا اور اس کی اونٹنی لے لی۔

وَكَانَتْ ثَقِيفٌ أَسْرَتْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَتَرَكَهُ وَمَضَى، فَنَادَاهُ: يَا مُحَمَّدُ، يَا مُحَمَّدُ، فَرَجَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَرَجَعَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: ((مَا شَأْنُكَ؟)) قَالَ: إِنِّي مُسْلِمٌ، فَقَالَ: ((لَوْ قَلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفَلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ))، قَالَ: فَتَرَكَهُ وَمَضَى، فَنَادَاهُ: يَا مُحَمَّدُ، يَا مُحَمَّدُ، فَرَجَعَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: إِنِّي جَائِعٌ فَاطْعَمْنِي، قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَإِنِّي عَطْشَانٌ فَاسْقِنِي، قَالَ: ((هَذِهِ حَاجَتُكَ))، فَقَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ أَسْرَتَهُمَا ثَقِيفٌ، وَأَخَذَ نَاقَتَهُ تِلْكَ.

۱۷۶۴- (۱۵۴۱): أَخْبَرَنَا أَبُو عِيْنَةَ، عَنْ أَبِي بَرْزَاءَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَادَى رَجُلًا بِرَجُلَيْنِ.

باب ضرب الجزية

۱۷۶۵- (۱۰۳۴): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ: أَنْ عَلَى كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْكُمْ دِينَارًا كُلِّ سَنَةٍ أَوْ قِيَمَتَهُ مِنَ الْمَعَاوِرِ يَعْنِي أَهْلَ الدِّمَةِ مِنْهُمْ.

۱۷۶۶- (۱۰۳۵): أَخْبَرَنِي مُطَرِّفُ بْنُ مَازِنٍ وَهَشَامُ بْنُ يُونُسَ يَأْسِنَادٍ لَا أَحْفَظُهُ غَيْرَ أَنَّهُ حَسَنٌ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَرَضَ عَلَى أَهْلِ الدِّمَةِ مِنْ

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دو کے بدلے میں ایک آدمی فدیے میں دیا۔

جزیہ کے تقرر کا بیان

عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اہل یمن کو لکھا تھا کہ تم میں سے ہر انسان پر ایک دینار سالانہ ہے یا بچی ہوئی چیزوں میں سے اس کی قیمت (ادا کرنا ہے) ہے، یعنی ان میں سے اہل ذمہ پر۔

ہشام بن یوسف بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اہل یمن کے ذمیوں پر سالانہ ایک دینار فرض کیا تھا، میں نے مطرف بن مازن کو کہا کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ عورتوں

[۱۷۶۴] أَيْضاً

[۱۷۶۵] سنن الترمذی، أبواب الزكاة، باب ما جاء في زكاة البقرة، ح: ۶۲۳، صحيح ابن حبان: ۱۱/۲۴۴، المستدرک للحاکم: ۱/۳۹۸

[۱۷۶۶] أَيْضاً

پر بھی (اسی کے مثل تھا) تو انہوں نے کہا: ہمارے نزدیک نبی ﷺ کا عورتوں سے لینا ثابت نہیں ہے۔

ابو حویرث روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مکہ کے موہب نامی ایک نصرانی شخص پر سالانہ ایک دینار مقرر کیا تھا، اور نبی ﷺ نے ایلہ کے عیسائیوں پر سالانہ تین سو دینار مقرر کیے تھے اور (یہ بھی حکم تھا کہ) مسلمانوں میں سے جو بھی ان کی بستی سے گزرے گا وہ اس کی مہمان نوازی کریں گے اور وہ مسلمانوں کو دھوکہ بھی نہیں دیں گے۔

اسحاق بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اس وقت تین سو آدمی تھے تو نبی ﷺ نے ان پر سالانہ تین سو دینار مقرر کیے تھے۔

مجوسیوں سے جزیہ کی وصولی کا بیان

جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں کا ذکر کیا اور فرمایا: میں نہیں جانتا کہ ان کے بارے میں کیا فیصلہ کروں؟ تو انہیں عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ان کے ساتھ اہل کتاب کے معاملے جیسا معاملہ کرو۔

بجاء بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے، یہاں تک کہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بات کی شہادت دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجر علاقے کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا۔

أَهْلَ الْيَمَنِ دِينَارًا كُلَّ سَنَةٍ فَقُلْتُ لِمُطَرِّفِ بْنِ مَازِنٍ فَإِنَّهُ يَقَالُ وَعَلَى النِّسَاءِ أَيْضًا فَقَالَ لَيْسَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ مِنَ النِّسَاءِ ثَابِتًا عِنْدَنَا .

۱۷۶۷- (۱۰۳۶): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ضَرَبَ عَلِيَّ نَصْرَانِيٍّ بِمَكَّةَ يُقَالُ لَهُ مَوْهَبٌ دِينَارًا كُلَّ سَنَةٍ وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ضَرَبَ عَلِيَّ نَصْرَانِيٍّ أَيْلَةَ ثَلَاثِمِائَةِ دِينَارٍ كُلَّ سَنَةٍ وَأَنَّ يُضَيَّفُوا مَنْ مَرَّ بِهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثًا وَأَنْ لَا يَغْشَوْا مُسْلِمًا .

۱۷۶۸- (۱۰۳۷): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ، أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُمْ كَانُوا يَوْمَئِذٍ ثَلَاثِمِائَةَ فَضَرَبَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَئِذٍ ثَلَاثِمِائَةَ دِينَارٍ كُلَّ سَنَةٍ .

باب أخذ الجزية من المجوس

۱۷۶۹- (۱۰۳۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ذَكَرَ الْمَجُوسَ، فَقَالَ: مَا أَدْرِي كَيْفَ أَصْنَعُ فِي أَمْرِهِمْ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((سُنُوا بِهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ)).

۱۷۷۰- (۸۲۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، سَمِعَ بَجَالََةَ، يَقُولُ: لَمْ يَكُنْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَخَذَ الْجُزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ

[۱۷۶۷] السنن الكبرى للبيهقي: ۱۹۵/۹

[۱۷۶۸] أيضاً

[۱۷۶۹] الموطأ لإمام مالك: ۲۷۸/۱

[۱۷۷۰] صحيح البخاري، كتاب الجزية والموادعة، باب الجزية والموادعة مع أهل الذمة الحرب، ح: ۳۱۵۶، سنن الترمذی، أبواب السير،

باب ما جاء في أهل الجزية من المجوس، ح: ۱۵۸۷

اللہ ﷺ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسٍ هَجَرَ .

۱۷۷۱- (۸۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي سَعْدِ بْنِ الْمَرْزُبَانَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ: قَالَ فَرَوَةَ بْنُ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ: عَلِيٌّ مَا تُوْخَذُ الْجَزِيَّةُ مِنَ الْمَجُوسِ وَلَيْسُوا بِأَهْلِ كِتَابٍ؟ فَقَامَ إِلَيْهِ الْمُسْتَوْرِدُ فَأَخَذَ بِلَبَّتَيْهِ، فَقَالَ: يَا عَدُوَّ اللَّهِ، تَطَعُنُ عَلِيَّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعَلِيَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَعْنِي عَلِيًّا، وَقَدْ أَخَذُوا مِنْهُمْ الْجَزِيَّةَ، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى الْقَصْرِ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: اتَّبِدَا، فَجَلَسَا فِي ظِلِّ الْقَصْرِ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَا أَعْلَمُ النَّاسَ بِالْمَجُوسِ، كَانَ لَهُمْ عِلْمٌ يَعْلَمُونَهُ، وَكِتَابٌ يَدْرُسُونَهُ، وَإِنَّ مَلِكَهُمْ سَكِرَ فَوَقَعَ عَلِيَّ ابْنَتَهُ، أَوْ أُخْتَهُ فَاطَّلَعَ عَلَيْهِ بَعْضُ أَهْلِ مَمْلَكَتِهِ، فَلَمَّا صَحَا جَاءَ وَهُوَ يُقِيمُونَ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَامْتَنَعَ مِنْهُمْ، فَدَعَا أَهْلَ مَمْلَكَتِهِ، فَقَالَ: تَعْلَمُونَ دِينًا خَيْرًا مِنْ دِينِ آدَمَ؟ قَدْ كَانَ آدَمُ يُنْكِحُ بَنِيهِ مِنْ بَنَاتِهِ، فَأَنَا عَلِيٌّ دِينِ آدَمَ مَا يَرَعِبُ بِكُمْ عَنْ دِينِهِ، فَتَابِعُوهُ وَقَاتِلُوا الَّذِينَ خَالَفُوهُمْ حَتَّى قَتَلُوهُمْ، فَأَصْبَحُوا وَقَدْ أُسْرِيَ عَلِيٌّ كِتَابِهِمْ، فَرَفِعَ مِنْ بَيْنِ أَظْهَرِهِمْ، وَذَهَبَ الْعِلْمُ الَّذِي فِي صُدُورِهِمْ وَهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ، وَقَدْ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مِنْهُمْ الْجَزِيَّةَ .

نصر بن عاصم بیان کرتے ہیں کہ فروہ بن نوفل اشجعی نے کہا: مجوسی تو اہل کتاب ہیں ہی نہیں، تو تم کس بنیاد پر ان سے جزیہ لیتے ہو؟ مستور کھڑے ہوئے اور انہیں گلے سے پکڑتے ہوئے کہا: اے اللہ کے دشمن ابو بکر و عمر اور امیر المؤمنین یعنی سیدنا علی رضی اللہ عنہم پر طعن کر رہا ہے، کیونکہ انہوں نے ان سے جزیہ لیا ہے۔ چنانچہ وہ اسے (امیر المؤمنین کے) مکان میں لے آیا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے تو فرمایا تم دونوں اطمینان رکھو۔ چنانچہ وہ دونوں مکان کے سائے میں بیٹھ گئے، پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرمایا: مجوسیوں کو میں تمام لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں، ان کا ایک علم ہے جسے وہ جانتے ہیں اور ایک کتاب ہے جسے وہ پڑھتے ہیں، ان کے ایک بادشاہ نے نشے کی حالت میں اپنی بیٹی یا اپنی بہن سے منہ کالا کر لیا تھا، اس کی سلطنت کے کسی رکن کو اس کی اس حرکت کا پتا چل گیا، چنانچہ جب وہ ہوش میں آیا اور لوگ اس پر حد لگانے کے لیے آئے تو اس نے انہیں منع کر دیا اور اس کی سلطنت کو بلا کر کہا: تم ایسے دین کو جانتے ہو جو آدم علیہ السلام کے دین سے بہتر ہے؟ آدم علیہ السلام نے تو اپنے بیٹوں کا نکاح اپنی بیٹیوں کے ساتھ کر دیا تھا، سو میں بھی آدم علیہ السلام کے دین پر ہوں۔ چنانچہ انہوں نے بھی اس کی پیروی کی اور ان لوگوں سے لڑائی کرنے لگے جنہوں نے اس کی مخالفت کی تھی، یہاں تک کہ انہیں قتل کر ڈالا۔ پھر وہ ایسے ہو گئے کہ ان کی کتاب کے خلاف ہی چلا جانے لگا اور ان کے درمیان سے اٹھالیا گیا اور اہل کتاب ہونے کے باوصف بھی ان کے سینوں میں موجود علم محو ہو کر رہ گیا، رسول اللہ ﷺ، ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے جزیہ وصول کیا ہے۔

کتاب فضائل قریش و غیرہم و أبواب متفرقة

قریش و غیرہ کے فضائل اور متفرق موضوعات

باب فضائل قریش

۱۷۷۲- (۱۳۶۸): حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُو أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((قَدِمُوا قُرَيْشًا وَلَا تَقْدَمُواهَا، وَتَعَلَّمُوا مِنْهَا وَلَا تُعَلِّمُواهَا -أَوْ- تَعَلَّمُواهَا)). يَشْكُ ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ.

فضائل قریش کا بیان

ابن شہاب سے مروی ہے، انہیں اس بات کا پتہ چلا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم قریش کو مقدم رکھو اور ان سے آگے مت بڑھو، اور ان سے سیکھو انہیں سکھلاؤ مت۔

۱۷۷۳- (۱۳۶۹): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَابْنَ شِهَابٍ، يَقُولَانِ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَهَانَ قُرَيْشًا أَهَانَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ)).

عمر بن عبدالعزیز اور ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قریش کو رسوا کیا اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے گا۔

۱۷۷۴- (۱۳۷۰): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ قَالَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْلَا أَنْ تَبَطَّرَ قُرَيْشٌ لَأَخْبَرْتُهَا بِالَّذِي لَهَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

حارث بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر قریش کے اترانے کا ڈر نہ ہوتا تو میں انہیں اس چیز کی اطلاع دے دیتا جو ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے۔

۱۷۷۵- (۱۳۷۱): حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ

عطاء بن یسار روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

[۱۷۷۲] المعرفة للبيهقي: ۳۹۸/۲، مسند الزوار: ۲/۲۱۲

[۱۷۷۳] مجمع الزوائد: ۲۷/۱۰، سنن الترمذی، أبواب المناقب، باب فضل الأنصار و قریش، ح: ۳۸۹۹، المستدرک للحاکم: ۷۴/۴،

صحيح ابن حبان: ۱۶۵/۱۴، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۵۰۶/۱

[۱۷۷۴] المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۱۴۴/۴، المصنف لابن أبي شيبة: ۱۲/۱۶۷

[۱۷۷۵] مجمع الزوائد: ۱۹۶/۵، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۴۵۸/۱، مسند أبي يعلى: ۴۳۸/۸

نے قریش کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: جب تک تم حق پر ہو تم اس امر (یعنی امارت) کے لوگوں سے زیادہ حقدار ہو، اور اپنے ہاتھ میں موجود بغیر پتوں کے ٹہنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اگر تم حق سے روگردانی کرو گے تو تم اس کی طرح مٹ جاؤ گے۔

ابن ابی ذئب، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَعْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِقُرَيْشٍ: ((أَنْتُمْ أَوْلَى النَّاسِ بِهَذَا الْأَمْرِ مَا كُنْتُمْ مَعَ الْحَقِّ إِلَّا أَنْ تَعْدِلُوا عَنْهُ فَتَلْحُونَ كَمَا تَلْحَى هَذِهِ الْجَرِيدَةُ يُشِيرُ إِلَى جَرِيدَةٍ فِي يَدِهِ)).

رفاعہ انصاری سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے باوزبلند پکارتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! یقیناً قریش ہی اہل امانت (یعنی امامت کے حقدار) ہیں۔ جو بھی ان کے عیب تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ذلیل و رسوا کر دے گا۔ یہ بات آپ نے تین دفعہ فرمائی۔

۱۷۷۶- (۱۳۷۲): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رِفَاعَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، نَادَى: ((أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ قُرَيْشًا أَهْلُ أَمَانَةٍ، وَمَنْ بَغَاها الْعَوَائِرَ أَكْبَهُ اللَّهُ لِمَنْخَرِيهِ))، يَقُولُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی روایت کرتے ہیں کہ قتادہ بن نعمان نے قریش کے متعلق نازیبا کلمات کہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ اے قتادہ! قریش کو برا مت کہو، شاید تم ان میں سے ایسے لوگوں کو دیکھو، یا (فرمایا:) ان میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جن کے اعمال و افعال کے مقابلے میں تم اپنے عمل اور فعل کو کمتر اور معمولی سمجھو گے، اور جب تم انہیں دیکھو گے تو ان پر رشک کرو گے، اگر قریش کے تکبر کرنے کا خوف نہ ہو تا تو میں انہیں اس چیز کی خبر دیتا جو ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے۔

۱۷۷۷- (۱۳۷۳): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ، أَنَّ قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانَ وَقَعَ بِقُرَيْشٍ فَكَانَهُ نَالَ مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَهْلًا يَا قَتَادَةَ، لَا تَشْتُمُ قُرَيْشًا، فَإِنَّكَ لَعَلَّكَ تَرَى مِنْهَا رَجَالًا، أَوْ يَأْتِي مِنْهُمْ رِجَالٌ تَحْقِرُ عَمَلَكَ مَعَ أَعْمَالِهِمْ، وَفَعَلْتَكَ مَعَ أَعْمَالِهِمْ، وَتَعْبَطُهُمْ إِذَا رَأَيْتَهُمْ، لَوْلَا أَنْ تَطْغَى قُرَيْشٌ لَأَخْبَرْتَهَا بِالَّذِي لَهَا عِنْدَ اللَّهِ)).

مسلم بن خالد بیان کرتے ہیں کہ ابن ابی ذئب نے

۱۷۷۸- (۱۳۷۴): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ،

[۱۷۷۶] مجمع الزوائد: ۱۰/۲۶، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۴/۳۴۰، كشف الاستار: ۳/۲۹۴، المعجم الكبير للطبراني: ۵/۳۷،

المستدرک للحاکم: ۴/۷۳

[۱۷۷۷] مجمع الزوائد: ۱۰/۲۳، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۶/۳۸۴، كشف الاستار: ۳/۲۹۷، المعجم الكبير للطبراني: ۶/۱۹

[۱۷۷۸] المصنف لابن أبي شيبة: ۱۲/۱۷۲

ایک ایسی سند سے بیان کیا ہے جو مجھے یاد نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قریش کے متعلق ایک اچھی بات کہی جو مجھے یاد نہیں، مزید آپ نے فرمایا: برے قریشی بھی دیگر برے لوگوں سے اچھے ہیں۔

فضائل ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں پینے کے لیے کنویں سے پانی نکال رہا تھا۔ شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یعنی نیند میں۔ اور انبیاء کے خواب بھی وحی ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسی دوران ابن ابی قحافہ (یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ) آئے اور انہوں نے ایک یادو پانی کے ڈول نکالے اور پھر ان کے نکالنے میں کچھ کمزوری واقع ہو گئی، پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے بھی پانی نکالا، یہاں تک کہ ان کے ہاتھ میں ہی اس ڈول نے ایک بہت بڑے ڈول کی صورت اختیار کر لی اور (انہوں نے اس قدر پانی نکالا کہ) لوگوں نے اپنے اونٹوں کو حوض سے سیراب کر لیا، میں نے اتنا زور آور بہادر شخص کوئی نہیں دیکھا۔

انصار کی فضیلت کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ہی ایک فرد ہوتا۔ اور اگر لوگ وادی یا گھاٹی میں چلتے ہیں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلتا۔

عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ، بِإِسْنَادٍ لَا أَحْفَظُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي قُرَيْشٍ شَيْئًا مِّنَ الْخَيْرِ لَا أَحْفَظُهُ، وَقَالَ: ((شِرَارُ قُرَيْشٍ خِيَارُ شِرَارِ النَّاسِ)).

باب فی فضائل ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۷۹- (۱۳۸۱): أَخْبَرَنَا الدَّرَّأَوْرِدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَمَا أَنَا أَنْزِعُ عَلَى بَيْتِ لَأَسْتَسْقِي))، قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَعْنِي فِي النَّوْمِ، وَرُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحَى، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَجَاءَ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَتَزَعَّ ذَنْوِبًا أَوْ ذَنْوِبَيْنِ وَفِيهِ ضَعْفٌ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَتَزَعَّ حَتَّى اسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ عَرَبًا، فَضْرَبَ النَّاسُ بِعَطْنٍ، فَلَمْ أَرْ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ)).

باب فی فضل الانصار

۱۷۸۰- (۱۳۷۸): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ لَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ سَلَكُوا وَاْدِيًا أَوْ

[۱۷۷۹] صحيح البخاری، كتاب فضائل اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، باب مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، ح: ۳۶۸۲.

صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل عمر رضی اللہ عنہ، ح: ۲۳۹۲.

[۱۷۸۰] صحيح البخاری، كتاب التمني، باب ما يجوز من (اللو)، ح: ۷۲۴۴، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب اعطاء المولفة قلوبهم

شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِي الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبِهِمْ)).
 ۱۷۸۱- (۱۳۷۹): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ
 مُحَمَّدٍ الْجُرْجَانِيُّ، حَدَّثَنِي ابْنُ الْغَسِيلِ،
 عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه،
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم خَرَجَ فِي مَرَضِهِ فَخَطَبَ
 فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ
 الْأَنْصَارَ قَدْ قَضَوْا الَّذِي عَلَيْهِمْ، وَبَقِيَ
 الَّذِي عَلَيْكُمْ، فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ،
 وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ)).

سیدنا انس بن مالک رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ رسول
 اللہ صلى الله عليه وسلم اپنے ایام مرض میں (لوگوں کے پاس) تشریف
 لائے۔ اللہ کی حمد و ثناء بیان کی، خطبہ دیا اور فرمایا: انصار کے
 جو ذمہ تھا وہ انہوں نے پورا کر دکھایا اور جو تمہارے ذمہ
 تھا وہ ابھی باقی ہے۔ تم ان کی حسنات کو قبول کرو اور ان
 کی سینات سے درگزر کرو۔

وَقَالَ الْجُرْجَانِيُّ فِي حَدِيثِهِ: إِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم
 قَالَ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَالْأَبْنَاءِ
 الْأَنْصَارِ، وَالْأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ))، وَقَالَ
 فِي حَدِيثِهِ: إِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم حِينَ خَرَجَ يَهْشُ
 إِلَيْهِ النِّسَاءُ وَالصَّبِيَّانُ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَرَّقَ
 لَهُمْ ثُمَّ خَطَبَ، فَقَالَ هَذِهِ الْمَقَالَةُ.

جرجانی (راوی) اپنی حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ
 رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: اے اللہ! انصار کو، ان کے
 بیٹوں کو اور ان کے بیٹوں کو معاف فرمادے۔ اور
 جرجانی نے یہ بھی اپنی حدیث میں بیان کیا کہ رسول
 اللہ صلى الله عليه وسلم جب تشریف لائے تو انصاری عورتیں اور
 بچے آپ کے پاس خوشی خوشی سے جمع ہو گئے، آپ
 نے ان کو الگ کرتے ہوئے خطبہ فرمایا: پھر
 مذکورہ بات بیان کی۔

باب فی فضل اهل بدر

۱۷۸۲- (۱۵۱۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ،
 عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ
 مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ:
 سَمِعْتُ عَلِيًّا رضي الله عنه، يَقُولُ: بَعَثَنَا رَسُولُ
 اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمُقَدَّادُ، فَقَالَ:
 انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ، فَإِنَّ بِهَا

اہل بدر کی فضیلت کا بیان
 عبید اللہ بن ابی رافع بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا
 علی رضي الله عنه کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے مجھے،
 زبیر رضي الله عنه اور مقداد رضي الله عنه کو بھیجا اور فرمایا: تم تب تک چلتے
 رہنا جب تک کہ خاخ باغ کے مقام پہ نہ پہنچ جاؤ، وہاں
 ایک عورت ہوگی جس کے پاس خط ہے۔ ہم گھوڑے
 دوڑاتے ہوئے نکلے تو ہم نے اس عورت کو پالیا اور ہم نے

[۱۷۸۱] صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقبلوا من محسنہم وتجاوزوا عن مسیئہم،
 ح: ۳۷۹۹، صحیح مسلم، کتاب مناقب الصحابة، باب من فضائل انصار رضی اللہ عنہم، ح: ۲۵۱۰

[۱۷۸۲] صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسير، باب الحاسوس، ح: ۳۰۰۷، صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل اهل
 بدر رضی اللہ عنہم وقصة حاطب بن ابی بلتعہ، ح: ۲۴۹۴

اسے کہا: خط نکال۔ وہ کہنے لگی: میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اس سے کہا: تو خط نکالتی ہے یا پھر ہم تیرے کپڑے اتار دیں؟ اس نے اپنے بالوں سے خط نکال دیا۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آئے تو اس میں لکھا ہوا تھا: ”حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کے نام“ اس میں رسول اللہ ﷺ کے بعض معاملات کی بھی اطلاع تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: اے حاطب! یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: آپ میرے بارے میں جلدی نہ کیجیے گا، میں قریش سے مل جل کے رہتا ہوں لیکن نسلا میں قریشی نہیں ہوں۔ آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کو تو قریش مکہ کے ساتھ قربت داری اور رشتہ داری ہے، جس کی وجہ سے وہ ان کی رعایت رکھیں گے اور (ان کے گھر والوں کا) خیال کریں گے، لیکن میری مکہ والوں کے ساتھ کوئی قربت داری نہیں ہے۔ میں نے سوچا کہ میری ان سے قربت داری نہیں تو ان پر اس طرح احسان کر دوں تاکہ وہ میرا بھی خیال رکھیں۔ اللہ کی قسم! ایسا میں نے نہ تو اپنے دین میں شک کرتے ہوئے کیا ہے اور نہ ہی بعد از اسلام کفر کو پسند کرتے ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے آپ اجازت دیجیے میں اس منافق کی گردن اڑا دیتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ بدر میں حاضر ہوا ہے اور تمہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کے متعلق فرمایا ہے کہ تم جو چاہو کرو، میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔ اور یہ آیت بھی نازل ہوئی: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا... الخ ”اے ایمان والو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ، تم انہیں دوستی کا پیغام دیتے ہو۔“

طَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ، فَخَرَجْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلَنَا، فَإِذَا نَحْنُ بِطَعِينَةٍ، فَقُلْنَا: أَخْرَجِي الْكِتَابَ، فَقَالَتْ: مَا مَعِيَ كِتَابٌ، فَقُلْنَا لَهَا: لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَتُلْقِينَ السِّيَابَ، فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا فِيهِ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِمَّنْ بِمَكَّةَ، يُخْبِرُ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((مَا هَذَا يَا حَاطِبُ؟)) قَالَ: لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ، إِنِّي كُنْتُ أَمْرًا مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا، وَكَانَ مِنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَاتِهِمْ، وَلَمْ يَكُنْ لِي بِمَكَّةَ قَرَابَةٌ، فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا، وَاللَّهِ مَا فَعَلْتُهُ شَكًّا فِي دِينِي وَلَا رِضًا بِالْكَفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّهُ قَدْ صَدَقَ))، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، دَعْنِي أَضْرِبُ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَمَا يُدْرِيكَ، لَعَلَّ اللَّهَ أَطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ، فَقَالَ: اْعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ))، وَنَزَلَتْ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَكُمْ أَوْلِيَاءَ تَلْفُقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ﴾ .

اہلِ حدیبیہ کی فضیلت کا بیان

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: حدیبیہ کے دن ہم ایک ہزار چار سو لوگ تھے اور نبی ﷺ نے ہمیں فرمایا: آج روئے زمین کے لوگوں میں سے بہترین لوگ تم ہی ہو۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے دکھائی دیتا ہوتا تو میں تمہیں درخت کی وہ جگہ دکھاتا۔

التابعین صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کی فضیلت

کا بیان

سلیمان بن یسار روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما جابہ مقام پہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو فرمایا: یقیناً رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان بھی اسی طرح کھڑے ہوئے جس طرح تمہارے درمیان کھڑے ہوتے تھے اور آپ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ رضی اللہ عنہم، ان کے بعد آنے والوں (یعنی تابعین رضی اللہ عنہم) اور ان کے بھی بعد آنے والوں (یعنی تبع تابعین رضی اللہ عنہم) کی عزت کرو، پھر (ایسا وقت آئے گا کہ) جھوٹ اتانا ظاہر ہو جائے گا کہ آدمی خود ہی قسم دینے لگے گا، حالانکہ اس سے قسم مانگی بھی نہیں جائے گی اور گواہی دیتا پھرے گا جبکہ اس سے گواہی کا مطالبہ بھی نہیں کیا جائے گا، سو! جس شخص کو جنت کے درمیانی حصے میں رہنا پسند ہے اسے جماعت کو لازم پکڑنا چاہیے، کیونکہ شیطان یقیناً اکیلے شخص کے ساتھ ہی ہوتا ہے اور وہ دو آدمیوں سے بہت ڈور رہتا ہے، اور کوئی بھی مرد کسی عورت کے ساتھ ہر گز علیحدگی اختیار نہ کرے، کیونکہ ان دونوں میں تیسرا شیطان ہوتا ہے، اور جسے اس کی نیکی

باب فی فضل اهل الحدیبیة

۱۷۸۳-۱۰۸۲: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَمِائَةٍ، وَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: ((أَنْتُمْ الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ)). قَالَ جَابِرٌ: لَوْ كُنْتُ أَبْصِرُ لَأَرَيْتُكُمْ مَوْضِعَ الشَّجَرَةِ.

باب فی فضل الصحابة والتابعین

وتابعی التابعین

۱۷۸۴-۱۲۳۵: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْبِدٍ، عَنْ ابْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَامَ بِالْحَبَابَةِ خَطِيبًا، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فِيْنَا كَفِيَامِي فِيكُمْ، فَقَالَ: ((أَكْرَمُوا أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَنْظُرُ الْكَذِبُ حَتَّىٰ إِنَّ الرَّجُلَ لِيَحْلِفُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ، وَيَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ، أَلَا فَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْكُنَ بِحُبُوحَةِ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزِمِ الْجَمَاعَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْفَدَىٰ، وَهُوَ مِنَ الْإِنْسَانِ أَبْعَدُ، وَلَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمَا، وَمَنْ سَرَّهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَ تَهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ)).

اچھی لگے اور اس کی بدی زری لگے تو وہ شخص مؤمن ہے۔

اہل یمن کی فضیلت کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تمہارے پاس یعنی لوگ آئے ہیں جو انتہائی نرم دل اور نرم خو ہیں۔ (کامل) ایمان بھی یمنیوں کا ہے اور حکمت بھی اہل یمن کی ہی ہے۔

باب فی فضل اهل اليمن

۱۷۸۵- (۱۳۸۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَلَيْنُ قُلُوبًا وَأَرْقُ أَفْئِدَةً، الْإِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ.

حسن بن قاسم ازرق سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تبوک کی گھاٹی میں کھڑے ہوئے تھے کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ تمام شام ہے اور پھر اپنے ہاتھ سے مدینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ تمام یمن ہے۔

۱۷۸۶- (۱۳۷۶): أَخْبَرَنَا عَمِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْقَاسِمِ الْأَزْرَقِ، قَالَ: وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ثَنِيَّةِ تَبُوكَ، فَقَالَ: ((مَا هَاهُنَا شَامٌ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى جَهَةِ الشَّامِ، وَمَا هَاهُنَا يَمَنٌ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى جَهَةِ الْمَدِينَةِ)).

قبیلہ دوس کی فضیلت کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ طفیل بن عمرو دوسی رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! دوس نے نافرمانی اور انکار کیا ہے، آپ ان کے لیے اللہ سے بددعا کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ رو ہو کر اپنے ہاتھ اٹھائے تو لوگ کہنے لگے: دوس ہلاک ہو گیا (یعنی لوگ سمجھے کہ آپ ﷺ ان کے خلاف بددعا کرنے لگے ہیں)، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! دوس کو ہدایت اور انہیں ہمارے پاس لے آ۔

باب فی فضل دوس

۱۷۸۷- (۱۳۷۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهَا، فَاسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ النَّاسُ: هَلَكْتَ دَوْسٌ، فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ)).

[۱۷۸۵] مسند حمیدی: ۲/۴۵۲، صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب قدوم الأشعریین وأهل الیمن، ح: ۴۳۹۰، صحیح مسلم، کتاب

الایمان، باب تفاضل أهل الایمان فیہ، ح: ۵۲

[۱۷۸۶] المعرفة للبیہقی: ۱/۹۰

[۱۷۸۷] صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء للمشرکین، ح: ۶۳۹۷، صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل

غفار، وأسلم، وجہنہ، ح: ۲۵۲۴

باب ((خيارهم في الجاهلية خيارهم في الاسلام إذا فقهوا))

۱۷۸۸- (۱۳۷۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ، فَخِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَهُوا)).

عہد جاہلیت کے اچھے لوگ جب دین کو سمجھ جائیں، تو وہ اسلام میں بھی اچھے ہوتے ہیں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کو مثل کان پاؤ گے، جب وہ دین کی سمجھ حاصل کر لیں۔

باب أن موسى الخضر موسى بنی

إسرائيل

۱۷۸۹- (۱۳۲۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لَابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيِّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ بِمُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ أَخْبَرَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ ذَكَرَ حَدِيثَ مُوسَى وَالْخَضِرِ بِشَيْءٍ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ.

اس کا بیان کہ صاحبِ خضر موسیٰ بنی اسرائیل کے موسیٰ ہی تھے

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نوف بکالی کا یہ خیال ہے کہ جو موسیٰ خضر کے ساتھی بنے تھے، وہ بنی اسرائیل والے موسیٰ نہیں تھے۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کا دشمن جھوٹ بولتا ہے، مجھے ابی بن کعب نے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا، پھر موسیٰ و خضر کا واقعہ بیان کرنے کے بعد کسی چیز سے اس بات پر دلیل پکڑی کہ موسیٰ ہی صاحبِ خضر تھے۔

باب الامر باتباع السنة

۱۷۹۰- (۱۸۱۶): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ عَبِيدَةَ، عَنِ ابْنِ عَبِيدَةَ، عَنِ أَبِي رَافِعٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ،

اتباع سنت کے حکم کا بیان ابورافع بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں سے کسی بھی شخص کو ہرگز ایسا نہ پاؤں کہ وہ اپنے تخت پر ٹیک لگائے ہوئے ہو اور اس کے پاس کسی کام

[۱۷۸۸] صحيح البخارى، كتاب مناقب، باب قول الله تعالى (يا ايها الناس انا خلقناكم من ذكر وانثى)، ح: ۳۴۹۶، صحيح مسلم، كتاب

فضائل الصحابة، باب خيار الناس، ح: ۲۵۲۶، المسند للحميدي: ۴۵/۲

[۱۷۸۹] صحيح البخارى، كتاب العلم، باب ما يستحب للعالم اذا سئل: اى الناس اعلم؟ فيكل العلم الى الله، ح: ۱۲۲

[۱۷۹۰] سنن أبى داود، كتاب السنة، باب فى لزوم السنة، ح: ۴۶۰۵، سنن الترمذى، أبواب العلم، باب ما نهى عنه أن يقال عند حديث

النبي صلى الله عليه وسلم، ح: ۲۶۶۳، المستدرک للحاکم: ۱۰۸/۱

کے بارے میں میرا آئے کہ جسے میں نے کرنے کا حکم دیا ہو یا اس سے منع کیا ہو، تو وہ کہے: ہم (اس حکم کو) نہیں جانتے، ہم نے اسے کتاب اللہ میں نہیں پایا کہ ہم اس کی اتباع کر لیتے۔

محمد بن منکر زنجی رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کرتے ہیں۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تحت سے مراد مسہری، چارپائی اور بیڈ بھی ہے۔

ابورافع بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں سے کسی بھی شخص کو ہر گز ایسا نہ پاؤں کہ وہ اپنے تخت پر ٹیک لگائے ہوئے ہو اور اس کے پاس کسی کام کے بارے میں میرا آئے کہ جسے میں نے کرنے کا حکم دیا ہو یا اس سے منع کیا ہو، تو وہ کہے: ہم (اس حکم کو) نہیں جانتے، ہم نے اسے کتاب اللہ میں نہیں پایا کہ ہم اس کی اتباع کر لیتے۔

ابن عیینہ اپنی اسناد کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ مجھ پر کسی چیز کو نہ روکے رکھیں، کیونکہ میں ان کے لیے صرف وہی چیز حلال قرار دیتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے حلال کیا ہوتا ہے اور میں ان پر صرف اسی چیز کو حرام قرار دیتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے ان پر حرام کیا ہو۔

مانگنے میں اعتدال رکھنے کا بیان

مطلب بن حطب روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی کہ جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہو مگر میں نے اس کا تمہیں حکم

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا الْفَيْنَ أَحَدَكُمْ مُتَكِنًا عَلَى أَرِيكْتِهِ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ، فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي، مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ اتَّبَعْنَا)).

۱۷۹۱- (۱۱۸۲): قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رحمته اللہ علیہ: الْأَرِيكَةُ: السَّرِيرُ

۱۷۹۲- (۷۵۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنِي سَالِمُ أَبُو النَّضْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا الْفَيْنَ أَحَدَكُمْ مُتَكِنًا عَلَى أَرِيكْتِهِ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ، فَيَقُولُ: مَا نَدْرِي، مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ اتَّبَعْنَا)).

۱۷۹۳- (۱۵۶۹): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ بِإِسْنَادِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يُمَسِّكَنَّ النَّاسُ عَلَيَّ شَيْئًا، فَإِنِّي لَا أَحِلُّ لَهُمْ إِلَّا مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَهُمْ، وَلَا أَحْرَمَ عَلَيْهِمْ إِلَّا مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ)).

باب منه: والاجمال في الطلب

۱۷۹۴- (۱۱۸۰): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ، أَنَّ

۱۷۹۱ | أيضا

۱۷۹۲ | سنن أبي داود، كتاب السنة، باب في لزوم السنة، ح: ۴۵۹۷، المستدرک للحاکم: ۱۰۸/۱

۱۷۹۳ | المصنف لعبد الرزاق: ۵۳۴/۴

۱۷۹۴ | السنن الكبرى للبيهقي: ۷۶/۷، المستدرک للحاکم: ۴/۲، مسند البزار: ۵۱/۲

دے دیا ہے، اور نہ ہی کوئی ایسی چیز چھوڑی ہے کہ جس سے تمہیں اللہ تعالیٰ نے رد کا ہو مگر میں نے اس سے تمہیں منع کر دیا ہے، یقیناً جبرائیل علیہ السلام نے میرے دل میں پھونک ماری ہے (یعنی یہ بات ڈالی ہے) کہ کسی بھی جان کو تب تک موت نہیں آئے گی جب تک کہ وہ اپنا رزق پورا حاصل نہ کر لے، لہذا مانگنے میں اعتدال سے کام لو۔

کثرت سوال کی ممانعت کا بیان

سعد بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں میں سے سب سے بڑا مجرم وہ شخص ہے جو ایسی چیز کے بارے میں سوال کرے جو پہلے حرام نہ تھی لیکن اس کے سوال کرنے کی وجہ سے حرام کر دی گئی۔

اختلاف رواۃ کے ساتھ اسی کے معنی مثل حدیث ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن (مسائل) کے بارے میں تمہیں میں چھوڑ دوں (یعنی جب تک خود نہ بتلا دوں) تم ان کے بارے میں مجھے (پوچھنا) چھوڑ دو، کیونکہ تم سے پہلے لوگ اپنی کثرت سوال (کی عادت) اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کی بناء پر ہی ہلاک ہوئے ہیں۔ سو میں جس کام کا تمہیں حکم کروں تم اسے کیا کرو اور جس سے تمہیں منع کر دوں اس سے باز رہا کرو۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا تَرَكَتُ شَيْئًا مِمَّا أَمَرْتُكُمْ اللَّهُ بِهِ إِلَّا وَقَدْ أَمَرْتُكُمْ بِهِ، وَلَا تَرَكَتُ شَيْئًا مِمَّا نَهَاكُمْ عَنْهُ إِلَّا وَقَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ، وَإِنَّ الرُّوحَ الْأَمِينَ قَدْ نَفَثَ فِي رُوعِي أَنَّهُ لَنْ تَمُوتَ نَفْسٌ حَتَّى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا، فَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ)).

باب النهي عن كثرة السؤال

۱۷۹۵- (۱۳۲۸): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَعْظَمُ الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يَكُنْ يَعْنِي مُحْرَمًا، فَحَرَّمَ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ)).

۱۷۹۶- (۱۳۲۹): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمِثْلِ مَعْنَاهُ.

۱۷۹۷- (۱۳۲۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ذَرُونِي مَا تَرَكَتُكُمْ فَإِنَّهُ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ مِنْ أَمْرٍ فَاتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا)).

[۱۷۹۵] صحيح البخاری، کتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب ما يكره من كثرة السؤال، ح: ۷۲۸۹، صحيح مسلم، كتاب فضائل.

باب توقيره وترك اكثر سواله، ح: ۲۳۵۸

[۱۷۹۶] أيضاً

[۱۷۹۷] صحيفة همام بن منبه: ص: ۱۰۰، صحيح البخاری، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الافتداء بسنن رسول الله صلى الله عليه

وسلم، ح: ۷۲۸۸، صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب توقيره صلى الله عليه وسلم وترك اكثر سواله، ح: ۱۳۳۷

اختلاف رواة کے ساتھ اسی کے معنی مثل حدیث ہے۔

۱۷۹۸- (۱۳۳۹): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ مَعْنَاهُ.

سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قیامت کے بارے میں (اللہ تعالیٰ سے) مسلسل سوال کرتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: **فِيمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرَاهَا** ”تجھے اس کے بیان کرنے سے کیا تعلق؟“

۱۷۹۹- (۱۳۳۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْأَلُ عَنِ السَّاعَةِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ: **﴿فِيمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرَاهَا﴾** فَانْتَهَى.

خیر خواہی کا بیان

سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی۔

باب النصيحة

۱۸۰۰- (۱۱۷۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى النَّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین خیر خواہی کا نام ہے، دین بھلائی چاہنے کا نام ہے، دین خیر و بھلائی کا پیکر بننے کا نام ہے، (اور یہ خیر خواہی) اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب، اس کے نبی، مسلمانوں کے ائمہ اور ان کے عمومی لوگوں کے لیے ہو۔

۱۸۰۱- (۱۱۷۹): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الَّذِينَ النَّصِيحَةُ، الَّذِينَ النَّصِيحَةُ، الَّذِينَ النَّصِيحَةُ، لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِنَبِيِّهِ وَلَا أُمَّةٍ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ)).

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو شاداب و فرحاں رکھے جس نے میری بات کو سنا، اسے یاد کیا، اسے

۱۸۰۲- (۱۳۱۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ

[۱۷۹۸] أَيْضًا

[۱۷۹۹] الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ ۲/۵۱۳

[۱۸۰۰] صحيح البخارى، كتاب الشروط، باب ما يجوز من الشروط فى الاسلام، ح: ۲۷۱۴، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان أن

الدين النصيحة، ح: ۵۶

[۱۸۰۱] صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان أن الدين النصيحة، ح: ۵۵

[۱۸۰۲] الموطأ لإمام مالك ۲/۸۱۹، صحيح البخارى، كتاب الحدود، باب أحكام أهل الذمة واحسانهم، ح: ۶۸۴۱، صحيح مسلم،

كتاب الحدود، باب رجم اليهود أهل الذمة فى الزنا، ح: ۱۶۹۹

ذہن نشین کر لیا اور اسے دوسروں تک پہنچایا، فقہ کے حامل بہت سے ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو خود فقہیہ نہیں ہوتے اور بہت سے حامل فقہ ایسے لوگوں کو بات پہنچادیتے ہیں جو ان سے بھی بڑھ کر فقہیہ ہوتے ہیں۔ تین چیزیں ایسی ہیں کہ جن میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا: اللہ کے لیے خلوص نیت سے عمل کرنا، مسلمانوں کے لیے خیر خواہی کرنا اور ان کی جماعت سے منسلک رہنا، کیونکہ ان کی دعوت یقیناً پیچھے سے ان کا احاطہ کیے ہوئے ہوتی ہے۔

اللَّهُ تَبَّ عَلَيْهِ قَالَ: ((نَضَّرَ اللَّهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَحَفِظَهَا وَوَعَاَهَا وَأَدَّأَهَا، فَرُبَّ حَامِلٍ فِقْهِهِ غَيْرِ فِقْمِيهِ، وَرُبَّ حَامِلٍ فِقْهِ إِيَّيْ مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، ثَلَاثٌ لَا يَغْلُ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ، وَالنَّصِيحَةُ لِلْمُسْلِمِينَ، وَكَزُومُ جَمَاعَتِهِمْ، فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ)).

باب إثم الكذب على النبي ﷺ

۱۸۰۳- (۱۲۱۲): أَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بَخْتٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ النَّصْرِيِّ، عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَفْرَى الْفُرَى مَنْ قَوْلَنِي مَا لَمْ أَقُلْ، وَمَنْ أَرَى عَيْنِيهِ فِي الْمَنَامِ مَا لَمْ تَرِيَا، وَمَنْ ادَّعَى إِلَيَّ غَيْرَ أَبِيهِ)).

نبی ﷺ پر جھوٹ باندھنے (پرو عید) کا بیان سیدنا واہلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: بڑے بڑے جھوٹوں سے بھی بڑھ کر جھوٹ یہ ہے کہ کوئی شخص میرے ذمے وہ بات لگائے جو میں نے نہ کی ہو، اور (دوسرا) وہ جو جھوٹا خواب بیان کرے اور (تیسرا) جو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے۔

۱۸۰۴- (۱۲۱۴): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ سے منسوب کر کے ایسی بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

۱۸۰۵+ (۱۲۱۵): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ،

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: یقیناً وہ شخص جو مجھ پر جھوٹ باندھتا ہے اس کے لیے

[۱۸۰۳] صحيح البخارى، كتاب المناقب، ج: ۳، ص: ۲۵۰۹

[۱۸۰۴] صحيح مسلم، المقدمة، ج: ۳

[۱۸۰۵] المسند لإمام أحمد بن حنبل، ج: ۲، ص: ۱۰۳، كشف الاستار، ج: ۱، ص: ۱۱۴، مسند أبي يعلى، ج: ۹، ص: ۳۳۳

سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الَّذِي يَكْذِبُ عَلَيَّ يَبْنِي لَهُ بَيْتٌ فِي النَّارِ)).

اسید بن ابی اسید اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا بات ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے اس طرح احادیث بیان نہیں کرتے جس طرح دوسرے لوگ آپ ﷺ سے بیان کرتے ہیں؟ تو ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: جس شخص نے مجھ پر جھوٹ باندھا تو وہ اپنے پہلو کے لیے آگ کا بچھونا تلاش کر لے۔ آپ ﷺ یہ فرماتے ہوئے اپنے ہاتھ سے زمین کو چھو رہے تھے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل سے بیان کر لیا کرو، کوئی حرج نہیں ہے اور مجھ سے بھی بیان کر لیا کرو، لیکن مجھ پر جھوٹ مت باندھا کرو۔

صرف ثقہ رواۃ سے ہی حدیث روایت کرنا

سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حدیث سنتا ہوں تو وہ مجھے اچھی لگتی ہے اور اسے آگے بیان کرنے سے کوئی چیز مانع نہیں ہوتی، البتہ یہ بات ناپسند لگتی ہے کہ مجھ سے حدیث سن کر سامع اس کی پیروی شروع کر دے (کیونکہ بعض اوقات) میں حدیث اس آدمی سے سنتا ہوں جو میرے نزدیک معتبر نہیں ہوتا، اور اس نے وہ حدیث اس

۱۸۰۶-۱۲۱۶): أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ التَّيْسِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أُمِّهِ، قَالَتْ: قُلْتُ لِأَبِي قَتَادَةَ: مَا لَكَ لَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَمَا يُحَدِّثُ عَنْهُ النَّاسُ؟ قَالَتْ: فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلْتَمِسْ لِحْنَبِهِ مَضْجَعًا مِنَ النَّارِ)). فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ وَيَمْسَحُ بِيَدِهِ الْأَرْضَ.

۱۸۰۷-۱۲۱۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((حَدِّثُوا عَنِّي بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ، وَحَدِّثُوا عَنِّي وَلَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ)).

باب الحديث لا يرويه الا الثقات

۱۸۰۸-۱۶۱۳): أَخْبَرَنَا عَمِيَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: إِنِّي لَأَسْمَعُ الْحَدِيثَ فَأَسْتَحْسِنُهُ فَمَا يَمْنَعُنِي مِنْ ذِكْرِهِ إِلَّا كَرَاهِيَةٌ أَنْ يَسْمَعَهُ مِنِّي سَامِعٌ فَيَقْتَدِي بِهِ أَسْمَعُهُ مِنَ الرَّجُلِ لَا أَتَقُ بِهِ قَدْ حَدَّثَهُ عَمَّنْ أَتَقُ بِهِ وَأَسْمَعُهُ مِنَ الرَّجُلِ

[۱۸۰۶] سنن ابن ماجه، المقدمة، باب التخليط في تعدد الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم، ح: ۳۵، المستدرک للحاكم: ۱/۱۱۱

[۱۸۰۷] سنن أبي داود، كتاب العلم، باب الحديث عن بني اسرائيل، ح: ۳۶۶۲

[۱۸۰۸] الكفاية للخطيب البغدادي، ص: ۳۲، صحيح مسلم، المقدمة، ح: ۱۵

أَثِقُ بِهِ قَدْ حَدَّثَهُ عَمَّنْ لَا أَثِقُ بِهِ .

راوی سے بیان کی ہوتی ہے جو میرے نزدیک ثقہ ہوتا ہے۔
لیکن کبھی میں اس شخص سے حدیث سنتا ہوں جس نے ایسے
راوی سے حدیث بیان کی ہوتی ہے جو غیر ثقہ ہوتا ہے۔

سعد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
صرف ثقہ راوی ہی احادیث بیان کریں۔

یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے سے کوئی مسئلہ پوچھا تو انہوں نے کوئی
جواب نہ دیا، تو انہیں کہا گیا کہ یہ بات بڑی تکلیف دہ ہے
کہ آپ جیسے رشد و ہدایت کے امام کے بیٹے سے کسی مسئلہ
کے متعلق سوال پوچھا جاتا ہے اور آپ کو اس کے بارے
میں کوئی علم ہی نہیں ہے!، یہ سن کر انہوں نے فرمایا: اللہ
کی قسم! اللہ کے ہاں، اللہ کی معرفت رکھنے والے کے
ز نزدیک اور احکام الہی کا شعور رکھنے والے شخص کی نظر میں
یہ بہت بڑا جرم ہے کہ میں ایسی بات کہوں جس کا مجھے علم
نہ ہو، یا میں کسی غیر ثقہ راوی سے کچھ بیان کر دوں۔

محمد بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عقوبات اور اس کے
بچاؤ کے موضوع میں بہت سی روایات مرسل روایت کی گئی
ہیں۔ لیکن ہم نے انقطاع کی وجہ سے انہیں چھوڑ دیا ہے۔

متفرق امور کا بیان

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ایسے
روزے دار کے بارے میں سوال کیا گیا، جو فجر طلوع
ہونے تک کھاتا پیتا بھی ہے اور وحلی بھی کرتا ہے، اس
کے پاس ایک شریف آدمی بیٹھا تھا، وہ بولا: آپ کا کیا خیال
ہے کہ اگر فجر آدھی رات کو ہی طلوع ہو جائے تو؟ تو

۱۸۰۹- (۱۶۱۳): وَقَالَ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ لَا
يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَّا الْثِقَاتُ .

۱۸۱۰- (۱۶۱۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى
بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ
عَنْ مَسْأَلَةٍ، فَلَمْ يَقُلْ فِيهَا شَيْئًا، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّا
لَنُعْظِمُ أَنْ يَكُونَ مِثْلَكَ ابْنَ إِمَامِي هُدًى
تُسَالُ عَنْ أَمْرِ لَيْسَ عِنْدَكَ فِيهِ عِلْمٌ. فَقَالَ:
أَعْظَمُ وَاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ مَنْ
عَرَفَ اللَّهَ وَعِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللَّهِ أَنْ أَقُولَ
مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ أَوْ أَخْبِرَ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ .

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ: وَقَدْ رُوِيَتْ أَحَادِيثُ
مُرْسَلَةٌ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْعُقُوبَاتِ
وَتَوْقِيئِهَا تَرَكَنَاهَا لِأَنْقِطَاعِهَا .

باب أخبار متفرقة

۱۸۱۱- (۷۶۰): سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ، يَقُولُ:
سُئِلَ أَبُو حَنِيفَةَ عَنِ الصَّائِمِ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ
وَيَطَأُ إِلَى إِطْلَاعِ الْفَجْرِ، وَكَانَ عِنْدَهُ رَجُلٌ
نَبِيلٌ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ طَلَعَ الْفَجْرُ نِصْفَ
الَّيْلِ؟ فَقَالَ: الزَّمِ الصَّمْتَ يَا أَعْرَجُ .

۱۸۰۹ | أيضاً

۱۸۱۰ | صحيح مسلم، المقدمة، ح: ۱۶

۱۸۱۱ | لم أعثر عليه

انہوں نے فرمایا: اے بھئیے! خاموش رہ۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ طلب علم، نفل نماز سے افضل ہے۔

۱۸۱۲- (۱۲۵۵): سَمِعْتُ الرَّبِيعَ بْنَ سُلَيْمَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُولُ: طَلَبُ الْعِلْمِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ النَّافِلَةِ .

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر امام مالک اور سفیان رحمہما اللہ نہ ہوتے تو اہل حجاز کا علم ختم ہو جاتا۔

۱۸۱۳- (۱۶۰۶): سَمِعْتُ الرَّبِيعَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ رحمۃ اللہ علیہ، يَقُولُ: لَوْلَا مَالِكٌ، وَسُفْيَانٌ لَذَهَبَ عِلْمُ الْحِجَازِ .

مطلب بن حنطب روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمانی بجلی چمکتی یا کرکٹی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر (غم کے آثار) نظر آنے لگتے اور جب آسمان بارش برسانے لگتا تو اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک مسرور دکھائی دینے لگتا۔

۱۸۱۴- (۳۶۷): أَخْبَرَنِي مَنْ لَا أَتَهُمْ، أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ رِبَاعٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا بَرَقَتِ السَّمَاءُ أَوْ رَعَدَتْ عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، فَإِذَا أَمْطَرَتْ سُرِّيَ ذَلِكَ عَنْهُ .

ربیع بیان کرتے ہیں کہ جب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ أخبر بنی من لا اتہم کے الفاظ سے حدیث بیان کرتے ہیں تو اس سے ان کی مراد ابراہیم بن ابی یحییٰ ہوتے ہیں، لیکن جب آپ أخبر بنی الثقیۃ کے الفاظ ذکر کرتے ہیں تو اس سے یحییٰ بن حسان مراد ہوتے ہیں۔

قَالَ الْأَصَمُّ: سَمِعْتُ الرَّبِيعَ بْنَ سُلَيْمَانَ، يَقُولُ: كَانَ الشَّافِعِيُّ رحمۃ اللہ علیہ إِذَا قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ لَا أَتَهُمْ يُرِيدُ بِهِ إِبْرَاهِيمَ بْنَ أَبِي يَحْيَى، وَإِذَا قَالَ: أَخْبَرَنِي الثَّقِيفَةَ يُرِيدُ بِهِ يَحْيَى بْنَ حَسَّانٍ .

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات اور ان کی عمر کا بیان ربیع فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ رجب کے آخری دن دوسو چار ہجری میں فوت ہوئے اور ان کی عمر کے بارے میں سوال ہوا تو انہوں نے فرمایا: ان کی عمر پچپن سال کے قریب تھی۔

باب وفاة الشافعي رحمۃ اللہ علیہ وسنہ
۱۸۱۵- (۱۶۰۷): سَمِعْتُ الرَّبِيعَ، يَقُولُ: مَاتَ الشَّافِعِيُّ رحمۃ اللہ علیہ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَمِائَتَيْنِ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ رَجَبٍ، وَسُئِلَ عَنْ سِنِّهِ، فَقَالَ: نَيْفٌ وَخَمْسُونَ سَنَةً .

[۱۸۱۲] تاریخ بغداد: ۱۳/۳۸۳، مناقب الشافعی للبيهقي: ۱۳۸/۲

[۱۸۱۳] تهذيب الكمال: ۱۱/۱۸۹

[۱۸۱۴] المعرفة للبيهقي: ۳/۱۰۶، صحيح البخاري، كتاب بدء الخلق باب ما جاء في قوله، (وهو الذي يرسل الريح بشرًا بين يدي

رحمته)، ح: ۳۲۰، صحيح مسلم، كتاب صلاة الاستسقاء، باب التعوذ عند رؤية الريح والغيم والفرح بالمطر، ح: ۸۹۹

[۱۸۱۵] مناقب الشافعي للبيهقي: ۲/۲۹۷

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۗ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ

جواہر الحدیث

مجموعہ احادیث مع تشریحات
مجموعہ احادیث مع تشریحات

کاملہ سیٹ

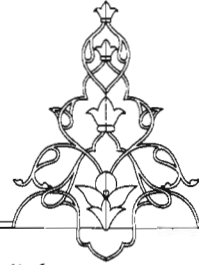
جلد اول

توحید و سنت، وحی، معراج، علم، ایمانیات،
تقدیر، فتنے اور علامات قیامت، جہنم کے
احوال، جنت کے احوال۔

ترتیب تالیف

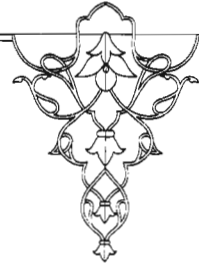
مولانا ظفر اقبال صاحب زید مجدہم
استاذ جامعہ اشرفیہ لاہور

احادیث امیاتیہ
پاکستان
لاہور۔ کراچی



رحمت الم نبي اکرم صفر محمد

کے اقوال و افعال اور تعلیمات کی ضرورت
اس دور میں پہلے سے بڑھ کر ضروری ہے
کہ ہر فرد اور ہر گھرانے کے مطالعے میں
احادیث نبویؐ کا ایک ایسا جامع مجموعہ ہو
جو روزمرہ زندگی کے ہر شعبے میں ہدایت کی
روشنی فراہم کر سکتا ہو جو اہل الحدیث فرد اور
مشائخ کی روزمرہ زندگی سے تعلق احادیث
پر مشتمل ایسا مجموعہ احادیث ہے جو شہسب ہر گھرانے
ہر لائبریری علماء اور طلباء کی اہم ضرورت ہے



وَمَا يَكْفُرُ بِهِ إِلَّا الْفٰسِقُونَ
وَمَا يَكْفُرُ بِهِ إِلَّا الْفٰسِقُونَ

جامع ترمذی

عربی-اُردو

المعجم الصحیح

الترمذی

جلد اول

احادیث مبارکہ کی مشہور ترین کتب میں سے امام الحدیث امام ترمذیؒ جلیلہ کا مجموعہ احادیث
مستند ترجمہ اور مختصر تشریحات کے ساتھ اعلیٰ اشاعتی معیار کے ساتھ پہلی بار
امام الحدیث ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورت بن موسیٰ الترمذی

حواشی

مولانا محمد عبدالمنہ صاحب فریڈ مجتہد، جنہوں نے فی الواقعہ
جامعۃ دارالعلوم کراچی

اُردو ترجمہ

مولانا حافظ حامد الرحمن صدیقی کا ترجمہ

ادارۃ الامیات
لاہور-کراچی
پاکستان

بخاری شریف

ماہنامہ عربی
اردو

جدید حواشی کے ساتھ حدیث شریف کی مستند ترین کتاب

بُخَارِيَّ الشَّرِيفِ

کامل سیٹ

تالیف

المیرینہ فیہ الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ تقاریف ۲۵۱ھ

ترجمہ و حواشی
حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب
حضرت مولانا قاری محمد اسحاق صاحب
حضرت مولانا عبداللہ صاحب
حضرت مولانا عبداللہ صاحب

جدید ترمیمی فوائد: حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب فاضل تخصص فی الافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

ادارہ الامیات
لاہور - کراچی
پاکستان

۲۲ منتخب احادیث مبارکہ کی شہرہ آفاق کتاب کا مکمل سلیس اردو ترجمہ و حواشی

صحیح مسلم شریف

عربی
اردو

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَدْرِكَهُ لَوْلَا إِيمَانُ رَبِّنَا

العلم الحافظ أبو الحسين مسلم بن الحجاج القشيري ۳۴۱ھ

اردو ترجمہ - فوائد و تشریحات:

مولانا عبد الرحمن صدیقی کاندھلوی

جدید حواشی از فتح الہم و کلا فتح الہم

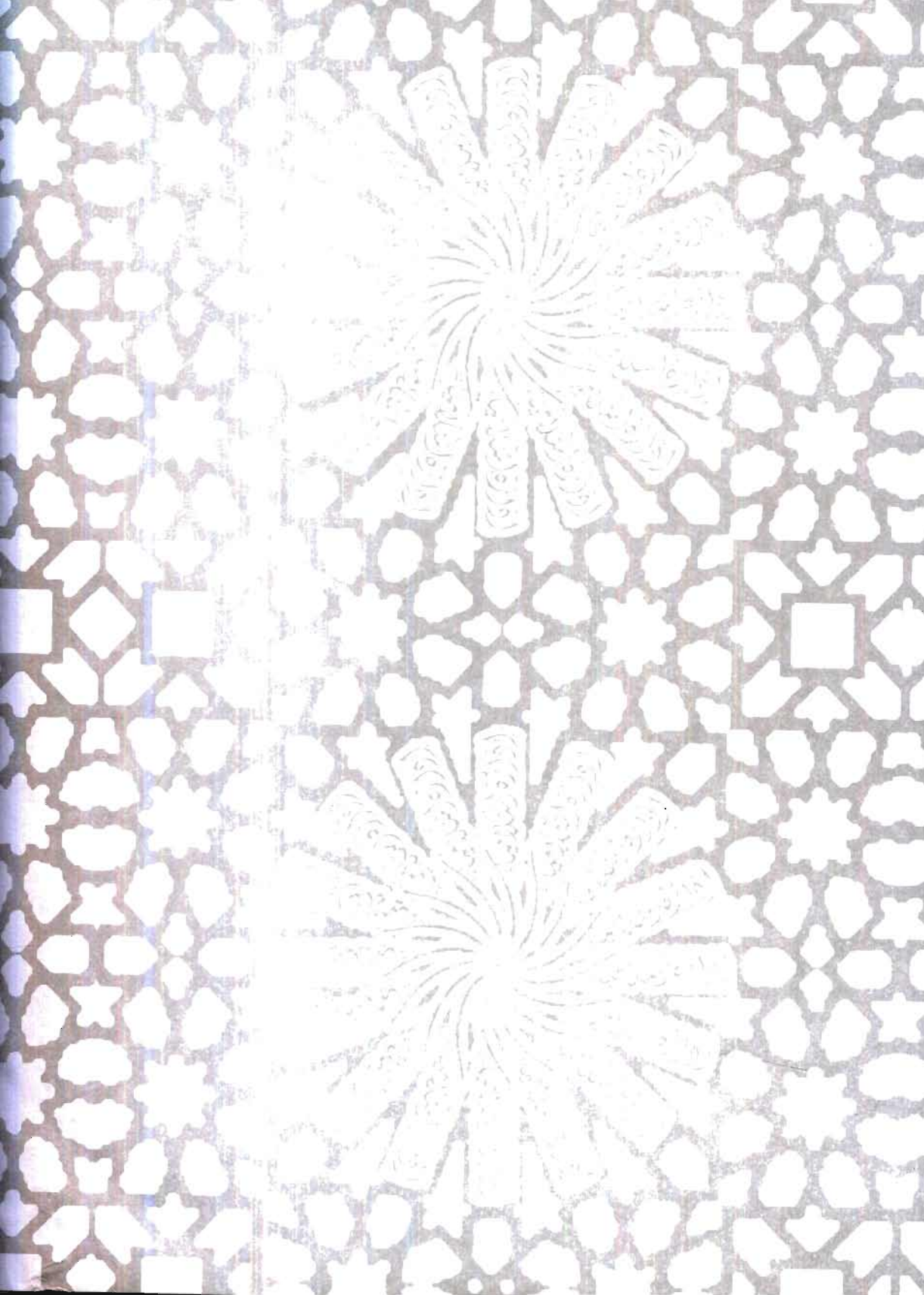
حضرت مولانا محمد عبدالقادر صاحب مجلس تخلص فی الافاق جامعۃ العلوم کراچی

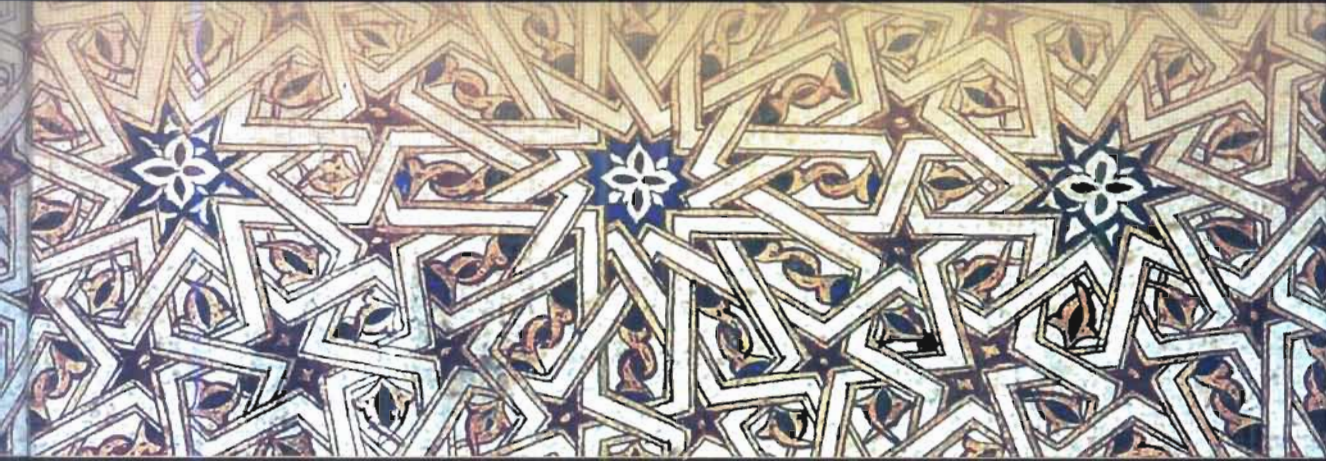
تقریب

مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی دہلی

مفتی دوستانہ جامعۃ العلوم کراچی

الاحیاء الامیاتیہ
کراچی
پاکستان





ادارۃ اسلامیات

پبلشرز، بک سیریز، کراچی

لاہور:

۱۹، انارکلی، لاہور، پاکستان

فون 042-37353255, 37243991

کراچی:

موبین روڈ، چوک اردو بازار، کراچی

فون 021-32722401

لاہور:

۱۴، دستانہ سنیشن، مال روڈ، لاہور

فون 92-42-37324785 فیکس 37324412

www.idaraeislatiat.com E-mail: idara.e.islatiat@gmail.com

